خطباتِ جمعہ

انتخاب اسلامی خطبات

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالسلام بستویؒ

المکتبۃ السلفیۃ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

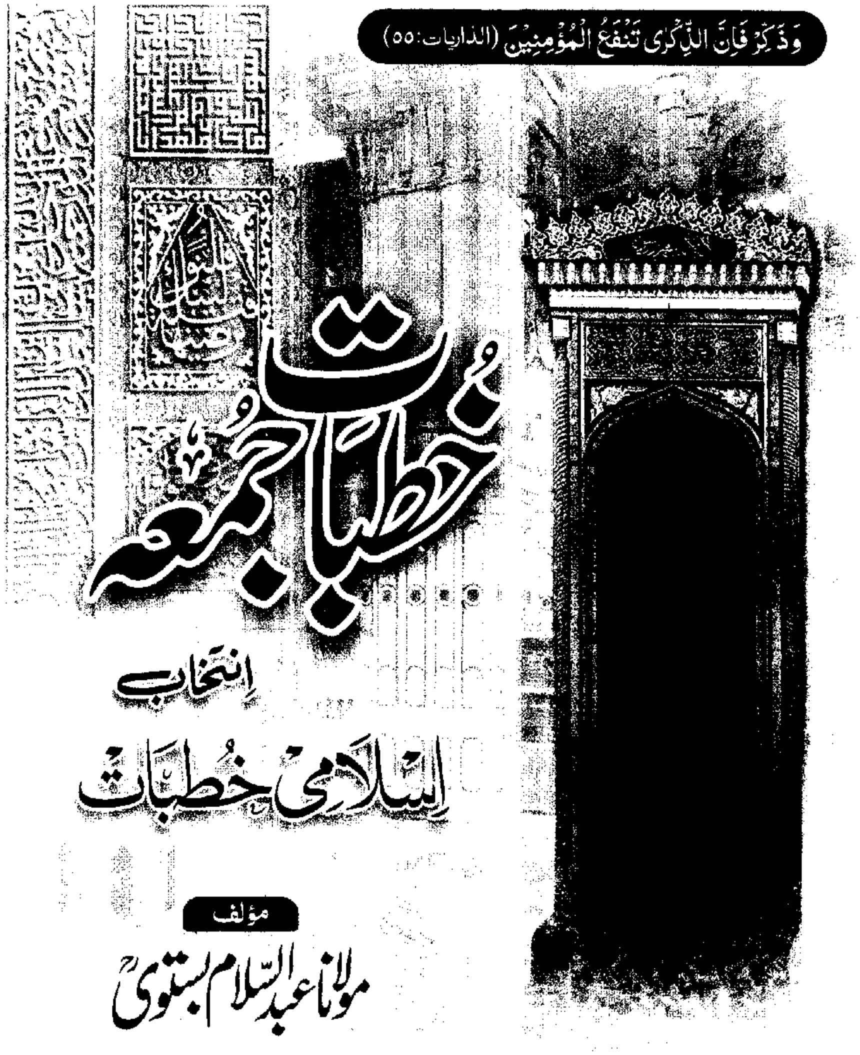

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذاریات:۵۵)

خطباتِ جمعہ

انتخاب

اسلامی خطبات

مؤلف

مولانا عبدالسلام بستویؒ

تلخیص: مولانا عطاء اللہ ساجد، مولانا محمد رفیق عبدالحق، مولانا عبیداللہ عبید

تخریج احادیث: مولانا محمد داؤد ارشد

www Kitabosunnat.com

المکتبۃ السلفیۃ ○ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورت حال ظہور پذیر ہوتی ہے تو ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

طبع اوّل – ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ .... اپریل ۲۰۰۵ء

طبع دوم – شوال ۱۴۳۰ھ .... اکتوبر ۲۰۰۹ء

المکتبۃ السلفیۃ
علوم سلف کی اشاعت میں مستعد

اہتمام ________ احمد شاکر

ناشر ________ المکتبۃ السلفیۃ لاہور

مطبع ________ شاکرین لاہور

4 شیش محل روڈ، لاھور 54000 فون 0092-42-37237184, 37230271

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرض ناشر

الحمد لله حمد الشاكرين والصلوة والسلام على سيد الصابرين و اصحابه الذاكرين.

www.KitaboSunnat.com

''المکتبۃ السلفیۃ'' کے قیام کو نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ اس کے بانی مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے علومِ سلف کی اشاعت المکتبۃ السلفیۃ کا مقصد وحید تھا چنانچہ نصف صدی سے ''المکتبۃ السلفیۃ'' بتوفیقہ تعالیٰ اسی راستہ پر گامزن ہے جو اس کے بانی علیہ الرحمۃ نے اختیار کیا تھا۔

گزر جانے والی نصف صدی میں المکتبۃ السلفیۃ کی مطبوعات بحمد للہ ایک سو سے متجاوز ہو چکی ہیں جن میں عامۃ المسلمین کی بنیادی ضرورت کے لئے اصلاحی، تعلیمی، تبلیغی کتب بھی شامل ہیں اور اہل علم کے لئے تحقیقی کتب مراجع و مصادر بھی۔ مطبوعات کا انتخاب کرتے وقت جہاں طلبائے علوم دینیہ کی ضروریات کو ملحوظ رکھا گیا وہاں عام مسلمانوں کی وعظ و تذکیر کے لئے خطباء کو مستند اور علمی مواد مہیا کرنے کا جذبہ بھی پیش نظر رہا۔

کم و بیش آج سے تیس سال قبل، جبکہ بازار میں خطباء کے لئے سوائے ''خطبات محمدی'' کے کوئی قابل ذکر تفصیلی کتاب نہیں تھی، مولانا محمد عطا اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے ایک عالم و فاضل اور خطیب و واعظ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ کا ایک مجموعہ ''اسلامی خطبات'' کی جلد اول کتابی سائز پر طبع ہو کر آئی تو مولانا مرحوم نے ان خطبات کی نئی کتابت کروا کر واضح اور صاف خط میں بڑے سائز پر طبع کیا، پھر دوسری جلد آنے پر وہ بھی طبع کی گئی اور تیسری جلد طبع ہونے سے کتاب مکمل ہو گئی جو بعد ازاں قاری کی قوتِ خرید کو ملحوظ رکھتے ہوئے تین جلدوں کو دو جلدوں میں سمو کر سیٹ بنا دیا گیا جس نے بفضلہ تعالیٰ مسلک و مذہب کے امتیاز کیے بغیر غیر معمولی پذیرائی حاصل کی اور الحمد للہ خطباء کرام نے اس سے استفادہ بھی کیا اور اس کا فیض عام بھی ہوا۔

اس کے بعد ہی بعض خطباء نے اپنے خطبات جمع کر کے اس کے مجموعے تیار اور طبع بھی کیے۔ جس سے اردو زبان کی فہرست ہائے کتب میں ''خطبات'' ایک مستقل عنوان بن گیا۔

''اسلامی خطبات کامل'' میں آمدہ روایات کی تخریج کے لئے محترم مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ سے گزارش کی تو انہوں نے خندہ پیشانی سے اس کو قبول کیا اور اسلامی خطبات کامل پر مفصل تخریج احادیث کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''المکتبۃ السلفیۃ'' کو عنایت فرما دی جس کا کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن بھی جلد ہی زیور طبع سے آراستہ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

بعض احباب کی توجہ دلانے پر ''اسلامی خطبات'' کی دو ضخیم جلدوں میں سے اصلاحی و تبلیغی پچاس خطبے منتخب کر کے ''خطبات جمعہ'' کے نام سے شائع کیے جا رہے ہیں۔ جو اصلاً تو مولانا کے خطبات ہی ہیں لیکن چونکہ بعض خطبات کا اختصار کیا گیا ہے۔ بعض خطبات میں سیاق وسباق درست کرنے کے لئے کہیں کہیں معمولی ترمیمات و اضافات آپ کو نظر آئیں گے جن کے لئے ہم محترم مولانا عطاء اللہ ساجد (تلمیذ رشید شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ) اور ان کے رفقائے کار مولانا محمد رفیق عبدالحق اور مولانا عبیداللہ عبید حفظہم اللہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے یہ علمی خدمت سرانجام دی۔

اس مجموعہ خطبات میں غیر معمولی افادیت کے حامل دو خطبوں (ایک شروع اور ایک آخر میں) کا گرانقدر اضافہ آپ کو نظر آئے گا جو ہمارے جنت مکیں فاضل دوست قاری نعیم الحق نعیم علیہ الرحمہ کے نگارشات میں سے ہیں۔

خطبات جمعہ کی پہلی اشاعت کا اہتمام المکتبۃ السلفیۃ کے ایک ذیلی ادارے شاکرین نے کیا تھا اب المکتبۃ السلفیۃ خطبات جمعہ کو اپنی مطبوعات میں شامل کر کے یک گونہ مسرت محسوس کر رہا ہے۔

ہم جہاں مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں وہاں ہم مولانا رحمہ اللہ کے صاحبزادہ شیخ عبدالرشید بستوی کی مغفرت کے لیے بھی دست بدعا ہیں کہ انہوں نے پاکستان میں اس کی اشاعت کے حقوق ہمیں مرحمت فرما دیئے تھے۔ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ کے پوتے اور مولانا عبدالرشید رحمہ اللہ گرامی قدر بیٹے جناب عامر بستوی کے بھی شکر گذار ہیں جن کے تعاون سے یہ ایڈیشن طبع کیا جا رہا ہے۔ خطبات جمعہ کا انتخاب اس کی تخریج، تحقیق اور اضافہ کے ساتھ بھارت میں اس کے جملہ حقوق طبع و اشاعت محترم عامر بستوی کے نام محفوظ ہیں۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے مصنف، ناشر اس پر علمی کام کرنے اور اس کی طباعتی نگرانی کرنے والوں کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور ان کے والدین کے لیے صدقہ جاریہ۔ آمین

ایں دعا از من وجملہ جہاں آمین باد

الراجی الی رحمۃ اللہ الغافر

احمد شاکر غفرلہ ولوالدیہ

شوال المکرم ۱۴۳۰ھ ستمبر ۲۰۰۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تقریظ

الحمد لله رب العالمین ط و الصلاة و السلام علی نبینا۔محمد و آله وصحبه اجمعین۔ امابعد:

اسلام۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دین ہے جو انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمران: ۱۹) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی کے لئے مختلف علاقوں اور قوموں میں انبیاء ورسل (علیہم السلام) کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ انہیں کفر وشرک' بدعت وضلالت اور ہر قسم کی نافرمانی سے نکال کر توحید وسنت جیسی شاہراہ پر چلائے رکھیں۔اسی سلسلہ کی آخری کڑی رسول مکرم' خاتم النبین' محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنا رسول و نبی بنا کر مبعوث کیا۔آپ ﷺ ایسے معلم ومربی تھے کہ آپ ﷺ جیسا کوئی معلم نہ آپ ﷺ سے پہلے آیا اور نہ ہی قیامت تک آ سکتا ہے۔

علم نبوی ایک مشترکہ میراث ہے' جو قرآن وسنت کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے' یہی وہ ذخیرہ ہے جس میں عقائد' عبادات' معاملات اور آداب واخلاق کی پوری تفصیل محفوظ ہے' جس سے حسن عمل کی راہیں کشادہ ہوتی ہیں انہی پر عمل پیرا ہو کر ایک مسلمان اپنے حقیقی مقصدِ زندگی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔کتاب وسنت کی میزان میں جو اعمال پورے اتریں ان پر عمل کرنے سے موجودہ حیاتِ فانی بابرکت ہو جاتی ہے اور اس کے بعد برزخی اور اخروی زندگی کے تمام مراحل آسان ہو جاتے ہیں۔ایک مسلمان کی زندگی کا یہ خاکہ اور نقشہ کتاب الٰہی کی آیات اور احادیث نبوی کے ارشادات میں واضح طور پر موجود ہے۔

اگر ہم ''کتاب وسنت'' کو زندگی کے جملہ امور کے لئے بنیاد نہیں بنائیں گے تو جاہلیت اولیٰ کے لوگوں سے ہمارا کیا فرق رہ جائے گا؟

اسی علمی شمع کو روشن کرنے کے لئے دعاۃ و مصلحین کی یہ کوشش رہی ہے کہ اس نظامِ زندگی کی صحیح اور سچی تعبیر اچھے اور عمدہ اسلوب کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کی جائے تا کہ انہیں ایسا ایمان باللہ نصیب ہو جائے کہ ان پر ہر قسم کی محبت کے مقابلے میں اللہ کی محبت غالب آ جائے اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی دنیا وآخرت کی کامیابی سمجھیں اور اس کی بنیاد پر ان سے ایسے اعمال وجود میں آئیں جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے کلمہ طیبہ کا مقصد پورا ہو جائے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے لگیں۔

چنانچہ! انہوں نے اُمت مسلمہ کے لئے ایسی کتب مرتب فرمادی ہیں جس سے ایک مسلمان اپنی زندگی اور معاشرت میں تمام آداب ورسوم، حقوق وفرائض، اخلاق وسیرت اور عبادات ومعاملات کو کتاب وسنت کی روشنی میں درست کر سکیں۔

زیرنظر کتاب ''خطبات جمعہ'' دراصل ''اسلامی خطبات'' ہی کا اختصار ہے جس کو برصغیر کی مشہور شخصیت اور واعظ مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا تھا۔ جو ایک اچھے مسلمان کو اس کے عقیدے، اس کے اخلاق عبادات اور معاملات میں رہنمائی کے لئے کافی ہے۔

یہ کتاب ''خطباتِ جمعہ'' عام مسلمانوں بلکہ علماء کرام کے لئے بھی از حد مفید ہے۔ اسے میرے فاضل شاگرد رشید مولانا عطاء اللہ ساجد نے (مولانا رفیق بن عبدالحق اور مولانا عبیداللہ عبید کی معیت میں) تصحیح وتنقیح کے بعد ترتیب دیا ہے۔ جس سے اس کی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور ان کے لئے نجاتِ آخرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ حبیبہ المصطفی وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم الکتاب والسنۃ

حافظ ثناء اللہ مدنی بن عیسیٰ خاں

جامعہ لاہور الاسلامیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

الحمد لله والصلاة والسلام علی رسوله الکریم وعلی آله واصحابه ومن والاه وبعد:

اسلامی تعلیمات کی دعوت وتبلیغ اور فروغ کے لئے خطبہ جمعہ کو ہمیشہ سے ایک مرکزی مقام حاصل رہا ہے۔ ہفتہ وار اجتماع اور اس میں عوام الناس کی بڑی تعداد میں شرکت کے باعث علماء کرام بھی اس کے لئے خصوصی اہتمام فرماتے ہیں۔ بعض علماء کرام نے ایسے مواقع پر افادہ عام کی خاطر تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اسی سلسلہ کی کاوشوں میں سے ایک اہم کاوش ''اسلامی خطبات'' مولانا عبدالسلام بستوی علیہ الرحمۃ کی ہے جس کی اشاعت "المکتبة السلفية" نے تقریباً ۳۰ سال قبل کی تھی جو اب بھی موضوع کے اعتبار سے انفرادیت کی حامل ہے۔ جس کی وجہ سے خطباء حضرات کو موضوع کے انتخاب اور مواد کی ترتیب میں آسانی رہتی ہے۔

زیر نظر کتاب ''خطبات جمعہ'' اسی سلسلے کی تازہ ترین کوشش ہے۔ جس میں عقائد' سنن' بدعات' معاملات حقوق اللہ اور حقوق العباد سمیت مختلف موضوعات کا اختصار سے احاطہ کیا گیا ہے معاشرتی تعلقات کی بہتری اور برائیوں کے خاتمے پر بطورِ خاص توجہ دی گئی ہے۔

اس کتاب کی خاص باتوں میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے چند فاضل علماء کرام نے ان خطبات کی نئی تدوین وترتیب میں انتہائی جانفشانی سے کام لیا ہے جبکہ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی تخریج وتحقیق پر خاص توجہ دی گئی ہے المکتبۃ السّلفیہ کا ذیلی شعبہ شاکرین بھی مبارکباد کا مستحق ہے کہ انہوں نے بھی انتہائی خوبصورت انداز میں اس مجموعہ کی اشاعت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مجموعہ فروغ سنت کے لئے نافع اور خرافات وبدعات کے لئے مانع ثابت ہوگا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مقبولیت عامہ سے نوازے۔ (آمین) **وصلی اللهم وسلم علی نبینا محمد وآله واصحابه اجمعین۔**

قاری روح اللہ مدنی

مدیر دار القرآن الکریم' خیبر روڈ۔ پشاور

سابق وزیر برائے ریوینو سوشل ویلفیئر۔ اقلیات' زکوٰۃ ومذہبی امور۔ صوبہ سرحد

سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل' حکومت پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَطِيْبِ الْاَنْبِيَاءِ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

امابعد! خطبہ جمعۃ المبارک اسلام کے عظیم الشان شعائر میں سے ہے۔ یہ بیک وقت عبادت بھی ہے اور تعلیم بھی قرآن حکیم نے اسے ذکر اللہ قرار دیا ہے اس کے لئے تمام کام کاج چھوڑ کر چلے آنے کا حکم دیا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ﴾ (الجمعة:۹)

''مومنو! جمعہ کے روز نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ واور خرید وفروخت چھوڑ دو۔''

نبی اکرم ﷺ نے خطبہ کے آداب بیان فرمائے اور تعلیم دی کہ اس دوران بات کرنا تو کجا کسی کو خاموش بھی نہیں کروایا جاسکتا اس لئے خطبہ جمعہ کی بہت اہمیت ہے۔ سننے والے کو اللہ کے گھر میں باوضو اور ہمہ تن گوش ہوکر بیٹھنا چاہیے۔ خطیب کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس کا خطبہ ذکر اللہ اور تذکیر عباد اللہ اور نصوص قرآن وحدیث سے مزین ہو کہ یہی دلوں کو زندہ کرنے والا آب حیات ہے بلکہ قلب وضمیر کو روشن کرنے والا نور ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ''اس سے اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور صالح عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔'' ﴿ فَبَشِّرْ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُو الْاَلْبَابِ. ﴾ (الزمر : ۱۰) ''مرے بندوں کو خوشخبری دو جو بات غور سے سنتے ہیں اور اس بہترین تعلیم کی اتباع کرتے ہیں وہی ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے اور وہی عقل مند ہیں۔''

اللہ تعالیٰ اس ''خطبات جمعہ'' کو خطباء کے لئے رہنما اور سننے والوں کیلئے استفادہ کا ذریعہ بنادے اور مرتبین ومعاونین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

ابراهيم خليل الفضلي

بلتستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين۔ امابعد:

دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے لئے راہِ ہدایت ہے۔ اس دین کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور حدیث شریف کو قیامت تک کے لئے محفوظ فرمادیا ہے۔ دین کی تعلیمات کو عوام تک پہنچانے اور سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک کا خطبہ مقرر کیا' جو مسلسل تذکیر و تعلیم اور تبلیغ و تفہیم دین کا ایک بے مثال ذریعہ ہے۔

علمائے کرام اکثر اوقات ایک موضوع متعین کر کے خطبہ دیتے ہیں۔ اس کی تیاری کے لئے موضوع سے متعلق آیات واحادیث تلاش کرنا اور انہیں ترتیب دے کر خطبہ تیار کرنا ایک محنت طلب کام تھا۔ اس مشکل کو محسوس کرتے ہوئے بعض علمائے کرام نے مختلف موضوعات کے تحت خطبات تیار کئے۔ تاکہ خطیب حضرات بالخصوص نوآموز خطیبوں کے لئے آسانی ہو۔ مولانا عبدالسلام بستویؒ کی تصنیف ''اسلامی خطبات'' بھی بہت عرصہ قبل خطباء کی اسی ضرورت کے پیش نظر لکھی گئی تھی۔ جس میں قصے کہانیوں کے انداز سے ہٹ کر قرآن و حدیث کی روشنی میں خطبات ترتیب دیئے گئے تھے۔ چنانچہ طلباء و علماء ایک طویل عرصہ سے اس سے استفادہ کررہے ہیں۔ قدیم علماء حلال وحرام کے مسائل میں احادیث کی صحت کا جس قدر خیال رکھتے تھے وعظ و نصیحت اور ترغیب و ترہیب میں اس بلند معیار میں نرمی پیدا کر کے بعض ضعیف احادیث بھی بیان کر دیتے تھے۔ ''اسلامی خطبات'' میں یہ چیز محسوس کر کے بہتر سمجھا گیا کہ کتاب میں سے ضعیف احادیث حذف کر کے صرف صحیح اور مقبول احادیث شامل رکھی جائیں۔ چنانچہ مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ نے شب و روز محنت کر کے تمام احادیث کی تخریج فرمائی۔ جس کی روشنی میں ہمارے لئے یہ ممکن ہوا کہ کتاب کے مواد پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس سے ضعیف احادیث کو کتاب سے الگ کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ زبان و بیان کو بھی بہتر شکل دینے کی کوشش کرتے ہوئے بعض نامانوس اور متروک الفاظ اور بعض جملوں کو حذف یا تبدیل کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں بعض ابحاث کو بھی موجودہ حالات میں غیر ضروری سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کا نام ''خطبات جمعہ'' رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ بہرحال ایک انسانی کوشش ہے جو خطا ونسیان سے پاک نہیں ہوسکتی۔ علاوہ ازیں بہتر سے بہتر کی گنجائش ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ ہم اس میں جو بہتری پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ وہ اللہ کا فضل وکرم اور بزرگوں اوراحباب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور جہاں جہاں ہم سے فروگزاشت ہوئی ہے' وہ ہماری کوتاہی اور قلت بضاعت کا نتیجہ ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ ہماری فروگزاشتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے علامہ بستوی کے علمی فوائد سے استفادہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو ہم سب کے لئے مغفرت اور اخروی منفعت اور تمام مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت کا ذریعہ بنائے۔ انه سميع مجيب۔

عطاءاللہ ساجد
محمد رفیق عبدالحق
عبیداللہ عبید

۵ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۵ ہجری مطابق ۲۳ جولائی ۲۰۰۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

دیباچہ

اسلام میں دعوت وتذکیر اور پند وموعظت کا موثر اور مفید اسلوب قرنِ اول سے ''خطبات'' کے ساتھ وابستہ ہے۔ انبیاء ورسل علیہم السلام اجمعین نے اسی اسلوب کے ذریعے انسانیت کو توحیدِ خالص کی دعوت دی۔ قرآن مجید میں اس اسلوبِ خطابت کی اجمالی جھلکیاں موجود ہیں۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ کے خطبات اس ضمن میں ایک اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں' جو کان کی سماعت کے ذریعے دل کے دریچوں میں اترتے ہیں اور بصارت وبصیرت کا ایک جہان روشن کر دیتے ہیں۔ یہ امت مسلمہ کی خوش نصیبی اور سعادت ہے کہ خطبات رسول ﷺ کا تمام ذخیرہ اور لوازمہ کمال احتیاط کے ساتھ محفوظ ہے۔ یہ وہ انفرادیت ہے جو تاریخ الانبیاء میں ایک مثال کا درجہ رکھتی ہے۔ ان خطبات کے ساتھ آپ کا اندازِ خطابت اور اس کی مسنون ہیئت بھی امت میں ایک تواتر کا درجہ رکھتی ہے۔ علمائے اسلام چونکہ نبی مکرم ﷺ کی میراثِ علمی کے وارث ہیں لہٰذا قیامت تک علما اور خطیب حضرات اسی مسنون اسلوب کے ساتھ دعوتِ دین کی اشاعت وترویج میں اس مسنون طریق سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

''خطبات نویسی'' اب ایک فن کا درجہ رکھتی ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں خطبات کا وجود ملتا ہے۔ ان تنوع مواقع اور اسالیب کے خطبات میں سے ایک وہ مقدس روایت ہے' جنہیں ہم ''خطبات جمعہ'' کی صورت میں ہر ساتویں روز نماز ظہر کی بجائے جمعۃ المبارک کو ایک خاص ہیئت اور ایک خاص عقیدت کے ساتھ بڑے خشوع وخضوع اور التزام کے ساتھ کچھ مخصوص آداب کے ساتھ سنتے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کے انفرادی اور اجتماعی آداب کو اختیار کرتے ہیں۔

خطباتِ جمعہ کے بہت سے مجموعے عربی اور اردو زبان میں ملتے ہیں' ان میں سے ایک معروف مجموعہ ''اسلامی خطبات'' کے عنوان سے دستیاب ہے' جسے معروف عالم دین اور خطیب شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے اور یہ ہمارے علمائے کرام میں بہت پسندیدگی اور قبولیت کے ساتھ مشہور ہے۔ اس کی دو جلدوں میں ایک سو چھتیس خطبات شامل ہیں۔

''اسلامی خطبات'' کی اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر اس کے متن کو مزید مستند اور معتبر بنانے کے لئے از سرِ نو ترتیب دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اس سے موضوعاتی تکرار کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں اس کے حوالوں کی تخریج کا مفید کام مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ تعالیٰ نے انجام دیا ہے، جب کہ ان کی تصحیح و توضیح کا نازک کام مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ تعالیٰ نے بہت ذمہ داری سے پورا کیا ہے۔ مذکورہ خطبات کے ذخیرے میں دو مفید موضوعات پر مشتمل تحریروں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ دعوت و اصلاح دین کے موضوع پر یہ خطبات قاری نعیم الحق نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی نگارشات سے ماخوذ ہیں۔ خطبات کی یہ ''تدوین نو'' اب ''خطباتِ جمعہ'' کے معروف نام سے منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔ اپنے لوازمۂ اسلوب اور استناد کے حوالے سے علمائے دین اور خطیب حضرات ان خطبات کو جمعۃ المبارک کے علاوہ بھی دعوت وارشاد کے موضوع پر مفید پائیں گے۔

اس معیاری تدوین نو کی طبع اول المکتبۃ السلفیۃ کے ذیلی ادارے شاکرین کے اہتمام میں ۲۰۰۵ء میں طبع ہوئی تھی اب یہ اشاعت المکتبۃ السلفیۃ طبع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر
ڈائریکٹر ''بیت الحکمت'' لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست مضامین

دعوت وتبلیغ کی اہمیت وشرعی حیثیت
(از قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ) -------- ۱
اخلاص نیت ---------------------- ۱۹
توحید --------------------------- ۳۰
توحید (کلمہ طیبہ کی روشنی میں) -------- ۳۴
ردشرک ------------------------- ۵۰
رسالت ------------------------- ۷۲
اطاعت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے -- ۸۵
اتباع سنت ---------------------- ۹۰
ایمان اورعمل صالح --------------- ۹۵
امر بالمعروف ونہی عن المنکر ---------- ۱۰۳
ماہ ربیع الاول اور میلاد ------------- ۱۱۷
فضائل محرم وردبدعات محرم ----------- ۱۲۶
نماز کی اہمیت اور مسنون طریقہ ------ ۱۴۹
نماز استسقاء اور کسوف -------------- ۱۶۸
فضائل ومسائل رمضان ------------ ۱۷۴
مسائل زکوٰۃ --------------------- ۱۹۰
فضائل ومسائل حج ---------------- ۲۲۰
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ------------------- ۲۲۲
کسب حلال --------------------- ۲۵۰
حسن معاملہ اورحرمت سود ----------- ۲۶۰
اسلامی اخلاق ------------------ ۲۸۰
حقوق العباد ------------------ ۲۹[illegible]

حقوق الوالدین ------------------ ۳۰۶
نکاح کے مسائل ----------------- ۳۱۴
اولاد کے حقوق ------------------ ۳۲۸
بچوں کی دینی تعلیم وتربیت ------------ ۳۴۲
صلہ رحمی ---------------------- ۳۶۹
عزیز واقارب کے حقوق ------------ ۳۷۴
مہمانوں کے حقوق --------------- ۳۸۸
ہمسایہ کے حقوق ----------------- ۳۹۴
اسلامی لباس ------------------- ۴۰۶
اسلامی پردہ -------------------- ۴۱۶
اسلامی صورت ------------------ ۴۳۹
زبان کی حفاظت ----------------- ۴۵۲
جھوٹ کی برائی ----------------- ۴۷۹

اخلاق ذمیمہ
(۱) زنا اور شراب نوشی وقمار بازی کی مذمت -- ۴۹۰
(۲) چوری کی مذمت -------------- ۴۹۳
(۳) ناپ تول میں کمی بیشی کی مذمت ------ ۴۹۹
(۴) تکبر اور خود بینی کی مذمت ------------ ۵۰۱
(۵) غصہ کرنے کی مذمت ------------ ۵۰۵
(۶) ظلم کی مذمت ------------------ ۵۰۷
مذمت حسد ---------------------- ۵۱۱
صبر وشکر کی فضیلت ---------------- ۵۲۹
[illegible] کی فضیلت ------------- ۵۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عفت و پاک دامنی ---------------- ۵۴۴
عدل وانصاف ------------------- ۵۴۹
توکل علی اللہ (اللہ پر بھروسہ) -- ۵۷۳
خشیت الٰہی -------------------- ۵۷۹
مومن کے اوصاف ---------------- ۵۸۵
بیمار پرسی اور احکام میت ------------- ۶۱۶
امن وسلامت -------------------- ۶۳۲
اتفاق واتحاد --------------------------- ۶۳۹
عبادت الٰہی --------------------------- ۶۴۵
فضائل ذکر الٰہی ----------------------- ۶۶۹
دعا کی اہمیت وفضیلت --------------- ۶۸۶
گناہوں کے نقصانات ----------------- ۶۹۶
ایجاد بدعت کا دوسرا نام ''شریعت سازی''
(از قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ) --------- ۷۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطباتِ جمعہ

انتخاب

اسلامی خطبات

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دعوت و تبلیغ کی اہمیت و شرعی حیثیت

از: قاری نعیم الحق نعیمؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾ (النحل: ١٢٥)

((لوگوں کو) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بلاؤ! اور ان سے ایسے طریقے سے مجادلہ ومباحثہ کرو جو انتہائی سلجھا ہوا اور خوبصورت ہو۔)

﴿ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. ﴾ (القصص: ٨٧)

(اور (لوگوں کو) اپنے رب کی طرف بلاؤ! اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ!)

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. ﴾ (یوسف: ١٠٨)

((اے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ السلام) کہہ دیجئے کہ یہ ہے میرا راستہ۔ میں علیٰ سبیل البصیرت اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور ہر وہ شخص جو میرا متبع ہے اور پاک ہے اللہ تعالیٰ، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔)

﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. ﴾

(حٰمٓ سجدہ: ٣٣)

(اور کس شخص کی بات اس سے اچھی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اندازہ کیجئے کہ دعوت وتبلیغ کا کام کس قدر عظمت واہمیت کا حامل ہے کہ خود سید الاولین وسید الآخرین' افضل الانبیاء والمرسلین' رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔اور بتایا جارہا ہے کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کا حقیقی متبع ہے وہ بھی یہ کام کرتا ہے۔ بلکہ یہ ضمانت دی جارہی ہے کہ ایک داعی ومبلغ کی زبان سے دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں نکلنے والے بول' کلمات اور جملے اللہ کی نگاہ میں دنیا بھر کے بولوں' کلمات اور جملوں سے بہتر اور خوبصورت ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔)) ❶

''جس نے بھلائی کے کام کی طرف کسی کی راہنمائی کی اس کو بھلائی کا کام کرنے والے کے برابر اجروثواب ملے گا۔''

گویا جو لوگ کسی داعی ومبلغ سے متاثر ہوکر راہ راست پر آجاتے ہیں ان سب کے نیک اعمال اس داعی و مبلغ کے نامہ اعمال میں بھی درج ہوتے رہتے ہیں جس کی دعوت وتبلیغ سے متاثر ہوکر انہوں نے نیکی کی زندگی اختیار کی ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

((فَوَاللّٰهِ لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.)) ❷

''اللہ کی قسم! تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔''

چونکہ عربوں کی معاشرتی ومعاشی زندگی میں سرخ اونٹوں کی بہت زیادہ اہمیت تھی' اس لئے آپ ﷺ نے ان کی قدر وقیمت کے ساتھ مقابلہ کر کے دعوت وتبلیغ کی اہمیت وفضیلت اجاگر فرمائی ہے۔

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَّاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ. ﴾ (التوبۃ: ٧١)

(اورسب مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ہمدرد ومددگار ہیں۔نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی

❶ صحیح مسلم: کتاب الجهاد۔ باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله رقم الحدیث ١٨٩٣

❷ صحیح بخاری: کتاب المغازی۔ باب غزوۂ خیبر۔ رقم الحدیث [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے منع کرتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا۔)

اس آیت کریمہ سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ اہل ایمان کی باہم محبت ومودت اور ہمدردی وموالات کا تقاضا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔

اور دوسرے یہ کہ نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا ان کاموں میں سے ایک ہے جن کی بنا پر انسان اللہ تعالیٰ کے رحم کا مستحق ہو جاتا ہے۔

﴿ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. ﴾ (آل عمران: ١١٤)

(وہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔)

اس آیت کریمہ میں ان اہل کتاب کا ذکر کیا گیا ہے جو حق پر قائم تھے۔ ان لوگوں کی دیگر خوبیوں کے ساتھ ان کی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی خوبی کو خصوصی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ. ﴾ (الاعراف: ١٦٥)

(پس جب وہ اس چیز کو بھول گئے جس کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے۔ اور ظلم کرنے والوں کو سخت عذاب کی گرفت میں لے لیا کیونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔)

اس آیت کریمہ میں اہل کتاب کے اس گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کر دیا گیا تھا مگر وہ حیلہ سازی سے اس حکم کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ ہفتے کے دن مچھلیوں کی کثرت کی وجہ سے دریا کے کنارے پر کھودے ہوئے گڑھوں اور کھائیوں میں پانی کو مچھلیوں سمیت جمع کر لیتے اور اتوار کے دن جا کر وہاں سے مچھلیوں کو پکڑ لاتے۔

ان حیلہ سازوں کی اس روش کی وجہ سے اہل کتاب تین گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ تو ان حیلہ سازوں کا تھا جو برائی کا ارتکاب کیا کرتے تھے' دوسرا گروہ اس برائی سے روکنے والوں کا تھا۔ اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا تھا جو نہ اس برائی کا ارتکاب کرتے تھے اور نہ اس سے روکتے تھے۔

اوپر کی آیت کریمہ میں برائی کا ارتکاب کرنے والوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے شدید

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عذاب نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ (یعنی ان کو بندر اور سور بنا دیا گیا) اور برائی سے روکنے والوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان کو اس عذاب سے محفوظ رکھا گیا۔ اور برائی سے منع نہ کرنے والوں کا اس آیت میں صراحتاً ذکر نہیں ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ وہ بھی برائی کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ ہی عذاب الٰہی کی گرفت میں آ گئے تھے۔ کیونکہ متذکرہ آیت کریمہ میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ ہم نے ظلم کرنے والوں کو سخت عذاب کی گرفت میں لے لیا۔ اور قدرت کے باوجود برائی سے نہ روکنا بھی ایک قسم کا ظلم ہی ہے۔

ہمارے خیال میں یہ دوسری رائے زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوْ امُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔)) ❶

''لوگ برائی کو دیکھ کر اسے ختم کرنے کی کوشش نہ کریں تو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ان پر عام عذاب نازل کردے (جو برائی کرنے والوں اور اس سے منع نہ کرنے والوں دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے)''

عبداللہ بن مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ.)) ❷

''جب بنی اسرائیل نافرمانی کے کاموں میں پڑے گئے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا' مگر وہ باز نہ آئے پھر (بھی) وہ ان مجلسوں میں ان کے ساتھ بیٹھتے رہے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان (علماء اور عوام) سب کے دلوں کو آپس میں خلط ملط کر دیا (یعنی عوام کے دلوں کی سیاہی علماء لے دلوں پر بھی اثر انداز ہونے لگی) پھر ان (سب) پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبانی لعنت کی۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔''

---

❶ جامع ترمذی کتاب تفسیر القران من سورۃ المائدۃ۔ رقم الحدیث ۳۰۵۷

ابن ماجہ: کتاب الفتن۔ باب الامر بالمعروف و النھی عن المنکر۔ رقم الحدیث ۴۰۰۵

❷ ابو داوٗد: کتاب الملاحم۔ باب الامرو النھی۔ رقم الحدیث ۴۳۳۶

جامع ترمذی: کتاب تفسیر القران۔ باب من سورۃ المائدۃ۔ رقم الحدیث ۳۰۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان لوگوں کی نافرمانی اور حد سے تجاوز کی قرآن مجید میں یوں وضاحت کی گئی ہے۔

﴿ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ. ﴾ (المائدہ: ۷۹)

(کہ وہ لوگ جس برائی کو کرنے لگ جاتے تھے پھر ایک دوسرے کو اس سے منع نہیں کرتے تھے۔)

اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کو جو ملعون قرار دیا گیا تھا تو اس کی وجہ دراصل یہ تھی کہ ان لوگوں نے اہل معصیت کو معصیت سے روکنے کا کام اور باہم دعوت و تبلیغ کا سلسلہ ترک کر دیا تھا۔ گویا اہل اسلام کو یہ تنبیہ کی جا رہی ہے کہ وہ اس قسم کے طرز عمل سے احتراز کریں' ورنہ ان کو بھی بنی اسرائیل کے سے نتائج سے دوچار ہونا پڑے گا۔

دوسرے یہ کہ علماء اگر اہل معصیت کو معصیت سے باز رہنے کی تلقین و تبلیغ کریں اور وہ ارتکاب معاصی سے باز نہ آئیں تو پھر علماء کو چاہیے کہ وہ ان کی مجلسوں میں شرکت' ان کے ساتھ مل کر کھانے پینے اور بے تکلف اختلاط کا سلسلہ ختم کر دیں۔ ورنہ ان کی مصاحبت و مجالست ان پر بھی اثر انداز ہو گی۔ اور برائی کے متعلق ان کی نفرت آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی' اور ایک دن آئے گا جب وہ خود بھی اس برائی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ گویا برائی کو نہ روکنا اور برے لوگوں کی صحت و مجالست کا سلسلہ جاری رکھنا' برائی کو اپنے اوپر مسلط ہو جانے کی دعوت یا اجازت دینے کے مترادف ہے۔

اس اصول کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّلِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ۔)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے منع کردہ امور میں مداہنت کرنے والے شخص اور ان کا ارتکاب کرنے والے شخص کی مثال یوں ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک بحری جہاز میں بیٹھنے کے لئے قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ اس کے نیچے کے حصے میں ہو گئے اور کچھ اس کے اوپر کے حصے میں۔ پس ایک شخص جو اس کے نیچے

❶ صحیح بخاری: کتاب الصلح۔ باب القرعة فی المشکلات۔ رقم الحدیث ٢٦٨٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے حصے میں تھا اوپر والوں کے پاس سے پانی وغیرہ لے کر گزرتا رہا تو انہوں نے اس کی تکلیف محسوس کی (اور ناگواری کا اظہار کیا) چنانچہ اس نے کلہاڑا لیا اور جہاز کے نچلے حصے میں سوراخ کرنا شروع کر دیا (تاکہ اپنی پانی کی ضرورت پوری کر سکے) پھر وہ سب اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تمہیں کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم نے میری (آمد ورفت کی وجہ سے) تکلیف محسوس کی تھی، حالانکہ پانی کے بغیر میرے لئے کوئی چارۂ کار ہی نہیں۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) اب اگر وہ اس کے ہاتھوں کو روک لیتے ہیں تو اس کو بھی بچالیں گے اور اپنے آپ کو بھی بچالیں گے۔ اور اگر اسے (اس کی حالت پر) چھوڑ دیتے ہیں تو اسے بھی ہلاک کر ڈالیں گے اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر ڈالیں گے۔''

گویا اسلامی معاشرہ بحری جہاز کی مانند ہے۔ اور اس میں برائی کا ارتکاب کرنا بحری جہاز کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے کے برابر ہے۔ اور اس برائی کے خلاف جدوجہد ترک کر دینا ایسے ہے جیسے کسی جہاز کو غرق ہو جانے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی برائی کو دیکھ کر اس کو مٹانے کی کوشش نہ کرنے والے لوگ بھی ایک دن اس برائی اور اس کے ہولناک نتائج کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔

چنانچہ آج اگر ہم اپنی انفرادی، معاشرتی اور اجتماعی زندگی کا جائزہ لیں تو قدم قدم پر ایسے مقام آتے ہیں جہاں ہمیں بادل ناخواستہ برائی کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات انسان برائی کے ارتکاب پر مجبور ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس صورت حال کی اصل ذمہ داری اس لاپروائی پر عائد ہوتی ہے جو دعوت وتبلیغ کے سلسلہ میں ہم مدت دراز سے روا رکھے ہوئے ہیں۔ اور جو ہمیں ''گربہ کشتن روز اول'' پر عمل پیرا نہیں ہونے دیتی۔

دعوت وتبلیغ کی شرعی حیثیت

دعوت وتبلیغ کی شرعی حیثیت حالات وافراد کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔ کبھی یہ فرض عین ہوتی ہے کبھی فرض کفایہ اور کبھی سنت مؤکدہ۔

فرض عین

جب ہر طرف جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی ہو، نیکی مغلوب اور برائی غالب ہو، برائیوں کا ارتکاب کرنے والے بے حد وحساب ہوں اور برائی سے منع کرنے والے مبلغ انتہائی قلیل ہوں، تو ایسی صورت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسلمانانِ عالم کے ہر ہر فرد پر حسب استطاعت دعوت وتبلیغ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام فرض عین ہو جاتا ہے۔ یعنی جو مسلمان بھی اس فریضے کو حسب استطاعت ادا نہیں کرے گا۔ عند اللہ مجرم اور گنہگار تصور کیا جائے گا۔

حالات حاضرہ کے پیش نظر راقم کے خیال میں حسب طاقت دعوت وتبلیغ ہر ہر مسلمان پر فرض عین ہو چکی ہے' کیونکہ جہالت اور برائی کا ہر سو غلبہ ہے۔ داعی ومبلغ انتہائی قلیل اور مغلوب ہیں' الحاد ودہریت کا سیلاب امڈ آیا ہے' اور بے دینی مسلمانوں تک کے گھروں پر دستک دے رہی ہے۔ بلکہ بہت سے مسلمان گھرانوں میں دندنا رہی ہے۔

اسی طرح اگر کوئی مسلمان ایسے علاقے میں رہتا ہو جہاں اس کے سوا دوسرا کوئی شخص بھی دعوت وتبلیغ کی اہلیت وصلاحیت نہ رکھتا ہو تو وہاں اس مسلمان کے لئے بھی حسب استطاعت دعوت وتبلیغ کا کام فرض عین کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔

فرض کفایہ

جب برائی کمزور ہو' برائی کے مرتکب معدودے چند اشخاص ہوں۔ نیک لوگوں کی کثرت اور ان کا غلبہ ہو تو ایسی صورت میں دعوت وتبلیغ کا کام فرض کفایہ کی حیثیت رکھتا ہے یعنی چند لوگ اگر اس فریضے کو ادا کر دیں تو باقی سب مسلمان بھی اس سے سبکدوش ہو جائیں گے اور اگر ان میں سے ایک شخص بھی اس فریضے کو ادا نہیں کرتا تو سب کے سب گنہگار رہوں گے۔

سنت مؤکدہ

دعوت وتبلیغ کے فرض کفایہ ہو جانے کی صورت میں جب کچھ لوگ اس کی ادائیگی کے لئے مختص اور مقرر ہو چکے ہوں' برائی کا سر کچل دینے کی قوت سے بہرہ ور ہوں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو انتہائی مؤثر طریقے سے سرانجام دے رہے ہوں تو ایسے حالات میں عامۃ المسلمین کے لئے دعوت وتبلیغ میں شرکت کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ یعنی اگر وہ اس فریضے کی انجام دہی میں شریک ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے بہت اجر وثواب ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو عند اللہ گنہگار نہیں ہوں گے۔

دعوت وتبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی شرعی حیثیت کو سمجھنے کے لئے درج ذیل آیات واحادیث پر غور فرمائیے۔

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِاللّٰهِ﴾ (آل عمران: ١١٠)

(تم تو بہترین امت تھے، جسے لوگوں کی خاطر معرض وجود میں لایا گیا، تم (تمام دنیا کے لوگوں کو) نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔)

﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ (البقرۃ: ١٤٣)

(اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی (افراط وتفریط سے مبرا) امت بنایا، تا کہ تم (تمام دنیا کے) لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ اور رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تم پر گواہ ہو جائیں۔)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پر یہ ذمہ داری ڈال دی ہے کہ وہ تمام لوگوں کے لئے دعوت وتبلیغ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دے۔

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران: ١٠٤)

(اور (اے مسلمانو!) تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو (عام مسلمانوں کو) بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح وکامرانی پانے والے ہیں۔)

﴿ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ (التوبہ: ١٢٢)

(پس ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان میں سے ہر (علاقے کی) جماعت سے ایک گروہ نکلتا تا کہ وہ لوگ دین کی تعلیم اور سمجھ حاصل کرتے اور تا کہ جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹتے تو ان کو (اللہ کے عذاب یا جہالت کے نتائج سے) ڈراتے۔ شاید وہ لوگ (اللہ کی نافرمانی سے) بچ جاتے۔)

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہیے جو مسلمانوں کے اندر دعوت الی الخیر، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور انذار (اللہ کے عذاب سے ڈرانے) کا کام کرتا ہو۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَان.)) ❶

''جو شخص تم میں سے کسی منکر (برائی) کو دیکھے' اسے چاہیے کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے (یعنی مٹا دے) سو اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے (اس کے خلاف بات کرے) اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اپنے دل سے (اس کو برا جانے) اور یہ (آخری صورت) ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

داعی' دعوت' مدعو اور مدعو الیہ کے متعلق چند اصولی باتیں

۱۔ دعوت دین چونکہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا کام ہے' اس لئے داعی کے اندر ان برگزیدہ ہستیوں کے اوصاف و عادات زیادہ سے زیادہ ہونے چاہئیں' جنہیں اخلاق حسنہ کے لفظ سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا جو شخص داعی بننا چاہے' اسے سب سے پہلے پوری کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اخلاق حسنہ سے متصف ہو۔ اگر وہ کسی درسگاہ میں زیر تعلیم ہے تو منتظمین درسگاہ کی ذمہ داری ہے کہ اس کی صحیح اخلاقی تربیت کریں۔ اگر منتظمین کی طرف سے ایسا بندوبست نہ کیا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ خود اپنے اخلاق سنوارنے کی کوشش کرے' با اخلاق اساتذہ اور طلبہ سے زیادہ تعلق رکھے' اس موضوع پر لکھی گئیں کتابیں زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کرے۔ اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہے۔ مثلاً یہ دعا پڑھ سکتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّءَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّءَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔)) ❷

''یا اللہ! بہترین اعمال اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما۔ تیرے سوا بہترین اخلاق و اعمال کی طرف رہنمائی فرمانے والا کوئی نہیں اور مجھے میرے اعمال اور میرے اخلاق سے بچا۔ تیرے سوا میرے اخلاق و اعمال سے بچانے والا کوئی نہیں۔''

۲۔ داعی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ''مدعو الیہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا انتہائی مضبوط اور گہرا تعلق ہو۔ اس سلسلہ کی راہنمائی حاصل کرنے کے لئے ہمیں ابتدائی مکی دور کی نازل شدہ سورتوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ مثلاً سورۃ العلق کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ (اے نبی ﷺ!) سجدہ کرکے (اللہ

❶ صحیح مسلم: کتاب الایمان۔ باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان رقم الحدیث ٤٩

❷ سنن نسائی: کتاب الافتتاح باب الدعاء بین التکبیرۃ و القراءۃ۔ رقم الحدیث ٨٩٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کا) قرب حاصل کرو! ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ.﴾ (العلق- ۱۹)

گویا سجدہ ونماز سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ انسان سجدے کی حالت میں سب سے زیادہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے۔ ❶ لہٰذا نماز اور سجدوں کی کثرت اور ان کے طول سے تقرب کے لمحات کو بھی طول دیا جاسکتا ہے' جو آہستہ آہستہ دوام میں تبدیل ہوسکتا ہے۔

سورۃ المدثر کے آغاز میں پہلا حکم ہے کہ اٹھ کر لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراؤ! ﴿قُمْ فَأَنذِرْ﴾ (المدثر:۲) اور دوسرا حکم ہے کہ اپنے رب کی کبریائی کا اظہار واعلان کردو! ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ.﴾ (المدثر:۳) اس کے بعد اپنے لباس اور اپنے اخلاق کو پاک اور صاف ستھرا رکھنے کا حکم ہے۔ اس کے بعد شرک کی آلودگیوں سے خود کو بچا کر رکھنے کا حکم ہے۔ ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ٥ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ٥﴾ (المدثر: ٤ – ٥)

اس کے بعد یہ حکم ہے کہ کسی پر احسان کرو تو بے غرض ہو کر کرو! ﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ.﴾ (المدثر: ٦) اور آخر دعوت وتبلیغ کی راہ میں پیش آنے والی تکالیف ومشکلات پر اپنے رب کے لئے صبر کرنے کا حکم ہے۔ ﴿وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ٥﴾ (المدثر: ٧)

اسی طرح سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات میں داعی کے لئے اس سلسلہ کی تقریباً مکمل راہنمائی دے دی گئی ہے۔ اس میں سب سے پہلا حکم ''قیام اللیل'' کا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قیام اللیل' اللہ سے تعلق جوڑنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کا قوی ترین سبب ہے' بشرطیکہ اس کے آداب وشروط کا خیال رکھا جائے۔ یعنی خلوص نیت' خشوع وخضوع اور حضور قلب کے ساتھ لمبے لمبے سجدوں اور رکوع وقیام کا اہتمام کیا جائے۔ دوسرا حکم قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا ہے۔ قرآن کو ترتیل کے ساتھ' ٹھہر ٹھہر کر اور سوچ سمجھ کر غور وفکر کرتے ہوئے پڑھنا بھی انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اور کلام سے تعلق پیدا ہو جائے تو صاحب کلام سے بھی تعلق قائم ہوجاتا ہے۔ تیسرا حکم اللہ کے نام کا ذکر کرنے کا ہے۔ اللہ کے نام کے ذکر اور یاد کے دوام وکثرت سے خود اللہ کا ذکر اور یاد حاصل ہوجاتی ہے۔ جب اللہ کا ذکر ہر دم دل میں رہنے لگے تو پھر سمجھنا چاہیے کہ اللہ سے تعلق پیدا ہوگیا اور اس کا قرب کسی حد تک حاصل ہوگیا ہے۔ چوتھا حکم تبتل کا ہے۔ یعنی تمام دنیوی علائق سے قلبی تعلق منقطع کر کے صرف اللہ تعالیٰ کا ہو رہنا۔ یہ گویا ایک قسم کی اندرونی'

❶ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ۔ باب مایقال فی الرکوع و السجود۔ رقم الحدیث ٤٨٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فکری، قلبی، نفسیاتی یا روحانی جدوجہد کا نام ہے، جس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پانچواں حکم اللہ کو اپنا سہارا بنا لینے کا ہے۔ یعنی اپنے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ' لاشریک لہٗ پر مکمل توکل اور بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور ظاہر ہے کہ بھروسہ اور اعتماد اسی پر کیا جاتا ہے، جس کے ساتھ پہلے کوئی قریبی تعلق قائم ہو چکا ہو۔ چھٹا حکم مخالفین کی دل آزار باتوں پر صبر کرنے کا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر کسی کے ساتھ قرب اور محبت ومودت کا تعلق پیدا ہو چکا ہو تو پھر اس کے راستے میں مصائب ومشکلات پیش آئیں تو انہیں برداشت کرنا اور صبر کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ ساتواں حکم یہ ہے کہ مخالفین کی باتیں سن کر ان کے پیچھے نہ پڑ جائیں اور ان کو سوچ سوچ کر خود کو پریشان نہ کریں۔ بلکہ ان کی پروانہ کرتے ہوئے اور ان کی باتوں کو اہمیت نہ دیتے ہوئے ان سے ذرا مناسب حد تک دوری اختیار فرما لیں۔ پھر دیکھیں آپ کی دعوت کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام احکام ایسے ہیں کہ ان پر مستقل کتب لکھی جا سکتی ہیں۔ یہاں صرف اصول اور اساسی باتوں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے، تفصیل وجزئیات بیان کرنا مقصود نہیں۔

۳۔ داعی کو ''مدعوالیہ'' (اللہ تعالیٰ) کے متعلق معلومات بھی کافی اور درست ہونی چاہئیں تاکہ وہ اس کے متعلق جو کچھ بھی بیان کرے وہ بالکل درست اور علی سبیل البصیرت ہو۔ دوسرے لفظوں میں ایک اچھے داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ علوم شرعیہ (کتاب وسنت اور ان کے خادم علوم وفنون) میں اچھی خاصی مہارت حاصل کرے۔

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ.﴾ (یوسف: ۱۰۸)

۴۔ داعی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ''مدعو'' (مخاطب جسے دعوت دے رہا ہے) کو اچھی طرح جانتا پہچانتا ہو، اور اس کے خیالات ونظریات اور اس کے افکار وعقائد سے بخوبی آگاہ ہو، تاکہ اس کی تمام گفتگو مخاطب کے مناسب حال ہو سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر اور قاضی بنا کر بھیجا تو اسی نکتے پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

((اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ.)) ❶

''یعنی تم اہل کتاب کے ایک گروہ کے پاس جا رہے ہو۔''

---

❶ صحیح بخاری کتاب الزکوۃ۔ باب اخذ الصدقة من الاغنیاء۔ رقم الحدیث ۱۴۹۶
صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدعاء الی الشہادتین وشرائع الاسلام رقم الحدیث ۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس لئے ذہنی طور پر اچھی طرح تیار ہو کر اور دلائل و براہین سے مسلح ہو کر جانا۔ کیونکہ وہ لوگ اہل علم ہیں مشرکین مکہ کی طرح جاہل نہیں۔ اور اہل علم کیساتھ گفتگو اور دینی مباحثہ نسبتاً مشکل بھی ہوتا ہے اور مختلف بھی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بھی مشرکین مکہ کو اور طرح سے خطاب کیا گیا ہے اور یہود و نصاریٰ کو اور طرح سے۔ لہٰذا تمام جدید فکری فتنوں (کیمونزم، سوشلزم، ڈیموکریسی، سیکولرزم وغیرہ) اور تمام گمراہ فرقوں کے متعلق بنیادی معلومات ہر داعی کو حاصل ہونی چاہئیں، البتہ تفصیلی معلومات کے لئے ہر فرقے کے متعلق متخصص (سپیشلسٹ) داعی تیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔

۵۔ داعی کو چاہیے کہ اس کی دعوت اکثر و بیشتر حالات و اوقات میں مثبت انداز کی ہو۔ یعنی اپنا موقف بیان کیا جائے اور اسے انتہائی مؤثر دلائل کے ساتھ مزین کیا جائے۔ باقی رہی مدمقابل موقف کی تردید تو وہ کبھی کبھار ہونی چاہیے جب کہ اس کی ضرورت انتہائی ناگزیر معلوم ہونے لگے۔ یعنی مخالفت کی تردید کو اوڑھنا بچھونا نہیں بنا لینا چاہیے، کیونکہ اس سے داعی اور اس کے مخاطبین کی شخصیت منفی قسم کی بن جاتی ہے، حالانکہ شخصیت کی مضبوطی مثبت قسم کے امور سے وابستہ ہے۔ منفی چیزیں صرف دفاع کے لئے ہوتی ہے۔ جس طرح کہ انسان کو غذا تو ہمیشہ کھانی چاہیے کیونکہ اس کے ساتھ اس کی بقا وابستہ ہے۔ جب کہ دوا کو صرف بیماری کی ناگزیر صورت ہی میں استعمال کرنا چاہیے۔

۶۔ دعوت انتہائی سنجیدہ اور متین انداز میں ہونی چاہیے۔ مخالف پر طنز کرنا فقرے کسنا، اس کا استہزاء اس کی توہین و تحقیر، لطیفہ بازی یہ سب امور سنجیدگی اور متانت کے خلاف ہیں۔ بلکہ مخاطب کو محسوس ہونا چاہیے کہ داعی کے دل میں واقعی اس کی ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ ہے، جو اسے دعوت دینے پر مجبور کر رہا ہے تاکہ مخاطب میں انتقامی جذبہ اور ضد و عناد پیدا نہ ہونے پائے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ دعوت کا انداز انتہائی باوقار ہو۔ سر ہلا ہلا کر، جھوم جھوم کر، موسیقی کی سروں میں، گانے بجانے کے انداز میں تقریر و خطاب کرنا کسی طرح بھی داعی کے لئے مناسب نہیں۔ اس لئے کہ دعوت دین کا کام انبیاء علیہم السلام کا کام ہے، اور ظاہر بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان کے لائق نہیں کہ وہ گانے بجانے کے انداز میں اپنی قوم کو خطاب کریں۔ لہٰذا جو امر ایک نبی ﷺ کے لائق نہیں، وہ ایک داعی کے لئے بھی مناسب نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ وہ نبی ﷺ ہی کا وارث ہوتا ہے۔ اسی طرح اندھا دھند زور لگا کر اور "بڑھکوں" کے انداز میں تقریر و خطاب سے اجتناب بھی ضروری ہے، کیونکہ یہ بھی وقار و تمکنت اور دعوت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

داعی کی شان کے منافی ہے۔

۷۔ دعوت مکمل دین کی دینی چاہیے۔ صرف چند مشہور اختلافی مسائل تک اسے محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ مسئلہ حاضر و ناظر، علم غیب، قبر پرستی، رفع یدین، آمین، تقلید وغیرہ کے علاوہ داعی کے پاس کوئی مسئلہ ہی نہ ہو جس پر وہ گفتگو کر سکے۔

۸۔ دعوت میں مسائل واحکام کے شرعی مقام واہمیت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ جو مسئلہ اور حکم جتنی اہمیت کا حامل ہو اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے۔ اہم کو غیر اہم اور غیر اہم کو اہم یا اہم ترین، نہیں بنا دینا چاہیے۔ اسی طرح مقصود بالذات حکم کو وسیلہ اور وسیلہ کو مقصود بالذات نہیں بنا لینا چاہیے۔ مثلاً آج کل جلسوں اور تقریروں کو مقصود بالذات بنا لیا گیا ہے، حالانکہ وہ دعوت و تبلیغ کے لئے محض وسیلہ و ذریعہ ہیں۔

۹۔ دعوت میں مناظرے کی قباحتوں، مثلاً غرور و تکبر، شہرت طلبی کا جذبہ، ریا کاری، ہر صورت میں اپنی برتری اور مخالف کو شکست دکھانے کا شوق وغیرہ سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔ اگرچہ یہ سب چیزیں رذائل اخلاق میں داخل ہیں۔ لیکن ان کی اہمیت کے پیش نظر ان سے خصوصی طور پر بچنے کا ذکر ضروری سمجھا گیا ہے۔

۱۰۔ ''دعوت الی اللہ'' کا مفہوم ہے، لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا۔ لہٰذا داعی کو چاہیے کہ لوگوں کو اپنی طرف نہ بلائے، نہ کسی اور شخصیت کی طرف دعوت دے، بلکہ اس کی دعوت صرف اور صرف اللہ، رسول ﷺ اور ان کے دین کی طرف ہونی چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں دعوت میں اپنی یا کسی اور شخصیت کی اہمیت اجاگر کرنے کے بجائے اللہ، رسول ﷺ اور ان کے دین کی اہمیت اجاگر کرنی چاہیے۔

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ.﴾ (یوسف: ۱۰۸)

(فرما دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں علی وجہ البصیرت اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور میری اتباع کرنے والے بھی)۔

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.﴾ (النحل: ۱۲۵)

(اپنے رب کی راہ کی طرف دعوت دیجئے حکمت کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔)

۱۱۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی دعوت پیش کرنے کے لئے لوگوں سے فرداً فرداً بھی ملاقات کیا کرتے تھے، بلکہ ان کی دعوت کا زیادہ تر انحصار انفرادی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شخصی تبلیغ ہی پر ہوا کرتا تھا۔لہٰذا ہمیں بھی زیادہ تر یہی طریقہ اپنانا چاہیے۔اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں مخاطب' داعی کی باتوں کو نسبتاً زیادہ توجہ اور سنجیدگی کے ساتھ سنتا ہے۔کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ داعی کی باتوں کا میں اکیلا ہی مخاطب ہوں جب کہ اجتماعی تبلیغ میں عام طور پر ہر شخص دوسرے کو اس کا اصل مخاطب قرار دے کر اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھ لیتا ہے اور نتیجتاً تبلیغ بے اثر رہتی ہے۔الا ان یشاء اللہ۔

۱۲۔ اگر حالات کا تقاضا ہو تو اجتماعی تبلیغ بھی کی جا سکتی ہے۔یہ کوئی ممنوع نہیں۔تاہم موجودہ دور کے نام نہاد تبلیغی جلسوں کے اسلوب اور ان کے اندر ہونے والی قباحتوں سے کلیتہً پرہیز کرنا چاہیے' کہ ان سے دعوت دین کا کام بری طرح متاثر ہو رہا ہے (۱) لاؤڈ سپیکر کا بلاضرورت اور بے تحاشا استعمال (۲) آدھی آدھی رات تک عوام کو بلاوجہ بٹھائے رکھنا۔(۳) دوران تقریر مختلف قسم کے نعرے اور پھر ان کی حوصلہ افزائی بلکہ مقرر و داعی کا جیوے! جیوے! اور زندہ باد! اور مردہ باد! قسم کے نعروں کا شدید متمنی ہونا۔(۴) مساجد جیسے مقدس مقامات کا تقدس پامال کیا جانا (۵) نام لے لے کر مخالف شخصیات پر کیچڑ اچھالنا (۶) تصویر سازی وغیرہ (۷) جلسہ گاہ کے قرب وجوار میں رہنے والے طلبہ اور مریضوں کو تنگ کرنا۔یہ تمام امور دعوت وتبلیغ کے سراسر منافی ہیں۔

۱۳۔ جن لوگوں کو دین کی دعوت دینی ہو اگر وہ اس مقصد کے لئے کھانے کی دعوت پر بلا لئے جائیں تو داعی کے لئے دعوت دین کا کام کسی قدر آسان اور مدعوین کے لئے بہت حد تک سنجیدہ اور توجہ طلب ہو جاتا ہے' اور یہ طریقہ دعوت وتبلیغ مسنون بھی ہے۔لیکن اس سلسلہ میں اسراف وتبذیر سے اجتناب کیا جائے' ورنہ مدعوین کی توجہ دعوت دین کی بجائے دعوت طعام پر مرکوز ہو کر رہ جائے گی۔

۱۴۔ انسانی مزاج وخیالات بدلتے رہتے ہیں' اس لئے داعی کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کے بدلتے ہوئے خیالات ومزاج کا خیال رکھے اور سازگار فضا اور مناسب ماحول میں دعوت دین پیش کرے۔ہر وقت اٹھتے بیٹھتے یہ کام نہیں کرتے رہنا چاہیے۔اس سے فائدہ کے بجائے نقصان کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔

۱۵۔ بدمعاش' غنڈے' چور' اچکے' ڈاکو وغیرہ قسم کے لوگوں کے لئے بھی دعوت وتبلیغ کا خصوصی پروگرام بنانا چاہیے۔عام طور پر نیک لوگوں ہی کو تبلیغ کی جاتی ہے۔اسی طرح فلمی اداکار' اخبار نویس' مصور و آرٹسٹ' شعراء وادباء بھی اس کا استحقاق رکھتے ہیں کہ انہیں بھی تبلیغ کی جائے کہ یہ لوگ معاشرے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ نیز ڈاکو' چور قسم کے لوگ اگر درست ہو جائیں تو یہ لوگ دوسروں کی بہ نسبت دین کے لئے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کے اندر بڑے بڑے خطرات مول لینے کی جرأت اور زبردست شجاعت ہوتی ہے جو عام لوگوں میں نہیں ہوتی۔

دعوت دین' حکمت موعظہ حسنہ اور جدال بطریق احسن

﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾

(النحل: ١٢٥)

((اے پیغمبر! لوگوں کو) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت و دانائی اور عمدہ نصیحت (موعظہ حسنہ) کے ساتھ بلاؤ! اور ان (دشمنان دین) سے بہترین (اور سلجھے ہوئے) طریقے سے جدال و مباحثہ کرو!)

١٦۔ دعوت

کا مفہوم تو واضح ہی ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ' رسول اللہ ﷺ اور دین حق کی طرف بلانا تا کہ وہ اپنی زندگی دین حق کی روشنی میں بسر کریں اور دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائیں۔

١٧۔ حکمت

سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو دین حق کی طرف بے ہنگم طریقے سے نہ بلایا جائے بلکہ اس کے لئے ایسا طریقہ اپنایا جائے جو انتہائی دانائی پر مبنی ہو۔ اس سلسلہ میں ایک تو یہ پیش نظر رہے کہ اپنے موقف کے اثبات کے لئے انتہائی سنجیدہ اور باوقار انداز میں ایسے عام فہم قسم کے دلائل پیش کئے جائیں کہ مخاطب متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ دوسرے یہ کہ داعی اور مبلغ کی زبان اور لب و لہجہ انتہائی نرم اور مشفقانہ ہو۔ داعی میں یہ صلاحیت ہو کہ وہ سخت سے سخت موقف اور تلخ سے تلخ مسئلے کے بیان کے لئے انتہائی نرم اور شیریں الفاظ کا انتخاب کر سکے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:

﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی﴾ (طٰہٰ: ٤٤)

(اس سے نرمی سے بات کرنا۔ شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے۔)

یہیں سے یہ بات بھی سمجھ میں آجاتی ہے' کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصاً آخری نبی ﷺ سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زیادہ فصیح اللسان کیوں تھے۔گویا ''دعوت بالحکمۃ'' کے لئے ضروری ہے کہ داعی کا زبان وادب کے ساتھ گہرا تعلق ہو اور وہ اس کی باریکیوں کو بخوبی جانتا ہو۔ تیسرے یہ کہ مخاطب کو اشتعال میں لانے والی زبان اور سخت لب ولہجہ سے پرہیز کیا جائے۔ چوتھے یہ کہ مخاطب کی اشتعال انگیز کاروائیوں پر صبر و برداشت کا مظاہرہ کیا جائے۔ پانچویں یہ کہ شخصیات کو زیر بحث لائے بغیر نفس مسئلہ پر اظہار خیال کیا جائے۔فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شخصیات میں الجھانے کی غرض سے کہا تھا۔

﴿فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی.﴾ (طٰہٰ: ۵۱)

(گزشتہ نسلوں کا کیا بنے گا؟)

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ کِتَابٍ لَّا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَیo﴾ (طٰہٰ: ۵۲)

(ان کے بارے میں تمام معلومات میرے رب کے پاس کتاب میں مندرج ہیں میرا رب نہ غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے۔)

چھٹے یہ کہ مخاطب کی استعداد' ذہنیت' نفسیات' حالات اور موقع ومحل کو پیش نظر رکھ کر گفتگو کی جائے ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہو کر دعوت وتبلیغ کا کام کرنا حکمت کے منافی ہے۔

الغرض حکمت کا لفظ بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے جس میں تقریباً تمام فضائل اخلاق کو اپنانا اور رذائل اخلاق سے خود کو بچانا بھی آ جاتا ہے۔

۱۸۔ موعظۂ حسنہ

سے مراد یہ ہے کہ دوران تقریر و گفتگو ایسی چیزوں کا ذکر کیا جائے جن سے مخاطب کا دل نرم ہو' تاکہ بآسانی دعوت حق قبول کر سکے۔ مثلاً: زندگی کی بے ثباتی کا ذکر' موت کا ذکر' آخرت کی ہولناکیوں کا ذکر' عذاب قبر اور عذاب جہنم کا بیان وغیرہ۔ اسی طرح اس کی اخلاقی حس کو انگیخت کرنے والے کلمات اور جملوں کا موقع ومحل کے مطابق استعمال تاکہ وہ بد اخلاقی پر نہ اتر آئے۔ گویا مخاطب کے دل کو نرم کرنے والی اور اس کی اخلاقی حس کو بیدار کرنے والی باتیں ''موعظہ حسنہ'' ہیں۔

۱۹۔ جدال بطریق احسن

سے مراد یہ ہے کہ مخالف کے ساتھ افہام وتفہیم کے لئے مبادلہ خیال کیا جائے اور اس کے دلائل و

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شبہات کو سن کر ان کا مضبوط دلائل کے ساتھ ازالہ کیا جائے تاکہ دعوت حق کے قبول کرنے میں جو رکاوٹ ہے وہ دور ہو جائے۔

مخالف کے موقف پر تنقید اور اس کے دلائل کی تردید چونکہ بہت نازک کام ہے کیونکہ اس میں پہلے دونوں کاموں (دعوت بالحکمہ اور موعظہ حسنہ) کی نسبت مخاطب کے اشتعال میں آنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے' اس لئے یہاں بالصراحت یہ شرط لگا دی گئی ہے کہ ایسا نازک کام انتہائی احسن طریق سے سرانجام دینا چاہیے تاکہ مخاطب میں ضد وعناد اور اشتعال پیدا نہ ہونے پائے۔

یہاں یہ بات ازخود واضح ہو جانی چاہیے ''دعوت'' میں اگر ''حکمت و دانائی'' اور ''موعظہ حسنہ'' کی شدید ضرورت ہے تو ''جدال بطریق احسن'' میں ان دونوں کی لازماً اس سے بھی زیادہ شدید ضرورت ہوگی۔ اس اہم نکتے کی طرف داعیان دین کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

۲۰۔ داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی دعوت دین کا اولین مخاطب اپنے آپ کو سمجھے یعنی سب سے پہلے اپنے آپ کو اس کا پابند بنائے اور کوشش کرے کہ اس کا عمل اس کے قول کے مخالف نہ ہو' کیونکہ اس سے دعوت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور مخاطب یہ بات سوچنے میں حق بجانب ہوگا کہ اگر اس کی دعوت سچی ہوتی تو داعی خود عملاً اس کی مخالفت کیوں کرتا؟

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ.﴾ (البقرة: ٤٤)

(کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔)

﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ.﴾ (الصف: ٢)

(کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟)

اس کے بعد داعی کے اہل وعیال کا حق ہے کہ انہیں دعوت دی جائے' اس کے بعد قریبی رشتہ دار اور پھر دور کے رشتہ دار علی ہذا القیاس جتنا کسی کا قریبی تعلق ہوگا' اتنا ہی اس کا دعوت کے بارے میں استحقاق زیادہ ہو گا۔

﴿قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا.﴾ (التحريم: ١١)

(اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔)

﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ.﴾ (الشعرآء: ٢١٤)

(اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈراؤ۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔)) ❶

(تم میں سے ہر شخص رعیت والا ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔)

۲۱۔ دعوت میں احکام ومسائل کی ترتیب وتدریج کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ یعنی جو مسائل سب سے اہم ہیں انہیں سب سے پہلے پیش کرنا چاہیے اور جو کم اہم ہیں انہیں بعد میں پیش کرنا چاہیے۔ چنانچہ سب سے پہلے عقائد وایمانیات اور قلبی عبادات ❷ کی دعوت اور ان پر زور دینا چاہیے اور اس کے بعد ظاہری اعمال ومسائل پر۔ اس لئے کہ جس طرح دل کی اہمیت پورے جسم کے اندر سب سے زیادہ ہے اسی طرح دل سے تعلق رکھنے والے مسائل واعمال کی اہمیت بھی باقی تمام اعضاء وجوارح سے تعلق رکھنے والے مسائل واعمال سے زیادہ ہے۔ لہٰذا دعوت میں انہیں مقدم رکھنا چاہیے۔ کیونکہ دل کی اصلاح سے باقی تمام جسم کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔

((اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.)) ❸

اسی طرح مخاطب کے سامنے تمام مسائل واحکام یک مشت نہیں پیش کر دینے چائیں۔ بلکہ مخاطبوں کی استعداد وصلاحیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں تدریجاً پیش کرنا چاہیے۔ قرآن مجید کا تدریجاً نازل ہونا بھی اسی اصول کی تائید کرتا ہے اور نبی ﷺ کی معلمانہ عملی زندگی بھی اسی پر دال ہے۔

☆☆☆

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الامارة۔ باب فضيلة الامير العادل و عقوبة الجائر۔ رقم الحديث ١٨٢٩

❷ صحيح بخاري: كتاب الايمان۔ باب فضل من استبراء لدينه۔ رقم الحديث ٥٢

❸ عقیدے کی اصلاح کے لئے کتاب التوحید، مصنفہ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ، تقویۃ الایمان، نصیحۃ المسلمین اور تذکیر الاخوان وغیرہ کا مطالعہ کرنا کرانا چاہیے۔ ایمانیات سے مراد ایمان باللہ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب، ایمان بالرسل، ایمان بالآخرۃ اور ایمان بالتقدیر ہے۔ اس سلسلہ میں ''سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ'' کی سیرۃ النبی ﷺ جلد چہارم پیش نظر رہنی چاہیے۔ اور قلبی عبادات سے مراد ہے۔ ''اخلاص، توکل، صبر شکر اور تقویٰ وغیرہ۔ قلبی عبادات کی تشریح وتوضیح کے لئے ''سیرۃ النبی'' مصنفہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ جلد ۵ بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اخلاص نیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ.﴾ (سورة البينه: ٥)

”سب تعریف اللہ کے لئے ہے ہم سب اس کی خوبی بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد اور معافی چاہتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور اپنے نفسوں کی برائی اور اپنے کاموں کی برائی سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے ہیں کیونکہ جس کو خدا راہ پر لگا دے اس کو کوئی بے راہ کرنے والا نہیں اور جس کو بے راہ کر دے اسے کوئی راہ بتانے والا نہیں ہے ہم سب اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ہی ایک سچا معبود ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے وہ ایک اکیلا ہے اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ کی کتاب سب کتابوں سے بہتر ہے اور محمد ﷺ کا طریقہ سب طریقوں سے اچھا ہے اور سب کاموں سے برے کام دین میں نئے کام ہیں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ کی طرف لے جانے والی ہے۔ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔“ (اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں ایک طرف ہو کر اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ ادا کریں یہی مضبوط دین ہے۔)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں علیہم السلام اور رسولوں کو یہی حکم دیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ صرف ایک اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عبادت کرو۔

عربی لغت میں اخلاص کے معنی خالص کرنے کے ہیں اور اسلامی محاورہ میں اس نیک کام کو کہتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہی کے لیے کیا جائے ریا و نمود اور اپنی دنیاوی غرض اور طلب شہرت یا طلب معاوضہ اور حصول منفعت وغیرہ کے لیے ہرگز نہ ہو اسی کو احسان بھی کہتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ.)) ❶

''مجھے احسان کے متعلق بتائیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر تم نہیں دیکھتے تو وہ تم کو ضرور دیکھ رہا ہے۔''

ہر عبادت کا دارومدار اسی احسان اور اخلاص پر ہے ایمان اور دیگر اسلامی ارکان کی قبولیت اسی اخلاص پر موقوف ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ﴾ (سورۃ الزمر: ٢)

(یعنی اللہ کی عبادت واطاعت دل سے اور خلوصِ اعتقاد سے کرو۔)

عبادتِ قلبی، بدنی، روحانی، مالی اور ہر قسم کی اطاعت میں اخلاص رکن اعظم ہے ایمان میں بھی اخلاص پہلا رکن ہے اگر ایمان میں اخلاص نہیں تو وہ نفاق ہے قرآن مجید میں مشرکین ومنافقین کو اسی لیے برا کہا گیا ہے کہ وہ نیک کاموں میں ریا و نمود کے طور پر دوسروں کو بھی شریک کر لیا کرتے تھے ''لا الہ الا اللہ'' کا یہی مطلب ہے کہ اللہ ہی سچا معبود ہے اور ہم سب اس کے بندے اور غلام ہیں تو بندگی اور غلامی کا یہی تقاضا ہے ، کہ جو بھی نیک کام کرے وہ صرف اپنے معبود آقا کے لیے ہو اس میں اسی کی مرضی مقصود ہو اور اس کے علاوہ اور کسی کو خوش کرنا مقصود نہ ہو۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اخلاص کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے اور سب رسولوں کو اسی کام کے لیے مبعوث کیا گیا تھا جیسا کہ فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ.﴾

(سورۃ الانبیاء: ٢٥)

(اور آپ سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے سب کی طرف یہی حکم بھیجا، کہ میرے سوا کوئی سچا معبود

❶ صحیح بخاری: کتاب الایمان باب سؤال جبرائیل النبی ﷺ عن الایمان .... (رقم الحدیث ٥٠)
صحیح مسلم: کتاب الایمان باب الایمان ماھو؟ و بیان خصالہ۔ (رقم الحدیث ٩٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں لہٰذا تم سب میری عبادت کرو۔)

اخلاص بہت بڑی چیز ہے جس نے اخلاص حاصل کرلیا۔ اس نے نفس پر قابو پالیا۔ اور جس نے نفس پر قابو پالیا، اس نے اللہ کو راضی کرلیا، درحقیقت انسان کا بہت بڑا دشمن خود اس کا نفس ہے یہی برائیوں کی طرف لے جاتا ہے، بلکہ بسا اوقات انسان اپنے نفس کی خود پوجا کرتا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ. ﴾ (سورة الفرقان : ٤٣)

(تم نے اس کو بھی دیکھا کہ جس نے اپنی خواہشوں کو معبود بنالیا ہے۔)

یہ نفس ہر کام اپنی مرضی کے مطابق کرنا کرانا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق کرانا چاہتا ہے۔ تو جب انسان ہر کام کو اللہ کے لیے اور اللہ کی مرضی کے مطابق کرے گا تو گویا نفس کی خواہش کو اس نے کچل دیا۔ اسی نفس کشی کا نام عبادت واطاعت ہے پس اخلاص ہی سے ضبط نفس کی صفت وحقیقت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بہت بڑی چیز ہے سب عبادتوں میں رکن اعظم اور جزو لاینفک ہے بغیر اخلاص کے کوئی عبادت اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہے اس لئے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ﴾ (سورة الزمر: ١١ تا ١٥)

(آپ فرمادیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اطاعت گذاری کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی عبادت کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا فرمانبردار بنوں' کہہ دیجئے کہ میں ڈرتا ہوں' اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں' بڑے دن کے عذاب سے' فرمادیجئے کہ اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اپنی اطاعت گزاری کو اس کے لیے خالص کر کے' تو تم اے نافرمانو! اللہ کو چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرو۔)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر قلبی لسانی ومالی عبادت واطاعت کا رکن اعظم اخلاص ہی ہے جو خالص اللہ ہی کے لیے ہو اس میں کسی قسم کی ظاہری وباطنی بت پرستی ونفسانی خواہشات کو دخل نہ ہو بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہو اور بس۔

ہم جو کام کرتے ہیں اس کی دو صورتیں ہیں ایک مادی' جو ہمارے جسمانی اعضاء کی حرکت سے پیدا ہوتی ہے اور دوسری روحانی، جس کا تخیل ہمارے دل کے ارادہ، نیت اور کام کی اندرونی غرض وغایت سے تیار ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔کام کی بقااور برکت دین ودنیا دونوں میں اسی روحانی پیکر کے حسن وقبح اورضعف وقوت کی بناء پر ہوتی ہے انسانی اعمال کی پوری تاریخ اس دعویٰ کے ثبوت میں ہے اسی لئے اس اخلاص کے بغیر اسلام میں نہ تو عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ اخلاق ومعاملات عبادت کا درجہ پاتے ہیں اس لیے ضرورت ہے، کہ ہر کام کے شروع کرتے وقت ہم اپنی نیت کو غیر مخلصانہ غرض وغایت سے پاک وصاف رکھیں اسی نکتہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْاِلٰی امْرَاَةٍ یَّنْکِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ.)) ❶

''سب کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کر لی ہے پس جو حصول دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے۔''

یعنی نیک کاموں کی صحت اور اعتبار نیت پر موقوف ہے اگر نیت اچھی ہے اور وہ کام صرف خدا ہی کے لیے ہے تو وہ مقبول ہے اگر نیت اچھی نہیں ہے اور اس کام کی بنیاد اخلاص پر نہیں ہے تو وہ مردود ہے ہجرت کا بہت بڑا درجہ ہے اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہو تو ثواب ہے اور اگر حصول زر یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہو تو بس اسی کے لیے ہجرت ہے اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں۔ اسی اخلاص کو تقویٰ کے ساتھ بھی تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ﴾ (سورة الحج: ۳۷)

(اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے اور نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دلوں کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔)

وہ کھاتا پیتا نہیں ہے وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہے وہ صرف تمہارے دلوں کے تقویٰ اور اخلاص کو دیکھتا ہے کہ یہ کام کس ارادہ اور نیت سے کیا ہے اگر دلوں میں اخلاص اور تقویٰ ہے تو خوش ورنہ نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَایَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی

---

❶ صحیح بخاری: کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدأ الوحی الی رسول اللہ ﷺ (حدیث نمبر ۱)
صحیح مسلم. کتاب الامارة باب قوله ﷺ "انما الاعمال......" (حدیث نمبر ۴۹۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قُلُوبِكُمْ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔''

کہ تمہارے دلوں میں اخلاص ہے یا نہیں، اگر اخلاص ہے، تو وہ عمل مقبول اور خدا خوش ہے اور اگر اخلاص نہیں تو خدا ناخوش ہے دراصل ایمان و اخلاص دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ ''لا الہ الا اللہ'' ایمان ہے اور اس میں ہر غیر مخلصانہ کام کی نفی ہے اس لیے یہی اخلاص بھی ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ:

((يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْإِيْمَانُ قَالَ الْإِخْلَاصُ.)) ❷

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اخلاص۔''

اخلاص والوں ہی کی برکت سے دنیا قائم ہے اور ان ہی کی برکت سے لوگوں کی امداد ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

((اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ.)) ❸

''اللہ تعالیٰ امداد کرتا ہے اس امت کی ان کے ضعیفوں کی دعاؤں، ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کی برکت سے۔''

خلوص نیت کے ساتھ کام کرنے سے دین و دنیا دونوں جہاں میں سرخ روئی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا میں ہر شخص ان سے محبت کرتا ہے اور بغیر شہرت چاہے شہرت نصیب ہو جاتی ہے وہ سب کے محسن شمار ہوتے ہیں۔ ان کے اخلاص کے سرچشمے سے لوگ فیض یاب ہوتے ہیں ان کے خلوص کے روشن چراغ سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کے خلوص کے فیض و برکت سے سخت سے سخت فتنے دب جاتے ہیں آفتیں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

خالص عملوں کے وسیلہ سے اگر آئی ہوئی مصیبت کے دور کرنے کے لیے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اخلاص والے عملوں کی برکت سے اس مصیبت کو ہٹا دیتا ہے اس کا اندازہ ذیل کی سچی حکایت سے کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ پہلے زمانے کے تین آدمی جا رہے تھے رات کا وقت ہوا۔ ادھر بارش ہونے لگی تو ان

---

❶ صحیح مسلم: کتاب البر و الصلة باب تحریم ظلم المسلم و خذله و احتقاره و دمه و عرضه و ماله' (رقم الحديث ٦٥٤٢)

❷ شعب الایمان للبیہقی (٥/٣٤٢ رقم الحديث ٦٨٥٧)

❸ سنن نسائی: کتاب الجهاد باب الاستنصار بالضعيف' (رقم الحديث ٣١٨٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تینوں نے بارش سے بچنے کے لیے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی۔ اتفاقاً اوپر سے پتھر کی ایک چٹان گری' جس سے غار کا منہ بند ہو گیا تو ان لوگوں نے کہا:

((لَا يُنَجِّيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ.))

''اس بڑی چٹان سے نجات پانے اور بچنے کا سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں کہ تم اپنے نیک اور خالص عملوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔''

تو ان میں سے ایک نے کہا: خدایا! میرا گزارہ صرف بکریوں پر تھا۔ بکریاں چراتا تھا۔ اور ان ہی کے دودھ سے تمام گھر والوں کی پرورش کرتا تھا چونکہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو چکے تھے اس لیے میں ان سے پہلے کسی گھر والے کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ بلکہ پہلے ان کو پلاتا، پھر بال بچوں کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک روز مجھے درختوں کے پتے لینے کے لیے دور جانا پڑا۔ اور میں اتنی دیر سے واپس آیا کہ والدین سو چکے تھے میں نے حسبِ دستور دودھ دوہا، والدین کے حصہ کا دودھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ دونوں چونکہ سو گئے تھے ادب کی وجہ سے جگانا مناسب نہ سمجھا اور بغیر ان کے پلائے کسی گھر والے کو پلانا مناسب بھی نہیں سمجھتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ دودھ کا کٹورا لیے میں ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا کہ جب ان کی آنکھ خود بخود کھلے گی، تو دودھ پیش خدمت کروں گا اس انتظار میں صبح ہو گئی اور میرے بچے بھوک کی وجہ سے بلبلا رہے تھے مگر ان کی میں نے کچھ پرواہ نہ کی جب یہ صبح کو بیدار ہوئے تو دودھ پیا۔

((اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ.))

''اے اللہ! میں نے اس کام کو تیری خوشنودی اور تیری مرضی کے لیے کیا ہو تو اس چٹان کو ہٹا دے۔''

چنانچہ اس اخلاصِ عمل کی وجہ سے فوراً وہ چٹان ہٹ گئی لیکن وہ باہر نہیں نکل سکتے تھے اس لیے دوسرے کی باری آئی، اور دوسرے نے کہا کہ:

اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھ کو اپنے چچا کی لڑکی سے بہت محبت تھی اور میں اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا وہ بچتی رہی اور میرے قبضے میں نہیں آئی یہاں تک کہ ایک سال قحط سالی کے زمانے میں معاشی حالت خراب ہو گئی تو بہت مجبور ہو کر وہ میرے پاس آئی اور قرض کی درخواست کی، میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے اور میری مراد پوری کر دے وہ اس کام پر رضامند ہو گئی جب میں ہر طرح اس پر قابو پا چکا اور اس برے کام کے لیے بالکل آمادہ ہو گیا تو اس نے کہا اِتَّقِ اللّٰهَ ''اللہ سے ڈر جا'' اور ناحق اس مہر کو مت توڑ یہ تیرے لیے حلال نہیں میں اس سے ہٹ گیا حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مجھے اس سے محبت تھی اور ان اشرفیوں کو بھی بلا معاوضہ چھوڑ دیا۔

((اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْھِكَ فَفَرِّجْ عَنَّامَا نَحْنُ فِیْهِ.))

''الٰہی! اگر میں نے اس کام کو محض تیری رضا مندی کے لیے کیا ہو تو اس مصیبت کو ہم سے دور کر دے جس میں ہم گھرے ہوئے ہیں۔''

چنانچہ وہ چٹان کچھ اور ہٹ گئی۔ لیکن نکلنے کے قابل راستہ نہ ہو سکا اس لیے تیسرے کی باری آئی اس نے کہا۔

اے اللہ! میں نے ایک مرتبہ مزدوروں سے کچھ کام لیا سوائے ایک کے سب کی مزدوری دے دی وہ اپنی مزدوری کو چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو زراعت پر لگا دیا اور اس سے بہت ترقی ہوگئی بہت مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور اپنی مزدوری طلب کی، میں نے اس سے کہا کہ یہ سب کچھ اونٹ، گائے، بیل، بکریاں اور غلام وغیرہ سب تیرے ہیں سب لے جا اس نے کہا اے اللہ کے بندے مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا۔ جب اس کو یقین آ گیا تب وہ سب کچھ لے کر چلا گیا۔

((اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْھِكَ فَفَرِّجْ عَنَّامَا نَحْنُ فِیْهِ.))

''اے اللہ! اگر میں نے اس کام کو تیری رضا مندی کے لیے کیا ہو تو اس چٹان کو ہٹا دے تاکہ ہم باہر نکل جائیں۔''

چنانچہ وہ چٹان اور ہٹ گئی اور سب باہر آ گئے۔ ❶

آپ نے اس اخلاص عمل کے اثر کو دیکھا کہ اخلاص نے ان کی مصیبتوں کو دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کو قبول فرماتا ہے۔ اور اسی سے خوش ہوتا ہے۔ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَهٗ خَالِصًا وَ ابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ.)) ❷

''اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کیلئے کیا گیا ہو اور اس کی رضا مندی چاہی گئی ہو۔''

خالص اور سچی نیت پر ثواب ملتا ہے اگرچہ وہ کام نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کا ارادہ کرے، اور وہ اس کام کو کسی وجہ سے نہ کر سکے تو ایک نیکی کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو اس کا ارادہ کرے اور پھر

---

❶ صحیح بخاری: کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار (رقم الحدیث: ۳۴۶۵)
صحیح مسلم: کتاب الذکر و الدعاء باب قصة اصحاب الغار الثلاثة و التوسل بصالح الاعمال. (رقم الحدیث ۶۹۴۹)

❷ سنن نسائی: کتاب الجھاد باب من غزا یلتمس الاجر و الذکر. (رقم الحدیث ۳۱۴۲)، طبرانی الاوسط (۶۹/۲ رقم الحدیث ۱۱۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کام کو کر بھی لے تو دس نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے بعض صورتوں میں سات سو نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور اگر گناہ کا ارادہ کیا اور اس برے کام کو خدا کے خوف سے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا ثواب لکھتا ہے اور اگر اس کام کو کر لیا تو صرف ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔ ❶

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نیک کام کا ارادہ کرنے سے بھی ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اگرچہ اس کام کو نہ کر سکے اور اگر کر لے تو اس سے سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں مثلاً اگر تم آخر شب میں تہجد کا ارادہ کرو اور سچی نیت کر لو لیکن آخر شب میں بیدار نہ ہو سکو تو تہجد کا ثواب مل جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

((مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَهُوَ یَنْوِیْ اَنْ یَّقُوْمَ فَغَلَبَتْهُ عَیْنُهٗ حَتّٰی اَصْبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَانَوٰی وَ كَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ.)) ❷

''جو اپنے بستر پر آیا کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا لیکن وہ سو گیا۔ اور صبح تک آنکھ نہ کھلی تو اس نے جو نیت کی تھی۔ وہ لکھی گئی اور نیند (سونا) اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہے۔''

یہ اخلاص کی برکت ہے کہ تہجد کا ثواب بھی نامۂ اعمال میں لکھا گیا۔ اور رات بھر سوتے بھی رہے اور اگر اسی رات سونے کی حالت میں موت بھی آ جائے تو تہجد پڑھنے والوں میں لکھے جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

((اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ.)) ❸

''لوگ اپنی نیتوں پر قیامت کے دن اٹھائیں جائیں گے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ ایسے رہ گئے تھے کہ وہ ہر موقع پر اس جنگ میں تمہارے ساتھ ساتھ رہے ہیں، ہم نے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عذر کی وجہ سے وہ رکے رہے ہیں ورنہ نیت کے اعتبار سے تمہارے ساتھ رہے ہیں اس لیے وہ بھی اس خلوص نیت کی وجہ سے مجاہدین میں شامل ہیں۔ ❹

---

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۱۱۱۷ کتاب التوحید باب قول الله تعالى يريدون ان يبدلوا ... (رقم الحديث ۷۵۰۱)

❷ سنن نسائی: کتاب قیام اللیل باب من اتی فراشه وهو ینوی القیام فنام' رقم الحدیث ۱۷۸۸

❸ ابن ماجه: ص ۳۲۲ کتاب الزهد باب النية رقم الحديث ۴۲۲۹

❹ صحیح بخاری: کتاب الجهاد باب من حبسه العذر عن الغزو رقم الحديث ۲۸۳۹
كتاب المغازی باب [illegible] رقم الحديث [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلوص نیت کی وجہ سے انسان بڑے بڑے درجے حاصل کر سکتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے۔ **ایک** وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا ہو اور وہ اس میں اللہ سے ڈرتا ہو۔ اور صلہ رحمی کرتا ہو اور جانتا ہو کہ اس مال وعلم میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے ان دونوں کے حق ادا کرتا رہے تو یہ افضل المنازل بڑے مرتبے کے لوگوں میں سے ہے۔ **دوسرا** وہ ہے کہ جس کو اللہ نے علم تو دیا لیکن مال سے محروم ہو فَھُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ اور اس کی نیت سچی ہو کہتا ہوا گر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس طرح اللہ کے راستے میں خرچ کرتا جس طرح فلاں شخص خرچ کرتا ہے فَھُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُ هُمَا سَوَآءٌ تو یہ اپنی خالص نیت کی وجہ سے' اور پہلا شخص خرچ کرنے والا دونوں ثواب میں برابر ہیں۔ **تیسرا** وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو، اور علم نہیں دیا تو وہ اپنا مال بے قاعدگی کے ساتھ بے سمجھے بوجھے خرچ کرتا ہو، نہ اس میں خدا سے ڈرتا ہو اور نہ حق والوں کے حق ادا کر کے صلہ رحمی کرتا ہو۔ اور نہ اس میں اللہ تعالیٰ ہی کے حق کو جانتا ہو بلکہ نڈر ہو کر شراب وکباب، کھیل تماشا اور ناچ گانوں میں اڑاتا ہو فَھٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ. تو یہ سب سے برے رتبے والا ہے۔ **چوتھا** وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا ہو نہ علم، وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص (قسم سوم) کی طرح خرچ کرتا۔ فَھُوَ بِنِيَّتِهٖ تو وہ اپنی بری نیت کی وجہ سے خود اور اس سے پہلا شخص دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ ❶

پیارے بھائیو! تم ہر ایک کام میں اخلاص پیدا کرو جو کام بھی کرو پہلے نیت کو پاک وصاف کر لو۔ تا کہ تمہارا کام مقبول ہو اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ، ریا نمود، نمائش اور دکھاوے سے بچو۔ اس لیے کہ ریا کار سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شہید کا فیصلہ کیا جائے گا میدان حشر میں خدا کے سامنے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا وہ پہچان لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا . فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ شہید جواب دے گا ((قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ .)) ''یعنی میں نے آپ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید کر دیا گیا'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ كَذَبْتَ تو جھوٹ بولتا ہے میری راہ میں میری خوشنودی کے لیے جہاد نہیں کیا ہے بلکہ اس لیے قتال وجہاد کیا ہے تا کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص کیسا بہادر اور پہلوان ہے فَقَدْ قِيْلَ پس یہ تو کہا گیا اور دنیا میں تیری بڑی تعریف وتوصیف کی گئی۔

((ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ.))

---

❶ مسند احمد: ٤/ ٢٣١' ترمذی: ٣/ ٢٦٢ كتاب الزهد باب ماجاء مثل الدنيا مثل اربعة نفر' رقم الحديث ٢٣٢٥' ابن ماجه كتاب الزهد باب النية رقم الحديث ٤٢٢٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”پس حکم دیا جائے گا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔“

دوسرے قاری اور عالم کا حساب لیا جائے گا جب وہ خدا کے سامنے پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا وہ پہچان لے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا. تم نے کیا عمل کیا؟ ان نعمتوں کی کیا شکرگزاری کی؟ وہ جواب دے گا میں نے علم کو سیکھا اور سکھایا اور آپ کی رضامندی کے لیے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے یہ کام میرے لیے نہیں کیا بلکہ اس لیے کیا کہ لوگ تجھے عالم اور قاری کہیں فَقَدْ قِيلَ پس یہ تو کہا گیا اور تیرا مقصد پورا ہو گیا اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک سخی کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت ساری دولت اور ہر قسم کا مال دے رکھا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا سب تیری راہ میں خرچ کر دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تو نے اس لیے خرچ کیا ہے تاکہ لوگ کہیں فلاں آدمی کتنا سخی ہے تجھے یہ کہا گیا پھر حکم دیا جائے گا اور منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ❶ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللهِ تُسْعَرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

”یہ تینوں سب سے پہلے دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور قیامت کے دن جہنم سب سے پہلے انہی تینوں سے بھڑکائی جائے گی۔“

آپ ﷺ نے فرمایا مجھے شرک اصغر کا خوف ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ریا اور دکھاوا“۔ یعنی جو کام لوگوں کے دکھانے کے لیے کیا جائے وہ شرک اصغر ہے۔ ❷

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ سَمَّعَ، سَمَّعَ اللهُ بِهِ.)) ”جو شہرت اور سنانے کے لیے کوئی کام کرے تو قیامت کے دن اللہ اس کے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر فرمائے گا اور لوگوں کو سنا دے گا کہ یہ شخص دنیا میں ریاکار تھا۔“ ❸

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ((أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.)) میں سب شریکوں

---

❶ ترمذی: ۳ / ۲۸۰ کتاب الزھد. باب ماجاء فی الریاء رقم الحدیث ۲۳۸۲، ابن خزیمہ: ۴/ ۱۱۵ کتاب صدقة الفطر. باب التغلیظ فی الصدقة رقم الحدیث ۲۴۸۲

❷ مستدرك حاکم: ۱ / ۴ کتاب الایمان باب صفة اولیاء الله ....

❸ صحیح بخاری: ۲ / ۹۶۲ کتاب الرقاق باب الریاء و السمعة، رقم الحدیث ۶۴۹۹ صحیح مسلم: ۲ / ۴۱۲ کتاب الزھد باب تحریم الریاء رقم الحدیث ۷۴۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے حصے سے بے نیاز ہوں جب کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں دوسروں کو بھی شریک کر لیتا ہے تو اس کو اور اس کے شریک کو اس کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں جو حشر شریک کا وہی اس کا بھی۔ ❶

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ﴾ (سورۃ الشوریٰ: ۲۰)

(جو آخرت کی کھیتی چاہے تو ہم اس کی کھیتی میں زیادتی کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے تو ہم اسے دنیا میں دے دیتے ہیں اور اسے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ملے گا۔)

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○﴾ (ھود: ۱۵-۱۶)

(جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتا ہے تو دنیا میں ہم اس کو پورا پورا بدلہ کمی کے بغیر دے دیتے ہیں ان لوگوں کے لیے آخرت میں سوائے دوزخ کے کچھ نہیں ہے اور ان کے سارے اعمال اکارت ہو گئے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اخلاص کیا ہے؟ تو فرمایا اخلاص یہ ہے کہ انسان کی یہ چاہت نہ ہو کہ لوگ میری تعریف کریں بلکہ اس کا دلی منشا یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالے اور اسے پسند کر لے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا.﴾ (سورۃ کہف: ۱۱۰)

(جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی توقع رکھتا ہو اسے نیک عمل کرنا چاہیے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے عبادت ہونی چاہیے۔)

خلاصہ یہ کہ سارے عملوں کا دارومدار نیت ہی پر ہے اگر نیت اچھی ہے تو عمل کا ثمرہ بھی اچھا ہوگا اور اگر نیت میں ہی کھوٹ ہے تو اس کا اجر بھی ویسا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اخلاص عطا فرمائے اور ریا ونمود سے بچائے۔ (آمین)

﴿بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۔ وَنَفَعْنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ﴾

---

❶ صحیح مسلم: ۲/ ۴۱۳ کتاب الزھد باب تحریم الریاء رقم الحدیث ۷۴۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توحید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○﴾ (اخلاص)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہم جنس ہے۔)

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق مسند احمد میں ہے کہ مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ اپنے رب کے اوصاف بیان کیجئے تو اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ وہ والد ہے نہ مولود ہے نہ اس کا کوئی شریک وہم جنس ہے۔ ❶

اس آیت سے خدا کی وحدانیت اور یکتائی ثابت ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں اکیلا ہے ان باتوں میں اس کا کوئی ساجھی نہیں ہے نہ اس کے برابر کوئی ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ ہر قسم کے عیبوں سے پاک ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں بلکہ سب اس کے محتاج ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی چیز اس کو عاجز نہیں کرسکتی وہی غیب جانتا ہے وہ کسی کے مشابہ نہیں اس کی ذات وصفات کے ساتھ کوئی حادث قائم نہیں ہے اور نہ اس کی ذات وصفات میں حدوث ہی ہے وہ اپنی ذات وصفات وافعال میں یکتا ہے وہ عالم سے جدا ہے وہ سب کا خالق ہے اس لیے وہ ہر قسم کی عبادتوں کا مستحق ہے اسی توحید کی تعلیم کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور نبیوں کو بھیجا اور ہر ایک نبی اور رسول نے یہی تعلیم دی۔

چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا:

---

❶ ترمذی: ٤/ ٢٢١ _ کتاب التفسیر_ باب تفسیر سورة الاخلاص رقم الحدیث ٣٣٦٤

مستدرک ۲/ ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾

(الانبیاء: ۲۵)

(اے ہمارے نبی ہم نے آپ سے پہلے جتنے نبی بھیجے سب کو یہی حکم دیا تھا کہ میں ایک اکیلا ہی عبادت کے لائق ہوں تم صرف میری عبادت کرتے رہنا۔)

﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴾ (البقرۃ: ۱۶۳)

(لوگو! تمہارا صرف ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ بہت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔)

﴿ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ ج اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴾

(النحل: ۵۱)

(اور اللہ نے فرمایا دو معبود (خدا) نہ بناؤ بس وہ ایک ہی خدا عبادت کا حق دار ہے تم مجھ ہی سے ڈرو۔)

﴿ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (الانبیاء:۱۰۸)

(کہہ دو بس مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ تمہارا صرف ایک ہی خدا عبادت کے لائق ہے تو اب مسلمان بن جاؤ۔)

﴿ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ (سورۃ صٓ: ۶۵)

(اور وہ ایک خدا عبادت کے لائق ہے جو سب پر قابو پانے والا ہے۔)

﴿ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ (زمر: ۴)

(پاک ہے وہ تو اکیلا ہے اور سب پر دباؤ رکھنے والا ہے۔)

اس قسم کی اور بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں جن سے اللہ کی وحدانیت ثابت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات کاملہ میں یکتا اور بے مثل ماننے کا نام توحید ہے ایسی توحید صرف مذہب اسلام ہی میں پائی جاتی ہے چنانچہ دنیا میں اسلام کے سوا جتنے مذاہب ہیں یا تو ان میں سرے سے توحید ہی نہیں ہے یا ہے تو ناقص۔ مثلاً مجوسی یزدان اور اہرمن دو خداؤں کو مانتے ہیں اور اپنے اس عقیدے کی بنا پر کہتے ہیں کہ یزدان خیر کا مالک ہے اور اہرمن شر کا۔ یہودی لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کی ابنیت کے قائل ہیں یعنی یہ کہ نعوذ باللہ یہ خدا کے بیٹے ہیں۔ عیسائی حضرات میں کئی خدا ہیں کچھ لوگ عقیدہ تثلیث کے قائل ہیں یعنی یہ کہ خدا مسیح اور روح القدس تینوں مل کر خدا ہیں ایک تین ہے اور تین ایک ہے اور کچھ حضرت مسیح علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی الوہیت کے قائل ہیں یعنی یہ کہ نعوذ باللہ حضرت خود خدا تھے۔ آریہ صاحبان پرمیشور کے ساتھ ساتھ روح اور مادہ کے قائل ہیں جو خدائی شان کے خلاف ہے سناتن دھرمی لوگ سینکڑوں دیوتاؤں کی پرستش کے قائل اور برہما بشن مہادیو کو ایشور کا نائب بلکہ مالک اور مختار کل سمجھتے ہیں بخلاف اس کے مذہب اسلام میں عقیدہ توحید کی بہت اہمیت اور تاکید ہے۔

توحید کی قسمیں

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ رسالت میں یہی تین قسم کے بڑے گروہ موجود تھے جو اپنی اختیار کردہ غلط راہِ توحید کو اپنا دین وایمان سمجھ رہے تھے اس لیے رب العزت نے ان سب غلط اعتقادوں کی جو مسئلہ توحید کے متعلق پیدا ہو سکتے تھے اور ہو چکے تھے کافی طور پر تردید کی اور لوگوں کو توحید فی الذات اور توحید فی الصفات اور توحید فی العبادات کی ایسی تعلیم دی جس سے اس کی خالص اور مکمل توحید کا مبارک اعتقاد ذہن نشین ہوا۔

توحید فی الذات

اللہ تعالیٰ کی ذات کو سب عیوب ونقائص سے خالی اور بے مثل ماننے کا نام توحید ذاتی ہے اور اس توحید کی تکمیل دو امور پر موقوف ہے ایک امر یہ کہ اللہ جل شانہ کی ذات کو مختلف اور متعدد اجزا سے مرکب اور مجسم تسلیم نہ کیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اس لحاظ سے وہ مرکبات کی طرح اجزا سے مرکب نہیں ہے قرآن پاک نے خدا تعالیٰ کی ذات مرکب مجسم نہ ہونے کی تعلیم دی ہے اور جو لوگ خدا کی نسبت مجسم اور مرکب ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے مختلف پیرایوں میں ان کی تردید کی اور تمام دنیا کو آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو مجسم اور مرکب ماننے کا اعتقاد ذرا بھی صحیح نہیں ہے۔

توحید فی الصفات

وہ تمام کمال کی صفتوں سے موصوف ہے کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے' بلکہ وہ دیکھتا ہے سنتا ہے کلام کرتا ہے وہ زندہ ہے تمام ممکنات اور مخلوقات پر اس کو پوری قدرت حاصل ہے اس نے ہی تمام چیزوں کو اپنے ارادے سے پیدا کیا ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہی قابل پرستش ہے وہی لائق عبادت ہے وہی روزی دیتا ہے وہی دعا قبول کرتا ہے وہی عزت دیتا ہے وہی ذلت دیتا ہے وہی مریضوں کو شفا دیتا ہے وہی مصیبتوں کو ٹالتا ہے وہ گناہ گاروں کو بخشنے والا ہے برائی بھلائی دونوں کا پیدا کرنیوالا ہے لیکن نیکی سے راضی اور بدی سے ناخوش ہوتا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں وہ عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں نہ وہ سوتا ہے نہ وہ اونگھتا ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے وہی جب چاہے گا سب کو فنا کر دے گا پھر سب کو قیامت کے دن پیدا کرے گا [illegible] گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توحید فی العبادت

باری تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا غیر اللہ میں کسی کو عبادت کے لائق نہ جاننا اور اس کے سوا کسی کے آگے نہ جھکنا اور سجدہ کرنا اور نہ کسی کی تسبیح و تحمید پڑھنا یہ توحید فی العبادت ہے اسکے خلاف کرنا شرک فی العبادت ہے شرک کی پوری تفصیل وتردید آئندہ انشاء اللہ بیان کی جائے گی۔

اسلام نے ابتداء آفرینش سے انتہا تک یہی کوشش کی ہے کہ شروع سے آخر تک توحید ہی پر قائم رکھا جائے اور ازل میں اسی کا اقرار کیا تھا پھر دنیا میں آنے کے بعد اسی کی پابندی کا حکم دیا چنانچہ حکم ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان اور اقامت کہو۔ ❶ اور جب بولنے لگے تو پہلے تو یا اللہ سکھاؤ اور کچھ ہوشیار ہو تو کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھنا سکھاؤ جس کے معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ ❷

پھر حکم ہوتا ہے کہ جب لڑکا لڑکی سات برس کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں نماز پڑھاؤ۔ ❸

اور جب دس برس کے ہو جائیں تو تاکید سے پڑھاؤ جس میں شروع سے آخر تک دیگر امور کے علاوہ خصوصیت سے توحید پائی جاتی ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے کیا ہی خوب نقشہ کھینچا ہے۔

ہے اک ذات واحد عبادت کے لائق — زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق — اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق
لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ — جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم — اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم — اسی کی طلب میں مرو گر مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی — نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توحید پر قائم رکھے۔ آمین۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.﴾

---

❶ سنن ابی داؤد ٤/ ٤٨٨ کتاب الادب- باب فی المولود یؤذن فی اذنه و ترمذی ٢/ ٣٦٢- رقم الحدیث ٥١٧ ❷ لم اجده

❸ ابوداؤد ١/ ١٨٥ کتاب الصلوة- باب مایؤمر الغلام بالصلوة رقم الحدیث ٤٩٤- ٤٩٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توحید کلمۂ طیبہ کی روشنی میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.﴾ (سورة محمد: ١٩)

(امابعد! میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (یہ بات یقینی طور پر جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔)

اللہ کی یکتائی کو توحید کہتے ہیں، عالمِ ارواح میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید ربوبیت اور توحید الوہیت کا اقرار لیا تھا، توحید ربوبیت کا یہ مطلب ہے، کہ صرف اللہ تعالیٰ پالنے پوسنے والا ہے، روزی دینے اور پرورش کا سامان مہیا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھلاتا پلاتا ہے، اور سب کی نگرانی اور حفاظت کرنے والا، اور ضرورت پر کام آنے والا ہے، اور ہر دکھ درد، رنج وغم میں کام آنے والا ہے وہ اس میں یکتا ہے نہ وہ کسی کی امداد لیتا ہے اور نہ اس کو اس کی حاجت ہے، اور توحید الوہیت کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اور ہر قسم کی عبودیت اور عظمت وتقدس کا مستحق ہے، قرآنِ مجید میں فرمایا:

﴿ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِىْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا ﴾ (سورة اعراف: ١٧٢)

(اور جب کہ آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی نسلوں کو نکالا، اور ان سے خود ان ہی کی ذاتوں پر اقرار لیا، کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں، سب نے کہا، ہاں ہم اس کے گواہ ہیں۔)

مسند احمد میں [illegible] مروی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا، تو قیامت تک پیدا ہونے والی روحیں نکل آئیں، تو ان کی الگ الگ جماعتیں مقرر فرما دیں، نبیوں کی الگ ، ولیوں کی الگ، مسلمانوں کی الگ ، کافروں کی الگ، نیکوں کی الگ اور بدوں کی الگ جماعتیں مقرر کر کے ہر ایک کی ویسی ہی صورتیں بنائیں جیسی کہ دنیا میں بنانی منظور تھیں، پھر ہر ایک کو بولنے کی قوت اور طاقت دی، تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا، ہاں آپ ہمارے رب و مالک ومختار ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ساتوں آسمانوں' زمینوں اور تمہارے باپ آدم کو تم پر گواہ بناتا ہوں، کہ تم نے میری ربوبیت کا اقرار کرلیا ہے، ایسا نہ ہو کہ تم کہنے لگو ہمیں خبر نہیں تھی، کہ ہم اس سے ناواقف تھے، اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرِیْ یقیناً تم جان لو کہ میرے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اور نہ میرے علاوہ کوئی رب ہے، میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرنا، اس قول وقرار کے یاد دلانے کے لیے نبیوں اور رسولوں کو بھیجوں گا اور کتابیں بھی اتاروں گا، سب نے اس کا اقرار کیا، اور کہا، ((لَآ اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ)) آپ کے سوا ہماری عبادت کا مستحق کوئی معبود نہیں ہے۔ ❶

اسی کلمہ طیبہ کی یاد دہانی کے لیے اللہ نے تمام نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾

(سورة انبياء: ٢٥)

(اور آپ سے پہلے کسی رسول کو نہیں بھیجا، مگر اس کے پاس 'لَا اِلٰـهَ اِلَّآ اَنَا' کی وحی بھیجتے رہے، کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس لیے میری ہی عبادت کرو۔)

ہر ایک نبی اپنے اپنے زمانے میں لوگوں کو اللہ کی عبادت کے لیے بلاتا رہا، حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجتے وقت فرمایا، کہ تم دنیا میں جاؤ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

(البقرة: ٣٨)

(اور اگر ہماری طرف سے کوئی رسول ہدایت کرنے والا تمہارے پاس پہنچے تو تم اس کی پیروی کرنا، جو ہماری راہ پر چلے گا، توان پر کسی قسم کا خوف نہ ہوگا، اور نہ وہ غم اٹھائیں گے۔)

حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❶ زوائد مسند احمد: ٥ / ١٣٥ ' مجمع الزوائد: ٧ / ٢٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ط اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ ﴾ (سورة اعراف: ٥٩)

(بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا، تو اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، (اور اگر اس کے خلاف کرو گے تو) یقیناً میں تم پر ایک بڑے مصیبت والے دن کے آ جانے کا خوف کرتا ہوں۔)

حضرت ہود علیہ السلام کی نسبت ارشاد فرمایا:

﴿ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ ﴾ (سورة اعراف: ٦٥)

(قوم عاد کے پاس ان کے بھائی ہود کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے کہا، اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور یقین کر لو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے تو کیا تم (شرک سے) نہ بچو گے۔)

حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ط قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ﴾ (سورة اعراف: ٧٣)

(اور قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔)

حضرت شعیب علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ط ﴾ (سورة اعراف: ٧٥)

(اور اہل مدین میں ان کے بھائی شعیب کو نبی بنا کر بھیجا تو انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔)

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَاِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (سورة عنکبوت: ١٦)

(اور ابراھیم کو ان کی قوم کے پاس بھیجا، تب انہوں نے اپنی قوم سے کہا، تم اللہ ہی کی عبادت کرو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسی سے ڈرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔)

حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ط إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ط ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○﴾

(سورۃ یوسف: ۳۹ - ۴۰)

(اے جیل کے ساتھیو! کیا جدا جدا معبود اچھے ہیں یا ایک زبردست معبود اچھا ہے اور اس کے علاوہ جن کو تم پوجتے ہو، وہ نرے نام ہی نام ہیں، جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے تو ان کے پوجا کرنے کی کوئی دلیل نہیں اتاری ہے صرف اللہ کا حکم واجب العمل ہے، اس نے تو صرف یہی حکم دے رکھا ہے، کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، یہی سیدھا راستہ ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ﴾ (المائدۃ: ۷۲)

(اور عیسیٰ مسیح نے کہا، کہ اے بنی اسرائیل تم صرف اللہ کی عبادت کرو، جو میرا اور تمہارا رب ہے۔)

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا:

(۱) ﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ﴾

(سورۃ کہف: ۱۱۰)

(اے نبی! آپ فرما دیجئے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں (صرف اتنا فرق ہے) کہ میرے اوپر خدا کا حکم اترتا ہے، کہ تمہارا ایک معبود ہے۔)

(۲) ﴿ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ○﴾ (سورۃ انعام: ۱۹)

(کہہ دیجیے کہ نہیں وہ اکیلا ہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تمہارے شریکوں سے بیزار ہوں۔)

ان تمام قرآنی آیتوں میں غور و فکر کرنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب نبیوں اور رسولوں کو " لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ " کا حکم تھا، صرف رسالت کا فرق ان کے زمانے کے اعتبار سے ضرور تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کلمہ طیبہ کے پہلے جزو " لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ " میں سب نبیوں اور رسولوں کا اتفاق ہے اور وہ اسی کلمہ کی تبلیغ کرتے رہے، جس نے اس کلمہ کو مان لیا وہ مسلمان ہو گیا، اور جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہو گیا، اور جس نے نہیں مانا وہ نافرمان اور دوزخی ہے، اسی لیے کلمہ کا مطلب سمجھنا اور اس پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔

((لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ)) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، صرف اللہ ہی الٰہ ہے، الٰہ کے معنی معبود کے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ سچا معبود ہے، اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

عبادت کے معنی اطاعت وفرمانبرداری اور بندگی کے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر حکم وقانون کو مان کر اس کے مطابق عمل کرنے کا نام عبادت ہے، اور اللہ ہی معبود ہے، ہر قسم کی عبادت اسی کے لیے کی جائے، وہ معبودِ حقیقی صرف اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں نہ صفات میں، شرک کی کئی قسمیں ہیں۔

(۱) شرک فی العبادت۔ (۲) شرک فی العلم۔ (۳) شرک فی التصرف۔ (۴) شرک فی العادت

مذکورہ عنوانات کی تفصیل خطبہ شرک میں آئے گی۔

اگر اس کلمہ طیبہ پر یقین کامل اور اس کے مطابق عمل نہیں ہے تو یہ کلمہ فلاحِ دارین کا ذریعہ نہیں بن سکتا، صرف زبانی پانی پانی کی رٹ لگانے سے پیاس دور نہیں ہو سکتی ہے اور نہ روٹی روٹی کہنے سے بھوک مٹ سکتی ہے اسی طرح کلمہ طیبہ کا معاملہ ہے کہ زبانی اقرار سے نہ مومن مسلمان بن سکتا ہے اور نہ دونوں جہان کی سرخروئی حاصل کر سکتا ہے جب تک کہ اس پر پورا یقین واعتقاد نہ ہو اور اس کے موافق عمل نہ ہو، کلمہ طیبہ کی جو فضیلتیں بیان کی گئی ہیں وہ اسی وقت حاصل ہو سکتی ہیں جب کہ اس پر پورا ایمان وعمل صالح ہو "لا الہ الا اللہ" کا پورا اقرار پختہ ایمان اور خالص عمل ہو، اسی پر خاتمہ ہو تو وہ ان شاء اللہ نجاتِ ابدی اور سعادتِ دارین کا مستحق ہو گا۔

کلمہ طیبہ کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) ❶

"جو بندہ "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کرے، پھر اسی پر مر جائے، تو جنت میں داخل ہو گا۔"

---

❶ صحیح بخاری: ٢ / ٨٦٧ کتاب اللباس' باب الثیاب البیض' رقم الحدیث ٥٨٢٧

صحیح مسلم: ١/ ٦٦ کتاب الایمان باب الدلیل علی من مات لایشرك باللہ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ اس دین میں نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْكَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُهَا عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّهَا فَهِیَ لَهٗ نَجَاةٌ.)) ❶

''جو میرا لایا ہوا کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا ابو طالب پر پیش کیا تھا، اور اس نے رد کردیا تھا تو وہ کلمہ ماننے والے کے لیے نجات ہے۔''

یہی کلمہ دنیاوی مصیبتوں کے لیے بھی باعث نجات بن جاتا ہے، اس کے پڑھنے سے جان و مال کی حفاظت ہو جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ.)) ❷

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک کہ وہ ''لا الہ الا اللہ'' کے قائل نہ ہو جائیں، اور جب وہ ''لا الہ الا اللہ'' کے قائل ہو جائیں، تو وہ مجھ سے اپنی جان و مال کو بچالیں گے، بشرطیکہ قتل کے مرتکب نہ ہوں، اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ جس طرح کلمہ طیبہ اخروی سزاؤں سے بچانے والا ہے، اسی طرح دنیاوی سزاؤں سے بھی بچانے والا ہے۔

یہ کلمہ طیبہ جڑ ہے، اور باقی اعمال اس کی شاخیں ہیں

ایمان کی تازگی سے دیگر بدنی اور مالی عبادتیں بھی تروتازہ رہیں گی، اس لیے کہ جڑ تازہ رہے گی، تو شاخیں بھی سرسبز، ہری بھری رہیں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ.)) ❸

''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں، ان میں سب سے بہتر کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' ہے اور سب سے

---

❶ مسند احمد: ۱/ ۶ و ابویعلی: ۱/ ۳۹ رقم الحدیث ۱۰، مجمع الزوائد: ۱/ ۱۹

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۸ کتاب الایمان باب فان تابوا و اقاموا .... رقم الحدیث: ۲۵
صحیح مسلم: ۱/ ۳۷ کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا .. رقم الحدیث ۱۲۹

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۶ کتاب الایمان باب امور الایمان رقم الحدیث ۹
صحیح مسلم: ۱/ ۴۷ کتاب الایمان باب بیان عدد شعب الایمان .... رقم الحدیث ۱۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چھوٹی شاخ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کر دینا ہے، اور شرم ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔''

ان شاخوں کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔ انشاءاللہ

کلمہ طیبہ پاکیزہ درخت کی طرح ہے

قرآنِ مجید میں اس کلمہ طیبہ کو شجرہ طیبہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ٥ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٥ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اِۨجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ٥ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ٥﴾ (سورة ابراهيم: ٢٤ - ٢٧)

((اے محمد ﷺ!) کیا آپ نے نہیں دیکھا، کہ اللہ نے کیسی مثال بیان کی ہے، کہ پاکیزہ کلمہ اس پاکیزہ درخت کی طرح ہے کہ جس کی جڑیں مضبوط ہوں، اور شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں، بحکم خدا ہر وقت پھل دیتا ہو اور اللہ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان کرتا ہے، تاکہ وہ یاد رکھیں، اور ناپاک بات کی مثال اس گندے درخت کی طرح ہے، کہ جس کو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا ہو، اور اس کو ٹھہراؤ نہ ہو، ایمانداروں کو دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی بات پر قائم رکھتا ہے، اور ظالموں کو گمراہ چھوڑ دیتا ہے، اور وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے، (وہ مالک ومختار ہے))

کلمہ طیبہ سے مراد بحکم حدیث ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) ہے، حاصل تمثیل یہ ہے، کہ کلمہ طیبہ اس درخت کی مانند ہے، جس میں یہ چار اوصاف ہوں۔

(۱) شکل وصورت، لذت وخوشبو، نفع سایہ، اور پھل پھول کے لحاظ سے عمدہ ہو۔

(۲) اس کی جڑیں زمین کے اندر خوب جمی ہوئی ہوں، کہ آندھیوں کا بھی مقابلہ کر سکے۔

(۳) اس کی شاخیں اور پتیاں خوب بلند اور پھیلی ہوئی ہوں۔

(۴) اس میں پھل ہمیشہ آتے ہوں، اور ہر وقت رہتے ہوں، کسی وقت خالی نہ رہتا ہو، ایسا درخت بہترین درخت ہوتا ہے، ایسے ہی درخت کی طرح کلمہ طیبہ بھی ہے۔ اس کے اندر بھی یہ چاروں اوصاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

موجود ہیں:

(۱) اس کے اندر جولذت وکیف ہے، وہ اصحابِ ذوق سے پوچھو، دنیا کی بہترین مادی غذاؤں میں وہ کیف نہیں ہوسکتا، جواس میں ہے۔

(۲) کلمہ طیبہ کلمہ حق ہے، اور حق کی جڑیں مضبوط ہیں، یہ کلمہ صداقت ہے، اور صداقت ناقابلِ زوال ہے، یہ کلمہ نور ہے، اور نور کی بنیاد نفوسِ قدسیہ میں ثبت ہوتی ہے، جس کو ہوا وہوس کا کوئی جھونکا اور شیطانی وسوسوں کی کوئی آندھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔

(۳) کلمہ طیبہ کی شاخیں بہت بلند ہیں، عالمِ قدس تک اس کی رسائی ہے، اعمالِ صالحہ، اقوالِ صادقہ اس کی شاخیں ہیں، اور ان شاخوں کو روزانہ صبح وشام آسمانوں کے فرشتے اٹھا کر دربارِ الٰہی تک لے جاتے ہیں، ایمان ویقین تک پہنچنا اِس کی شاخیں ہیں جو فضاءِ الٰہی میں پھیلی ہوئی ہیں، الغرض کل جہان اسی پاک کلمہ کی شاخوں کے زیرِ سایہ ہے۔

(۴) اس میں ہر وقت پھل آتے رہتے ہیں، کلمہ طیبہ کا پھل ہر وقت دنیا میں بھی اچھا ملتا ہے اور آخرت میں بھی اچھا ملے گا، رزق میں برکت، دولت، عزت، حکومت وعروج، ترقی اس کے مادی پھل ہیں، آخرت میں جنت میں داخل ہونا، وہاں کی لذتیں حاصل ہونا' اور دیدارِ باری تعالیٰ کی روشنی میں گم ہو جانا، یہ اس کے اخروی پھل ہیں، یہ درخت نہ دنیا میں ثمر آوری سے خالی رہتا ہے، اور نہ آخرت میں کبھی اس کے پھل ختم ہوں گے۔

یہ تو کلمہ طیبہ کی مثال تھی، اب کلمہ خبیثۃ یعنی کلمہ شرک، تو اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی بدشکل درخت ہو، جس میں نہ زیادہ سرسبزی، نہ اچھے پھل ہوں، نہ خوشبو ہو، نہ اچھا مزہ ہو، نہ اس کا سایہ ہو، اور نہ کوئی اور فائدہ، پھر اس کی جڑ بھی اوپر ہی رکھی ہو، جمی ہوئی نہ ہو، اور ہوا کے معمولی جھونکے سے ہی، جڑ سمیت گر پڑے، یہی حالت کلمہ شرک کی ہے، نہ اس سے دنیا میں کوئی فائدہ ہے، نہ دین میں، نہ اس کے پھلوں میں کوئی لذت نہ اس کے پتوں میں کوئی سایہ، کمزور اتنا کہ جب ذرا کافر پر مصیبت پڑی، بس اس نے اپنے ہر باطل معبود کو چھوڑ کر اللہ کی طرف رخ کیا، اور شرک کا پورا درخت زمین پر آ رہا، اور چونکہ اس کی جڑ ہی کو ثبات نہیں، تو شاخیں کہاں سے آئیں گی، اس کی شاخوں کی کوئی حقیقت نہیں، نہ مشرک کے اعمال کی بارگاہِ الٰہی تک پہنچ ہے، کیونکہ اعمال (شاخیں) بغیر اصل (جڑ) یعنی ایمان کے کیسے پائے جاسکتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ! اس امت کا امتحان قبروں میں ہوگا، میں ضعیف عورت ہوں، میرا کیا حال ہوگا؟ حضور ﷺ نے آیت قرآنی: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ o﴾ (ابراھیم: ۲۷) تلاوت فرمائی۔ ❶

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے، تو وہاں ٹھہر جاتے، اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جائے گا۔ ❷

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، حضورِ اقدس نے فرمایا، جب مؤمن سے قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' یہی مضمون ہے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ ❸

آپ نے فرمایا کہ تمام ذکروں میں بہترین ذکر ''لا الہ الا اللہ'' ہے اور الحمد للہ تمام دعاؤں میں بہترین دعا ہے۔ ❹

کلمہ طیبہ پر آپ کی شفاعت:

جو اس کلمہ کو سچے دل سے پڑھے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کی سفارش فرمائیں گے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

((اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ وَ نَفْسِهٖ.)) ❺

''میری شفاعت کا مستحق قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ سعادت مند ہوگا، جس نے سچے دل سے اس کلمہ توحید کو پڑھا ہوگا۔''

---

❶ مسند بزار بحوالہ مجمع الزوائد ۳ / ٥٦ باب السؤال فی القبر

❷ سنن ابی داؤد: ۳ / ۲۰۹ کتاب الجنائز. باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف رقم الحدیث ۳۲۱٥' و مستدرک ۱ / ۳۷۰ کتاب الجنائز باب الاستغفار و سؤال التثبیت للمیت عندالقبر

❸ صحیح بخاری: ۱. ۱۸۳ کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر رقم الحدیث ۱۳٦۹' صحیح مسلم: ۲/ ۳۸٦ کتاب الجنة و نعیمها باب عرض مقعد المیت من الجنة' رقم الحدیث ۷۲۱۹

❹ جامع الترمذی: ٤/ ۲۲۷ کتاب الدعوات باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة رقم الحدیث ۳۳۸۳ و ابن ماجه: کتاب الادب باب فضل الحامدین رقم الحدیث ۳۸۰۰ و مستدرک ۱ / ٤۹۸ کتاب الدعاء باب افضل الذکر لا اله الا الله ....

❺ صحیح بخاری: ۱ / ۲۰ کتاب العلم باب الحرص علی الحدیث' رقم الحدیث ۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کلمہ طیبہ کا پڑھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا دوزخ میں نہیں جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کثرت سے کلمہ طیبہ ((لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہتے رہو، اس سے پہلے کہ ہمارے اور اس کلمہ طیبہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جائے، یعنی موت آنے سے پہلے اس کو کثرت سے پڑھتے رہو۔ ❶

جو موت کے وقت اس کلمہ کو پڑھتا ہوا مر جائے، انشاء اللہ وہ جنتی ہوگا۔ (ابو یعلی، حسن)

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، جو اس کو سچے دل سے پڑھتا ہوا مر جائے، تو دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوگی، وہ کلمہ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ہے۔ ❷

کلمہ طیبہ پڑھنے پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو بندہ سچے دل سے کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتا ہے تو اس کے واسطے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور وہ کلمہ عرش الٰہی تک پہنچ جاتا ہے، مگر شرط یہ ہے، کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو۔ ❸

مرنے والے کے پاس کلمہ طیبہ پڑھنا چاہیے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم مرنے والے کے سامنے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھو تا کہ وہ اس کلمہ طیبہ کو سن کر خود بھی پڑھنے لگے، اگر یہ موت کے وقت پڑھتا ہوا مر گیا، تو جنتی ہوگا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی تندرستی کی حالت میں اس کو پڑھتا رہے، تو کیسا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر تو سب سے اچھا ہے۔ ❹

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو خدا کی رضامندی کے

---

❶ التمهيد: ٦ / ٥٣ و ابويعلى بحواله مجمع الزوائد ١٠ / ٨٤ و الترغيب: ٢ / ٤١٦

❷ مسند احمد: ١ / ٦٣ و مستدرك: ١ / ٧٢، ٣٥١ و ابن حبان (موارد) رقم الحديث ١، ٢

❸ جامع الترمذي: ٤ / ٢٨٦ كتاب الدعوات باب في نسخة دعاء ام سلمة رقم الحديث ٣٥٩٠ و صحيح سنن ترمذي: ٢٨٣٩

❹ طبراني كبير: ١٢ / ١٩٧ رقم الحديث ١٣٠٢٤ عن ابن عباس رضى الله عنهما، ہیثمی فرماتے ہیں کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن علی بن طلحہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات وسماع ثابت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لیے کلمہ طیبہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) پڑھے قیامت کے دن دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوگی۔ ❶

کلمہ طیبہ کا پڑھنے والا جہنم سے نکال لیا جائے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

((اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ، اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ ذَكَرَنِيْ اَوْخَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ.)) ❷

''ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال لو، جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو، اس حال میں کہ اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہو، اور اس کو بھی جہنم سے نکال لو، جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو، یا مجھے یاد کیا ہو، یا مجھ سے ڈرا ہو۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.))

دس مرتبہ پڑھے گا، تو اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ ❸

اسی کلمہ طیبہ میں اسمِ اعظم ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو اسم اعظم کے ساتھ دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا، حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ خدا کا اسم اعظم ❹ یعنی بڑا نام ان دونوں آیتوں میں ہے، ایک آیت یہ ہے:

﴿ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (البقرة: ١٦٣)

---

❶ صحیح بخاری: ١/ ١٥٨ كتاب الصلوٰة باب المساجد فی البیوت رقم الحديث ٤٢٥، و مسلم: ١/٢٣٣ كتاب المساجد باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لعذر رقم الحديث ١٤٩٦.

❷ مستدرك ١/ ٧٠ كتاب الايمان باب شفاعتی لمن شهدان لا اله الا الله... و بخاری ٢/ ١١٠٢ كتاب التوحيد، باب قول الله لما خلقت بيدی، و مسلم ١/ ١٠٩ كتاب الايمان باب اثبات الشفاعة.

❸ صحيح بخاری ٦٤٠٤ - كتاب الدعوات - باب فضل التهليل

❹ مسند احمد: ٦/ ٤٦١ و ابوداوٗد: ١/ ٥٥ كتاب الصلوٰة باب الدعاء، رقم الحديث ١٤٩٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(تمہارا اللہ صرف ایک اللہ ہے، اسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔)

اور دوسری آیت سورۃ آلِ عمران کے شروع میں ہے:

﴿ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ (آل عمران: ١ - ٢)

((الم، نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک اللہ جو ہمیشہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور تمام مخلوق کی ہستی کو قائم رکھنے والا ہے۔)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا، تو فرمایا، کہ اس نے اللہ کا وہ نام لے کر پکارا، کہ جب اس نام کے ذریعے سوال کیا جاتا ہے، تو ضرور دیتا ہے، اور اسکے طفیل دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے، دعا یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذریعے سے کہ میں گواہی دیتا ہوں، کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی ایک یکتا ہے اور بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے، اور نہ کسی کا بیٹا، اور نہ کوئی تیرا جوڑ و ہمسر ہے۔''

کلمہ طیبہ مشکل کشا اور قاضی الحاجات ہے

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ حضرت ذوالنون یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو یوں پکارا تھا:

﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

(اے اللہ! تو ہی معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں بیشک ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ جو مسلمان اس آیت کریمہ کو پڑھ کر دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ ❷

❶ سنن ابی داؤد: ١/ ٥٥٤ کتاب الصلوة- باب الدعاء رقم الحديث ١٤٨٩ و جامع الترمذی: ٤/ ٢٥٢ کتاب الدعوات باب ماجاء فی جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ رقم الحديث ٣٤٧٥ و مسند احمد ٥/ ٣٤٩ ❷ مسند احمد: ١/ ١٧٠ و ترمذی: ٤/ ٢٦٠ کتاب الدعوات باب دعوة ذی النون رقم الحديث ٣٥٠٥' و مستدرك للحاكم: ١/ ٥٠٥ کتاب الدعاء باب من دعاء بدعوة ذی النون ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حدیثوں اور تفسیروں میں اس کی بڑی تعریف آئی ہے، اس دعا میں بڑے بڑے فوائد ہیں۔

کلمہ طیبہ پر اسلام کی بنیاد قائم ہے

اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر قائم ہے ان میں سے سب سے پہلی چیز ہی کلمہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ ، شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَ الْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ.)) ❶

''اسلام کی بنیاد ان پانچ ستونوں پر قائم ہے: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز جاری رکھنا، (۳) زکوۃ دینا (۴) بیت اللہ شریف کا حج کرنا (۵) رمضان شریف کے روزے رکھنا۔''

اس حدیث میں کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ'' کو اسلام کا پہلا رکن اعظم قرار دیا ہے، اور اسلام کے سارے ارکان پر اسی لیے مقدم کیا ہے، کہ اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

کلمہ طیبہ کا وزن بہت بھاری ہے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ

((يَارَبِّ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ وَاَدْعُوْكَ بِهٖ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ يَارَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِیْ بِهٖ قَالَ يَامُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ فِیْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِیْ كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) ❷

---

❶ صاحب کنز نے اس کو طبرانی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۹) لیکن طبرانی میں نہیں ہے البتہ مسلم میں ''جہاد صدقہ عمل صالح'' کے بغیر موجود ہے۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ارکان الاسلام، رقم الحدیث ۱۱۱- ۱۱۴، صحیح بخاری: کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم ... رقم الحدیث ۸- فتح الباری: ۱/ ۴۳ ❷ صحیح ابن حبان: رقم الحدیث ۶۱۸۵، و ابویعلی: رقم الحدیث ۱۳۸۹ و مستدرک للحاکم: ۱/۵۲۸ کتاب الدعاء باب فضل لا الہ الا اللہ و امر اللہ بہ موسی علیہ السلام و التمہید: ۶/ ۵۳ و کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی ۱/ ۱۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اے میرے پروردگار! آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے، کہ اس کو پڑھ کر آپ کو یاد کرتا رہوں، اور اس کے ساتھ دعا مانگا کروں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم ''لا الہ الا اللہ'' کہا کرو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی کلمہ پڑھا کر، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، کوئی مخصوص چیز بتایئے، اللہ رب العزت نے فرمایا، اے موسیٰ! تم اس کلمہ کو معمولی مت سمجھو، اگر اس کلمہ کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور ساری زمینوں اور آسمانوں کو دوسرے میں رکھ کر تولا جائے، تو ''لا الہ الا اللہ'' کا پلڑا بھاری ہوگا۔''

چودہ طبق یعنی ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور کلمہ طیبہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے، اور پھر تولا جائے، تو چودہ طبق والا پلڑا ہلکا ہوگا، اور ''لا الہ الا اللہ'' کا پلڑا بھاری ہوگا، قیامت کے دن جبکہ سب عملوں کا وزن کیا جائے گا، تو یہ کلمہ بڑا وزنی ثابت ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلَ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهُ لَاظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ، فَيَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ.)) ❶

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو سب کے سامنے لائے گا، اور اس کے اعمال کے بڑے بڑے دفتروں کو کھولے گا، ہر ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا، کہ جہاں تک اس کی نگاہ کام کر سکے گی، پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے فرمائے گا، کیا تو ان دفتروں میں سے کسی دفتر کا انکار کرتا ہے، اور لکھنے والے نگران فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ بندہ کہے گا نہیں، میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تجھے کوئی عذر ہے؟ وہ شخص کہے گا، مجھے کوئی عذر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہاں میرے پاس تیری ایک نیکی ہے (جو تیرے عذر کے قائم مقام ہے، جو تیرے تمام گناہوں کو مٹا

❶ مسند احمد: ۲/ ۲۱۳ و ترمذی: ۳/ ۳۶۷ کتاب صفة جهنم باب فيمن يموت وهو يشهد ان لا اله الا الله. رقم الحديث ۲۶۳۹ و ابن حبان: ۲۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دے گی) اور قیامت کے دن تیرے اوپر کوئی ظلم نہ ہوگا (کہ تیری نیکیوں میں سے کچھ کم کر دیا جائے اور گناہوں کو زیادہ کر دیا جائے) پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا، جس میں کلمہ طیبہ ((اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ)) لکھا ہوا ہوگا، پھر اللہ جل شانہ فرمائے گا، جس جگہ تیری نیکی تولی جاتی ہے، اس جگہ تو حاضر ہو، وہ شخص کہے گا، خدایا! یہ پرچہ ان ننانوے دفتروں کے مقابلے میں کیا ہے، یعنی بظاہر کچھ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، آج تیرے ثوابوں میں کمی نہیں ہوگی، (بلکہ دوگنا سے گنا کر کے ثواب دیا جائے گا) چنانچہ کلمہ طیبہ والا پرچہ ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا، اور نامہ اعمال کے ننانوے دفتر دوسرے پلڑے میں رکھ کر تولے جائیں گے، تو دفتروں والا پلڑا ہلکا اور کلمہ طیبہ والا پلڑا بھاری ہوگا، اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔''

اسکی وجہ یہ ہے کہ کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ'' کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے، اور اللہ کے سوا کسی کی ہستی نہیں ہے، اور اس کے سامنے سب ہیچ اور نیست و نابود ہیں، کیونکہ یہ وجودی ہے، اور باقی سب کی اصل عدم ہے، اور وجود عدم پر غالب ہے۔

اس کلمہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار ہے، کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور وہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے، اسکی عبادت اور خدائی میں کوئی اس کا شریک اور ساجھی نہیں ہے، وہی تمام کائنات کا خالق و مالک اور احکم الحاکمین ہے، یہی مطلب ہے کلمہ طیبہ کا، وحدانیت الٰہی کا اقرار ہی اسلام ہے، اور یہی ایمان کی روح ہے۔

((مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) ❶

''جس کا آخری کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہوگا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) ❷

''مرنے والے کے پاس ''لا الہ الا اللہ'' کہو۔''

تا کہ سن کر وہ خود بھی یہی کلمہ کہے اور اسی پر اس کا انتقال ہو۔

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٢٣٣ و ٢٤٧ و ابوداؤد: ٣/ ١٥٩ کتاب الجنائز باب فی التلقین رقم الحديث ٣١١٠

❷ صحیح مسلم: ١/ ٣٠٠ کتاب الجنائز باب تلقين الموتی لا اله الا الله. رقم الحديث ٢١٢٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حافظ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے، کہ جب محدث ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا وقت آیا تو لوگوں نے کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین شروع کی، تو حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث مذکور سند سمیت پڑھنی شروع کی، جب ''لا الہ الا اللہ'' پر پہنچے، اور اس کلمہ کو زبان سے نکال چکے، تو اسی وقت ان کی روح پرواز کر گئی ''سبحان اللہ'' کیا ہی اچھی موت ہوئی!

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کا اچھا خاتمہ کرے، اور اچھی موت دے (آمین)

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَةِ وَاجْعَلْ اٰخِرَ کَلَامِنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ))

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ط﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ردِ شرک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ﴾ (سورة محمد: ١٩)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (پس اس بات کو جان لو کہ یقیناً اللہ ہی سچا معبود ہے اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لیے مغفرت مانگا کرو اور اللہ تعالیٰ تمہاری آمد ورفت اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت اور معبودیت بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک جانو اور اسی کو ہر قسم کی عبادتوں کا مستحق سمجھو اور اپنے گناہوں اور مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش طلب کرو۔ وہ تمہاری تمام حرکات وسکنات سے واقف ہے عبادت کے معنی اطاعت فرمانبرداری کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر حکم وقانون کو مان کر اس کے مطابق عمل کرنے کا نام عبادت ہے اور خدا معبود ہے ہر قسم کی عبادت اسی کے لیے کی جائے۔ وہ معبود حقیقی صرف اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔ شرک کی بہت سی قسمیں ہیں یہاں پر صرف چار قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) شرک فی العبادت

یعنی عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ عبادت کا مستحق ہے اسی طرح دوسرے کو بھی مستحق سمجھنا جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ، رکوع، سجدہ کرنا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا ان سے دعائیں مانگنا نذر ونیاز وغیرہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اب کسی زندہ یا مردہ، پیر، پیغمبر، ولی، امام شہید وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے لیے ان کو کرنا۔ اور ان کی قبر پر سجدہ، رکوع اور طواف کرنا شرک فی العبادت ہے۔

(۲) شرک فی العلم

یعنی اللہ تعالیٰ جیسا علم دوسروں میں ماننا ہے جیسے ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا ہر چیز کا جاننا دور و نزدیک سے برابر سننا وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کی شان ہے ان ہی صفتوں کو دوسروں کے لیے کسی طرح ثابت ماننا کہ دوسرا کوئی نبی ولی پیر شہید فرشتہ وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرح ہر چیز کو جانتے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر رہتے ہیں اور دور و نزدیک کی ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں یہ عقیدہ سراسر غلط اور بالکل باطل ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے کو شرک فی العلم کہتے ہیں۔

(۳) شرک فی التصرف

یعنی مخلوق میں سے کسی کا اللہ تعالیٰ کی طرح تصرف تسلیم کرنا مخلوق میں اپنے ارادے سے تصرف کرانا اور اپنا حکم جاری کرنا اپنی مرضی سے مارنا، زندہ کرنا، آرام و تکلیف دینا، تندرست و بیمار کرنا، مرادیں پوری کرنا اور مشکل کے وقت کام آنا، روزی عنایت کرنا اور اولاد دینا، ہوا چلانا، مینہ برسانا وغیرہ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں کسی نبی، ولی، پیرومرشد، زندہ، مردہ میں یہ باتیں ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتیں ہیں ان باتوں کو دوسروں میں ثابت ماننا کہ دوسرا شخص بھی مشکل کشائی اور حاجت روائی کرتا ہے آرام و تکلیف دیتا ہے مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور عالم میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرتا ہے اس قسم کے شرک کو شرک فی التصرف کہتے ہیں۔

(۴) شرک فی العادت

عادت کے طور پر جو کام اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے لیے کرنے چاہییں وہ غیر اللہ کے لیے کیے جائیں جیسے قسم کھانا اٹھتے بیٹھتے نام لینا وغیرہ سب کام اللہ تعالیٰ کی تعظیم و بڑائی کے لیے کیے جاتے ہیں تو کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' میں توحید الٰہی کا اثبات اور شرک کی نفی ہے سب سے پہلے فی العبادات کا تذکرہ کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں اور وہی ان کا مستحق ہے اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں کو یہ تعلیم دی ہے۔

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ ﴾ (الفاتحة: ٤)

(ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہماری ہر قسم کی مالی ، بدنی ، قلبی ، لسانی ، اور باطنی سب عبادتیں صرف تیرے ہی لیے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا۔

﴿ قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَo﴾ (الانعام: ۱۶۲- ۱۶۳)

(آپ فرما دیجئے بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور مرنا سب خالص اللہ ہی کے لیے ہے جو مالک ہے سارے جہاں کا۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اپنے زمانے کے ماننے والوں میں پہلا مسلمان ہوں۔)

نماز روزہ حج زکوۃ اور تمام فرضی و نفلی عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں غیر خدا کے لیے ہرگز نہیں اسی کو توحید فی العبادت کہتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَo الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo﴾ (البقرة- ۲۱- ۲۲)

(اے لوگو! اپنے اس رب ک عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا یہی تمہارا بچاؤ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی۔ خبردار باوجود جاننے کے خدا کے ساتھ شریک مقرر نہ کرو۔)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ضرورت کی تمام چیزیں تمہارے لیے پیدا کی ہیں زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری شکلیں اور صورتیں بنائیں آسمان سے پانی برسایا اور ہر قسم کے پھل تمہیں روزی دینے کے لیے پیدا کیے۔ لہٰذا تم اس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

((قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الذَّنْبِ عِنْدَاللّٰہِ اَکْبَرُ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَكَ)) اَلْحَدِیْثُ. ❶

---

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۱۱۰۴ کتاب التوحید باب قول اللہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك... رقم الحدیث ۷۵۳۲، صحیح مسلم: ۱/ ۶۳ کتاب الایمان باب بیان کون الشرك اقبح الذنوب .... رقم الحدیث ۲۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ایک شخص نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ جس نے تم کو پیدا کیا ہے شریک ٹھہرانا یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔''

بخاری و مسلم شریف میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((یَامُعَاذُ اَتَدْرِیْ مَاحَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَاحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَا یُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا.)) ❶

''اے معاذ! کیا تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اس کو ایک سمجھیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ جانیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ اللہ ان موحدین کو سزا نہ دے جو اللہ کو ایک ہی مانتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔''

شرک سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے اور شرک کی چال چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے آدمی شرک کر بیٹھتا ہے اور اس کو اس کا احساس نہیں ہوتا جیسے بعض لوگ یوں کہہ دیتے ہیں کہ جو خدا چاہے اور فلاں چاہے یا جو خدا چاہے اور اس کا رسول ﷺ چاہے تو اس طرح کہنے سے بھی شرک پیدا ہو جاتا ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے۔ ❷

دوسری حدیث میں ہے تم اچھے لوگ ہو اگر تم شرک نہ کرتے تم کہتے ہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے یہ شرک ہے۔ ❸

اللہ تعالیٰ کی ذات شرک سے بالاتر ہے جب کوئی عبادت میں خدا کے سوا دوسرے کو شریک کرتا ہے

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۴۰۰ کتاب الجهاد باب اسم الفرس و الحمار' رقم الحدیث ۲۸۵۶
صحیح مسلم: ۱/ ۴۴ کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعا' رقم الحدیث ۱۴۳' ۱۴۴' ۱۴۵

❷' ❸ مسند احمد: ۵/ ۷۲ و طبرانی کبیر ۸/ ۳۲۴ رقم الحدیث ۸۲۱۴' ۸۲۱۵ و ابن ماجه: کتاب الکفارات باب النهی ان یقال ماشاء الله و شئت رقم الحدیث ۲۱۱۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو اللہ تعالیٰ سب کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کی عبادت کو بھی قبول نہیں فرماتا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے۔
((قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ وَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں تمام ساجھیوں سے بے پرواہ ہوں جس نے کوئی ایسا کام کیا کہ اس کام میں میرے ساتھ دوسروں کو شریک کرلیا تو میں اس کو بھی چھوڑ دیتا ہوں اور اسکے ساجھی کو بھی چھوڑ دیتا ہوں اور میں اس سے بیزار ہوں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرنا چاہیے یہ بڑی بے انصافی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کھلائے پلائے اور سب کچھ دے اور عبادت غیروں کے لیے ہو اس کی مثال تو ایسی ہے کہ کوئی ملازم یا نوکر رکھے اور ماہوار یا سالانہ اس کو اجرت دے اور وہ مالک کا کام نہ کرے بلکہ دوسرے کا کرے یا کچھ کما کے دوسرے کو دے دے تو ایسا غلام و ملازم بہت ہی ناکارہ ہے اور آقا ایسے غلام سے کبھی خوش نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی تعظیم اور بندگی یہ ہے کہ اس کو ایک ہی جانا جائے اگر کوئی خدا کے برابر دوسروں کو جانے اور سمجھے اور یہ عقیدہ رکھے کہ خدا کی طرح دوسرا بھی خدا ہے یا خدا کی صفات کی طرح دوسروں میں بھی وہ صفتیں پائی جاتی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ خالق اور پیدا کرنے والا ہے دوسروں کو بھی خالق سمجھے اللہ تعالیٰ رازق اور مربی ہے دوسرے کو بھی رازق اور رب جانا جائے تو یہ خدا کے مثل اور برابر بنانا ہوا جو شرک ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے قیام تعظیمی ہے جیسا کہ فرمایا: قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ صرف اللہ کے لیے تعظیماً کھڑے ہو غیر خدا کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا شرک ہے اسی طرح سے رکوع سجدہ کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کرنا چاہیے دوسروں کے لیے یہ کرنا شرک فی العبادت ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿ لَاتَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَo﴾ (حمٓ السجدۃ: ۳۷)

(نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم خدا کی عبادت کرتے ہو۔)

پس کسی امیر، کبیر، فقیر، بادشاہ، ولی، پیر، پیغمبر اور بزرگ کے لیے سجدہ کرنا شرک ہے اس نے فرمایا:

﴿ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًاo﴾ (الجن: ۱۸)

❶ صحیح مسلم [illegible] رقم الحدیث ۷۴۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے لہذا اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.)) ❶

''اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔''

لیکن خدا کے سوا کسی کے لیے سجدہ کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے ہماری شریعت کو پہلی شریعتوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اور تعظیمی طور پر جھکنا اور آداب بجالانا اور رکوع کرنا اور اٹھتے بیٹھتے نام لینا اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہے غیر کے لیے کرنا شرک ہے جیسا کہ فرمایا۔

﴿ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ ﴾ (البقرة: ٤٣)

(رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔)

اور خدا کے نیک بندوں کی تعریف میں قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ﴾ (ال عمران: ١٩١)

(یعنی مسلمان وہی لوگ ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور سوتے وقت اللہ تعالیٰ ہی کو یاد کرتے ہیں۔)

عبادت اور نماز کے وقت مؤدب قبلہ رخ کھڑا ہونا اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے عبادت کے وقت بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی درخت یا پتھر یا کسی بزرگ کی قبر کی طرف تعظیماً و تکریماً ہاتھ باندھ کر متوجہ ہونا اور منہ کر کے اس کے سامنے کھڑا ہونا شرک ہے جیسا کہ فرمایا۔

﴿ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ (البقرة: ١٤٤)

(بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو۔)

حج کرنا اور دور دراز سے سفر کر کے بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے جانا اور اس کا طواف کرنا اس کے دروازے کو چومنا اس کے پردہ اور غلاف کو پکڑ کر دعا کرنا صفا مروہ پر مخصوص مقام کی سعی کرنا منیٰ مزدلفہ عرفات جانا اور وہاں قربانی کرنا اور حرم مکہ و مدینہ کا احترام کرنا شجر ممنوعہ کو نہ کاٹنا وغیرہ سب اللہ کی تعظیم اور اس کے حکم کی بجا آوری اور عبادت کے لیے مخصوص ہے ان مقامات مقدسہ کے علاوہ دوسرے مقامات کی اسی طرح کی تعظیم و زیارت ناجائز بلکہ شرک فی العبادت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ ﴾ (آل عمران: ٩٧)

---

❶ جامع الترمذی: ٢/ ٢٠٣ كتاب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج على المرأة. رقم الحديث ١١٥٩' صحیح سنن ترمذی رقم الحدیث ٩٢٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اللہ ہی کے لیے لوگوں پر بیت اللہ شریف کی زیارت فرض ہے۔)

اور سورۃ حج میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے:

﴿ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍo لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ج فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَo ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِo﴾ (الحج: ٢٧ - ٢٩)

(لوگوں کو حج کی منادی کر دیجئے لوگ تمہارے پاس پا پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دوردراز کی تمام راہوں سے آئیں گے اور اس لیے کہ وہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ تعالیٰ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہوں پس تم آپ بھی اسے کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور خدا کے قدیم گھر کا طواف کریں۔)

آج کل بعض لوگ مردوں کے تقرب کے واسطے قرآن پڑھتے ہیں اور کھانا بزرگوں کی نذر کے واسطے کرتے ہیں اسی طرح نقدی غیر اللہ کے نام پر صرف کرتے ہیں جیسا کہ موحد لوگ یہ سب عبادتیں محض خدا کے واسطے کرتے ہیں اسی طرح بعض لوگ اپنے کھیت باغ مویشی اپنی تجارت اور کمائی میں سے غیروں کے نام کی نذر نیاز کرتے ہیں تو یہ بھی شرک ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ وَیَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا یَعْلَمُوْنَ نَصِیْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَo﴾

(النحل: ٥٦)

(بعض نادان ہماری پیدا کی ہوئی روزی میں سے غیروں کے لیے حصہ ٹھہراتے ہیں اللہ کی قسم ان کی ان افترا بازیوں کی ان سے ضرور باز پرس ہوگی۔)

شرک فی العلم

حمد وصلوۃ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ.﴾ (سورۃ الانعام: ٥٩)

(اور اللہ کے پاس تمام غیب کی کنجیاں ہیں اس کے علاوہ کوئی ان کو نہیں جانتا۔)

یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا اور دور ونزدیک سے برابر دیکھنے والا اور پوشیدہ وظاہر کا واقف کار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور ہر جگہ حاضر وناظر اور ہر ایک کی بات کو سننے والا ہے یہ صفت صرف االلہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اس آیت کریمہ میں اس نے یہ بتایا ہے کہ غیب کی کنجیاں صرف ہمارے ہاتھ میں ہیں اور کسی کے پاس نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بندوں کو ظاہری چیزیں دریافت کرنے کی ترکیبیں بتادی ہیں جیسے دیکھنے کو آنکھ سننے کو کان سونگھنے کو ناک چکھنے کو زبان ۔ چھونے کو ہاتھ سمجھنے کو عقل دی ہے کہ ضرورت کے وقت جیسا دیکھنے کو دل چاہے آنکھ کھول کر دیکھنے لگیں اور جب چاہیں بند کرلیں اسی طرح اور چیزوں کو بھی معلوم کر لیتے ہیں تو گویا ان ظاہری چیزوں کے دریافت کرنے کی ان کو کنجیاں دی ہیں جس کے ہاتھ میں کنجیاں ہوتی ہیں اس کے ہاتھ میں اختیار ہوتا ہے جب چاہے قفل کھول کر سب چیزوں کو دیکھ لے اور جب چاہے نہ کھولے لیکن غیب کے دریافت کرنے کی کنجی کسی کو نہیں دی بلکہ اس کو اپنے پاس ہی رکھا ہے کسی نبی، ولی، شہید، جن، اور فرشتے کو یہ طاقت نہیں کہ اگر ان کو کوئی غیب دان جانے گا تو وہ ان کو اللہ کے ساتھ شریک کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے:

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ. ﴾ (سورۃ اعراف: ۱۸۸)

(اے ہمارے نبی! آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ میں اپنی ذات کے نفع ونقصان کا کچھ بھی مالک ومختار نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اگر میں غیب جانتا تو میں بہت سی خوبیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف اور برائی نہ پہنچتی میں تو صرف نافرمانوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتا ہوں اور ایمان والوں کو خوشی سناتا ہوں۔)

اس میں شک نہیں کہ کائنات میں آپ ﷺ کے برابر کا بھی کوئی ہوا نہ ہوگا پھر بھی اپنی ذات کے نفع و نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے تھے تو دوسرے کس شمار میں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرمارہا ہے کہ آپ خود لوگوں میں اس کا اعلان کردیں کہ میں اپنی ذات کے نفع وضرر کا مالک ومختار نہیں ہوں تو دوسروں کو کیا نفع ونقصان پہنچا سکتا ہوں اور نہ میں غیب جانتا ہوں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے معلوم کرلوں اگر میرے قابو میں غیب دانی ہوتی تو پہلے ہر کام کی بھلائی برائی معلوم کر لیتا اور اس کام کے انجام کو سوچ لیتا اگر اچھا ہوتا تو کرتا اور خراب ہوتا تو نہیں کرتا اس صورت میں کبھی بھی تکلیف نہیں پہنچتی اور نہ کبھی نقصان اٹھاتا مگر تمہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معلوم ہے کہ مجھے تکلیف پہنچتی ہے نقصان بھی ہوتا ہے دیکھو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ❶ پر منافقوں نے تہمت لگائی ایک ماہ تک سخت پریشانی رہی جب وحی آئی اور اللہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سچی پاک دامن ہیں تب معلوم ہوا۔ اس قسم کے بہت سے واقعات موجود ہیں۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ غیب صرف اللہ ہی جانتا ہے اس کے علاوہ کوئی نبی، ولی، شہید، پیر، جن اور فرشتہ غیب نہیں جانتا اگر کوئی غیب جاننے کا دعویٰ کرے تو وہ اس آیت کا مخالف ومنکر ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝﴾ (سورة النمل: ٦٥)

(اے ہمارے نبی! آپ لوگوں سے فرما دیجیے کہ زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا (بلکہ) ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔)

اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دے رہا ہے کہ آپ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ زمین وآسمان میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی جن فرشتہ اور پیر و پیغمبر غیب نہیں جانتے یہ یقین ہے کہ قیامت ضرور آئے گی مگر ان نبیوں، ولیوں ، وغیرہ کو یہ پتہ نہیں ہے کہ قیامت کب ہوگی اور کب یہ لوگ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اس کے تعین کا علم صرف اللہ ہی کو حاصل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ج وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ط وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝﴾

(سورة لقمان: ٣٤)

(یقیناً قیامت کے خاص وقت کی خبر اللہ ہی کو ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور ماؤں کے پیٹوں میں جو کچھ ہے اس کو وہی جانتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ فلاں جاندار کل کیا کرے گا اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ فلاں جاندار کہاں مرے گا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا پوری خبر رکھنے والا ہے۔)

ان سب باتوں کا جاننا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے اور کوئی ان کو نہیں جانتا قیامت کا آنا بہت مشہور ہے مگر اس کے آنے کی خبر کسی کو نہیں اس کے علاوہ اور باتوں کا جاننا جیسے آیندہ فتح اور شکست کا ہونا یا کسی کا بیمار وتندرست ہونا وغیرہ تو قیامت کے برابر نہیں ہے حالانکہ اس کا وقت مقرر ہے اور موسم بندھا ہوا ہے ان موسموں میں بھی برستا ہے اور سب چھوٹے بڑے عالم جاہل نبی، ولی، وغیرہ سب کو اس کی ضرورت بھی

❶ تفصیل کے لیے دیکھیے [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رہتی ہے لیکن کسی کو یہ خبر نہیں کہ کس دن بارش ہوگی اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے کہ جن چیزوں کا موسم نہیں بندھا ہوا ہے جیسے مرنا، جینا، پیدا ہونا، غنی ہونا، فقیر ہونا، وغیرہ وغیرہ بھی کوئی نہیں جانتا ہے اسی طرح مادہ کے پیٹ میں کیا ہے نر ہے یا مادہ ایک ہے یا دو ناقص ہے یا کامل خوبصورت ہے یا بدصورت کوئی نہیں جانتا ہے صرف خدا ہی جانتا ہے اسی طرح کل آئندہ کیا ہوگا وہ کیا کرے گا اسی طرح کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا اور کہاں دفن ہوگا ان سب باتوں کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ.)) ❶

''خدا کی قسم میں نہیں جانتا خدا کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا مجھے معلوم نہیں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ دنیا میں کیا کرے گا اس کی حقیقت خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا ہوں۔

اسی طرح حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْیَ.)) ❷

''جو مجھے اب معلوم ہوا ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا۔''

اس قسم کے صدہا واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بغیر اللہ کے بتائے ہوئے خود غیب کی باتیں نہیں جانتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا اور اس کے بتانے پر آپ نے کوئی بات آئندہ کے متعلق بتادی جیسے معجزات اور علامات قیامت وغیرہ تو یہ علم غیب نہیں ہے کیونکہ علم غیب وہ ہے جو بغیر کسی کے بتائے معلوم ہو کیونکہ علم اس ملکہ (قوت) کو کہتے ہیں جس سے جس وقت بھی چاہے اس کی جزئیات کو معلوم کرلے ایسا علم غیب کسی مخلوق کو نہیں ہے اور نہ کبھی پہلے تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا۔

﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ﴾

(سورۃ الانعام: ٥٠)

❶ صحیح بخاری: ٢/ ١٠٣٩، کتاب التعبیر باب العین الجاریة فی المنام۔ رقم الحدیث ٢٠١٨

❷ صحیح بخاری: کتاب التمنی (٩٤) باب نمبر ٣ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت، رقم الحدیث ٧٢٢٩

صحیح مسلم: ١/ ٣٩٦، کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ١٥٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا کہ فرشتہ ہوں۔)

یہ بھی یاد رکھو کہ علم کے معنی یقین کے ہیں اس لیے اندازے اور ظن اور گمان کی باتیں علم غیب نہیں ہیں کیونکہ بہت دفعہ ان باتوں کے خلاف ظہور میں آتا ہے اور علم غیب کے خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اس لیے اندازوں اور تخمینوں کی باتوں کو سچ اور غیب کی بات ماننے والا شرک فی العلم کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے جادوگر، جوتشی، رمال، نجومی اور سفلی علم کی باتوں پر ایمان رکھنے سے ایمان باللہ ختم ہو جاتا ہے ہر ایمان والے کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ جس طرح خدا کی ذات یکتا و یگانہ ہے اسی طرح اسکی تمام صفتیں بھی یکتا اور بے مثل ہیں اور خدا تعالیٰ کی یہ صفت کہ وہ حاضر غائب اور دور نزدیک کی تمام چیزوں کو جانتا ہے یکتا اور بے مثل ہے اللہ عزوجل اپنی ذات میں بھی وحدہ لاشریک ہے اور اپنی صفات میں بھی وہ وحدہ لاشریک ہے یہی عقیدہ قرآن مجید نے بتایا ہے اور اسی کا سبق رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے اور تمام صحابہ اور تمام سلف وصالحین کا یہی عقیدہ ہے۔

شرک فی التصرف کا بیان

اللہ اکیلا ہے واحد ہے احد ہے فرد ہے صمد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ساتھی نہیں مشیر نہیں وزیر نہیں مددگار نہیں پھر ضد کرنے والا اور خلاف کہنے والا تو کہاں۔ جن جن کو پکارا کرتے ہو پکار کر دیکھ لو معلوم ہو جائے کہ ایک ذرے کے بھی مالک ومختار نہیں محض بے بس اور بالکل محتاج وعاجز ہیں نہ زمینوں میں انکی کچھ چلے گی اور نہ آسمانوں میں جیسے اور آیت میں ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَايَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؁ ﴾ (فاطر: ١٣)

(جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔)

اور یہی نہیں کہ انہیں خود اختیاری حکومت نہ ہو نہ سہی شرکت کے طور پر ہی ہو نہیں شرکت کے طور پر بھی نہیں نہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے کسی کام میں مدد لیتا ہے بلکہ یہ سب کے سب محتاج وفقیر ہیں اسکے در کے غلام اور بندے ہیں اسکی عظمت اور کبریائی عزت وبڑائی ایسی ہے کہ بغیر اسکی اجازت کے کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے سامنے کسی کی سفارش کے لیے لب ہلا سکے جیسے کہ فرمان ہے۔

﴿ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ (سورة بقرة: ٢٥٥)

(کون ہے جو اسکے سامنے کسی کی سفارش بغیر اس کی رضامندی کے کر سکے۔)

اور آیت میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰىo ﴾ (النجم: ۲٦)

(یعنی آسمانوں کے کل فرشتے بھی اس کے سامنے کسی کی سفارش کے لیے لب نہیں ہلا سکتے۔ مگر جس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی سے اجازت دے دے۔)

اور جگہ فرمان ہے:

﴿ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَo ﴾ (الانبیاء: ۲۸)

(وہ لوگ صرف ان کی سفارش کر سکتے ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہو فرشتے تو خود ہی اس کے خوف سے تھرا رہے ہیں۔)

تمام اولادِ آدم علیہ السلام کے سردار سب سے بڑے شفیع اور سفارشی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب قیامت کے دن مقام محمود میں شفاعت کے لیے تشریف لے جائیں گے کہ اس وقت بھی آپ فوراً عرض شروع نہیں کر دیں گے بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گر پڑوں گا خدا ہی جانتا ہے کہ میں کب تک سجدہ میں پڑا رہوں گا اس سجدے میں اس قدر اپنے رب کی تعریفیں بیان کروں گا کہ اس وقت تو وہ الفاظ بھی مجھے معلوم نہیں پھر مجھ سے کہا جائے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھایئے آپ بات کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی آپ مانگئے آپ کو دیا جائے گا اور آپ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔ ❶

حقیقت شفاعت

اکثر لوگ انبیاء اور اولیاء کی شفاعت پر معنی غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہیں شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر طور پر بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جائے اور کوئی امیر وزیر اس کو سفارش سے بچا لے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اس کے آئین کے موافق اس کو سزا پہنچتی ہے مگر اس امیر سے دب کر اس کی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے۔

اس کو شفاعت وجاہت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اس کی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی، ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا

---

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۹۷۱ کتاب الرقاق باب صفة الجنة و النار' رقم الحديث ٦٥٦٥

صحیح مسلم: ۱/ ۱۰۹ کتاب الایمان باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها رقم الحديث ٤٧٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل ہے کہ اس نے خدا کے معنی کچھ بھی نہ سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی نہ پہچانی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شہزادہ یا بادشاہ کا کوئی پیارا اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جائے اور بادشاہ اسکی محبت میں لاچار ہو کر اس چور کی تقصیر معاف کر دے اس کو شفاعت محبت کہتے ہیں یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف کر دینا بہتر ہے اس رنج سے کہ جو اس محبوب کے روٹھ جانے سے مجھ کو ہوگا اس قسم کی شفاعت بھی اس کے دربار میں کسی طرح ممکن نہیں کیونکہ وہ مالک الملک اپنے بندوں کو جس قدر چاہے نوازے اور کسی کو حبیب کا اور کسی کو خلیل کا اور کسی کو کلیم کا اور کسی کو روح اللہ وجیہ کا خطاب بخشے اور کسی کو رسول کریم اور مکین اور روح القدس روح الامین فرمادے مگر پھر مالک مالک ہے اور غلام غلام ۔کوئی بندگی کے رتبہ سے قدم باہر نہیں رکھ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ چور پر چوری تو ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں ہے اور چوری کو اس نے اپنا کچھ پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اس پر وہ شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کے آئین کو سر آنکھوں پر رکھ کر خود کو قصوروار سمجھتا ہے اور لائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اس کے مقابلہ میں کسی کی حمایت نہیں جتاتا اور رات دن اسی کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھیے کہ میرے حق میں کیا حکم فرمادے سو اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگزر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آئین کی قدر نہ گھٹ جائے سو کوئی امیر وزیر اسکی مرضی پا کر اس تقصیر وار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام لے کر اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے سو اس امیر نے اس چور کی سفارش اس لیے نہیں کی کہ وہ اس کا قرابتی ہے یا آشنا بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر اس کو شفاعت بالاذن کہتے ہیں یعنی یہ سفارش خود مالک کی اجازت سے ہوتی ہے سو اللہ کی جناب میں اس قسم کی شفاعت ہوسکتی ہے اور جس نبی یا ولی کی شفاعت کا قرآن وحدیث میں مذکور ہے' سو اس کے معنی یہی ہیں۔

اعتدال کی راہ

سو ہر بندے کو چاہیے کہ ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اسی سے ڈرتا رہے اور اسی کی التجا کرتا رہے اور اس کے روبرو اپنے گناہوں کا قائل رہے اور اسی کو اپنا مالک بھی سمجھے اور حمائتی بھی اور جہاں تک خیال دوڑائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ کے سوا کہیں اپنا بچاؤ نہ جانے اور کسی کی حمایت پر بھروسہ نہ کرے وہ بڑا غفور رحیم ہے سب مشکلیں اپنے ہی فضل سے کھول دے گا اور سب گناہ اپنی رحمت سے بخش دے گا اور جس کو چاہے گا اپنے حکم سے اس کا شفیع بنا دے گا۔

مذکورہ بالا آیات سے اور ان کی تشریح سے بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مختار کل ہے اور وہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے اور ہر کام اس کی مشیت اور ارادے سے ہوتا ہے اور جس طرح چاہے تصرف کرتا ہے اور اس کے علاوہ کسی میں یہ طاقت وقوت نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ جیسا تصرف دوسروں میں مانے تو وہ خدا کا نافرمان بن کر مشرک ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ ۝﴾ (سورۃ المؤمنون: ۸۸- ۸۹)

(آپ دریافت کیجئے کہ تمام چیزوں کے اختیارات کس کے ہاتھ میں ہیں جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے آپ کہہ دیجئے پھر تم کدھر جادو کر دیے جاتے ہو۔)

یعنی اللہ تعالیٰ تمام کائنات عالم کا مالک اور قادر مطلق اور حاکم کل ہے اس کا ارادہ کوئی بدل نہیں سکتا ہے اس کا کوئی حکم ٹل نہیں سکتا اس سے کوئی باز پرس کر نہیں سکتا اس کی چاہت کے بغیر پتا ہل نہیں سکتا وہ سب سے باز پرس کرے کسی کی مجال نہیں کہ اس سے کوئی سوال کر سکے اس کی عظمت اس کی کبریائی اس کا غلبہ اس کا دباؤ اس کی خدمت اس کی عزت اس کی حکمت اس کا عدل بے پایاں اور بے مثل ہے مخلوق سب اس کے سامنے عاجز پست اور لاچار ہے اب ساری مخلوق کی باز پرس کرنے والا ہے اس سوال کا جواب بھی ان کے پاس بجز اس کے اور نہیں کہ وہ اقرار کریں کہ اتنا بڑا بادشاہ ایسا خود مختار اللہ واحد ہی ہے کہہ دیجئے کہ تم پر پھر کیا مصیبت پڑی ہے ایسا کون سا جادو تم پر ہو گیا ہے کہ باوجود اس اقرار کے پھر بھی دوسروں کی پرستش کرتے ہو جیسے فرمایا:

﴿ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ط إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝﴾ (النحل: ۷۳- ۷٤)

(اور خدا کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو آسمان اور زمین سے انہیں کچھ بھی روزی نہیں دے سکتے اور نہ کچھ مقدور رکھتے ہیں۔ لوگو! اللہ پر مثالیں مت بناؤ۔ اللہ خوب جانتا ہے اور تم کچھ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جانتے۔)

دنیا میں خدا کے کارخانے میں نہ کسی کو دخل ہے اور نہ تصرف کا حق ہے قیامت میں بھی بغیر خدا کی اجازت کے کوئی کسی کے کام آسکے حتیٰ کہ خویش واقارب بھی الگ ہوجائیں گے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُo يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِo وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِo وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِo لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِo ﴾ (عبس: ۳۳-۳۷)

(پس جب کہ کان بہرے کردینے والی قیامت آجائے گی اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک ایسا مشغلہ ہوگا جو اسے مشغول رکھنے کے لیے کافی ہوگا۔)

اس دن انسان اپنے قریبی رشتہ داروں کو دیکھے گا لیکن بھاگتا پھرے گا کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت کریمہ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ یعنی آپ اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈرایئے نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو جمع کرکے یہ نصیحت فرمائی۔

((يَابَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْآ اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَابَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْآ اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَابَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْآ اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَابَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَابَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْآ اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَافَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ سَلِيْنِيْ مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِيْ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.)) ❷

''یعنی اے بنی کعب بن لوئی! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچالو کیونکہ میں اللہ کے یہاں تمہارے کام

---

❶ یہ حضرت عکرمہ کا قول ہے۔ تفسیر ابن کثیر: ۴/۴۷۳

❷ صحیح بخاری: کتاب الوصایا باب هل يدخل النساء و الولد في الاقارب رقم الحديث ۲۷۵۳ صحیح مسلم: ۱/ ۱۱۴ کتاب الایمان باب في قوله تعالى ﴿و انذر عشيرتك الاقربين﴾ رقم الحديث ۵۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں آ سکتا ہوں اور اے مرہ بن کعب کے لوگو تم اپنی جانوں کو جہنم سے چھڑالو کیونکہ میں تم کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور اے اولادِ عبد شمس تم اپنے آپ کو جہنم سے چھڑالو کیونکہ میں قیامت کے دن تمہارے کام نہیں آؤں گا اور اے بنی عبد مناف تم اپنے آپ کو جہنم سے بچالو کیونکہ بغیر ایمان اور عمل صالح کے تمہارے لیے خدا کے یہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا اور اے بنی ہاشم تم اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا اور اے بنی عبدالمطلب تم بھی اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچالو یقیناً میں اللہ کے یہاں تمہیں فایدہ نہیں پہنچا سکوں گا اور اے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا تو اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالو اور دنیا میں تو جتنا چاہے مجھ سے میرا مال مانگ لے اللہ کے یہاں میں تیرے کام نہ آؤں گا۔"

اس حدیث سے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی کو اختیار نہیں ہے کہ جس کو چاہیں بخشوالیں اور جس کو نہ چاہیں نہ بخشوائیں خدا کے سامنے سب مجبور اور عاجز ہیں خدا کے اوپر ایمان لا کر اور عمل صالح کر کے خدا کی مہربانیوں اور رحمتوں کی امید رکھے بس یہی ایمان او عمل صالح انشاء اللہ کام آئیں گے حدیث قدسی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

((اِنّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ يٰعِبَادِىْ الى قوله كُنْ فَيَكُوْنُ.)) ❶

اور سورہ بقرہ میں ہے:

﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَالَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَانَصِيْرٍ. ﴾ (البقرة: ۱۰۷)

(یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمان اور زمین کی اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور مدد کرنے والا نہیں۔)

شرک فی العادت

﴿قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَايَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ٥﴾ (آل عمران: ٦٤)

---

❶ مسند احمد: ٥/ ١٥٤ و ترمذی: ٣/ ٣١٦ كتاب صفة القيامة باب فى نسخة اربعة احاديث، رقم الحديث ٢٤٩٥ و ابن ماجه: كتاب الزهد باب ذكر التوبة رقم الحديث ٤٢٥٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(آپ کہہ دیجئے کہ اے کتاب والو! تم ایسی انصاف کی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں اور نہ اس کو چھوڑ کر ہم آپس میں ایک دوسرے کو رب بنائیں اگر وہ اس سے منہ موڑیں تو تم ہی کہو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔)

اس آیت کریمہ میں یہ ہے کہ غیر خدا کو رب اور پرورش کرنے والا نہیں بنانا چاہیے اور نہ کسی (مولوی عالم) اور درویش کو رب سمجھ کر اس کی ہر بات مانیں یعنی جس چیز کو یہ لوگ اپنی طبیعت سے حلال کریں اس کو حلال سمجھیں اور جس کو حرام بتائیں اس کو حرام جانیں بلکہ حلت وحرمت خدا کی طرف سے ہے۔ جس کو خدا نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جس کو خدا نے حرام کیا وہ حرام ہے بعض لوگ عادتاً کہہ دیا کرتے ہیں کہ فلاں ہمارا مربی اور روزی رساں ہے اور ہم اس کی بات مانیں گے تو اس قسم کی بات کہنا شرک فی العادت میں شامل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ○ اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ○ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَّاحِدًا ○ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾ (التوبہ: ۳۰)

(یہود کہتے ہیں عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح خدا کا بیٹا ہے یہ تو صرف ان کے منہ کی بات ہے اگلے منکروں کی طرح یہ بھی ایسی بات کرنے لگے انہیں خدا غارت کرے کیسے پلٹائے جاتے ہیں ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے انکے شریک مقرر کرنے سے۔)

یعنی اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں اور نہ ماں باپ اور نہ بیوی اور نہ کوئی شریک وسہیم ہے اس نے فرمایا:

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○ اللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ○ ﴾

(الاخلاص: ۱ – ۴)

(کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہی ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہم جنس ہے۔)

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہود کہتے تھے ہم عزیر کو پوجتے ہیں جو خدا کے بیٹے ہیں اور نصرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہتے تھے کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو پوجتے ہیں جو خدا کے بیٹے ہیں اور مجوسی کہتے تھے ہم سورج، چاند کی پرستش کرتے ہیں اور مشرک کہتے تھے ہم بت پرست ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ اتاری کہ اے نبی تم کہہ دو کہ ہمارا معبود تو اللہ تعالیٰ ہے جو واحد ہے۔ احد ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں۔ جس وزیر نہیں جس کا کوئی شریک نہیں، جس کا کوئی ہمسر نہیں، جس کا کوئی ہم جنس نہیں، جس کے برابر اور کوئی نہیں، جس کے سوا کسی میں الوہیت نہیں، اس لفظ کا اطلاق صرف اسی کی ذات پر ہوتا ہے وہ اپنی صفتوں میں اور اپنے حکمت بھرے کاموں میں یکتا اور بینظیر ہے۔ ❶

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا جو سب کا خالق ہے۔ ❷

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ خدا کا بندوں پر کیا حق ہے تو آپ ہی نے اس کا یہ جواب دیا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک مت ٹھراؤ۔ ❸

دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ جو خدا چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہے کہ جو کچھ اللہ اکیلا چاہے پھر جو فلاں چاہے۔ ❹

طفیل بن سخبرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوتیلے بھائی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں چند آدمیوں کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم یہودی ہیں میں نے کہا افسوس تم میں یہ بڑی خرابی ہے کہ تم حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہو انہوں نے کہا تم بھی اچھے لوگ ہو افسوس تم کہتے ہو جو خدا چاہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں پھر میں نصرانیوں کی جماعت کے پاس گیا اور ان سے بھی اسی طرح پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا میں نے ان سے کہا افسوس تم بھی مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا جانتے ہو انہوں نے بھی یہی

---

❶ تفسیر ابن کثیر: ٤/ ٥٧٠

❷ صحیح بخاری: کتاب التوحید باب قول الله تعالی یاایها الرسول بلغ ما انزل الیك ...... رقم الحدیث ٧٥٣٢، صحیح مسلم: ١/ ٦٣ کتاب الایمان باب بیان کون الشرك اقبح الذنوب .... رقم الحدیث ٢٥٧

❸ صحیح بخاری: کتاب الجهاد و السیر باب اسم الفرس و الحمار رقم الحدیث ٢٨٥٦ و صحیح مسلم: ١/ ٤٤ کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعًا رقم الحدیث ١٤٣، ١٤٤، ١٤٥، ١٤٦

❹ سنن ابن ماجه کتاب الکفارات باب النهی ان یقال ماشاء الله و شئت، رقم الحدیث ٢١١٨، کتاب الاسماء و الصفات: ١/ ٢٣٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جواب دیا میں نے صبح اپنے اس خواب کا ذکر کچھ لوگوں سے کیا پھر دربار نبوی میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے بھی خواب کا یہ واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے پوچھا کیا کسی اور سے بھی تم نے اس کا ذکر کیا ہے میں نے کہا ہاں حضور اب آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا اور تم میں سے بعض سے بیان بھی کیا۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں اس کلمہ کے کہنے سے روک دوں لیکن فلاں فلاں کاموں کی وجہ سے میں اب تک نہ کہہ سکا یاد رکھو اب ہرگز ہرگز خدا چاہے اور رسول چاہے کبھی نہ کہنا بلکہ یوں کہو کہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلا جو چاہے۔ ❶

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا کیا تو مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے یوں کہہ جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔ ❷

یہ تمام کلمات توحید کے سراسر خلاف ہیں توحید باری کے بچاؤ کے لیے یہ سب احادیث بیان ہوئی ہیں واللہ اعلم تمام کفار اور منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی عبادت کرو یعنی اس کی توحید کے پابند بن جاؤ اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرو جو نہ نفع دے سکے نہ نقصان پہنچا سکے اور تم جانتے ہو کہ اس کے سوا کوئی رب نہیں جو تمہیں روزی پہنچا سکے اور تم جانتے ہو کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ تمہیں اس توحید کی طرف بلا رہے ہیں جس کے سچ اور حق ہونے میں کوئی شک نہیں شرک اس سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے جیسے چیونٹی جورات کے اندھیرے میں کسی صاف پتھر پر چل رہی ہو انسان کا یہ کہنا بھی شرک ہے بیٹے کی قسم آپ کی قسم انسان کا یہ کہنا بھی شرک ہے کہ اگر یہ کتیا نہ ہوتی تو چور رات کو ہمارے گھر میں گھس آتے یہ کہنا بھی شرک ہے جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں یہ کہنا بھی شرک ہے کہ مجھے اللہ کا اور آپ کا سہارا ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے۔ ❸

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾ (البقرۃ: ٢١- ٢٢)

(اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں تم سے پہلے کے سب لوگوں کو پیدا کیا اسی

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٧٢ طبرانی کبیر ٨/ ٣٢٤ رقم الحدیث ٨٢١٤- ٨٢١٥

❷' ❸ مسند احمد: ١/ ٢١٤ کتاب الاسماء والصفات ١/ ٢٣٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں تمہارا بچاؤ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا ہے اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی خبردار باوجود جاننے کے خدا کے ساتھ شریک مقرر نہ کرو۔)

غیر اللہ کی قسم کھانا بھی شرک فی العبادت میں داخل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ.))❶

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی' اس نے شرک کیا۔''

بعض لوگ باپ دادوں کی قسم کھاتے ہیں یا کسی نبی ولی کی قسم کھا لیتے ہیں یا پیر فقیر کی قسم کھاتے ہیں یا سر کی قسم کھاتے ہیں یہ سب شرک فی العادت میں داخل ہے اس سے بچنا ضروری ہے اسی طرح سے غیر اللہ کے نام سے نذر و نیاز ماننا بھی شرک ہے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (المائدۃ: ۳)

(تم پر مردار حرام کیا گیا ہے اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پر مشہور کیا گیا ہو۔)

لہٰذا سانڈھ وغیرہ جو غیر اللہ کے نام پر چھوڑے جاتے ہیں وہ حرام ہیں کیونکہ اس میں شرک معنوی سرایت کر گیا ہے اسی طرح کاہنوں اور جوتشیوں کے پاس جا کر غیب کی خبریں معلوم کرنا بھی شرک فی العادت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً.))❷

''جو غیب کی خبریں بتانے والے کے پاس گیا اور اس سے کوئی بات پوچھی تو اس کی چالیس روز تک عبادت قبول نہ ہوگی۔''

اسی طرح شگون بد لینا بھی شرک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ. ❸

شگون بد لینا شرک ہے بچوں کا نام غیر اللہ کے نام پر رکھنا جیسے پیر بخش، نبی بخش، وغیرہ شرک فی التسمیہ

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۸۶' ۸۷ و ابوداوٗد: ۳/ ۲۱۷ کتاب الایمان و النذور باب الیمین بغیر اللہ' رقم الحدیث ۳۲٤۵ و ترمذی: ۳/ ۳۷۱ کتاب النذور و الایمان باب ممایلی کراھیة الحلف بغیر اللہ رقم الحدیث ۱۵۳۵

❷ صحیح مسلم: ۲/ ۲۳۳ کتاب السلام باب تحریم الکھانة و اتیان الکھان' رقم الحدیث ۵۸۲۱

❸ مسند احمد: ۱/ ٤۳۸ و ابوداوٗد: ٤/ ۲٤ کتاب الطب باب فی الطیرة رقم الحدیث ۳۹۰٤ و ترمذی: ۲/ ٤۰۰ کتاب السیر باب ماجاء فی الطیر رقم الحدیث ۱٦۱٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہےاس سے بچنا بھی ضروری ہےقرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ○ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○﴾ (سورۃ اعراف: ۱۸۹ - ۱۹۰)

(وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے تم کو ایک تن واحد سے پیدا کیا۔ اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اپنے اس جوڑے سے انس حاصل کرے پھر جب میاں نے بیوی سے قربت کی تو اس کو حمل رہ گیا ہلکا سا سو وہ اس کو لیے ہوئے چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں میاں بیوی اللہ سے جوان کا مالک ہے دعا کرنے لگے کہ اگر آپ نے ہم کو صحیح سالم اولاد دے دی تو ہم شکر گزاری کریں گے سو جب اللہ تعالیٰ نے انکو صحیح سالم اولاد دیدی تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کے شریک قرار دینے لگے سو اللہ تعالیٰ پاک ہے ان کے شرک سے۔)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک مرد عورت سے پیدا کیا ہے اور ان دونوں میں محبت اور رحمت ڈال دی ہے اور اس سے ایک دوسرے کو راحت ملتی ہے اسی فطری محبت کی وجہ سے جب دونوں میں مقاربت اور موانست ہوتی ہے تو حمل رہ جاتا ہے تو اسی وقت سے اولاد کی امید ہو جاتی ہے اور دعائیں کرتے ہیں کہ اگر صحیح و سالم اولاد ہوئی تو خدا کے شکر گزار ہوں گے لیکن جب صحیح و سالم اولاد پیدا ہو جاتی ہے تو بجائے شکر گزاری کے ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ اور غیروں کے نام پر نذریں چڑھاتے ہیں بچے کو کوئی کسی مزار پر لیجاتا ہے کوئی کسی کے تھان پر، اور بچے کے زندہ رہنے کے لیے کوئی اس کا نام عبدالحارث رکھتا ہے اور کوئی نبی بخش، امام بخش، علی بخش وغیرہ نام رکھتا ہے تو اس طرح کا نام رکھنا شرک ہے جو اللہ کے نزدیک بہت معیوب ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب ناموں سے پسندیدہ نام عبداللہ، عبدالرحمٰن ہے۔ ❶

جانوروں میں اور کھیتی باڑی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنا بھی شرک ہے جیسے کوئی یوں کہے کہ یہ جانور فلاں کے نام کا ہے نہ اس پر کوئی سواری کرے نہ اس کا کوئی دودھ پئے یا اس کھیتی کی پیداوار اتنی فلاں پیر کے لیے ہے اور اتنی خدا کے لیے ہے تو اس قسم کی نذر و نیاز ماننی شرک ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ۲/ ۲۰۶ کتاب الادب باب النھی عن التکنی بابی القاسم و بیان مایستحب من الاسماء رقم الحدیث ۵۵۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَقَالُوا هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴾ (سورة الانعام: ۱۳۸)

(اور وہ اپنے خیال پر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کھیت اور مویشی ہیں جن کا استعمال ہر شخص کو جائز نہیں ان کو کوئی نہیں کھا سکتا سوائے ان کے جن کو ہم چاہیں اور مویشی جن پر سواری یا بار برداری حرام کر دی گئی ہے اور مویشی ہیں جن پر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے محض اللہ پر افترا باندھنے کے لیے۔ ابھی اللہ تعالیٰ ان کے افترا کی سزا دیے دیتا ہے۔)

اس قسم کی اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن میں شرک کی مذمت بیان کی گئی ہے اس لیے ہر قسم کے شرک سے بچنا ضروری ہے تاکہ صحیح ایمان قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹے بڑے گناہ کو معاف کر دے گا لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر قائم رکھے اور شرک و بدعت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

﴿ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ - وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسالت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَانِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ٥ ﴾ (اعراف: ١٥٨)

حمد وصلوۃ کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (اے محمد (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے، کہ اے لوگو! تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کے پاس بھیجا گیا ہوں، وہ اللہ جو زمینوں اور آسمانوں کا بادشاہ ہے، اور جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، اور وہی مارتا ہے، تو تم تصدیق کرو، اللہ کی، اور اس کے رسول کی، جو اُمّی نبی ہیں، وہ اللہ اور اس کی تمام باتوں کی تصدیق کرتے ہیں، تم اسی نبی کی سنت کے موافق عمل کرو، تاکہ تم راہ پاؤ۔)

اس آیت کریمہ میں حکم ہے، کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرو، اور آپ کی تابعداری کرو، کلمہ طیبہ کے پہلے حصہ ''لا الہ الا اللہ'' میں توحید کا ذکر تھا، جس کا مختصر بیان ہو چکا ہے۔

توحید کے بعد اسلام کی دوسری بنیاد محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کرنا، اور شہادت دینا ہے، رسول اس نیک انسان کو کہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب دے کر اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے، دنیا میں بھیجا تھا، ان ہی کو نبی اور پیغمبر کہتے ہیں۔

رسول وپیغمبر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور نیک بندے گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوتے تھے، اور ہر قسم کی خوبیاں اور بھلائیاں ان میں ہوتی تھیں، ان کے پاس اللہ تعالیٰ اپنا حکم دے کر فرشتوں کو بھیجتا تھا، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لوگ فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کا حکم سن کر اور پڑھ کر مخلوق کو سناتے، اچھی باتوں کا حکم کرتے، اور بری باتوں سے روکتے تھے، جنت کی خوشخبری دے کر دوزخ سے ڈراتے تھے، اپنی قوم کی خیر خواہی اور ہمدردی میں دن رات مشغول رہتے، کسی مخلوق سے نہیں ڈرتے تھے، اور نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم چھپاتے تھے، بلکہ تمام حکموں کو نڈر اور بے خوف ہو کر پہنچا دیتے، اور ماں باپ سے زیادہ مہربان ہوتے تھے، اس لیے ہم سب پر فرض ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کریں، جس کے کرنے کو کہا ہے، اس کام کو بجالائیں اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہیں، ان کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ ناخوش اور فرمانبرداروں سے خوش ہوتا ہے، بلکہ ان کی فرمانبرداری اللہ ہی کی فرمانبرداری ہے، اور ان کی نافرمانی اللہ ہی کی نافرمانی ہے، جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے گا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، اور جو ان کی فرمانبرداری کرے گا وہ ہمیشہ جنت میں رہے گا، ہم سب اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان و یقین کرتے ہیں، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے اور نیک بندے تھے، نبی اور رسول بہت ہوئے ہیں، ان کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، ان میں سے بعض نبیوں اور رسولوں کا بیان قرآنِ مجید میں آیا ہے، اور بعض کا نہیں آیا، سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق ہیں اور سب نبیوں کے امام اور پیشوا ہیں۔

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ایک معزز خاندان بنو ہاشم میں پیدا ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور والدہ محترمہ کا نام آمنہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے، دادا عبدالمطلب اور تایا ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی، چالیس برس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آسمان سے قرآن شریف اترنے لگا، اور حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لانے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین عرب و کفارِ مکہ کو قرآن شریف پڑھ کر سناتے اور سمجھاتے، بری باتوں سے روکتے اور اچھی باتوں کے کرنے کا حکم فرماتے تھے، مگر مکہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دق کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے، مدینہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عزت کی، بہت سے پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے، باقی جو رہ گئے تھے، وہ بھی مسلمان ہو گئے اور جان و مال سے خدمت کرنے لگے، دس برس مدینہ منورہ میں قیام رہا، اور وہیں تریسٹھ برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں کو ختم کرنے والے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، دجال ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں بلکہ فرشتوں سے بھی افضل اور سب کے سردار ہیں، قیامت کے دن سب سے پہلے اٹھیں گے اور سب سے پہلے گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت تمام ایمان والوں پر فرض ہے، بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا، ذیل کی آیتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اس کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ۝ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴾ (سورۃ النساء ۵۹ تا ۷۰)

(اے ایمان والو! اللہ کی اور رسول کی فرمانبرداری کرو، اور تم میں سے جو صاحبانِ حکومت ہیں، ان کا بھی کہا مانو، اگر کسی معاملہ میں باہم اختلاف ہو جائے، تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو، اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر ہے، اور اسی کا انجام اچھا ہے، کیا آپ ﷺ نے ان لوگوں پر غور نہیں کیا، جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم اس کلام پر یقین رکھتے ہیں جو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے، اور اس کلام کو بھی مانتے ہیں جو آپ ﷺ سے پہلے اتارا گیا ہے، حالانکہ یہ غیر اللہ کے پاس مقدمہ لے جانا چاہتے ہیں، باوجودیکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ ان سے قطع تعلق کریں، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو راہ سے بہکا کر دور کر دے، اور جب ان سے کہا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ اس فیصلہ کی طرف آؤ، جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، اور اس کے رسول کے پاس آؤ تو منافقین کو دیکھو گے کہ وہ آپ ﷺ کے پاس آنے سے اعراض کرتے اور ٹھٹکتے ہیں، اس وقت ان کا کیا حال ہوگا، جب ان کی حرکات کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آن پڑے، پھر خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئیں کہ ہماری غرض تو میل ملاپ اور بھلائی ہی کی تھی، ان لوگوں کے دلوں کی باتوں کو خدا ہی خوب جانتا ہے، تو آپ ﷺ ان سے اغماض ہی کیجئے، ان کو نصیحت فرمائیے اور ان سے ایسی بلیغ بات کہیے جو ان کے دلوں میں اثر کرے، ہم نے اپنے ہر رسول کو اسی لیے بھیجا ہے، کہ اللہ کے حکم سے ان کا کہنا مانا جائے، اور اگر یہ ان حرکاتِ ناشائستہ کرنے کے بعد، آپ ﷺ کے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی چاہتے اور ہمارے رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے، تو اللہ کو ضرور بالضرور توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے، آپ ﷺ کے رب کی قسم! یہ لوگ مؤمن نہیں ہوسکتے تاوقتیکہ اپنے تمام جھگڑوں میں آپ ﷺ کو حاکم اور جج نہ بنالیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں کبیدگی اور تنگی محسوس نہ کریں، اور اس کو بسر وچشم قبول کرلیں، اور اگر ہم ان کو یہ حکم دیتے کہ وہ خود اپنے آپ کو ہلاک کردیں یا اپنی بستیاں چھوڑ کر چلے جائیں، تو اس حکم کی تعمیل تھوڑے آدمیوں کے سوا اور لوگ کبھی نہ کرتے، لیکن جس بات کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے، اگر وہ ایسا کرتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا، اور مضبوطی کے ساتھ دین پر قائم رکھنے والا ہوتا، اور اس صورت میں ہم ان کو بڑا اجر اپنی طرف سے عطا کرتے، اور ان کو سیدھے راستہ پر چلاتے اور جو اللہ اور رسول کا کہنا مانتے ہیں، وہ ان نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ ہوں گے، جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے، اور وہ اچھے رفیق ہیں، یہ اللہ ہی کا فضل ہے، اور اللہ کا جاننا ہی کافی ہے۔)

ان آیتوں میں اللہ ورسول کی فرمانبرداری اور تابعداری کی بڑی اہمیت بتلائی گئی ہے، رسول اللہ ﷺ کے رسول ماننے کا مطلب ہے، کہ ہر کام میں اللہ کے رسول ﷺ کے قول وفعل کی عملی حیثیت سے پیروی کی جائے، دین ودنیا کے مقدمات کا فیصلہ اللہ اور پیغمبر ہی سے کرایا جائے، اور بلا چون وچرا اسے تسلیم کرلیا جائے، جو لوگ زبانی کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو "محمد رسول اللہ" کہتے ہیں، اور اپنے مقدمات کو طاغوت اور مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں، ان کے فیصلہ کو مان کر عمل کرتے ہیں، وہ صحیح معنوں میں اللہ کے رسول ﷺ کو رسول ہی تسلیم نہیں کرتے۔

جو لوگ صحیح معنوں میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں وہ قیامت کے روز اللہ کے نیک بندوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساتھ ہوں گے، نیز قرآنِ مجید میں جگہ جگہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول آیا ہے، یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کا کہا مانو، اللہ کی اطاعت کیسے کی جائے، اور وہ کس کس کام سے خوش اور کس سے ناخوش ہے، اس کی دو ہی صورتیں ہیں، ایک یہ کہ بلا واسطہ کسی کو خود اللہ ہی بتا دے، کہ تم اس طرح ہماری اطاعت و عبادت کرو، ایسا ہی شخص نبی اور رسول ہوگا، دوسری صورت یہ ہے کہ نبی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ کی اطاعت کی جائے، اب چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اور کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آ سکتا، تو پہلے رسول کی تابعداری سے خدا کی اطاعت ہو سکتی ہے، بغیر رسول کی تابعداری کے اللہ کی فرمانبرداری ہو ہی نہیں سکتی، اللہ کے رسول کی تابعداری اللہ ہی کی فرمانبرداری ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ○ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴾ (سورة النساء: ۷۹- ۸۰)

(ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے، جو رسول کا کہا مانے گا، وہ دراصل خدا کا حکم مانے گا، اور جو رخ پھیرے گا، تو ہم نے آپ ﷺ کو اس پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے۔)

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی ہم نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے، جو اللہ کے رسول کی اطاعت کرے گا، وہ اللہ کی فرمانبرداری کرے گا، اور جو اللہ کے رسول سے محبت کرے گا، وہ اللہ سے محبت کرے گا، اسی طرح جس نے رسول کی نافرمانی کی، گویا اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اپنے رسول کی نافرمانی سے خدا ناخوش ہوتا ہے، جس طرح اپنے نافرمانوں سے ناخوش ہوتا ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾ (سورة النساء: ۱۱۵)

(اور جو شخص راہِ ھدایت کھل چکنے کے بعد اللہ کی مخالفت کرے گا' اور مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسری راہ پر چلے گا، ہم اس کو اسی راہ پر چلائیں گے جس پر وہ چلے گا، اور اس کو دوزخ میں داخل کر دیں گے، اور وہ بری جگہ ہے۔)

اس آیت کریمہ کا مطلب بالکل واضح ہے' کہ جو شخص باوجود ظہورِ ہدایت' اور نزولِ قرآن اور حقانیت اسلام کے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا' اور ہمارے نبی اور اسلام کے طریقے کو چھوڑ کر غیروں کے طریقوں کو اختیار کرے گا اور گمراہی کو پسند کرے گا' تو ہم بھی اس کو اسی گمراہی میں چھوڑ دیں گے جو اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنے لئے پسند کی ہے اور آخرت میں اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے' رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے نمونہ بنایا ہے آپ کے اقوال' افعال' احوال کی پیروی میں نجات ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ﴾ (سورة الاحزاب: ٢١)

(یقیناً تمہارے لیے رسول خدا ﷺ میں بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے نمونہ ہے جو اللہ کی اور قیامت کے آخری دن کی امید رکھتا ہے اور خدا کو بہت یاد کرتا ہے۔)

جو لوگ زبان سے تو رسالت محمدی ﷺ کا اقرار کرتے ہیں، مگر آپ ﷺ کے فیصلے کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کو منافق کہا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ کا تعالیٰ ارشاد ہے:

﴿ وَيَقُولُونَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ○ وَ اِذَا دُعُوٓا اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَى الرَّسُولِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ○ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ○ اَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوٓا اَمْ يَخَافُونَ اَنْ يَّحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهٗ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ○ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ اِذَا دُعُوٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُولِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُولُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴾ (سورة النور: ٤٧ تا ٥٢)

(وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور فرمانبردار ہوئے، پھر ان سے ایک فرقہ اس کے بعد بھی پھر جاتا ہے، یہ ایمان والے نہیں، جب وہ لوگ اس بات کی طرف بلائے جاتے ہیں، کہ خدا اور اس کا رسول ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کر دیں، تو بھی ان کی ایک جماعت منہ موڑنے والی بن جاتی ہے، ہاں اگر ان ہی کو حق پہنچتا ہے تو مطیع و فرمانبردار ہو کر اس کی طرف چلے آتے ہیں، کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے، یا یہ شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، یا انہیں اس بات کا ڈر ہے، کہ کہیں خدا اور اس کا رسول ﷺ ان کی حق تلفی نہ کریں، بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ خود بھی بڑے بے انصاف ہیں، ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ، خدا اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے، تو وہ کہتے ہیں، کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں، جو بھی خدا کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں، اور خدا کا خوف رکھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اوراس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں۔)

ان آیتوں میں منافقین کی حالت، کیفیت اور علامت بتلائی گئی ہے، کہ یہ لوگ زبان سے ایمان اور اطاعت کا اظہار کرتے ہیں، لیکن دل اور عمل اس کے خلاف ہیں، اور جب شرعی فیصلہ کی طرف ان کو بلایا جاتا ہے، اگر اس میں ان کو اپنا دنیاوی فائدہ نظر آتا ہے، تو خوشی سے قبول کر لیتے ہیں، اور اگر اس میں دنیاوی نقصان نظر آتا ہے، تو حق کی طرف دیکھتے بھی نہیں، حالانکہ مومن کی یہی نشانی ہے کہ وہ خدا و رسول کی تابعداری کرتے ہیں، اوران کا یہی قول وعمل ہے، اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

رسول پر ایمان لانے کا مطلب

یہی ہے کہ اللہ کا رسول جو کچھ بتائے، وہ حق ہے، جو کچھ کہے وہ سچ ہے، اور جو عمل کرے وہ قابلِ اتباع ہے، ان کی تمام بتائی ہوئی باتوں کا ماننا، اوراس کے مطابق عمل کرنا فرض ہے، خواہ عبادات کے بارے میں ہو، یا معاملات اوراخلاق کے متعلق ہو، یا تمدن اور معاشرے کے بارے میں ہو، غرض زندگی کے کسی بھی شعبہ کے متعلق ہو، جب اپنی زندگی کو رسول کی زندگی کے سانچے میں ڈھال لے گا، تو وہ اللہ کے رسول کو رسول مان لے گا، اوراس کا ایمان بالرسالت صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

اور جو آپ ﷺ کا تابعدار نہیں، وہ مؤمن نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى ، قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى.)) ❶

''میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر جو انکار کرے، عرض کیا گیا، کہ کون انکار کرے گا؟ فرمایا، جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو نافرمانی کرے گا وہ انکار کرے گا (یعنی نافرمانی اورانکار کرنا گویا نہ ماننے کی دلیل ہے)۔''

محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب رسول کا مطلب سمجھ میں آگیا تو اس کے لوازمات سے یہ بھی ہے، کہ اللہ کے رسول کی محبت تمام چیزوں سے زیادہ ہو اور یہ ظاہر بات ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے، وہ اس کی ہر بات اور ہر ادا کو پسند کرتا

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۸۱ کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. رقم الحدیث ۷۲۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے، اور اس کے کہنے پر چلتا ہے، اور اس کی ہر ادا کو اختیار کرتا ہے، وہ اس کے رنگ میں رنگ جانے کی بڑی خواہش کرتا ہے، گویا ایمان بالرسول، محبت رسول، اور اطاعت رسول ایک چیز ہے۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.)) ❶

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ اور اولاد اور دیگر تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.)) ❷

''ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا۔''

اللہ کے رسول کی محبت ایمان کا جزو ہے، محبت کے تین اسباب ہیں، جمال، کمال، جود، یہ تینوں اوصاف رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مقدسہ میں موجود تھے۔

محبت کی دو قسمیں ہیں، طبعی اور عقلی، محبت عقلی سے اطاعت وفرمانبرداری مراد ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ کی محبت تمام عزیزوں اور خویش اقارب، ماں باپ، بیٹے، بیوی، اور اپنی جان سے بھی زیادہ ہو، یعنی اگر کسی موقع پر رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کے مقابلے میں تمام عزیزوں کو چھوڑنا پڑ جائے، یا اپنی جان دینی پڑ جائے، تو سب کو چھوڑ دے یا اپنی جان دے دے، مگر اللہ کے رسول کی نافرمانی نہ ہونے پائے جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے گی تب ایمان کامل ہوگا، اس کی تائید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے ہوتی ہے، کہ حضرت عبداللہ بن ہشام فرماتے ہیں، کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک سے پکڑے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا:

((لَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِيْ.))

---

❶ صحيح بخاری: ۱/ ۷ كتاب الايمان باب حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الايمان رقم الحديث ۱۵

صحيح مسلم ۱/ ۴۹ كتاب الايمان باب وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وسلم .... رقم الحديث ۱۶۸

❷ صحيح بخاری: ۲/ ۹۱ كتاب الادب باب علامة الحب .... رقم الحديث ۶۱۶۸ و ۶۱۶۹

صحيح مسلم: كتاب البر و الصلة باب المرء مع من احب' رقم الحديث ۶۷۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے اپنی جان کے علاوہ تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا، خدا کی قسم! جب تک میں تم کو اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں، تب تک تم سچے مؤمن نہیں ہو سکتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اب مجھے آپ ﷺ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا، اب تم کامل مؤمن ہو گئے ہو۔ ❶

قرآن مجید سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

﴿ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾

(توبہ: ۲۳ - ۲۴)

(اے مومنو! اگر تمہارے باپ، بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو عزیز رکھتے ہوں، تو انہیں اپنا دوست نہ بناؤ، اور جو ایسا کرے گا، تو یہی لوگ ظالم ہوں گے، اے ہمارے پیغمبر! آپ کہہ دیجیے، کہ اگر تمہارے باپ، اولاد، بھائی، بیبیاں، کنبہ، تمہارا مال جو تم نے کمایا ہے، اور تمہاری تجارت جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے، اور تمہارے رہنے کے مکان جو تمہیں بہت پسند ہیں، یہ سب چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہوں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ جو خدا کو کرنا ہے، تمہارے سامنے آجائے گا، خدا فاسقوں پر ہدایت کی راہیں نہیں کھولتا۔)

اس آیت کریمہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور رسول کی محبت سب سے زیادہ ہونی چاہئے، اور اپنے اور غیروں کے مقابلہ میں خدا اور رسول ہی کو ترجیح دینا چاہئے، اور ان دونوں کی محبت سب محبتوں پر غالب ہونی چاہیے، انصار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ سے اسی طرح کی محبت تھی۔

قاضی عیاض نقل کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، کہ آپ ﷺ مجھے اہل و مال میں سب سے زیادہ محبوب ہیں، مجھے آپ ﷺ کی صورت یاد آتی ہے تو صبر نہیں آتا، جب تک

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۹۸۱ کتاب الایمان و النذور باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم.... رقم الحدیث ۶۶۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آپ ﷺ کو یہاں آکر دیکھ نہیں لیتا، اب غم یہ ہے، کہ وفات کے بعد آپ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے، تو میں آپ ﷺ کو وہاں کیسے دیکھا کروں گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴾ (النساء: ٦٩)

(اور جو لوگ اللہ اور رسول کا کہنا مانتے ہیں' وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا کا انعام ہے یعنی نبی صدیق شہید اور نیک لوگ' اور ان لوگوں کی صحبت بڑی نعمت ہے۔)

آپ ﷺ نے اسے یہ آیت سنادی۔ ❶

اللہ تعالیٰ کی محبت اطاعت رسول پر موقوف ہے، جو اللہ کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ خدا کا دوست ہے، قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ○ ﴾

(آل عمران: ٣١- ٣٢)

((یعنی اے ہمارے رسول سب لوگوں سے) کہہ دیجئے، کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو، تو میری تابعداری کرو، اللہ تم کو چاہے گا، اور تمہارے گناہ بخشش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے، (اے ہمارے رسول) کہہ دیجئے، کہ اللہ کی اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرو، اور اگر وہ اس سے پھر جائیں، تو بات یہ ہے، کہ وہ نافرمان ہیں، اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں سے محبت نہیں رکھتا۔)

اس آیت کے شانِ نزول کی بابت تفسیر جامع البیان وغیرہ میں لکھا ہے، کہ مشرک لوگ بتوں کو اور جنوں کو پوجتے تھے، اور دعویٰ ان کا یہ تھا، کہ یہ کام ہم لوگ اللہ کی محبت میں کرتے ہیں، یعنی ہماری نیت یہ ہے، کہ ان کاموں سے اللہ راضی ہو جائے، اور یہود و نصاریٰ کہتے تھے، کہ ہمارے بزرگ پیغمبر ہوئے ہیں، اور ہم لوگ پیغمبروں کی اولاد ہیں، لہذا اللہ کو ہم سے ضرور محبت ہوگی، ایسے ہی مکہ والے یوں سمجھتے تھے، کہ ہم لوگ بیت اللہ کے خادم اور مجاور ہیں، اور حاجیوں کی مہمانداری اور خبر گیری کرتے ہیں، ہم پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور محبت ضرور ہوگی، اور ان سب کی بات رد کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے، یعنی فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی، تو اس کے بھیجے ہوئے رسول کو مانتے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ تو جب ہی سچا ہے،

❶ طبرانی الاوسط: ١/ ٢٩٦ رقم الحدیث ٤٨٠ و ابن مردویه بحواله تفسیر ابن کثیر: ١/ ٥٢٣ و درمنثور: ٢/ ١٨٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اس کی رضامندی جب ہی حاصل ہوگی، جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حکم برداری کرو گے، اگر اس کے رسول کی حکم برداری نہیں کرتے، تو سب خیال اور تمام دعوے غلط ہیں۔

آج کل کے ہزاروں مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ زبان سے تو یہ کہتے کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ پیارے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کے واسطے ہمارا مال اور جان قربان ہے، لیکن رسول ﷺ کے حکم کی پیروی بالکل نہیں کرتے، جدھر دیکھو شکل وصورت، وضع قطع، کھانا کمانا، شادی بیاہ، اور لینا دینا غرض سب کام اپنے ملک، برادری اور باپ دادا کی رسم پر کرتے ہیں، اور جب کوئی کہے کہ یہ کام اور سب رسمیں چھوڑ دو، اور شریعت پر چلو، تو یہ جواب دیتے ہیں، کہ ہم لوگ دنیا دار ہیں، گناہ گار ہیں، بھلا ہم سے شریعت پر عمل کہاں سے ہوسکتا ہے! دیکھا آپ نے کہ وہ شریعت پر عمل کرنے سے صاف انکار کرتے ہیں، اور پھر اچھے خاصے مسلمان بنے پھرتے ہیں

تجھ میں کچھ بوئے وفا داری نہیں یار ہو کہ شیوۂ یاری نہیں

رسول کی نافرمانی کرنے والا قیامت کے دن کفِ افسوس ملے گا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَآئِكَةُ تَنْزِيلًا ٥ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيرًا ٥ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ٥ يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ٥ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ٥﴾

(الفرقان: ۲۵ - ۲۹)

(جس دن آسمان مع بادل کے پھٹ جائے اور فرشتے لگا تار اتریں گے، اس دن ملک صرف رحمان ہی کا ہوگا، اس دن ستم گر شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا، ہائے افسوس! کاش میں نے اللہ کے رسول کی راہ لی ہوتی، ہائے افسوس! کاش کہ میں نے فلاں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی، اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی تابعداری فرض ہے، نافرمانی کرنے والا قیامت کے دن افسوس کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ط وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴾

(سورة النساء: ٤١- ٤٢)

(اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے، اور ان سب پر اے نبی ہم آپ ﷺ کو گواہ بنا کر پیش کریں گے، اس دن کفر کرنے والے اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کرنے والے آرزو کریں گے، کہ کاش زمین ان کو اپنے سما کر ہموار ہو جائے، اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔)

رسول کی تابعداری میں لوگوں کا امتحان ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ﴾ (سورة البقرة: ١٤٣)

(اور جس قبلہ پر آپ پہلے تھے، اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ اس رسول کا سچا تابعدار کون ہے، اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے، گویا یہ کام مشکل ہے، مگر جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے، ان پر کوئی دشوار نہیں ہے۔)

جو اس وقت اللہ کے رسول ﷺ کے عمل کی موافقت کرے گا، وہ آزمائش میں پورا اترے گا، اور جو تحویل قبلہ کے وقت نافرمانی کرے گا، وہ امتحان میں کامیاب نہیں ہوگا۔

اللہ کے رسول کی تابعداری بہترین کسوٹی ہے

بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس چند فرشتے آئے، آپ ﷺ سوتے تھے، تو وہ فرشتے آپس میں کہنے لگے، کہ ان کے لیے ایک مثال ہے، وہ مثال ان کو سناؤ، بعض فرشتے بولے، مثال کس کو سنائیں، یہ تو سوتے ہیں، بعض فرشتوں نے جواب دیا، کہ ان کی آنکھ سوتی ہے، اور دل جاگتا ہے، یعنی ان کا سونا ایسا نہیں ہے، جیسا کہ اور لوگوں کا سونا ہوتا ہے، بلکہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں، اور دل خبردار اور ہوشیار رہتا ہے، جو کچھ تم کہو گے وہ سنیں گے، تو ان فرشتوں نے کہا، کہ ان کی مثال ایسی ہے، کہ کسی شخص نے ایک مکان بنایا، اور اس میں ضیافت کا سامان تیار کیا، اور ایک بلانے والے کو بھیجا، کہ لوگوں کو اس ضیافت کے لیے بلا لائے، تو جو کوئی اس بلانے والے کے کہنے پر چلا آئے گا، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس مکان میں بھی داخل ہوگا، اور ضیافت کا کھانا بھی کھائے گا، اور جو شخص اس بلانے والے کے کہنے پر نہ آئے گا، وہ اس مکان میں بھی داخل نہ ہوگا، اور ضیافت کا کھانا بھی اسے میسر نہ ہوگا، بعض فرشتوں نے کہا، کہ اس کا مطلب کھول دو، تاکہ وہ سمجھیں، اس پر بعض فرشتے بولے، کہ وہ تو سوتے ہیں، بعض فرشتوں نے کہا، کہ آنکھیں سوتی ہیں، اور دل جاگتا ہے، تو ان فرشتوں نے کہا، کہ وہ مکان جنت ہے، اور بلانے والے محمد ﷺ، جو شخص محمد ﷺ کی نافرمانی کرے، وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں، یعنی کافر و مومن یا نیک و بد میں تمیز اور پہچان کا یہی طریقہ ہے، کہ جو کوئی محمد ﷺ کا تابعدار ہے وہ مومن اور نیک ہے، اور ان ہی کے واسطے جنت ہے، اور جو کوئی ان کی تابعداری نہ کرے، وہ کافر اور دوزخی ہے، ❶ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَوَلَّوْا۟ عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ قَالُوا۟ سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝﴾ (انفال: ۲۰-۲۱)

(اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی، اور اس کے رسول کی، اور مت پھرو اس سے اور تم سنتے ہو۔)

اور مت ہو مانند ان لوگوں کے، کہ کہتے ہیں سنا ہم نے اور وہ نہیں سنتے، یعنی یہود و نصاریٰ کا یہ حال ہے، کہ زبان سے تو تورات و انجیل اور پہلے انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ان احکام پر عمل نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے فرمایا، کہ تم ایسے مت ہو جانا، جب تک احکام الٰہی اور احکام رسول ﷺ کی تعمیل نہ کرو گے، اس وقت تک زبانی اقرار سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اطاعت رسول ﷺ کی توفیق مرحمت فرمائے، اور ہم سب مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر ہو، آمین)

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. ﴾

☆☆☆

---

❶ صحيح بخاری: ۲/ ۱۰۸۱ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث ۷۲۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اطاعت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا. ﴾ (النساء: ٥٨)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے رجوع کرو اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔)

اطاعت کے معنی فرمانبرداری اور حکم بجا آوری کے ہیں یعنی ہر کام میں اور ہر معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد کے مطابق عمل کرنا چاہیے خواہ دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا معاملہ ہو اس اطاعت اور فرمانبرداری پر قرآن مجید میں بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور جگہ جگہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ تاکیدی حکم آیا ہے چند آیتوں کو پڑھیے سنئے اور سمجھئے تاکہ اطاعت کا مفہوم کما حقہ سمجھ میں آجائے۔

﴿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ٥ ﴾ (آل عمران: ١٣٢)

(اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔)

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾ (النساء: ٦٩)

(اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (سورة النساء: ٨٠)
(جو شخص اللہ کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔)
﴿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ﴾ (الانفال: ٤٦)
(اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔)
﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ ﴾ (ال عمران: ٣٢)
(کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔)
﴿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ﴾ (سورة المائدة: ٩٢)
(اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور بچتے رہو۔)
﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ﴾ (آل عمران: ٣٢)
(کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو۔)
﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾ (النور: ٥٢)
(اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے تو یہی لوگ بامراد ہیں۔)
﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (النور: ٥٦)
(اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔)
﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا ﴾ (الاحزاب: ٣٦)
(اور نہ یہ کسی مومن مرد اور نہ مومن عورت کو شایان شان ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو وہ اس معاملہ میں اپنا کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ کھلی گمراہی میں گمراہ ہو گیا۔)

ان دس آیتوں سے اطاعت اور فرمانبرداری کی تاکید صراحۃ ثابت ہوتی ہے اور رسول کی اطاعت خدا ہی کی اطاعت ہے اور بہت سی حدیثیں بھی اس اطاعت کی اہمیت میں آتی ہیں جن میں سے دو چار حدیثیں ہم آپ کو سناتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((جَآءَ تْ مَلَا ئِکَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْ اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْالَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانَ فَقَالَ مَثَلُهُ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَّجَعَلَ فِیْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِیًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَوَاَکَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَاکُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْ اَوِّلُوْهَا لَهُ یَفْقَهُهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْ الدَّارُالْجَنَّةُ وَالدَّاعِیْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًافَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی جب کہ آپ سور ہے تھے ان فرشتوں نے آپس میں کہا کہ تمہارے ان صاحب (محمد ﷺ) کی ایک مثال ہے اس مثال کو بیان کروان میں سے بعض فرشتوں نے کہا آپ سور ہے ہیں (مثال بیان کرنے سے کیا فائدہ جب کہ سن نہیں سکتے) ان میں سے بعض فرشتوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ آنکھ سوتی ہے دل جاگتا ہے (جو کچھ تم بیان کرو گے وہ سمجھ لیں گے پھر بیان کرنے لگے) ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مکان تیار کیا اور لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے دستر خوان چنا یعنی دعوت کا انتظام کیا اور لوگوں کو دعوت دینے کے لیے ایک شخص کو بھیجا (یہ بلانے والا سب کو دعوت دے رہا ہے) تو جس نے اس بلانے والے کی دعوت منظور کر لی اور اس کے ساتھ چلا آیا تو اس کے ساتھ اس مکان میں داخل ہو جائے گا اور چنے ہوئے دستر خوان سے کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس دعوت دینے والے کی بات نہ مانی اور نہ دعوت کو قبول کیا تو وہ نہ مکان میں ہی داخل ہوسکتا اور نہ دعوت کا کھانا ہی کھا سکتا ہے (ان فرشتوں نے کہا بہت بہترین مثال ہے لیکن) اس مثال کی توضیح وتشریح کردوں۔ تاکہ آپ سمجھ لیں اس پر بعض نے کہا آپ ﷺ سور ہے ہیں (کیا سمجھیں گے؟) دوسرے نے جواب دیا آپ کی آنکھ سوتی ہے مگر دل جاگتا ہے (جو کہو گے آپ صاف صاف سمجھ جائیں گے) پھر وہ کہنے لگے وہ مکان تو جنت ہے اور اس کا بلانے والا اللہ تعالیٰ ہے اس نے لوگوں کو دعوت دینے کے لیے محمد ﷺ کو بھیجا ہے کہ آپ بلانے والے ہیں پس جس نے محمد ﷺ کی دعوت کو قبول کر لی اور آپ کی اطاعت کر لی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لی وہ اس مکان میں

---

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۸۱ کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة باب الاقتداء بسنن رسول الله صلی الله علیه وسلم رقم الحدیث ۷۲۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

داخل ہو جائے گا اور وہاں کی نعمتوں کو کھائے گا اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (نہ وہ جنت میں جائے گا اور نہ وہاں کی نعمتوں کو کھا سکتا ہے) اور محمد ﷺ لوگوں میں فرق کرنے والے اور تمیز کرنے والے ہیں۔''

یعنی کافر اور مومن میں یہی تمیز ہے کہ جو اللہ کے رسول کی تابعداری کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو رسول کی اطاعت نہیں کرے گا وہ کافر ہوگا جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّامَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى.)) ❶

''میری امت کا ہر ایک شخص جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے میرا انکار کیا (وہ داخل نہیں ہوگا) آپ سے دریافت کیا گیا وہ کون شخص ہے جس نے آپ کا انکار کیا آپ نے فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کر دیا ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول ﷺ کی پیروی فرض ہے اور نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَابَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَاقَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَآئِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَادْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَاجِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَاجِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ.)) ❷

''انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور اس دین کی مثال جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر دنیا میں بھیجا ہے اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے میری قوم میں نے دشمن کے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے (وہ دشمن بہت جلد حملہ آور ہونے والا ہے) میں تم

❶ صحيح بخاري: ٢/ ١٠٨١ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة- باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ رقم الحديث ٧٢٨٠

❷ صحيح بخاري: ٢/ ١٠٨١ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة- باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ رقم الحديث ٧٢٨٣ صحيح مسلم: ٢/ ٢٤٨ كتاب الفضائل باب شفقته ﷺ على امته و مبالغته في تحذيرهم مما يضرهم، رقم الحديث ٥٩٥٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کواس دشمن سے ہوشیار کرتا ہوں اور خیر خواہی کے لئے تمہیں ڈراتا ہوں لہذا اس دشمن کے آنے سے پہلے اپنی نجات کا سامان کرلو اور بچنے کی کوئی صورت نکال لو اس کی ان نصیحت آمیز باتوں کوسن کر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اس کا کہا مان لیا اور راتوں رات آہستہ آہستہ وہاں سے چل پڑے اور دشمن سے نجات پاگئے اور کچھ لوگوں نے اس کو نہ سمجھا اور صبح تک اپنے بستروں پر سوئے پڑے رہے کہ دشمن کا لشکر صبح ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو ہلاک و برباد کر ڈالا اور ان کی نسل کا خاتمہ کر دیا پس بالکل ہو بہو یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات مان لی اور میری تابعداری کی اور جو احکام خدا کی طرف سے لایا ہوں ان کی پیروی کی اور اس شخص کی جس نے میری نافرمانی کی اور میری لائی ہوئی سچی بات کی تکذیب کی اور اس کو جھٹلایا۔''

یعنی اطاعت و تابعداری کرنے والا نجات پائے گا اور نافرمانی کرنے والا ہلاک ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو خدا اور رسول کی تابعداری کا سچا جذبہ عطا فرمائے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔

آمین یارب العالمین۔

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اتباعِ سنت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.
﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ ○ ﴾

(آل عمران: ۳۱ - ۳۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(اے ہمارے نبی! آپ سب لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم کو چاہے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا وہ بخشنے والا مہربان ہے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو اگر ان کی فرمانبرداری سے پھر جاؤ گے تو کافر ہو جاؤ گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا۔)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی تابعداری تمام لوگوں پر فرض ہے اتباع کے معنی تابعداری کے اور کسی کے موافق عمل کے ہیں اور سنت کے معنی رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل و تقریر کے ہیں اس کے موافق عمل کرنے کو اتباع سنت کہتے ہیں آپ کے حکموں اور اعمال کی تابعداری فرض ہے آپ کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے آپ کی پیروی کرنے والے سے خدا بہت خوش ہوتا ہے اور اپنا پیارا بنا لیتا ہے جیسا کہ آیت مذکور سے معلوم ہوا کہ تم اگر خدا کو محبوب بنانا چاہتے ہو تو اس کے رسول کی پیروی کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو محبوب بنا لے گا اور اگر آپ کی اطاعت سے روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو دوست نہیں بناتا۔ رسول کی باتوں کو لو اور جس چیز کا حکم دیں کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے باز رہو جیسا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرآن مجید میں ہے:

﴿ مَآاٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج﴾ (الحشر: ۷)

(ہمارے رسول جو حکم تمہیں دیں اس کو مان لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔)

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًاo اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ج﴾ (النساء: ۱۵۰- ۱۵۱)

(بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے درمیان فرق کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانیں گے اور بعض کو نہیں مانیں گے اور وہ ان دونوں کے بیچ کا راستہ چاہتے ہیں یہی لوگ پکے کافر ہیں۔)

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌo﴾

(النور: ٦٣)

(جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ کوئی دردناک مصیبت یا عذاب ان کو نہ پہنچ جائے۔)

اس قسم کی بہت سی آیتیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ وہی کہتے اور کرتے تھے جو خدا کا حکم ہوتا تھا۔ بلا خدا کے حکم کے وہ بولتے ہی نہیں اور نہ کچھ کرتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰیo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیo﴾ (النجم: ۳- ٤)

(وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر ان کا ارشاد صرف وہی ہے جو ان پر اترتا ہے۔)

لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری و پیروی ہم سب پر فرض ہے بلا رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری و پیروی کے نجات نہیں ہے۔

یعنی ہر کام میں سنت کی پیروی ضروری ہے اور اسی میں ہم سب مسلمانوں کا امتحان بھی ہے جو لوگ اس میں پورے اتریں گے وہی پورے مسلمان ہیں اور جو لوگ اتباع سنت میں کچے ہوں گے وہ پکے مسلمان نہیں ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (البقرة: ۱۴۳)

(جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں پر پھر جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے مگر جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تمہارے ایمان ضائع نہ کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔)

یعنی تحویل قبلہ امتحان کے لیے ہے یعنی پہلے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کر کے پھر بیت اللہ کی طرف متوجہ کرنا اسی لیے ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ رسول کا سچا تابع دار کون ہے جنہوں نے نبی ﷺ کی تابعداری نہیں کی اور نہ بیت اللہ کی طرف نماز پڑھی وہ سچے مسلمان نہیں ہیں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے بڑی سخت مصیبت آتی ہے جیسا کہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے شکست ہوگئی اور بہت سے لوگ شہید ہوگئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ط مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ط ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ج وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا اَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (آل عمران: ۱۵۲ - ۱۵۳)

(اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا کہ تم اس کے حکم سے انہیں اپنے ہاتھوں سے کاٹنے لگے یہاں تک کہ تم بزدل ہوگئے اور کام میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کرنے لگے اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھا دی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا پھر تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش سے درگذر فرمایا ایمان والوں پر اللہ بڑے فضل والا ہے جب کہ تم چڑھے چلے جا رہے تھے اور کسی کی طرف توجہ تک نہ کرتے تھے اور اللہ کے رسول تمہیں تمہارے پیچھے سے آوازیں دے رہے تھے پس تمہیں غم پر غم پہنچا تاکہ تم نہ فوت شدہ چیز پر غمگین ہو اور نہ ملی ہوئی چیز پر اداس ہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خبر دار ہے۔)

اس آیت کریمہ میں غزوۂ احد کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کی فتح یابی کا وعدہ کیا تھا جو پورا کر کے دکھایا لیکن بعض لوگوں نے رسول کی نافرمانی کی کہ آپ ﷺ نے مورچہ والوں سے کہا تھا کہ تم لوگ یہیں پر جمے رہنا خواہ ہماری فتح ہو یا نہ ہو لیکن فتح ہونے کے بعد مورچہ والوں نے مورچہ چھوڑ دیا اور مال غنیمت کے جمع کرنے میں مشغول ہو گئے مخالفین نے دوبارہ حملہ کیا جس سے مسلمانوں کی فتح مندی کے بعد شکست ہوگئی یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًاo ﴾ (النساء: ۱۱۵)

(جو شخص باوجود راہ ہدایت کی وضاحت ہوجانے کے بعد بھی رسول کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دینگے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ بہت ہی بری جگہ ہے پہنچنے کی۔)

یعنی جو غیر شرعی طریق پر چلے شرع ایک طرف ہو اور اسکی راہ ایک طرف ہو فرمان رسول کچھ ہو اور اس کا منتہائے نظر کچھ اور ہو حالانکہ اس پر حق کھل چکا ہو دلیل دیکھ لی ہو پھر بھی مخالفت رسول کر کے مسلمانوں کی صاف راہ سے ہٹ جائے تو ہم بھی اسی ٹیڑھی اور بری راہ پر اسے لگا دیتے ہیں اسے پھر وہی بری راہ اچھی معلوم ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ بیچوں بیچ جہنم میں پہنچتا ہے مومنوں کی راہ کے علاوہ راہ ڈھونڈنا دراصل رسول سے خلاف اور شقاق کرنا ہے ایسے لوگ قیامت کے دن بہت افسوس کریں گے اور پچھتائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًاo يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًاo لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًاo ﴾ (الفرقان: ۲۷- ۲۹)

(اس دن ستمگر شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا' ہائے کاش! کہ میں نے رسول (ﷺ) کی راہ لی ہوتی۔ ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا' اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔)

یعنی قیامت کے روز رسول کا نافرمان کف افسوس ملتا ہوا کہے گا کہ کاش میں رسول کے راستے پر چلتا اور فلاں فلاں کو دوست نہ بناتا ان ایرے غیروں نے نصیحت پہنچنے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا لیکن اس وقت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

افسوس کرنے سے کچھ نتیجہ نہیں نکلے گا جہنمی جہنم میں چلے جانے کے بعد بھی یہی آرزو کریں گے۔

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَالَيْتَنَا أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ○ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَاءَ نَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ○ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ○ ﴾ (الاحزاب: ٦٦ تا ٦٨)

(اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداراور بزرگوں کی بات مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔)

اس قسم کی اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں رسول کی نافرمانی کی وجہ سے سخت سزا کی دھمکی دی گئی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب مسلمانوں کا خاتمہ آپ کے طریقے پر کرے نبی کریم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف عظام کی مبارک جماعت میں ہمارا شمار کرے آمین ثم آمین۔

﴿ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایمان اور عمل صالح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۝﴾ (الحج: ١٤)

(ایمان اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو، اللہ تعالیٰ بہتی نہروں والی جنتوں میں داخل کرے گا، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔)

انسان کی فلاح وکامیابی دو چیزوں پر موقوف ہے: (۱) ایمان (۲) عمل صالح، مگر افسوس عام طور پر لوگ اب ان دونوں میں سست نظر آتے ہیں، بعض میں کچھ ایمان ہے، تو عمل بالکل نہیں، اگر کچھ عمل ہے تو صحیح ایمان نہیں، حالانکہ ایمان وعمل صالح لازم وملزوم کی سی حیثیت رکھتے ہیں، ان دونوں کے پائے جانے کے بعد انسان دین ودنیا میں تمام مشکلات ومصائب سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔

دنیاوی کامیابی بھی صرف ذہنی تخیل سے نہیں ہوسکتی، جب تک کہ اس کے مطابق کام نہ کیا جائے، صرف اتنا تسلیم کرنے سے کہ روٹی سے بھوک جاتی رہتی ہے، بھوک بند نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس روٹی کے حاصل کرنے کے لیے کوشش نہ کی جائے، اس کے حاصل کرنے کے لیے جدوجہد بھی کرنی پڑے گی، اور خاص طریقے سے پکا کر کھانا بھی پڑے گا، ان تمام مرحلوں کے طے کرنے کے بعد بھوک کا علاج ہوگا، حج کا تصور کر لینے سے حج نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی طرف قدم نہیں بڑھائے جائیں گے، اور چل کر وہاں نہ پہنچیں گے، دنیا کی عدالتوں ہی کی مثال لے لیجیے، کہ آپ جس حکومت میں رہتے ہیں، اس کے قوانین کی تصدیق و تسلیم ہی سے آپ حکومت کی زمین میں نہیں رہ سکتے، بلکہ تسلیم وتصدیق کے بعد ان قوانین کو برتنے کی ضرورت ہے، اگر ایسا ہو کہ قانون تسلیم کر کے عمل نہ کریں، یا خلاف قانون عمل کریں، تو آپ کا شمار باغیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں ہوگا، اور آپ کیفر کردار تک پہنچا دیے جائیں گے۔

بالکل اسی طرح اخروی عدالت میں بھی نجات کا یہی حال ہے، کہ جب تک ایمان اور عمل صالح دونوں کو ساتھ ساتھ وجود میں نہ لایا جائے، فلاح غیر ممکن ہے، عمل صالح کا مفہوم بہت وسیع ہے، اس کے اندر ہر قسم کے نیک اور اچھے کام شامل ہیں، جیسے سچائی، پاک بازی، دیانتداری، امانتداری، شرم و حیا، عدل وانصاف، حلم اور بردباری، رحم وکرم' تواضع وخاکساری' احسان' عفو ودرگزر' ایثار' اخلاص مودّت ومحبت' مہمان نوازی' تیمارداری، بیوہ اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک، اور حاجت مندوں کی حاجت برآری، اور خلق خدا کی خدمت اور خالق کی عبادت وغیرہ سب عمل صالح کی شاخیں ہیں، غرض ہر وہ نیک کام جو خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جائے، عمل صالح ہے۔

قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ ساتھ، جگہ جگہ عمل صالح کو ضرور بیان کیا گیا ہے، جس کا یہی مقصد ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ہونا ضروری ہے، بغیر عمل صالح کے ایمان کا اعتبار نہیں، اسلامی صداقت کی یہ ایک بڑی دلیل ہے، کہ یہ افراط وتفریط سے خالی ہے، انسانی نجات نہ صرف ایمان پر ہی موقوف رکھی ہے، جیسا کہ عیسائیوں میں ہے، اور نہ صرف نیکوکاری وتپسیا سے نروان کا درجہ ملتا ہے، جیسا کہ بعض مذہبوں میں ہے، بلکہ ان دونوں کی اہمیت اور اس کی جزاوثواب کی بابت قرآنی آیتوں کو سنیے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱)﴿ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ (البقرة: ٢٥)

(اور آپ ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیجیے، جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے، کہ یقیناً ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔)

یعنی خدا اور رسول ﷺ کی تصدیق کرنے اور عمل صالح کرنے والوں کے لیے ایسے عالیشان باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، اور وہاں ہر قسم کا عیش وآرام ہے۔

(۲) ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾

(البقرة: ٦٢)

(یقیناً جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہوئے، اور نصاریٰ، اور بے دین ہیں، (ان میں سے) جو بھی اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور عمل صالح کیے، تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس ثواب ہے، اور نہ ان کو کچھ ڈر ہے، اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی یہ تفسیر بیان فرماتے ہیں، کہ خدا کو کسی کی ذات سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے، اور نہ خاندانی وجاہت وپستی کا اس کے نزدیک کوئی اعتبار ہے، اور نہ کوئی امتیاز بلکہ ایمان اور عمل صالح پر دارومدار ہے، کوئی بھی ہو، رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانے کے مومن ہوں یا دورِ اسرائیل کے یہودی یا عہد عیسیٰ کے نصاریٰ ہوں، یا اپنے زمانے کے صابی، بہرحال کسی کا بھی زبانی دعویٰ معتبر نہیں ہے، بلکہ ان میں سے جس کا خالص ایمان خدا اور قیامت پر ہوگا، اور اعمال نیک ہوں گے، تو اس کے لیے خدا کے یہاں ضرور اچھا بدلہ ہے، نہ وہاں خوف ہے، اور نہ رنج وغم ہوگا۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے یہاں حسب ونسب کی اہمیت نہیں ہے وہاں عمل صالح ہی کی اہمیت ہے، جسکا ایمان صحیح ہے اور عمل صالح موجود ہے، وہی خدا کا مقرب ہے، خواہ حسب ونسب کے اعتبار سے کیسا ہی ہو

دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

دیکھئے حضرت نوح علیہ السلام کے نافرمان بیٹے کا کیا حشر ہوا عمل صالح نہ ہونے کی وجہ سے ﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ وہ خاندان نبوت سے الگ ہو کر غرق آب ہوا، خاندانی نسب نہ بچا سکا

حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی خیانت اور غیر عمل صالح کی وجہ سے تباہ وبرباد ہوگئی، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ﴾ (التحریم: ١٠)

(اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح اور لوط کی بیوی کی کہاوت بیان فرمائی ہے، کہ یہ دونوں ہمارے صالح بندوں کے گھر میں تھیں، ان دونوں نے ان کی نافرمانی کی، پس یہ دونوں صالح بندے ان دونوں غیر صالح عورتوں کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکے اور حکم دیا گیا، ان دونوں عورتوں کو دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل کردو۔)

حالانکہ یہ دونوں عورتیں دونبیوں کے نکاح میں تھیں، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والی تھیں، مگر ایمان اور عمل صالح کے نہ ہونے کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوئیں۔

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی تھیں، لیکن ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے جنت الفردوس میں داخل ہوئیں، سچ ہے اللہ تعالیٰ شکل وصورت اور مال ودولت کو نہیں دیکھتا، بلکہ تقویٰ اور عمل صالح ہی کو دیکھتا ہے، جو بھی ان دونوں خوبیوں سے متصف ہوگا، وہی اللہ کے نزدیک پیارا ہے، فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا﴾ (النساء: ۱۲٤)

(اور جو مرد یا عورتیں کچھ نیک کام کریں، بشرطیکہ وہ مؤمن ہوں، تو وہ جنت میں داخل ہوں گے، اور تل برابران پر ظلم نہ ہوگا۔)

یعنی جو مرد یا عورت ایمان کے ساتھ عمل صالح کرے، وہ جنتی ہے، اور ذرہ برابران پر ظلم نہ کیا جائے گا، یہی ایمان اور عمل صالح دیدار ولقاء الٰہی کا سبب بنے گا، فرمایا:-

﴿ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾

(کہف: ۱۱۰)

(جسے اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو، اسے عمل صالح کرنا چاہیے، اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔)

اسی ایمان اور عمل صالح کی ہر جگہ ضرورت ہے، اور ہر شخص سے ان ہی دونوں کا مطالبہ ہے، زندگی ایک مسلسل جہاد ہے، اور ایمان وعمل صالح اس جہاد میں کام آنے والے فولادی ہتھیار ہیں، بالکل درست کہا اقبال مرحوم نے

یقین محکم، عمل پیہم محبت فاتح عالم — جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

ایمان اور عمل صالح پر قرآن مجید میں جتنا زور دیا گیا ہے، غالبًا اتنا زور دوسرے مسئلوں پر نہیں دیا گیا ہو گا، کوئی سورۃ ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ سے غالبًا خالی نہیں ہوگی، اب آپ ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ والی آیت کو ترجمہ سمیت پڑھ کر ایمان کو تازہ کیجئے:

(۱) ﴿ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَo﴾

(البقرۃ: ۸۲)

(جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، اور اچھے اچھے کام کیے ہیں، یہی لوگ جنتی ہیں، اور ہمیشہ جنت میں ہی رہیں گے۔)

(۲) ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَo﴾ (البقرۃ: ۲۷۷)

(تحقیق جو لوگ ایمان لائے، اور عمل صالحہ کیے اور نماز کو قائم کیا، اور زکوۃ ادا کی، ان کے لیے رب کے پاس ثواب ہے، اور نہ انہیں خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۳)﴿ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ﴾ (ال عمران: ۵۷)
(جولوگ ایمان لے آئے، اور اچھے کام کیے، ان کو اللہ تعالیٰ پورا پورا اجر عطا فرمائے گا۔)
(۴) ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ﴾ (النساء: ۵۷)
(اور جولوگ ایمان لے آئے، اور انہوں نے اچھے کام کیے تو ہم عنقریب ان کو ایسے باغوں میں داخل کریں گے، جن میں نہریں بہتی ہں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔)
(۵) ﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴾
(طه: ۱۱۲)
(جو نیک عمل کرے گا، اور وہ ایماندار بھی ہو، تو اسے نہ بے انصافی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا ڈر ہوگا۔)
(۶) ﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كَاتِبُوْنَ ﴾
(الانبياء: ۹٤)
(جو مومن نیک عمل کرے گا، تو اس کی کوشش ومحنت کی ناقدری نہ ہوگی، اور اس کے عملوں کو ہم لکھنے والے ہیں۔)
(۷) ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴾ (حج: ۵۰)
(ایمان داروں اور عمل صالح کرنے والوں کے لیے بخشش ہے، اور عمدہ روزی ہے۔)
(۸) ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾
(المومنون: ۵۱)
(اے رسولو! پاکیزہ اور حلال چیزوں کو کھاؤ، اور عمل صالح کرو، میں تمہارے عملوں سے خوب واقف ہوں۔)
(۹) ﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (الفرقان: ۷۰)
(مگر جس نے توبہ کی، اور ایمان لایا، اور نیک عمل کیے تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔)
(۱۰) ﴿ وَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْمُفْلِحِينَ﴾ (القصص: ٦٧)

(جس نے توبہ کی، اور ایمان لے آیا، اور عمل صالح کیے، تو ممکن ہے کہ فلاح پانے والوں میں سے ہو جائے۔)

(۱۱) ﴿ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِينَ ﴾ (العنكبوت: ٩)

(جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے، ہم ان کو نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔)

(۱۲) ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴾ (كهف: ١٠٧-١٠٨)

(تحقیق جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، اور نیک عمل کیے ہیں، ان کی مہمانی کے لیے جنت الفردوس ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور کبھی یہاں سے نکلیں گے نہیں۔)

اس قسم کی اور بہت سی آیتیں ہیں، جن میں ایمان اور عمل صالح والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت میں رحمت، مغفرت، فردوس اور جنت کی نعمتوں کی بڑی بڑی بشارتیں دی گئی ہیں، آخرت میں عمل صالح کرنے والے کو جو ملے گا، وہ تو یقینی امر ہے، لیکن اس کے علاوہ دنیا ہی میں ان دونوں یعنی ایمان اور عمل صالح کی بدولت بڑی بڑی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں، جن کا بیان قرآن مجید میں متعدد جگہ مختلف لفظوں سے آیا ہے، دنیا کی تمکنت، خلافت، نیابت، سلطنت اور امارت اسی ایمان اور عمل صالح سے دستیاب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱۳) ﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (سورة النور: ٥٥)

(ایماندار اور عمل صالح والوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے، کہ انہیں ضرور بالضرور ملک کا حاکم بنا دے گا، جیسا کہ ان لوگوں کو بنا دیا تھا، جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لیے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا، جسے ان کے لیے پسند فرما چکا ہے، اور ان کے خوف وخطر کو امن وامان سے بدل دے گا، اگر میری ہی عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے، اس کے بعد جو میری ناشکری کرے گا، وہ یقیناً نافرمان ہی نافرمان ہے۔)

یعنی اللہ نے نیک عمل کرنے والے ایمانداروں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو زمین کا مالک بنا دے گا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لوگوں کا حاکم اور بادشاہ مقرر فرمادے گا، ملک ان کی وجہ سے آباد ہوگا، بندگان خدا ان سے دل شاد ہوں گے، آج یہ لوگوں سے لرزاں وترساں ہیں، کل یہ بامن واطمینان ہوں گے، حکومت ان کی ہوگی، سلطنت ان کے ہاتھوں میں ہوگی، الحمدللہ یہی ہوا بھی، مکہ، خیبر، بحرین، جزیرہ عرب اور یمن تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں فتح ہوگیا، ہجر کے مجوسیوں نے جزیہ دے کر ماتحتی قبول کرلی، شام کے بعض حصوں کا بھی یہی حال ہوا، شام اور روم کے ہرقل نے تحفے روانہ کیے، مصر کے والی نے بھی خدمت اقدس میں تحفے بھیجے، اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے اور عمان کے بادشاہوں نے بھی یہی کیا، اور اس طرح اپنی اطاعت گزاری کا ثبوت دیا، حبشہ کے بادشاہ اصحمہ رحمہ اللہ تو مسلمان ہو ہی گئے تھے، اور اس کے بعد جو والی حبشہ ہوا، اس نے بھی سرکار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں عقیدت مندی کے ساتھ تحائف روانہ کیے۔

پھر جب کہ اللہ رب العزت نے اپنے محترم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مہمانی میں بلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت صدیق اکبر نے سنبھالی، جزیرہ عرب کی حکومت انہوں نے مضبوط اور مستقل بنائی، ساتھ ہی ایک جرار لشکر سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں بلاد فارس کی طرف بھیجا، جس نے وہاں فتوحات کا سلسلہ شروع کیا، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ وغیرہ امراء کے ماتحت شام کے ملکوں کی طرف لشکر اسلام کے جانبازوں کو روانہ کیا، انہوں نے بھی یہاں محمدی جھنڈا بلند کیا، اور صلیبی نشان اوندھے منہ گرائے، مصر کی طرف مجاہدین کا لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سرداری میں روانہ فرمایا، بصری، دمشق، حران وغیرہ کی فتوحات کے بعد آپ بھی راہیٔ ملک بقا ہوئے، اور خدا کے الہام ہی سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے زبردست اورزورآور ہاتھوں میں سلطنت اسلام کی باگیں دے گئے، سچ تو یہ ہے، کہ آسمان کے تلے کسی نبی کے بعد ایسے پاک خلیفوں کا دور نہیں ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قوت، طبیعت، آپ کی نیک سیرت، آپ کے عدل کا کمال، آپ کی خدا ترسی کی مثال دنیا میں تلاش کرنا محض بے سود اور لاحاصل ہے، تمام ملک شام، پورا علاقہ مصر، اکثر حصہ فارس آپ کی خلافت کے زمانے میں فتح ہوا، سلطنت کسریٰ کے ٹکڑے اڑ گئے، خود کسریٰ کو منہ چھپانے کے لیے کوئی جگہ نہ ملی، کامل ذلت اور اہانت کے ساتھ بھاگتا پھرا، قیصر کو فنا کردیا، نام مٹادیا، اور شام کی سلطنت سے اسے دست بردار ہونا پڑا، قسطنطنیہ میں جاکر منہ چھپایا، ان سلطنتوں کی صدیوں کی جمع کی ہوئی دولت اور بے شمار خزانے ان بندگان خدا کے نیک نفس اور مسکین خصلت بندوں پر خرچ کیے، اور اللہ کے وہ وعدے پورے ہوئے، جو اس نے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کیے تھے۔

پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آتا ہے، اور مشرق ومغرب کی انتہا تک خدا کا دین پھیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جاتا ہے، خدائی لشکر ایک طرف اقصیٰ مشرق تک اور دوسری طرف انتہا مغرب تک پہنچ کر دم لیتا ہے، اور مجاہدین کی آبدار تلواریں، خدا کی توحید کو دنیا کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں پہنچا دیتی ہیں، اندلس، قبرص، قروان، اور چین تک آپ کے زمانے میں فتح ہوئے، کسریٰ قتل کر دیا گیا، اس کے ملک کا نام ونشان تک کھود کر پھینک دیا گیا، اور ہزار ہا برس کے آتش کدے بجھا دیئے گئے، اور ہر اونچے ٹیلے سے صدائے ''اللہ اکبر'' آنے لگی۔

دوسری جانب مدائن، عراق، خراسان، اور اہواز سب فتح ہو گئے، ترکوں سے جنگ عظیم ہوئی، آخران کا بڑا باشاہ خاقان خاک میں ملا، ذلیل وخوار ہوا، اور زمین کے مشرقی اور مغربی کونوں نے اپنے اپنے خراج بارگاہ عثمانی میں پہنچا دیے، حق تو یہ ہے، کہ مجاہدین کی ان جانبازیوں میں جان ڈالنے والے چیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن کی برکت تھی، آپ کو قرآن سے ایسا شغف تھا، جو بیان سے باہر ہے، قرآن کے جمع کرنے، اس کے حفظ کرنے، اس کی اشاعت کرنے، اس کے سنبھالنے میں جو نمایاں خدمتیں خلیفہ ثالث سے ظاہر ہوئیں، وہ یقیناً عدیم المثال ہیں، آپ کے زمانے کو دیکھو، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کو دیکھو، کہ آپ نے فرمایا تھا، میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے، یہاں تک کہ میں مشرق ومغرب کو دیکھ لیا، عنقریب میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچ جائے گی، جہاں تک مجھے اس وقت دکھائی گئی ہے۔ ❶

مسلمانو! رب کے اس وعدے کو، اور پیغمبر کی اس پیشین گوئی کو دیکھو، پھر تاریخ کے اوراق پلٹو، اور اپنی گزشتہ عظمت وشان کو دیکھ آؤ نظریں ڈالو، آج تک اسلام کا پرچم بحمد اللہ بلند ہے، اور مسلمان ان مجاہدین کرام کی مفتوح زمینوں میں شاہانہ حیثیت سے چل پھر رہے ہیں، بیشک اللہ کے رسول سچے ہیں۔

مسلمانو! حیف اور صد حیف اس پر جو قرآن اور حدیث کے دائرے سے باہر نکلے، حسرت اور صد حسرت اس پر جو اپنے آبائی ذخیرے کو غیر کے حوالے کر کے اپنے آباء اجداد کے خون کے قطروں سے خریدی ہوئی چیز کو اپنے نالائقوں اور بے دینوں سے غیر کی بھینٹ چڑھا دے اور سکھ سے بیٹھا اور لیٹا رہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کامل اور عمل صالح کی توفیق مرحمت فرمائے، اور دونوں جہان کی فلاح اور کامیابی سے سرخروئی عنایت فرمائے، آمین ثم آمین۔

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ ٥ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾

((وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ))

❶ مسلم: ٢/ ٣٩٠ كتاب الفتن باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض .... رقم الحديث ٧٢٥٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِيْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَيْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ يُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِيْكَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰہِ وَخَيْرَ الْھُدٰی ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَكُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّكُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَكُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّۃٌ يَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران: ١٠٤)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتی رہے اور بری باتوں سے منع کرتی رہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔)

یعنی کچھ لوگ ایسے کام کے لیے مستعد اور آمادہ رہیں کہ جو لوگوں کو وعظ ونصیحت سناتے رہیں اور نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے رہیں تاکہ دنیا میں امن وامان رہے اور فتنہ فساد نہ پیدا ہو خدا کی نافرمانی سے عذاب آتا ہے اور فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے اور نیکی اور اطاعت سے امن وامان رہتا ہے یہ کام دراصل سمجھدار کے لئے ضروری ہے عقلی اور نقلی حیثیت سے اس کی بڑی اہمیت ہے قرآن مجید کی متعدد آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے اس کی خوبی بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾ (سورۃ الذاریات: ٥٥)

(یعنی اے نبی! آپ لوگوں کو وعظ وتذکیر کیجئے کیوں کہ نصیحت ایمان والوں کو نفع پہنچاتی ہے۔)

اور وہ اس سے فائدہ اٹھا کر عمل صالح کرتے ہیں اور برائی سے باز رہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ﴾ (آل عمران: ١١٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔)

یعنی تم تمام امتوں میں سب سے افضل ہو اس لیے کہ تم میں یہ تین خوبیاں پائی جاتی ہیں (۱) تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو (۲) لوگوں کو بری باتوں سے روکتے ہو (۳) نیکیوں کا حکم دیتے ہو۔

اور جن میں یہ تین خوبیاں پائی جائیں گی وہ کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتے بلکہ ہمیشہ فائدے میں رہیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾ (سورة العصر: ۱ - ۳)

(نماز عصر کی قسم! بیشک و بالیقین انسان سراسر نقصان ہی نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جنہوں نے آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔)

یعنی حق پر قائم رہنے کی ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والے اور بری باتوں سے روکنے والے کبھی خسارے میں نہیں رہیں گے بلکہ ایسے لوگوں کے لیے دنیا و آخرت میں بڑے بڑے درجے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝﴾

(حم سجدة: ۳۳)

(اور اس سے اچھی بات والا کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو خدا کی بندوں کو خدا کی طرف بلائے اور خود بھی نیکی کرے اسلام قبول کرے اس سے زیادہ اچھی بات اور کس کی ہوگی یہ ہے جس نے اپنے آپ کو نفع پہنچایا اور خلق اللہ کو بھی اپنی ذات سے نفع پہنچایا یہ ان میں سے نہیں جو بڑے باتونی ہوتے ہیں کہتے ہیں مگر خود نہیں کرتے یہ تو خود بھی کرتا اور دوسروں سے بھی کہتا ہے یہ آیت عام ہے رسول اللہ ﷺ سب سے اولیٰ طور پر اس کے مصداق ہیں اور آپ کے قائم مقام جتنے بھی اعلان کرنے والے ہیں حتی کہ مؤذن جو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ کر لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے اور خود بھی نیک عمل کرتا ہے یہ سب اس آیت کریمہ میں داخل ہیں اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ.)) ❶

''جو اسلام میں کوئی اچھا کام کرے تو اس کو بھی ثواب ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے اور ان کے ثوابوں میں کمی بھی نہیں ہوگی اسی طرح گناہ کا کام ایجاد کرنے والے کو گناہ ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اسی کو ہوتا ہے اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں بھی کمی نہیں ہوگی۔''

لہٰذا بھلائی اور نیک بات کے بتانے والے اچھے اور کامیاب لوگ ہیں اور ان کی نیکیوں کی وجہ سے یعنی بری باتوں سے منع کرنے اور اچھی باتوں کے حکم کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذابوں اور آفتوں کو دور فرما دیتا ہے اور جب اسے چھوڑ دیا جاتا ہے تو انسان مصیبتوں میں گھر جاتا ہے یعنی نیکیوں کے بتانے اور برائیوں کے روکنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے اور اس کے چھوڑ دینے سے مصیبتیں آ جاتی ہیں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ سمجھانے کے لیے نہایت عمدہ مثال بیان فرمائی ہے جو بخاری شریف میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ:

((قَالَ مَثَلُ الْقَآئِمِ عَلٰی حُدُوْدِ اللّٰهِ وَ الْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰی سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِیْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰی مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ عَلٰی مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَّتْرُكُوْهُمْ مَآ اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا.)) ❷

''فرمایا جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں میں قائم رہے آگے نہ بڑھے اور جو ان میں گھس گیا گناہ میں پڑ گیا دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ بانٹ لی کسی نے اوپر کا درجہ لیا کسی نے نیچے کا اب جو لوگ نیچے کے درجے میں رہے وہ پانی کے لیے اوپر کے درجے والوں سے گذرے پھر کہنے لگے ہم نیچے ہی اپنے درجے میں ایک سوراخ کر لیں تو بار بار

❶ صحیح مسلم: ۲/ ۳۴۱ كتاب العلم باب من سن سنة حسنة او سيئة..... رقم الحديث ۶۸۰۰

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۳۳۹ كتاب الشركة باب هل يقرع فی القسمة والاستهام فيه رقم الحديث ۲۴۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں گے اگر اوپر والے ان کو چھوڑ دیں اور ایسا کرنے دیں تو سب ڈوب کر تباہ ہوں گے اور اگر ان کو روکیں تو آپ بھی بچیں گے اور دوسرے بھی بچ جائیں گے۔''

حدیث کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر نافرمانوں کو نافرمانی سے روکا جائے تو سب ڈوبنے سے اور آفتوں سے بچ جائیں گے ورنہ سب پر آفت آئے گی پہلے زمانے میں بہت سے لوگوں کو صرف اس وجہ سے ملعون قرار دیا گیا کہ وہ نہ برائیوں سے روکتے تھے اور نہ بھلائیوں کا حکم کرتے تھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝﴾

(المائدة: ٧٨)

(بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے وہ جو کرتے تھے روکتے نہ تھے جس کو بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔)

یعنی ارشاد ہے کہ بنو اسرائیل کے وہ کافر ملعون ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان ہی کے زمانے میں ملعون قرار پا چکے ہیں کیونکہ وہ خدا کے نافرمان تھے اور مخلوق خدا پر ظالم تھے تو راۃ انجیل، زبور اور قرآن سب کتابیں ان پر لعنت برساتی آئیں یہ اپنے زمانے میں بھی ایک دوسرے کو برے کاموں پر دیکھتے تھے لیکن خاموش بیٹھے رہتے تھے حرام کاریاں اور گناہ کھلے عام ہوتے تھے اور کوئی کسی کو روکتا نہ تھا یہ تھا ان کا بدترین فعل۔

مسند احمد اور ترمذی میں ہے کہ یا تو تم بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر بھی اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے گا تم اس سے دعائیں بھی کرو گے لیکن وہ قبول نہیں فرمائے گا ابن ماجہ میں ہے اچھائی کا حکم دو اور برائی سے مخالفت کرو، اس سے پہلے کہ تمہاری دعائیں قبول ہونے سے روک دی جائیں ❶ صحیح حدیث میں ہے تم میں سے جو شخص خلاف شرع کام دیکھے اس پر فرض ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے مٹائے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے اور یہ بہت ہی ضعیف ایمان والا ہے۔ ❷

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٣٨٨ و ترمذی: ٣/ ٢٠٩

❷ صحیح مسلم: ١/ ٥١ كتاب الايمان باب بيان كون النهى عن المنكر من الايمان و ان الايمان يزيد و ينقص : رقم الحديث ١٧٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسند احمد میں ہے کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب نہیں کرتا لیکن اس وقت کہ برائیاں ان میں پھیل جائیں اور وہ باوجود قدرت کے انکار نہ کریں اس وقت عام و خاص کو سب کو اللہ تعالیٰ عذاب میں گھیر لیتا ہے۔ ❶

ابوداؤد میں ہے کہ جس جگہ خدا کی خطائیں ہونا شروع ہو جائیں جو وہاں ہو اور ان خلاف شرع امور سے ناراض ہو وہ مثال اس کی ہے جو وہاں حاضر ہی نہ ہو اور جو ان خطاؤں سے راضی ہو گو وہاں موجود نہ ہو وہ ایسا ہے گویا ان میں حاضر ہے۔ ❷ ابوداؤد میں ہے لوگوں کے عذر جب تک منقطع نہ ہو جائیں وہ ہلاک نہ ہوں گے۔ ❸

ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ افضل جہاد کلمہ حق ظالم بادشاہ کے سامنے کہنا ہے۔ ❹

ابن ماجہ میں ہے کہ جمرہ ثانیہ کے پاس آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک شخص آیا اور آپ سے سوال کیا آپ خاموش ہو رہے جب جمرہ عقبی پر کنکری مار چکے اور سواری پر سوار ہونے کے ارادے سے پاؤں رکاب میں رکھے تو دریافت فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے اس نے کہا حضور میں حاضر ہوں فرمایا کلمہ حق ظالم بادشاہ کے سامنے کہہ دینا۔ ❺ جب اسے اللہ تلقین حجت کرے گا تو یہ کہے گا کہ تجھ سے تو میں نے امید رکھی اور تو لوگوں سے خوف کھا گیا۔ ❻ مسند احمد میں ہے کہ مسلمانوں کو اپنے تئیں ذلیل نہ کرنا چاہیے لوگوں نے پوچھا یہ کیسے فرمایا ان بلاؤں کو سر پر لینا جن کی برداشت کی طاقت نہ ہو۔ ❼

---

❶ کتاب الزهد لابن المبارك ص ٤٧٦ رقم الحديث ١٣٥٢ و مسند احمد: ٤/ ١٩٤ و شرح السنه: ١٤/ ٣٤٦، رقم الحديث ٤١٥٥

❷ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢١٨ كتاب الملاحم باب الامر و النهی، رقم الحديث ٤٣٣٨ و طبرانی کبیر: ١٧/ ١٣٩ رقم الحديث ٣٤٥

❸ مسند احمد: ٤/ ٢٦٠ و ابوداؤد: ٤/ ٢١٨ كتاب الملاحم باب الامر و النهی رقم الحديث ٤٣٤٠

❹ مسند احمد: ٣/ ١٩ و ابو داؤد: ٤/ ٢١٧ كتاب الملاحم باب الامر و النهی رقم الحديث ٤٣٣٧

❺ ابن ماجه: كتاب الفتن- باب الامر بالمعروف الخ رقم الحديث ٤٠١٢، الترغيب: ٣/ ٢٢٥، سلسلة الصحيحه ٤٩١

❻ ابن ماجه: كتاب الفتن- باب الامر بالمعروف الخ رقم الحديث ٤٠١٧، و مسند احمد: ٣/ ٢٩، ٧٧ و مسند حمیدی: ٧٣٩

❼ جامع الترمذی: ٣/ ٢٤٣ كتاب الفتن باب فی نسخة لايتعرض من البلاء لما لا يطيق رقم الحديث: ٢٢٥٤، ابن ماجه: كتاب الفتن- باب الامر بالمعروف الخ رقم الحديث ٤٠١٦ و مسند احمد: ٥/ ٤٠٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس مذکورہ بالا بیان کی تائید میں سورہ اعراف کی یہ آیت ہے:

﴿ وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ ﴾ (اعراف: ۱۶۳- ۱۶۶)

(اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو کہ دریائے شور کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھئے جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے' جب کہ ان کے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو نصیحت کیوں کیے جاتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شاید وہ ڈر جائیں سو جب وہ اس امر کے تارک ہی رہے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری بات سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو زیادتی کیا کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا بوجہ اس کے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے یعنی جب وہ جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے ان کو کہہ دیا کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ۔)

چونکہ یہ لوگ بحیرہ قلزم کے کنارے پر آباد تھے' مچھلیوں کا کاروبار کرتے تھے اور اسی کی خرید وفروخت میں لگے رہتے تھے ہفتہ کے روز مچھلیوں کا شکار کرنا ان کے لیے حرام کر دیا گیا لیکن جب وہ حیلہ بہانہ کر کے شکار کرنے لگے تو غضب الٰہی کا دروازہ ان پر کھل گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے بارے میں فرماتے جیسا کہ ابن کثیر کے پہلے پارے میں ہے کہ ان پر جمعہ کی عزت وادب کو فرض کیا گیا تھا لیکن انہوں نے جمعہ کے دن کو پسند نہ کیا اور ہفتہ کے دن کو رکھا اس دن کی عزت کے طور پر ان پر شکار کھیلنا وغیرہ اس دن حرام کر دیا گیا ادھر خدا کی آزمائش کی بنا پر ہفتے والے تمام دن مچھلیاں اوپر جایا کرتی تھیں اور کودتی اچھلتی رہتی تھیں۔ اور دنوں نظر بھی نہیں آتی تھیں۔ ایک مدت تک تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لوگ خاموش رہے اور شکار کھیلنے سے رکے رہے ازاں بعد ان میں سے ایک شخص نے یہ حیلہ نکالا کہ ہفتہ والے دن مچھلی کو پکڑ لیا اور پھندے میں پھانس کر ڈوری کو کنارے پر کسی چیز سے باندھ لیا اتوار کے دن جا کر نکال لیا اور پکا کر کھائی لوگوں نے بھی اس حیلے کو پسند کیا اور اس طرح پاس پاس گڑھے کھود لیے ہفتہ والے دن جب مچھلیاں اس میں آ جاتیں تو اسے بند کر دیتے اور اتوار والے دن اسے پکڑ لاتے تھے کچھ لوگ جو ان میں نیک دل اور سچے مسلمان تھے وہ انہیں روکتے اور منع کرتے رہے، لیکن ان کا جواب یہی ہوتا تھا کہ ہم ہفتے کو شکار نہیں کھیلتے ہم تو اتوار والے دن پکڑ لاتے ہیں ان شکار کھیلنے والوں اور ان منع کرنے والوں کے سوا ایک گروہ ان میں اور ہو گیا جو مصلحت وقت برتنے والے اور دونوں فرقوں کو راضی رکھنے والے تھے بلکہ روکنے والوں سے کہتے تھے کہ تم اس قوم کو کیوں وعظ و نصحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرے گا یا سخت عذاب کرے گا اور تم اپنا فرض ادا کر چکے انہیں منع کر چکے جب نہیں مانتے تو انہیں چھوڑ دو یہ جواب دیتے کہ ایک تو ہم خدا کے یہاں معذور ہو جائیں گے اور دوسرے اس لیے بھی کہ شاید آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں یہ مان جائیں گے اور عذاب خدا سے نجات پا جائیں گے۔

بالآخر اس مسلم جماعت نے اس حیلہ جو فرقے کا بالکل بائیکاٹ کر دیا اور ان سے بالکل الگ ہو گئے بستی کے درمیان ایک دیوار کھینچ لی اور ایک دروازہ اپنے آنے جانے کا رکھا اور ایک دروازہ حیلہ گر نافرمانوں کے لیے اس پر بھی ایک مدت اسی طرح گذر گئی ایک دن صبح مسلمان جاگے دن چڑھ گیا لیکن اب تک ان لوگوں نے اپنا دروازہ نہیں کھولا اور نہ ان کی آوازیں آ رہی تھیں یہ لوگ متحیر تھے کہ آج کیا معاملہ ہے آخر جب زیادہ دیر لگ گئی تو ان لوگوں نے دیوار پر چڑھ کر دیکھا تو وہاں عجب منظر نظر آیا دیکھا کہ وہ تمام لوگ مع عورتوں بچوں کے بندر بن گئے ہیں۔ ان کے گھر جو راتوں کو بند تھے اسی طرح بند ہیں اور اندر وہ کل انسان بندر کی صورتوں میں ہیں جن کی دمیں نکلی ہوئیں ہیں بچے چھوٹے بندروں کی شکل میں مرد بڑے بندروں کی صورت میں اور عورتیں بندریاں بنی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک پہچانا جاتا ہے کہ یہ فلاں مرد ہے اور یہ فلاں عورت ہے اور یہ فلاں بچہ ہے نافرمانی کرنے والے اور نافرمانی سے منع نہ کرنے والے دونوں عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا.)) ❶

❶ سنن ابی داوٗد: ٤/ ٢١٤ کتاب الملاحم باب الامر و النھی رقم الحدیث ٤٣٣٢ و ابن ماجہ: کتاب الفتن باب الامر بالمعروف و النھی عن المنکر، رقم الحدیث ٤٠٠٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’جس بستی اور شہر میں کوئی گناہ کا کام کر رہا ہو اور وہاں کے لوگ اس کو اس گناہ سے روکنے پر قادر ہوں اور پھر بھی اس کو نہیں روکتے اور منع کرتے تو مرنے سے پہلے سب خدائی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔‘‘

نیکی کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا ضروری ہے خواہ گھر کا آدمی ہو یا پاس پڑوس کا ہو اگر خود نمازی ہے اور گھر والوں یا پاس کے لوگوں کو نماز پڑھنے کا حکم نہیں کرتا ہے اور ان کو دیگر برائیوں سے نہیں روکتا ہے تو قیامت کے دن یہ بے نمازی پڑوسی کا دامن پکڑ کر خدا کے سامنے پیش ہوگا اور وہ کہے گے خدایا اس نے میری خیانت کی ہے اور میری حق تلفی کی ہے یہ نمازی پڑوسی اپنی صفائی میں کہے گا کہ خدایا نہ میں نے اس کی خیانت کی ہے اور نہ حق تلفی کی ہے وہ بے نمازی کہے گا کہ خدایا یہ سچ تو کہتا ہے' لیکن اس نے مجھے گناہوں سے نہیں روکا ہے اس لیے میری خیانت اور حق تلفی کی ہے۔

مومن کی یہی شان ہے کہ وہ نیکیوں کا مجسمہ ہوتا ہے وہ خود بھی بھلائی کرتا ہے اور لوگوں کو بھی بھلائی کا حکم دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومن کامل کی یہ نشانی بتائی ہے۔

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○﴾ (سورة التوبة: ٧١)

(مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے مدد معاون اور دوست ہیں بھلائیاں سکھاتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ عزت و غلبے والا حکمت و درست کاری والا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور اسی سورۃ توبہ کے آخر میں ان مومنین کاملین کی یہ توصیف بیان فرمائی ہے:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾

(التوبة: ١١٢)

(وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رکھنے والے اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے اور ایسے مومنین کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔)

یہ آیت پاک ان مومنین کی تعریف میں ہے کہ اللہ نے جن کی جانیں اور جن کے مال ان کی ان صفات جمیلہ کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ وہ تمام گناہوں اور سارے فواحش سے باز رہتے ہیں اور اپنے رب کی عبادت پر قائم ہیں اپنے اقوال وافعال پر بڑی کڑی نظر رکھتے ہیں اقوال میں خاص ترین چیز تو خدا کی حمد ہے اسی لیے فرمایا الحامدون اور افعال واعمال کی رو سے افضل اعمال صیام ہیں صیام کہتے ہیں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کو اسی طرح رکوع وسجود سے مراد نماز ہے چنانچہ کہا گیا اَلرّٰکِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ وہ عبادتیں کر کے صرف اپنا ہی فائدہ نہیں کرتے بلکہ اللہ کے دوسرے بندوں کو بھی ہدایت کر کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہو کر فائدہ پہنچاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کون سا کام سزاوار ہے اور کون سے کاموں سے ترک واجب ہے اور علما اور عملا دونوں طرح سے حلال وحرام کے بارے میں خدا کی حدود کی حفاظت پیش نظر رہتی ہے چنانچہ وہ بذات خود عبادتِ حق اور خیر خواہی خلق دونوں طرح کی عبادت کے علمبردار ہوتے ہیں۔ اسی لیے فرمایا پروردگار نے کہ مومنین کو خوشخبری دے دو کیونکہ ایمان ان دونوں کے اجماع کا نام ہے اور پوری طرح کی سعادت تو اسی کو حاصل ہے جو ان دونوں باتوں سے متصف ہو۔ (تفسیر ابن کثیر)

ان باتوں کی ذمہ داری ہر چھوٹے بڑے پر ہے جو جس درجے ومرتبے کے لائق ہے اسی لحاظ سے اسے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

((اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ.)) (1)

''یعنی تم خبردار ہو، تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری اور نگرانی کی بابت دریافت کیا جائے گا جو لوگوں کے سردار اور حاکم ہیں وہ لوگوں پر چرواہے ہیں اور ان کے محافظ ونگہبان ہیں اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور ہر شخص اپنے گھر والوں کا چرواہا ہے اس سے بھی حساب لیا جائے گا عورت بھی اپنے خاوند کے مال واولاد کی نگہبان ہے، اس

(1) صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۵۷ کتاب الاحکام باب قول اللہ' اطیعوا اللہ .... رقم الحدیث ۱۷۳۸ صحیح مسلم: ۲/ ۱۲۲ کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامیر العادل و عقوبۃ الجائر ... رقم الحدیث ۴۷۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے حساب لیا جائے گا اور غلام بھی اپنے آقا کے مال وغیرہ کا چرواہا اور محافظ ہے اس سے بھی سوال کیا جائے گا لہذا تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری اور فرض کی ادائیگی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی کام شریعت کے خلاف دیکھے تو اس سے اپنی ہمت کے مطابق روکے اور منع کرے سب سے زیادہ شریف انسان وہ ہے جو خود بھی بھلائی کرے اور برائیوں سے باز رہے اور دوسرے لوگوں کو بھی اچھی باتوں کی تلقین کرتا رہے اور ناشائستہ حرکات سے منع کرتا رہے یہ بڑی ہمدردی کی بات ہے کہ لوگوں کو بھلائیوں پر آمادہ کرے اور برے کاموں سے بچانے کی کوشش کرے یہی خدمت خلق کی بہترین صورت ہے ایسے ہی لوگ دنیا و آخرت میں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ دعوت الی الحق اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے تشریف لائے تو جو متبع رسول ہونے کا مدعی ہے اس کے ذمہ یہ بھی فریضہ ہے اگر اس فریضہ کی ادائیگی میں غفلت اور مداہنت سے کام لے تو وہ آپ کے طریقہ اور روش پر نہیں ہے اس کا ایمان اور اسلام ناقص ہے کیونکہ حق کا اظہار کرنا ایمان کی شرائط میں سے ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اسلام یہ ہے کہ اللہ کو ایک جانو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نماز پڑھو رمضان کے روزے رکھو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اور اپنے عیال کو سلام کرو جس نے ان میں سے کسی ایک کام کو نہیں کیا اس کے اسلام کا ایک حصہ ناقص ہے اور جس نے سب کو ترک کر دیا ہے تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ ❶ (حسن ہے)۔

دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اسلام آٹھ حصوں کے مجموعہ کا نام ہے اسلام ایک حصہ ہے اور نماز ایک حصہ ہے اور زکوۃ ایک جزو ہے اور روزہ ایک حصہ ہے اور حج ایک حصہ ہے اور امر بالمعروف ایک حصہ جہاد ایک حصہ ہے جس نے ان حصوں کو حاصل نہیں کیا وہ بہت بدقسمت اور محروم ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا فتنہ میں مبتلا کرتا ہے ❷ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ﴾ (الانفال: ۲۵)

(اس عذاب اور فتنہ سے ڈرتے اور بچتے رہو جو تم جیسے خاص گنہ گاروں پر ہی نہیں پڑتا۔)

(وثقہ احمد)

❶ مستدرك: ۱/ ۲۱ كتاب الايمان باب الاسلام ان تعبد الله ....

❷ مسند بزار بحواله الترغيب: ۳/ ۲۳۲' مجمع الزوائد: ۱/ ۴۳ باب فی بیان فرائض الاسلام... ، ۱/ ۲۹۷ باب فرض الصلوٰة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بلکہ دوسرے بھی اس کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں، جیسے قحط، گرانی، طاعون اور ظالم حاکموں کا مسلط ہونا، ہاں اگر ظالموں کو ظلم اور باغیوں کو سرکشی اور مفسدین کو فساد سے روکتے ہیں تو بس بچتے رہیں گے۔

پہلے زمانے والوں پر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب آیا کسی پر رات کے وقت اور کسی پر دن کو سوتے وقت اور کسی پر جاگتے ہوئے عذاب آیا اسی طرح موجودہ زمانے میں ہنگاموں اور طوفانی سیلابوں کی صورت میں جو تباہی آ رہی ہے وہ بھی عذاب خداوندی کا ایک ادنیٰ حصہ ہے اور یہ تباہی صرف اس لیے ہے کہ انسان کی آنکھ کھل جائے اور دنیا والے اپنی سرکشی چھوڑ کر سب سے بڑی طاقت والے کے سامنے جھک جائیں ورنہ ان تباہیوں سے اگر ہمیں عبرت حاصل نہ ہوئی تو ہمیں ایک ایسے بڑے عذاب وتباہی کے لیے تیار رہنا چاہیے جس سے پوری دنیا الٹ پلٹ ہو جائے گی پوری انسانیت تباہی کے چکر میں پھنس جائے گی قرآن مجید میں اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾

(حم السجدة: ۲۱)

(اور ہم ان کو چھوٹے چھوٹے عذاب چکھائیں گے سوائے بڑے عذاب کے تاکہ وہ گناہوں سے باز آ کر ہماری طرف رجوع کریں۔)

اب بھی موقع ہے کہ اس بحرانی وقت میں صلاح ورشد امن وتقوی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے تیار ہو جائیں تاکہ آنے والے ظلم وتعدی اور الحاد ودہریت کے لشکر سے مقابلہ پر میدان میں آ سکیں کتاب وسنت میں جہاد فی سبیل اللہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور درحقیقت دونوں ایک ہی ہیں صرف لفظوں کا فرق ہے۔

''جہاد'' جہد سے مشتق ہے جس کے معنی محنت، مشقت، کوشش اور کسی کام کے لیے سخت تکلیف برداشت کرنے کے ہیں امام راغب نے جہاد کی یہ تعریف کی ہے کہ دشمن کے حملے کے مدافعت میں اپنی پوری کوشش کرنا وہ دشمن ظاہری ہو یا باطنی۔ (مفردات)

اس ظاہری اور باطنی دشمن کی مدافعت کرنی اور اس کو ظلم وضلالت سے روکنا اور خیر وصلاح کی طرف بلانا جہاد ہے خواہ زبان وقلم سے ہو خواہ ہاتھ وطاقت اور تلوار سے ہو اور اسی کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی کہتے ہیں اس معنی کی طرف رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی امت میں ایسے لوگوں کو پیدا کر دیا تھا جو اپنے نبی کی سنت پر چلتے اور ان کے حکم کی پیروی کرتے تھے ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے نبیوں کی پیروی کو چھوڑ دیا ان کا قول ان کے فعل کے اور ان کا فعل ان کے قول کے مخالف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھا جس کام کے کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اسی کو کرتے تھے۔

اور جس کام کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ نہیں کرتے تھے اور جوان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے پھر اس کے بعد ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ ❶

اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے آیا اور نہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ دونوں ایک ہی حکم کے دو نام ہیں پس وہ ہر کوشش جو حق کے لیے ہو اور ہر وہ مال جو سچائی اور نیکی کی خاطر ہو اور ہر وہ محنت اور مشقت جو صداقت کے نام پر ہو ہر وہ تکلیف اور مشقت و مصیبت جو اپنے جسم و جان پر ہو اور وہ راہ حق میں برداشت کی جائے ہر وہ قید خانہ کی زنجیر اور بیڑی جو اعلان حق کی وجہ سے پاؤں میں پڑے ہر وہ پھانسی کا تختہ جس پر جمال حق و صداقت کا عشق لے جا کر کھڑا کر دے غرضیکہ ہر قربانی جو بذریعہ جان و مال اور زبان و قلم کی سچائی اور حق کی راہ میں کی جائے جہاد فی سبیل اللہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔

حدیث شریف میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَنْفُسِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ.)) ❷

''باطل پرستوں کے مقابلہ میں اپنی جان اپنے مال اور اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرو۔''

یعنی فرض جہاد کبھی حرب وقتال کی صورت میں کبھی اعلان حق کے لیے مال لٹانے کی صورت میں کبھی زبان سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی شکل میں انجام پاتا ہے (عمل بھی نہایت ضرور ہے) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ خود بھی مومن کامل اور متبع سنت متقی اور پرہیزگار ہو اور اسلامی احکام کا پورے طور پر پابند ہو اگر وہ نیکی کا حکم کرتا ہے لیکن خود نیکی نہیں کرتا اور برائی سے منع بھی کرتا ہے لیکن خود برائی سے باز نہیں آتا تو وہ خدا کا نافرمان ہے اور اس کے لیے بھی وعیدیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ فرمایا ہے:

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾

(سورۃ البقرۃ: ٤٤)

---

❶ صحیح مسلم: ١/ ٥٢ کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان ... رقم الحدیث ١٧٩

❷ سنن ابی داؤد: ٢/ ٣١٨ کتاب الجھاد باب کراھیة ترک الغزو' رقم الحدیث ٢٤٩٣' و سنن نسائی: کتاب الجھاد باب وجوب الجھاد' رقم الحدیث ٣٠٩٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(کیا تم لوگوں کو بھلائیوں کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھلائیوں سے بھلا بیٹھے ہو اور تم قرآن مجید اور کلام الٰہی کو پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔)

یعنی لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو تو خود بھی اس کے عامل بن جاؤ یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ دوسروں کو کہے اور خود نہ کرے اس آیت میں خود عمل نہ کرنے کی وجہ سے ان کی مذمت کی گئی ہے' اچھی بات کہنا تو خود اچھا ہے ہی بلکہ واجب اور فرض ہے لیکن اس کے ساتھ اس پر عمل کرنا بھی چاہیے جیسا کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْھٰکُمْ عَنْہُ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ٥﴾ (سورۃ ھود: ٨٨)

(یعنی میں ایسا نہیں ہوں کہ تمہیں روکوں اور خود کروں میرا ارادہ تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح کا ہے میری توفیق اللہ کی مدد سے ہے میرا بھروسہ اللہ پر ہے اور میری رغبت اور رجوع بھی اسی کی طرف ہے۔)

پس نیک کاموں کے کرنے کو کہنا بھی واجب اور خود کرنا بھی واجب' ایک کے نہ کرنے سے دوسرا بھی چھوڑ دیا جائے یہ نہ چاہیے۔

((رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ مَنْ ھٰٓؤُلَآءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ الْخُطَبَآءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ وَھُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ.)) [1]

''معراج والی رات میں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو جبرائیل امین نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب اور واعظ و عالم ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھاتے تھے مگر خود نہیں کرتے تھے باوجود علم کے سمجھ نہیں رکھتے تھے۔''

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت ابووائل بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈالا جائے گا' اس کی آنتیں نکل آئیں گی اور وہ ان کے اردگرد چکر کھاتا رہے گا اور جہنمی اس کے اردگرد جمع ہو کر پوچھیں گے کہ حضرت آپ تو ہمیں اچھی

---

[1] مسند طیالسی ص ٢٧٤ رقم الحدیث ٢٠٦٠ و مسند احمد: ٣/١٢٠' ٢٣١' ٢٣٩'
شعب الایمان للبیھقی ١٧٧٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باتوں کا حکم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے تھے یہ آپ کی کیا حالت ہے؟ وہ کہے گا افسوس میں تمہیں کہتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا میں تمہیں روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔ ❶

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت کے عذابوں سے بچائے اور نیک عملوں کی توفیق بخشے۔ آمین۔

﴿ أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِالْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِينَ- وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. ﴾

☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

❶ صحيح بخاري: ١/ ٤٦٢ كتاب بدء الخلق باب صفة النار و انها مخلوقة ---- رقم الحديث ٣٢٦٧- صحيح مسلم: ٢/ ٤١٢ كتاب الزهد باب عقوبة من يامر بالمعروف و لا يفعله --- رقم الحديث ٧٤٨٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ماہ ربیع الاول اور میلاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ط هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾ (سورة الجمعة)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے جو بادشاہ غالب وحکمت والا ہے وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اوران کو پاک کرتا ہے اورانہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔)

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (سورہ احزاب: ٥٦)

(اور فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے نبی پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴾ (سورہ احزاب:٤٥)

اور ارشاد باری ہے: (اے نبی! ہم نے یقیناً آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چراغ بنا کر بھیجا ہے۔)

یہ سراج منیر اور آفتاب نبوت ربیع الاول کے مہینے میں عرب کی سرزمین مکہ مکرمہ سے طلوع ہوا اور صرف عرب ہی کی سرزمین کو نہیں بلکہ اپنے نور سے سارے عالم کو منور کیا۔

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ))

اس آفتاب نبوت کے طلوع ہونے سے پہلے دنیا کا گوشہ گوشہ تاریک تھا حق وصداقت کی روشنی سے محروم تھا' رشد وہدایت کا چراغ گل اور تہذیب وتمدن کا ستارہ غروب ہو چکا تھا نیز دنیا حق پرستی کے نام سے بالکل ناآشنا ہو چکی تھی' باطل اور ظلم پرستوں کی سلطنت عروج پر تھی اور فسق وفجور کا بازار گرم تھا' جگہ جگہ زنا کاری' شراب خوری' اور قمار بازی ہو رہی تھی اور دختر کشی کا عام رواج تھا خاندانی تنازعات اور دشمنی کا بدلہ نسل بعد نسل چلتا رہتا تھا ہر جگہ جہالت اور بربریت پھیلی ہوئی تھی خدا پرستی کا بھول کر بھی تصور نہ آتا تھا ایسی حالت میں رب العالمین کی غیرت وحمیت کو حرکت ہوئی اور دریائے رحمت جوش میں آیا' روئے زمین میں توحید الٰہی کی اشاعت کے لئے اور لوگوں میں اخلاق فاضلہ پیدا کرنے اور خصائل حمیدہ کی روح پھونکنے کے لئے ایک ماہر معلم کی ضرورت پیدا ہوئی' جو اخلاق وسیاست واصول حکمرانی وقواعد سلطنت وضوابط رعایا پروری ومعدلت گستری کی عملی تعلیم دینے والا اور ہر کام کے محاسن ونقائص سے آگاہ کرنے والا' نیز دنیا وآخرت کی صحیح سچی اور خیر وشر کی جزا وسزا کی خبر دینے والا مصلح اور بے غرض محسن اعظم ہو اور امین صادق ہو۔

چنانچہ عرب کی سرزمین میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور نبوت کا بیش بہا خلعت عنایت فرما کر داعی الی اللہ اور شاہد حق نذیر وبشیر اور سراج منیر کے القاب سے مشرف فرما کر مبعوث فرمایا جیسا کہ آیت نمبر تین میں گزر چکا ہے۔

اس روشن چراغ کی روشنی چاند اور سورج سے زیادہ ہے مخلوق خدا جس طرح آفتاب اور ماہتاب کی روشنی کی محتاج ہے اس سے کہیں زیادہ اس سراج منیر کی روشنی کی محتاج ہے اس چاند اور سورج سے دوسرا چاند اور سورج روشن نہیں ہو سکتا' لیکن اس سراج منیر سے بے شمار چراغ روشن ہوئے' اور ان شاء اللہ ہوتے رہیں گے' آفتاب صرف رات کی تاریکی کو دور کر سکتا ہے لیکن نبوت کا چراغ کفر وشرک اور عقائد باطلہ واخلاق ذمیمہ کی ظلمتوں کو مٹاتا ہے اور ہٹا دیتا ہے' یہ آفتاب غروب ہو کر تاریکیوں میں چھپ جاتا ہے لیکن چراغ نبوت کی روشنی رات دن میں برابر رہتی ہے لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا. ❶

---

❶ ابن ماجه المقدمه باب اتباع السنة رقم الحديث ٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ آفتاب محدود وقت میں زمین کے ایک حصہ کو روشنی پہنچاتا ہے لیکن چراغ رسالت شب و روز اپنی نورانی ضیاپاشیوں سے روشنی پہنچاتا ہے اور غیر فانی شعاعوں سے جہالت' ظلمت الحاد' کفر و شرک کی تاریکیوں کو دور کرتا رہتا ہے' نیز لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو صحیح عقائد کی چمک سے منور کرتا رہتا ہے اسی کی چمک سے دنیا نے تمدنی' معاشی و سیاسی اور اقتصادی روشنی حاصل کی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ربیع الاول کا مہینہ نہایت خیر و برکت کا مہینہ ہے اس کی نویں تاریخ نہایت ہی سعید و مسرت آمیز ہے اور دوشنبہ کا دن بھی فیض و نور سے لبریز ہے کیونکہ اس دن مصلح اعظم رہبر عالم' سید الاولین والآخرین' شفیع المذنبین' خاتم النبین' رحمۃ للعالمین' احمد مجتبیٰ' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

درحقیقت یہ دن تمام کائنات عالم کے لئے خیر و برکت و سعادت کا دن ہے اس دن جتنا بھی خوشی و مسرت کا اظہار کیا جائے کم ہے لیکن اس ظاہری جشن سے ہم اپنے منصبی فرائض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان رسمی محفلوں اور مروجہ میلاد خوانیوں سے شفیع المذنبین ﷺ ہی خوش ہو سکتے ہیں جب تک ہم آپ کے اسوہائے حسنہ پر عمل نہ کریں اور آپ کی سچی تابعداری نہ کریں رسول اللہ ﷺ کی یہی محبت نہیں کہ سال میں ایک دن روشنی کر کے آپ کی ولادت شریفہ کا ذکر سن لیں' نہ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں اور نہ دیگر اسلامی ارکان و احکام کے متبع ہوں آپ کی سچی محبت آپ کی سچی تابعداری سے ہوتی ہے اور اس اطاعت میں آپ کی خوشی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد سے راویت ہے کہ:

((اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جَارَہٗ مَنْ جَاوَرَہٗ.)) ❶

''ایک روز رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا' آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے وضو کے پانی کو تبرکا اپنے جسموں پر ملنا شروع کیا' رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا کس چیز نے تم کو اس کام پر آمادہ کیا' ان لوگوں نے عرض کیا' کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کام پر آمادہ کیا اس پر آپ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو' کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے یا اللہ اور اس کا رسول اس

❶ شعب الایمان بیہقی: ۲/ ۲۰۱ رقم الحدیث ۱۵۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے محبت کریں تو اسے چاہیئے کہ جب بولے تو سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے
تو اس کو ادا کرے اور ہمسایوں کے ہمسائیگی کا حق ادا کرے۔''

پس عاشق رسول ﷺ کے دعویدار کے لئے یہ ضروری ہے کہ نبی کریم کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں، جن ناجائز کاموں سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہے جہاں یہ مہینہ مسرت وشادمانی کا ہے اسی کے ساتھ یہ رنج وغم اور افسوس کا بھی مہینہ ہے، یعنی اسی ماہ ربیع الاول کی بارھویں تاریخ کو دوشنبہ کے دن میلاد شریف کے تریسٹھ سال بعد رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے، رحلت فرمانے سے کچھ ہی پہلے مزارات پرستی کے روکنے کے لیے فرمایا۔

((لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔)) ❶

''یہود ونصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو، جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

ان شعروں میں آپ ﷺ کی ذات مقدس ہی کی طرف اشارہ ہے۔

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم — نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم — کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم

آخری وصیت:

((اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ.)) ❷

نماز پڑھتے رہنا اور اپنے زیردستوں کا خیال رکھنا ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى.)) ❸ کہتے کہتے آپ کی روح مبارک جسم اطہر سے پرواز کر کے عالم قدس میں پہنچ گئی، ((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ))

بہر حال اس ماہ میں خوشی بھی ہے اور غم بھی، مسرت بھی ہے اور شادمانی بھی اور افسوس وصدمہ بھی ہے آپ کی ذات شریف میں دونوں حیثیتیں ہیں، محبّ رسول ﷺ کے لئے اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے، افراط وتفریط ٹھیک نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا:

((لَا تُطْرُوْنِي كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ.)) ❹

---

❶ صحيح بخاري: ١/ ١٧٧ كتاب الجنائز باب مايكره من اتخاذ المساجد على القبور. رقم الحديث ١٣٣٠

❷ ابن ماجه كتاب الجنائز باب مرض رسول الله ﷺ رقم الحديث ١٦٢٥

❸ بخاري: ٢/ ٦٤١ كتاب المغازي باب اخر ما تكلم النبي ﷺ رقم الحديث ٤٤٦٣

❹ بخاري: ١/ ٤٨٨ كتاب احاديث الانبياء باب و اذكر في الكتاب مريم..... ٣٤٤٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حدیث کا ترجمہ مولانا حالی مرحوم نے یوں کیا ہے:

"تم اوروں کی مانند دھوکہ نہ کھانا کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
میری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انساں ہیں جس طرح واں سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی ایک اس کا بندہ"

میلاد شریف اور رسول اللہ ﷺ کا قرآن و حدیث کے مطابق ذکر خیر کرنا اور صحیح روایات کے موافق آپ کی سیرت مقدسہ کا بیان کرنا اور اس پر عمل کرنا ایمان کا ایک بہت بڑا جزو ہے لیکن مروجہ میلاد کو اس عقیدے کے مطابق کرنا کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت ہے اور رسول ﷺ ایسی محفل میں تشریف لاتے ہیں اور آپ کی تشریف آوری کی وجہ سے محفل والے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپ کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں تو اس قسم کے میلاد کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں ہے بلکہ یہ ساتویں صدی میں مروج ہوا جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے اب آپ موجودہ مروجہ میلاد کے بارے میں سنئے:

تاریخ ایجاد میلاد:

پیغمبر خدا ﷺ اپنی نبوت کے بعد دنیا میں تیئس سال تک زندہ رہے' ہر سال ربیع الاول آتا رہا اور ہر ربیع الاول میں بارھویں تاریخ بھی آتی رہی لیکن نہ تو آپ نے کوئی مجلس مروجہ منعقد کی' نہ اس کا حکم دیا اور رحلت سے پہلے فرما گئے کہ میرے بعد میرے اس دین میں جو نیا کام نکلے میں اس سے بیزار ہوں اور اس کام اور اس کے نکالنے والے کو مردود کہتا ہوں۔ ❶

اور یہ میلاد ساتویں صدی یعنی ۶۰۴ھ میں ایجاد ہوا' ملاؤں میں سے ایجاد کرنے والا شیخ عمرو بن محمد ہے' جو ایک مجہول شخص ہے نہ محدثین میں سے ہے نہ فقہا میں سے' نہ ائمہ مجتہدین میں ہے بادشاہوں میں سب سے پہلے اسے رواج دینے والا ابوسعید کوکبوری بن ابوالحسن علی بکتگین ترکمانی ہے جس کا لقب ملک المعظم مظفر الدین تھا' جسے ۵۸۶ھ میں سلطان صلاح الدین نے بابل شہر کا جو موصل کے قریب ہے گورنر مقرر کیا تھا اور جس کا انتقال ۶۳۰ھ میں ہوا' (تاریخ ابن خلکان بہ قاموس)

پس چونکہ یہ آپ کے بعد کی چیز ہے اور مروجہ میلاد کو دینی کام سمجھا جاتا ہے اس لئے بدعت ہے صحابہ کبار و آل اطہار سے بھی بعد از وصال نبی مجلس مروجہ میلاد منقول نہیں ہوئی اس کی وجہ یا تو یہ سمجھنی چاہئے کہ

❶ بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور.... رقم الحدیث ٢٦٩٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس وقت ربیع الاول کا مہینہ آتا ہی نہ ہو' یا آتا ہو مگر اس میں بارھویں تاریخ نہ آتی ہو' یا آتی ہو' لیکن ان حضرات کو ہم جیسی محبت وعقیدت آنحضرت ﷺ سے نہ ہو' یا ہو لیکن بخیلی کی وجہ سے یا کام کے ڈھنگ نہ جاننے کی وجہ سے اس کار خیر سے وہ محروم رہ گئے ہوں' یا پھر ان بزرگوں نے اس کام کو بدعت اور ناجائز سمجھا ہو اور باوجود اس ماہ اور تاریخ کے آنے کے اور باوجود بخیلی اور لاعلمی نہ ہونے کے بھی ان حضرات نے دیدہ و دانستہ اس کام سے احتراز کیا ہو اور اسے پسند نہ فرمایا ہو' اب ظاہر بات ہے کہ وہ پہلی وجہیں بالکل باطل ہیں' تو اب یہی بات حق ہے کہ باوجود عقیدت اور محبت کے اندر بڑھے ہوئے ہونے کے' نیکوں اور بھلے کاموں کی طرف پوری طرح راغب ہونے کے اس نئی چیز یعنی بدعت نکالنے سے وہ بچے رہے تو جس کام کو ان بزرگوں نے اپنے اجتماع سے برا جانا' پچھلے والے کوئی حق نہیں رکھتے' کہ ان حضرات کے بعد اس طرح کی باتیں ایجاد کر کے وَمَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ میں داخل ہو کر غضب خداوندی کے مستحق ہوں۔

اور تابعین اور تبع تابعین اور چاروں اماموں کا بھی زمانہ گزر جاتا ہے لیکن نہ یہ بزرگان دین اس کام کو کرتے ہیں ان حضرات کی کتابیں اور ان کے منقول ارشادات اس سے بالکل خالی نظر آتے ہیں تو گویا اس زمانے میں بھی اس فعل کے کم از کم ترک پر تو اجماع رہا ہے' غرض چاروں اماموں کے نزدیک یہ عمل باطل ہے' سی واسطے امام احمد بصری اپنی کتاب ''قول معتمد'' میں لکھتے ہیں:

((قَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَآءُ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ عَلٰى ذَمِّ الْعَمَلِ بِهٖ.))

''یعنی چاروں مذاہب کے علما کا مجلس میلاد کی برائی پر اجماع ہے۔''

اب ظاہر کہ سوائے اس کے کہ مجلس میلاد مروجہ ناجائز ہے اور اس کو کرنے کے لئے کوئی صورت باقی نہیں' اسی لئے علمائے سلف اسے کھلم کھلا بدعت' مکروہ' حرام اور ممنوع لکھتے ہیں:۔

اور اقوال بھی ملاحظہ فرمائیں' شیخ تاج الدین فاکہانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

((هُوَ بِدْعَةٌ اَحْدَثَهَا الْبَطَّالُوْنَ وَشَهْوَةُ نَفْسٍ اعْتَنٰى بِهَا الْاَكَّالُوْنَ۔))

''یعنی مجلس مروجہ باطل پرست لوگوں کی ایجاد کردہ بدعت ہے اور پیٹ کے پجاریوں کی نفس پرستی کو پورا کرنے کی ایک مشین ہے۔''

تحفۃ القضاۃ میں ہے:

((لَا يَنْعَقِدُ لِاَنَّهٗ مُحْدَثٌ وَّكُلُّ مُحْدَثَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .))

''یعنی یہ مجلس میلاد منعقد نہ کی جائے' اس لیے کہ یہ دین میں ایک نئی گھڑت ہے اور ہر نئی بات گمراہی اور ہر گمراہی آگ میں ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذخیرۃ السالکین میں ہے کہ ''چیزے کہ نام آن مولود نامند بدعت است' یعنی مولود بدعت ہے''
نور الیقین میں حضرت مجدد الف ثانی اپنے دوسوتہترویں مکتوب میں لکھتے ہیں کہ:۔
''اگر فرضاً حضرت ایشاں دریں اواں در دنیا زندہ می بودند' وایں مجلس واجتماع منعقد می شد آیا بایں امر راضی می شدند وایں اجتماع رامی پسندیدند یانہ' یقین فقیر آن ست کہ ہرگز ایں معنی را تجویز نہ می فرمودند' بلکہ انکار می نمودند''
یعنی بالفرض اگر نبی کریم ﷺ اس زمانے میں زندہ موجود ہوتے' اور میلاد کی ان مجلسوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں' تو ہرگز اسے پسند نہ فرماتے' بلکہ آپ قطعاً اس سے روک دیتے۔
حافظ ابوبکر بغدادی الشہیر بابن نقطہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:۔
((اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلُوْدِ لَمْ یُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ وَلَا خَیْرَ فِیْ مَالَمْ یَعْمَلِ السَّلَفُ.))
''یعنی مجلس مولود سلف سے منقول نہیں اور اس کام میں کبھی خیر و برکت نہیں ہوسکتی' جسے سلف نے نہ کیا ہو۔''
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب 'تحفہ اثنا عشریہ' میں لکھتے ہیں'' روز تولد ہیچ نبی عید گردانیدن'' کسی پیغمبر کی وفات یا تولد کے دن کو عید کی طرح منانا جائز نہیں ہے۔
اسی طرح علمائے متاخرین میں سے مولانا رشید احمد گنگوہی فتاویٰ مولود عرس میں لکھتے ہیں:۔
ایسی مجلس ناجائز اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے اور خطاب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا' اگر حاضر ناظر جان کر کرے' تو کفر ہے اور ایسی مجلس میں جانا اور شریک ہونا ناجائز ہے' اس پر مولانا محمود صاحب دیوبندی اور مولوی محمد ناظر صاحب دیوبندی اور مولوی محمد عبدالخالق صاحب دیوبندی وغیرہ کے دستخط ہیں۔
جب خود مجلس مولود ثابت ہوگئی کہ یہ بدعت ہے' تو قیام جو کہ اس کے ضمن میں تھا' وہ بھی بدعت اور ممنوع ثابت ہوگیا' علاوہ ازیں قرآن پاک میں صاف موجود ہے۔
﴿ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ﴾ (البقرۃ: ۲۳۸)
(یعنی قیام باادب صرف خدا ہی کے لئے کیا کرو۔)
آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے اپنی زندگی میں اپنے اصحاب کرام کو قیام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔
چنانچہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے مجمع میں تشریف لائے۔ ہم آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے تو آپ ﷺ ناراض ہوئے' فرمایا:
((لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.)) (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یعنی مجھے دیکھ کر کھڑے نہ ہو جایا کرو' جیسے بد دین لوگ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہوا کرتے ہیں۔''

برہان شرح مواہب الرحمٰن میں ہے:

((تُكْرَهُ الْقِيَامُ لِتَعْظِيمٍ.))

''یعنی تعظیم کے طور پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔''

چلپی شرح وقایہ میں ہے:

((لَمْ يُذْكَرِ الْقِيَامُ تَعْظِيمًا لِغَيْرٍ .))

''یعنی کسی کی تعظیم کے لئے قیام کرنا مذکور نہیں ہے۔''

تعظیم وہ کرتا ہے جو حاضر ہو اور اسکے سامنے کوئی بہت بڑا جلیل القدر شخص آ جائے کیا ولادت کے وقت بھی کوئی موجود ہوتا ہے' یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے کیا اس کی پیدائش پر دیکھنے کے لئے کوئی جماعت وہاں حاضر ہوتی ہے' اگر نہیں' سچ مچ ولادت کے وقت جب قیام نہیں ہوا تو اب اس کے ذکر کے وقت کیوں قیام کیا جائے؟ فقیر محمد شامی نے اپنی کتاب سیرت شامی تہنیہ دوم باب ششم میں لکھا ہے۔

((جَرَتْ عَادَةُ كَثِيرٍ مِّنَ الْمُحِبِّيْنَ إِذَا سَمِعُوْا بِذِكْرِ وَضْعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمُوْا لَهُ وَهٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ لَّا اَصْلَ لَهُ.))

''یعنی لوگوں کی عادت ہے کہ حضرت ﷺ کی ولادت کا بیان سن کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں' یہ قیام بدعت ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔''

تحفۃ القضاۃ میں ہے

((وَيَقُوْمُوْنَ عِنْدَ تَوَلُّدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رُوْحَهُ تَجِيْءُ وَحَاضِرَةٌ فَزَعْمُهُمْ بَاطِلٌ بَلْ هٰذَا الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ وَقَدْ مَنَعَ الْاَئِمَّةُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا.))

''یعنی لوگ آپ کی ولادت کا ذکر سن کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں جانتے ہیں کہ آپ کی روح تشریف لائی ہے' اور آپ اس وقت حاضر ہوتے ہیں یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ یہ اعتقاد شرک ہے اور چاروں اماموں نے ان جیسی باتوں سے منع فرمایا ہے''۔

بہرحال مروجہ میلاد کا ثبوت نہیں ہے اب بجائے لفظ میلاد کے سیرت النبی کے جلسہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے سیرت کے جلسے دراصل میلاد النبی کے جلسے ہی ہیں' ناموں کا فرق ہے' کام ایک ہی ہے عوام بڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذوق شوق سے شرکت کرتے ہیں اور علمائے کرام وشعراء عظام بھی خوب داد تحسین وصول کرتے ہیں' سیرت مقدسہ کے جلسوں کا انعقاد فی ذاتہ بغیر رسم ورواج اور بغیر تخصیص ماہ ودن کے بہت ہی نیک عمل ہے بشرطیکہ صحیح صحیح باتیں بیان کی جائیں' کیونکہ اس میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر ہوتا ہے جو عبادت میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو بدعتوں سے بچائے اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فضائل محرم وردّ بدعات محرم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. ﴿ اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ط ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْھِنَّ اَنْفُسَکُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّۃً ط وَاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ. ﴾ (سورۃ التوبۃ: ۳۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں' یہی درست دین ہے' تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو' اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو' جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں' جان رکھو' کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔)

وہ حرمت والے چار مہینے یہ ہیں' رجب' ذوالقعدہ' ذوالحجہ' محرم' محرم کے مہینے کو محرم اس کی تعظیم کی وجہ سے کہتے ہیں' اس لئے چاروں مہینے اللہ کے نزدیک حرمت اور تعظیم کے لائق ہیں ان مہینوں میں خصوصیت سے اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہئے' اور نہ کوئی گناہ کرنا چاہیے۔ ان مہینوں کی حرمت ابتدائے آفرینش عالم سے ہے' رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے خطبہ میں فرمایا تھا' کہ زمانہ گھوم گھام کر اپنی اصلیت پر آ گیا ہے' سال کے بارہ مہینے ہوا کرتے ہیں' جن میں سے چار حرمت وادب والے ہیں' تین تو پے در پے ذوالقعدہ' ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب المرجب جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ ❶

❶ بخاری: ۲/۶۳۲ کتاب المغازی باب حجۃ الوداع رقم الحدیث ۴۴۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسلامی سال کی ابتدا محرم الحرام کے مہینے سے شروع ہوتی ہے' کیونکہ اس مقدس ماہ کی عظمت ابتدائے آفرینش سے ہے۔

اور اسی مہینے میں فرعون غرق آب ہوا' اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم وتشدد سے نجات ملی تھی۔

اسلام سے پہلے کے لوگ عاشورہ محرم کا روز رکھتے تھے اور اس کے خاتمہ پر عید کی طرح خوشی مناتے تھے' ابتدائے اسلام میں عاشورہ محرم کا روزہ فرض تھا جب رمضان شریف کا روزہ فرض ہوگیا' تب عاشورہ محرم کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوگئی' استحباب کا درجہ باقی ہے جس کا جی چاہے رکھے' جس کا جی چاہے نہ رکھے' جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے یہودیوں کو عاشورہ محرم کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا کہ تم اس روز کیوں روزہ رکھتے ہو' انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری نجات کا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلائی' اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکریہ میں روزہ رکھا' آپ نے فرمایا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہم تم سے زیادہ موافقت رکھنے کے حق دار ہیں' اس لئے آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ❶

اور ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں:

((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ .)) ❷

''رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام کا روزہ رکھنا زیادہ افضل ہے۔''

اور فرمایا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ ❸

جب رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے' تو آپ نے اعلان کرایا' کہ اب عاشورہ کا روزہ ضروری نہیں جو چاہے رکھے' جو چاہے نہ رکھے' لیکن خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا' یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کے لئے آپ نے فرمایا' کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا' تو محرم کی نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔ ❹

مگر آئندہ سال آپ محرم کے آنے سے پہلے فوت ہوگئے' لیکن یہ حکم باقی رہا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عمل کیا' لہٰذا محرم نویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں کو دو دن کا روزہ رکھنا چاہئے' صرف ایک دن کا روزہ نہ رکھے۔

---

❶ بخاری: ۱/ ۲۶۸ کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء رقم الحدیث ۲۰۰۴

❷ مسلم: ۱/ ۳۶۸ کتاب الصیام باب فضل الصوم المحرم رقم ۲۷۵۵

❸ مسلم: ۱/ ۳۶۷ کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر..... رقم الحدیث ۲۷٤٦

❹ مسلم: ۱/ ۳۵۹ کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء رقم الحدیث ۲٦٦٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بدعاتِ محرم

روزے کے بدلے میں لوگوں نے اس مہینے میں بہت سی ناجائز باتیں ایجاد کر لی ہیں' نوحہ اور ماتم' گریہ وزاری کے علاوہ وہ تعزیہ داری کی رسم اسی مہینے میں ادا کی جاتی ہے جس کا ثبوت نہیں ہے' بلکہ یہ کھلا ہوا کفر اور شرک کا کام ہے' اب میں تعزیہ نوحہ و ماتم وغیرہ کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں۔

تعریف تعزیہ:

تعزیہ کے لغوی معنی کسی مصیبت زدہ کو تلقین صبر کرنے' اور تسکین دینے کے ہیں' چونکہ کسی کا مرنا بھی اسی کے ورثا کے لئے ایک سخت مصیبت اور باعث رنج وغم ہے' لہٰذا ان کے تلقین صبر کرنے کو بھی تعزیت کہتے ہیں' بلکہ اکثر اسی پر بولا جاتا ہے' شریعت میں اس کے یہ معنی ہیں کہ کسی کے مرنے پر صرف تین دن تعزیت جائز ہے' جس میں نہ رونا ہے نہ پیٹنا' نہ چیخنا ہے نہ چلانا' نہ کپڑا اپھاڑنا نہ گریبان چاک کرنا' نہ بال نوچنا' نہ سینہ کوٹنا اور نہ زانو اور رخساروں پر ہاتھ مارنا' نہ اجتماع واہتمام اور جزع وفزع کی ضرورت ہے نہ میت کی مدح وذم کی حاجت ہے جیسا کہ عوام کالانعام میں کسی کے مرنے کے وقت دیکھا جاتا ہے۔

لیکن یہ سب خرافات کچھ زیادتی کے ساتھ آج جس تعزیہ میں ہوتا ہے وہ محرم کا تعزیہ ہے' جس کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ منورہ کی نقل کہا جاتا ہے' یعنی بانس کی تیلیوں اور کھچیوں کا ایک ڈھانچہ بنا کے اس کے اوپر کاغذ اور ابرک منڈھے ہیں' اس کے اندر ایک قبر ہوتی ہے جس کے اوپر چادر چڑھی ہوتی ہے اس کے اوپر گنبد سا ہوتا ہے' اس میں روپیہ' پیسہ' کوڑی' ناریل' مٹھایاں اور ریوڑی' بتاشے' گٹے' غلاف اور کھچڑا پکا کر کونڈوں میں بھر کر چڑھاتے ہیں۔

ہزاروں مرد وعورتیں اس کے پاس باادب دست بستہ تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں' اور جھک جھک کر اسے سلام اور سجدہ کرتے ہیں کوئی اپنے جان ومال کی ترقی چاہتا ہے' کوئی اولاد مانگتا ہے' اکثر مرد وعورتیں تعزیہ کے نیچے سے اس فاسد خیال سے نکلتے ہیں اور اپنے بچوں کو نکالتے ہیں' کہ امام صاحب کی پناہ میں آجائیں گے اور تمام بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہیں گے' کسی قسم کا ہم کو نقصان نہ پہنچے گا' ہماری اولاد دیر تک زندہ رہے گی' اس کا طواف کرتے ہیں' اور اپنی خاطر خواہ مرادیں مانگتے ہیں' کوئی کہتا ہے اگر یہ کام ہو گیا تو آئندہ سال حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا تعزیہ بنائیں گے' کوئی کہتا ہے اگر میں یا میری اولاد فلاں بیماری سے اچھی ہو گئی تو تعزیہ بنا کے چڑھاوے چڑھائیں گے' اور کوئی ہائے حسین ہائے حسین کے نعرے بلند کر کے مرثیہ خوانی کرتا ہے کوئی علم اور سیاہ جھنڈا لئے کھڑا ہے' کوئی مورچھل جھل رہا ہے کہ مکھی نہ بیٹھنے پائے' کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ڈھول تاشہ بجا کر اچھلتا کودتا ہے' کوئی چھری دگتے سے مصنوعی جنگ کر رہا ہے' کوئی لکڑی کی تلوار چلاتا ہے کوئی کشتی اور اکھاڑے کا جوہر دکھا رہا ہے' اور کہیں سبیلیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی لگائی جارہی ہیں' آبخورے رکھے ہوئے ہیں' کوئی شربت پلاتا ہے' آخر دسویں محرم کو بازاروں اور گلی کوچوں میں پھرا کے ایک میدان میں لے جا کے دفن کر آتے ہیں اور بعض لوگ تبرکاً اپنے گھروں میں رکھ چھوڑتے ہیں تاکہ اس کا سایہ رہے اور کوئی آفت ومصیبت نہ پہنچے' حالانکہ یہ سب کام کفر وشرک کے ہیں اور حرام ہیں' ان کی مفصل و مدلل تشریح انشاء اللہ العظیم آگے بیان کی جائے گی۔

تعزیہ اور دسہرہ (رام لیلا)

الغرض جس طرح ہندو اپنے بتوں اور دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں' اور تعظیم وتکریم بجالاتے ہیں' اور نذر ونیاز کرتے ہیں' اسی طرح مدعیان اسلام مسلمان بھی سال بھر میں بیسیوں میلے لگاتے ہیں جس طرح یہ ہندو ہر دیوا اور مہادیو وغیرہ کی جھنڈیاں' چھڑیاں بناتے ہیں' مسلمان بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ' سید سالار' مدار' قطب صاحبان کی جھنڈیاں اور چھڑیاں بنا کر چڑھاتے ہیں' جس طرح یہ ہندو اپنے بتوں' بزرگوں اور دیوتاؤں کے نام چبوترے بناتے ہیں' اسی طرح بعض مسلمان بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے چبوترے بناتے ہیں' جس طرح ہندو رام لیلا ہر سال بڑے دھوم دھام سے کرتے اور نکالتے ہیں' اور بازاروں میں' گلی کوچوں میں ڈھول تاشہ بجاتے' اچھلتے کودتے پھرتے ہیں' بہت سے مرد اور عورتیں' بچے جوان اور بوڑھے اچھے اچھے لباس پہن کر میلے میں شریک ہوتے ہیں' پھر دسویں تاریخ کو توڑ پھوڑ کر اس کو میدان میں پھینک آتے ہیں' بس بالکل ہو بہو بعض مسلمان بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی نقل یعنی تعزیہ بنا کر محرم کی دسویں تاریخ کو ڈھول تاشے اور قسم قسم کے باجے بجاتے ہوئے' اور مرثیہ گاتے ہوئے تمام مرد عورتیں' بوڑھے' بچے' جوان عمدہ عمدہ لباس فاخرہ پہن کر تعزیہ کے ہمراہ پھرتے ہیں۔

دیکھئے تو سہی ہندوؤں کے یہاں (دسہرہ رام لیلا) میں دس دن ہیں اور تعزیہ پرستوں کے ہاں بھی دس دن ہیں' ان کے یہاں ایک جنگ کا ذکر ہے' تو ان کے یہاں بھی ایک جنگ کا ذکر ہے' وہ رام رام کہہ کر پکارتے ہیں اور یہ بعض نام نہاد مسلمان حسین حسین کہہ کر پکارتے ہیں' پس تعزیہ دراصل دسہرہ کی نقل ہے' جیسا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحفہ اثنا عشریہ باب گیارھواں' شیعہ کے خواص کے ذیل میں نوع شانزدہم میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

کسی چیز کی صورت اور نقل کو اصل ٹھہرالینا یہ ایک وہم ہے' اور اس وہم نے اکثر بت پرستوں کو سیدھی راہ سے بہکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر گمراہی کے گڑھے میں گرا دیا ہے' شیعہ حضرات میں بھی اس قسم کے وہم نے بہت غلبہ حاصل کر لیا ہے یہ لوگ حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبروں کی نقل بنا کر خیال کرتے ہیں' کہ یہ ان بزرگوں کی نورانی قبریں ہیں' اور ان کے ساتھ از حد تعظیم کرتے ہیں' بلکہ سجدہ بھی کرتے ہیں' فاتحہ درود و سلام بھیجتے ہیں' اور ان کے گرداگرد مکھیوں کو ہٹانے کیلئے مورچھل لئے قبروں کے مجاوروں کی طرح کھڑے رہتے ہیں اور خوب شرک کی داد دیتے ہیں' سمجھدار انسان کے نزدیک ان چھوٹے چھوٹے بچوں اور بچیوں کی حرکتوں میں (جو کپڑے کی گڑیاں وغیرہ بنا کر ان کی شادی رچاتی ہیں اور تیلیوں اور کاغذوں سے ان کے مکان' پلنگ' زیور وغیرہ بناتی ہیں اور ان تعزیہ کے بنانے والوں میں کوئی فرق نہیں' (مختصر از تحفہ)

تاریخ تعزیہ اور موجدِ تعزیہ

پس ان رسموں کا پتہ نہ قرآن و حدیث میں ہے اور نہ صحابہ کرام اور نہ ائمہ اہل بیت کی تعلیم مقدس میں ہے' بلکہ اس تعزیہ اور ان رسموں کے موجد قاتلان حسین شیعہ حضرات ہی ہیں' جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا' ص ۲۷۷ میں مطیع باللہ القاسم کے احوال میں معزالدولہ شیعی کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

۳۴۱ھ میں ایک قوم جو تناسخ کی قائل تھی ظاہر ہوئی' ان میں سے ایک نوجوان شخص نے دعویٰ کیا کہ حضرت علی کی روح اس کے اندر حلول کر آئی ہے اور اس کی بیوی نے دعویٰ کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح اس کے اندر حلول کر آئی ہے' اور اسی جماعت کے ایک شخص نے دعویٰ کیا' کہ میں بذات خود جبرئیل ہوں' جب یہ خبر ندرت اثر خلیفہ تک پہنچی' تو تینوں کو تعزیر و تشہیر کا حکم دیا' تب اس قوم نے مکر و کید سے کام لے کر اپنے کو اہل بیت کی طرف منسوب کر دیا' تاکہ اس سزا سے بچ جائیں' معزالدولہ شیعی نے بہت سفارش کر کے تینوں کو بری کرا کے بڑے بڑے مراتب و مناصب تک پہنچا دیا' اسی شرارت کے باعث معزالدولہ کی نسبت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ھٰذا مِنْ اَفْعَالِهِ الْمَلْعُوْنَةِ الخ یعنی یہ اس کے لعنتی کاموں میں سے ہے۔

آگے چل کر اسی کتاب کے ص ۲۷۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ۳۵۱ھ میں شیعوں نے بغداد کی مسجدوں کے دروازوں پر یہ عبارت لکھ دی۔ لَعْنَةُ مُعَاوِيَةَ وَلَعْنَةُ مَنْ غَصَبَ فَاطِمَةَ حَقَّهَا مِنْ فِدَكَ وَمَنْ مَنَعَ الْحَسَنَ اَنْ يُّدْفَنَ مَعَ جَدِّهٖ وَمَنْ نَفٰی اَبَاذَرٍّ" رات کو کسی نے مٹا دیا' لیکن معزالدولہ نے اس کام کے لئے رغبت دلائی' کہ دوبارہ وہی عبارت لکھی جائے' تو وزیر مہلبی کے مشورہ سے یہ عبارت لکھی گئی: لَعَنَ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن خوب ظاہر کیا گیا' اس کے بعد اسی کتاب کے ص ۲۷۸ پر علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۵۲ھ میں معز الدولہ نے لوگوں پر لازم و واجب کر دیا کہ عاشورا کے دن تمام دکانیں اور بازار بند کر دیئے جائیں، خرید و فروخت مطلق نہ کریں، نانبائی اور باورچی تندور نہ سلگائیں اور دال روٹی وغیرہ نہ پکائیں اور بازاروں میں قباب (گنبدوں) کو نصب کرا دیا، جن کے اوپر ٹاٹ کپڑا وغیرہ چڑھا ہوا تھا اور عورتیں بال کھولے اپنے منہ پر طمانچے مارتی اور سینوں پر گھونسے مارتی ہوئیں مرثیے نوحے پڑھتی ہوئی گلیوں بازاروں میں گشت لگائیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم کریں یہ پہلا دن ہے کہ بغداد میں یہ رسم ادا کی گئی اور یہ بدعت سالوں جاری رہی۔

اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ تعزیہ معز الدولہ شیعی کے حکم سے بنا، ماتم داری وگریہ وتعزیہ داری ادا کی گئی اور ایجاد ہوئی، اس کے بعد اس کے لڑکے عز الدولہ نے اپنے باپ کی گدی سنبھالی، اور مذہب شیعہ امامیہ کی ترویج کی، اسی نے خطبہ عباسیہ کو اپنی رائے سے قطع کر کے یہ جملہ ایجاد کیا۔ ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی فَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ وَعَلَی الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ سِبْطِ الرَّسُوْلِ وَصَلِّ عَلَی الْاَئِمَّةِ اَبْنَآءِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمُعِزِّ الدَّوْلَةِ.“ اور از ان میں یہ کلمہ بڑھایا حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ یہ بدعت سیئہ تمام دمشق میں پھیل گئی کیونکہ اس کا معین و مددگار جعفر بن فلاح ہو گیا تھا، چونکہ عنان حکومت اس کے ہاتھ میں تھی، اس لئے کسی کو انکار کی گنجائش نہ تھی۔

زیادہ تشریح تاریخ الخلفاء میں ملاحظہ فرمایئے ہمارا مقصود تو صرف آغاز تعزیہ داری تھا، وہ یہاں پر بقدر ضرورت بیان کر دیا گیا کہ اس بدعت سیئہ کا موجد معز الدولہ شیعی اور معین اس کا پسر عز الدولہ اور موید اس کا نائب جعفر بن فلاح ہوئے اور ہدیہ مجیدیہ تحفہ اثنا عشریہ کے ترجمہ میں ہے، کہ مختار بن عبید شیعی نے (اس کی تفصیل آگے بیان ہوگی) بنام تابوت سکینہ جناب امیر کی کرسی کی پرستش شروع کی، حالانکہ یہ کرسی (جناب امیر) کی نہ تھی بلکہ طفیل بن جعدہ کسی روغن فروش کی دکان سے اٹھا لایا تھا (ہدیہ مجیدیہ ص ۴۲)

علامہ عبدالکریم شہرستانی الملل والنحل کے ص ۸۴ پر اس کرسی کی بابت تحریر فرماتے ہیں کہ وہ ایک پرانی کرسی تھی، جس پر مختار نے ریشمی غلاف چڑھا کر اور خوب آراستہ پیراستہ کر کے ظاہر کیا، کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے توشہ خانہ سے ملی ہے جب کسی دشمن سے جنگ کرتا تو اس کو صف اول میں رکھ کر اہل لشکر سے کہتا بڑھو اور قتل کرو فتح ونصرت تمہارے شامل حال ہے، یہ تابوت سکینہ تمہارے درمیان مثل تابوت بنی اسرائیل کے ہے اس میں دل کی تسکین اور فرشتے امداد کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ (الملل والنحل ص ۸۴)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل تعزیہ داری پہلے یہیں سے شروع ہوئی، چنانچہ صاحب تذکرہ الکرام اس عبادت کے نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دراصل تعزیہ داری کی ابتداء یہیں سے معلوم ہوتی ہے' جو بعد میں بت پرستی بن گئی اور ہندوستان میں اس تعزیہ داری کی اشاعت کی یہ بھی وجہ بتائی جاتی ہے' کہ تیموری عہد میں چونکہ بادشاہ' وزیر اور بیگمات و نیز اہل لشکر شیعہ تھے' اور ہندوستان میں سلطنت و جنگ کے انتظامات کے باعث ہر سال کربلائے معلیٰ نہیں جا سکتے تھے' یہ شکایت بادشاہ کے گوش گزار ہوئی' تو امیر تیمور نے کربلا سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ کی نقل حاصل کرا کے اس کو تعزیہ کی صورت میں تیار کرایا کہ ہندوستان کے شیعہ اس کی نقل کے ذریعہ سے کربلائے معلیٰ کی زیارت کا ثواب یہیں حاصل کر لیں' چنانچہ یہی ہوا اور بجائے کربلا کے اس نقل کی زیارت ہونے لگی جس نے کم و بیش بہت جلد یہ صورت اختیار کر لی' جو اب مروج ہے چنانچہ تلخیص مرقع کربلا کے مصنف شیعہ بھی رقم طراز ہیں کہ جوہری صاحب طوفان البکاء نے امیر تیمور کا عراق میں آنا اور زیارت کرنا اور پیادہ پا چلنا' اور وزراء کا پیادہ روی سے منع کرنا اور اس کا قرآن میں فال دیکھنا اور یہ آیت فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ' کا نکلنا اور تبرکات کا لانا اور انفاذ تعزیہ داری خصوصاً ہندوستان میں سب مفصل لکھا ہے اور سب جانتے ہیں۔ (مرقع ص ۸۲)

پھر اس میں بتدریج بڑی ترقی ہوئی' اور اب تو اس کے ساتھ دلدل اور علم وغیرہ بھی نکلنے لگے اور شیعہ اور جاہل سنی اس تعزیہ کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جو درجہ شرک کو پہنچ جاتا ہے مولوی خیرات احمد وکیل شیعہ نے اپنی کتاب نور ایمان میں اعمال محرم کے عنوان سے ص ۳۳۲ سے ۳۸۴ تک تعزیہ اور اس کے متعلقات پر مفصل بحث کی ہے اس میں یہ بھی درج ہے کہ تعزیہ نقل روضہ مبارک حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہے اس کی غرض (دکھانے کے لئے تاکہ قتل حسین رضی اللہ عنہ کا بدنما دھبہ مٹ جائے) یہ ہے کہ چونکہ ہم لوگ روضہ مبارک سے دور بستے ہیں' اس لئے تعزیہ کے دیکھنے سے روضہ مبارک اور واقعات کربلا یاد آ جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

تعزیہ کی تردید قرآن مجید سے

الغرض تعزیہ کے بانی مبانی' موجد و معین و مصدق سب شیعہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ ہیں' یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرصہ دراز کے بعد ایجاد ہوا' پھر بھی اس کو دین میں داخل کر لیا' تعجب یہ ہے کہ خود ہی اس کو اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں' اور خود ہی اس سے حاجت روائی کی دعا کرتے ہیں' اس کے سامنے سجدہ' طواف وغیرہ کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا:

﴿ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ٥ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (صافات: ۹۵- ۹۶)

(یعنی کیا تم اس چیز کو پوجتے ہو جس کو خود تراشتے ہو حالانکہ اللہ نے تم کو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور عبادت کا حق دار پیدا کرنے والا ہی ہے انصاف کیجئے کہ اگر کفار پتھروں کی مورتیں تراش کر پوجیں تو وہ مشرک کہلائیں اور اگر مسلمان کاغذ اور تیلیوں کا ڈھانچہ بنا کر عبادت کریں تو پکے مسلمان رہیں' مولانا حالی مرحوم نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر | جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر | کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں | پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں' خدا کر دکھائیں | اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں | شہیدوں سے جاجا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے | نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں | ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں!
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں | وہ بدلا گیا آ کے ہندوستان میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں | وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ ﴾ (یوسف: ۱۰٦)

(یعنی اکثر لوگ ایمان لانے کے بعد شرک کے کام کرتے ہیں۔)

مشرکین عرب و کفار مکہ بھی اپنے بزرگوں کی اس طرح کی تعظیم و تکریم کرتے' اور ان کے نام کی نذر و نیاز کرتے' اور ان کی یادگار قائم کرنے کے لئے مورتیں بنا کے گھروں اور کعبہ میں نصب کرتے اور ضرورت کے وقت ان کے نام لے کر پکارتے تھے' اللہ تعالیٰ ان کے اس فعل کی تردید کر کے فرماتا ہے:

﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾ (سورہ یونس: ۱۸)

(مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہیں' جو ان کو نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری سفارش خدا کے پاس کریں گے' اے نبی' تم ان سے کہہ دو کہ تم اللہ کو وہ چیز بتاتے ہو جس کا وجود آسمان و زمین میں نہیں ہے' وہ پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے اس کی ذات بالاتر ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس آیت کریمہ سے یہ بات بخوبی واضح ہوئی کہ مشرکین اپنے بزرگوں کی تصویروں، مورتوں، قبروں وغیرہ ایسی چیزوں کو پوجتے تھے، جن کی اگر پرستش چھوڑ دی جائے، تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتیں اور اگر عبادت کی جائے تو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتیں لیکن باوجود اس کے کہتے ہیں کہ ان بزرگوں کی تصویروں، مورتوں، قبروں اور تھانوں کی پرستش کرتے ہیں اور ان کی روح خوش ہوکر ہماری سفارش کرے اور ہمارے مصائب و مشکلات دور ہوں، تجارت و زراعت وغیرہ میں ترقی ہو اور اولاد حاصل ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے عقیدہ کی پرزور تردید کر کے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے زیادہ جاننے والے ہیں؟ کہ خدا کو وہ چیز بتانا چاہتے ہیں، کہ جس کا وجود آسمان و زمین میں نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ خدا سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں، اگر ان کا وجود ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو ضرور معلوم ہوتا، لہٰذا ان چیزوں کا کوئی وجود نہیں اور یہ سب بے سند اور لایعنی باتیں ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ (الشوریٰ: ۲۱)

(کیا ان کے ایسے شریک ہیں کہ انہوں نے ان کے واسطے دین کی ایسی راہ نکالی ہے جس کا حکم اللہ نے انہیں دیا۔)

پس اے میرے عزیزو اور بزرگو! خدا کے لئے آنکھیں کھولو، اور ہوش درست کرو، اور ایسے جہنمی قول و فعل سے توبہ کرو، ورنہ تمہارے لئے وہی وعید تیار ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ه قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ه اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ه اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ه ﴾ (الکہف: ۱۰۲-۱۰۵)

(کیا کافروں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا ولی و حمایت بنالیں گے ہم ان کو چھوڑ دیں گے ہرگز نہیں، ہم نے ان کافروں کے لئے دوزخ کو مہمانی کی جگہ بنایا ہے، اے ہمارے نبی! آپ ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ کیا میں تم کو بہت زیادہ عملی نقصان والی جماعت بتاؤں، وہ لوگ ہیں، جن کی کوشش دنیا کی زندگی ہی میں بیکار رہواتی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں، یہ لوگ اپنے رب کی آیتوں (احکام) کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کی ملاقات کے بھی منکر ہوتے ہیں پس ان کے اعمال بیکار ہو جاتے ہیں، ہم ان کے لئے قیامت کے دن اعمال کی میزان بھی کھڑی نہ کریں گے (بلکہ یونہی جہنم میں جھونک دیے جائیں گے))

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس آیت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بہتیرے ایسے لوگ ہیں کہ فضول اور لغو حرکت کرکے اسے اچھا کام تصور کرتے ہیں' جیسے تعزیہ بنانے والے تعزیہ کو بہت متبرک اور اچھا سمجھتے ہیں حالانکہ ان کی ساری کوششیں رائیگاں اور برباد ہیں' اس تعزیہ میں علاوہ کفر وشرک کے مال کی بربادی بھی ہے' کہ ہر سال لاکھوں روپیہ اس لغو کام میں فضول خرچ کرتے ہیں۔

یہ سب فضول خرچی نہیں تو اور کیا ہے' کیا اس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روح مبارک خوش ہوتی ہے؟ یا اس سے قوم وملت کو کچھ فائدہ پہنچتا ہے' ایسی فضول خرچی کا اللہ تعالیٰ ضرور حساب لے گا اور وہ اس لغو حرکت کو پسند بھی نہیں کرتا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾

﴿ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط ﴾ (بنی اسرائیل: ٢٧)

(فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔)

اللہ اکبر! جتنا روپیہ اس لغو حرکت میں خرچ ہوتا ہے' اگر یہی روپیہ وپیسہ ہر سال قوم کی تعلیم وتربیت میں خرچ ہوتا' یعنی اسی روپیہ سے دینی علوم کے مدارس ہر شہر ودیہات میں کھول دیئے جاتے' تو اسلام کو کس قدر فائدہ پہنچتا' اگر یہی روپیہ صنعت وحرفت میں لگا کر مدرسے اور کارخانے کھولے جائیں تو قوم کا افلاس دور ہو' گداگری اور بے ہنری دنیا سے معدوم ہو جائے اگر یہی روپیہ یتیم خانوں اور مسافر خانوں کی تعمیر میں خرچ ہو تو قوم کو کس قدر آرام وآسائش نصیب ہو' اگر یہی روپیہ مولویوں اور واعظوں کے لشکر تیار کرنے میں خرچ کیا جائے اور ان واعظوں اور مولویوں کو ملک بملک اشاعت کے لئے بھیجا جائے' جیسا کہ عیسائیوں کی جانب سے پادری بھیجے جاتے ہیں' تو دین محمدی کو کس قدر ترقی نصیب ہو' اگر یہی روپیہ خرچ کرکے ہر ملک کی زبان میں مذہبی کتابیں ترجمہ کرائی جائیں اور ہر ملک کی زبان میں اسلامی جرائد اور رسالے نکالے جائیں تو کتنے جاہل راہ راست پر آجائیں' اور کتنے ناواقف اپنے دین اسلام سے واقف ہو کر خدا اور رسول کو پہچاننے لگ جائیں گے۔ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ۔

نوحہ وماتم:

دنیا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جس نے سب سے پہلے نوحہ وماتم ایجاد کرکے کار خیر سمجھا ہے وہ بقول شیعہ حضرات یزید ہے جو ان کے نزدیک اور ان کے خیال کے مطابق اول درجہ کا دشمن اور قاتل حسین رضی اللہ عنہ تھا' چنانچہ ملا جعفر مجلسی (شیعی) اپنی مشہور کتاب جلاء العیون میں لکھتے ہیں کہ:۔

جب اہل حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ کوفہ سے دمشق آیا' اور یزید کے دربار میں پیش ہوا' تو یزید کی بیوی ہندہ' نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تاب ہو کر بے پردہ مجلس یزید میں چلی آئی' یزید نے دوڑ کر اس کے سر پر کپڑا ڈال دیا' اور کہا کہ گھر میں جا اور آلِ رسول ﷺ خدا قریشی کے بزرگوار پر نوحہ وزاری کر' کہ ابن زیاد نے ان کے بارے میں جلدی کی' میں ان کے قتل پر ہرگز راضی نہ تھا (جلاء العیون ص ۲۵۶)

جب اہل بیت یزید کے محل میں داخل ہوئے تو اہل بیت یزید نے زیور اتار کر لباس ماتم پہنا' صدائے نوحہ وگریہ بلند کی' اور یزید کے گھر تین روز تک ماتم برپا رہا۔ (جلاء العیون ص ۵۲۶)

اور اسی کتاب جلاء العیون کے ص ۲۹۳ میں ہے کہ: یزید کے ہاتھ میں رومال تھا' جس سے وہ آنسو پونچھتا تھا' اس نے کہا ان کو میرے محل میں ہندہ بنت عامر کے پاس لے جا' جب اس کے پاس پہنچائی گئیں' تو اندر سے صدائے گریہ وزاری بلند ہوئی جو باہر سنائی دیتی تھی۔

نیز نواسخ التواریخ ص ۲۷۸' اور منہج ص ۳۲۸ میں کم وبیش اس ماتم کا ذکر ہے' حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم و نوحہ کا یہ پہلا دن تھا جو بحکم یزید محل میں ہوا اور اہل بیت یزید نے اہتمام سے کام لیا۔

غرض اس طرح محرم کے تعزیہ کی روح ماتم داری نے اول اول خانہ یزید میں جنم لیا' پھر جب یزید نے چند دن کے بعد اہل بیت حسین رضی اللہ عنہ کو بعزت وحرمت شام میں رہنے یا مدینہ جانے کا اختیار دیا' تو انہوں نے ماتم برپا کرنے کی اجازت چاہی جو دی گئی اور شام میں جو قریش اور بنی ہاشم تھے سب شریک آہ و ماتم ہوئے ایک ہفتہ یہ گریہ وزاری قائم رہی بعد ازاں یزید نے بآرام تمام ان کو مدینہ کی جانب روانہ کیا۔ (جلاء العیون ص ۵۳۱)

اور منہج ص ۵۳۵ میں ہے کہ یہ دوسرا ماتم تھا جو باجازت یزید اہتمام سے ہوا۔

یزید کے مرنے کے بعد دوسرا شخص مختار بن عبید شیعہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے: ((يَكُونُ فِي الثَّقِيفِ كَذَّابٌ.)) ❶

''قبیلہ ثقیف میں ایک بہت جھوٹا شخص ہوگا'' وہ مختار ثقفی ہے اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا تھا' یہ حقیقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سخت دشمن تھا' لیکن ظاہر میں ان کا محبّ وخیر خواہ وہمدرد بنا ہوا تھا' جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر موصول ہوئی تو اس نے لوگوں کو مجبور کیا کہ جو شخص حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھتا ہے وہ مرثیہ خانی' نوحہ کرنا' رونا پیٹنا وغیرہ رسوم کرے' تب وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا محبّ بن سکتا ہے' یہ کذاب ہمیشہ اپنی زندگی میں ایسی ہی قبیح باتوں پر لوگوں کو مجبور کرتا رہا' حتی کہ ۶۷ھ میں مصعب بن عمیر کی حکومت

---

❶ مسلم: ۲/ ۳۱۲ کتاب فضائل الصحابه باب ذکر کذاب ثقیف رقم الحدیث ۶٤۹٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں قتل کر دیا گیا۔

تیسرا شخص معز الدولہ ہے جس نے اول بغداد میں بزور حکومت عشرہ محرم میں نہایت دھوم دھام سے رسم ماتم منائی تھی، اور تبریٰ وغیرہ کا اضافہ کیا، دیکھو تاریخ ابن خلدون ج ۳ ص ۴۲۵)

اور کامل ابن اثیر جلد دوم میں ہے کہ معز الدولہ نے دس محرم ۳۵۰ھ کو حکم دیا کہ سب دکانیں بند کر دی جائیں، بازار اور خرید و فروخت کا کام روک دیا جائے، لوگ نوحہ کریں اور کمبل کا لباس پہنیں، عورتیں پراگندہ بال اور گریبان چاک اور دوہتڑ مارتی ہوئیں شہر کا چکر لگائیں۔ (کامل ابن اثیر ج ۲ ص ۱۹۷ تاریخ الخلفاء ص ۲۷۸)

آنریبل سید امیر علی سپرٹ آف اسلام انگریزی میں لکھتے ہیں معز الدولہ نے بیادگار شہادت سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ و دیگر شہدائے کربلا یوم عاشوراء کو ماتم کا دن مقرر کیا (ص ۴۶۱)

اس کو مولوی اعجاز حسین شیعی بھی اپنی کتاب تلخیص مرقع کربلا ۷۸ و ۷۹ میں بحوالہ تاریخ الخلفاء، تسلیم کرتے ہیں کہ معز الدولہ پہلا بادشاہ مذہب امامیہ پر تھا، جس نے یوم عاشورا کو بازار بند کر دیئے اور نانبائیوں کو کھانا پکانے کی ممانعت کر دی، عورتیں سر کھولے نکلیں، اور ماتم حسین رضی اللہ عنہ کریں ۱۸/ذوالحجہ کو عید غدیر کی وغیرہ وغیرہ۔

یہ رسم ماتم عاشورہ کی مختصر داستان ہے، جو بحکم یزید اس کے گھر سے شروع ہوئی اور مختار معز الدولہ نے اس کو ترقی دی، پھر شیعوں نے اس پر مذہبی رنگ چڑھایا، اب عشرہ محرم میں شیعوں کے گھر گھر بس اسی کا جلوہ ہے کسی نے سچ کہا ہے

رسم ماتم بنا یزید نمود ہر کہ آمد برآں مزید بود

جب شیعان کوفہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو امام زین العابدین نے دیکھا، کہ یہ لوگ رو رہے ہیں تو ان رونے والوں کے متعلق فرمایا:

إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَبْكُوْنَ فَمَنْ قَتَلَنَا غَيْرُهُمْ. (احتجاج طبری ص ۱۵۶)

''یہ لوگ رو رہے ہیں، حالانکہ ان ہی لوگوں نے ہم کو قتل کیا ہے۔''

ان تمام تاریخی واقعات سے آپ کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ باقاعدہ بدعت نوحہ و ماتم کی ایجاد چوتھی صدی میں ہوئی، جو یقیناً جہنم میں لے جانے والی ہے اب چند حدیثوں کو بھی ملاحظہ فرمائیے، جن سے معلوم ہو گا کہ نوحہ و ماتم شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.)) ❶

❶ بخاري: ۱/ ۱۷۳ كتاب الجنائز باب ليس منا من ضرب الخدود رقم الحديث ۱۲۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’جو ماتم کرتا ہوا اپنے رخسار اور منہ پیٹے ہے گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح پکارے وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘

(۲) ((اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ صَلَقَ وَ خَرَقَ۔)) ❶

’’میں اس سے بیزار ہوں جو (ماتم میں) سر کے بال منڈائے یا بلند آواز سے روئے یا کپڑے پھاڑے۔‘‘

(۳) ((ثِنْتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَ النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ.)) ❷

’’دو باتیں مسلمانوں میں کفر کی ہیں' نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔‘‘

اور ایسی ہی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے ماتم اور نوحہ کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور اس حرمت پر تمام امت کا اتفاق ہے چنانچہ حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے۔

وَقَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلَى تَحْرِيْمِ النَّوْحِ وَ الدَّعْوٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

’’تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ نوحہ اور جاہلیت کی طرح پکار پکار کر رونا حرام ہے۔‘‘

علامہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں کہ اس بات کی بہت ہی تاکید ہے کہ انسان روافض کی بدعات میں مشغول ہونے سے پرہیز کرے اسی طرح نوحہ وغم وغیرہ کرنے سے بھی بچے اس لئے کہ یہ تمام چیزیں ایمانداروں کے اخلاق کے خلاف ہیں اگر اس طرح کا نوحہ وغم جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن اس کے لئے زیادہ مناسب ہوتا۔

شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی شرح سفر السعادت ص ۶۷۳ میں فرماتے ہیں اہل سنت کا دستور یہ ہونا چاہئے کہ روز عاشوراء' کو فرقہ رافضیہ کی نکالی ہوئی بدعتوں مثلاً مرثیہ' ماتم ونوحہ وغیرہ سے احتیاط کی جائے یہ کام مومنوں کے نہیں ورنہ اس غم والم کا سب سے زیادہ حقدار خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وفات تھا۔

اور فتاوی رشیدیہ جلد اول ص ۴۴ میں ہے کہ ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا مشابہت روافض کی وجہ سے منع ہے اور ماتم ونوحہ کرنا حرام ہے۔ لِمَا فِي الْحَدِيْثِ نَهٰى عَنِ الْمَرَاثِيْ' اور فتاویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ جلد دوم ص ۳۱ میں اس ماتم ونوحہ کی کافی تردید موجود ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ منہاج السنۃ میں فرماتے ہیں:

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۷۳ کتاب الجنائز باب ما ینهی من الحلق عند المصیبة رقم الحدیث ۱۲۹۶

❷ مسلم: ۱/ ۵۸ کتاب الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب الخ. رقم ۲۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاَقْبَحُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَعْظَمُ مِنْهُ مَا يَفْعَلُ الرَّافِضَهُ مِنِ اتِّخَاذِهٖ مَا تَمَّا يُقْرَءُ فِيْهِ الْمَصْرَعُ وَيُنْشَدُ قَصَائِدُ النِّيَاحَةِ وَ يَعْطِشُوْنَ فِيْهِ اَنْفُسَهُمْ وَيَلْطِمُوْنَ الْخُدُوْدَ وَيَشُقُّوْنَ الْجُيُوْبَ وَيَدْعُوْنَ فِيْهِ دِعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (اِلٰى اَنْ قَالَ) مَا يُفْعَلُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ مِنِ اتِّخَاذِهٖ بِدْعَةً اَشْنَعُ مِنْهَا وَهِيَ مِنَ الْبِدَعِ الْمَعْرُوْفَةِ فِي الرَّوَافِضِ.

''اس سے بھی زیادہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے' قبیح اور گناہ کبیرہ ہے' کہ رافضیوں نے اس دن (عاشوراء) ماتم بنالیا ہے' نوحہ کے شعرو اشعار پڑھتے ہیں اور پیاسے رہتے ہیں اور رخساروں پر طمانچے تھپڑ مارتے ہیں' گریبان اور کپڑا اپھاڑتے ہیں' اور کفار کی طرح چیختے چلاتے ہیں شیخ نے یہاں تک فرمایا عاشورا کے دن میلا کرنا' ناچنا' کھیل تماشا وغیرہ کرنا بدعت ہے اور ماتم وغیرہ کرنا اس سے بری بات ہے۔ یہ رافضیوں کی مشہور بدعت ہے۔'' (منہاج السنتہ)

بہرحال نوحہ وماتم واویلا کرنا شرعاً وعقلاً معیوب و مذموم ہے اور حضرت

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی وصیت کے بھی خلاف ہے کیونکہ آپ اپنی شہادت سے پہلے اپنے خیمہ میں تشریف لاکر تمام اہل بیت کو مخاطب فرما کر یہ وصیت فرماتے ہیں کہ:

اُوْصِيْكُنَّ اِذَا اَنَا قُتِلْتُ فَلَا تَشْقُقْنَ عَلَيَّ جَيْبًا وَلَا تَلْطِمْنَ عَلَيَّ خَدًّا وَلَا تَخْدَشْنَ عَلَيَّ وَجْهًا. (اسوہ حسین ص ۲۳)

''میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ جب میں دشمن کے ہاتھوں قتل کردیا جاؤں تو تم مرے ماتم میں گریبان چاک نہ کرنا نہ اپنے رخساروں پر طمانچے مارنا' نہ اپنے منہ کو زخمی کرنا۔''

یہ ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعلیمی وصیت مگر افسوس آج کل جو ان کی محبت کا دم بھرنے والے ہیں وہی ان تمام خرافات کرنے کو معیار محبت وعظمت قرار دیتے ہیں' نعوذ باللہ اس کے اثبات میں جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ موضوع ہے اسی طرح غنیۃ والی وایت بھی موضوع ہے اور ام سلمہ کا خواب قابلِ حجت نہیں ہے۔

ماتم وسوگ کرنا مرد کسی حالت میں درست نہیں ہے ہاں عورت کے لئے اپنے شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن تک سوگ منانے کے بارے میں البتہ آیا ہے علاوہ شوہر کے اگر کوئی اس کے عزیزوں میں سے مر جائے تو صرف تین دن کے لئے اگر زینت وغیرہ کو ترک کردے تو جائز ہے اور تین دن کے بعد جائز نہیں' جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا.)) ❶

''جو عورت اللہ پر قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' ہاں اپنے خاوند کے فوت ہو جانے پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا' کہ مسلمان عورت کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ و ماتم میں رہنا حرام ہے مگر اپنے شوہر کے لئے چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اس سے زیادہ خاوند کی موت پر بھی سوگ کرنا حرام ہے مردوں کے لئے تو کسی وقت کسی حالت میں سوگ درست نہیں ہے پس مرد و عورت دونوں کو سوگ میں رہنا مثلاً عطر خوشبو کا نہ لگانا' رنگا ہوا کپڑا استعمال نہ کرنا' چوڑیاں و زیور نہ پہننا' شادی والے گھر نہ جانا' چالیس روز تک گوشت نہ کھانا' گھر میں سرکہ چار نہ ڈالنا' سویاں نہ پکانا' ایک برس تک چار پائی پر نہ سونا' یہ سب جاہلانہ رسمیں ہیں سوائے اس مدت کے جو اوپر بیان کی گئی ہے' ہر قسم کا سوگ حرام ہے۔

عشرہ محرم میں لباس اور زینت کی چیزوں کو ترک کرنا

بعض لوگ عشرہ محرم میں زینت اور عمدہ لباس کو چھوڑ کر اظہار غم کرتے ہیں' ننگے سر' ننگے پاؤں' ننگے بدن رہتے ہیں' حالانکہ یہ سب جاہلیت کی رسمیں ہیں۔

((اَفَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصُنْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ.)) ❷

''کیا تم لوگ جاہلیت کا کام کرتے ہو' یا جاہلیت کی ہم کی مشابہت کرتے ہو۔''

آپ کا یہ فرمان سن کر لوگوں نے اپنی چادریں لے لیں اور اس کے بعد کبھی اس قسم کی کوئی رسم نہیں کی۔ (مسند احمد و ابن ماجہ)

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کسی مصیبت میں یا سوگ کی وجہ سے لباس ترک کر کے ننگے سر ننگے پاؤں اور ننگے بدن رہنا درست نہیں' بلکہ یہ اسلام سے پہلے کے زمانہ جاہلیت کی رسم ہے اس لئے مسلمانوں کو ان تمام رسموں سے بچنا چاہیے جو کفار کے اندر موجود ہوں یا ان کی رسموں سے ملتی جلتی ہوں' بنا بریں معلوم ہوا کہ تعزیوں کے ساتھ جاہل مسلمانوں کا' ننگے سر اور کرتے اتار کر ننگے بدن چلنا جاہلیت کی رسموں میں سے ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان مشرکانہ رسموں سے بچائے اور صراط مستقیم پر چلائے۔ آمین

---

❶ بخاری: ۲/ ۸۰۴ کتاب الطلاق باب القسط للحادة عند الطهر رقم الحديث ۵۳۴۱

❷ ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء في النهي التسلب مع الجنازة رقم الحديث ۱۴۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مرثیہ خوانی

ابتدائے محرم سے مرثیہ خوانی شروع ہوتی ہے، جگہ جگہ مجلسیں اور محفلیں قائم ہوتی ہیں ان میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر اظہار رنج کیا جاتا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجو و تحقیر بلکہ سب و شتم وغیرہ کیا جاتا ہے، بعض کٹھ ملا اور درویش گھروں میں وعظ و مرثیہ و جنگ نامہ وغیرہ پڑھتے ہیں مرد اور عورتیں ان کے غلط قصہ کو سن کر مشتعل ہوتے ہیں۔ اسی فتنہ کے خوف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ حضرت ابن ابی اوفی سے مروی ہے کہ:

((نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِيْ.)) ❶

''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے۔''

اور بعض لوگ ان مرثیوں کو بڑے سرداور راگ سے گاتے ہیں گانے کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گانا بجانا انسان کے دل میں نفاق (بے ایمانی) کو اس طرح اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔ ❷

اور ایسے شرکیہ و کفریہ مبالغہ اور جھوٹ آمیز اشعار کو یاد کرنے اور پڑھنے کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ اور کچ لہو سے بھرے، یہ اس کے واسطے ان خلاف شریعت اشعار سے بہتر ہے۔ ❸

اس مرثیہ میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی جاتی ہیں اور گستاخانہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں اس کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ .)) ❹

''میرے صحابیوں کو گالی مت دینا۔''

اسی بناء پر علامہ نووی شارح مسلم تحریر فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو گالی دینا حرام ہے، بلکہ بعض بزرگوں کے نزدیک صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والا کافر واجب القتل ہے علامہ غزالی فرماتے ہیں کہ واعظ ہو یا کوئی اور ہواس کے لئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات کا بیان کرنا حرام ہے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

---

❶ ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء في البكاء على الميت رقم الحديث ١٥٩٢

❷ شعب الايمان ٤/ ٢٧٩ رقم الحديث ٥١٠٠

❸ مسلم: ٢/ ٢٤٠ كتاب الشعر باب في انشاد الشعر رقم الحديث ٥٨٩٣

❹ بخاري: ١/ ٥١٦ كتاب المناقب باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذ اخليلا.... رقم الحديث ٣٦٧٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جو باہمی جھگڑے واختلافات ہوئے ہیں ان کو بھی بیان نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ باتیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے کینہ پیدا کرتی ہیں' حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے علماء ہیں' ائمہ دین نے دین ان ہی سے سیکھا ہے اور ہم نے ان ہی ائمہ سے دین حاصل کیا ہے پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن کرنے والا دراصل اپنے ہی مذہب پر طعن کرنے والا ہے۔ (احیاء العلوم)

اور علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الصواعق المحرقہ میں مرثیہ خوانی کی بہت سخت تردید فرمائی ہے' حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ان محفلوں اور مجلسوں میں زیارت وگریہ وزاری کی نیت سے بھی جانا درست نہیں ہے کیونکہ وہاں کوئی زیارت نہیں ہوتی جس کے لئے آدمی جائے اور لکڑیاں تعزیئے' جو خود بنائے ہوئے ہوتے ہیں زیارت کے قابل نہیں' بلکہ پھینک دینے کے لائق ہیں' جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھوں سے اس کو مٹا دے' یہ بھی نہ کر سکے تو اپنی زبان سے ان کی برائی بیان کرے یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے برا جانے یہ سب سے ادنیٰ درجہ ایمان کا ہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ❶

اور تعزیہ داروں کی مجلس میں جا کر مرثیہ اور کتاب سننا دو حال سے خالی نہیں' اگر اس مرثیہ اور کتاب میں واقعی اور سچے حالات نہ ہوں' بلکہ جھوٹ اور افتراء ہو اور بزرگوں کا ذکر تحقیر کے ساتھ کیا جاتا ہو تو ایسے مرثیے اور کتاب کا سننا بلکہ ایسی مجلسوں میں جانا حرام ہے۔ حدیث میں جو مرثیوں کے سننے اور پڑھنے کی ممانعت آئی ہے وہ اسی قسم کے مرثیوں کے پڑھنے اور سننے سے منع فرمایا ہے اس کو ابن ماجہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اور اگر اس مرثیہ اور کتاب کے سننے میں فی نفسہٖ کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن بہ ہیئت اجتماعیہ جیسے کہ بدعتی کرتے ہیں ہرگز نہ کرنا چاہئے ورنہ بدعتی لوگوں کے مشابہ ہو جائیں گے اور ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.)) ❷

''جو شخص کسی قسم سے بالکل ہی مشابہ ہو جائے تو وہ ان ہی میں سے ہے۔''

اور یہ بھی حدیث میں وارد ہے:

((مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكَ مَنْ عَمِلَ.)) ❸

❶ مسلم: ۱/ ۵۰ کتاب الایمان باب کون النهی عن المنکر الحدیث ۱۷۷

❷ مسند احمد: ۲/ ۵۰ و ابوداؤد ۴/ ۷۸ کتاب اللباس باب فی لبس الشهرة رقم الحدیث ۴۰۲۳

❸ مسند ابی یعلی بحواله نصب الرایه ۴/ ۳۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’جو شخص کسی قوم کے مجمع کو بڑھائے وہ اسی میں سے ہوگا اور کسی قوم کے کام کو جو پسند کرے وہ اس کام کرنے والے کا شریک ہوگا‘‘ (فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ص ۷۱،۷۲) اور مرثیہ پڑھ کر اجرت لینا بھی حرام ہے۔‘‘ (دیکھو فتاویٰ مذکور ص ۷۱)

فاتحہ و نذر و نیاز لغیر اللہ

بعض لوگ نذر مانتے ہیں کہ اگر ہم کو اللہ نے بچہ دیا‘ تو عاشوراء کے دن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر آبخورے اور مٹی کی پیالیاں شربت اور میٹھے چاولوں وغیرہ سے بھر کر تقسیم کریں گے اور تعزیہ کے سامنے لے جا کر فاتحہ دلائیں گے یہ سب کام ناجائز بلکہ حرام ہیں‘ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

﴿ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ج﴾ (البقرة: ١٧٣)

(تمہارے لئے حرام کیا گیا مردہ (جانور) اور خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔)

یہ ظاہر بات ہے کہ ان کھانوں اور پینے کی چیزوں میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ (غیر اللہ) کا نام لیا جاتا ہے لہٰذا ایسا کھانا‘ کھانا اور شربت وغیرہ پینا سب حرام ہے اور ایسی نذر بھی نہیں ماننی چاہئے اگر کوئی بے وقوفی سے ایسی نذر مان لے‘ تو وہ اس شرک سے توبہ کرے اور اس نذر کو ہرگز ہرگز پورا نہ کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ.)) ❶

’’اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں نذر کو پورا مت کرو۔‘‘

جس کھانے و پینے پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اس کا کھانا اور سور کا کھانا برابر ہے بلکہ میرے نزدیک تو سور سے بھی بدتر ہے کیونکہ اس کھانے میں تعزیہ کے سامنے لے جانے سے یا غیر اللہ کا نام لینے سے نجاست معنوی پیدا ہو جاتی ہے یعنی شرک حلول کر آتا ہے‘ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’یعنی تعزیہ کے سامنے فاتحہ درود پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ وہاں نجاست معنوی ہوتی ہے اور فاتحہ و درود اس جگہ پڑھا جاتا ہے جو نجاست ظاہری و باطنی سے پاک و صاف ہو اسی وجہ سے جو شخص قرآن مجید کو پاخانہ اور ناپاک جگہ پر پڑھے تو وہ قابل ملامت اور مطعون و ملعون ہو جاتا ہے اسی طرح جہاں نجاست معنوی ہو

---

❶ مسلم: ۲/ ٤٥ کتاب النذر باب لاوفاء لنذر في معصية الله.... رقم الحديث ٤٢٤٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(جیسے تعزیہ وقبر وغیرہ) اوراس کا دور کرنا ضروری ہو وہاں پڑھنے والا قابل ملامت مطعون وملعون ہوگا' کیونکہ بے محل ہے (فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ص ۷۲)

اس کھانے کو کھانا بھی حرام ہے' کیونکہ وہ بنام غیر اللہ ہے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کھانے کو تعزیہ کے پاس لے جانے کی اور اس جگہ بلکہ قبروں کے سامنے رکھنے کی وجہ سے کفار اور بت پرستوں کی مشابہت ہوتی ہے لہٰذا یہ مکروہ تحریمی کر دیتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزیہ)

معلوم ہوا کہ تعزیہ کے سامنے کا کھانا اور شربت وغیرہ بنام غیر اللہ کا پینا حرام ہے۔

شربت وسبیل بہ نیاز حسین رضی اللہ عنہ

عشرہ محرم میں لوگ بہت سخی ہو جاتے ہیں کہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں اور ان کو قسم قسم کے سرخ وسبز کپڑوں اور کاغذوں وجھاڑ فانوس سے سجایا جاتا ہے اور ساقی صاحب کے بیٹھنے کے لئے اچھا فرش اور عمدہ قالین بچھایا جاتا ہے اس کے چاروں طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے آبخورے قطار و قطار رکھے ہوتے ہیں' سامنے اور دائیں' بائیں جانب مٹکوں میں ٹھنڈا شربت رکھا ہوا ہوتا ہے خوب سریلی صدائیں لگا کر اور امام حسین کا نام لے کر خوب مزے سے پیتے اور پلاتے ہیں۔

آہ! حضرت حسین رضی اللہ عنہ تو کربلا کے سنسان میدان میں تین دن کی بھوک پیاس کی حالت میں شہید ہوئے' قیامت کے دن حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرمائیں گے کیوں تم محرم میری توہین کے لئے مناتے تھے' یا تعظیم کے لئے؟ میں نے تو دسویں محرم بھوک و پیاس کی شدت میں گزاری اور تم میرا نام لے لے کر اس روز خوب مزے کے منوں کھانے پکاتے اور کھاتے رہے اور خوب ٹھنڈے ٹھنڈے شربت پیتے اور پلاتے رہے' تو میں نے تو سارا دن خدا کی یاد میں گزارا' اور تم اس روز سارا وقت باجے اور جلوس کے اہتمام میں صرف کرتے رہے' نفلی نمازیں تو ایک طرف رہیں فرض نماز تک سے تم غافل رہے اور پھر دعویٰ ہے کہ ہم حسین رضی اللہ عنہ کے محبّ ہیں۔ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَكَاذِبُوْنَ۔ میرے محبّ تو تم اس وقت ہوتے کہ میری روش پر چلتے میری طرح تم بھی راہ خدا میں شہید ہوتے' کیا میں نے تم کو ان حرکات ناشائستہ اور ان خرافات کے کرنے کا حکم دیا تھا؟ اور تم نے میرے نام کا تعزیہ کیوں بنایا اور میرے نام کی سبیلیں کیوں لگائیں؟ کیا قرآن مجید میں ﴿وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ.﴾ (البقرة: ۱۷۳) نہیں پڑھا تھا' جس کے معنی یہ ہیں کہ جس چیز کے اوپر غیر اللہ کا نام لیا جائے اس کا کھانا پینا حرام ہے تم نے حرام کھایا کھلایا' اور خدا کے ساتھ غیروں کو شریک بھی کیا' لہٰذا تمہارا ٹھکانا وہی ہے جو مشرکوں کا ہے پس میرے بزرگو اور عزیزو! آپ کو اختیار ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فیصلہ کو مانو' یا ان تمام خرافات کو چھوڑ کر محبّ حسین رضی اللہ عنہ بن جاؤ۔

(برر سولاں بلاغ باشد بس)

ڈھول' تاشہ' نقارہ

لطف یہ ہے کہ عشرہ محرم و ماتم وگریہ زاری کا دن کہا جاتا ہے مگر یہ ایسا ماتم ہے کہ مسرت وخوشی سے بھرا ہوا ہے کیونکہ اس میں کام وہی ہوتا ہے جو شادی وخوشی کی تقریب میں کیا جاتا ہے جیسے ڈھول وتاشے کا بجانا' ناچنا' کودنا' کشتی اور اکھاڑہ کرنا' گیت گانا' اور آتش بازی کا چھوڑنا وغیرہ' کیوں صاحب اگر یہ تعزیہ بقول آپ کے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ مقدسہ کی نقل ہے اور فرضی کربلا میں لے جا کر ایسی نیت سے دفن کرتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے تو اس کے پیچھے پیچھے ڈھول تاشہ کیوں بجاتے جاتے ہیں خدانخواستہ اگر آپ کے گھر کوئی میت ہو جائے تو یقیناً آپ یہ ہرگز نہ کریں گے اس پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ آپ اپنے جنازہ کے پیچھے باجہ بجاتے ہوئے کیوں نہیں جاتے' تو آپ ہی جواب دیں گے کہ یہ ماتم وغم کا وقت ہے باجہ بجانا تو خوشی پر دلالت کرتا ہے یہ دونوں باتیں شادی وغمی کی ایک حالت میں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں' پھر عشرہ محرم میں تعزیہ کی تقریب میں ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کی وجہ علامہ ابن حجر مکی الصواعق المحرقہ ص ۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

مسلمانوں میں ایک فرقہ ناصبیہ شیعہ ہے جسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل سے بہت خوشی ہوئی تھی' یہ لوگ اہل بیت کو دشمن جانتے تھے ان سے حسد کرتے تھے یہ ہمیشہ اسی خیال میں رہتے کہ اہل بیت کو تکلیف پہنچے اس فرقہ کا پیشوا حجاج بن یوسف ثقفی بھی تھا' جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

((اِنَّ فِی ثَقِیفٍ کَذَّابًا وَ مُبِیرًا.)) [1] ''قبیلہ ثقیف میں ایک ظالم اور مہلک ہوگا۔''

اہل علم کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں حجاج بن یوسف ثقفی مراد ہے اس کا ظلم اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ جن لوگوں کو اس نے (معرکہ جنگ میں نہیں) باندھ کر قتل کیا تھا' ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوگئی تھی' ان میں اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے' یہ شخص پچانوے ہجری میں چون برس عمر گزار کر مر گیا' جب ان دشمنان اہل بیت کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی' تو ان کو بڑی خوشی ہوئی لوگوں کو خوشی منانے کا حکم دیا اور لوگوں سے موضوع حدیثیں بیان کرانی شروع کر دیں مثلاً یہ حدیث کہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کو کھانے اور کپڑے کی وسعت کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ تمام سال فراخی کرتا ہے اور جو عاشوراء کی رات کو سرمہ لگا لے تو

[1] ترمذی: ۳/ ۲۲۷ کتاب الفتن باب ماجاء فی ثقیف کذاب و مبیر رقم الحدیث ۲۲۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تمام سال اس کی آنکھوں میں درد نہ ہوگا' ❶ اسی طرح یہ حدیث بھی بیان کی گئی کہ جو شخص عاشورا کے دن غسل کرے تو تمام سال بیمار نہیں ہوگا۔ ❷

اس قسم کی موضوع حدیثیں بیان کر کے لوگوں کو اظہار خوشی کی ترغیب دینا دشمنان اور قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کی شیطانی حرکت ہے لیکن ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور' نام ماتم وغم اور کام شادی وخوشی کا' اور یہ تعزیہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا ہے ہر سال بنا کے اس کی توہین کرتے ہیں' جیسے اس زمانے میں کسی کی توہین کرنی مقصود ہوتی ہے تو فرضی جنازہ بنا کر گشت کراتے ہیں' بہر حال باجہ بجانا وغیرہ یہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ (شیعہ) اور حجاج مبیر کے گروہ کی سنت ہے سنت نبوی ہرگز نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام باجوں اور تمام خرافات کے مٹانے کے لئے دنیا میں مبعوث کیے گئے تھے آپ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِی رَحْمَةً وَّهُدًی لِلْعَالَمِينَ وَاَمَرَنِی اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِيرَ يَعْنِی الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ.)) ❸

''خدا نے مجھ کو ساری کائنات ومخلوق کے واسطے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمام باجوں ڈھول' تاشے' نقارے' سارنگی وغیرہ کو مٹا دوں۔''

اور قیامت (دنیا کی تباہی) کی علامتوں میں جو چیزیں آپ نے بیان فرمائی ہیں ان میں یہ بھی فرمایا ہے کہ:

((وَاتَّخَذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ.)) ❹

''گھنٹی شیطان کا ساز ہے۔''

اور آپ جب باجے کی آواز سنتے تو کان میں انگلیاں ڈال دیتے۔ (مسند احمد' ابوداؤد' حسنہ الالبانی)

نہایت شرم کی بات ہے کہ جس چیز سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی نفرت اور کراہت ہو کہ کانوں میں انگلیاں دے لیتے' آج کل اسی کو معیار عبادت وطاعت مقرر کر لیا گیا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

---

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي ٤ / ٦٥

❷ شعب الايمان ٣ / ٣٦٧ رقم الحديث ٣٧٩٧

❸ مسند احمد: ٥ / ٢٥٧ و طبرانی کبیر ٨ / ١٩٧ رقم ٧٨٠٣ - ٧٨٠٤

❹ ترمذی: ٣ / ٢٢٤ كتاب الفتن باب ماجاء فی علامة حلول المسخ و الخسف رقم الحديث ٢٢١٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شانِ حسین رضی اللہ عنہ

حضرت حسین کی عظمت اور مقام اہل سنت کے ہاں بھی مسلم ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جگر گوشہ تھے' آپ نجیب الطرفین اور محبوب خلائق ہیں تمام لوگ آپ سے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بے حد مانوس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں صاحبزادوں کے ساتھ غایت درجے کی محبت رکھتے تھے کبھی کبھی نماز میں آپ کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے اور کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دوش مبارک پر بٹھا لیتے آپ کے بچپن کا زمانہ اس خیر القرون میں نہایت آرام وراحت سے گزرا' جب آپ سات آٹھ برس کے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا' بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ ایسی محبت اور شفقت کی' جس کے یہ مستحق تھے آپ کی ذات گرامی فضائل واخلاق کا مجموعہ تھی' ارباب سیر لکھتے ہیں:

((كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَثِيْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيْعِهَا.)) (استیعاب و اسد الغابة)

''یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ بڑے نمازی' بڑے روزہ دار' بڑے حج کرنے والے' صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنہ کو کثرت سے کرنے والے تھے۔''

عمومی اعتبار سے آپ کو خدا نے جیسی فارغ البالی عطا فرمائی تھی اسی طرح فیاضی سے آپ اس کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔ (تہذیب الاسماء للنووی' ص ۱۶۳)

ابن عساکر لکھتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ خدا کی راہ میں کثرت سے خیرات کرتے تھے۔

(ابن عساکر ص ۳۲۳' ۳۲۴)

کوئی سائل کبھی آپ کے دروازے سے ناکام واپس نہ ہوتا تھا ایک مرتبہ ایک سائل مدینہ کی گلیوں میں پھرتا پھراتا درِ دولت پر پہنچا' اس وقت آپ نماز میں مشغول تھے' سائل کی صدا سن کر جلدی جلدی نماز ختم کر کے باہر نکلے سائل پر فقر وفاقہ کے آثار نظر آئے' اسی وقت قنبر خادم کو آواز دی قنبر حاضر ہوا آپ نے پوچھا ہمارے اخراجات میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے قنبر نے جواب دیا آپ نے دوسو درہم اہل بیت میں تقسیم کرنے کے لئے دیے تھے اور ابھی تقسیم نہیں کیے گئے' آپ نے فرمایا ان کو لے آؤ' اہل بیت سے زیادہ مستحق آ گیا ہے اسی وقت دوسو درہم کی تھیلی منگوا کر سائل کے حوالے کر دی اور معذرت کی کہ اس وقت ہمارا ہاتھ خالی ہے اس لئے اس سے زیادہ خدمت نہیں کر سکتے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب آپ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بصرہ سے آپ کا ذاتی مال آتا تھا تو آپ اسی مجلس میں تقسیم کر دیتے تھے (ابن عساکر ص ۳۱۲)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

((هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا.)) ❶

''یہ میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔''

اور آپ نے ان دونوں کے بارے میں فرمایا کہ خدایا! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ اور ان سے بھی محبت رکھ جو ان سے محبت کرے۔ ❷

((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.)) ❸

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوان مردوں کے سردار ہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں' اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ ❹

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور محبوب ہیں اور جس نے ان سے محبت رکھی اس نے خدا اور رسول سے محبت رکھی' اور جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے خدا اور رسول سے دشمنی رکھی ان کی محبت ایمان کا ایک جزو ہے محبت کا مطلب یہی ہے کہ ان کی اتباع اور تابعداری کی جائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہل بیت کی محبت عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر ہو' آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ' اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا' اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ' اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

---

❶ بخاری: ۱/ ۵۳۰ کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب الحسن و الحسین' رقم الحديث ۳۷۵۳ ❷ ترمذی: ٤/ ۳۳۹ کتاب المناقب باب مناقب ابی محمد حسن بن علی..... رقم الحديث ۳۷۶۹ ❸ مسند احمد: ۳/۳ و ترمذی: ٤/ ۳۳۹ کتاب المناقب باب المناقب الحسن حدیث ۳۷٦۸ ❹ ترمذی: ٤/ ۳٤۲ کتاب المناقب باب (فی نسخة ان الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة) حدیث ۳۷۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نماز کی اہمیت اور مسنون طریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت: ٤٥)

(قرآن مجید کی تلاوت کیجئے اور ہمیشہ پابندی سے نماز پڑھتے رہیے کیوں کہ نماز بے شرمی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کا ذکر فرمایا ہے:

(۱) قرآن مجید کی تلاوت کا (۲) نماز پڑھنے کا (۳) ذکر الٰہی کا نماز اسلامی رکنوں میں سے ایک بڑا رکن ہے جس کی بہت بڑی اہمیت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.)) ❶

''یعنی اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ہی سچا معبود ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔''

❶ صحیح بخاری: ۱/ ٦ کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم ..... رقم الحدیث ۸

صحیح مسلم: ۱/ ۳۲ کتاب الایمان باب بیان ارکان الاسلام و دعائمه العظام..... رقم الحدیث ۱۱۱، ۱۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حدیث میں استعارہ کے طور پر اسلام کو ایک ایسے مکان سے تشبیہ دی گئی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہو' لہٰذا ان ستونوں کی نگہداشت نہایت ہی ضروری ہے' ستونوں کے نہ رہنے سے مکان مہندم ہو جائے گا' جس نے نماز نہیں پڑھی' اس نے اسلام کے ایک ستون کو گرا دیا' اسلام لانے کے بعد اسلام کا دوسرا رکن یہی نماز ہے' نماز پڑھنے والا کامل مسلمان ہے' اور قصداً انکار کرنے والا خدا کے نزدیک کافر ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَآءَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَنَامُوْنَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْكُمْ حَتّٰى تَسْتَيْقِظُوْا.)) ❶

''تم لوگ گناہوں کی آگ میں جلتے رہتے ہو جب تم نے فجر کی نماز پڑھ لی تو اس نماز نے گناہوں کی آگ کو بجھا دیا پھر اس کے بعد گناہ کر کے گناہوں کی آگ میں جلتے رہے جب ظہر کی نماز پڑھی تو اس نماز نے گناہ کی آگ کو بجھا دیا پھر ظہر سے عصر تک بھی گناہ کرتے رہے اور اسی آگ میں جلتے رہے جب تم نے عصر کی نماز پڑھ لی تو وہ آگ ٹھنڈی ہوئی پھر عصر سے مغرب تک گناہ کیے اور اس کی آگ تیز ہوگئی جب تم نے مغرب کی نماز پڑھی تو وہ آگ بجھ گئی پھر مغرب سے عشاء تک گناہوں کی آگ میں جلتے رہے جب عشاء کی نماز پڑھی تو وہ آگ بجھ گئی جو عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے تو اس نیند کی حالت میں کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے۔''

یعنی نماز پڑھنے سے سب گناہ دھل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ (یعنی نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے:

((اَرَءَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.)) ❷

---

❶ طبرانی الاوسط: ۳/ ۱۱۹ رقم الحدیث ۲۴۴۵' طبرانی صغیر: ۱/ ۹۱ رقم الحدیث ۱۲۱ و مجمع الزوائد: ۱/ ۳۰۴ ❷ صحیح بخاری: ۱/ ۷۶ کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰت الخمس کفارۃ رقم الحدیث ۵۲۸ و صحیح مسلم: ۱/ ۲۳۵ کتاب المساجد باب المشی الی الصلوۃ تمحی بہ الخطایا و ترفع بہ الدرجات رقم الحدیث ۱۵۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''بھلا دیکھوتو اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک بہتی ہوئی نہر ہو اور روزانہ وہ شخص اس میں پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہے گی لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان نمازوں کی برکت سے نمازیوں کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے اور انہیں پاک صاف کر دیتا ہے۔''

کیونکہ یہ نمازیں کفارات ہیں نمازوں کے ذریعہ گناہ دور ہو جاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَآئِرُ.)) ❶

''پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان میں کسی شخص سے سرزد ہوں جب تک کہ بڑے گناہوں میں مبتلا نہ ہوا ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک درخت کی شاخ ہاتھ سے پکڑ کر ہلائی تو اس کے سارے پتے جھڑ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَتْ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتَّ هٰذَا الْوَرَقُ وَقَالَ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ.﴾)) ❷

''مسلمان جب اچھا وضو کر کے پانچوں نمازیں پڑھ لیتا ہے تو اس کے سارے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز پڑھ لیا کرو کیوں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے)۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسٌ مَنْ جَآءَ بِهِنَّ مَعَ اِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰى وُضُوْءِ هِنَّ وَرُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَاٰتَى الزَّكٰوةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَاَدَّى الْاَمَانَةَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

❶ صحيح مسلم: ١/ ١٢٢ كتاب الطهارة باب الصلوات الخمس و الجمعة الى الجمعة .... رقم الحديث ٥٥٠

❷ مسند احمد: ٥/ ٤٣٧ و دارمي: ١/ ١٩٢ كتاب الطهارة باب فضل الوضوء رقم الحديث ٧١٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَمَا اَدَآءُ الْاَمَانَةِ قَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَاْمَنِ ابْنَ اٰدَمَ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ دِیْنِہٖ غَیْرَهَا.)) ❶

''پانچ قسم کے لوگ ہیں جو ایمان کے ساتھ ساتھ ان پانچ چیزوں کو ادا کریں گے' تو وہ جنت میں داخل ہوں گے' (۱) جس نے پانچوں نمازوں پر وضو' رکوع' سجدہ اور پابندی اوقات کے ساتھ محافظت کی (۲) جس نے خوشی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے (۳) جس نے استطاعت ہونے پر حج کو ادا کیا (۴) جس نے خوشی سے زکوٰۃ دی (۵) اور امانت ادا کی۔ دریافت کیا گیا کہ امانت ادا کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ناپاکی پر غسل کرنا یہ بھی ایک امانت ہے جو غسل جنابت نہیں کرتے وہ خائن ہیں غسل جنابت بڑی امانت ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والا جنتی آدمی ہے لمبی عمر والا زیادہ نماز پڑھنے کی وجہ سے بڑے بڑے درجات پائے گا ترغیب وترہیب بحوالہ احمد وابن ماجہ کے یہ روایت ہے کہ قبیلہ خزاعہ کے دو آدمی مسلمان ہوئے ان میں سے ایک پہلے شہید ہوگیا اور دوسرا ایک سال کے بعد اپنی موت سے مرا طلحہ بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ پچھلا شخص جو اپنی موت سے مرا تھا وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو طلحہ نے کہا کہ مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا اس خواب کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ے فرمایا اس میں تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ شہید کے بعد پچھلے شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور سال بھر کی چھ ہزار رکعت سے زیادہ نماز پڑھی جو شہید نے نہیں پڑھی اس لیے پچھلے کا زیادہ مرتبہ ہے بہ نسبت شہید کے۔

نماز کا حساب قیامت میں سب سے پہلے ہوگا اگر یہ نماز ٹھیک ٹھاک نکل آئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک نکلیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَآئِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَآئِرُ عَمَلِهٖ.)) ❷

''قیامت کے روز سب سے پہلے حق اللہ میں نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست نکل آئی تو تمام

---

❶ سنن ابی داوٗد: ۱/ ۱۶۴ کتاب الصلاۃ باب المحافظة علی الصلوٰت رقم الحدیث ۴۳۰ و طبرانی کبیر بحواله مجمع الزوائد: ۱/ ۵۲

❷ طبرانی الاوسط: ۲/ ۵۱۲ رقم الحدیث ۱۸۸۰' تحفة الاحوذی: ۱/ ۳۱۹' عون المعبود: ۱/ ۳۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز خراب رہی تو سارے اعمال خراب رہے اسی نماز سے نجات ہے۔ کیوں کہ یہی جنت کی کنجی ہے اور نماز نہ پڑھنے سے بربادی ہے۔''

نمازی قیامت کے روز نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا اور بے نماز فرعون ہامان نمرود اور شداد وغیرہ سرکشوں کے ساتھ ہوں گے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَّنَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَا مَانَ وَ اُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.)) ❶

''جو نماز پر محافظت کرتا ہے یعنی ہمیشہ بلا ناغہ پڑھتا ہے تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لیے نور کا سبب بنے گی اور کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی اور جس نے نماز کی محافظت نہیں کی تو یہ نماز اس کے لیے نہ نور بنے گی اور نہ دلیل بنے گی اور وہ قیامت کے دن قارون فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے نمازیوں کا حشر قارون فرعون اور دیگر کافروں کے ساتھ ہوگا اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ فرعون اور قارون جہنم میں جائیں گے تو بے نماز بھی ان کے ساتھ ساتھ ہوگا اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اور شرک وکفر کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔ ❷

یعنی نماز کے چھوڑ دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے جیسے کہ ایک حدیث میں صاف طور پر فرمایا:

((اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.)) ❸

''ہمارے اور کافروں کے درمیان نماز پڑھنے کی ذمہ داری ہے جس نے نماز پڑھی وہ مسلمان ہے اور جس نے نماز چھوڑ دی اور اس کا انکار کر دیا وہ کافر ہے۔''

اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے نمازی کو کافر جانتے تھے اور نماز کے چھوڑ دینے کو کفر سمجھتے تھے۔ ❹

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۱٦۹ و دارمی: ۲/ ۳۹۰ کتاب الرقاق باب فی المحافظة علی الصلاة رقم الحديث ۲۷۲۱

❷ صحيح مسلم: ۱/ ٦۱ كتاب الايمان باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلوٰة رقم الحديث ۲٤٦، ۲٤۷

❸ مسند احمد: ٥/ ۳٤٦، ۳٥٥ و ترمذی: ۳/ ۳٦۰ كتاب الايمان باب ماجاء فی ترك الصلاة، رقم الحديث ۲٦۲۱ ❹ جامع ترمذی: ۳/ ۳٦۰ كتاب الايمان باب ماجاء فی ترك الصلوة- صحيح سنن ترمذی: ۲۱۱٤، و مستدرك: ۱/۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرآن مجید کی اس آیت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

﴿ اَقِيْمُو الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (الروم: ٣١)

(یعنی نماز پڑھواور مشرکین سے مت ہو۔)

یہ امیر غریب سب کے لیے ہے اور امیروں کے لیے حج اور زکوۃ بھی ہے نماز کی قرآن اور حدیث میں بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے قرآن مجید میں تقریباً اسی (۸۰) جگہوں میں ﴿اَقِيْمُو الصَّلٰوةَ﴾ کا لفظ آیا ہے یعنی (نماز کو اطمینان سے پڑھا کرو) اور بہت سی حدیثیں اس سلسلہ میں آئی ہیں اگر ان سب کو بیان کیا جائے تو مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔

لہٰذا نماز کو تعدیل ارکان اور نہایت خشوع اور حضورِ قلب سے پڑھتے رہنا چاہیے اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴾ (المؤمنون: ١ - ٢)

(بیشک ان ایمان داروں نے نجات حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔)

یعنی اپنی نمازوں میں اللہ کا خوف رکھتے ہیں اور سکون کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں ان کا دل ودماغ اللہ ہی طرف متوجہ رہتا ہے التفات یعنی ادھر ادھر نہیں دیکھتے صرف سجدہ کی جگہ نظر لگائے رکھتے ہیں اور دل میں ادھر ادھر کا خیال نہیں لاتے یہی نماز کی حقیقت اور جان ہے۔ نماز کی ظاہری اور باطنی دونوں حقیقتیں ہیں۔ ظاہری حقیقت نماز کے شرائط وارکان وآداب ہیں جو ہر ایک کو معلوم ہیں لیکن یہاں مختصر بیان کیا جا رہا ہے۔ نماز سے پہلے طہارت اور وضو کرنے کا حکم ہے اس کے بعد اس دعا کا پڑھنا مسنون ہے۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.)) [1]

''میں اس گواہی دیتا ہوں کہ بندگی کے لائق کوئی نہیں مگر اللہ جس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو مجھ کو توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے کردے۔''

پھر اس کے بعد کھڑے ہو کر اذان دی جاتی ہے یعنی خدا کی عظمت اور اس کی بڑائی کا اعلان کیا جاتا ہے اور فلاح وخیر کی طرف بلایا جاتا ہے پھر خدا کی بڑائی کا اعلان کر کے ختم کر دیا جاتا ہے پھر دل میں نیت کر کے

[1] صحيح مسلم: ١/ ١٢٢ كتاب الطهارة باب الذكر المستحب عقب الوضوء رقم الحديث ٥٥٤ ترمذی: ١/ ٥٨ كتاب الطهارة باب مايقال بعد الوضوء رقم الحديث ٥٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قبلہ رخ کھڑے ہوکر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر سینہ پر باندھ لیا جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھی جاتی ہے

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.)) ❶

''الٰہی! تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کردے جس طرح تو نے دوری کر رکھی ہے مشرق اور مغرب کے درمیان خدایا تو مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کردیا جاتا ہے اے اللہ تو میرے گناہوں کو دھودے پانی برف اور اولے سے۔''

پھر آہستہ سے یہ تعوذ پڑھی جاتی ہے۔

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ.)) ❷

''سننے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود کے خطرے وسوسے اور پھونک سے۔''

پھر آہستہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اگر جہری آواز والی نماز ہے تو آواز سے اگر سرّی (آہستہ والی) نماز ہے تو آہستہ پڑھی جاتی ہے سورہ فاتحہ ہے۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ﴾ (آمین)

(ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے جو نہایت مہربان اور بڑے رحم والا ہے انصاف کے دن کا مالک ہے اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم کو سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ ان لوگوں کا

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۰۳ كتاب الاذان باب مايقول بعد التكبير رقم الحديث ۷۴۴ صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۹ كتاب المساجد باب مايقال بين تكبيرة الاحرام و القرأة رقم الحديث ۱۳۵۴

❷ سنن ابی ابوداؤد: ۱/ ۲۸۰ كتاب الصلاة باب من راى الاستفتاح بسبحنك اللهم و بحمدك الخ. رقم الحديث ۷۷۳۔ و ترمذی: ۱/ ۲۰۲ كتاب الصلاة باب ما يقول عند افتتاح الصلاة رقم ۲۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

راستہ جن پر تو غصہ ہوا ہے اور نہ گمراہوں کا راستہ۔)

جب تم اس پوری سورت کو ختم کر چکو تو آمین کہنی چاہیے اگر جہری نماز ہے تو زور سے اور اگر سرّی نماز ہے تو آہستہ سے آمین کہی جاتی ہے اس کے بعد ذرا سا ٹھہر کر پھر کوئی بڑی یا چھوٹی سورت بسم اللہ کے ساتھ پڑھی جاتی ہے جیسے سورہ اخلاص۔

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ ﴾

(اخلاص: ۱ – ٤)

(کہہ دو اللہ ایک ہے بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔)

اس دوسری سورت کو ختم کر کے رفع یدین کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے رکوع میں پیٹھ سیدھی رکھ کر دونوں ہتھیلیوں سے خوب مضبوطی کے ساتھ دونوں گھٹنے پکڑ کر انگلیوں کو کشادہ رکھ کر اور دونوں کہنیوں کو پہلوؤں سے جدا رکھ کر تانت کی طرح اس شکل میں تان لی جائیں کہ کہنیاں ٹیڑھی نہ رہیں اور رکوع کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ سے آگے نہ جائے اور رکوع میں یہ دعا تین مرتبہ سے دس مرتبہ تک پڑھی جاتی ہے مگر تین مرتبہ سے کم نہ ہو رکوع کی دعا یہ ہے۔

(۱) ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.)) ❶

"ہمارے معبود! پروردگار تو پاک ہے ہم تیری ہی تعریف کرتے ہیں الٰہی تم ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے تو پاک صفتوں والا پاک ذات والا فرشتوں اور روح کا پالنے والا ہے۔"

(۲) ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ.)) ❷

"ہم اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں۔"

(۳) ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ.)) ❸

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۰۹ کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع، رقم الحدیث ۷۹٤، صحیح مسلم: ۱/ ۱۹۲ کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع و السجود، رقم الحدیث ۱۰۸۵، ۱۰۹۱

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۲٦٤ کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب تطویل القرأۃ فی صلاۃ اللیل.... رقم الحدیث ۱۸۱٤

❸ مسلم: ۱/ ۲٦۳ کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائه باللیل.... رقم ۱۸۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”اے اللہ میں تیرے سامنے جھک گیا اور تیرے اوپر ایمان لے آیا اور تیرا فرمانبردار ہو گیا تیرے سامنے جھک گیا میرا دل اور میری آنکھ اور میرا گودا اور ہڈی اور میرے پٹھے۔“

اب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرتے ہوئے اور ہاتھ لٹکا کر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے پھر یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

(۱) ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.)) ❶

”اے ہمارے رب! صرف تیرے ہی لیے بہت پاکیزہ بابرکت خوبیاں ہیں۔“

(۲) ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْأَ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَمَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.)) ❷

”اے اللہ! بس تیرے ہی لیے زمین و آسمان بھر کی تعریف ہے اور جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے اور بھر کر کہ اس کے جو تو چاہے۔“

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جایا جاتا ہے اس طرح سے زمین پر پہلے دونوں ہاتھوں کو رکھا جاتا ہے پھر دونوں گھٹنوں کو رکھا جاتا ہے یا پہلے دونوں گھٹنوں کو پھر دونوں ہاتھوں کو پھر پیشانی کو اور ناک کو رکھا جاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کا کانوں یا کندھوں کے برابر انگلیاں ملا کر رکھا جاتا ہے اور پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ کی طرف رکھا جاتا ہے اور کہنیوں کو پسلیوں سے اور پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھا جاتا ہے اور کہنیوں کو زمین پر نہ بچھانے کا حکم ہے اور سجدہ کی دعا کم سے کم تین مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ دس مرتبہ پڑھی جاتی ہے جیسا کہ رکوع میں پڑھی جاتی ہے دعا یہ ہے:

(۱) ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ.)) ❸

”اے اللہ! تو ہمارا رب ہے ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں تو ہمارے گناہوں کو بخش دے تو پاک ذات والا ہے پاک صفتوں والا فرشتوں اور روح کا رب ہے۔“

---

❶ صحیح بخاری: کتاب الاذان باب ۱۲۶ رقم الحدیث ۷۹۹، ۱/ ۱۱۰، و مسلم: ۱/ ۱۷۷ کتاب الصلاۃ باب التسمیع و التحمید و التامین

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۱۹۰ کتاب الصلاۃ باب مایقول اذا رفع رأسه من الرکوع رقم الحدیث ۱۰۷۲

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۱۰۹ کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع، رقم الحدیث ۷۹۴، صحیح مسلم: ۱/ ۱۹۲ کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع و السجود، رقم الحدیث ۱۰۸۵، ۱۰۹۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۲) ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی.)) ❶

''ہم اپنے اعلیٰ رب کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

(۳) ((اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.)) ❷

''الٰہی میں نے اپنی پیشانی کو تیرے سامنے ٹیک دیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تیرا حکم بردار ہوگیا میرے چہرے نے اس اللہ کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھول دیا اللہ بہت برکت والا ہے جو سب بنانے والوں سے بہت اچھا ہے۔''

اس دعا کو پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے سر پھر ایک ساتھ دونوں ہاتھوں کو زمین سے اٹھا کر اس طرح سیدھے بیٹھا جاتا ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دائیں پیر کو اس طرح کھڑا رکھا جائے کہ اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف مڑی ہوئی ہوں اور داہنے ہاتھ کو داہنے زانو پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں زانو پر رکھا جائے اور خوب اطمینان سے بیٹھ کر اس دعا کو ایک بار پڑھا جائے۔

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ.)) ❸

''اے اللہ! تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو ہدایت کر اور مجھے عافیت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔''

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جایا جاتا ہے اور پہلے سجدے کی طرح اس دوسرے سجدے کو بھی پورا کیا جاتا ہے اور پہلے سجدے والی دعا اس دوسرے سجدے میں بھی تین مرتبہ یا اس سے زیادہ پڑھی جاتی ہے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے سے اٹھ کر جلسہ استراحت کر کے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا جاتا ہے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ پہلے زمین پر ٹیک کر پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

سیدھے کھڑے ہو کر پہلے کی طرح دونوں ہاتھ باندھ کر اور بسم اللہ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پہلی رکعت کی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھی جاتی ہے اگر جہری نماز میں امام کے پیچھے ہو تو صرف سورہ

---

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۲۶۴ کتاب صلوۃ المسافرین باب استحباب تطویل القرآءۃ فی صلوۃ اللیل رقم الحدیث ۱۸۱۴

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۲۶۳ کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائه باللیل۔ رقم ۱۸۱۲

❸ سنن ابی داوٗد: ۱/ ۳۱۶ کتاب الصلاۃ باب الدعاء بین السجدتین' رقم الحدیث ۸۴۸

جامع ترمذی: ۱/ ۲۳۶ کتاب الصلاۃ باب مایقول بین السجدتین رقم الحدیث ۲۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور اگر تنہا ہو تو سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر پہلی رکعت کے مطابق رکوع قومہ سجدہ اور دوسرا سجدہ کیا جاتا ہے اور پہلی رکعت کی طرح رکوع قومہ سجدہ وجلسہ والی دعاؤں کو اسی قاعدے کے مطابق پڑھے اس دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد قعدہ کیا جاتا ہے یعنی اس طرح سیدھے بیٹھ جانا کہ داہنا پاؤں کھڑا ہوا اور بایاں پاؤں بچھا ہوا ہو اور دائیں پیر کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رکھنا اور داہنے ہاتھ کو داہنے بازو پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں بازو پر رکھنا اور داہنے ہاتھ کی پچھلی دونوں انگلیاں موڑ کی بیچ کی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ میں لگا کر حلقہ کی طرح بنا لینا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا اس وقت اس شہادت کی انگلی پر نظر رکھنا اور دونوں کہنیوں کو زانو سے الگ رکھنا اور تشہد (التحیات) پڑھنا جو یہ ہے۔

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.)) ❶

”زبانی بدنی اور مالی سب عبادتیں اللہ ہی کے واسطے ہیں اے نبی! آپ کے اوپر سلامتی ہے اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہیں ہم اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اس تشہد کو ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھا جاتا ہے جو یہ ہے۔

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) ❷

”اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جس طرح رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو خوبیوں اور عزت والا ہے یا اللہ! تو برکت نازل کر محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر جس طرح برکت نازل کی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۵ کتاب الاذان باب التشہد فی الاخرۃ رقم الحدیث ۸۳۱
صحیح مسلم: ۱/ ۱۷۳ کتاب الصلاۃ باب التشہد فی الصلاۃ' رقم الحدیث ۷۹۷

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۴۷۷ کتاب احادیث الانبیاء باب ۱۰ رقم الحدیث ۳۳۷۰
صحیح مسلم: ۱/ ۱۷۵ کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد رقم الحدیث ۹۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہت خوبیوں والا اور عزت والا ہے۔''

درود شریف کے بعد یہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں:

(۱) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْ ثَمِ وَالْمَغْرَمِ.)) ❶

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جینے اور مرنے کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(۲) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ وَمَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدَ رَبِّكَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.)) ❷

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا پس تو مجھے بخش دے اور میرے حال زار پر رحم فرما تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

(۳) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (مسلم) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاُمُوْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ.)) ❸

''الٰہی تو میرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو معاف کردے اور ان گناہوں کو بھی معاف کردے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں الٰہی میں تجھ سے دین کا کاموں میں ثابت قدمی مانگتا ہوں اور سیدھے

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۵ کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام رقم الحدیث ۸۳۲، صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۷ کتاب المساجد باب مایستعاذ منه فی الصلاۃ، رقم الحدیث ۱۳۲۵، ۱۳۲۶

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۵ کتاب الاذان۔ باب الدعاء قبل السلام الحدیث ۸۳٤
صحیح مسلم: ۲/ ۳٤۷ کتاب الذکر و الدعاء باب الدعوات و التعوذ، رقم الحدیث ٦۸٦۹

❸ صحیح مسلم: ۱/ ۲٦۳ کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائه باللیل رقم الحدیث ۱۸۱۲، نسائی کتاب السهو رقم ۱۳۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

راستے پر چلنے کی پختگی مانگتا ہوں اور تیری نعمتوں کی شکر گذاری اور اچھی عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور بے عیب دل اور سچی زبان تجھ سے مانگتا ہوں اور وہ بھلائیاں تجھ سے مانگتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور ان برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور ان گناہوں سے معافی چاہتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے۔''

ان دعاؤں کو پڑھ کر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرا جاتا ہے یعنی یوں کہا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ یعنی اے دائیں طرف کے نمازیو! تمہارے اوپر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو پھر بائیں طرف بھی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہا جاتا ہے یعنی اے بائیں طرف کے نمازیو! تم پر اللہ کی سلامتی نازل ہو اور رحمت و برکت نازل ہو دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف منہ پھیرا جاتا ہے اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف منہ پھیرا جاتا ہے۔ ❶

فرض نمازوں کے سلام پھیرنے کے بعد پہلے ایک بار بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا جاتا ہے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہا جاتا ہے۔ ❷

اس کے بعد ایک ایک بار نیچے لکھی ہوئی دعاؤں کو پڑھا جاتا ہے۔

(۱) ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.)) ❸

''اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اے عزت اور بلند مرتبے والے تو بہت ہی بابرکت ذات والا ہے۔''

(۲) ((رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.)) ❹

''اے میرے رب تو اپنے ذکر اور شکر گذاری اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔''

(۳) ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❺

---

❶ سنن ابی داؤد: ۱/ ۳۸۰ كتاب الصلاة باب فی السلام، رقم الحديث ۹۹۴ ❷ صحيح بخاری: ۱/۱۱۶ كتاب الاذان باب الذكر بعد الصلاة رقم الحديث ۸۴۱، ۸۴۲ و صحيح مسلم: ۱/ ۲۱۷ كتاب المساجد باب الذكر بعد الصلاة رقم الحديث ۱۳۱۸ ❸ صحيح مسلم: ۱/ ۲۱۸ كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته رقم الحديث ۱۳۳۴ ❹ مسند احمد: ۵/ ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۷ و ابوداؤد: ۱/ ۵۶۱ كتاب الصلاة باب الاستغفار رقم الحديث ۱۵۱۸

❺ صحيح بخاری: ۱/ ۱۱۷ كتاب الاذان باب الذكر بعد الصلاة رقم الحديث ۸۴۴ و صحيح مسلم: ۱/ ۲۱۸ كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم الحديث ۱۳۳۸ تا ۱۳۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’سوائے اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

((اَللّٰھُمَّ لَامَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) ❶

’’اللہ جس کو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور دولت مند کو دولت مندی تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔‘‘

(۵) ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.)) ❷

’’نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کے لیے بادشاہت ہے اسی کے لیے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے گناہوں سے پھیرنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ہم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں اسی کی نعمت ہے اسی کے لیے بزرگی ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور ہم خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔‘‘

(۶) ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.)) ❸

’’اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں نکمی عمر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔‘‘

(۷) ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (البقرة: ۲۵۵)

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۷ کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلاة رقم الحدیث ۸٤٤ و مسلم: رقم الحدیث ۱۳۳۸ ❷ صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۸ کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوة رقم الحدیث ۱۳٤۳ ❸ صحیح بخاری: ۱/ ۳۹٦ کتاب الجهاد و السیر باب ما یتعوذ من الجبن رقم الحدیث ۲۸۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے ہمیشہ سے زندہ ہے سب کا تھامنے والا ہے نہیں پکڑتی ہے اس کو اونگھ اور نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے بغیر اس کے حکم کے کون اس کے پاس سفارش کر سکتا ہے جو کچھ مخلوق کے آگے اور پیچھے ہے سب کو جانتا ہے اور وہ اس کے منشا کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے اور آسمان اور زمین سے اس کی کرسی زیادہ وسیع ہے اور ان دونوں کی نگرانی اسے نہیں تھکاتی اور وہ سب سے بلند اور بڑا ہے۔)

ان دعاؤں کے پڑھنے کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا جاتا ہے۔ ❶

اور ایک ایک بار معوذتین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری پوری سورت پڑھی جاتی ہے۔ ❷

ان کے علاوہ بہت سی دعائیں ہیں جن کو دوسری کتابوں میں لکھا گیا ہے وہاں دیکھ کر یاد کیا جا سکتا ہے۔
الغرض دن میں کم از کم پانچ بار اور اس سے زیادہ نمازیں پڑھی جاتی ہیں اور مذکورہ بالا باتیں خدا کے سامنے پیش کی جاتیں ہیں اور نماز میں شروع سے آخر تک ذکر الٰہی ہی ہے تو جب کوئی شخص نہایت عاجزی اور اخلاص اور توجہ کامل سے نماز پڑھے گا انشاء اللہ اس کی نماز قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوگا یہی مطلب اس حدیث کا ہے تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ تم اس طرح خدا کی عبادت کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھ رہے تو وہ یقیناً تم کو دیکھ رہا ہے۔ ❸

اخلاص اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جنت واجب ہو جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَہٗ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَایَسْھُوْ فِیْھِمَا غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ.)) ❹

---

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۹ کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفۃ رقم الحدیث ۱۳۴۷ تا ۱۳۵۲

❷ سنن ابی داوٗد: ۱/۵۶۱ کتاب الصلاۃ الاستغفار، رقم الحدیث ۱۵۱۹ و ترمذی ۴/ ۵۱ کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی المعوذتین رقم الحدیث ۲۹۰۳

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۱۲ کتاب الایمان باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الایمان و الاسلام.... رقم الحدیث ۵۰ ❹ سنن ابی داوٗد: ۱/ ۳۴۱ کتاب الصلاۃ باب کراھیۃ الوسوسۃ و حدیث النفس فی الصلاۃ رقم الحدیث ۹۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرکے اور دل لگا کر کے دو رکعت پڑھے اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

((مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهٖ وَبِوَجْهِهٖ عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.)) ❶

''جو شخص اچھا وضو کرکے ظاہری اور باطنی خشوع واخلاص سے دو رکعت بھی پڑھ لے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔''

جتنا ہی زیادہ اخلاص اور حضور قلب ہوگا اتنی ہی زیادہ نماز کامل ہوگی اور جتنا ہی اخلاص کم ہوگا اسی قدر نماز ناقص ہوگی آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ يَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ اِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهٖ تُسْعُهَا ثُمْنُهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا.)) ❷

''مسلمان آدمی نماز سے فارغ ہو جاتا ہے حالانکہ اس کی نماز میں سے دسواں یا نواں یا آٹھواں یا ساتواں یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا اور آدھا ہی اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔''

اور بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے لیے نشست و برخاست کے علاوہ کچھ بھی نہیں لکھا جاتا ہے وہ ثواب سے قطعی محروم ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

((رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ.)) ❸

''بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان کو سوائے جاگنے کے کچھ نہیں ملتا۔''

جو نماز بغیر دل لگائے پڑھی جائے گی وہ بیکار ہی ہوگی اور ایسے ہی نمازی عذاب وسزا کے مستحق ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ ﴾ (الماعون: ٤ - ٥)

(ایسے نمازیوں پر اللہ کی مار ہو جو بے توجہی اور غفلت سے نمازیں ادا کرتے ہیں۔)

اور دل لگا کر نہیں پڑھتے زبان سے قرأت کرتے ہیں اور دل دنیا کے دھندوں میں پھنسا رہتا ہے۔

بہرحال نماز کے لیے حضور قلب اور خشوع بے حد ضروری ہے بغیر اس کے ہماری نماز بغیر روح کے ہوتی

---

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۱۲۲ کتاب الطهارة باب الذکر المستحب عقب الوضوء رقم الحدیث ۵۵۳

❷ سنن ابی داوٗد: ۱/ ۲۹۰ کتاب الصلاة باب ماجاء فی نقصان الصلاة رقم الحدیث ۷۸۸

❸ ابن ماجه: کتاب الصیام باب ماجاء فی الغیبة و الرفث للصائم' رقم الحدیث ۱۲۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔

نماز میں حضور قلب غفلت کے دور کرنے سے ہوتا ہے غفلت دو وجہ سے ہوتی ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ ظاہری سبب یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں کچھ دکھائی سنائی دیتا ہو جس سے دل ادھر ادھر متوجہ ہو جاتا ہے اس غفلت کے دور کرنے کی یہ صورت ہے کہ اکیلے اور تنہائی میں نماز پڑھی جائے جہاں کچھ دکھائی نہ دے نہ کچھ سنائی دے دوسری باطنی غفلت یہ ہے کہ ادھر ادھر کے پراگندہ خیالات دل میں آئیں اس کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ کسی کاروبار کی وجہ سے ہو کہ دل اس میں مشغول ہو جائے اس کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے اس کام سے فارغ ہو جائے پھر نماز پڑھے جیسے کہ کھانے پینے کی اگر ضرورت ہے تو کھا پی لیا جائے یا پیشاب پائخانہ کی حاجت ہے تو اس سے فارغ ہو جائے پھر نماز پڑھی جائے تاکہ اطمینان اور حضور قلب سے نماز پڑھی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَ وَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ.)) ❶

''اقامت کے وقت اگر کسی کو پیشاب پائخانہ کی حاجت پیش آ جائے تو اس سے فارغ ہو جائے۔''

((لَاصَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ھُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ.)) ❷

''کھانے کے موجود ہونے کے وقت اور پیشاب پاخانے کی حالت میں نماز نہیں ہوتی۔''

جب کھانا سامنے حاضر ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو جب کہ تمہیں کھانے کی خواہش ہو۔

ان تینوں حدیثوں کا یہی مطلب ہے کہ نماز سے پہلے اپنی ضرورتیں پوری کر لو پھر اطمینان سے نماز ادا کرو دوسرے ایسے کام ہوں جو اسی وقت دور نہ ہو سکتے ہوں تو ان کے خیالات دور کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ نماز میں جو کچھ پڑھے اس کے معنی و مطلب پر غور کرتا رہے تاکہ اس معنی میں دل لگا رہے ادھر ادھر نہ جائے اگر اس کے معنی کو نہیں سمجھتا ہے تو اس کے پڑھنے پر دل جمالے اور شیطانی خیالات کو حتی الامکان دل سے دور ہٹائے رہے کیونکہ شیطان نماز میں ادھر ادھر کی باتیں یاد کراتا ہے حضرت عثمان بن العاص فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

((قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّیْطٰنِ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلٰوتِیْ وَبَیْنَ

---

❶ سنن ابی داؤد: ۱ / ۳۳ کتاب الطهارة باب ایصلی الرجل وھو حاقن رقم الحدیث ۸۹

❷ صحیح مسلم: ۱ / ۲۰۸ کتاب المساجد باب کراھة الصلاة بحضرة الطعام الذی یریدا کله فی الحال و کراھة الصلاة مع مدافعة الحدیث نحوہ رقم الحدیث ۱۲۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قِرَآءَتِیْ یُلَبِّسُهَا عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَإِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰی يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّیْ.)) ❶

''میں نے کہا اے اللہ کے رسول بیشک شیطان میری نماز میں گڑ بڑ اور شک وشبہ ڈال دیتا ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے جب یہ محسوس کرو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہو اور اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھتکارو میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وسوسہ کو مجھ سے دور کر دیا۔''

بائیں جانب تھتکارنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ شیطان دور ہو جائے گا اور ادھر ادھر کے خیالات جاتے رہیں گے لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر انہیں باتوں میں مشغول کرا دے گا اس لیے تم اس کے کام کو اور اس کے خیالات کو جڑ سے کاٹ کر پھینک دو اس کی مثال یوں سمجھو کہ تم کسی درخت کے نیچے نماز پڑھو جس پر بہت سے چڑیاں چہچہاتی ہوں اور شور مچاتی ہوں اگر تم کسی لکڑی وغیرہ سے مار کر اڑا دو تو تھوڑی دیر کے لیے وہ اڑ جائیں گی لیکن لکڑی کے آواز کے بند ہو جانے کے بعد پھر واپس آ کر شور مچائیں گی اگر تم ان کے شور سے بچنا چاہتے ہو تو اس درخت کو جڑ سے کاٹ دو جب درخت ہی نہیں رہے گا تو شور مچانے والی چڑیاں بھی نہیں رہیں گی نہ رہے بانس نہ بجے بانسری حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بہترین پسندیدہ باغ جو اللہ کے واسطے صرف اس لیے دے دیا تھا کہ اس باغ میں دل نہ لگا رہے رسول اللہ ﷺ نے پھولدار چادر کو اس لیے واپس کرا دیا تھا کہ نماز میں اس پھول بوٹے سے دل نہ الجھا رہے۔ ❷

اپنے دل کو جس طرح بھی ممکن ہو نماز میں لگائے رکھو اور اس کوشش میں لگے رہو کہ تمہاری پوری نماز ادا ہو اگر باوجود سعی بلیغ کے کما حقہ حضور قلب نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کرتے رہو وہ مقلب القلوب ہے اسی لیے نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

((يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ.)) ❸

''اے دلوں کے پھیرنے والے خدا! میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ۔''

اور ان وسوسوں اور خیالات کے آتے ہوئے بھی نماز پڑھتے رہو چھوڑو نہیں حضرت قاسم بن محمدؒ سے

---

❶ صحیح مسلم: ۲/ ۲۲٤ کتاب السلام باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاة رقم ۵۷۳۸

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۵٤ کتاب الصلاة باب اذا صلی فی ثوب له اعلام و نظر الی علمها رقم ۳۷۳

❸ نسائی کتاب السهو باب نوع اخر من الدعاء رقم الحدیث ۱۳۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

روایت ہے۔

((اِنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَکْثُرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ امْضِ فِیْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّذْهَبَ ذَالِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ.)) ❶

''ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے نماز میں بہت زیادہ وہم ہو جایا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم برابر نماز پڑھتے رہو کیونکہ یہ وہم تم سے ہرگز دور نہ ہوگا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ گے اور کہو گے کہ میری نماز پوری نہیں ہوئی۔''

اللہ تعالیٰ ہماری نمازوں کو قبول فرمائے اور سعادت دارین کا ذریعہ بنائے (آمین)

نماز کے بہت سے مسائل ہیں جن کو ہم نے ''اسلامی تعلیم'' کے ابتدائی چار حصوں میں مفصل طور پر بیان کیا ہے اس کے مطالعہ سے انشاء اللہ آپ کو فائدہ پہنچے گا۔

﴿عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ یَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَكْبَرُ.﴾

☆☆☆

❶ مؤطا امام مالك ص ٨٤ باب العمل فی السهو. (یہ حضرت قاسم (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوتے) کا فتویٰ ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نماز استسقاء اور کسوف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿وَلَقَدْ اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ط اَلَآ اِنَّمَا طَآئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الاعراف: ۱۳۰ - ۱۳۱)

(اور ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا قحط سالی میں اور پھلوں کی کم پیداواری میں تاکہ وہ سمجھ جائیں پس جب ان پر خوش حالی آتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آجاتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے خبردار ہو جاؤ ان کی نحوست اللہ کے علم میں ہے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔)

یعنی جب لوگ خدا کی نافرمانی کے کاموں میں لگ جاتے ہیں تو ان کو قحط اور دیگر مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَمْ يَنْقُصْ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ وَلَوْ لَا الْبَهَآئِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا.)) ❶

''جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کو قحط سالیوں کی سخت مصیبتوں اور بادشاہوں کے ظلم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں ان سے بارش روک لی جاتی

---

❶ ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، رقم الحدیث ۴۰۱۹، مستدرک ۴/ ۵۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے اگر جانور نہ ہوتے تو بارش ہی نہ ہوتی۔''

بارش برسانے اور قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے۔ اور نماز پڑھی جاتی ہے اس کو استقساء کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کال پڑا تو آپ نے ایک دن اور ایک وقت مقرر کر کے سب میں اعلان کرایا کہ پانی طلب کرنے کے لیے فلاں میدان میں جمع ہو جاؤ تاریخ معینہ پر سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ سورج نکلتے ہی نہایت عاجزی تواضع خاکساری سے سادہ اور معمولی لباس پہن کر عید گاہ تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز عیدین کی نماز کی طرح ادا کی یعنی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہہ کر نماز پڑھائی اس کے بعد خطبہ دیا اور کبھی نماز سے پہلے خطبہ دیا اور دعا کے لیے بہت اونچے ہاتھ اٹھائے ہاتھ ہتھیلیاں زمین کی طرف اور پشت کو آسمان کی جانب رکھا اور چادر کو اس طرح الٹا کہ چاروں کونے بدل گئے یعنی نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے اور دائیں کا بائیں جانب اور بائیں کا دائیں جانب ہو جاتا اس نماز کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآئَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ استسقاء کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے اور استقبال قبلہ کے وقت چادر مبارک کو الٹ دیا' اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کی پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نماز پڑھائی بعد میں خطبہ دیا جمہور ائمہ کا یہی مسلک ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگوں نے قحط سالی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا عیدگاہ میں منبر رکھا جائے چنانچہ منبر عیدہ گاہ میں رکھا گیا آپ نے لوگوں سے وعدہ فرمایا کہ فلاں دن آئیں گے صبح کو سورج نکلنے کے بعد ہی وہاں تشریف لے گئے آپ نے منبر پر بیٹھ کر حمد وثناء کی اور اللہ اکبر کہا اس کے بعد لوگوں سے فرمایا تم نے قحط سالی کی شکایت کی ہے کہ بارش کا زمانہ ختم ہو رہا ہے اور بارش ابھی تک نہیں ہوئی ہے ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم دعا کرو اس نے قبولیت کا وعدہ کیا ہے پھر آپ نے خطبہ دیا۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ

❶ مسند احمد: ٤/ ٤١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِيْنٍ .)) ❶

’’سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے نہایت مہربان نہایت رحم والا ہے جزا کے دن کا مالک ہے خدا کے سوا کوئی بندگی کے قابل نہیں وہ جو چاہے کر ڈالے اے اللہ تو ہی سچا معبود ہے تو بے نیاز ہے ہم سب تیرے محتاج ہیں۔ تو ہم پر مینہ برسا اور جس قدر برسائے اس سے ہمیں قوت دے اور ایک مدت تک فائدہ پہنچا۔‘‘

اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو خوب اونچا اٹھا کر دعائیں کیں پھر لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر کر چادر کو الٹ دیا پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھائی (ابوداؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے خطبہ دیا بعد میں نماز پڑھائی اس لیے ائمہ کرام کے نزدیک دونوں طرح جائز ہے لیکن عیدین کی طرح یعنی نماز کے بعد خطبہ دینا اولی ہے۔ ❷

قرأت بالجہر ہونی چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ. ❸

دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی استسقاء کی نماز میں بہت سی دعائیں ہیں نبی ﷺ ذیل کی دعائیں پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ.)) ❹

’’اے اللہ! تو ہمارے اوپر بارش برسا دے جو فریاد کو پہنچنے والی ہو بہت بہت شادابی اور رزاقی کرنے والی ہو نفع دینے والی جلدی برسنے والی نہ دیر کرنے والی ہو۔‘‘

((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ.)) ❺

’’اے اللہ! تو اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین کو زندہ کر دے۔‘‘

((اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَ سُكْنَهَا.)) ❻

---

❶ سنن ابی داؤد: ١/ ٤٥٥ کتاب الصلاۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم ١١٦٩ و مستدرک: ١/ ٣٢٨

❷ نیل الاوطار: ٤/ ٧

❸ بخاری: ١/ ١٣٩ کتاب الاستسقاء باب الجهر بالقرأت فی الاستسقاء رقم الحدیث ١٠٢٤

❹ سنن ابی داؤد: ١/ ٤٥٤ کتاب الصلاۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم الحدیث ١١٦٥

❺ سنن ابی داؤد: ١/ ٤٥٧ کتاب الصلاۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم الحدیث ١١٧٢

❻ طبرانی کبیر: ٧/ ٢١٧ رقم الحدیث ٦٩٠٤، ٦٩٢٨، ٦٩٥٢، ٦٩٥٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اے اللہ تو اتار دے ہماری زمین پر اس کی زینت اور اس کے آرام کو۔''

ان کے علاوہ بہت سی دعائیں ہیں جو ہم نے ''اسلامی وظائف'' میں لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یاد کرلو۔

صلوٰۃ کسوف یعنی سورج اور چاند گرہن کی نماز

اللہ تعالیٰ سورج اور چاند کی روشنیوں کو کبھی کبھی چھین لیتا ہے دن ہوتا ہے مگر روشنی نہیں رہتی یا بہت کم ہوجاتی ہے چاند نکلا ہوتا ہے لیکن روشنی ہلکی ہوجاتی ہے محاورہ میں اس کو گہن لگنا کہتے ہیں جب ایسی حالت ہوجائے تو اسی وقت توبہ واستغفار کرنا چاہیے تضرع اور آہ وزاری کرنی چاہیے صدقہ وخیرات کرنا چاہیے اور دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے اس نماز کو صلوٰۃ الکسوف چاند اور سورج گرہن کی نماز کہتے ہیں گہن میں تفاوت رہتا ہے کہیں جلدی صاف ہوجاتا ہے اور کہیں دیر میں صاف ہوتا ہے اسی وجہ سے دو رکعت نماز میں کبھی ہر ایک رکعت میں دو دو رکوع کرنے پڑتے ہیں یعنی اگر دیر میں صاف ہونے کا اندازہ ہو تو ہر ایک رکعت میں دو رکوع کرلیے جائیں اور اگر جلدی صاف ہوجانے کا خیال ہو تو ہر ایک رکعت میں ایک رکوع کافی ہے رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں اگر سورج یا چاند کو گرہن لگتا تو آپ اسی ترکیب سے نماز ادا فرماتے تھے۔ ❶

اس کی تشریح وتوضیح یہ ہے کہ تم دو رکعت نماز صرف اس طرح پڑھو کہ تکبیر تحریمہ کے بعد عام مسنونہ دعائیں پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی لمبی سورہ بقرہ یا سورہ آل عمران وغیرہ پڑھ کر رکوع کرو اس رکوع میں بہت دیر تک مسنونہ دعائیں پڑھو پھر رکوع سے سر اٹھا کر قومہ کرو ابھی سجدہ نہ کرو بلکہ اس قومہ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر اور کوئی بڑی سورت پڑھ کر پھر رکوع کرو۔ رکوع کرنے کے بعد کھڑے ہوجاؤ۔ اب دو رکوع ہوگئے اگر گہن کا اندازہ یہ ہے کہ دیر تک رہے گا تو پھر اس رکوع کے بعد پھر سورت فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو جو پہلی سورتوں سے چھوٹی ہو اور اس کے بعد رکوع کرو اب تین رکوع ہوگئے اس کے بعد حسب دستور دو سجدے کرکے کھڑے ہوجاؤ اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھو کہ حسب موقع دو، دو تین تین رکوع کرو لیکن یہ دوسری رکعت پہلی رکعت سے ہلکی ہونی چاہیے اور اس کا قیام رکوع اور سجدہ بھی پہلے سے ہلکے ہی ہوں اس کے بعد سلام پھیرو اگر بہت سے لوگ ہوں تو جماعت سے پڑھیں امام مذکورہ بالا قاعدے سے عیدین کی طرح آواز بلند سے دو رکعت نماز پڑھائے اور نماز کے بعد خطبہ سنائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کسوف

❶ صحیح بخاری میں تین اور چار چار رکوعات کی روایات قطعاً نہیں۔ یہ حضرت مؤلف کا وہم ہے بلکہ بخاری ومسلم میں ایک رکعت میں دو دو رکوعات کا ذکر ہے۔ صحیح بخاری: ١/ ١٤٢، ١٤٣ كتاب الكسوف باب هل يقول كسفت الشمس او خسفت رقم الحديث ١٠٤٧ و صحيح مسلم: ١/ ٢٩٥ كتاب الكسوف باب صلاة الكسوف رقم الحديث ٢٠٨٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے بعد خطبہ دیا تھا۔ ❶

کسوف میں ذکر الٰہی، دعا صدقہ، خیرات کرو اور نماز پڑھو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَصَلُّوْا.)) ❷

''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے ان میں گہن نہیں لگتا جب گہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی کرو صدقہ کرو اور نماز پڑھو۔''

زلزلہ کی نماز

اللہ کے حکم سے زمین ہلنے لگتی ہے اور اس کو زلزلہ یا بھونچال کہتے ہیں، گہن کی طرح زلزلہ میں بھی نماز پڑھنے کا حکم ہے، اس کی بھی دو رکعت ہیں اور گہن کی طرح ہر رکعت میں دو دو تین تین رکوع کر کے پڑھی جاتی ہے جو ترکیب گہن کی نماز کی ہے وہی ترکیب زلزلہ کی نماز کی بھی ہے۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما صَلّٰى فِيْ زَلْزَلَةٍ سِتَّ رُكُوْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ.)) ❸

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زلزلہ کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے اور فرمایا کہ قدرتی نشانیوں کی نماز اسی طرح ہوتی ہے۔''

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زلزلہ میں دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں دو دو تین، تین رکوع کیے دو رکعتوں میں چار سجدے کیے صاحب سبل السلام فرماتے ہیں:

((رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ مُخْتَصَرًا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ زَلْزَلَةٍ اَرْبَعَ سَجَدَاتٍ رَكَعَ فِيْهَا سِتًّا وَ ظَاهِرُ اللَّفْظِ اَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً وَّاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ الْقَاسِمُ مِنَ الْاٰلِ وَقَالَ يُصَلِّيْ لِلْاَفْزَاعِ مِثْلَ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ وَاِنْ شَآءَ رَكْعَتَيْنِ وَ وَافَقَهٗ عَلٰى

---

❶، ❷ صحيح بخاری: ١/ ١٤٢ كتاب الكسوف باب الصدقة فی الكسوف رقم الحديث ١٠٤٤ صحيح مسلم: ١/ ٢٩٥ كتاب الكسوف باب صلاة الكسوف رقم الحديث ٢٠٨٩، ٢٠٩٠

❸ سنن الکبریٰ للبیهقی: ٣/ ٣٤٣ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے۔ اس سند میں کوئی علت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ لٰكِنْ قَالَ كَصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ.)) ❶

''ابن ابی شیبہ نے اس اثر کو مختصر روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زلزلہ میں دو رکعت نماز پڑھائی دونوں رکعتوں میں چار سجدے کیے اور چھ رکوع کیے اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جماعت سے نماز پڑھائی یہی رائے امام قاسم رحمۃ اللہ کی بھی ہے کہ خوف کے وقت گہن جیسی دو رکعت نماز پڑھی جائے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے موافق ہو کر فرماتے ہیں کہ زلزلہ میں گہن جیسی نماز ہونی چاہیے۔''

مغنی ابن قدامہ میں ہے:

((يُصَلّٰى لِلزَّلْزَلَةِ كَصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ.))

''زلزلہ کی نماز بھی گہن کی طرح پڑھی جائے۔''

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ﴾

☆☆☆

---

❶ سبل السّلام: ۲/ ۵۱۳ و اللفظ له و ابن ابی شیبه: ۲/ ۴۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فضائل ومسائل رمضان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ط اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥﴾ (سورة البقرة: ١٨٣-١٨٥)

(اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم بچ جاؤ گنتی کے چند دنوں میں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں اس گنتی کو پورا کر لے۔ طاقت نہ رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اس کے لیے بہتر ہے۔ لیکن تمہارے حق میں افضل کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم جانتے ہو ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا حق جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے میں مقیم ہو اسے روزے رکھنا چاہیے ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی بڑائیاں کرو اور اس کا شکر کرو۔)

ان آیتوں سے یہ باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) روزہ فرض ہے (۲) چند گنتی کے دنوں میں (۳) مریض و مسافر اگر روزے نہ رکھ سکیں تو وہ دونوں دوسرے دنوں میں رکھ سکتے ہیں (۴) یہ رمضان کے روزے ہیں جس میں قرآن مجید اُتارا گیا ہے۔ (۵) جسے یہ مہینہ مل جائے اسی پر رمضان کے روزوں کا رکھنا فرض ہے بیمار' مسافر اپنی مجبوری کی وجہ سے اگر اس مہینہ میں روزے نہ رکھ سکیں تو اتنی گنتی کے روزے اور مہینے میں رکھ سکتے ہیں رمضان کا روزہ اسلام کے رکنوں میں سے ایک رکن ہے اگر کوئی شخص اس کی فرضیت کا انکار کردے تو وہ کافر ہے اور بلا عذر شرعی کے فرض روزے چھوڑنے والا فاسق اور فاجر ہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُّعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةً اَشْدَاقُهُمْ يَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ قَالَ الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ.)) ❶

''میں نے خواب میں ایسے لوگوں کو دیکھا جو الٹے لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے منہ کو چیر دیا گیا ہے جس سے خون بہتا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں فرمایا وہ لوگ ہیں جو روزے کو وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔''

رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں نابالغ بچوں اور مجنون یا پاگل پر فرض نہیں' لیکن عادت ڈالنے کے لیے نابالغ بچوں سے روزہ کھوانا چاہیے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کا حکم دو۔ اور جب دس برس کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کے لیے انہیں تنبیہ کے طور پر مارو۔ ❷ اسی طرح روزہ بھی ہے جب ان نابالغ بچوں کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو جتنے روزے بغیر تکلیف کے رکھ سکتے ہیں رکھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک متوالے نشہ باز کو درے لگا کر فرمایا' کہ کم بخت تیرا ستیاناس ہو تو رمضان شریف میں شراب پیتا ہے اور ہمارے بچے روزے سے ہیں۔

رمضان کے روزوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۲) ((اَتَاكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ

---

❶ صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۷۴۴۸ و مستدرک: ۱/ ۴۳۰' ۲/ ۲۱۰

❷ ابو داوٗد کتاب الصلوۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ رقم الحدیث ۴۹۴- ۴۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

السَّمَآءِ وَ تُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَ تُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.)) ❶

''تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آ پہنچا ہے جو بابرکت مہینہ ہے اللہ نے اس مہینے کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطان اس مہینہ میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی بھلائی سے محروم ہو گیا وہ بالکل ہی محروم ہو گیا۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۳) ((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) ❷

''جس نے شب قدر میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کر لیا تو اس کے پہلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے اور جس نے رمضان المبارک کے روزے ایمان اور اخلاص رکھ لیے اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۴) ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ رَيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.)) ❸

''جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے اور دوسرے لوگ داخل نہیں ہوں گے جب وہ لوگ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا ان کے بعد کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا۔''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ سنن نسائی کتاب الصیام- ذکر الاختلاف علی معمر فیه رقم الحدیث ۲۱۰۸

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۶۹ کتاب صلاۃ التراویح باب فضل من قام رمضان رقم الحدیث ۲۰۰۸/ ۲۰۰۹، صحیح مسلم: ۱/ ۲۵۹ کتاب صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان رقم الحدیث ۱۷۷۹

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۴ کتاب الصوم باب الریان للصائمین رقم الحدیث ۱۸۹۶
صحیح مسلم: ۱/ ۳۶۴ کتاب الصیام باب فضل الصیام رقم ۲۷۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۵) ((اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ.)) ❶

''روزہ جہنم سے ڈھال کی طرح ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۶) ((اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَ یَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ قَالَ فَیُشَفَّعَانِ.)) ❷

''روزہ اور قرآن مجید دونوں بندہ کے لیے قیامت کے دن سفارش کریں گے روزہ کہے گا الٰہی روزہ دار کو میں نے کھانے پینے اور خواہش سے روکا تھا تو میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا پروردگار میں نے اس کو رات میں نیند سے روک دیا تھا یہ رات کو کلام الٰہی پڑھتا رہتا تھا تو اس کو بخش دے ان دونوں کی سفارش منظور ہوگی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۷) ((مَامِنْ عَبْدٍ یَّصُوْمُ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذَالِكَ الْیَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا.)) ❸

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے ایک دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کر دے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸) ((مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خُتِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ یَوْمًا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) ❹

''جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ تعالیٰ کی

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۴۰۲ و شعب الایمان ۳/ ۲۸۹ رقم ۳۵۷۱ و بخاری: ۱/ ۲۵۴ کتاب الصوم باب فضل الصوم رقم الحدیث ۱۸۹۴

❷ مسند احمد: ۲/ ۱۷۴ و مستدرك: ۱/ ۵۵۴

❸ صحیح مسلم کتاب الصیام– باب فضل الصیام فی سبیل الله رقم الحدیث ۲۷۱۱

❹ مسند احمد: ۵/ ۳۹۱' مجمع الزوائد: ۲/ ۳۲۷' الترغیب ۲/ ۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خوشنودی کے لیے ایک دن کا روزہ رکھے گا اور وہ اسی پر مر جائے گا تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے صدقہ وخیرات کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو وہ بھی جنت میں داخل ہو گا۔''

ترغیب وترہیب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

(۹) ((اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَ مَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ ذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ.)) ❶

''یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رمضان المبارک کی اول رات ہوتی ہے تو بڑے بڑے سرکش جن اور شیطان قید کیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی دروازہ کھلتا نہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں پھر ان سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا' اور اللہ کی طرف سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے بھلائی کے تلاش کرنے والے آگے بڑھ یعنی اب وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لے اور اے گناہ کرنے والے اب پیچھے ہٹ جا یعنی اس خیر و برکت کے وقت کی شرم کر اور گناہوں سے باز آ اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے جو آزادی کے مستحق ہیں' اور یہ معاملہ ہر رات ہوتا ہے۔''

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱۰) ((کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ الخ.)) ❷

''یعنی انسان کے ہر عمل کا ایک مقرر کیا ہوا ثواب ملے گا لیکن روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

وہ کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے یہ روزہ قیامت کے دن دوزخ سے بچانے کے لیے ڈھال بن جائے گا اس لیے روزہ دار جہنم میں داخل نہیں ہو گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ داروں کے لیے دو خوشی کے وقت ہیں کہ ان دونوں

❶ جامع ترمذی: ۲/ ۳۱ کتاب الصیام باب ماجاء فی فضل شھر رمضان رقم الحدیث ۶۸۲ و ابن حبان: ۳۴۲۶ ❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۵ کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شئتم رقم الحدیث ۱۹۰۴ و صحیح مسلم: ۱/ ۳۶۳ کتاب الصیام باب فضل الصیام رقم ۲۷۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقتوں میں بہت خوشی ہوتی ہے اول افطار یعنی روزہ کھولنے کے وقت۔ دوم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔

روزے کے احکام

روزے کے بہت سے احکام ومسائل ہیں ان میں سے چند حکموں کو یہاں بیان کیا جا رہا ہے۔

(۱) یہ تو سب کو معلوم ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے جماع چغلی غیبت فحش اور جھوٹ وغیرہ سے ایمانداری وخلوص اور نیک نیتی کے ساتھ بچنے کا نام روزہ ہے لہٰذا روزہ کی حالت میں کھانا پینا اور جماع اور دیگر بری باتوں سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر قصداً کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ گیا اس کی قضا ضروری ہے اور اگر قصداً جماع کر لیا تو قضا اور کفارہ ضروری ہے کفارہ میں اگر طاقت ایک غلام آزاد کرنے کی ہے تو ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس کی طاقت نہیں تو دو مہینے تک پے در پے روزے رکھے اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک صحابی سے ایسا کام ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے ان کو ان ہی تین چیزوں کے کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ ❶

(۲) روزے کی حالت میں اگر کوئی غلطی سے کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کھلایا پلایا ہے۔

((فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ اللّٰهِ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَلَا قَضَآءَ عَلَيْهِ .)) ❷

''وہ اللہ کی روزی ہے جو اللہ نے اسے دی ہے اس پر قضا نہیں ہے۔''

بلکہ وہ اپنا روزہ پورا کر لے اس کا روزہ ہو جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ.)) ❸

''جس نے بھول کر کھا پی لیا اسے روزہ پورا کر لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔''

(۳) روزہ کی حالت میں بیماری کی وجہ سے سینگی اور پچھنے لگوانا جائز ہے بشرطیکہ ضعف کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جانے کا خوف نہ ہو رسول اللہ ﷺ نے روزے میں سنگی لگوائی ہے۔ ❹

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۹ کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له .... رقم الحدیث ۱۹۳۶ - ۱۹۳۷

❷ سنن دارقطنی: ۲/ ۱۷۸ و ابن خزیمه رقم الحدیث ۱۹۹۰ و مستدرك: ۱/ ۴۳۵

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۹ کتاب الصوم اذا أکل اوشرب ناسیا رقم الحدیث ۱۹۳۳

❹ صحیح بخاری: ۱/ ۲۶۰ کتاب الصوم باب الحجامة و القیئ للصائم رقم الحدیث ۱۹۳۸، ۱۹۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۴) جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا بے قصور پر الزام رکھنا غیبت اور چغلی کھانا گالی گلوچ بکنا لڑائی جھگڑا کرنا اور دیگر گناہوں کے کام کرنا ہر حالت میں منع ہیں لیکن روزے کی حالت میں خصوصیت سے ان کاموں کو نہ کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ.)) ❶

''جو شخص جھوٹی بات اور برے عمل پر کام کرنا نہ چھوڑے تو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

((فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَآئِمٌ.)) ❷

''جب کوئی روزے سے ہو تو لغو اور بے ہودہ بات نہ کہے اگر کوئی جھگڑے یا گالی گلوچ پر اتر آئے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔''

(۵) روزہ کی حالت میں جس وقت اور جس طرح چاہے وہ مسواک کرسکتا ہے اور تیل وخوشبو لگانا' اور سرمہ لگانا' نہانا سر پر پانی ڈالنا' کلی کرنا جائز ہے لیکن زیادہ مبالغہ سے کلی نہ کرے کہ ناک یا حلق کے ذریعہ پانی اتر جائے اور نہ زیادہ مبالغہ سے ناک میں پانی ڈالے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَآئِمًا.)) ❸

''اور ناک میں مبالغہ سے پانی ڈالو مگر روزے کی حالت میں مت ڈالو۔''

(٦) روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی جائز ہے بشرطیکہ اپنے نفس پر قابو ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ((يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ.)) ❹

روزے کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے اور آپ اپنے نفس پر تم سے زیادہ قابو رکھتے تھے۔ جو آدمی جو اپنے نفس کی خواہش سے رک سکے اس کے لیے جائز نہیں۔

---

❶ صحيح بخاری: ١/ ٢٥٥ كتاب الصوم باب من لم يدع قول الزور و العمل به فی الصوم رقم الحديث ١٩٠٣ ❷ صحيح بخاری: ١/ ٢٥٥ كتاب الصوم باب يقول انی صائم اذ شتم رقم الحديث ١٩٠٤ ❸ مسند احمد: ٤/ ٣٣ و ابوداؤد ١/ ٥٤ كتاب الطهارة باب فی الاستنثار رقم الحديث ١٤٣ ❹ صحيح بخاری: ١/ ٢٥٨ كتاب الصوم باب المباشرة للصائم.... رقم الحديث ١٩٢٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۷) روزہ دار کو اگر دن میں احتلام ہو جائے تو اس سے اس کے روزے میں کوئی خرابی نہیں آتی اس کو غسل کر لینا چاہیے روزہ نہ توڑے۔ (لہ شواہد)

(۸) روزہ دار اگر رات ہی کو جنبی رہ گیا تو صبح صادق کے بعد غسل کر لینے میں روزہ میں کوئی نقصان نہیں آتا ہے رسول اللہ ﷺ سے یہ امر ثابت ہے۔ ❶

(۹) روزے کی حالت میں حیض ونفاس آ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اس کی مدت ختم ہونے کے بعد روزہ رکھیں۔ ❷

(۱۰) بیمار مسافر' بوڑھا' حاملہ اور مرضعہ کے لیے رخصت ہے کہ ان وقتوں میں روزے نہ رکھیں۔ ❸ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ.﴾ بیمار اور مسافر دوسرے دنوں میں روزے رکھیں جن بوڑھوں کو روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے وہ فدیہ دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ.﴾ جن کو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہو مسکینوں کو کھانا کھلائیں حمل والی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو اگر زیادہ تکلیف ہو تو وہ روزے نہ رکھیں جب اس سے فارغ ہو جائیں تب ان روزوں کی قضا کریں وہ بیمار کے حکم میں شامل ہیں حدیث میں ہے:

((وَعَنِ الْحُبْلٰى وَ الْمُرْضِعِ الصَّوْمُ.)) ❹

''اللہ تعالیٰ نے حاملہ اور مرضعہ کو روزے کی رخصت دی ہے۔''

کہ اس حالت میں روزہ نہ رکھیں قضا شدہ روزوں کو رمضان کے بعد جب موقع مل جائے رکھا جا سکتا ہے لیکن حتی الامکان جلدی رکھنے کی کوشش کی جائے اور لگاتار رکھنا ضروری نہیں ہے فاصلہ اور ناغہ کر کے رکھنا بھی درست ہے۔

(۱۱) رمضان کا روزہ رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد سے فرض ہو جاتا ہے رمضان کا چاند طلوع ہو جانے سے رمضان شریف کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے اور اس کے لیے رجب کے مہینے سے خیال رکھنا چاہیے کہ رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا چاہیے تاکہ شعبان کی انتیسویں اور تیسویں تاریخ صحیح معلوم ہو جائے کیونکہ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو ابر یا گرد و غبار کی وجہ سے چاند معلوم نہ ہو سکے تو تیس دن شعبان کے

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۸ کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا رقم الحدیث ۱۹۲۵

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۶۱ کتاب الصوم باب الحائض تترك الصوم و الصلاۃ رقم الحدیث ۱۹۵۱

❸ مسند احمد: ۴/ ۳۴۷ و ۵/ ۲۹ و ابوداؤد ۲/ ۲۹۱

❹ سنن نسائی کتاب الصیام – باب ذکر وضع الصیام عن المسافر – رقم الحدیث ۲۲۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پورے کرنے پر رمضان کا روزہ رکھنا شروع کیا جائے گا اور اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان کا چاند نظر آ جائے تو صبح کو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر مطلع صاف تھا پھر بھی چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ اگر چاند کے ہونے یا نہ ہونے میں شک وشبہ ہو تو یقیناً روزہ نہیں رکھنا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَ اَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ.)) ❶

”رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور عید کا چاند دیکھ کر افطار کرو اور عید مناؤ اور اگر چاند پوشیدہ ہو جائے یعنی ابر اور گرد وغبار کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اَحْصُوْ هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ.)) ❷

”رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا شمار کرو۔“

((مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❸

”جس نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی۔“

رمضان شریف کے چاند کی بابت اگر کوئی پکا سچا مسلمان شہادت دے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ مجھے چاند نظر آ گیا ہے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ❹

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا ثبوت ایک مسلمان آدمی کی گواہی سے ہو جائے گا لیکن عید کے چاند کے لیے کم از کم دو آدمیوں کی شہادت ضروری ہے نبی کریم ﷺ نے دو اعرابیوں کی شہادت سے افطار کرنے کا حکم دیا تھا۔ ❺

چاند دیکھنے سے دو چار دن پہلے رمضان کے استقبال کے طور پر روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ❻

---

❶ صحیح بخاری: ١/ ٢٥٦ کتاب الصوم باب اذا رئیتم الهلال فصوموا.... رقم ١٩٠٩

❷ جامع ترمذی: ٢/ ٣٣ کتاب الصوم ماجاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان رقم ٦٨٧

❸ صحیح بخاری: ١/ ٢٥٦ کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ اذا رأیتم الهلال.... تعلیقًا و عبدالرزاق: ٤/ ١٥٩ رقم الحدیث (٧٣١٨)

❹ سنن دارمی: ٢/ ٩ کتاب الصیام باب اشهادة علی رؤیة هلال رمضان رقم الحدیث ١٦٩٢

❺ مسند احمد: ٤/ ٣١٤ و ٥/ ٣٦٢ و ابوداؤد: ٢/ ٢٧٤

❻ صحیح بخاری: ١/ ٢٥٦ کتاب الصوم باب لایتقدم رمضان بصوم یوم ولا یومین رقم الحدیث ١٩١٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اگر ہو پہلے سے ہمیشہ سے نفلی طور پر روزہ رکھتا چلا آیا ہے تو اس کے لیے رخصت ہے چاند دیکھ کر اس دعا کو پڑھنا سنت ہے۔

((اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.)) ❶

''اے اللہ! تو اس مہینے کو ہم پر سے امن وامان سلامتی اور اسلام کے ساتھ گزار دے اور اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔''

روزہ کے لیے سحری کھانا سنت ہے سحری سحر سے ہے اور سحر وقت آخری شب جو صبح صادق سے پہلے ہوتا ہے اور سحری اس کھانے کو کہتے ہیں جو روزہ دار رات کے آخر وقت میں صبح صادق سے پہلے کھاتا پیتا ہے تاکہ دن میں طاقت دے اور بھوک اور پیاس کی زیادہ تکلیف نہ ہو اور سحری کھانے کا اچھا وقت آخر رات ہے سحری کھانے سے دن بھر قوت رہتی ہے اور اس میں برکت بھی ہے اس لیے اس کھانے کو غداء مبارک کہا گیا ہے سحری کھانا سنت مؤکدہ ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَكَةً.)) ❷

''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

اور آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے:

((فَصْلُ مَابَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السُّحُوْرِ.)) ❸

''ہم مسلمانوں اور یہود ونصاریٰ کے روزوں کے درمیان فرق صرف سحری کھانا ہے۔''

کیوں کہ یہود ونصاریٰ سحری نہیں کرتے اور مسلمان سحری کھاتے ہیں۔

((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُسَحِّرِیْنَ.)) ❹

''سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے اور فرشتے ان کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٣٢٩ و ترمذی: ٤/ ٢٤٥ كتاب الدعوات باب مايقول عند روية هلال' رقم الحديث ٣٤٥١

❷ صحيح بخاری: ١/ ٢٥٧ كتاب الصوم باب بركة السحور من غير ايجاب' رقم الحديث ١٩٢٣

❸ صحيح مسلم: ١/ ٣٥٠ كتاب الصيام- باب فضل السحور و تاكيد استحبابه رقم الحديث ٥٠٥٠

❹ ابن حبان: رقم الحديث ٣٤٥٨ و طبراني الاوسط رقم ٦٤٣٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَلسَّحُوْرُ کُلُّهٗ بَرَکَةٌ وَلَا تَدَعُوْهُ وَلَوْ اَنْ يَّجْرَعَ اَحَدُکُمْ جُرْعَةَ مَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَآئِکَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ.)) ❶

''سحری کا کھانا باعث برکت اس کو نہ چھوڑو اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ ہی سے ہو کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اور اس کے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔''

روزے کی نیت ضروری ہے بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.)) ''عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔'' ❷

اس میں بھی روزہ شامل ہے آپ نے روزے کے متعلق خصوصیت سے فرمایا۔

((مَنْ لَمْ يُجَمِّعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ.)) ❸

''جو شخص صبح سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔''

علامہ شوکانی ؒ ''نیل الاوطار'' میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رات ہی کو روزے کی نیت کر لینا ضروری ہے لیکن یہ فرض روزوں کے لیے ہے اور نفلی روزے کی نیت اگر زوال آفتاب سے پہلے کر لی جائے تب بھی درست ہے زبان سے نیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ دل میں روزہ رکھ لینے کا ارادہ کر لینا ضروری ہے زبان سے کہنے کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ بعض کے نزدیک بدعت ہے۔

افطاری کا بیان:

روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں اور آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد اس کا وقت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ.)) ❹

''جب رات ادھر سے ادھر آ جائے یعنی مغرب اور دن ادھر سے ادھر ہو جائے' یعنی مشرق سے چلا جائے اور سورج چھپ جائے تو روزہ داروں کے روزہ کھولنے کا وقت ہو گیا۔''

---

❶ ابن حبان رقم الحديث ٣٤٥٨ - طبرانی اوسط ٧/٢٢٢ رقم الحديث ٢٤٣٠

❷ صحیح بخاری: ١/٢ کتاب بدء الوحی باب کيف کان بدأ الوحی.... رقم الحديث ١

❸ مسند احمد: ٤/ ٢٨٧ و دارمی: ٢/ ١٢ کتاب الصيام باب من لم يجمع الصيام من الليل رقم الحديث ١٦٩٨ ❹ صحیح بخاری: ١/ ٢٦٢ کتاب الصوم باب متی يحل فطر الصائم رقم الحديث ١٩٥٤ و مسلم: ١/ ٣٥١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آفتاب کے غروب ہوجانے کے بعد روزہ کھولنے میں دیر کرنا ٹھیک نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَایَزَالُ الدِّیْنُ ظَاهِرًا مَاعَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ.)) ❶

''دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کریں گے کیونکہ یہود ونصاری افطار میں دیر کرتے تھے۔''

ان سب حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیے وقت ہوجانے کے بعد متبع سنت کا کام نہیں ہے کہ دیر کر کے افطار کرے۔

روزہ افطار کرانے کی بڑی فضیلت ہے افطار کرانے والے کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں جتنے آدمیوں کو افطار کرائے گا اتنے ہی آدمیوں روزوں کے ثواب کو پالے گا ان لوگوں کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْءٌ.)) ❷

''جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے تو اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور دوزخ سے آزاد ہوجائے گا اور روزہ دار کے برابر اس کو ثواب ملے گا ان روزہ داروں کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔''

کھانے پینے کی کوئی بھی حلال اور طیب چیز ہو اس کے کھانے پینے سے افطار ہوجاتا ہے لیکن کھجوروں سے افطار کرنا افضل ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَکَةٌ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ تَمْرًا فَالْمَآءُ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ.)) ❸

''جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجوروں سے افطار کرے کیونکہ وہ برکت ہے اور کھجور نہ پائے تو پانی سے کیوں کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ خود کھجوروں سے افطار کرتے تھے اور اگر یہ نہیں پاتے تو پانی سے افطار کرتے۔ ❹

اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ.)) ❺

---

❶ سنن ابی داؤد: ۲/ ۲۷۷ کتاب الصیام باب مایستحب من تعجیل الفطر رقم الحدیث ۲۳۴۴

❷ ابن خزیمہ ۳/ ۱۹۱ رقم الحدیث ۱۸۸۷ - شعب الایمان ۳/ ۳۰۵ رقم الحدیث ۲۶۰۸

❸ مسند طیالسی ص ۱۷۷ (۱۲۶۱) و مسند احمد: ۴/ ۱۷ ❹ مسند احمد: ۳/ ۱۶۴ و ابوداؤد: ۲/ ۲۷۸ ❺ سنن ابی داؤد: ۲/ ۲۷۸ رقم الحدیث ۲۳۴۸ کتاب الصوم باب القول عند الافطار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”یعنی پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔“

اعتکاف

اعتکاف کے معنی ٹھہرنے کے ہیں اور شرعی محاورہ میں دنیا کے سارے کاروبار چھوڑ کر عبادت الٰہی کی نیت اور رضائے مولیٰ کی غرض سے مسجد میں ٹھہر کر عبادت کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں بحالت اعتکاف کثرت سے نفل نماز پڑھنے قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی تسبیح وتہلیل وتحمید تکبیر کرنے درود شریف پڑھنے میں مشغول رہنا چاہیے قرآن وحدیث کا درس دینا اور مسجد میں وعظ ونصیحت کرنا بھی جائز ہے کیونکہ یہ بھی عبادت کے کام ہیں اعتکاف کی بڑی فضیلت ہے۔

معتکف کا عاقل مسلمان ہونا اور حیض ونفاس اور جنابت سے پاک وصاف ہونا اور اعتکاف کی نیت کرنا اور مسجد کا ہونا ضروری ہے۔

اعتکاف کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) سنت، فرض یہ ہے کہ نذر ومنت مان کر اپنے اوپر لازم کر لے یعنی یوں کہے کہ میں خدا کے واسطے اعتکاف کروں گا تو اس کا ادا کرنا فرض ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ﴾ (الحج: ۲۹) (اپنی نذروں کو پورا کرو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے اعتکاف کی نذر مانی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرو۔ ❶

اور رمضان شریف کے آخری عشرہ میں دس روز کا اعتکاف سنت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں مرتے دم تک اعتکاف کیا۔ ❷

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہے ایک مرتبہ ایک سال رمضان میں نہیں کیا تھا تو شوال کے مہینے میں اس کو ادا فرمایا۔ ❸

اعتکاف کی حالت میں بلاضرورت مسجد سے باہر جانا جائز نہیں ہے۔ البتہ پیشاب پائخانہ اور فرض نماز اور جمعہ کی نماز کے لیے باہر جاسکتے ہیں اعتکاف کی حالت میں اپنی بیوی سے مباشرت اور ہم بستری کرنا درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷٤ کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف لیلا رقم الحدیث ۲۰۳۲

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۱ کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر.... رقم الحدیث ۲۰۲۹

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷٤ کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء رقم الحدیث ۲۰۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾ (البقرۃ: ۱۸۷)

(اعتکاف کی حالت میں تم اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔)

مرد کی طرح عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا۔ ❶

صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ داخل ہونا چاہیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اپنے معتکف میں داخل ہوتے۔ ❷

رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہیے تو بیسویں تاریخ کی صبح کو بعد نماز فجر مسجد میں آجانا چاہیے اور پھر چاند دیکھ کر باہر نکلنا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک دفعہ رمضان میں آپ کا اعتکاف چھوٹ گیا تو آپ نے شوال المکرم کے پہلے دس دنوں میں اس کی قضا کی۔ ❸

جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔ ❹

شب قدر کی فضیلت

اس کے معنی عزت والی رات کے ہیں اور محاورے میں رمضان شریف کے آخری عشرہ میں پانچ طاق راتوں میں سے ایک رات کو کہتے ہیں جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اس کی بزرگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ۝ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ﴾ (القدر: ۱ - ۵)

(بیشک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل فرمایا اور آپ کو کس نے بتایا کہ شب قدر کیا چیز

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۱ کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر.... رقم الحدیث ۲۰۲۹

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۲ کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء، رقم الحدیث ۲۰۳۳

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۴ کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء رقم الحدیث ۲۰۳۳

❹ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۴ کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان رقم الحدیث ۲۰۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں ہر کام کو سرانجام دینے کے لیے فرشتے اور روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں یہ رات سلامتی والی ہے فجر کے طلوع ہونے تک ۔)

حضرت مجاہد اس کا یہ مطلب بیان فرماتے ہیں کہ اس رات کا نیک عمل اس کی نماز ایک ہزار مہینوں کی نماز روزے سے بہتر ہے جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے اس کی بھلائی سے محروم رہنے والا حقیقی بدقسمت ہے۔ ❶

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.)) ❷

''جو شب قدر میں قیام ایمانداری نیک نیتی اور اخلاص سے کرے گا اس کے اگلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

اس رات میں فرشتے اترتے ہیں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

اس مقدس رات کو غنیمت سمجھ کر تمام مسلمان بہن بھائیوں کو چاہیے کہ نیک نیتی اور خضوع وخشوع کے ساتھ عبادت الٰہی کریں قرآن مجید کی تلاوت اور تسبیح وتہلیل وتکبیر اور توبہ واستغفار میں رات بھر مشغول رہیں رسول اللہ ﷺ آخر عشرہ کے اندر عبادت کرنے میں اتنی کوشش کرتے کہ اور دنوں میں اتنی کوشش نہیں کرتے تھے۔ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

((وَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰ لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ.)) ❹

''جب آخر عشرہ آجاتا تو آپ کمربستہ ہو کر شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کام کے لیے جگاتے۔''

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۲۳۰ و نسائی: کتاب الصیام باب ذکر الاعتکاف علی معمر فیه رقم الحدیث ۲۱۰۸

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۵ کتاب الصوم باب من صام رمضان ایمانا و احتسابًا.... رقم ۱۹۰۱

❸ صحیح مسلم: ۱/ ۳۷۲ کتاب الاعتکاف باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان. رقم الحدیث ۲۷۸۸

❹ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۱ کتاب فضل لیلة القدر باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان رقم ۲۰۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر میں شب قدر کو پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس دعا کو پڑھو۔

((اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.)) ❶

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو دوست رکھتا ہے تو مجھے معاف کردے۔''

شب قدر کی نشانی یہ ہے کہ اس رات میں سکون ہوتا ہے نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ زیادہ سردی اور نہ اس رات میں ستارے جھڑتے ہیں' آسمان روشن اور صاف ہوتا ہے اس کی صبح کو سورج کی شعاعیں ہلکی ہوتی ہیں۔ ❷

اللہ تعالیٰ ہمارے روزوں کو قبول فرمائے اور تراویح اور شب بیداری کو بھی قبول فرمالے اور زیادہ سے زیادہ نیک عملوں کی توفیق دے۔ (آمین)

((وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ))

☆☆☆

---

❶ مسند احمد: ٦/ ١٧١' ١٨٢ و ترمذی: ٤/ ٢٦٤ کتاب الدعوات باب فی نسخة فی فضل سؤال العافیة رقم الحدیث ٣٥١٣

❷ مسند احمد: ٥/ ٣٢٤' مجمع الزوائد: ٣/ ١٧٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسائل زکوٰۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (التوبة : ٦٠)

(صدقہ اور زکوٰۃ فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہے اور عاملین (تحصیلداروں) کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو اسلام کی طرف مائل ہوں اور گردن یعنی غلام وقیدی آزاد کرانے میں اور قرض داروں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں صدقہ سے مراد زکوۃ ہے اور زکوۃ کے معنی پاکی' صفائی' نمو کے ہیں اور اسلامی محاورہ میں مال کا وہ خاص حصہ جو اللہ تعالیٰ کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق غریبوں مسکینوں اور ضرورت مندوں کو دیا جائے تو جو مال مقررہ نصاب میں سے سال گزر جانے کے بعد اللہ کے واسطے محتاجوں وغیرہ کو دیا جاتا ہے اس کو زکوۃ کہتے ہیں نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حق کے ادا کرنے سے وہ مال پاک وصاف اور قابل ترقی ہو جاتا ہے اور زکوۃ دینے والا بھی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اسی لیے اس کو زکوۃ کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ.)) ❶

---

❶ سنن ابی داؤد: ۲/ ۵۰ کتاب الزکاۃ باب فی حقوق المال رقم الحدیث ۱۶۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’اللہ تعالیٰ نے زکوۃ اس لیے فرض کی ہے تاکہ اس کے ادا کرنے سے تمہارا باقی مال پاک وصاف ہو جائے۔‘‘

قرآن مجید میں بیاسی جگہ زکوۃ نکالنے کا تاکیدی حکم آیا ہے اور اکثر جگہ نماز اور زکوۃ کا حکم ساتھ ساتھ آیا ہے ﴿اَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ.﴾ (نماز پڑھو اور زکوۃ دو۔) جو شخص زکوۃ دے گا وہ اپنے اسلام کو پورا کرے گا۔

زکوۃ نہ دینے سے بارش نہیں ہوتی اور لوگ قحط سالیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

((وَلَمْ یَمْنَعُوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ وَلَوْلَا الْبَهَآئِمُ لَمْ یُمْطَرُوْا.)) ❶

’’زکوۃ روکنے سے (ادا نہ کرنے سے) پانی آسمان سے روک دیا جاتا ہے اور اگر یہ جانور نہ ہوتے تو کبھی بھی بارش نہ ہوتی۔‘‘

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اُمِرْنَا بِاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَمَنْ لَمْ یُزَکِّ فَلَاصَلٰوۃَ لَهٗ.)) ❷

’’ہم کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز بھی نہ ہوگی۔‘‘

زکوۃ کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ﴾ (التوبۃ: ٥)

(اگر یہ لوگ توبہ کریں اور نماز پڑھنی شروع کر دیں اور زکوۃ ادا کریں تو ان کو چھوڑ دو ورنہ ان سے لڑو۔)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۝ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ۝﴾ (التوبۃ: ٣٤- ٣٥)

---

❶ ابن ماجه كتاب الفتن باب العقوبات رقم الحديث ٤٠١٩ و مستدرك ٤/ ٥٤٠

❷ طبرانی کبیر بحواله مجمع الزوائد ٣/ ٦٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہں دردناک عذاب کی خبر دیجئے جس دن اس کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ دیئے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائے گا کہ یہ وہی خزانہ ہے جس کو تم لوگوں نے اپنے لیے جمع کیا تھا اب تو اس خزانے کے عذاب کو چکھو۔)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سونے چاندی کی زکوۃ نہ دے گا قیامت کے روز جس کی مقدار پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی اس کے مال کی تختیاں بنائی جائیں گی اور دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی پیشانی کروٹیں اور پیٹھ داغی جائیں گی پچاس ہزار برس کے دن میں یہی عذاب ہوتا رہے گا یہاں تک کہ تمام بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے فیصلہ کے بعد یا جنت میں یا جہنم میں داخل ہوگا۔ ❶

اگر اپنے جانوروں کی زکوۃ نہیں دی تو قیامت کے دن وہ جانور بہت موٹے تازے ہو کر اپنے مالکوں کو اپنے تیز سینگوں سے ماریں گے اور اسے روندتے کچلتے رہیں گے پچاس ہزار برس کے دن میں اسے یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ ❷

اور فرمایا وہی مال گنجا سانپ بن کر اپنے مالک کا پیچھا کرے گا اور یہ مالک اس سے بھاگے گا۔ یہاں تک کہ وہ سانپ اس کو پکڑ کر اس کا ہاتھ چبائے گا اور اس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور اسی کی باچھیں چیرتا ہوا کہے گا ((اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ.)) ''میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔'' جس کو تو جمع کرتا تھا۔ ❸

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ (التوبۃ: ۱۰۳)

(ان کے مالوں میں سے صدقہ زکوۃ لے کر ان کو پاک اور صاف اور قابل ترقی کر دو۔)

زکوٰۃ کا نصاب

نصاب سے کم میں زکوۃ فرض نہیں ہوتی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ.)) الخ ❹

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۸۸ کتاب الزکاۃ باب اثم مانع الزکاۃ رقم الحدیث ۱۴۰۳

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۳۱۸ رقم الحدیث ۲۲۹۰ کتاب الزکوۃ- باب اثم مانع الزکوۃ

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۱۸۸ کتاب الزکاۃ باب اثم مانع الزکاۃ رقم الحدیث ۱۴۰۳

❹ صحیح بخاری: ۱/ ۱۸۸ کتاب الزکاۃ باب ما ادی زکاتہ فلیس بکنز' رقم الحدیث ۱۴۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''چاندی کے پانچ اوقیہ یعنی دوسو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے اور نہ غلہ میں پانچ وسق سے کم میں صدقہ وعشر ہے اس حدیث سے نصاب کی تعیین ثابت ہوتی ہے دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت بیان فرمائی ہے۔

((اِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَّحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ فِي الذَّهَبِ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا فَاِذَا كَانَتْ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا وَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَفِيْهَا نِصْفُ دِيْنَارٍ.)) ❶

''جب تمہارے پاس دوسو درہم ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ کے دینے پڑیں گے اور سونے میں بیس دینار سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور جب تمہارے پاس بیس دینار ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو اس میں آدھا دینار فرض ہے۔''

ان حدیثوں سے نصاب کی تعیین معلوم ہوتی ہے چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے جو ساڑھے باون تولے کے برابر ہے۔ اور ساڑھے باون تولہ میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا ایک تولہ چار ماشہ ہوا اور سونے کا ادنی نصاب بیس دینار ہے ایک دینار ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے تو بیس دینار ساڑھے سات تولے ہوئے اور ساڑھے سات تولہ میں چالیسویں حصہ سوا دو ماشہ زکوٰۃ دینا فرض ہے یا سوا دو ماشہ سونے کی قیمت دو جو اس وقت کے بھاؤ کے مطابق ہے اگر چاندی ساڑھے باون تولے سے کم ہو یا رقم اتنی چاندی کی قیمت سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے اگر اپنی مرضی وخوشی سے دو تو اور بات ہے اسی طرح سونے میں ساڑھے سات تولہ سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

چاندی سونے اور ہر قسم کے مال تجارت میں اور غلہ اور جانوروں میں زکوٰۃ فرض ہے جب کہ وہ پانچوں شرطیں پائی جائیں غلہ کا نصاب پانچ وسق ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع اسی تولے کے انگریزی حساب سے دوسیر ساڑھے دس چھٹانک کا ہوتا ہے تو ایک وسق چالیس سیر کے من کے حساب سے تقریباً چار من کا ہوتا ہے اس حساب سے پانچ وسق کا وزن تقریباً بیس من ہوا۔

مال تجارت میں بھی زکوٰۃ فرض ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ﴾ (بقرة: ٢٦٧)

(اے ایمان والو! تم اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو۔)

---

❶ سنن ابی داؤد: ۱۱/۲ کتاب الزکاة باب فی الزکاة السائمة رقم الحدیث ۱۵۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس سے مراد مال تجارت ہے اور مال تجارت کا نصاب دوسو درہم چاندی یا بیس مثقال سونے کی قیمت کے برابر ہے یعنی تجارتی مال کی قیمت نصاب کو پہنچے ہوئے سونے یا چاندی کے برابر ہو جائے تو اس کے حساب سے زکوۃ ادا کرو اگر دوسو درہم کے برابر ہے یعنی ساڑھے باون تولہ کے برابر ہے تو اس میں ایک تولہ ۴ ماشہ چاندی یا اس کی قیمت ادا کرنی چاہیے اور اگر سونے کا نصاب لگائیں تو ساڑھے سات تولہ میں سوا دو ماشہ ہے مغنی لابن قدامہ میں ہے۔

((تَجِبُ الزَّكٰوةَ فِيْ قِيْمَةِ عُرُوْضِ التِّجَارَةِ فِيْ قَوْلِ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ.)) ❶

''تجارتی مال کی قیمتوں میں اکثر علماء کے قول کے مطابق زکوۃ فرض ہے۔''

بکری یا بھیڑ کا نصاب چالیس بکریاں یا بھیڑیں کم از کم ہیں چالیس بکریوں میں سے ایک بکری زکوۃ میں دینا فرض ہے گائے میں کم از کم تیس گائے ہوں تیس گائے پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا دینا فرض ہے اور اونٹوں میں کم از کم پانچ اونٹوں پر ایک بکری سال بھر میں دینا فرض ہے۔ ❷

چاندی سونے کے زیوروں میں بھی زکوۃ فرض ہے جب کہ زکوۃ کی سب شرطیں پائی جائیں حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت مقدسہ میں ایک عورت حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی لڑکی بھی تھی اس لڑکی کے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے آپ نے اس عورت سے فرمایا:

((اَتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا.)) ''کیا کنگنوں کی زکوۃ تم دیتی ہو'' ۔اس عورت نے کہا نہیں ۔آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن تمہیں پہنائے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر اس کی زکوۃ ادا کرو اس نے دونوں کنگنوں کو آپ کے سامنے رکھ دیا کہ حضرت لیجئے یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔ ❸

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدِّيَ زَكٰوتَهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ.)) ❹

''میں نے سونے کی بالی پہنی تھی رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یہ کنز ہے فرمایا اگر یہ زکوۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوۃ ادا کردی جائے تو کنز نہیں ہے ورنہ کنز ہے (یعنی ناجائز اور

❶ المغنی لابن قدامه ❷ صحیح بخاری: کتاب الزکاة باب زکوٰة الغنم ۱/ ۱۹۵ رقم الحدیث ۱٤٥٤ ❸ سنن ابی داوٗد: ۲/ ٤ کتاب الزکاة باب الکنز ماهو و زکوٰة الحلی رقم الحدیث ۱۵۵۹
❹ سنن ابی داوٗد: ۲/ ٤ کتاب الزکاة باب الکنز ماهو و زکوٰة الحلی رقم الحدیث ۱۵٦۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قابل عذاب خزانہ ہے۔''

اگر چاندی کا زیور ہو تو چاندی کا نصاب پورا ہو جانے کے بعد زکوۃ دو اور اگر زیور سونے کا ہو تو سونے کا نصاب لگا کر سونے کے حساب سے یا اس کی قیمت میں سے زکوٰۃ دو۔

عُشر کا بیان:

عشر کے معنی ہیں دسواں حصہ اور محاورہ میں زمین کی پیداوار میں سے دسواں حصہ زکوۃ میں دینے کو عشر کہتے ہیں اور اس کے لیے صرف ایک ہی شرط ہے وہ یہ کہ زمین کی پیداوار کم سے کم پانچ وسق ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.)) ❶

''پانچ وسق سے کم میں صدقہ (عشر) نہیں ہے۔''

ایک وسق آٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع دو سیر ساڑھے دس چھٹانک کا ہوتا ہے تو پانچ وسق کا وزن بیس من کا ہوا اگر صرف بارش سے غلہ کی پیداوار ہو تو عشر (دسواں حصہ) زکوۃ فرض ہے یعنی بیس من میں دو من عشر ہے اور اگر کنویں کے پانی اور ہاتھوں وغیرہ سے پانی کھینچ کر زمین سیراب کی ہے تو نصف عشر (بیسواں حصہ ہے) بیس من میں سے صرف ایک من ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

((فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُونُ اَوْكَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ.)) ❷

''جس کھیتی یا باغ کو آسمان یا چشمے کا پانی سیراب کرے یا وہ زمین خود بخود سیراب ہو تو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جس میں کنویں کا پانی کھینچ کر دیا جائے تو بیسواں حصہ۔''

یعنی جس کھیتی کی پیداوار برساتی پانی چشمے ندی' نالے' تالاب وغیرہ کے پانی سے ہو یا زمین کی تراوٹ سے پیداوار ہوئی ہو تو اس میں دسواں حصہ ہے۔ اور جس کی پیداوار کنویں کے پانی سے محنت یا رقم کے ذریعہ سے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے جو گیہوں مٹر' چنا' دھان' ارہر' مسور' کھجور' منقی اور کشمش وغیرہ کا نصاب بھی یہی بیس من ہے اس سے کم میں عشر نہیں ہے جب غلہ اور پیداوار میں یہ شرط پائی جائے گی تو عشر دینا فرض ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ.﴾ (کھیتی کا حق (زکوٰۃ) اس کے کاٹنے کے دن ادا کرو۔)

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۸۸ کتاب الزکاۃ باب ما ادی زکاتہ فلیس بکنز رقم الحدیث ۱۴۰۵

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۰۱ کتاب الزکاۃ باب العشر فیما یسقی من ماء السماء و الماء الجاری' رقم ۱۴۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور فرمایا:

﴿ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ. ﴾ (البقرة: ٢٦٧)

(اور ہماری زمین کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کیا کرو۔)

ان دونوں آیتوں سے عشر کی فرضیت ثابت ہوتی ہے' عشر کے لیے عشری زمین ہونا ضروری نہیں' خراجی اور عشری دونوں قسم کی پیداوار میں عشر فرض ہے' جیسا کہ ان آیتوں اور حدیثوں کے عموم سے ثابت ہوتا ہے۔

مصارف زکوٰۃ

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں جن کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہے وہ آٹھ قسم کے لوگ ہیں جن کا بیان آیت:

﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ الْاٰيَة. ﴾ میں ہے جو شروع خطبہ میں تلاوت کی گئی ہے اس کا ترجمہ بھی وہاں بیان کیا جاچکا ہے اب قدرے تفصیل کے ساتھ بھی اس کا بیان سن لیجئے۔

(۱) زکوٰۃ محتاجوں کو دی جائے خواہ وہ سائل ہوں یا غیر سائل ہوں مگر ہوں وہ حاجت مند جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَايَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ﴾ (البقرة: ٢٧٣)

(اس زکوٰۃ وخیرات کے وہ لوگ مستحق ہیں جو محتاج ہیں اور اللہ کے راستے میں اور دینی کاموں میں رکے ہوئے ہیں زمین میں چل پھر کر روزی نہیں کما سکتے اور نہ لوگوں سے چمٹ کر سوال کرتے ہیں اور اس بے نیازی کو دیکھ کر ناواقف لوگ ان کو مالدار سمجھتے ہیں۔)

حالانکہ وہ مالدار نہیں ہیں تو فقیر وہ ہوا جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ حاجت منداور محتاج ہی ہے۔

(۲) مسکین وہ ہے جس کے پاس تھوڑا مال ہو مگر گزران کے لائق نہ ہو حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو مانگتا ہوا آئے اور دو ایک لقمے یا دو ایک کھجوریں لے کر ٹل جائے سچ مچ مسکین وہ ہے جو نہ تو اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور نہ اپنی کمزور حالت کو بیان کر کے لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا ہو ایسا مسکین زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے۔ ❶

---

❶ صحيح بخاری: ١/ ١٩٩ كتاب الزكاة باب قول الله عزوجل لا يسئلون الناس الحافًا' رقم ١٤٧٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۳) عاملین وتحصیلدار لوگ جن کو مسلمان حاکم زکوۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کرے وہ لوگوں کے پاس جاکر بادشاہ کے حکم سے زکوۃ وصول کرتے ہیں ان کو زکوۃ کے مال سے تنخواہ دے سکتے ہیں اور یہ لوگ تنخواہ میں زکوۃ کا مال لے سکتے ہیں۔

(۴) مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْبُ وہ لوگ ہیں جو اسلام کی طرف مائل ہوں ان کی چند قسمیں ہیں:
(الف) وہ جو ابھی مسلمان تو نہیں ہوئے لیکن ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں ایسے لوگوں کو زکوۃ دیتے رہیں تاکہ وہ کھلم کھلا مسلمان ہو جائیں (ب) وہ لوگ جو مسلمان تو ہو گئے ہیں لیکن اسلام میں کمزور ہیں ان کو زکوۃ خیرات دیتے ہیں تاکہ وہ اسلام پر جم کر پکے مسلمان ہو جائیں۔

(۵) زکوۃ کا مال غلام آزاد کرنے اور قیدیوں کو قید خانے سے چھڑانے میں خرچ کر سکتے ہیں یعنی زکوۃ کے مال سے غلام خرید کر اللہ کے راستے میں آزاد کر دینا اور قیدیوں کو چھڑا دینا چاہیے اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

(۶) مقروض یعنی جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو تو ایسے مقروض کو زکوۃ دینی چاہیے اسی طرح کوئی شخص دو قوموں یا دو شخصوں کے درمیان صلح اور امن قائم رکھنے کے لیے قرض لے کر کام کرے تو اس کے لیے جائز ہے کہ لوگوں کی زکوۃ کے مال سے اس قرض کو ادا کرے۔

(۷) فی سبیل اللہ (اللہ کے راستہ میں) جہاد اور جہاد کے کاموں میں۔

(۸) مسافر جو سفر کی حالت میں ہو اور تنگدست ہو گیا ہو اگرچہ گھر کا مالدار بھی ہو لیکن جلد منگوا نہیں سکتا تو بقدر ضرورت لے جا سکتا ہے یہ آٹھوں قسم کے لوگ زکوۃ کے مستحق ہیں اور قرآن مجید نے زکوۃ کے یہ مصرف بتائے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ مالداروں سے زکوۃ لے کر غریب مسلمانوں کو دے دینی چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ((تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ.)) (ترجمہ) ”مسلمان مالداروں سے زکوۃ لی جائے اور اسے مسلمانوں کے محتاجوں پر تقسیم کیا جائے۔“ ❶

کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ زکوۃ لے سکتے ہیں اور نہ کوئی دوسرا ان کو دے سکتا ہے وہ یہ ہیں اہل بیت نبوی سید بنو اور بنو ہاشم یعنی اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ وعباس رضی اللہ عنہ ان کو مال زکوۃ میں سے دینا

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۸۷ کتاب ازکاۃ باب وجوب الزکاۃ رقم الحدیث ۱۳۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور جان بوجھ کر لینا حرام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَانَاْكُلُ الصَّدَقَةَ.)) ❶

''ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

((اِنَّا لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.)) ❷

''ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔''

ایک مرتبہ حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ نے بچپن کے زمانہ میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں رکھ لی تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((كَخْ كَخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ.)) ❸

''دور کردو اس کو پھینک دو کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

بلکہ آلِ رسول کو تو عامل بن کر اجرت لینا بھی زکوۃ کے مال سے جائز نہیں ہے جیسا کہ ابورافع سے آپ نے فرمایا تھا:

((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا يَحِلُّ لَنَا.)) ❹

''صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا:

((اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْ سَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وسلم).)) ❺

''یہ صدقہ زکوۃ لوگوں کا میل کچیل ہے محمد صلی ﷺ اور آلِ محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں ہے۔''

آپ کے آزاد کیے ہوئے لونڈی غلام کو بھی صدقہ لینا حرام ہے آپ نے فرمایا:

((وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ.)) ❻

''قوم کا آزاد کیا ہوا غلام انہی میں سے شمار ہوتا ہے۔''

غنی مالدار اور صاحبِ نصاب کو زکوۃ نہیں لینی چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶، ❷، ❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۰۲ کتاب الزکاۃ اخذ صدقة التمر عند صرام النحل الخ. رقم الحدیث ۱۴۸۵ ❹ سنن ابی داؤد: ۲/ ۴۵ کتاب الزکاۃ باب الصدقة علی بنی هاشم. رقم الحدیث ۱۶۴۵ ❺ صحیح مسلم: ۱/ ۳۴۴ کتاب الزکاۃ باب ترك استعمال ال النبی علی الصدقة، رقم الحدیث ۲۴۸۲ ❻ سنن ابی داؤد: ۲/ ۴۵ کتاب الزکاۃ باب الصدقة علی بنی هاشم، رقم الحدیث ۱۶۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْلِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِغَنِيٍّ.)) ❶

''کسی مالدار کو صدقہ زکوٰۃ لینا حلال نہیں لیکن پانچ قسم کے غنیوں کو لینا جائز ہے (۱) جہاد اور غزوہ کرنے والے کے لیے (۲) زکوٰۃ کے تحصیلدار کے لیے (۳) تاوان بھرنے والے کے لیے (۴) یا اس کے لیے جو اپنے مال سے زکوٰۃ کی چیزوں کو خریدے (۵) یا وہ شخص جس کا پڑوسی مسکین ہو اور کسی نے اسے صدقہ زکوٰۃ دیا ہو اور وہ مسکین اس کو کچھ ہدیہ میں دے دے تو اس کو ہدیہ میں زکوٰۃ کا مال لینا جائز ہے۔''

اپنے غریب رشتہ داروں کو زکوٰۃ کے مال کا دینا زیادہ بہتر ہے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور صلہ رحمی کا ثواب بھی پاؤ گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ اگر میں اپنے خاوند پر اور زیر کفالت یتیموں پر خرچ کروں تو کیا وہ صدقہ ہو جائے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَهَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ.)) ❷

''ان کو دگنا اجر ملے گا قرابت اور صلہ رحمی اور صدقہ خیرات کا۔''

لہٰذا اپنے بھائی بہن، چچا، بھتیجے بھانجے، بھانجیوں، خالہ، پھوپھی، داماد، اور ساس سسر وغیرہ رشتہ داروں کو اور اپنے پڑوسیوں کو جو غریب اور حاجتمند ہوں دینا زیادہ افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے صدقات وخیرات کو قبول فرما کر سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. ﴾

---

❶ سنن ابی داؤد: ۲/ ۳۸، ۳۹ کتاب الزکاۃ باب من یجوز له اخذ الصدقة وهو غنی رقم الحدیث ۱۶۳۰ ❷ صحیح بخاری: ۱/ ۱۹۸ کتاب الزکاۃ باب الزکاۃ علی الزوج و الایتام فی الحجر، رقم الحدیث ۱۴۶۶

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فضائل ومسائل حج ❶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاِنَّ خَیۡرَ الۡحَدِیۡثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیۡرَ الۡھَدۡیِ ھَدۡیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الۡاُمُوۡرِ مُحۡدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحۡدَثَۃٍ بِدۡعَۃٌ وَّکُلُّ بِدۡعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ﴿وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ط وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ○﴾

(سورہ ال عمران: ۹۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہیں‘ اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو خدا (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔)

حج کے معنی قصد اور زیارت کے ہیں‘ اسلامی محاورہ میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص عبادت اور اس کے گھر کی مخصوص طریقے سے زیارت کرنے کو حج کہتے ہیں‘ اسلام کے پانچ رکنوں میں سے حج بھی ایک رکن ہے جو ہر مستطیع پر فرض ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَیُّھَا النَّاسُ قَدۡ فُرِضَ عَلَیۡکُمُ الۡحَجُّ فَحُجُّوۡا.)) ❷

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے‘ لہٰذا تم حج کرو۔“

اور فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے (۱) اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اس کے بندہ ہونے کی شہادت دینا (۲) نماز پڑھنا (۳) بیت اللہ کا حج کرنا (۴) رمضان

---

❶ یہ خطبہ راقم الحروف نے حج کو جاتے ہوئے جہاز میں اور مکہ مکرمہ میں اور واپسی کے وقت دیا تھا جو ماہنامہ ”الاسلام“ مجریہ مارچ ۱۹۶۵ء میں شائع ہو چکا ہے یادگار کے طور پر یہاں درج کر دیا ہے‘ عبدالسلام بستوی عفا اللہ عنہ القوی۔

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۴۳۲ کتاب الحج باب فرض الحج مرة في العمر رقم الحدیث ۳۲۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے روزے رکھنا (۵) زکوۃ دینا۔ ❶

اس کی فرضیت کے ساتھ ساتھ اس کی بڑی فضیلت بھی ہے کہ اس کے کرنے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کے بعد جنت بھی ملتی ہے خدا بھی خوش ہو جاتا ہے اور اپنی ذمہ داری بھی ادا ہو جاتی ہے' خدا کے گھر کی زیارت نصیب ہوتی ہے مختلف جگہ کے مسلمانوں سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے' آخرت بھی سامنے آ جاتی ہے خلاصہ یہ کہ دین و دنیا دونوں کے فائدے حاصل ہو جاتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔

((اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ.)) ❷

''کون سا عمل سب عملوں سے افضل ہے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا' پھر عرض کیا گیا' اس کے بعد کون سا ہے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر عرض کیا گیا اس کے بعد کون سا عمل ہے' فرمایا حج مقبول ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.)) ❸

''جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور جماع اور عدول حکمی اور نافرمانی خدا کی نہیں کی وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے جس طرح اس کی ماں نے اس کو پیدا کیا تھا۔''

یعنی گناہوں سے وہ اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی معصوم جنا ہے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا:

((اِنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ.)) ❹

''حج ان تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جو پہلے سے سرزد ہو گئے تھے''

((اَلْحَجُّ جِهَادُ لِکُلِّ ضَعِیْفٍ.)) ❺

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۶ کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم رقم الحدیث ۸

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۶ کتاب الایمان باب من قال ان الایمان ھو العمل رقم الحدیث ۲۶

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۰۶ کتاب الحج باب فضل الحج المبرور رقم الحدیث ۱۵۲۱

❹ صحیح مسلم: ۱/ ۷۶ کتاب الایمان کون الاسلام یھدم ما قبلہ و کذا الھجرۃ و الحج رقم الحدیث ۳۲۱

❺ مسند احمد: ۶/ ۲۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ہر کمزور کا جہاد حج ہے یعنی حج کرنے سے جہاد کا ثواب ملتا ہے۔''

((جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.)) ❶

''بوڑھے' کمزور' اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے۔''

((اَلْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ.)) ❷

''حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج وعمرہ دونوں کو ملاؤ' کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسا دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے' چاندی اور سونے کی میل کو دور کر دیتی ہے' اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ❸

حج میں جتنا بھی روپیہ پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ باعث خیر و برکت اور سعادت دارین کا ذریعہ ہے۔

((النَّفَقَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الدِّرْهَمُ بِسَبْعِ مِائَةٍ.)) ❹

''حج میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسا جہاد میں خرچ کرنا۔ جہاد میں ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تھا:

((اِنَّ لَكِ مِنَ الْاَجْرِ عَلٰى قَدْرِ نَصِيبِكِ وَنَفَقَتِكِ.)) ❺

''جتنی تم کو تکلیف ہوگی اور جتنا تم خرچ کرو گی اتنا ہی ثواب تم کو ملے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعوت دی اور اس کی دعوت کو آپ نے قبول فرمایا اور مہمانی کے لئے اور حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں یہ بڑی فضیلت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مہمان نواز ہے اور آپ اس کے مہمان ہیں اس کی تائید بزار اور ترغیب کی حدیث سے ہوتی ہے۔ ❻

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے دونوں اللہ کے مہمان ہیں' خدا نے ان کو بلایا'

---

❶ نسائی کتاب مناسك الحج باب فضل الحج رقم الحديث ٢٦٢٧

❷ صحيح بخاری: ١/ ٢٣٨ كتاب العمرة باب وجوب العمرة و فضلها رقم الحديث ١٧٧٣

❸ جامع ترمذی: ٢/ ٧٨ كتاب الحج باب ماجاء في ثواب الحج و العمرة رقم الحديث ٨١٠

❹ مسند احمد: ٥/ ٣٥٥

❺ مستدرك: ١/ ٤٧١

❻ مسند بزار بحواله مجمع الزوائد: ٣/ ٢١٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور وہ آئے اور جو کچھ انہوں نے مانگا خدا نے ان کو دیا' اللہ آپ کو بھی بخشے اور اگر اپنے خویش واقارب کی مغفرت کے لئے سفارش اور دعا کریں گے تو خدا انہیں بھی بخش دے گا۔

آپ اس مقدس سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شرافت سے پیش آیا کیجئے اور ہر ممکن طریقے سے ان کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے رہئے اور خدمت کرتے رہئے ان کو تکلیف پہنچانا اور ان سے لڑائی جھگڑا کرنا انسانیت کے خلاف ایک جرم عظیم ہے خصوصیت سے اس مبارک سفر میں اللہ تعالیٰ نے جھگڑا کرنے سے منع فرمایا ہے' جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ج فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط﴾ (البقرة: ۱۹۷)

(حج کے چند گنتی کے مہینے معلوم ہیں جو ان مہینوں میں حج کا احرام باندھے' وہ اپنی بیوی سے ہم بستر نہ ہو اور فحش وبکواس نہ بکے اور لڑائی جھگڑا نہ کرے۔)

آپ اس وقت دنیاوی کاروبار سے بالکل فارغ ہیں اس لئے ہر ممکن طریقے سے ہر وقت ذکر الٰہی میں گزاریئے اس سے بہتر وقت آپ کو نہیں ملے گا' فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کیجئے اور نہ کسی کی غیبت اور چغلی کیجئے اور نہ غیر محرم عورت کی طرف بری نظر سے دیکھئے۔

احرام باندھنے کا طریقہ

احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے (۱) اول حجامت بنوالو (۲) زیر ناف کے بال صاف کرڈالو (۳) اس کے بعد غسل کرو' رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھنے سے پہلے غسل فرمایا تھا۔ ❶

اور آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو احرام کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ ❷

(۴) اور وضو کرلو' اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے اتار دو اور ایک کپڑا تہبند کے طور پر باندھ لو' اور ایک چادر اوڑھ لو' احرام کے یہی دو کپڑے ہیں' اس کے بعد خوشبو لگالو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ.)) ❸

---

❶ جامع ترمذی: ۲/ ۸۵ کتاب الحج باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام رقم الحدیث ۸۳۰

❷ مسلم: ۱/ ۳۸۵ کتاب الحج باب صحة احرام النفساء استحباب... رقم الحدیث ۲۹۰۸

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۰۸ کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام وما یلبس اذا اراد ان یحرم و یترجل و یدهن رقم الحدیث ۱۵۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

> ''رسول اللہ ﷺ کو میں احرام کے وقت خوشبو لگاتی تھی' احرام باندھنے سے پہلے' اور طواف سے پہلے حلال ہونے کے وقت خوشبو لگاتی تھی۔''

اس کے بعد اگر فرض نماز کا وقت ہے تو فرض نماز کے پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھ لو اور اگر فرض نماز کا وقت نہیں ہے تو احرام کی نیت سے دو نفل پڑھو' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ حج کرنے کیلئے نکلے مسجد ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز دو رکعت ادا کرنے کے بعد حج کا احرام باندھا۔ ❶

بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور دوسری میں سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھو' سلام پھیرنے کے بعد سر ننگا کر لو اور اپنے دل میں حج یا عمرہ یا قران یا تمتع کی نیت کرو' یعنی اگر عمرہ کرنا ہے تو عمرہ کی نیت کر لو' اور یوں کہو ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ)) اور اگر صرف حج کرنے کا ارادہ ہے تو حج کا ارادہ کرو یعنی یوں کہو ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ.)) ❷ اور اگر قران یعنی حج و عمرہ دونوں ساتھ ساتھ ادا کرنا مقصود ہے تو دونوں کا ارادہ کرو' اور یوں کہو: ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا)) ❸ حج فرض ادا کرنا ہے' تو فرض حج کی نیت کرو' نفل ادا کرنا ہے تو نفل کی نیت کرو' نیت کرنا فرض ہے بغیر نیت کے کسی عمل کا اعتبار نہیں ہے اگر مرد ہے تو احرام کے وقت سے قربانی تک سر کھولے رکھے۔

اس کے بعد زور زور سے تلبیہ پڑھو رسول اللہ ﷺ اس تلبیہ کو پڑھا کرتے تھے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.)) ❹

> ''الٰہی! میں تیری خدمت اور عبادت کے لئے حاضر ہوا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں تیری خدمت کے لئے حاضر ہوا ہوں' یقیناً تعریف اور نعمت صرف تیرے لئے ہے اور بادشاہت صرف تیرے لئے خاص ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

((لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ.)) ❺

> ''اے میرے معبود! میں تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔''

لبیک کی بڑی فضیلت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان حاجی کی لبیک کی آواز سن کر اس کے

---

❶ صحیح مسلم کتاب الحج باب اشعار البدن و تقلیده عند الاحرام رقم الحدیث ۳۰۱۶

❷ صحیح بخاری' کتاب الحج باب من [illegible] بالحج و سماه ❸ صحیح مسلم کتاب الحج

❹ صحیح بخاری ۲۱۰ کتاب الحج باب التلبية رقم الحدیث ۱۵٤۹

❺ نسائی: ۲/ ۱٤ کتاب مناسك الحج باب اذا اهل بالعمرة هل يجعل معها حجا رقم ۲۷۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دائیں بائیں کے درخت پتھر وغیرہ تمام چیزیں لبیک پکارتی ہیں۔ ❶

اور لبیک کو نمازوں کے بعد اور رات دن اوپر نیچے چڑھتے اترتے اور قافلہ کے چلتے چلتے بار بار زور سے پڑھو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے مجھ سے فرمایا' کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ وہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور لَبَّيْكَ .)) کو زور سے پڑھیں۔ ❷

اور فرمایا:

سب سے افضل وہ حج ہے جس میں زور زور سے لبیک کہا جائے اور کثرت سے قربانی کی جائے۔ ❸

احرام کی قسمیں

احرام کی چار قسمیں ہیں:

(۱) افراد' یعنی صرف حج کا احرام باندھنا' اور صرف حج کا احرام باندھنے والے کو ''مفرد'' کہتے ہیں۔ ❹

(۲) تمتع یعنی پہلے حج کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھ کر طواف سعی ادا کرنے کے بعد حلال ہو جائے پھر حج کا احرام باندھ کر حج کے افعال کو ادا کیا جائے ایسا کرنے والے کو ''متمتع'' کہتے ہیں۔ ❺

(۳) قران' یعنی حج و عمرہ دونوں کا ساتھ ساتھ احرام باندھنا ایسا کرنے والے کو ''قارن'' کہتے ہیں۔ ❻

(۴) حج کے مہینے کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھنا ایسا کرنے والے کو معتمر کہتے ہیں۔ ❼

یہ سب جائز ہیں یعنی نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو ادا کیا جیسا کہ کتب ستہ میں ہے۔

احرام کے کپڑے

مرد کے احرام کے کپڑے ایسے ہونے چاہیں:۔ نیا یا دھلا ہوا تہہ بند چادر اور جوتی رسول اللہ ﷺ نے

❶ ترمذی: ۲/ ۸٤ كتاب الحج باب ماجاء فی فضل التلبية رقم الحديث ۸۲۸

❷ مؤطا امام مالك كتاب الحج باب رفع الصوت بالاهلال ص ۳٤۲

❸ ترمذی: ۲/ ۸٤ كتاب الحج باب ماجاء فی فضل التلبية و النحر رقم الحديث ۸۲۷

❹ بخاری: ۱/ ۲۱۲ كتاب الحج باب التمتع ولاقران والافراد بالحج رقم الحديث ۱۵٦۱

❺ بخاری: ۱/ ۲۲۹ كتاب الحج باب من ساق البدن معه رقم ۱٦۹۱

❻ بخاری: ۱/ ۲۳۲ كتاب الحج باب نحر البدن قائمة رقم ۱۷٤۱

❼ بخاری: ۱/ ۲۳۹ كتاب العمرة باب كم اعتمر النبی ﷺ رقم الحديث ۱۷۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرمایا: ''ایک لنگی اور چادر اور جوتی میں احرام باندھو''۔ ❶

اگر تہ بند نہ ہو تو پائجامہ میں بھی احرام بندھ سکتا ہے۔ ❷

مردوں کو احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے' زعفران اور ورس کی رنگی ہوئی چادر منع ہے' اور مرد احرام کی حالت میں اپنے سر کو کھلا رکھے اور عورتیں عام لباس میں احرام باندھیں لیکن لباس باپردہ ہونا چاہیے۔ اور احرام کی حالت میں عورتیں اپنے چہرے کو کھلا رکھیں۔ چھپائیں نہیں البتہ اگر اجنبی مردوں کا سامنا ہو تو گھونگھٹ نکال سکتی ہیں' احرام کی حالت میں بال ناخن کا تراشنا' جنگلی جانوروں کا شکار کرنا' نکاح کرنا اور کرانا' بیوی سے جماع کرنا اور لڑائی جھگڑا کرنا اور خوشبو لگانا ناجائز ہے۔ ❸

حرم شریف میں داخل ہونے کے آداب

حرم سے وہ مخصوص مقدس علاقہ مراد ہے جو مکہ شریف کے چاروں طرف واقع ہے یہ حدیں مکہ مکرمہ کی چاروں طرف کئی کئی میل تک ہیں جدہ کے راستے سے آتے ہوئے یہ حد مکہ مکرمہ سے دس میل دور جدہ کے راستے پر آتی ہے حرم میں جنگ وجدال وشکار کرنا اور وہاں کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ اِلَّا لِمُعَرِّفٍ۔)) ❹

''یہ شہر مکہ حرم ہے یہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گھاس سوائے اذخر کے کاٹی جائے اور نہ شکار بھگایا جائے اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔''

حجۃ الوداع کے خطبہ میں آپ نے فرمایا تھا کہ زمین وآسمان کی پیدائش کے وقت سے یہ شہر مکہ حرم ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے حرام بنایا ہے یہاں قتل وقتال اور جنگل جدال حلال نہیں ہے نہ یہاں شکار کرنا جائز ہے نہ کانٹا کاٹنا جائز ہے۔ ❺

اس حرم میں داخلہ کے وقت رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا صحیح حدیث سے ثابت نہیں البتہ عبداللہ

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۴۳

❷ بخاری: ۱/ ۲۴۹ کتاب جزاء الصید باب لبس الخفین للمحرم اذا لم یجد النعلین رقم ۱۸۴۱

❸ بخاری: ۱/ ۲۴۸ کتاب جزاء الصید باب ما ینهی من الطیب للمحرم و المحرمة رقم ۱۸۳۸

❹ بخاری: ۲۱۶ کتاب الحج باب فضل المحرم رقم الحدیث ۱۵۸۷

❺ بخاری: ۱/ ۲۴۷ کتاب جزاء الصید باب لا ینفر صید المحرم رقم الحدیث ۱۸۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بن عمر رضی اللہ عنہ حرم میں داخلہ کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا ملک ہے' اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس حرم محترم کا بڑا احترام کرنا چاہئے' کوئی کسی پر ظلم نہ کرے طوفان کے زمانے میں حرم محترم کے اندر بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلی کو نہیں کھایا تھا' لہٰذا انسان بھی کسی انسان یا چھوٹوں پر ظلم کر کے نہ کھائے' ہر لمحہ ادب و احترام کو سامنے رکھے کہ کوئی لفظ خلاف ادب منہ سے نہ نکالے نہ کوئی ایسا کام کرے۔

شہر مکہ مکرمہ کو دیکھ کر وہی دعا پڑھو' جو عام شہروں کو دیکھ کر پڑھتے ہو' جب مکہ مکرمہ پہنچو تو غسل کر لو' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دخول مکہ مکرمہ کے لئے ذی طویٰ مقام پر غسل فرمایا تھا۔ ❶

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے اللہ کے گھر کی زیارت کرنے کی کوشش کرو۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا

مسجد حرام میں مقام ابراہیم کی طرف آؤ' مقام ابراہیم کے پاس باب بنی شیبہ ہے اس دروازے سے داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.)) ❷

''میں شیطان مردود کی برائیوں سے اللہ عظیم اور اس کے چہرہ کریم اور سلطنت قدیم کے طفیل سے پناہ پکڑتا ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت جو اس دعا کو پڑھے گا' وہ سارا دن شیطان کے ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد) اور یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔)) ❸

''میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

---

❶ بخاری: ١/ ٢١٤ كتاب الحج باب الاغتسال عند دخول مكة' رقم الحديث ١٥٧٣

❷ سنن ابی داوٗد: ١/ ١٧٥ كتاب الصلاة باب مايقول الرجل عند دخول المسجد' رقم ٤٦٦

❸ ابن ماجه كتاب المساجد باب الدعاء عند دخول المسجد' رقم الحديث ٧٧١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طواف

طواف کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں' خانہ کعبہ کے ارد گرد گھومنے اور چکر لگانے کو''طواف'' کہتے ہیں۔

فضائل طواف

طواف کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ۔)) ❶

''جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا لَّا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهَا بِهَا خَطِيْئَةً وَّكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً۔)) ❷

''جس نے بیت اللہ شریف کا سات پھیرا طواف کیا' تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ کو معاف فرماتا ہے اور ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم پر درجہ بلند فرماتا ہے۔''

طواف کی قسمیں

طواف کی چھ قسمیں ہیں (۱) طواف قدوم جو آنے کے وقت سب سے پہلے کیا جاتا ہے' اس کو طواف الورودٗ اور طواف اللقا' اور طواف التحیۃ بھی کہتے ہیں یہ آفاقی یعنی مکہ سے باہر والوں کے لئے (۲) طوف الزیارت جو دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے یہ حج کا رکن ہے اس کو طواف افاضہ بھی کہتے ہیں (۳) طواف صدر جو بیت اللہ سے واپسی کے وقت کیا جاتا ہے' اس کو طواف الوداع بھی کہتے ہیں (۴) طواف العمرہ جو عمرہ کی ادائیگی کے وقت کیا جاتا ہے' یہ عمرہ کا رکن ہے (۵) طواف نذر' جو نذر ماننے والے پر ضروری ہے (۶) طواف النفل جو نفلی طور پر ہر وقت کیا جاتا ہے۔

---

❶ ابن ماجه كتاب المناسك باب فضل الطواف رقم الحديث ٢٩٥٦

❷ مسند احمد: ٢/٣' ١١' ترمذی: ٢/ ١٢٢ كتاب الحج باب فی نسخة ماجاء فی استلام الركنين' رقم الحديث ٩٥٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طواف قدوم کی ترکیب

(۱) وضو کر کے مرد اپنے احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانہ پر ڈال دے (دایاں شانہ کھلا رکھے) حجر اسود کے پاس آ کر اس کا بوسہ لے یا استلام کرے' استلام کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ (مسند احمد) کہے یعنی اللہ کے نام سے طواف کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے۔ طواف کے دوران ذکر واذکار اور دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے دعاؤں میں مشغول رہیں۔

رکن یمانی کی دعا

اس کونے کو صرف چھونا چاہئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس کونے پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں جب ذیل کی دعا پڑھی جاتی ہے تو اس پر وہ آمین کہتے ہیں رکن یمانی پر استلام کے بعد اس دعا کو دونوں رکنوں کے درمیان پڑھو' نبی ﷺ اس کو اس جگہ پڑھتے تھے۔

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.﴾ ❶

(اے میرے رب! تو مجھے دنیا میں نیکی عطا فرما' اور آخرت میں بھی بھلائی فرما اور دوزخ کے عذاب سے مجھے بچائیو۔)

اس دعا کو پڑھتے ہوئے حجر اسود پر آؤ' اب یہ ایک پھیرا ہوا' اگر حجر اسود کو بوسہ لینے کا موقع ملے تو بوسہ لو ورنہ ہاتھ سے اشارہ کر کے ذکر واذکار کرتے ہوئے دوسرا پھیرا شروع کر دو اس میں بھی آہستہ دوڑ کر چال چلو اور مذکورہ دعائیں پڑھو تیسرا پھیرا بھی اسی طرح کرو رمل واضطباع نہ کرو جب سات پھیرے پورے ہو جائیں تو ایک طواف پورا ہو گیا' حجر اسود سے طواف شروع کیا تھا اور حجر اسود پر ہی ختم کرو' اگر حجر اسود پر بوسہ لینا ممکن ہو تو بوسہ لو ورنہ استلام کر کے مقام ابراہیم کی طرف آؤ۔

حدیث شریف میں ہر چکر اور پھیرے کی الگ الگ دعائیں نہیں ہیں جو طواف میں پڑھنا ثابت ہے وہ میں نے عرض کر دیا ہے اور اس کے علاوہ بھی قرآن وحدیث کے مناسب دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں آج کل کے معلمین نے طواف کے ہر پھیرے کے لئے الگ الگ دعائیں ترتیب دے رکھی ہیں اور حاجیوں کو وہی پڑھاتے ہیں ہر کام میں سنت کی پیروی مسنون ہے قرآن وحدیث کی دعاؤں میں جو تاثیر ہے وہ مصنوعی دعاؤں میں نہیں ہے۔

طواف کے ساتویں پھیرے کو ختم کر کے آیت ﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ﴾ پڑھتے ہوئے مقام

---

❶ کتاب الام ۲/ ۱۷۲' مسند احمد: ۳/ ۴۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابراہیم پر آ جاؤ' مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ يَآيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھو ❶ سلام پھیرنے کے بعد نہایت عاجزی اور خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنے اور اپنے لواحقین کے لئے نیک دعائیں کرو' کیونکہ یہ قبولیت کی جگہ ہے اس کے متعلق خاص طور پر کوئی صحیح دعا حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہے قرآن وحدیث کی جو مناسب دعائیں سمجھ کر پڑھ سکتے ہو۔

دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجر اسود کے پاس آؤ اس کو بوسہ دے کر یا استلام کر کے باب بنی شیبہ سے نکل کر چاہ زمزم اور اس کی سبیل کے پاس آ کر زمزم پی لو آب زمزم پی کر باب الصفا سے نکل کر سعی کے لئے باہر آؤ۔

تنبیہ

یہ طواف قدوم کا بیان تھا اس میں رمل اور اضطباع ہے اس کے سوا کسی میں رمل اور اضطباع نہیں کرنا چاہئے اور عورتیں طواف قدوم میں بھی رمل اور اضطباع نہ کریں باقی طواف ویسا ہی کریں جیسا مرد کرتے ہیں حتی الامکان مردوں سے الگ ہو کر طواف کریں مرد بھی ان کو ماں بیٹی بہن سمجھیں نگاہ بد نہ ڈالیں یہ خدا کا دربار ہے نظر بازی کا مقام نہیں ہے نظر بازی سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

سعی کی ترکیب

طواف قدوم سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود کا استلام کرو اور صفا پہاڑی کی طرف چلو پھر پہاڑی کے قریب پہنچو تو آیت کریمہ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ پڑھو یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس کے بعد ((اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ)) پڑھو یعنی میں اس چیز کے ساتھ شروع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے یہ کہہ کر سیڑھیوں سے صفا پہاڑی کے اوپر اتنا چڑھاؤ کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگے' رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا' (ابوداؤ' مسلم) پھر قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر پہلے تین بار اللہ اکبر کہو پھر یہ دعا پڑھو نبی ﷺ نے اس کو یہاں پڑھا تھا۔

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.)) ❷

---

❶ صحيح مسلم: ١/ ٣٩٥ كتاب الحج باب حجة النبى ﷺ رقم الحديث ٢٩٥٠

❷ صحيح مسلم: ١/ ٣٩٥ كتاب الحج باب حجة النبى ﷺ رقم الحديث ٢٩٥٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ ایک اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ملک کا مالک ہے اس کے لئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی امداد کی' اس اکیلے نے کافروں کی تمام فوج کو بھگا دیا۔''

اس دعا کو پڑھ کر درود شریف پڑھو اور اپنے خویش و اقارب اور ملنے والوں کے لئے دین و دنیا کی دعائیں مانگو یہ قبولیت کی جگہ ہے۔

پھر واپسی پر پہلے ہاتھ اٹھا کے اسی صفا پر دعائیں مانگو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ .)) ❶

''خدایا تو نے دعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے' جس طرح تو نے اسلام کی توفیق مرحمت فرمائی ہے' اسی طرح موت بھی مجھ کو اسلام کی حالت میں نصیب فرما۔''

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ' رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .)) ❷

''اے میرے پروردگار! تو میری خطاؤں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما۔ اور جو گناہ تو جانتا ہے اس کو تجاوز فرما دے تو عزت والا بزرگ ہے اے میرے رب تو دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور عذاب دوزخ سے ہم کو بچا۔''

یہ دعا اسی قسم کی قرآن وحدیث کی دیگر دعائیں پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف آہستہ آہستہ چلو' صفا اور مروہ کے درمیان مروہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب دو سبز نشان ہیں جن کو میلین اخضرین کہتے ہیں جب ان میں سے پہلے کے قریب پہنچو تو دوڑنا شروع کر دو' جب دوسرے نشان پر پہنچو تو دوڑنا ترک کر دو پھر آہستہ آہستہ چلو یہاں تک کہ جب مروہ پر پہنچ جاؤ اور مروہ پر اتنا چڑھ جاؤ کہ اگر سامنے دیوار نہ ہو تو بیت اللہ شریف نظر آنے لگے اب بیت اللہ نظر نہیں آتا اور داہنی جانب مائل ہو کر خوب بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور مروہ کی دعائیں اور یہاں بھی اسی طرح پڑھو' جس طرح صفا میں پڑھی تھیں اور دیر تک ذکر و دعا میں مشغول رہو' کیونکہ یہاں پر دعا مقبول ہوتی ہے یہ صفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہوا' پھر مروہ سے اتر کر رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ الخ پوری دعا پڑھتے ہوئے معمولی چال سے سبز میل تک چلو' پھر اس سبز نشان سے دوسرے سبز نشان

❶ مؤطا امام مالك ص ٣٩١ كتاب الحج باب البدء بالصفا في السعي

❷ المغني عن حمل الاسفار ١/ ٢٨٥' (١/ ٣٢٤) في النسخة الاخرى.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تک دوڑنا شروع کردو اس سبز نشان پر پہنچ کر آہستہ آہستہ روزمرہ کی چال چلتے ہوئے اور دعائیں پڑتے ہوئے صفا پر پہنچ جاؤ صفا پر پہنچ کر اسی ترکیب کے ساتھ ان ہی دعاؤں کو پڑھو' جو پہلے پڑھ چکے ہو' اب دو پھیرے ہوئے صفا سے مروہ تک تین اور مروہ سے صفا تک چار پھیرے ہوئے پھر صفا سے مروہ تک پانچ اور مروہ سے صفا تک چھ اور صفا مروہ تک سات پھیرے مذکورہ بالا طریقے سے کرو' دوڑنے کی جگہ دوڑ کر اور آہستہ چلنے کی جگہ آہستہ چل کر اور دعا کی جگہ دعا پڑھ کر سعی کے ساتوں پھیرے پورے کرو۔

صفا اور مروہ کی سعی کے بعد

سعی ختم کرنے کے بعد اگر عمرہ کا احرام تھا تو حلق یا قصر کر کے احرام کھول ڈالو اور اگر قارن اور مفرد ہو تو حلق وقصر مت کرو بلکہ اپنے احرام میں باقی رہو دسویں تاریخ کو حلق ذبح' رمی وغیرہ کر کے حلال ہو جاؤ۔

آبِ زمزم

سعی وحجامت سے فارغ ہونے کے بعد چاہ زمزم پر آکر زمزم کا پانی پیو اور خوب شکم سیر ہو کر پیو کہ پسلیاں تن جائیں۔

زمزم کے سلسلہ میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔

((مَاءُ زَمْزَمَ مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طَعْمٍ وَشِفَاءُ سَقْمٍ۔)) ❶

''آب زمزم برکت والا ہے' بھوکوں کے لئے کھانا ہے اور بیماروں کے لئے شفا ہے۔''

جب تک مکہ میں رہو مسافر ہونے کی حیثیت سے نماز قصر کرو لیکن مقیم امام کے پیچھے چار رکعت پڑھو اور ممکن طریقہ سے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی کوشش کرو' ایک رکعت کا ثواب ایک لاکھ رکعت کے برابر حاصل کرو۔

آٹھویں تاریخ کو منیٰ جاؤ

اگر آپ نے حج تمتع کا احرام باندھا تھا' اور عمرہ کر کے حلال ہوئے تھے تو آٹھویں ذی الحجہ کو جہاں کہیں بھی ہو' صبح سویرے غسل اور وضو کر کے حج کا احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور اگر قران وافراد کا احرام باندھا ہے تو پہلے کا احرام باقی ہے دوبارہ احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے اب آپ اپنے معلم کے ساتھ ضروری سامان لے کر لبیک پکارتے ہوئے منیٰ کی طرف چلو منیٰ میں پہنچ کر جہاں آپ کے معلم نے ٹھہرنے کا

---

❶ مسند طیالسی ص ٦١ رقم الحدیث ٤٥٧ و بیهقی ٥/ ١٤٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انتظام کیا ہے وہاں ٹھہرو جگہ حاصل کرنے کے لئے جھگڑا مت کر۔ جہاں جو ٹھہر گیا' وہ اس جگہ کا مستحق ہو گیا۔

منیٰ میں

تین کام ہیں (۱) ظہر' عصر' مغرب' عشاء' فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنی (۲) ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف چلنا (۳) منیٰ میں ظہر و عصر اور عشاء' قصر کرو اور مغرب و فجر کو پوری پڑھو ان پانچوں نمازوں کو مسجد خیف میں پڑھو' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر منیٰ تشریف لائے' اور ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور فجر کی نمازیں منیٰ میں پڑھیں۔ ❶

نویں کو عرفات جاؤ

نویں تاریخ کو جب آفتاب اچھی طرح نکل آئے اور پہاڑوں پر اس کی دھوپ چڑھ جائے' تو منیٰ سے عرفات کی حاضری کے لئے میدان عرفات کی طرف چلو۔

تہلیل و تسبیح و تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے چلو منیٰ سے آگے چل کر مزدلفہ کا میدان آئے گا' وہاں پہنچ کر سیدھے عرفات کو چلے چلو' یہاں ٹھہرو نہیں۔

نمرہ

عرفات سے پہلے ایک میدان کا نام نمرہ ہے یہاں پر ایک مسجد بنی ہوئی ہے' جس کو مسجد آدم یا مسجد ابراہیم اور مسجد نمرہ بھی کہتے ہیں' آپ طریق ضب سے آ کر اسی جگہ اترو' خیمہ یا کوئی اور سایہ بنا کر اس کے نیچے تھوڑی دیر آرام کر لو غسل و وضو کر لو' اور کچھ کھا پی لو' اور سورج ڈھلتے ہی ظہر و عصر کی نماز ملا کر جماعت سے مسجد نمرہ میں ادا کرو' پہلے یہاں خطبہ ہو گا' اسے سنو! پھر نماز با جماعت ملا کر قصر پڑھو جیسا کہ آگے بیان آ رہا ہے پھر عرفات کو چلو زوال سے پہلے میدان عرفات میں جانا درست نہیں ہے بلکہ زوال تک نمرہ میں رہنا ضروری ہے اس زمانہ میں ناواقف لوگوں نے اس سنت کو چھوڑ دیا ہے اور زوال سے پہلے عرفات میں چلے جاتے ہیں۔

عرفات

یہ ایک کشادہ میدان ہے' جس میں لاکھوں آدمی آسانی سے جمع ہو جاتے ہیں' مکہ مکرمہ سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے اس جگہ پر حاجیوں کا آنا اور ٹھہرنا فرض ہے اور عرفہ میں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا حج کے

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۳۹۵ کتاب الحج باب حجة النبی ﷺ رقم الحدیث ۲۹۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رکنوں میں سے ایک رکن اعظم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حج عرفہ میں ٹھہرنا ہے۔ ❶

جو عرفہ میں نہیں ٹھہرتا اس کا حج نہیں ہوگا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو کیونکہ تم سب اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موروثہ زمین پر ہو۔ ❷

اس مبارک میدان میں تم اپنے گناہوں کا اقرار کرو' اور اپنے نفس کو میدان حشر سے آشنا کراو' اس لئے اس کا نام عرفات پڑا ہے کہ دنیا کے سب حاجی اس میدان میں جمع ہو کر ایک دوسرے کی جان پہچان حاصل کرتے ہیں اور اس حالت کو حشر کا نمونہ سمجھ کر اس موقف اکبر میں کھڑے ہونے کی استعداد پیدا کرتے ہیں۔

یوم عرفہ اور میدان عرفہ کی فضیلت

عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی بڑی فضیلت ہے۔

یہاں پر آپ خدا کے مہمان ہوں گے' اور خدا میزبان ہوگا' یہاں کی حاضری سے اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے آپ کی تعریف فرماتا ہے' آپ کے قصوروں کو معاف فرماتا ہے' آپ پر رحمت خداوندی کی بارش ہوتی ہے' خدا کی رحمت آپ کو گھیر لیتی ہے' اور شیطان کو بڑا صدمہ ہوتا ہے۔

یہاں کی گھڑیوں کو ضائع نہ کیجئے' یہاں پر نہایت خشوع وخضوع' تضرع وعاجزی فروتنی وانکساری اور خاکساری سے دعائیں کیجئے' دین و دنیا کی بھلائیاں طلب کیجئے' خوب رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی چاہئے' خوب توبہ واستغفار کیجئے۔ باوضو قبلہ رو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کیجئے' میدان حشر کی تکالیف' قبر کی پریشانیوں' دوزخ کے عذاب اور پل صراط وغیرہ کو یاد کر کے خوب روئیے' ان ہولناک جگہوں سے نجات پانے کی دعائیں مانگئے' تسبیح وتہلیل وتکبیر اور درود و دعا اور ذکر واذکار سے غفلت نہ کیجئے' چند منٹوں کی تکلیف برداشت کرنے سے ہمیشہ کی تکلیفوں سے نجات پاؤ گے' اپنے لئے' اپنے ماں باپ' دوست واحباب' استاذ' پیر ومرشد اور دیگر مسلمانوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے' زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک دعاؤں کا وقت ہے۔

اپنی مادری زبان میں بھی اپنے مطلب کے موافق دعائیں مانگیں تب بھی جائز ہے۔ اپنی مادری زبان میں سیدھے سادے لفظوں میں چپکے چپکے مانگو' ریا ونمود سے بچو' جو مانگو اخلاص اور حضوری قلب سے مانگو' برابر

---

❶ طبرانی الاوسط: ۷/ ۱۶۳ رقم الحدیث ۶۲۹۸

❷ سنن ابی داوٗد: ۲/ ۱۳۴ کتاب المناسك باب موضع الوقوف بعرفة رقم الحديث ۱۹۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توبہ واستغفار کرو' حمد وثناء سے شروع کرو' درود وسلام پر ختم کرو' دعا کیلئے اس دن سے بہتر اور کوئی دن نہیں ہے' جتنی بڑی' چھوٹی دعائیں ہیں سب مانگ لو' یا تو سب ہی قبول ہوں گی یا بعض آخرت کیلئے ذخیرہ ہوں گی' جتنا رویا جائے' روؤ' اگر رویا نہ جائے' تو رونے کی شکل بنالو' جتنے ہی آنسو بہاؤ گے' اتنا ہی دوزخ کی آگ سرد ہوگی' اپنے آنسوؤں سے دوزخ کی آگ بجھاؤ۔

یہ بہت بڑا اجتماع ہے' دنیا کے اطراف سے خدا کے نیک بندے یہاں جمع ہیں کوئی ان میں ولی ہوگا' کوئی مستجاب الدعوات ہوگا' کوئی خدا کا محبوب ہوگا' ان نیک بندوں کی وجہ سے ہم گنہگاروں کی دعائیں قبول ہوں گی' حدیث میں ارشاد ہے: ((هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ.)) ❶

''ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے والے ہیں' یہ محروم اور بدقسمت نہیں ہوں گے۔''

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

بہر حال اس میدان میں خوب مانگ لو' دین ودنیا کی بھلائی سب ہی کچھ طلب کرلو' اس سے بہتر کون سا وقت آئے گا' یہاں نصیب والے آتے ہیں' اور نصیب والے مانگتے ہیں' اس وقت کے نکل جانے کے بعد کف افسوس ملنا پڑے گا۔

جب تک عرفات میں رہو' ذکر الٰہی میں مصروف رہو ادھر ادھر سیر وتفریح اور تماشا اور مجمع وازدحام کا منظر دیکھتے دیکھتے وقت ضائع مت کرو' عرفات میں جہاں کہیں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ' لیکن کالے کالے پتھروں کے پاس وقوف کرنا سنت ہے' رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ وقوف فرمایا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قصواء اونٹنی کو صخرات کے پاس ٹھہرایا تھا۔ اور قبلہ کی طرف منہ کیا تھا۔ ❷

بطن عرنہ میں وقوف نہ کرو' کیونکہ وادی عرنہ عرفات سے خارج ہے' اور حدود حرم اور عرفات کے درمیان واقع ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَ ارْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ۔)) ❸

''تمام عرفات کا حصہ موقف ہے' لیکن وادی عرفہ سے الگ رہو۔''

بہر کیف اس میدان میں وضو کرکے تسبیح وتہلیل' تکبیر وتحمید اور تمجید' تلبیہ' درود وسلام' قراءت قرآن' مجید

---

❶ صحیح بخاری: ٢/ ٩٤٨ كتاب الدعوات باب فضل ذكر الله عزوجل رقم الحديث ٦٤٠٨

❷ صحیح مسلم: ١/ ٣٩٥ كتاب الحج باب حجة النبى ﷺ رقم الحديث ٢٩٥٠

❸ ابن ماجه كتاب الحج باب الموقف بعرفات رقم الحديث ٣٠١٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توبہ واستغفار اور ذکر میں مصروف رہو' دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرو' حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھا۔ ((فَرَفَعَ یَدَیْہِ یَدْعُوْ)) ❶ ''آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔''

حیض ونفاس والی عورتیں بھی وضو کر کے دعا استغفار اور ذکر میں مشغول رہیں۔ حتی الامکان عرفات میں کھڑے کھڑے دعائیں کرو' یا اگر کوئی معقول عذر ہو' تو بیٹھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے یا اونٹ وغیرہ کی سواری پر بیٹھ کر بھی ذکر کرنا جائز ہے' بلکہ یہ افضل ہے' رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر وقوف فرمایا: عرفات میں پڑھنے کی بہت سی دعائیں ہیں' جو اسلامی وظائف میں لکھی ہوئی ہیں۔ اسے دیکھ کر پڑھو۔

عرفات سے واپسی

ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف اور ذکر ودعا وغیرہ سے فارغ ہو کر سورج چھپ جانے کے بعد مزدلفہ کی طرف چلو غروب سے پہلے مت چلو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ عرفات کے میدان سے آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے چل پڑتے تھے۔ جب سورج لوگوں کے سامنے چمکتا رہتا' چل پڑتے تھے ہم میدان عرفات سے غروب آفتاب کے بعد چلیں گے' اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس ہوں گے ہم مشرکین اور بت پرستوں کے غلط راستے کے خلاف صحیح راستہ کی طرف راہ نمائی کئے گئے ہیں۔ ❷

عرفات سے' مزدلفہ کو لبیک اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے نہایت سکون اور وقار اور اطمینان کے ساتھ درمیانی رفتار سے چلو' نہ کسی کو دھکا دو' نہ گراؤ' اور نہ سواریوں کو مارو پیٹو' رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے مزدلفہ جانے لگے' تو راستہ میں اپنے پیچھے لوگوں سے سنا' کہ لوگ اونٹوں کو مار پیٹ کر تیز چلاتے ہیں' آپ نے فرمایا لوگو! اطمینان سے چلو' اونٹوں کے دوڑانے میں کوئی بھلائی نہیں۔ ❸

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے چلتے' اور کشادہ میدان میں آتے تو سواری تیز کر دیتے۔ ❹

چلتے چلتے اگر راستے میں پیشاب' پاخانہ کی ضرورت پیش آجائے تو اتر کر ضرورتوں کو پورا کر لو' راستہ میں

---

❶ سنن نسائی: ۲/ ۳۹ کتاب مناسك الحج باب رفع اليدين في الدعا' رقم الحديث ۳۰۱۴

❷ امام شافعی نے اس کو مسند (ترتیب) ۱/ ۳۵۵ رقم الحدیث ۹۱۶' ۹۱۷ میں ابن ابی شیبہ ۴/ ۸۷ سے روایت کیا ہے۔

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۲۷ کتاب الحج باب امر النبی ﷺ بالسكينة عند الافاضة.... رقم الحديث ۱۶۷۱

❹ بخاری: ۱/ ۲۲۶ کتاب الحج باب السير اذا دفع من عرفة رقم الحديث ۱۲۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نمازیں مت پڑھو' بلکہ مزدلفہ پہنچ کر نماز ادا کرو' حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے تشریف لے جا رہے تھے' راستہ میں اتر کر پیشاب کر کے وضو کیا' میں نے عرض کیا' نماز پڑھے گا۔ آپ نے فرمایا' نماز آگے پڑھیں گے' مزدلفہ میں آ کر آپ نے مغرب وعشاء کی نماز ادا فرمائی۔ ❶

راستہ میں ذکر الٰہی کرتے ہوئے آؤ۔

مزدلفہ

منیٰ وعرفات کے درمیان تقریباً آدھے راستہ پر مزدلفہ واقع ہے جو حد حرم میں داخل ہے' یہاں زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے باپ دادوں کے کارنامے بیان کرتے تھے' اس کو مشعر الحرام بھی کہا جاتا ہے' قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴾ (البقرة: ۱۹۸)

(جب تم عرفات سے واپس ہو' تو اللہ تعالیٰ کو مشعر الحرام کے پاس یاد کرو' اور جس طرح اس نے تمہیں بتایا ہے' اسی طرح یاد کرو اور اس سے پہلے تم ناواقف تھے۔)

اللہ کی یاد سے دونوں جہاں کی بھلایاں ملتی ہیں' حج کے زمانہ میں یہاں بازار لگ جاتا ہے' کھانے پینے اور ضرورت کی سب چیزیں مل جاتی ہیں' مزدلفہ کو جمع اور مشعر الحرام بھی کہتے ہیں' مشعر الحرام کے پہاڑ کو جبل قزح کہتے ہیں۔

مزدلفہ میں نماز

مزدلفہ میں پہنچ کر جہاں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ' سب سے پہلے اذان وتکبیر کہلوا کر پہلے مغرب کی نماز باجماعت ادا کرو' پھر دوسری اقامت کے بعد عشاء کی نماز قصر کر کے جماعت سے پڑھو' یہاں ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھو:

((اَتَى مُزْدَلِفَةَ وَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا الخ.)) ❷

"رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں تشریف لائے اور ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ مغرب وعشاء

---

❶ بخاری: ۱/ ۲۲۶ کتاب الحج باب النزول بین عرفة و جمع رقم الحدیث ۱۶۶۷

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۳۹۸ کتاب الحج باب حجة النبی ﷺ رقم الحدیث ۲۹۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی نماز ادا فرمائی' اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔''

لہٰذا آگے پیچھے سنتیں مت پڑھو' وتر چاہے اسی وقت پڑھو' یا تہجد کے وقت پڑھو' مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے جہاں جگہ پاؤ وہیں ٹھہر جاؤ' البتہ عام راستوں اور وادی محسر میں مت ٹھہرو' رات کو جہاں تک ہو سکے خوب دعائیں اور ذکر الٰہی کرو' اس جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔

مزدلفہ کی شب باشی

مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے' البتہ عورتوں' کمزوروں اور بچوں کے لئے رخصت ہے' کہ وہ آخر شب کو کچھ دیر تک مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی اور دعا کر کے منیٰ کو چلے جائیں' منیٰ پہنچ کر آفتاب نکلنے کے بعد رمی کر کے احرام کھول دیں' عذر کے سبب عورتیں طلوع آفتاب سے قبل صبح کے وقت رمی کر سکتیں ہیں۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ اور دیگر بچوں کو رات ہی میں آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ❷

شب باشی کے بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز اول وقت اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت ادا کرو' اور مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔ ❸

مشعر الحرام کے پاس سواری پر یا بغیر سواری کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر ذکر الٰہی کرو' خدا کی وحدانیت بیان کرو' اور خوب اجالا ہونے تک تکبیریں اور تسبیحیں پڑھتے رہو' ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) پڑھتے رہو' مزدلفہ سے سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے لبیک پکارتے ہوئے نہایت سکون و اطمینان سے چلو' سورج نکلنے کے بعد چلنا خلاف سنت ہے' مشرکین سورج نکلنے کے بعد چلتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف کیا۔ ❹

وادی محسر

مزدلفہ اور منیٰ کے درمیانی راستے میں ایک محسر نامی میدان آتا ہے۔

اس جگہ سے بہت جلدی چلے جاؤ' ابرہہ ظالم بادشاہ کو جو بیت اللہ شریف کو گرانے کے ارادے سے آ رہا تھا' خدا کے حکم سے چڑیوں نے چونچ میں کنکریاں لے کر اس پر اس کے لشکر پر پھینک پھینک کر اسی جگہ ہلاک

---

❶ بخاری: ١/ ٢٢٧ کتاب الحج باب من قدم ضعفة اهله بليل فيقفون.... رقم ١٦٧٩

❷ بخاری: ١/ ٢٢٨ کتاب الحج باب من قدم ضعفة اهله بليل فيقفون.... رقم ١٦٨٠

❸ مسلم: ١/ ٣٩٨ کتاب الحج باب حجة النبی ﷺ رقم الحديث ٢٩٥٠

❹ مسند شافعی: ١/ ٣٥٥ رقم الحديث ٩١٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر دیا تھا' جیسا کہ پورا واقعہ قرآن میں سورۂ فیل میں) ہے۔

وادی محسر سے تھوڑا سا آگے ایک کشادہ میدان ہے۔ یہاں سے متفرق راستے نکلتے ہیں تم بیچ کے راستے میں لبیک پکارتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے جمرہ عقبہ پر آؤ جب سے آخر میں بیت اللہ کی طرف ایک منارہ ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

((اَوْضَعَ فِی وَادِیْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔))❶

''وادی محسر میں سواری کو تیز کر دیا تھا' اور سب کو ٹھیکری کے برابر کنکری پھینکنے کا حکم دیا تھا۔''

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو مزدلفہ سے منیٰ میں پہنچ کر رمی' ذبح اور حلق کر کے مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرو۔

رمی جمار

رمی کے معنی کنکری پھینکنے کے ہیں جمار اور جمرات' جمرہ کی جمع ہے' جمرہ کنکری کو کہتے ہیں' کیونکہ جمرہ عقبیٰ وسطیٰ' اولیٰ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں' اس لئے مجازاً ان کو جمرات یا جمار کہتے ہیں' منیٰ کے بیچ کے راستے میں یہ تین جگہیں ہیں' پتھروں کے یہ تین ستون بقدر قد آدم اونچے بنے ہوئے ہیں' ان تینوں کو جمرات یا جمار کہتے ہیں' الگ الگ ہر ایک کو جمرہ بولتے ہیں' ان میں سے جو مکہ مکرمہ کی طرف ہے' اس کو جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الکبریٰ اور جمرۃ الاخری اور بیچ والے کو جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں اور تیسرے کو جو مسجد خیف کے قریب ہے جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں۔

دسویں تاریخ کو صرف جمرہ اخری کی رمی ہوتی ہے اور جمرہ وسطی اور جمرہ اولیٰ کی نہیں ہوتی منیٰ میں بقر عید کی نماز نہیں پڑھی جاتی جمرہ عقبیٰ کی رمی کرنا عید کی دو رکعت نماز کے قائم مقام سمجھو' کنکری مارنے کا وقت دس ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب تک ہے۔ مجبوراً زوال کے بعد بھی جائز ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو جمرہ عقبیٰ پر چاشت کے وقت کنکریاں ماری تھیں' بعد کی تاریخوں میں زوال آفتاب کے بعد۔ ❷

---

❶ مسند احمد: ۳/ ۲۳۲' ٦٧ و ترمذی: ۲/ ۱۰۱ کتاب الحج باب ماجاء ان الجمار التی یرمی بها مثل حصی الخذف رقم الحدیث ۸۹۷

❷ بخاری: ۱/ ۲۳۵ کتاب الحج رمی الجمار (تعلیقا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہلی کنکری پر لبیک موقوف کردو، ہر کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر کہو۔ (بخاری شریف)

جمرہ عقبہ پر کنکری مارنے کے بعد منیٰ کے میدان میں امام الحج خطبہ دے گا' توحید وسنت یوم النحر کے فضائل اور قربانی کے مسائل وفضائل کو اور حج کے دیگر احکامات کو بیان کرے گا' تم اس خطبے کو سننے کے لئے ضرور جاؤ' اور نہایت خاموشی سے خطبہ سنو' خواہ تمہاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے' رسول اللہ ﷺ نے رمی جمار کے بعد ایک بلیغ اور موثر خطبہ دیا تھا۔ رمی جمار اور خطبہ سننے کے بعد قربانی کی جگہ قربانی کرو' اگر آپ قارن و متمتع ہیں' تو قربانی ضروری ہے۔

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد حجامت کرلو۔ سر کے منڈانے کو حلق اور کترانے کو قصر کہتے ہیں' دونوں جائز ہیں' لیکن منڈانا افضل ہے' رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعائے رحمت فرمائی ہے' اور کترانے والوں کے حق میں صرف ایک دفعہ دعا کی۔ ❶

رمی' قربانی اور حجامت وغیرہ سے فارغ ہو کر طواف افاضہ کے لئے مکہ مکرمہ جاؤ' اور باب بنی شیبہ سے داخل ہو کر سیدھے حجر اسود پر آؤ' حجر اسود کی دعا پڑھ کر اس کا استلام کرلو' یعنی بوسہ لو اگر آسانی سے ممکن نہ ہو تو ہاتھ لگاؤ اور ہاتھ کو بوسہ دو ورنہ اشارہ کرو اور آگے چل دو۔ پھر طواف کی دعائیں پڑھتے ہوئے بدستور سابق طواف کرو' سات پھیرے پورے کر کے دو رکعت نماز طواف کی مقام ابراہیم پر پڑھو' اگر تم متمتع ہو' تو نماز کے بعد صفا و مروہ کی سعی کے لئے بطریق مذکور سعی کرلو' کیونکہ متمتع پر طواف افاضہ کے بعد سعی لازم ہے' اور اگر تم قارن یا مفرد ہو اور شروع میں طواف قدوم کے بعد صفا و مروہ کی سعی کر چکے ہو' تو اب باتفاق ائمہ صفا و مروہ کی سعی ضروری نہیں ہے' اور طواف افاضہ میں رمل اور اضطباع بھی نہ کرو' اس لئے کہ حلق اور ذبح کے بعد احرام کھول چکے ہو' یہ طواف افاضہ جس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں' فرض ہے اور حج کا ایک رکن ہے' بغیر اس کے حج پورا نہیں ہوتا' طواف زیارت کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس چلے جاؤ' اور تین روز تک یعنی گیارہ' بارہ' تیرہ تاریخ تک منیٰ میں رہو' وہاں قربانی کرو' اور جمرات کو کنکریاں مارو' گیارہ سے تیرہ تاریخ تک ایام تشریق کہلاتے ہیں' ان کی بڑی فضیلت آئی ہے ان دنوں میں روزانہ منیٰ میں زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے کنکریاں ماری جاتی ہیں اس لئے تیرہ تاریخ تک منیٰ میں قیام کرو' اور ہر دن کنکری مارو' اور اگر کوئی مجبوری پیش آجائے تو دو روز کی کنکریاں ایک ہی [illegible] میں [illegible] کر آ سکتے ہو' یعنی گیارہ بارہ کی اکٹھی چودہ چودہ کنکریاں مار کر جا سکتے ہو۔

---

❶ بخاری: ۱/ ۲۳۳ کتاب الحج باب الحلق و التقصیر عند الاحلال رقم الحدیث ۱۷۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھر تیرھویں تاریخ کو مکہ میں واپس آ جاؤ' اب آپ کے حج کے افعال پورے ہو گئے' جب تک مکہ مکرمہ میں رہنا ہو' نفلی طواف وغیرہ کثرت سے کرتے رہو' اور ادھر ادھر بے کار تفریح مت کرو' اور نہ کسی کی غیبت' چغلی کرو' اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

حج کے بعد

اب حج کے پہلے کے ایمان سے زیادہ ایمانی شوق و جذبہ رکھو اور حج کی نیکیوں کو بچاؤ' تقویٰ و پرہیز گاری میں زیادہ سے زیادہ حصہ لو' حج کے فائدے سے خوب واقف ہو گئے ہو' ان فائدوں کو حاصل کرو' ﴿لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ.﴾ جس طرح آپ حج میں احکام شرعیہ پر پورے کاربند رہے' حج کے بعد بھی اس سے زیادہ کاربند رہو' حج مبرور اور مقبول کی علامت یہی ہے' کہ حج کے بعد اخلاقی اور ایمانی اور دینی کاموں کا بہت زیادہ شوق ہو' نیکیوں سے رغبت ہو' برائیوں سے نفرت ہو' اعمال صالحہ کا زیادہ اہتمام رکھو' ہر کام سنت کے مطابق کرو' شرک و بدعت سے بچتے رہو' گناہ کرنا تو بہت دشوار جانو' بلکہ گناہ کا ارادہ بھی نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ ہم کو' آپ کو اور سب مسلمانوں کو دین کی بھلائی' آخرت کی کامیابی' اور دنیا کی خوشحالی عطا فرمائے۔ آمین

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط﴾ (امین)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَالْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. ﴿ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَ ھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ وَلَا تَقْعُدُوْا بِکُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِہٖ وَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّ اذْکُرُوْا اِذْ کُنْتُمْ قَلِیْلًا فَکَثَّرَکُمْ وَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُفْسِدِیْنَ وَاِنْ کَانَ طَآئِفَۃٌ مِّنْکُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖ وَطَآئِفَۃٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَھُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یَا شُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَا اَوْلَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کَارِھِیْنَ قَدِافْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِکُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰہُ مِنْھَا وَمَا یَکُوْنُ لَنَا اَنْ نَّعُوْدَ فِیْھَا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ﴾ (اعراف: ۸۵ تا ۸۹)

(اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! تم خدا کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آ چکی ہے۔ تو تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا ان چیزوں میں سے نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ یہ تمہارے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نفع بخش ہے اگر تم تصدیق کرو اور تم سڑکوں پر اس غرض سے نہ بیٹھا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو۔ اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو زیادہ کر دیا۔ اور دیکھو فساد کرنے والوں کا انجام کیسے ہوا۔ اگر تم میں سے بعضے اس حکم پر جس کو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے ایمان لے آئیں اور بعضے ایمان نہ لائیں تو ٹھہر جاؤ کہ ہمارے درمیان میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کئے دیتے ہیں اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں آ جاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے نجات دی ہے ہم سے ممکن نہیں کہ پھر ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کہ مالک ہے مقدر کیا ہو ہمارے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور قوم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق۔ آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔)

اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ اگر تم شعیب کی راہ پر چلنے لگو گے تو بہت نقصان اٹھاؤ، اور انکو زلزلے نے آ پکڑا۔ اور وہ سب گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہوگئی جیسے کہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے اس وقت شعیب ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! تم کو میں نے پروردگار کے احکام پہنچا دیئے تھے اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی۔ پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں۔

ان آیتوں میں حضرت شعیب علیہ السلام نے نہایت عمدہ نصیحت فرمائی جیسا کہ فرمایا:

﴿وَنَصَحْتُ لَكُمْ﴾ (میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔)

اسی طرح ہر نبی نے اپنی اپنی قوم کو نصیحت کی ہے۔ اسی صورت میں اور نبیوں کا ذکر خیر ہے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی تقریر کے آخر پر فرمایا:

﴿وَاَنْصَحُ لَكُمْ.﴾ (میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔)

دراصل یہی نصیحت دین ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا لِمَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ.)) ❶

''دین خیر خواہی ہے آپ نے یہ جملہ تین دفعہ فرمایا ہم نے عرض کیا کہ کس کے لئے؟ اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے مسلمانوں کے ائمہ کیلئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔''

نصیحت کے لئے معنی اخلاص اور بھلائی کے ہیں لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی کے تحت یہ لکھا ہے۔

نصیحت کے معنی خلوص کے ہیں اور خالص شہد کو ناصح کہتے ہیں اور ہر چیز جو خالص ہوتی ہے نصیحت ہوتی ہے یہاں خیر خواہی اور بھلائی چاہنا مراد ہے محاورے میں کہا جاتا ہے میں نے اس کو نصیحت کی اور یہ نصیحت ہر قول و فعل میں جاری ہوتی ہے جس میں دوسرے کی بھلائی مقصود ہو۔ نصیحت و وصیت دونوں کے ایک معنی ہیں مجمع البحار میں نصیحت کے یہی معنی ہیں۔

حدیث شریف کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نصیحت اور اخلاص اس میں ہے کہ اللہ کو ایک اور لاشریک سمجھنا اور اس کے وجود و ہستی پر صحیح اعتقاد رکھنا کہ اللہ موجود ہے اور ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ اس کی اطاعت و عبادت، اخلاص نیت کے ساتھ اس کی رضامندی کے لئے کرنا اور اس کے حقوق کو بجالانا اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے رک جانا یہ اللہ تعالیٰ کے لئے خیر خواہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے لئے خلوص یہ ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھنا اور اس کی تصدیق کرنا اور جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے اس پر عمل کرنا اور اس کی تلاوت کرنا اور اس کو اپنا دستور العمل بنانا اور اس کے مطابق دین و دنیا کے کاموں کا فیصلہ کرنا اور اس کی آیتوں میں غور و فکر کرنا وغیرہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے لئے نصیحت ہے اور اللہ کے رسول کے لئے خلوص یہ ہے کہ رسول اللہ کو سچے دل سے ان کے رسول ہونے کا اقرار کرنا آپ کی نبوت کو تسلیم کرنا آپ کے اوامر و نواہی کا ربند ہونا اور اتباع و فرمانبرداری کرنا ہی رسول کے لئے نصیحت ہے

اور مسلمان حاکموں کے لئے اخلاص یہ ہے کہ جب تک وہ شریعت پر چلیں اور حق بات کی تلقین کریں، ان کی اطاعت کریں اور ان سے بغاوت نہ کی جائے۔ ان کا خیر خواہ رہنا اور دینی معاملات میں ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔ ان کی بد خلقی اور ظلم و ستم پر صبر کرنا۔ اور علماء کے لئے خیر خواہی یہ ہے کہ وہ جو حق بات کہیں اور صحیح فتویٰ دیں تو ان کی باتوں پر عمل کرنا۔ اور انکی عزت و احترام کرنا۔ عام مسلمانوں کے لئے مخلص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی دینی و دنیوی اصلاح کرنا ملی و قومی ترقی اور تعلیم و اخلاق، اصلاح تمدن وغیرہ میں کوشش کرنا۔ ان کی تعلیم کا بندوبست کرنا۔ ان کے یتیموں اور بیواؤں کی پرورش کرنا۔ تکلیف دہ چیزوں سے

❶ مسلم، کتاب الایمان باب بیان ان الدین نصیحۃ (۱۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کو بچانا اور نفع بخش چیزوں سے ان کو آگاہ کرنا اور ہر قسم کی ہمدردی وسلوک سے پیش آنا۔ عام مسلمانوں کے لئے نصیحت ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

((بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ.)) ❶

''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے بیعت کی نماز کے قائم کرنے پر زکوۃ دینے پر اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر۔''

یعنی مجھ سے آپ نے یہ شرط کر لی کہ تم جہاں کہیں بھی رہو ہر ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پابندی کی اور زندگی بھر اس پر عمل کرتے رہے جب یہ کسی سے کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو اس نصیحت پر اس کے ساتھ پیش آتے۔

فتح الباری شرح بخاری میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو اس سے یہ فرما دیا کرتے تھے کہ جو چیز ہم نے تم سے لی ہے وہ اس چیز سے بہت بہتر ہے جو ہم نے دی ہے اب تم کو اختیار ہے چاہے رکھو چاہے چھوڑ دو۔

طبرانی میں ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے تین سو درہم کا ایک گھوڑا خریدا۔ انہوں نے جب گھوڑے کو دیکھا تو گھوڑے کے مالک سے آکر فرمایا کہ تمہارا گھوڑا تین سو سے بہتر ہے میں تم کو اس سے زیادہ اتنا اتنا دیتا ہوں ازراہ ہمدردی وخیر خواہی کے قیمت بڑھاتے گئے یہاں تک کہ اس کو آٹھ سو درہم دیئے۔ یہ بڑی ہمدردی اور ایثار ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِه.)) ❷

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ جو اپنے لئے چاہے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ہر شخص اپنے لئے بھلائی ہی چاہتا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان بھائی کے لئے بھلائی نہ چاہے وہ مسلمان نہیں لہذا نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اس کی برائی چاہے۔

---

❶ بخاری کتاب الایمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحة (۵۷)

❷ بخاری کتاب الایمان' باب من الایمان ان یحب لا خیه ما یحب لنفسه (۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذَالِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ.)) ❶

''اپنے مسلمان بھائی کی ہر حال میں مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مظلوم کی امداد کریں گے لیکن ظالم کی امداد ہم کیسے کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ظلم سے روکو یہی اس کی امداد ہے۔''

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ.)) ❷

''یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ظالم کے ہاتھ میں چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں اور مرادیں برلائے گا۔''

ایک دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.)) ❸

''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ کسی ظالم کے حوالے کرے، اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی عیب پوشی کرے گا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کے عیوب کو چھپانا بھی اسلامی حق ہے اگر کوئی مسلمان بھائی کی آبروریزی کر رہا ہے تو حتی الامکان اس کو آبروریزی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

احمد، ترمذی، ابوداود کی روایت میں ہے:

---

❶ بخاری' کتاب المظالم' باب اعن اخاك ظالما او مظلوما (۲۴۴۳' ۲۴۴۴)

❷ بخاری' کتاب انمظالم' باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه (۲۴۴۲)

❸ مسلم' کتاب البر والصلة' باب تحریم الظلم (٦٥٧٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَلْمُؤْمِنُ مِرْأَةُ الْمُؤْمِنِ وَ الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَّرَائِهِ.)) ❶

''یعنی ہر مومن اپنے مومن بھائی کے لئے آئینہ ہے اور بھائی ہے اگر اس کے اندر کا عیب دیکھے تو نہایت نرمی سے اس کے عیب کو اس کے سامنے ظاہر کر دے تا کہ وہ اس کی اصلاح کرے۔''

ہر انسانی برادری کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی تو ضروری ہے ہی لیکن بعض لوگوں کے ساتھ نصیحت اور خیر خواہی انسانیت کا جوہر اور شرافت کا رکن اعظم ہے۔ اس میں سے پڑوسی اور ہمسایہ ہیں۔ ہمسایہ اور پڑوسی وہ رہنے والے دو آدمی ہیں جو ایک دوسرے کے قریب رہتے و بستے ہیں۔ انسانیت اور اس کے تمدن کے باہمی اشتراک عمل تعاون اور موالات پر قائم ہے۔ اس دنیا میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہے، اگر ایک بھوکا ہے تو دوسرے پر حق ہے کہ اپنے کھانے میں سے اس کو بھی کھلائے۔ ایک اگر تندرست ہے تو اپنے بیمار بھائی کی تیمارداری کرے۔ ایک پر اگر کوئی مصیبت آئے تو دوسرا اس کا شریک اور ہمدرد بنے اور اخلاقی نظام کے ساتھ انسانوں کی مجموعی آبادی باہمی محبت اور حقوق کی ذمہ داریوں کی گرہ میں بندھ کر ایک ہو جائے۔

ہر انسان بظاہر جسمانی اور مادی حیثیت سے جتنا ایک دوسرے سے علیحدہ اور بجائے خود مستقل ہے اخلاقی اور روحانیت کی حیثیت سے فرض ہے کہ وہ اتنا ہی زیادہ ایک دوسرے سے ملا ہوا ہو۔ اور ایک کا وجود دوسرے کے وجود سے پیوستہ ہو۔ اسی لئے ہر مذہب نے ان دونوں انسانوں پر جو ایک دوسرے کے قریب آباد ہوں' ایک دوسرے کی محبت اور مدد کی ذمہ داری رکھی ہے' کہ وہی وقت پر دوروں سے پہلے ایک دوسرے کی مدد کو پہنچ سکتے ہیں۔ اور ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ انسان کو اسی سے تکلیف اور دکھ پہنچنے کا اندیشہ بھی زیادہ ہے جو ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے باہمی تعلقات خوشگوار رکھنا اور ایک دوسرے کو ملائے رکھنا ایک سچے مذہب کا سب سے بڑا فرض ہے تا کہ بُرائیوں کا سدباب ہو کر یہ پڑوس دوزخ کے بجائے بہشت کا نمونہ ہو۔

اسلام نے انہیں حکمتوں کو سامنے رکھ کر ہمسائیگی کے حقوق مقرر کیے ہیں عربوں میں دوسری قوموں سے زیادہ اسلام سے پہلے بھی پڑوسی اور ہمسائیگی کے حقوق نہایت اہم تھے بلکہ عزت و افتخار کے موجب تھے۔ اگر کسی عرب کے پڑوس کے لیے لئے بے عزتی اور عار کا موجب تھا تو اس کے لئے اس کی خاطر لڑنے مرنے کو وہ اپنی شرافت کا نشان سمجھتا تھا۔ اسلام نے آ کر عربوں سے اس احساس کو چند ترمیموں اور اصلاحوں کے ساتھ اور زیادہ قوی کر دیا۔

---

❶ ابو داوٗد کتاب الادب' باب النصیحۃ و الحیاطۃ (٤٩١٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اب اس سلسلے کی ان احادیث کو پڑھئے اور سنئے جن میں رسول اللہ ﷺ نے پڑوسی کے حقوق کی اہمیت بتائی ہے اور ان کے حقوق کو ادا کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے خواہ وہ پڑوسی رشتہ دار ہو یا اجنبی مسلمان ہو یا کافر۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الادب المفرد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے۔

((قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارًا يُؤْذِيْنِيْ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَكَ اِلَى الطَّرِيْقِ فَانْطَلَقَ فَاَخْرَجَ مَتَاعَهُ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوْا مَا شَأْنُكَ قَالَ لِيْ جَارٌ يُؤْذِيْنِيْ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَكَ اِلَى الطَّرِيْقِ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهِ فَبَلَغَهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى مَنْزِلِكَ فَوَاللّٰهِ لَا اُوْذِيْكَ.)) ❶

”ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میرا ایک ہمسایہ مجھے تنگ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو اس نے سامان نکال دیا لوگ جمع ہو گئے اور اس سے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا میرا ہمسایہ مجھے تنگ کرتا ہے میں نے نبی ﷺ سے عرض کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو۔ لوگ کہنے لگے یا اللہ اس پر لعنت کر اس کو ذلیل کر اسے معلوم ہوا تو اس کے پاس آ کر کہنے لگا۔ بھائی اپنے گھر واپس جاؤ اللہ کی قسم آئندہ آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہ ہوگی۔“

اور بُرے پڑوسی سے بچنے کے لئے رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَ مِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ.)) ❷

”اے اللہ تعالیٰ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن، بری رات، بری گھڑی سے اور برے ساتھی اور برے ہمسایہ سے۔“

نیک پڑوسی باعث سعادت اور موجب برکت ہے اور بُرا پڑوسی باعث نحوست ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ الْمَرْءَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْءُ وَ اَرْبَعٌ مِّنَ الشَّقَآءِ الْجَارُ السُّوْءُ وَ الْمَرْءَةُ السُّوْءُ وَ الْمَرْكَبُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ السُّوْءُ.)) ❸

---

❶ ابوداوٗد كتاب النوم باب حق الجوار ٤/ ٥٠٤

❷ طبرانی کبیر ١٧/ ٢٩٤ ❸ ابن حبان (٤٠٢١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''چار چیزیں نیک بختی کے سبب ہیں (۱) نیک بیوی (۲) کشادہ مکان (۳) نیک پڑوسی (۴) اچھی اور فرمانبردار سواری جو اپنے سوار کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اور چار چیزیں باعث شقاوت اور موجب نحوست ہیں (۱) بُرا پڑوسی (۲) بری بیوی (۳) بری سواری (۴) تنگ مکان۔''

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ ثَلَاثَةً فَقُلْتُ فَمَنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ رَجُلٌ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَاَنْتُمْ تَجِدُوْنَهُ عِنْدَكُمْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ قُلْتُ وَمَنْ قَالَ رَجُلٌ كَانَ لَهٗ جَارُ سُوْءٍ يُؤْذِيْهِ فَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُ حَتّٰى يَلْقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ بِحَيَاةٍ اَوْ مَوْتٍ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا کہ وہ تین آدمی خدا کے دوست کون ہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ دوستی رکھتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک مجاھد فی سبیل اللہ صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت سے جہاد کرنے والا ہے یہاں تک کہ وہ شہید ہو جائے تم قرآن مجید میں اس آیت کو پاتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین سے محبت کرتا ہے جو صف بندی کر کے اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اس کا بُرا پڑوسی اس کو ستاتا ہو۔ اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرتا ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف سے بچالے یا اللہ تبارک تعالیٰ اس کو موت دے دے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک پڑوسی جو اپنے پڑوسی کو نہیں ستاتا ہے وہ خدا کا پیارا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ.)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ سب سے بہتر ساتھی ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ثابت ہو اور پڑوسیوں میں سے اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔''

پڑوسیوں میں محبت کی ترقی اور تعلقات کی استواری کا بہترین ذریعہ باہم ہدیوں اور تحفوں کا تبادلہ ہے۔

---

❶ طبرانی کبیر ۲/ ۱۵۲، مسند احمد ۵/ ۱۵۱

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة، باب حق الجوار ۳/ ۱۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آنحضرت ﷺ خود اپنی بیویوں کو اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے اس بنا پر ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔جس کے گھر کا دروازہ تمہارے گھر سے زیادہ قریب ہو۔ ❶

اس ہدیہ اور تحفہ کے لئے کسی بیش قیمت چیز ہی کی ضرورت نہیں بلکہ کھانے پینے کی معمولی چیزیں اس کے لئے کافی ہیں۔کچھ نہ ہوسکے تو گوشت کا شوربا کافی ہے۔خواہ وہ زیادہ پانی بڑھا کر ہی کیوں نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی تھی۔

((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَ هَا وَ تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ.)) ❷

"جب تم کوئی شوربہ دار چیز پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ملا لو اور اس سے اپنے پڑوسی کی خبر گیری کرو۔"

یعنی اس کے یہاں بھی بھیج دیا کرو۔اسطرح کرنے سے آپس میں میل ومحبت زیادہ ہوگی اس قسم کے ہدیے اور تحفہ بھیجنے کا موقع عورتوں کو پیش آتا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

((وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنُ شَاةٍ.)) ❸

"کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ دینے کے لئے بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

یہ نصیحت ووصیت دونوں پڑوسیوں کے لئے ہے یعنی نہ تو بھیجنے والی پڑوسن اپنے معمولی تحفے وہدیے کو حقیر سمجھ کر اپنی پڑوسن اس معمولی ہدیہ کو دیکھ کر منہ نہ پھیرے بلکہ شکریہ کے ساتھ قبول کرلے۔اسی طرح سے جب کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن سے روزمرہ کی برتنے والی چیز مانگے تو بلا کسی حیلے بہانے کے اگر موجود ہو تو دے دے جیسے آگ، پانی، نمک، چمچہ، چھلنی ہانڈی، طشتری، رکابی، کٹورا وغیرہ ایسی چیزوں کی بعض مرتبہ ضرورت پیش آجایا کرتی ہے اور نہ دینے کی صورت میں دوسرے کو بڑی تکلیف پہنچتی ہے۔قرآن مجید میں ایسی چیزوں کو مَاعُوْن کہا گیا ہے جس کی ممانعت سے روکا گیا ہے اور نہ دینے والوں کی بڑی مذمت بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے:

---

❶ بخاری کتاب الاجارة، باب ای الجوار اقرب (۲۲۵۹)

❷ مسلم، کتاب البر والصلة باب الوصیة بالجار و الاحسان الیه. (۶۶۸۸)

❸ بخاری کتاب الادب، باب لا تحقرن جارة لجارتها (۶۰۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اَرَأَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴾ (الماعون)

(کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھلانے کی رغبت نہیں دیتا۔ ان نمازں کے لئے افسوس ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے ادا کرتے ہیں اور برتنے کی چیزوں کو روک لیتے ہیں۔)

برتنے کی چیزوں سے مراد، آگ، پانی، ڈور، رسی، کدال، پھاوڑا، اس قسم کی چیزیں ہیں جو مانگنے پر موجود ہوتے ہوئے نہ دے وہ منافق ہے خواہ مرد ہو یا عورت، انسانی معاشرہ اس کا متقاضی ہے کہ اس قسم کی چیزیں فراخ دلی کے ساتھ دی جائیں

اگر پڑوسی کو دیوار میں میخ اور کھونٹی گاڑنے کی ضرورت پیش آجائے اور گاڑنے سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے تو گاڑنے سے نہیں روکنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ یَّغْرِزَ خَشْبَتَهُ فِیْ جِدَارِهِ.)) ❶

"یعنی کوئی پڑوسی اپنے ہمسایہ پڑوسی کو دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔"

جس کا مکان مکان سے ملا ہوا ہو۔ اور دیوار، دیوار سے ملی ہو تو ایسی ضرورت پیش آجایا کرتی ہے اور اس قسم کی ہمدردی کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ سب سے زیادہ قریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

((یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ فَاِلٰی اَیِّهِمَا اُهْدِیْ قَالَ اِلٰی اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.)) ❷

"یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کس کے یہاں ہدیہ اور تحفہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قریب والے پڑوسی کا زیادہ حق ہے اگر آسودہ پڑوسی آسودہ ہو کر کھائے پیئے اور غریب و محتاج پڑوسی کی خبر گیری نہ کرے تو وہ کامل مومن نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَیْسَ الْمُؤْمِنَ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ.)) ❸

---

❶ بخاری کتاب المظالم، باب لا یمنع جار جارہٗ ان یغرز خشبة فی جدارہ (۲۴۶۳)

❷ بخاری کتاب الاجارہ، باب ای الجوار اقرب (۲۲۵۹)

❸ مستدرك حاكم كتاب البر و الصلة باب ليس المؤمن الذى يبيت و جاره ۴/ ۱۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یعنی وہ مومن نہیں ہے جو خود آسودہ ہو اور اس کے بغل کا پڑوسی بھوکا ہو۔''

پڑوسی خواہ وہ دوست ہو یا دشمن، مسلمان ہو، یا غیر مسلم، سبھی کا برابر کا حق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں بکری ذبح کی گئی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا۔

((هَلْ اَهْدَيْتُمْ مِّنْهَا لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ قَالُوْا لَا قَالَ ابْعَثُوْا لَهُ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.)) ❶

''کیا تم لوگوں نے میرے یہودی ہمسائے کو اس بکری کے گوشت میں سے کچھ ہدیہ بھیجا ہے یا نہیں؟ گھر والوں نے کہا۔ نہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں سے گوشت ہدیہ کے طور پر بھیج دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے حضرت جبریل علیہ السلام ہمسائے کے ساتھ نیکی کرنے کی اتنی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سمجھا کہ اس کو ورثہ کا حصہ دار بنا دیں گے۔''

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ گوشت کا ایک ٹکڑا لئے جا رہے ہیں پوچھا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، کہ اے امیر المومنین! گوشت کھانے کو جی چاہتا تھا تو ایک درہم کا گوشت خریدا ہے فرمایا۔ اے جابر رضی اللہ عنہ کیا اپنے پڑوسی یا عزیز کو چھوڑ کر صرف اپنے پیٹ کی فکر کرنا چاہتے ہو۔ کیا تمہیں یہ آیتیں یاد نہیں ہیں۔

﴿ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ﴾ (احقاف: ٣٤)

(یعنی جس دن کافر دوزخ کا سامنے پیش کیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے اپنی زندگی میں خوب مزے لوٹ لئے اور زندگی سے خوب فائدہ اٹھالیا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اور ارشاد پر پورا پورا عمل کیا جائے اور پڑوسی کی عزت کی جائے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْءِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَمَلَكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ

❶ ابوداؤد کتاب النوم، باب فی حق الجوار ٤/ ٥٠٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَمَنْ جَارَ.)) ❶

''ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے پانی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تبرکاً منہ پر ملنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ و رسول کی محبت کی وجہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ و رسول سے محبت رکھے یا اللہ و رسول اس سے محبت رکھیں تو اسے چاہئے کہ جب بولے تو سچ بولے اور جب لوگ اس کا اعتبار کر کے اس کے پاس امانت رکھیں تو ان کی امانتیں جب وہ مانگیں ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا خدا اور رسول کے ساتھ محبت کی نشانی ہے اور اگر اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا تو یہ خدا اور رسول کے ساتھ دشمنی رکھنے کی علامت ہے۔

جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وَاللّٰہِ لَایُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَایُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَایُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَایَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ.)) ❷

''خدا کی قسم وہ پورا مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ کامل مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ کامل ایماندار نہیں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون شخص ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہے جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے مامون و محفوظ نہ ہو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کو ایذا پہنچانے والا مومن نہیں ہے بلکہ پڑوسی کو ایذا پہنچانے والا دوزخی ہے۔

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَجُلٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَۃِ صَلٰوتِھَا وَصِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا غَیْرَ اَنَّھَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَھَا بِلِسَانِھَا قَالَ ھِیَ فِی النَّارِ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ شعب الایمان للبیقی ۲/ ۲۰۱- رقم الحدیث ۱۵۳۳

❷ بخاری کتاب الادب' باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ (۶۰۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ.)) ❶

''یعنی ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ وہ نماز بہت زیادہ پڑھتی ہے روزے بکثرت رکھتی ہے اور خیرات بہت کرتی ہے مگر ساتھ ہی ہمسایہ کو زبان سے تکلیف بھی پہنچاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت دوزخ میں جائے گی کیونکہ نماز، روزہ اور خیرات اگرچہ افضل العبادات ہیں مگر اس گناہ یعنی ایذائے ہمسایہ کی تلافی نہیں کر سکتے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! فلاں عورت کی نسبت کہتے ہیں کہ نماز کم پڑھتی ہے اور روزے تھوڑے رکھتی ہے اور خیرات بھی کچھ کم ہی دیتی ہے۔ ہاں ہمسائے کو زبان سے تکلیف نہیں دیتی۔ فرمایا وہ جنت میں جائے گی کیونکہ ہمسایہ کو تکلیف نہ دینا دوسری باتوں کی تلافی کر دے گا۔''

پڑوسی کو ستانا گناہ کبیرہ ہے قیامت کے دن سب سے پہلے ان دو پڑوسیوں کی خدا کے سامنے پیشی ہوگی جنہوں نے دنیا میں ایک دوسرے کی حق تلفی کی ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَوَّلُ الْخَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ.)) ❷

''قیامت کے روز سب سے پہلے وہ دو پڑوسی خدا کے سامنے پیش ہوں گے جنہوں نے ایک دوسرے کا حق ادا نہیں کیا اور آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔''

نیک وبد کی یہ پہچان ہے کہ اگر پڑوسی اپنے پڑوسی کے بارے میں یہ کہے کہ یہ اچھا ہے تو وہ اچھا ہے اور جو بُرا کہے وہ بُرا ہے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔

((يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ لِيْ اَعْلَمُ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ.)) ❸

''یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنے بھلے یا برے عمل کا علم کیونکر ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب

❶ مستدرك حاكم كتاب البر و الصلة باب ان الله لا يعطى الايمان الا من يحب ٤/ ١٦٦

❷ مسند: ٤/ ١٥١

❸ ابن ماجه كتاب الزهد' باب الثناء الحسن ٤٢٢٣' مسند احمد: ١/ ٤٠٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو اپنے ہمسایوں کو کہتا ہوا سنے کہ تو نے اچھائی کی ہے تو جان لے کہ تو نے اچھا عمل کیا ہے اور جب انہیں یہ کہتا ہوا سنے کہ تو نے برا کام کیا ہے تو سمجھ لے بے شک تو نے برا عمل کیا ہے۔''

یعنی اچھے اور برے ہونے کی یہی کسوٹی ہے کیونکہ پڑوسی اپنے پڑوسی کے اخلاق حمیدہ اور افعال ذمیمہ سے خوب واقف ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَّاخُذُ مِنِّىْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْيُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقُلْتُ اَنَا فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُّؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَّلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.)) ❶

''کون شخص ان کلمات کو (جو میں ابھی کہتا ہوں) مجھ سے سیکھتا ہے اس پر کار بند ہوتا ہے یا اس شخص کو سکھاتا ہے جو انہیں عمل میں لائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سیکھتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں فرمائیں۔ حرام سے بچو سب سے زیادہ عابد بن جاؤ گے۔ اللہ کے دیئے پر راضی ہو جاؤ سب سے غنی ہو جاؤ گے۔ اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرو تو مومن بن جاؤ گے۔ اور جو اپنے لئے چاہو وہی دوسروں کے لئے بھی چاہو تو کامل مسلمان بن جاؤ گے۔ اور زیادہ مت ہنسو اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کرنا کامل مسلمان ہونے کی دلیل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نصیحت و وصیت فرمایا کرتے تھے اپنے پڑوسی کو ستانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَايَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.)) ❷

''وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذا سے امن میں نہ ہو۔''

برائی برائی ہے جہاں بھی ہو اور گناہ گناہ ہے جہاں پر بھی سر زد ہو۔ لیکن اگر وہ برائی اور گناہ اس جگہ پر ہو جہاں لازمی طور پر نیکی ہونی چاہئے تھی تو ظاہر ہے کہ اس گناہ اور برائی کا درجہ عام گناہوں سے بدر جہا زیادہ ہے ایک بدکردار انسان چوری ہر جگہ کر سکتا ہے مگر ظاہر ہے۔ کہ پڑوسی کے مکان میں چوری کرنا کتنا برا ہے۔

❶ ترمذی، کتاب الزهد باب من اتقى المحارم ٣/ ٢٥٧، مسند احمد: ٢/ ٣١٠

❷ مسند احمد: ٣/ ١٥٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بدکاری اس سے ہر جگہ ممکن ہے مگر پڑوس کے گھر میں جہاں سے دن رات کی آمد و رفت ہے اور جہاں کے مرد پڑوس کے شریف مردوں پر بھروسہ کر کے باہر جاتے ہیں وہاں اخلاقی خیانت کس قدر شرمناک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا:

((مَاتَقُوْلُوْنَ فِي الزِّنَا قَالُوْا حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ اَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهٖ قَالَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِي السَّرِقَةِ قَالُوْا حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَهِيَ حَرَامٌ قَالَ لَاَنْ يَّسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ اَبْيَاتٍ اَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّسْرِقَ مِنْ جَارِهٖ.)) ❶

”زنا کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا حرام ہے جس کو خدا اور رسول نے حرام کیا ہے قیامت تک کے لئے وہ حرام ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دس عورتوں سے زنا کرنا چھوٹا جرم ہے بہ نسبت اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے۔ یعنی پڑوسی اور ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ دوسری دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے تم لوگ چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے اس لئے وہ حرام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دس گھرانوں کی چوری کرنا چھوٹا جرم ہے بہ نسبت اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنے سے یعنی اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنے کا گناہ دس گنا چوری کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔“

پڑوسی کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کا دوسرا پڑوسی بغیر اس کی مرضی و اجازت کے اپنا مکان و زمین فروخت نہیں کر سکتا ہے اور اگر بغیر اجازت کے بیع کر دے گا تو یہ بیع باطل ہوگی۔

اس کو شرعی محاورے میں شفعہ کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا اِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا.)) ❷

”پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے جبکہ دونوں کا ایک ہی راستہ ہو اگر وہ موجود نہیں ہے تو اس کا انتظار کیا جائے۔“

یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ انسان مدنی الطبع ہے اس لئے سب کو چاہئے کہ بلا شر و فساد اور بغیر جنگ و جدال

❶ مسند احمد: ٦/ ٨، طبرانی کبیر ٢/ ٢٥٧ (٦٠٥)

❷ ابوداؤد کتاب الاجارۃ، باب فی الشفعة ٣/ ٣٠٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے امن امان کی زندگی بسر کریں۔ اسی لئے اللہ نے قرآن مجید نازل کیا ہے کہ لوگ اس کی ہدایتوں پر عمل کریں تو فساد کا نام بھی سننے میں نہ آئے۔ خدا نے امن کے قائم کرنے کے لئے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان میں سے ایک حق ہمسایہ کا بھی ہے۔ ہمارے یہاں کہاوت کہی جاتی ہے ہمسایہ ماں کا جایا ہمسایہ کے حقوق میں ایک حق شفعہ بھی ہے جو اسلامی ضروریات وخصوصیات میں سے ہے اب اس کی ضرورت کو دوسرے مذہب والوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے اور سب اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں جہاں اسلامی قانون کے مکمل ہونے کے اور بہت سے دلائل ہیں ان میں ایک حق شفعہ بھی ہے۔ بہر حال ہمسایہ کے بڑے حقوق ہیں

(۱) اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے۔

(۲) نہ اس سے بے ہودہ گوئی کی جائے۔

(۳) خوشی کے وقت اس کو مبارک باد دی جائے۔ اس کی بیماری میں بیمار پرسی کی جائے۔

(۴) مصیبت میں اس کی مدد کی جائے۔

(۵) اس کے عیبوں کو چھپایا جائے۔

(۶) اس کے بیوی بچوں کو بری نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔

(۷) اس کو تحفہ تحائف سے نوازا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ.)) ''دین خیر خواہی ہے۔'' (مسلم)

یعنی ہر ایک کے لئے بھلائی چاہنا خواہ وہ پڑوسی ہو یا غیر پڑوسی، مسلم ہو یا غیر مسلم بلکہ انسان ہو یا جانور۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرنا انسانیت کا بڑا جوہر ہے خواہ اس سلسلے میں جسمانی یا روحانی یا مالی کتنی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑے مگر اس نیک عادت کو ہرگز نہ چھوڑو، یہی ایثار و قربانی اور ہمدردی ہے اور خیر خواہی ہے اس کی بہت سی مثالیں اور واقعات ہیں

تفسیر ابن کثیر اور دُرِ منثور میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ مرتے مرتے اور شہید ہوتے ہوئے بھی اللہ کے نیک بندوں نے ہمدردی کرتے ہوئے اپنی جان دے دی ہے۔

سنئے! حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یرموک کی لڑائی میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا کہ وہ لڑائی میں شریک تھے اور ایک مشکیزہ پانی کا میں نے اپنے ساتھ لیا کہ ممکن ہے کہ وہ پیاسے ہوں تو پانی پلاؤں۔ اتفاق سے وہ ایک جگہ اس حالت میں پڑے ہوئے ملے کہ دم توڑ رہے تھے اور جان کنی شروع تھی۔ میں نے پوچھا کہ پانی کا گھونٹ دوں۔ انہوں نے اشارہ سے ہاں کی۔ اتنے میں دوسرے صاحب نے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قریب ہی پڑے ہوئے تھے۔ اور مرنے کے قریب تھے آہ کی۔ میرے چچازاد بھائی نے آواز سنی تو مجھے ان کے پاس جانے کا اشارہ کیا میں ان کے پاس پانی لے کر گیا۔ وہ ہشام رضی اللہ عنہ بن ابی العاص تھے ان کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ان کے قریب اسی حالت میں ایک تیسرے صاحب دم توڑ رہے تھے انہوں نے آہ کی۔ ہشام رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کے پاس جانے کا اشارہ کیا میں ان کے پاس پانی لے کر پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا میں ہشام رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ بھی جان بحق ہو چکے تھے۔ ان کے پاس سے اپنے بھائی کے پاس لوٹا تو اتنے میں وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پیاسے تھے مگر پیاسے ہی رہے
دریا کو چھلکتا چھوڑ گئے

یہی ایثار و ہمدردی ہے کہ ضرورت کے وقت بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے گھر کی سب چیزیں اللہ کی راہ میں دیدیتے تھے اور گھر میں سوائے خدا کے نام کے اور کوئی چیز بھی نہیں چھوڑتے تھے چنانچہ یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاقاً اس زمانے میں میرے پاس کچھ مال موجود تھا میں نے کہا کہ آج میرے پاس اتفاق سے مال موجود ہے اگر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کبھی بھی بڑھ سکتا ہوں تو آج بڑھ جاؤں گا۔ یہ سوچ کر میں خوشی خوشی گھر میں آیا جو کچھ بھی گھر میں رکھا تھا اس میں سے آدھا لے آیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا کہ آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ گھر میں رکھا تھا سب لے آئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان کے لئے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت اور ان کی رضا جوئی اور خوشنودی کو چھوڑ آیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ ❶

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایثار دنیا کو معلوم ہے اپنے آرام کو چھوڑ کر دوسروں کو آرام پہنچاتے۔ ایک مرتبہ رات کو گشت کرتے کرتے ایک میدان میں پہنچ گئے وہاں ایک خیمہ دیکھا جو پہلے نہیں تھا آپ تحقیق حال کے

❶ ابوداؤد کتاب الزکوۃ باب الرخصة فی ذالك ۲/ ٥٤ و ترمذی کتاب المناقب باب من مناقب ابی بکر ٤/ ٣١٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لئے اس خیمہ کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا ایک صاحب خیمہ کے باہر مغموم بیٹھے ہوئے ہیں اور خیمے کے اندر سے کراہنے کی آواز آرہی ہے سلام کر کے ان کے پاس بیٹھ گئے اور دریافت فرمایا۔ تم کون ہو؟

انہوں نے کہا میں ایک دیہاتی مصیبت زدہ ہوں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی ضرورت لے کر آیا ہوں۔ رات ہوگئی تھی اس لئے اس میدان میں ٹھہر گیا کل صبح عدالت میں حاضر ہوں گا آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اس خیمہ کے اندر کون ہے اور کراہنے کی آواز کیسی ہے؟

مسافر چونکہ مصیبت زدہ پریشان حال تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا اور نہ پہچانتا تھا اس نے جواب دیا۔ تم جاؤ اپنا راستہ لو بار بار سوال کرنے سے کیا فائدہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اصرار کیا اور فرمایا۔ ضرور بتاؤ کیا بات ہے اور کراہنے کی کیسی آواز ہے؟

مسافر نے کہا میاں میری بیوی خیمہ کے اندر ہے اس کی ولادت اور بچہ جننے کا وقت ہے دردِ زہ ہو رہا ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کوئی اور عورت بھی ہے؟ اس مسافر نے کہا نہیں، اگر دوسری عورت ہوتی تو مجھے اس وقت پریشانی نہ ہوتی۔ شہر کا دروازہ بند ہے۔ کوئی دائی بھی نہیں آسکتی اور نہ یہاں کوئی آبادی ہے اور نہ یہاں سے اس وقت اس کو اکیلا چھوڑ کر جا سکتا ہوں اور نہ یہ کام ہی میرے اور تمہارے بس کا ہے اب خدا ہی محافظ اور وکیل ہے۔ ﴿وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِo﴾ (مؤمن: ٤٤)

آپ وہاں سے اٹھ کر مکان پر تشریف لائے اور اپنی بیوی اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہارے لئے آج مقدر سے بڑے ثواب کی چیز ہاتھ آئی ہے اس کی قدر کرو۔ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا آخر کیا چیز ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک گاؤں کی عورت میدان میں پڑی ہے۔ اس کو دردزہ ہو رہا ہے۔ اس کے پاس کوئی عورت اور کوئی دائی نہیں ہے اس پر حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر ارشاد ہو تو اس کام کی انجام دہی کے لئے میں چلنے کے لئے تیار ہوں اور کیوں نہ تیار ہوتیں آخر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں سید کونین کی نواسی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولادت کے لئے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کو لے لو اور ایک ہانڈی اور کچھ تیل اور کھانے کی کچھ چیزیں لے لو۔ اور میرے ساتھ چلو۔

وہ سب ضروری چیزیں لے کر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلیں۔ میدان میں پہنچ کر حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا خیمہ میں تشریف لے گئیں۔ اور دایہ کے کام کو انجام دینے لگیں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چولہا جلا کر کھانا پکانا شروع کیا۔ ادھر حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کھانا پکا کر فارغ ہوئے ادھر حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا ولادت کی انجام دہی سے فارغ ہوئیں اور باہر آکر فرمایا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! اپنے دوست کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارک باد دیجئے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا لفظ جب اس مسافر کے کان میں پڑا تو وہ بہت گھبرایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں تمہارا خادم ہوں لو یہ کھانا تم میاں بیوی کھالو۔ تمہیں بڑی تکلیف ہوئی ہے رات بھر تم جاگتے رہے کل صبح کو آنا تمہارا انتظام کردیں گے۔ یہ کہہ کر اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر واپس مکان پر تشریف لائے۔

اپنی نینداور آرام چھوڑ کر دوسروں کو آرام پہنچانا۔ امیر المومنین ہوکر غریب مسافر کی خدمت میں جانا اور اپنی بیوی کو اس کام کے لئے لے جانا اور چولہا جلا کر کھانا پکا کر کھلانا ایثار و ہمدردی کی بات ہے۔ رہتی دنیا تک ان کی یادگار باقی رہے گی۔ خدا ہم کو بھی ایسے ہی توفیق دے (آمین)

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ دین تو ہمدردی اور غم خواری کا نام ہے۔ یعنی جب کسی پر مصیبت پڑ جائے تو اس کی مصیبت دور کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اگر کوئی مظلوم حق کی حمایت میں گرفتار ہو جائے تو اس کے چھڑانے کے لئے اور آزاد کرانے کے لیے کوشش کرنا اور آزاد کرانا بہت بڑی خیر خواہی اور اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشرکین مکہ کسی مسلمان کو گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیتے تھے۔ مدینہ منورہ سے مسلمان مکہ مکرمہ جا کر مسلمان قیدی کو چھڑالاتے جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے کہ۔

حضرت مرثد بن ابو مرثد مکہ سے مسلمان قیدیوں کو اٹھالایا کرتے تھے اور مدینہ منورہ پہنچا دیا کرتے تھے۔ عناق نامی ایک بدکار عورت مکہ میں تھی۔ جاہلیت کے زمانے میں ان کا اس عورت سے تعلق تھا۔ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک قیدی کو لانے کے لئے مکہ شریف گیا۔ ایک باغ کی دیوار کے نیچے میں پہنچ گیا۔ رات کا وقت تھا چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ اتفاق سے عناق آ پہنچی اور مجھے دیکھ لیا بلکہ پہچان بھی لیا اور آواز دے کر کہا کیا مرثد ہے؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں اس نے بڑی خوشی ظاہر کی اور مجھ سے کہنے لگی چلو رات میرے یہاں گذارنا۔ میں نے کہا عناق، اللہ تعالیٰ نے زنا کاری حرام کردی ہے جب وہ مایوس ہوگئی تو اس نے مجھے پکڑوانے کے لئے غل مچانا شروع کیا کہ اے مکہ والو! ہوشیار ہو جاؤ دیکھو چور آ گیا ہے۔ یہی ہے جو تمہارے قیدیوں کو چرا لے جایا کرتا ہے۔ لوگ بیدار ہوگئے۔ اور مجھے پکڑنے کے لئے آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے میں مٹھیاں بند کر کے بے تحاشہ خندق کے راستے سے بھاگا اور ایک غار میں جا چھپا۔ یہ میرے پیچھے ہی پیچھے غار میں آ پہنچے لیکن میں انہیں نہ ملا۔ یہ وہیں پیشاب کرنے کو بیٹھے واللہ ان کا پیشاب میرے سر پر آ رہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا۔ ان کی نگاہیں مجھ پر نہ پڑیں وہ ادھر ادھر دیکھ بھال کر واپس چلے گئے۔ میں نے کچھ دیر گزار کر جب یہ یقین کر لیا کہ وہ سو گئے ہوں گے۔ تو وہاں سے نکلا اور مکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی راہ لی وہاں پہنچ کر اس مسلمان قیدی کو اپنی کمر پر چڑھایا اور وہاں سے لے بھاگا چونکہ وہ بھاری بدن کے تھے جب اذخر پہنچا تو تھک گیا میں نے انہیں کمر سے اتار کر ان کے بندھن کھول دیئے اور آزاد کر دیا۔ اور وہ مدینہ پہنچ گئے۔

چونکہ عناق کی محبت میرے دل میں تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ میں اس سے نکاح کرلوں آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ یہی سوال کیا پھر آپ ﷺ خاموش رہے اور یہ آیت اتری:

﴿ اَلزَّانِيْ لَايَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (النور: ٣)

(زانی مرد نکاح نہیں کرسکتا مگر زانیہ عورت یا مشرکہ عورت کے ساتھ اور زانیہ عورت بھی نکاح نہیں کرسکتی سوائے زانی مرد یا مشرک مرد کے اور زانیہ اور مشرکہ عورتوں سے نکاح کرنا مومنوں پر حرام کر دیا گیا۔)

تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے مرثد! زانیہ سے نکاح زانی یا مشرک ہی کرتا ہے تو اس سے نکاح کا ارادہ چھوڑ دے۔ ❶

بہر حال اس آیت کے شان نزول کے واقعہ سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ مسلمان قیدیوں کو مکہ مکرمہ کے جیل خانہ سے نکال کر پیٹھ پر لاد کر آبادی سے باہر لایا کرتے تھے اور ان کو آزاد کرتے تھے یہ بہت بڑی ہمدردی اور خیر خواہی کی بات ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَ دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.)) ❷

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں عرض کیا گیا وہ کیا ہیں فرمایا (١) ملاقات کے وقت سلام کرے (٢) اس کی دعوت قبول کرے (٣) جب وہ خیر خواہی کا طلب گار ہو تو اس کی خیر خواہی کرے۔ (۴) اس کی چھینک کا جواب دے (۵) اس کی بیماری کے وقت بیمار پرسی کرے (٦) مرنے پر جنازہ میں شریک ہو۔''

ان چھ حقوق میں سے ملاقات کے وقت سلام کرنا دعوت قبول کرنا۔ چھینک کا جواب دینا تو آسان ہے

---

❶ ترمذی کتاب التفسیر' باب سورة النور (٣١٧٧) ❷ صحیح مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

البتہ مصیبت میں کام آنا اور بیمار کی خدمت کرنا وہ بھی بلا ریا و نمود کے اور بلا ذاتی غرض اور طمع کے مشکل ہے اور اس میں امتحان اور کمال بھی ہے اور اسی سے ہمدردی و خیر خواہی معلوم ہوتی ہے۔ دنیا میں ہر کمزور انسان بلکہ جاندار جو اپنی خدمت آپ نہیں کرسکتا وہ ہماری ہمدردیوں کا زیادہ محتاج ہے۔ بیماروں کی دیکھ بھال انکی غمخواری، تیمارداری اور ان کی خدمت گزاری کو عیادت اور بیمار پرسی کہتے ہیں یہ عیادت بقدر ہمت ہر تندرست پر فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیمار کی عیادت کی خاص تاکید فرمائی ہے اس کے لئے آداب اور دعائیں سکھائی ہیں اور اس کا ثواب بھی بیان فرمایا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ.)) ❶

''جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرے اور صبح کے وقت جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر وہ شام کو بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو صبح تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بارگاہ ایزدی میں دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اسے پختہ میووں والا باغ ملے گا۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ.)) ❷

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اور بیمار کی عیادت و خدمت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔''

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((وَمَنْ عَادٰى مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.)) ❸

''جو شخص کسی بیمار کی خدمت کو جائے اس کی تیمارداری کرے، تو آسمان سے فرشتے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں تم نے بہت اچھا کام کیا ہے تمہارا چلنا پھرنا مبارک ہو۔ تم نے اپنا ٹھکانا جنت میں بنالیا

❶ ابو داوٗد کتاب الجنائز' باب فضل العيادة ٣/ ١٥٢

❷ بخاری کتاب المرضیٰ' باب وجوب عيادة المريض (٥٩٥٩)

❸ ابن ماجه کتاب الجنائز' باب ماجاء فی ثواب من عاد مريضا (١٤٤٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب کسی کی عیادت کے لئے جاؤ تو پہلے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر تسلی دو اور اس کے شفا پانے کی دعا کرو۔ ❶

آنحضرت ﷺ خود بھی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، یہاں تک کہ غیر مسلموں کی بیمار پرسی کیلئے اور مشرکوں یہودیوں اور منافقوں کی عیادت کے لئے بھی جایا کرتے تھے۔ ❷

حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ جب جنگ خندق ۵ھ میں زخمی ہو گئے تھے تو آپ ﷺ نے ان کا خیمہ مسجد میں نصب فرمایا تھا۔ تا کہ سب نمازی ان کی عیادت آسانی سے کر سکیں۔ ❸

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا جو ثواب کی خاطر زخمیوں کا علاج اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ان کا بھی خیمہ اسی مسجد میں رہا کرتا تھا تا کہ جنگ کے زخمی مسلمانوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کریں۔ ❹

اور بیماروں کی تیمارداری عورتیں ہی اچھی طرح کر سکتی ہیں۔ اس لئے غزوات میں بھی بعض ایسی بیویاں اور صحابیات ساتھ رہتی تھیں جو بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کو مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ ❺

بیمار پرسی کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ.)) ❻

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی وہ کہے گا اے میرے پروردگار تو تو سارے جہاں کا پروردگار ہے میں تیری عیادت کیوں کرتا۔ تو پروردگار فرمائے گا کیا تجھے خبر نہ ہوئی میرا فلاں بندہ بیمار ہوا مگر تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے بھی اسی کے پاس پاتا۔''

مسلمان بھائی کے مرجانے کے بعد اس کے جنازے میں شریک ہو۔ اس کے کفن دفن کا انتظام کرے

---

❶ بخاری کتاب المرضیٰ' باب وضع الید علی المریض (٥٦٥٩)

❷ بخاری کتاب المرضیٰ' باب عیادة المشرك (٥٦٥٧)

❸ بخاری کتاب الصلوٰة' باب الخیمة فی المسجد وغیرهم (٤٦٣)

❹ سیرة ابن هشام ٣/ ٣٥٠

❺ بخاری کتاب الجهاد و السیر' باب مداواة النساء الجرحی فی الغزو (٢٨٨٢)

❻ مسلم کتاب البر والصلة' باب فضل عیادة المریض (٦٥٥٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور جنازہ کی نماز پڑھے اور جنازہ کے ساتھ ساتھ قبرستان جائے۔ اس کے لئے قبر کھودے۔ دفن کرے اور مٹی دے اور دعائے خیر کر کے وہاں سے واپس لوٹے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا وَّ كَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرِغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ.)) ❶

''جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ساتھ مومن ہونے کی حیثیت سے اور آخرت میں ثواب لینے کی غرض سے جائے اور اس کے جنازہ کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جائے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس ہوتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو صرف جنازے کی نماز پڑھ کر لوٹ آئے اور دفن تک نہ رہے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔''

یعنی جو ایمان اور ثواب آخرت حاصل کرنے کی غرض سے بلا ریا و نمود کے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک رہا اور جنازہ کی نماز بھی پڑھی اور مٹی بھی دی تو اس کو دو پہاڑ کے برابر ثواب ملے گا اور جو نماز پڑھ کر دفن ہونے سے پہلے واپس چلا آئے تو ایک پہاڑ کے برابر ثواب ملے گا۔ قیراط کے معنی درہم کے بارھویں حصے کے ہیں اور پہاڑ کے بھی ہیں لیکن اس جگہ ڈھیر مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کا جنازہ پڑھا پھر اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے سر کی طرف تین دفعہ مٹی ڈالی۔ (ابن ماجہ)

یعنی مسلمان بھائی کی قبر پر تین لپ مٹی دینا سنت ہے اور یہ میت کا حق ہے یہ نیکی قیامت کے دن کام آئے گی اور یہ مٹی ترازو میں رکھ کر تولی جائے گی چنانچہ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے تحت میں لکھا ہے

((قِيْلَ لِبَعْضِهِمْ فِي الْمَنَامِ مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ قَالَ وُزِنَتْ حَسَنَاتِيْ فَرَجَّحَتِ السَّيِّئَاتُ عَلَى الْحَسَنَاتِ فَسَقَطَتِ الصُّرَّةُ فِيْ كَفَّةِ الْحَسَنَاتِ فَرَجَحَتْ فَحَلَلْتُ الصُّرَّةَ فَاِذَا فِيْهَا كَفُّ تُرَابِ اَلْقَيْتَهٗ فِيْ قَبْرِ مُسْلِمٍ.)) (ذكره فى المواهب)

''کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا تو اس نے کہا کہ میری نیکیاں تولی گئیں تو برائیوں کا پلہ نیکیوں کے پلے پر بھاری ہو گیا پھر نیکیوں کے پلے میں ایک

---

❶ بخاری کتاب الایمان، باب اتباع الجنائز من الایمان ٤٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھیلی گر پڑی تو نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گیا تو میں نے اس تھیلی کو کھول کر دیکھا تو اس میں ایک مٹھی مٹی تھی جو کہ میں نے مسلمان میت کی قبر پر ڈالی تھی۔''

یہ جنازے کی نماز ہے اور اس کی قبر پر جا کر مٹی دینا یہ اس کی خیر خواہی ہے یعنی میت کے لئے اس کی بخشش کے لئے دعا کرنا کہ اے خدا اس کی غلطیوں کو معاف کر دے۔ اس کو بخش دے اور جہنم کے عذاب سے بچا اور قبر کے عذاب سے بچا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا خیر خواہی ہو سکتی ہے۔ آپ جنازے کی دعا میں غور کیجئے تو میت کے حق میں خیر خواہی ہی خیر خواہی نظر آئے گی اور اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ کا پورا منظر سامنے آ جائے گا۔ آپ کو وہ دعا تو یاد ہوگی۔ خدانخواستہ اگر نہ یاد ہو تو سن لیجئے اور یاد کر لیجئے۔

پہلے اللہ اکبر کے بعد دعائے ثناء پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۂ پھر اللہ اکبر کے بعد درود شریف اور پھر اللہ اکبر کے بعد یہی دعا پڑھتے ہیں۔

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَہٗ.)) ❶

''اے اللہ! تو ہمارے زندوں اور مردوں حاضر اور غائب چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو بخش دے اے اللہ! ہم میں سے تو جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو فوت کرے تو ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ! تو اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ میں ڈال۔''

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.)) ❷

''اے اللہ! اس کو بخش دے اس پر رحم فرما اور سلامتی عطا فرما اور معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما اور اس کا ٹھکانا عمدہ بنا اور اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کو پانی برف اور اولوں سے دھو اور گناہوں سے ایسا پاک کر دے۔ جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اور دنیا کے گھر سے

❶ ابو داؤد' کتاب الجنائز' باب الدعاء للمیت (۳۱۱۵)' ۳/ ۱۸۸

❷ مسلم' کتاب الجنائز' باب الدعاء للمیت فی الصلوٰۃ (۲۲۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہاں اچھا گھر دے اور دنیا کے اہل سے اچھا اہل مرحمت فرما۔ اور یہاں کے جوڑے سے وہاں اچھا جوڑ عنائت فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور قبر سے عذاب نار سے اس کو بچا۔''

یہ پاکیزہ دعائیں میت کے حق میں خیر خواہی ہی خیر خواہی ہیں ۔ مرنے کے بعد اکثر تعلقات دنیاوی تو ختم ہو ہی جاتے ہیں مگر مومن کا تعلق مومن کے ساتھ مرنے میں بھی اور جینے میں بھی رہتا ہے یعنی زندگی تو خیر خواہی چاہتی ہی ہے۔ لیکن اپنے مرنے کے بعد بھی خیر وخواہی چاہتی ہے۔

آپ حضرات سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت تو کرتے ہیں اس میں آپ یہ بھی پڑھتے ہیں

﴿ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنَ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ۔﴾ (يسين: ۲۰ تا ۲۹)

(اور ایک شخص اس شہر کے کسی اور مقام سے دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم! ان رسولوں کی راہ پر چلو۔ ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے معاوضہ نہیں مانگتے ۔ اور وہ خود راہ راست پر ہیں۔ مجھے کیا ہو گیا ہے جو میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے کیا میں اسے چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناؤں اا گر خدائے رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکیں اور نہ مجھے بچا سکیں پھر تو میں یقیناً کھلی گمراہی میں ہوں میری سنو! میں تو سچے دل سے تم سب کے رب پر ایمان لا چکا اس سے کہا گیا کہ جنت میں چلا جا کہنے لگا کاش کہ میری قوم کو بھی علم ہو جاتا کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے ذی عزت لوگوں میں سے کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا۔ اور نہ ہم اس طرح اتارا کرتے ہیں وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی کہ یکا یک وہ سب کے سب بجھ بجھا گئے۔)

اصحاب القریہ (بستی والوں) کے پاس اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے متعدد رسولوں کو بھیجا ان لوگوں نے ان کی تکذیب وتردید اور تذلیل وتوہین کی ۔ تو ایک کامل مومن خبر پا کر دوڑے ہوئے آئے اور ان نافرمانوں اور جھٹلانے والوں کو نصیحت کی جیسا کہ ان آیتوں میں اس کا بیان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تفسیر ابن کثیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مومن کامل کو کفار نے بری طرح مارا پیٹا۔ اس کو گرا کر اس کے پیٹ پر چڑھ کر بیٹھے اور پیروں سے روندنے لگے یہاں تک کہ اس کی آنتیں اس کے پیچھے کے راستے سے باہر نکل آئیں اسی وقت خدا کی طرف سے اس کو جنت کی خوشخبری سنائی گئی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے رنج و غم سے آزاد کر دیا اور امن و چین سے جنت میں پہنچا دیا۔ ان کی شہادت سے خدا خوش ہوا جنت ان کے لئے کھول دی گئی اور داخلہ کی اجازت مل گئی اپنے ثواب و اجر اور عزت و اکرام کو دیکھ کر پھر اس کی زبان سے نکل گیا۔ کاش کہ میری قوم جان لیتی کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور میری بہت ہی عزت کی۔ فی الواقع مومن سب کے خیر خواہ ہوتے ہیں وہ دھوکے باز اور بدخواہ نہیں ہوتے۔ اس باخدا شخص نے زندگی میں بھی قوم کی خیر و عافیت چاہی اور مرنے کے بعد بھی ان کا خیر خواہ بنا رہا۔ یہ مطلب ہے کہ وہ کہتا ہے کہ کاش میری قوم یہ جان لیتی کہ مجھے کس باعث میرے رب نے بخشا اور کیوں میری عزت کی تو لامحالہ وہ بھی اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی اور رسولوں کی پیروی کرتی اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے۔ اور ان سے خوش رہے کہ قوم کی ہدایت کے کس قدر خواہشمند تھے۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو میں اپنی قوم میں تبلیغ دین کے لئے جاؤں اور انہیں دعوتِ اسلام دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو قتل کریں جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا تو احتمال ہی نہیں کیونکہ انہیں مجھ سے اس قدر الفت و عقیدت ہے کہ اگر میں سویا ہوا ہوں تو وہ مجھے جگائیں بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پھر جاؤ' یہ چلے اور جب لات و عزیٰ بتوں کے پاس سے ان کا گذر ہوا تو کہنے لگے اب تمہاری شامت آ گئی اس بات پر پورا قبیلہ ثقیف بگڑ اٹھا۔ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم ان بتوں کو ترک کر دو یہ لات و عزیٰ دراصل کوئی چیز نہیں۔ اسلام قبول کر لو تو سلامتی حاصل ہو گی' اے میرے بھائی بندو! یقین مانو کہ یہ بت کچھ حقیقت نہیں رکھتے ساری بھلائی اسلام میں ہے وغیرہ۔

ابھی تین ہی مرتبہ اس کلمہ کو دہرایا تھا کہ ایک بدنصیب جلے تن نے دور سے ہی ایک تیر چلایا جو رگ اکحل پر لگا اور آپ اسی وقت شہید ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ ایسا ہی تھا جیسے سورۂ یٰسین والا۔ جس نے کہا تھا کاش میری قوم میری مغفرت اور عزت کو جان لیتی۔ ❶

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ کے پاس جب حبیب بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا جو قبیلہ ہوازن بن نجار سے تھے جن کو جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ملعون نے شہید کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ حبیب

---

❶ ابن ابی حاتم بحوالہ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۵٦۹' مستدرک حاکم ۳/ ٦۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بھی اسی حبیب کی طرح تھے جن کا ذکر سورۂ یٰسین میں ہے ان سے اس کذاب نے حضور ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں اس نے کہا میری نسبت بھی تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول اللہ ہوں تو حبیب نے فرمایا میں نہیں سنتا۔ اس نے کہا محمد ﷺ کی نسبت کیا کہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں ان کی سچی رسالت کو مانتا ہوں اس نے پھر پوچھا کہ رسالت کے بارے میں تو کیا کہتا ہے جواب دیا کہ میں نہیں سنتا ان ملعون نے کہا ان کی نسبت تو سن لیتا ہے اور میری نسبت تو بہرا بن جاتا ہے چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ پوچھتا اور ان کے جواب پر ایک عضو بدن کٹوا دیتا پھر پوچھتا اور یہی جواب پاتا اور ایک عضو بدن کٹوا دیتا اسی طرح جسم کا ایک ایک جوڑ کٹوا دیا اور وہ اپنے سچے اسلام پر آخری دم تک قائم رہے اور جو جواب پہلے تھا وہی آخر تک رہا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گئے لیکن رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی پر آخری دم تک نہایت استقلال واستقامت کے ساتھ قائم رہے۔ رضی اللہ عنہ۔ حافظ الحدیث ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر نے ''الاستیعاب فی اسماء الاصحاب'' میں اس واقعہ کو بیان فرمایا اسی طرح سے حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں آیت ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ.﴾ کے تحت یہ تحریر فرمایا ہے کہ حافظ ابن عساکر عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی کے ترجمہ میں بیان کرتے ہیں کہ:

آپ کو رومی کافروں نے قید کر لیا اور اپنے بادشاہ تک پہنچا دیا۔ بادشاہ نے آپ سے کہا تم نصرانی بن جاؤ میں تمہیں راج پاٹ میں شریک کئے لیتا ہوں اور اپنی شہزادی کو تمہارے نکاح میں دے دیتا ہوں حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ تو کیا اگر تو اپنی تمام بادشاہت مجھے دے دے اور تمام عرب کا راج بھی مجھے سونپ دے اور یہ چاہے کہ میں ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اپنے دین محمدی سے پھر جاؤں تو یہ ممکن نہیں ہے بادشاہ نے کہا کہ پھر میں تجھے قتل کر دوں گا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں یہ تجھے اختیار ہے چنانچہ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا اور انہیں صلیب پر چڑھا دیا اور تیر اندازوں نے قریب سے بحکم بادشاہ ان کے ہاتھ پاؤں اور جسم چھیدنا شروع کر دیا۔ بار بار کہا جاتا کہ اب بھی نصرانیت قبول کر لو تو آپ پورے صبر واستقلال سے فرماتے جاتے تھے کہ ہرگز نہیں آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سولی سے اتار لو اور پیتل کی بنی ہوئی دیگ تپا کر آگ بنا کر لائی جائے۔ چنانچہ وہ پیش ہوئی بادشاہ نے ایک اور قیدی مسلمان کی بابت حکم دیا کہ اسے اس میں ڈال دو۔ اسی وقت حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آپ کے دیکھتے ہوئے اس مسلمان قیدی کو اس میں ڈال دیا گیا۔ وہ مسکین صحابی اسی وقت چرمر ہو کر رہ گئے گوشت پوست جل گیا۔ اور ہڈیاں چمکنے لگیں پھر بادشاہ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اب بھی بات مان لو اور ہمارا مذہب قبول کر لو ورنہ اسی آگ کی دیگ میں اسی طرح تمہیں بھی ڈال کر جلا دیا جائے گا آپ نے پھر بھی اپنے جوش ایمانی سے کام لے کر فرمایا۔

یہ ناممکن ہے کہ خدا کے دین کو چھوڑ دوں۔ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں چرخی پر چڑھا کر اس میں ڈال دو۔ جب یہ اس آگ کی دیگ میں ڈالے جانے کے لئے چرخی پر اٹھائے گئے تو بادشاہ نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے ہیں اسی وقت اس نے حکم دیا کہ رک جائیں اور انہیں اپنے پاس بلا لیا اس لئے کہ اب اسے امید بندھ گئی تھی کہ شاید اس عذاب کو دیکھ کر اب ان کے خیالات بدل گئے ہیں میری مان لیں گے اور میرا مذہب قبول کر لیں گے میری دامادی میں آ کر میری سلطنت کا ساجھی بن جائیں گے لیکن بادشاہ کا یہ خیال بے سود نکلا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف اس وجہ سے رویا تھا کہ آج ایک ہی جان ہے۔ جسے راہ خدا میں اس عذاب کے ساتھ قربان کر رہا ہوں کاش کہ میرے روئیں روئیں میں ایک ایک جان ہوتی کہ آج میں سب جانیں راہ خدا میں اسی طرح ایک ایک کر کے فدا کر دیتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ کو قید خانہ میں رکھا اور کھانا پینا بند کر دیا کئی دن کے بعد شراب اور خنزیر کا گوشت بھیجا لیکن آپ نے اس بھوک پر بھی اس کی طرف توجہ نہ فرمائی، بادشاہ نے آپ کو بلوا بھیجا۔ اور ان سے نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا اس حالت میں یہ میرے لئے مباح تو ہو گیا ہے لیکن میں تجھ جیسے دشمن کو اپنے بارے میں خوش ہونے کا موقع نہیں دینا چاہتا۔ اب بادشاہ نے کہا اچھا، تو میرے سر کا بوسہ لے لو تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھ تمام مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیتا ہوں آپ نے اسے قبول فرما لیا اس کے سر کا بوسہ لے لیا اور بادشاہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا۔ آپ کو آپ کے تمام ساتھیوں سمیت چھوڑ دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ یہاں سے آزاد ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر مسلمان پر حق ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا ماتھا چومے اور میں ابتدا کرتا ہوں یہ فرما کر پہلے آپ نے ان کے سر کا بوسہ لیا۔

تاریخ اسلام میں اس قسم کے استقلال واستقامت کے بہت سے واقعات ہیں۔ اس وقت مجھے یہ بتانا ہے کہ ہمارے اسلاف نے نصیحت اور انسانی ہمدردی میں تکلیف تو تکلیف جانیں بھی قربان کر دیں۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ جو دوسرے کا بھلا چاہے گا اپنا بھی بھلا ہو گا یہی مطلب ہے اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ کا۔ خدا ہم سب کو نیک عمل کی توفیق بخشے آمین۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کسب حلال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○﴾ (الجمعة: ٩ - ١٠)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جمعہ کے دن جب نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آیا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کو سمجھ ہے پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور خدا کا فضل تلاش کیا کرو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔)

اللہ تعالیٰ نے حیوانوں اور انسانوں کو پیدا کیا' اور ان کی پرورش کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لازم ٹھہرائی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ﴾ (هود: ٦)

(زمین میں ہر چلنے پھرنے والے جانوروں کی روزی اللہ ہی کے ذمہ ہے۔)

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ○﴾ (الذاريات: ٥٨)

(بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب کو روزی دینے والا مضبوط طاقت والا ہے۔)

اللہ تعالیٰ ہی روزی کا سامان آسمان و زمین سے پیدا کرتا ہے' آسمان سے بارش برساتا ہے اور زمین سے غلہ اگاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ○﴾ (سورة الذاريات: ٢٢)

(اور آسمان میں تمہاری روزی ہے (وہاں سے مینہ برساتا ہے) اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ○﴾ (سورة الحجر: ٢٠)

(اور ہم نے اسی زمین میں تمہارے لئے روزی کے سامان بنائے ہیں اور ان کے لئے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے ہو (بلکہ ہم ہی روزی دیتے ہیں))

بے شمار جانوروں کو ان کے درجہ کے مطابق روزی اللہ تعالیٰ ہی پہنچا رہا ہے' غور فرمایئے صبح کے وقت پرندے اور جانور اپنے گھونسلوں اور بلوں سے بستیوں اور جنگلوں کی طرف نکلتے ہیں اور دن بھر اپنی روزی ادھر ادھر تلاش کر کے شام کو پیٹ بھر کر واپس ہوتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا.)) ❶

''اگر تم خدا پر کما حقہ اعتماد کرلو' تو جس طرح وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے اسی طرح تم کو بھی دے گا' کہ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے واپس ہوتے ہیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ مختلف پیشے والوں کو بھی روزی عنایت فرماتا ہے' جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

﴿ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ ﴾ (سورة الزخرف: ٣٢)

(ہم نے لوگوں کی روزیوں کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا ہے کسی کو درجے میں اونچا کر دیا ہے' کسی کو اس سے کم۔)

دوسری جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ط﴾ (سورۃ الرعد: ٢٦)

(اللہ تعالیٰ جس کی روزی کو کشادہ کرنا چاہتا ہے' کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی روزی کم کرنا چاہتا ہے کم کر دیتا ہے۔)

❶ مسند احمد: ١/ ٣٠' ٥٢ و ترمذی ٣/ ٢٦٨ كتاب الزهد باب ماجاء في الزهادة في الدنيا رقم الحديث ٢٣٤٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

روزی کی کمی بیشی میں خاص حکمت اور مصلحت ہے زیادہ روزی پانے والے کو اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کیونکہ اس کے مال میں دوسرے لوگوں کا بھی حق ہے وہ صرف تن تنہا اس کو استعمال نہیں کر سکتا' اور تنگ روزی پانے والے کا بھی امتحان لیتا ہے' کہ وہ روزی کی تنگی میں کتنے ثابت قدم رہتے ہیں' ہر شخص کو اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق روزی تلاش کرنے میں جدوجہد کرنا ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى﴾ (النجم: ۳۹)

(انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کی سعی اور کوشش سے ملتا ہے۔)

قرآن مجید میں متعدد جگہ کوشش اور محنت کا حکم دیا گیا ہے' جیسا کہ آپ پہلی آیت میں سن چکے ہیں' اور سورہ مزمل میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (سورة المزمل: ۲۰)

(اور کچھ ایسے ہیں جو زمین میں چلتے پھرتے ہیں اور اللہ کے فضل یعنی روزی کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَهُوَالَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ﴾ (سورة الملك: ۱۵)

(وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کو مسخر کر دیا کہ تم اس کے راستوں میں چلو' اور اس کی دی ہوئی روزی میں سے کھاؤ' اور اسی کے پاس مرنے کے بعد زندہ ہو کر جانا ہے۔)

حلال کی کمائی

حلال طریقے سے روزی کمانا اور رزق کی تلاش کرنا فرض ہے اسلام نے اس کی بڑی تاکید کی ہے' اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں اور نیک بندوں نے حلال طریقے سے روزی کمائی ہے روزی دو طرح سے حاصل کی جاتی ہے' ایک حلال طریقہ ہے' دوسرے حرام ذریعہ سے' حرام ذریعہ سے روزی حاصل کرنا بہت ہی برا ہے' جس کو ہر شخص جانتا ہے' حلال کمائی کی بڑی بزرگی' دین و دنیا کی سعادت اسی میں پوشیدہ ہے حلال کمائی کرنے والا سب کی نظروں میں محبوب سمجھا جاتا ہے خدا بھی اس کو اپنا پیارا بنا لیتا ہے جو عبادت کرتا ہے اس کو قبول فرما لیتا ہے' حرام کھانے والے کی کوئی عبادت قبول نہیں کی جاتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَّ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ. ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَّمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ.)) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے' اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو نبیوں اور رسولوں کو حکم دیا ہے وہی عام مسلمانوں کو بھی حکم دیا ہے' چنانچہ فرمایا' اے رسولو! تم پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ اور اچھے کام کرو' اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اے ایمان والو! ان پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں' پھر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس آدمی کا ذکر کیا' جو لمبا سفر کرتا ہے' پراگندہ حال' گرد آلود اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف کئے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے رب! یعنی گڑگڑا کر دعا مانگتا ہے کہ خدایا تو ایسا کر' یہ دے وہ دے' حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے' پینا حرام ہے' اور اس کا پہننا حرام ہے اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوتی ہے تو اس کی دعا کس طرح قبول کی جائے گی۔''

اس حدیث کا مطلب بالکل صاف ہے' کہ دعا اور عبادت کی قبولیت حلال روزی کے استعمال کرنے پر موقوف ہے' اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دعا کے دو بازو ہیں ایک اکل حلال' دوسرے صدق مقال یعنی حلال اور پاکیزہ کمائی' اور سچ بولنا۔

حرام مال میں سے صدقہ کرنے سے صدقہ قبول نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک وصاف کو قبول فرماتا ہے' رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے:

((لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَّلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ.)) ❷

''بغیر پاکیزگی کے نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔''

یعنی حلال کمائی کا صدقہ قبول کیا جاتا ہے' اور حرام کمائی کا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۳۲۶ کتاب الزکاۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب و تربیتھا رقم الحدیث ۲۳۴۶

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۱۱۹ کتاب الطھارۃ باب وجوب الطھارۃ للصلاۃ رقم الحدیث ۵۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ط﴾ (سورة البقرة: ٢٦٧)

(اے ایمان والو! اپنی حلال کمائی میں سے خرچ کرو' اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو اور حرام مال اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو اور خود تم اس خراب مال کو نہیں لوگے یہ کہ تم چشم پوشی کر جاؤ تو دوسری بات ہے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خبیث اور مال حرام کے خرچ کرنے سے منع فرمایا ہے' کیونکہ حرام مال خبیث اور ناپاک ہے وہ گناہ کو پاک وصاف نہیں کرسکتا۔

حرام مال سے پلا ہوا گوشت جہنم میں جلایا جائے گا

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَا عَلٰی سُحْتٍ اَلنَّارُ اَوْلٰی بِهٖ.)) ❶

''جنت میں وہ گوشت اور خون داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پلا ہوگا اس کے لئے تو دوزخ ہی مناسب ہے۔''

کمائی میں حلال اور حرام کا خیال رکھنا چاہیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ.)) ❷

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی کو اس کی پروا نہیں ہوگی' کہ روزی حلال طریقے سے کمائی ہے یا حرام سے۔''

اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

حرام روزی سے بچنا چاہئے' جو لوگ حرام روزی کھاتے ہیں' وہ خدا کے نزدیک بے حیا اور بے شرم ہیں' قیامت کے دن ان سے سخت باز پرس ہوگی' کہ روزی کہاں سے کمائی ہے اور کہاں خرچ کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا تَزَالُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ

❶ جامع ترمذی: ١/ ٤١٦ کتاب الصلاۃ باب ما ذکر فی فضل الصلوٰۃ رقم الحدیث ٦١٤

❷ بخاری: ١/ ٢٧٦ کتاب البیوع باب من لم یبال من حیث کسب المال رقم الحدیث ٢٠٥٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيمَ اَنْفَقَهٗ وَعَنْ عِلْمِهٖ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ.)) ❶

''قیامت کے دن بندے کے قدم نہیں ہٹ سکتے۔ جب تک چار چیزوں کے متعلق پوچھ گچھ نہ ہو جائے۔ (۱) عمر کہاں گنوائی (۲) جوانی کہاں برباد کی (۳) مال کو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (۴) اور جو علم سیکھا تھا اس پر کیا عمل کیا۔''

جس طرح حرام سے بچنا ضروری' اسی طرح شک وشبہ کی کمائی اور مشکوک مال سے بھی بچنا ضروری ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' حلال ظاہر ہے' اور حرام ظاہر ہے اور اس حلال وحرام کے بیچ میں بعض شبہ والی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ آیا وہ حلال ہیں یا حرام ہیں' جو بعض شک وشبہ والی چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین' (عزت کو) بچالیا اور جوان شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا تو اسکی مثال اس چرواہے جیسی ہے جو شاہی چراگاہ کے پاس اپنے جانوروں کو چرائے' قریب ہے کہ کوئی جانور اس میں گھس جائے' خبردار' ہر ایک بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہے' جس میں دوسرے کے جانوروں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے' سن لو' اللہ تعالیٰ کی چراگاہ میں یعنی اس کی زمین' اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں' خبردار! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست رہا تو سارا جسم درست رہا۔ اور جب وہ خراب ہو گیا' تو سارا جسم خراب ہو گیا' سن لو وہ دل ہے۔ ❷

یعنی دل میں تقویٰ اور ڈر ہونا چاہئے اگر خدا کے خوف سے حرام اور شک والی چیزوں کو چھوڑ دے تو وہ نیک شمار ہوگا اور اگر بے خوف ہو کر حرام اور شبہ والی چیزوں کو استعمال کرے تو اچھا نہیں سمجھا جائے گا' اصل پرہیزگاری یہی ہے کہ شک وشبہ والی چیزوں کو بھی چھوڑ دیا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شک وشبہ والی چیز کو چھوڑ کر وہ کام کرو جس میں شک وشبہ نہ ہو۔

مکر وفریب اور جھوٹ سے اور اصلی چیزوں میں نقلی ملا کر فروخت کر کے روزی کمانا سخت گناہ ہے اور ایسا کرنے والا مسلمان نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) ❸

''جو ہم کو فریب دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

---

❶ شعب الایمان ۲/ ۲۸۶ رقم الحدیث ۱۷۸۵

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۵ کتاب البیوع باب الحلال بین و الحرام بین و بینهما مشتبهات رقم الحدیث ۲۰۵۱

❸ صحیح مسلم: ۱/ ۷۰ کتاب الایمان باب قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا رقم الحدیث ۲۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دین خیر خواہی کا نام ہے لین دین کرنے والے آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ رہیں تب دونوں کے معاملہ میں برکت رہے گی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.)) ❶

''اگر بیچنے خریدنے والے سچ سچ بولیں اور اپنی چیزوں کے عیب ونقصان کو بیان کر دیں تو دونوں کے معاملہ میں برکت ہوگی اور اگر عیب پوشی کریں اور جھوٹ بولیں تو ان کی سوداگری میں برکت نہیں ہوگی۔''

اور آپ نے ایک شخص کو فرمایا تھا کہ جب سودا بیچوتو لَا خِلَابَةَ . ❷ کہہ دیا کرو۔ کہ دھوکا بازی نہیں ہے اور نہ ہمیں کوئی فریب نقصان دے اور نہ ہم کسی کو دھوکا دیں جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا: ((بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ.)) ❸ ''بیچنا مسلمان کا مسلمان سے ہے''۔ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دھوکہ نہیں دیتا ہے دین خیر خواہی کا نام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ.)) ❹

حافظ ابن حجر سے اس حدیث کی شرح میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا واقعہ فتح الباری میں لکھا ہے کہ ان کے غلام نے تین سو روپے میں ایک گھوڑا خریدا جب حضرت جریر نے اس گھوڑے کو دیکھا تو بائع سے کہا تمہارا گھوڑا تین سو سے بہتر ہے قیمت میں اضافہ فرماتے رہے یہاں تک کہ آٹھ سو روپے عنایت فرمائے۔

اللہ کے نیک بندوں نے اپنے ہاتھوں سے کما کر کھایا پیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ.)) ❺

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۹ کتاب البیوع باب ما یمحق الکذب و الکتمان فی البیع رقم الحدیث ۲۰۸۲

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۸٤ کتاب البیوع باب ما یکره من الخداع فی البیع رقم الحدیث ۲۱۱۷

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۹ کتاب البیوع باب نمبر ۱۹ اذا بین البیعان ولم یکتما و نصحا (تعلیقًا) و ترمذی: ۲/ ۲۲۹ کتاب البیوع باب ماجاء فی کتابة الشروط رقم الحدیث ۱۲۱٦

❹ صحیح بخاری: ۱/ ۱۳ کتاب الایمان باب قول النبی ﷺ الدین النصیحه (تعلیقا)
صحیح مسلم: ۱/ ٥٤ کتاب الایمان باب بیان ان الدین النصیحة رقم ۱۹٦

❺ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۸ کتاب البیوع باب کسب الرجل و عمله بیده رقم الحدیث ۲۰۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا سب کھانوں سے بہتر ہے اور اللہ کے نبی حضرت داوٗد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔''

اور آپ نے سچی تجارت کے متعلق فرمایا:

((اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَاءِ.)) ❶

''سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

اس کو ہم خرما و ہم ثواب کہتے ہیں' دنیا میں روزی ملی' اور قیامت میں جنت ملی اور ایسے پاکباز لوگوں کی رفاقت ملی' اس سے بڑھ کر اور کیا شرافت و سعادت ہو سکتی ہے قرآن مجید میں بھی تجارت اور اکل حلال کی بڑی اہمیت بتائی گئی ہے۔

اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا پیشہ تجارت تھا اور ان کو تجارت کے معاملہ میں مہارت تامہ حاصل تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے تاجر تھے' تجارتی کاروبار میں زیادہ مصروف رہنے کی وجہ سے دربار رسالت میں زیادہ ترنشست و برخاست کا موقع نہیں پاتے تھے' اس لئے حدیثیں ان سے بہت کم مروی ہیں اس کا انہیں خود اعتراف ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

((اَخَفِیَ عَلَیَّ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِی الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ.)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ سے اس وجہ سے مخفی رہ گئیں کہ میں تجارت کے کاروبار میں زیادہ مشغول رہتا تھا۔''

آپ کا تجارتی کاروبار اس قدر پھیلا ہوا تھا' کہ دوسرے ملکوں کے بازاروں میں ان کی نکاسی ہوتی تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ خود فرماتے ہیں۔

((لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَئُوْنَۃِ اَھْلِیْ الخ .)) ❸

''میری قوم خوب جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی کفالت سے عاجز نہیں ہے۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بہت بڑے سوداگر تھے' اسلام لانے سے پہلے تجارت کرتے تھے اسلام قبول کرنے کے بعد جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی تجارتی کاروبار شروع کیا' اس سے

---

❶ جامع ترمذی ۲/ ۲۲۷ کتاب البیوع باب ماجاء فی التجار و تسمیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاھم- رقم الحدیث ۱۲۰۹

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۷ کتاب البیوع باب الخروج فی التجارۃ رقم الحدیث ۲۰۶۲

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۸ کتاب البیوع باب کسب الرجل و عملہ بیدہ رقم الحدیث ۲۰۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کو بہت فائدہ ہوا' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا' تو سعد رضی اللہ عنہ مال دار تھے' انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں اپنے مال کا آدھا حصہ تم کو دیتا ہوں' تمہیں ہر طرح کے تصرف کا حق ہے' اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ.)) ❶

''اللہ آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے تم مجھے بازار کا رستہ بتا دو (میں تجارت کر کے اپنی روزی پیدا کرلوں گا۔)''

چنانچہ انہوں نے بازار میں سودا بیچنا شروع کیا جس سے ان کو تھوڑے ہی عرصہ میں اتنا فائدہ ہوا کہ وہ دوسروں سے بے نیاز ہو گئے۔

زراعت

کسب حلال جس طرح تجارت اور دیگر صنعت وحرفت سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح کھیتی باڑی اور باغبانی سے بھی حلال کمائی حاصل کی جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کے مطابق کھیتی کرنے اور باغ لگانے کی بڑی تعریف فرمائی ہے۔

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ.)) ❷

''جو مسلمان کوئی درخت لگائے' یا کھیتی کرے' اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا کوئی جانور کھائے تو اس باغ لگانے والے یا کھیتی کرنے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔''

گویا یہ انسان تمام انسانوں اور حیوانوں پر صدقہ کر رہا ہے اور سب اس کے صدقے کو کھا رہے ہیں' اس زراعتی پیشہ میں کوئی شرم اور بے عزتی کی بات نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے یہ پیشہ اختیار کر کے حلال روزی حاصل کی ہے' اس زراعتی کام کو خدا نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے' جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○﴾ (الواقعہ:٦٣-٦٤)

❶ صحیح بخاری: ١/ ٢٧٤ كتاب البيوع باب ماجاء في قول الله عزوجل فاذا قضيت الصلاة. رقم الحديث ٢٠٤٩

❷ صحیح بخاری: ٢/ ٨٨٩ كتاب الادب باب رحمة الناس و البهائم رقم الحديث ٦٠١٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(یہ بتاؤ کہ جو کچھ تم بوتے ہو' اسے تم اگاتے ہو' یا ہم اگانے والے ہیں۔)

یعنی زمین میں جو کچھ بوتے ہو' دانہ اگانا ہمارا کام ہے' تمہارا کام نہیں ہے کھیتی کا پیشہ نہایت حلال پیشہ ہے' بشرطیکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور نہ خدا کی عبادت میں کسی قسم کی کوتاہی ہو جو اس کاشتکاری کے کاروبار میں حد سے زیادہ مصروف ہونے کی وجہ سے عبادت الٰہی کو نہ بجالائے اور حقوق انسانی کی نگہداشت بھی نہ کرے وہ شرعی مجرم ہے نیز دوسرے کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والے بہت برے ہیں قیامت کے دن ان پر سخت عذاب ہوگا اور ان زمینوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوزخ کے عذابوں اور دنیا کے فتنوں' بلاؤں سے بچائے' اور نیک عملوں کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿ اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ اِلٰهَ الْحَقِّ ﴾ (آمین)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حسنِ معاملہ اور حرمتِ سود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْــًٔا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْــَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾

(البقرة: ٢٨٢ - ٢٨٣)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقرر پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ اور لکھنے والے کو چاہیے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل کے ساتھ لکھے۔ کاتب کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے خدا نے اُسے سکھایا ہے وہ بھی لکھ دے۔ اور جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے ذمہ حق ہے وہ لکھوائے' اور اپنے اللہ سے ڈرے جو اسکا رب ہے۔ اور حق میں سے کچھ گھٹائے نہیں۔ جس شخص کے ذمہ حق ہے اگر وہ نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو' تو اسکا ولی سرپرست عدل کے ساتھ لکھوا دے' اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو' اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کرو تا کہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے۔ گواہوں کو چاہیے کہ جب وہ بلائے جائیں تو انکار نہ کریں۔ قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو لکھنے میں سستی نہ کرو خدا کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی زیادہ درست رکھنے والی ہے اور شک وشبہ سے بھی زیادہ بچانے والی ہے ہاں یہ بات اور ہے کہ تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو تو تم پر اسکے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو' نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو اور اگر تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے۔ اللہ سے ڈرو' اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو۔ ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے پر امانت ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اسکا رب ہے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ جو اسے چھپا لے وہ گنہگار دل والا ہے' اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے معاملات کے احکام بیان کئے ہیں یعنی جب لین دین اور خرید وفروخت اور ادھار کا معاملہ کیا جائے تو معاملے کی صفائی کے لیے لکھ لیا جائے اور اس پر دو منصف گواہوں کی گواہی بھی ٹھہرا لی جائے۔ ہاں اگر نقد انقدی معاملہ کیا جائے اور دست بدست ہو تو نہ لکھنے میں اور گواہ نہ بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر قرض لینے کی ضرورت پیش آ جائے اور کوئی دینے کے لیے تیار نہ ہو تو مقروض کو کوئی چیز رہن رکھ دینی چاہئے تا کہ اسے اطمینان ہو جائے یہ سب اس لئے ہے تا کہ معاملہ صاف رہے۔ کسی قسم کا جھگڑا فساد نہ ہو۔ کیونکہ زیادہ تر بدمعاملگی کی وجہ سے یہ نوبت آ جاتی ہے۔ تجارت اور سوداگری میں معاملہ کو صاف رکھنے سے بڑی ترقی ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں چند اجمالی باتیں ہم بیان کر رہے ہیں تا کہ ان پر عمل کرنے کی وجہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

۱۔ ترقی وکامیابی کا راستہ ایمان داری اور دیانت داری میں مضمر ہے۔ اس لئے اسلام نے اس کی بڑی تاکید کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا. ﴾ (النساء: ۵۸)

(اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو ادا کرو۔)

۲۔ اس امانت داری کے ساتھ ساتھ محنت' جفاکشی' استقلال واستقامت بھی ضروری ہے۔ وہ شخص کامیاب نہیں ہوسکتا جس کے کاروبار میں سخت سے سخت پریشانیاں نہ پیش آئیں۔لیکن آزمائشوں میں ثابت قدم رہنا' مشکلوں کے دور ہونے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

۳۔ اس کے ساتھ ساتھ خوش اخلاقی بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بدخلق اور بدمعاملہ آدمی سے لوگ معاملہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ اسلئے وہ تجارت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ خوش اخلاقی تمام مشکل کاموں کو آسان بنادیتی ہے۔ اور خلیق آدمی سے سب لوگ محبت بھی زیادہ کرتے ہیں اور اس کی اعانت اور ہمدردی بھی کرتے ہیں۔

مثل مشہور ہے: ''زبان شیریں' ملک گیری۔''

حدیث میں خوش خلق آدمی کی بڑی تعریف آئی ہے۔ تاجر کے لیے خوش خلق ہونا بہت ضروری ہے۔ خلیق تاجر کی تجارت نفع بخش اور کامیاب ہوتی ہے۔ اور بدخلق کی تجارت فیل ہوجاتی ہے جس کا تجربہ بارہا ہوچکا ہے۔

۴۔ تاجر کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس معاملہ میں اس کی نیت اچھی ہو۔ اور دوسروں کی خیرخواہی اور ہمدردی واعانت مقصود ہو' صرف اپنا ہی فائدہ مقصود نظر نہ ہو۔ اسلام میں اس کا بہت زیادہ خیال رکھا گیا ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ.)) ❶

''خدا کی قسم! کوئی بندہ ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔''

۵۔ سچائی بھی بہت ضروری ہے جھوٹ وفریب ہرگز نہ ہو۔ خصوصاً معاملات میں کبھی اور کسی حالت میں بھی جھوٹ ہرگز نہ بولا جائے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا.)) ❷

---

❶ بخاری' کتاب الایمان' باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (۱۳)

❷ بخاری' کتاب البیوع' باب اذا بین البیعان و لم یکتما و نصحا (۲۰۷۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"بیچنے والے اور خریدار کو اختیار ہے۔ جب تک دونوں الگ نہ ہوں' دونوں سچ بولیں۔ اور اپنی اپنی چیزوں کے عیب کو ظاہر کر دیں تو دونوں کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی۔ اگر عیب پوشی کریں اور جھوٹ بولیں تو ان کو تجارت میں برکت نہ ہوگی۔"

شرعی اعتبار سے صداقت اور معاملہ کی صفائی تو ضروری ہے ہی لیکن دنیاوی حیثیت سے بھی سچائی بہت ضروری ہے۔ صاف اور سچے معاملے والے کے ساتھ لوگوں کا اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی تجارت کامیاب ہوتی ہے' اور اس سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ فریبی اور دھوکہ باز کے ساتھ لوگ معاملہ نہیں کرتے۔ اس کی تجارت کامیاب نہیں ہوتی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) [1]

"جو ہم کو فریب دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

بددیانتی اور خیانت بہت بری چیز ہے۔ دین و دنیا میں خیانت کرنے والے کے لئے بڑی رسوائی ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے خطبہ میں اس کا بیان آچکا ہے۔

۶۔ قول و قرار کی پابندی ہر شخص کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۳٤)

(عہد و قرار کو پورا کرو' کیونکہ اس کی باز پرس ہوگی۔)

عہد شکنی بہت بری چیز ہے خصوصاً تاجروں کے لئے تو قول و قرار کی پابندی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ تجارت کا دارومدار اعتماد باہمی پر موقوف ہے' جو تاجر قول و قرار کا پابند نہیں ہے' اس کی تجارت فیل ہو جاتی ہے۔ اس کی تفصیلی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

۷۔ صاف معاملگی بہت ضروری ہے۔ جس کا معاملہ صاف رہتا ہے وہ اچھا سمجھا جاتا ہے اور جو کاروبار کرتا ہے اس میں برکت اور ترقی ہوتی ہے۔ بدمعاملہ شخص ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔ دھوکہ خیانت' مکر و فریب اور ضرر و نقصان کا ہرگز خیال نہیں ہونا چاہئے۔

۸۔ عجلت اور جلد بازی سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ تاجر کے لئے عجلت ایک خطرناک چیز ہے اطمینان اور استقلال و استقامت ضروری ہے۔

۹۔ تاجر کا فرض ہے کہ کاروبار کے ہر شعبہ کے لئے ایک نظام مقرر کر دے۔ ہر عمل کے لئے ایک وقت اور ہر چیز کے لئے ایک جگہ قرار دے لے۔ غرض نظام و ضابطگی کے ساتھ تجارت کرنے سے تو تجارت میں

---

[1] مسلم' کتاب الایمان' باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ ہوتا ہے اوراس کے لئے بے ضابطگی نقصان دہ ہے۔

۱۰۔ اپنے گاہکوں سے نہایت خوش خلقی، صبر وتحمل اور مہربانی سے پیش آنا چاہئے۔ بدخلقی اور بدزبانی سے گاہک بدک جاتا ہے۔ جس سے تجارت کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ سَمْحًا اِذَا اشْتَرٰی سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰی.)) ❶

''جو شخص بیچنے، خریدنے اور تقاضا کرنے میں نرمی کرتا ہے۔ اللہ کی مہربانی اس کے شامل حال رہتی ہے۔''

۱۱۔ دنیا و آخرت کا کوئی کام بغیر محنت و مشقت کے نہیں ہوتا اور تاجروں کے لئے تو اس کی بہت ضرورت ہے۔ محنتی تاجر بہت جلد ترقی کر لیتا ہے

۱۲۔ یوں تو ہر شخص کے لئے کفایت شعاری ضروری ہے۔ لیکن ایک تاجر کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے تجارت کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا ہے وہ چند دنوں میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ اس لئے حدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ اقتصاد کو نصف معیشت ٹھہرایا گیا ہے۔ آمد و خرچ کا پورا حساب لکھنا چاہئے۔ اور اگر لکھنا جانتا ہے تو ہر ضروری چیز کو لکھ لیا کرے تاکہ حساب میں سہولت ہو۔

۱۳۔ بیچنے اور خریدنے والے اپنی اپنی رضامندی سے معاملہ کو طے کریں۔ اگر ایک نے خوشی سے لیا لیکن بیچنے والے نے خوشی سے نہیں بیچا ہے۔ بلکہ زبردستی کر کے اس سے یہ کام لیا گیا ہے، تو یہ کام صحیح نہیں۔ اس لئے کہ سوداگری میں دونوں طرف سے رضامندی کا ہونا ضروری ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((لَا یَتَفَرَّقَنَّ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ.)) ❷

''دونوں رضامندی سے جدا ہوں۔ بغیر رضامندی کے الگ ہونا جائز نہیں۔''

۱۴۔ ایجاب وقبول بھی ضروری ہے۔ ایک نے کہا میں نے بیچا ہے، دوسرے نے کہا، میں نے خریدا ہے اگر ایک طرف سے ایجاب ہو اور دوسری طرف سے قبول نہیں، اور اگر قبول ہے تو ایجاب نہیں ہے، تو اس قسم کا معاملہ جائز نہیں ہے۔

۱۵۔ جو چیز خریدی جا رہی ہو اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ موجود نہیں ہے اور اس کے سپرد

---

❶ بخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ و السماحۃ فی الشراء و البیع (۲۰۷۶)

❷ ابوداؤد، کتاب الاجارۃ، باب فی خیار المتبایعین (۳/۲۸۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرنے پر قادر نہیں ہے تو ایسا معاملہ درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.)) ❶

''جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کو مت بیچو۔''

جس چیز میں فریب ہو اس کو غرر کہتے ہیں۔ اسی لئے آپ نے بیع غرر کو جائز نہیں فرمایا۔ ❷

۱۶۔ جب اصول کے مطابق ہر طرح سے یہ معاملہ ہو گیا تو بلا کسی شرعی خیار کے اس کا توڑنا جائز نہیں ہو گا۔ خیار کی چار قسمیں (۱) خیار مجلس (۲) خیار رؤیۃ (۳) خیار شرط (۴) خیار عیب

۱۷۔ مول بھاؤ پوری دیانت داری اور امانت داری سے کرنا چاہئے۔ بھاؤ پر بھاؤ لگانا درست نہیں ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ ناپ تول میں کمی بیشی حرام ہے۔ ضرورت کے وقت غلہ روکنا اور نہ بیچنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا فَهُوَ خَاطِئٌ.)) ❸

''جس نے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کی وہ مجرم ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلہ اور ضرورت کی چیزوں کو گرانی کی نیت سے خرید کر روک رکھنا اور قحط یا بہت تکلیف کے وقت زیادہ گراں کر کے بیچنا منع ہے۔

بیع سلم یعنی پیشگی قیمت دے کر کوئی چیز خرید لینا جملہ شرائط کے مطابق جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ.)) ❹

''جو بیع سلم کرے وہ ناپ تول اور مدت کو معین کرے تا کہ بعد میں کسی قسم کا اختلاف نہ پیدا ہو۔''

یہ بیع سلف غلے میں کھانے پینے کی صورت میں جائز ہے۔ اس معاملے میں سود نہیں ہے رہن رکھنا درست ہے جیسا کہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیتوں میں آچکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے رہن رکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یک یہودی بنیا سے ادھار غلہ خریدا تھا۔

((وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ.)) ❺

---

❶ ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراھیة بیع ما لیس عندك ۲/ ۲۳۶

❷ بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر و حبل الحبلة

❸ مسلم، ترمذی، ابو داؤد

❹ بخاری، کتاب السلم، باب السلم فی کیل معلوم (۲۲۳۹)

❺ بخاری کتاب البیوع، باب شراء النبی بالنسیئة (۲۰۶۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اور آپ نے یہودی کے پاس اپنی لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔''

وہ زرہ آپ کے انتقال کے وقت تک گروی رہی۔

((اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَ يَشْرَبُ النَّفَقَةُ.)) ❶

''سواری کے جانور پر بقدر اس کے خرچ کے سواری کی جائے جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو دودھیلے جانور کا دودھ پیا جائے بقدر اس کے خرچ کے جبکہ وہ رہن رکھا ہوا ہو سوار ہونیوالے اور دودھ پینے والے کے ذمہ اسکا خرچ ہے۔''

یعنی جب کوئی سواری کا جانور یا دودھ والا جانور مرہون ہو۔ اور اس کو مرتہن دانہ گھاس چارہ وغیرہ کھلاتا ہے اور اس کی حفاظت و پرورش کرتا ہے تو مرتہن بقدر اپنے خرچ کے اس پر سوار بھی ہوسکتا ہے۔ اور اس کا دودھ بھی پی سکتا ہے۔ لیکن اپنے خرچ سے زیادہ نفع نہیں اٹھا سکتا۔ جو خرچ سے زیادہ ہو وہ راہن کو واپس کر دے۔ اگر خرچ سے زیادہ نفع حاصل کرے گا تو وہ سود ہے جو کہ حرام ہے۔ اس لئے کہ قرض کے بدلہ میں جو نفع اٹھایا جائے گا وہ سود میں داخل ہے۔ فائدہ نقصان راہن کا ہے یعنی اس جانور سے اگر بچہ پیدا ہو یا جانور مر جائے تو وہ بھی راہن جانور کے مالک کا ہوگا۔

اشیائے منقولہ جیسے زیور' گائے بیل' گھوڑا' اونٹ وغیرہ اور اشیائے غیر منقولہ جیسے زمین مکان وغیرہ کا رہن رکھنا جائز ہے' مگر مرتہن کو اپنے خرچ سے زیادہ نفع لینا جائز نہیں ہے نیز بعض لوگ جو اپنی لڑکیوں اور لڑکوں کو رہن رکھ دیتے ہیں یہ بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

شفع کے سلسلے میں بھی یہ ضروری ہے کہ جس کا حق ہے اسی کو دینا چاہیے اس میں بدمعاملگی کرنا خیانت ہے شفع کے معنی ملانے اور جوڑنے کے ہیں اور شرعی محاورہ میں شریک کا وہ حصہ ہے جو دوسرے شریک کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ ایک شرعی حق کہ جو شریک اور شفعہ کے درمیان میں ہوتا ہے۔ کسی عوض مسمی کے بدلے میں دینا' جیسے دو آدمی ایک زمین میں شریک ہیں ایک شریک اپنے حصے کی زمین بیچنا چاہتا ہے تو دوسرے شریک کو شرعی حق پہنچتا ہے کہ یہی خریدے بغیر اس شریک کی اجازت کے دوسرے کو خریدنے کا حق نہیں ہے۔ جو قیمت دوسرا اجنبی شخص دے سکتا ہے اتنی ہی قیمت دے کر یہ شفیع اپنے شریک سے اس کے حصے کی زمین خرید کر اپنے حصے کی زمین کے ساتھ ملالے اور شریک کو شفیع کی موجودگی میں اسی کے ساتھ شرعاً بیچنا پڑے گا اگر یہ موجود نہیں ہے تو اس کا انتظار کرنا پڑے گا۔

---

❶ بخاری' کتاب الرھن' باب الرھن مرکوب و محلوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ كُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم دیا ہے۔ ہر اس چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بند ہو جائے اور ہر ایک کا راستہ الگ الگ ہو جائے تو پھر شفعہ نہ رہے گا۔''

اور یہ شفعہ زمین مکان باغ اور غیر منقول چیزوں میں ہے بغیر شریک کی اجازت کے دوسرے کے ہاتھ بیچنا جائز نہیں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

((قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَالشُّفْعَةِ فِیْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْحَائِطٍ لَّا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْكَهٗ فَاِنْ شَآءَ اَخَذَوَاِنْ شَآءَ تَرَكَ فَاِذَابَاعَ وَلَمْ یُؤْذِنْهُ فَهُوَاَحَقُّ بِهٖ.)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم دیا ہر مشترک زمین میں جو کہ تقسیم نہ کی گئی ہو خواہ گھر ہو یا باغ ہو۔ اس کو بیچنا حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اپنے شریک کو آگاہ کر دے بس اس کے بعد اگر وہ چاہے تو خرید لے اگر نہ چاہے تو چھوڑ دے یعنی نہ خریدے اور اگر بغیر شریک کی اطلاع کے اس نے فروخت کر دیا تو بھی شفیع شریک حقدار ہے۔ شریک کو شرکت کی وجہ سے شفعہ کا زیادہ حق ہے۔''

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجَارُاَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ یُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَآئِبًا اِذَا كَانَ طَرِیْقُهَا وَاحِدًا.)) ❸

''پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے جبکہ دونوں کا ایک ہی راستہ ہو اگر وہ موجود نہیں تو اس کا انتظار کیا جائے۔''

شفعہ کا حق باطل کرنے کے لیے حیلہ بہانا کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر بہانا بازی سے کسی کا حق باطل کر دیا تو قیامت کے دن حق تلفی کی وجہ سے سخت باز پرس ہوگی۔ اور حق شفعہ کا فروخت کرنا کرانا بھی جائز نہیں ہے۔ ناجائز سوداگری سے بچنا چاہئے۔ یعنی بعض ایسی چیزیں ہیں جن کی تجارت شرعاً جائز نہیں ہے۔ یہ

---

❶ بخاری' کتاب الشفعة' باب الشفعة فیما لم یقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعة (الحدیث: ۲۲۵۷)

❷ مسلم' کتاب المساقاة' باب الشفعة

❸ ترمذی' کتاب الاحکام باب فی الشفعة للغائب ۲/ ۲۹۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ممانعت کبھی حرمت، کبھی کراہت، اور کبھی شرط باطل کی وجہ سے ہوتی ہے۔اس کی مختلف صورتیں ہیں جیسے بغیر شکار کئے ہوئے دریا اور تالاب کی مچھلیوں کا بیچنا جائز نہیں پکڑ لینے اور شکار کر لینے کے بعد جائز ہے۔ اسی طرح سے کسی جانور کے پیٹ کا بچہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے بیچنا درست نہیں ہے۔ پیدا ہو جانے کے بعد درست ہے جانور کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے دوہنے سے پہلے اس کا بیچنا اور خریدنا منع ہے، دودھ نکالنے کے بعد جائز ہے یا درختوں کے کچے پھلوں کو توڑنے سے پہلے بیچنا منع ہے۔ پکنے کے بعد جائز ہے جیسے آم کا بور آتے ہی جس میں پھل ابھی تک نہیں آیا یا چھوٹے چھوٹے پھل آئے ہیں لیکن کھانے کے قابل نہیں تو ان کا بیچنا جائز نہیں، کیونکہ ان سب میں غرر اور ضرر ہے۔

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.)) ❶

"رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے کی بیع اور دھوکہ ونقصان دینے والے معاملہ سے منع فرمایا ہے۔"

جاہلیت کے زمانے میں بعض لوگ اس طرح کرتے تھے کہ خریدنے والا فروخت کرنے والے سے کہتا کہ میں تمہاری چیز پر کنکری پھینکتا ہوں۔ جس چیز پر میری کنکری پڑے گی۔اس کو تمہیں دینا پڑے گا خواہ وہ کتنی ہی قیمتی چیز کیوں نہ ہو بیچنے والا اس کو تسلیم کر لیتا یا خود بیچنے والا خریدنے والے سے کہتا کہ جس چیز پر تمہاری کنکری پڑے گی اس کو تمہیں لینا پڑے گا، خواہ وہ چیز معمولی ہو یا قیمتی ہو یہ ایک قسم کی جوئے بازی تھی، اس لئے شریعت نے اس قسم کی سٹے بازی کو اور ایسی خرید و فروخت سے منع کر دیا ہے۔اسی طرح دو تین سال پیشتر پھلوں کے پیدا ہونے اور پکنے سے پہلے سے بیچنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ اس میں خریدار کو نقصان کا احتمال ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ.)) ❷

"چند سالوں کے بیع کرنے سے منع فرمایا۔اور حکم دیا بقدر نقصان کے کم کرنے کا۔"

چند سالوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔اور بقدر نقصان قیمت میں کمی کر دینے کا حکم دیا ہے۔یعنی چار چھ سال کا پھل اس کے وجود سے پہلے ہی خرید لیا۔اور بعد میں اس باغ میں پھل نہیں آیا۔ یا ہوا آندھی وغیرہ کی وجہ سے آفت آئی۔جن سے پھلوں میں بہت نقصان ہو گیا تو ایسی حالت میں بیچنے والے کو شرعاً حکم دیا گیا ہے کہ جتنا نقصان ہوا ہے اس کے حساب سے قیمت کم کر دے تا کہ خریدار کو نقصان نہ ہو۔اس قسم کے معاملات میں عموماً اختلاف اور جھگڑا ہوتا ہے اس لئے اس قسم کے معاملہ سے منع کر دیا گیا ہے اس کو شرعی محاورہ

---

❶ مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاة

❷ مسلم، کتاب المساقاة، باب وضع الجوائح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں بیع معاومہ یا بیع سنین کہتے ہیں اسی طرح سے جو پھل درختوں کی شاخوں پر لگے ہوتے ہیں ان کو خشک پھلوں کے بدلہ میں خریدنا ناجائز ہے جیسے تازہ کھجور جو درخت پر لگی ہوئی ہے اس کو دس پانچ من خشک کھجوروں کے بدلے میں خرید لے اس لئے کہ ایک جنس ہونے کی وجہ سے کمی وبیشی کا احتمال ہے جو سود کے حکم میں ہے اس کو شرعی زبان میں مزابنہ کہتے ہیں۔

اسی طرح جو غلہ ابھی کھیتوں میں ہے' کٹ کر اور صاف ہو کر نہیں آیا' اس کو پرانے غلے کے بدلہ میں بیچنا خریدنا جائز نہیں ہے۔ جیسے کھیتوں میں گیہوں کی کچی کھیتی کھڑی ہے اور اس کو پکنے اور تیار ہونے میں کافی دیر ہے اس کھیتی کو پرانے غلہ یا جنس کے بدلہ میں خریدنا بیچنا منع ہے کیونکہ اس میں کمی وبیشی اور سود کا احتمال ہے۔ اس کو محاقلہ کہتے ہیں مخابرہ اور مزارعت کی بعض صورتوں میں ممانعت ہے۔

بخاری ومسلم ❶ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ وغیرہ سے منع فرمایا ہے...... اور معاملہ میں شرط بھی منع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِی الْبَيْعِ وَلَا رِبْحَ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعَ مَالَيْسَ عِنْدَكَ.)) ❷

''نہیں حلال ہے قرض اور بیع اور ایک بیع میں دو شرطین بھی حلال نہیں۔ جس کا ضمان نہیں دیا گیا اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے اور جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کا بیچنا بھی جائز نہیں۔''

اس قرض اور بیع کی یہ صورت ہے کہ کوئی کہے کہ یہ بیل سو روپے میں اس شرط پر تیرے ہاتھ فروخت کرتا ہوں کہ ایک ہزار روپے مجھے قرض دو۔ وہ اس قرض سے فائدہ اٹھائے گا' اور جس قرض سے فائدہ اٹھانا مقصود ہو وہ سود میں داخل ہے اسلئے یہ جائز نہیں ہے اسی طرح سے کوئی دو شرطیں مقرر کرے۔ جیسے یہ کہے کہ اس کپڑے کو میں اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ میں دھلا دوں گا اور سلا بھی دوں گا یہ بھی درست نہیں ہے اور جو چیز اپنے قبضہ وتصرف میں نہ آئی ہو اسے اس سے نفع کمانے کی اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ اس زمانے میں عام طور پر یہ دستور دیکھا جاتا ہے کہ زبانی طور پر مال خرید لیتے ہیں۔ اور نہ اس کی قیمت دی ہے اور نہ اس کو اپنے قبضہ وتصرف میں لایا ہے' اور نفع میں کسی کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اور اس نے کسی دوسرے کو اور اس نے کسی تیسرے کو' اور مال اب تک کسی کے قبضہ میں نہیں آیا ہے۔

---

❶ بخاری' کتاب البیوع' باب بیع المخاضرة

❷ ابوداؤد' کتاب الاجارة' باب فی الرجل یبیع ما لیس عندهٗ ۳/ ۳۰۲ (۳۴۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.)) ❶

''جو کسی غلے کو خرید لے تو اس کو نہ بیچے یہاں تک کہ اس کو پورا لے لے یعنی قبضہ کر لے۔''

بغیر قبضہ کئے دوسرے کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

بیعانہ لینا اور واپس نہ دینا جائز نہیں ہے۔ یعنی بعض لوگ وعدہ کی پختگی کے لئے کچھ رقم پیشگی لیتے ہیں کہ اگر وہ چیز لے لی گئی تو اس کی قیمت میں سے اتنی رقم کم وصول ہو گی نہیں تو یہ رقم واپس نہ ہو گی' اس کو محاورہ میں بیعانہ کہتے ہیں اگر کوئی بیعانہ کی رقم دے اور اس کے مطابق چیز نہ لے تو اس کو وعدہ خلافی کا گناہ ضرور ہے۔ لیکن اس کے روپے کا مار بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ اسی بیع عربان کو اردو میں بیانہ اور سائی کہتے ہیں۔

بعض لوگ تاجروں کے دلال ہوتے ہیں' وہ خریداروں کو دھوکہ دینے کے لیے جھوٹ موٹ خریدار بن جاتے ہیں' اور دام بڑھا دیتے ہیں تاکہ ناواقف گاہک دھوکے میں پھنس کر زیادہ قیمت دے دیں' اس کو عربی زبان میں نجش کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ❷

مرے ہوئے حلال جانوروں کے کچے چمڑے کو بغیر دباغت دیئے ہوئے فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ دباغت کے بعد جائز ہے۔ ❸

راستے میں آنے والے قافلوں سے بازار میں پہنچنے سے پہلے مل کر ان کی چیزوں کو بازار کے بھاؤ سے سستا خریدنا منع ہے اگر کسی نے خرید لیا تو بازار میں آنے کے بعد مالک کو اختیار رہے گا چاہے اس معاملے کو رکھے چاہے توڑ دے۔ ❹

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَلَقُّوا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَّلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ.)) ❺

''خریدنے کی نیت سے آنے والے قافلوں سے جا کر مت ملو۔ اور اپنے مسلمان بھائی کی خرید و فروخت پر خرید و فروخت مت کرو' اور نہ بھاؤ پر بھاؤ بڑھاؤ' اور نہ مصراۃ کرو۔''

---

❶ بخاری' کتاب البیوع' باب الکیل علی البائع و المعطی (۲۱۲۶)

❷ بخاری' کتاب البیوع' باب فی النجش (۲۱۴۲)

❸ بخاری' کتاب الزکاۃ باب الصدقة علی موالی ازواج النبی ﷺ (۱۴۹۲)

❹ مسلم' کتاب البیوع' باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه.

❺ بخاری' کتاب البیوع' باب النهی للبائع ان لا یحفل الابل (۲۱۵۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی بائع اور مشتری دونوں ابھی مجلس سے الگ نہیں ہوئے کہ اس مجلس میں کوئی تیسرا شخص بائع سے یوں کہے کہ میں اس سے کم قیمت پر ایسا ہی مال یا اس قیمت پر اس سے اچھا مال دیتا ہوں تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

دودھ دینے والے جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر جانور بیچنا تا کہ خریدار کو محسوس ہو کہ یہ جانور زیادہ دودھ دینے والا ہے یہ دھوکا ہے اس لئے منع ہے معلوم ہونے پر خریدار کو اس کے رکھنے نہ رکھنے کا اختیار رہو گا۔ ❶

اگر کوئی کسی درخت کے پھلوں کو بیچے اور یوں کہے کہ کچھ پھل نہیں بیچتا یا باغ فروخت کرے اور کہے کچھ درخت نہیں فروخت کرتا تو ایسا معاملہ جائز نہیں ہے کیونکہ استثناء کے تعین میں جھگڑے ہوں گے البتہ اگر ظاہر کر کے معین کر دے مثلاً یوں کہے کہ میں اس باغ کو فروخت کرتا ہوں لیکن فلاں ایک درخت کو نہیں بیچتا ہوں تو اس طرح جائز ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ.)) ❷

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں استثناء کرنے سے منع فرما دیا ہے مگر جب معلوم ہو کہ استثناء معلوم جائز ہے مجہول جائز نہیں ہے۔“

کسی کی طبیعت بیچنے کو نہیں چاہتی تو اس سے زبردستی خریدنا جائز نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضطر اور مکرہ کے بیع سے منع فرمایا ہے۔

نر جانور کا کسی مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینا دینا درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ❸

بغیر مقرر کئے ہوئے انعام اور بخشش کے طور پر لینے دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ❹

بیع عینہ بھی درست نہیں ہے اس کی صورت یہ ہی کہ ایک میعاد مقررہ پر اسباب و مکان اور زمین وغیرہ فروخت کر دے۔ پھر اس قیمت سے کم پر نقد دے کر خرید لے۔ اس میں سود و بیاج ہے۔ اس لئے یہ جائز نہیں ہے۔ اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو حدیث اور فقہ کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح سے وہ خرید و فروخت منع ہے جس میں سود لینا دینا پڑے۔

---

❶ بخاری کتاب البیوع' باب النهی للبائع ان لا یحفل الابل (٢١٥٠)

❷ ابو داؤد کتاب البیوع' باب فی المنابذه (٣٣٩٩)

❸ بخاری' کتاب الاجارة' باب عسب الفحل (٢٢٨٤)

❹ ترمذی' کتاب البیوع' باب ماجاء في كراهية عسب الفحل ٢/ ٢٥٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سود

قرض کی رقم سے زیادہ لینے کو سود کہتے ہیں جیسے کسی کو سو روپے قرض میں دیئے اور کہا ایک سو پچیس روپیہ لوں گا اس کی اور بھی بہت سی صورتیں ہیں۔ یہ سود لینا دینا حرام ہے اس کی قرآن مجید میں بڑی برائی آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبَا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْآ اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰو وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَاسَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ۲۷۵)

(جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن کھڑے نہ ہوں گے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے لپٹ کر مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے پس جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی ہے۔ اور وہ سود خواری سے باز رہا تو اسی کا ہے جو کچھ لے چکا ہے اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ اور جن لوگوں نے پھر سود لیا وہ دوزخی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔)

نیز اللہ تعالیٰ دوسری جگہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَیُرْبِی الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰو اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ۲۷۶- ۲۷۹)

(اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے اور ٹھیک ٹھیک نماز پڑھی۔ اور زکوۃ ادا کی انھیں اس کا ثواب ان کے رب کے یہاں ہے اور نہ انہیں کچھ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اے ایمان والو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ سے ڈرو اور اگر اہل ایمان میں سے ہو تو جو سود رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اور اگر ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اگر تم توبہ کر لو تو اصل قیمتیں تمہاری ہیں۔ نہ تم کسی کا نقصان کرو اور نہ کوئی تمہارا نقصان کرے۔)

ان آیتوں کا مطلب بالکل صاف ہے کہ سود لینا اور کھانا حرام ہے۔ سود خور قیامت کے دن پاگلوں کی طرح گرتے پڑتے نظر آئیں گے دنیا میں ان کو بربادی اور آخرت میں جہنم کی مار ہے۔

سورۂ آل عمران میں فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾

(سورہ آل عمران: ۱۳۰)

(اے ایمان والو! سود مت کھاؤ دونے پر دونا اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم اپنی مرضی کو پہنچ جاؤ۔)

جاہلیت کے زمانے میں لوگ ایک مدت مقررہ کے اندر ادا کرنے کی شرط پر کچھ روپیہ سود پر قرض دیتے تھے اور ادا نہ ہونے کی صورت میں سود کو اصل رقم میں ملا کر سب پر سود قائم کر دیتے۔ اسی طرح سود در سود قائم کر کے تمام زمین و جائیداد پر قبضہ کر لیتے تھے۔ خصوصیت سے اسکی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سود کی بڑی مذمت بیان فرمائی ہے۔ اور اس کو موبقات و مہلکات میں سے ٹھہرایا ہے۔ سود خور دنیا و آخرت میں برباد ہوگا۔ اور سود دینے اور کھانے والے اور اس کا کاروبار کرنے والے ملعون ہیں۔ ❶

سود خور خون کی نہر میں سزا پائے گا۔ معراج والی حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو خون کی نہر میں دیکھا' اور ایک آدمی اس نہر کے کنارے پتھر لئے کھڑا ہے جب نہر والا شخص باہر نکلنا چاہتا ہے تو یہ پتھر اٹھا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔ وہ چیختا ہوا اپنی جگہ پر چلا جاتا ہے۔ دریافت کیا کہ یہ کون ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ سود خور ہے۔ ❷

جو دنیا میں سودی کاروبار کر کے لوگوں کا خون چوستا تھا آج وہ اسی خون کی نہر میں غوطہ زن ہے۔

عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دِرْهَمُ رِبًا يَّاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً.)) ❸

---

❶ مسلم كتاب المساقاة' باب لعن اكل الربا و مؤكله.

❷ بخاری' كتاب البيوع' باب اكل الربا و شاهده و كاتبه ۲۰۸۵

❸ طبرانی کبیر- مسند احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جان بوجھ کر ایک درہم سود کھالینا چھتیس بار زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے۔''

بہر حال سود کے پیسے کی بڑی برائی ہے جو لوگ ڈاک خانہ اور بینک میں روپیہ جمع کرا کے اس کا سود لیتے ہیں' انھیں اس کا خیال کرنا چاہیے اسی طرح جوا' سٹہ لاٹری' بیمہ' معمہ اور دلالی وغیرہ کے ذریعہ روپیہ لینا دینا حرام ہے۔ کیونکہ یہ سب اعمال شیطانی ہیں اور ان سب کی کمائی حرام کی کمائی ہے۔

اگر کوئی قرض دے یا کسی کی سفارش کر دے تو اس کے بدلہ میں ہدیہ تحفہ بھی قبول نہیں کرنا چاہئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

تاریخ کبیر للبخاری میں ہے

((اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً.)) ❶

''جب کوئی آدمی کسی کو قرض دے تو اس کا ہدیہ نہ لے۔''

کیونکہ سود ہو جانے کا احتمال ہے اور نہ سفارش کرنے کا تحفہ لینا چاہئے وہ بھی سود کے حکم میں ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((مَنْ شَفَعَ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰو.)) ❷

''جس نے سفارش کر دی اور اس نے ہدیہ دیا' پھر اس نے قبول کر لیا تو وہ سود کے ایک بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔''

دھوکہ سے روزی حاصل کرنا

مکر و فریب اور جھوٹ سے اور اصلی چیز میں نقلی ملا کر فروخت کر کے روزی کمانا سخت گناہ ہے اور ایسا کرنے والا مسلمان نہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) ❸

''جو ہم کو فریب دے وہ ہم میں سے نہیں۔''

ایک واقعہ

ایک مرتبہ ایک بازار میں آپ تشریف لے گئے غلہ کی منڈی میں دیکھا کہ غلہ فروخت ہو رہا ہے۔

❶ تاریخ الکبیر للبخاری' مشکوٰۃ (۲۸۳۲) باب الربا

❷ ابو داوٗد' کتاب الاجارۃ' باب فی الھبۃ لقضاء الحاجۃ ۳/ ۳۱۶

❸ مسلم' کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ من غشنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اس غلے کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھئے آپ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو نیچے کا غلہ گیلا تھا۔ اور اوپر کا سوکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَاهٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ.)) ❶

''غلے والے کیا معاملہ ہے۔''

اس نے کہا: بارش سے یہ غلہ بھیگ گیا تھا اوپر سے یہ خشک ڈال دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' گیلا اوپر رکھ دیتا اور سوکھا نیچے رکھتا تاکہ سب لوگ دیکھ لیتے ایسا کرنا دھوکہ دینا ہے۔ اور جو دھوکہ دے گا وہ کامل مسلمان نہیں ہے۔ مسلمان دھوکہ نہیں دیتا ہے۔

ایک روایت میں آپ نے فرمایا:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ.)) ❷

''دھوکہ باز ہم لوگوں میں سے نہیں ہے' دھوکا فریب جہنم میں لے جاتا ہے۔''

اور آپ نے ایک صحابی کو نصیحت فرمائی تھی کہ جب سودا بیچو تو فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ❸ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ بازی نہیں ہے) اور نہ ہمیں کوئی فریب ونقصان دے اور نہ ہم کسی کو دھوکہ دیں جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا:

((بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ.)) ❹

''بیچنا مسلمان کا مسلمان سے ہے۔''

یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دھوکہ نہیں دیتا ہے۔

دین تو سراسر خیر خواہی کا نام ہے۔ اسی معنی کی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ.)) ❺

''مخلص ہونا ہی دین ہے''۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ فتح الباری میں لکھا ہے کہ

---

❶ مسلم کتاب الایمان باب قول النبی ﷺ من غشنا ....

❷ طبرانی کبیر ١٠/ ١٣٨ (١٠٢٣٤)

❸ بخاری کتاب البیوع' باب ما یکرہ من الخداع فی البیع

❹ بخاری (تعلیقًا) کتاب البیوع' باب اذا بین البیعان

❺ بخاری (تعلیقًا) کتاب الایمان باب قول النبی ﷺ الدین النصیحة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کے غلام نے تین سو روپے میں ایک گھوڑا خریدا جب حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اس گھوڑے کو دیکھا تو بائع سے کہا کہ تمہارا گھوڑا تین سو سے بہتر ہے قیمت میں اضافہ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آٹھ سو روپے عنایت فرمائے۔

یہ ہے سچی ہمدردی اور سچی تجارت میں برکت ہی برکت ہے اس کے فائدے بہت ہیں اس سلسلے کی چند باتیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ ہر سوداگر اس پر غور کرے مگر فوائد و برکات بیان کرنے سے پہلے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تجارت کی اہمیت بھی بیان کردوں۔

تجارت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں دیگر اقتصادی اور معاشی چیزوں کو فراموش نہیں فرمایا۔ وہاں تجارت کے مسئلے کو بھی فروگزاشت نہیں کیا بلکہ نہایت اہتمام اور تاکید سے تجارت پر متعدد جگہ زور دیا ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو ﴾ (سورۃ بقرہ: ۲۷۵)

(اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سودی کاروبار کو حرام کیا۔)

نیز سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ﴾ (سورہ نساء: ۲۹)

(اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی رضامندی سے تجارت ہو۔)

اور تجارت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بھی فرمایا:

﴿ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ (جمعة: ۱۰)

(نماز پڑھ کر زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ کا فضل یعنی روزی تلاش کرو۔)

اور یہ بھی فرمایا:

﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ (بقرة: ۱۹۸)

(تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔)

غرض قرآن مجید نے تجارت کو فضل اور بزرگی سے تعبیر کیا ہے۔ اس لئے تجارت کرنیوالے فاضل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بزرگ ٹھہرے پہلے زمانے کے مسلمانوں نے اس پر عمل کیا اور تجارت ہی کے ذریعے سے دنیا پر چھا گئے۔ اس زمانہ میں بھی تاجر ہی سب جگہ چھائے ہوئے نظر آتے ہیں چند تاجرین کرام کا بیان بطور نصیحت ذکر کیا جاتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تجارت

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا پیشہ تجارت تھا اوران کو تجارت کے معاملہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے۔ تجارتی کاروبار میں مشغول رہنے کی وجہ سے دربار رسالت میں زیادہ ترنشست و برخاست کا موقع نہیں پاتے تھے۔ اس لئے حدیثیں ان سے بہت کم مروی ہیں اس کا انہیں خود اعتراف ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

((اَخَفِیَ عَلَیَّ ھٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِی الصَّفَقُ بِالْاَسْوَاقِ.)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ سے اس وجہ سے مخفی رہ گئیں کہ میں تجارتی کاروبار میں زیادہ مشغول رہتا تھا۔''

آپ رضی اللہ عنہ کا تجارتی کاروبار اس قدر پھیلا ہوا تھا کہ دوسرے ملکوں کے بازاروں میں اس کی نکاسی ہوتی تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑوں کی تجارت کرتے تھے خود فرماتے ہیں:

((لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَۃَ اَھْلِیْ.)) ❷

''میری قوم خوب جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت سے عاجز نہیں ہے۔''

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بہت بڑے سوداگر تھے۔ اسلام لانے سے پہلے مکہ میں تجارت کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی تجارتی کاروبار شروع کیا۔ اس سے ان کو بہت فائدہ ہوا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے۔ انہوں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے کہا میں اپنے مال کا آدھا حصہ تم کو دیتا ہوں تمہیں ہر طرح کے تصرف کا حق ہے اس پر عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

❶ بخاری کتاب' البیوع' باب خروج فی التجارۃ (٢٠٦٢)

❷ بخاری کتاب البیوع' باب کسب الرجل و عمالہٗ بیدہٖ (٢٠٧٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ.)) ❶
''اللہ تعالیٰ تمہارے مال واہل میں برکت دے تم مجھے بازار بتادو۔''

میں تجارت کر کے اپنے لئے روزی حاصل کرلوں گا۔ چنانچہ انہوں نے بازار میں سودا بیچنا شروع کیا جس سے ان کو تھوڑے ہی عرصہ میں اتنا فائدہ ہوا کہ وہ دوسروں سے بے نیاز ہو گئے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تجارت کیا کرتے تھے آپ اپنے ایک تجارتی سفر میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی آپ مشرف باسلام ہوئے اور مدینہ کو اپنا مسکن بنایا تو علاوہ تجارت کے زراعت کا مشغلہ بھی جاری رکھا اس سے اس قدر ترقی ہوئی کہ ساڑھے تین ہزار روپے روزانہ آمدنی ہوتی تھی۔ (طبقات ابن سعد قسم اول جز ۲' ۳ صفحہ ۱۵۸)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ذریعہ معاش تجارت ہی تھا اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کے مال میں عجیب برکت عطا فرمائی کہ جب بھی آپ کسی کام میں ہاتھ ڈالتے تھے' کامیابی ہی ہوتی تھی۔ (استیعاب جلد ۱' صفحہ ۲۰۰۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور انہیں فروخت کر کے روزی پیدا کرتے تھے۔

حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ خیبر میں جاگیر دی تھی لیکن ان کا اصلی ذریعہ معاش تجارت ہی تھا۔

غرض اکثر صحابہ کرام تجارت کر کے اپنی روزی پیدا کرتے تھے کسی غیر کے احسان مند نہیں ہوتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے مسلمانوں کا وظیفہ مقرر کرنا چاہا تو حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اَدِيْوَانٌ مِّثْلُ دِيْوَانِ بَنِي الْاَصْفَرِ فَاَكَلُوْا عَلَى الدِّيْوَانِ وَتَرَكُوا التَّجَارَةَ.))
''کیا رومیوں کی طرح ہمارے نام بھی رجسٹروں میں درج ہوں گے اگر ان لوگوں کے وظیفے مقرر ہو گئے تو اسی کے عادی ہو جائیں گے اور تجارت کو چھوڑ بیٹھیں گے۔''

ائمہ عظام اور تجارت

علمائے امت اور بزرگان دین نے تجارت وزراعت اور صنعت وحرفت ہی کو اپنا ذریعہ معاش بنایا تھا۔ کوئی لوہار تھا کوئی بڑھئی تھا کوئی درزی تھا' کوئی بزاز تھا' کوئی موچی تھا' کوئی جولاہا تھا' اور کوئی کسان تھا۔

---

❶ بخاری کتاب البیوع' باب ماجاء فی قول اللہ عزوجل فاذا قضیت الخ (۲۰۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سراج الامۃ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ امام شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی تجارت دور دراز ملکوں تک پھیلی ہوئی تھی۔

مشہور محدث خالد الحذاء جوتے فروخت کرتے تھے امام قدوری برتنوں کی تجارت کرتے تھے امام ربیع اور علامہ کرخی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم بڑے بڑے تاجر تھے۔ اور بڑے بڑے بادشاہوں نے تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا تھا۔

ہندوستان کے مشہور بادشاہ سلطان ناصر الدین تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد قرآن مجید لکھتے تھے اور اس کے ذریعے گزر اوقات کرتے تھے۔

غرض اللہ کے نبیوں اور رسولوں نے تجارت کی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین' تابعین اور دیگر ائمہ دین نے تجارت ہی کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کی اشاعت کی۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَجَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ.﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسلامی اخلاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ○ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ○﴾ (الاعراف: ۱۹۹-۲۰۱)

(اے نبی! آپ درگذری کے شیوہ اختیار کیجئے اور لوگوں سے اچھی بات کہیے اور نادانوں سے الگ رہیے اگر شیطان کے گدگدانے سے انتقام وغیرہ کی گدگدی آپ کے دل میں پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ لیا کیجئے کیونکہ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی شیطان کی طرف سے ان کے دل میں کوئی برا خیال آجاتا ہے تو فوراً متنبہ ہو جاتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ جاتا ہے تو اس وقت صحیح راستہ دیکھ لیتے ہیں۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو معاف اور درگذر کرنے کی تعلیم دی ہے اور یہ معاف کرنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی صفت ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی مخلوق کی غلطیوں کو درگذر کرتا رہتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو کائنات عالم کی بستی برباد ہو جائے اللہ تعالیٰ کا نام غفور، غفار، غافر اور عفو ہے اور یہ مکارم اخلاق کی بہت بڑی صفت ہے وہ اسی مکارم اخلاق کی تعلیم دینے کے لیے نبیوں اور رسولوں کو بھیجتا رہا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ.)) ❶

---

❶ مؤطا امام مالك ص ۷۰۵ كتاب الجامع باب ماجاء في حسن الخلق و مسند احمد: ۲/ ۳۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''میں حسن اخلاق کی تعلیم کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

چنانچہ آپ نے اس کی تکمیل فرما دی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴾ (سورہ القلم: ٤)

(آپ بہت بڑے خلق والے ہیں۔)

اور اس خلق کی آپ نے بہت بڑی تعریف فرمائی ہے۔

((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.)) ❶

''مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں ایمان کے کمال کا معیار جس چیز کو ٹھہرایا ہے' وہ حسن اخلاق ہے یہی وہ پھل ہے جس سے ایمان کے درخت کی پہچان ہوتی ہے۔ اسلام میں نماز اور روزہ کی جو اہمیت ہے وہ ظاہر ہے لیکن اخلاق حسنہ کو بھی ان کی قائم مقامی کا شرف کبھی کبھی حاصل ہو جاتا ہے ارشاد ہے۔

((اِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَآئِمِ اللَّيْلِ وَصَآئِمِ النَّهَارِ.)) ❷

''انسان حسن اخلاق سے وہ درجہ پا سکتا ہے جو دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔''

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نفل نمازوں میں رات بھر کی شب بیداری اور نفلی روزوں میں دن بھر کی بھوک اور پیاس سے جو درجہ حاصل ہو سکتا ہے وہ درجہ حسن خلق سے بھی حاصل ہو سکتا ہے حسن اخلاق کی یہ حیثیت اس کو ایک گونہ عبادات کی کثرت سے بڑھا دیتی ہے اسلام میں اخلاق ہی وہ معیار ہے جس سے باہم انسانوں میں درجہ اور رتبہ کا فرق نمایاں ہوتا ہے فرمایا:

((خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا.))❸

''تم میں سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

---

❶ مسند احمد: ٢/ ٢٥٠' ٤٧٢' ٥٢٧ و سنن ابی داوٗد: ٤/ ٣٥٤ كتاب السنة باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه رقم الحديث ٤٦٧٤

❷ مسند احمد: ٦/ ٩٠' ٦٤' ١٣٣' ١٨٧ و ابوداوٗد: ٤/ ٤٠٠ كتاب الادب باب فی حسن الخلق رقم الحديث ٤٧٩٠

❸ صحیح بخاری: ١/ ٥٠٣ كتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ رقم الحديث ٣٥٥٩ و مسلم: ٢/ ٢٥٥ كتاب الفضائل باب كثرة حيائه صلى الله عليه و سلم رقم الحديث ٦٠٣٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((مَا مِنْ شَیْءٍ یُّوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْاَخْلَاقِ فَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ.)) ❶

''(قیامت کی) ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی کہ حسن اخلاق والا اپنے حسن خلق سے ہمیشہ کے روزہ رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے کا درجہ حاصل کرسکتا ہے۔''

یعنی یہ کہ حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز ترازو میں نہیں اس حدیث نبوی نے پوری طرح واضح کردیا ہے کہ اسلام کی میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ گراں کوئی چیز نہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بندہ کو خدا کی طرف سے جو کچھ ملا ہے اس میں حسن اخلاق کا عطیہ سب سے بڑھ کر ہے۔

((خَیْرُ مَا اُعْطِیَ النَّاسُ خُلُقٌ حَسَنٌ.)) ❷

''لوگوں کو قدرت الٰہی کی طرف سے جو چیزیں عطا ہوئی تھیں سب سے بہتر اچھے اخلاق ہیں۔''

اس بشارت نے اخلاق حسنہ کی نعمت کو تمام انسانی نعمتوں سے بالاتر بنادیا ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا.)) ❸

''اللہ کے بندوں میں اللہ کا سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ حسن خلق خدا کی عبادت کا ذریعہ ہے اور درحقیقت رسول ﷺ کی محبت کا بھی یہی وسیلہ ہے فرمایا:

((اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ مَجَالِسَ مَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَّاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا.)) ❹

''تم میں سب سے پیارا' نشست میں مجھ سے سب سے نزدیک وہ ہیں جو خوش خلق ہیں اور مجھے ناپسند اور قیامت میں مجھ سے دور وہ ہوں گے جو تم میں بداخلاق ہیں۔''

آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں دو صحابیہ تھیں' ایک رات بھر نماز پڑھتیں دن کو روزہ رکھتیں اور صدقہ

---

❶ مسند احمد: ٦/ ٤٤٦' ٤٤٨' ٤٥١ و ابوداوٗد: ٤/ ٤٠٠ کتاب الادب باب فی حسن الخلق رقم الحدیث ٤٧٩١ ۔

❷' ❸ مسند احمد: ٤/ ٢٧٨ و مسند طیالسی ص ١٧١ رقم الحدیث ١٢٣٣ ابن حبان رقم الحدیث ٤٨٦ و ابن ماجه کتاب الطب باب ما انزل الله داء الا انزل له شفاءً رقم الحدیث ٣٤٣٦

❹ مسند احمد: ٤/ ١٩٣ و ابن حبان رقم الحدیث ٤٨٢ و ابن ابی شیبه ٨/ ٣٢٧ کتاب الادب باب ماذکر فی حسن الخلق و کراهية الفحش.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیتیں لیکن اپنی زبان درازی سے پڑوسیوں کا ناک میں دم کیے رہتیں دوسری صحابیہ صرف فرض نمازیں پڑھتیں اور غریبوں کو چند کپڑے بانٹ دیتیں لیکن کسی کو تکلیف نہ دیتیں آنحضرت ﷺ سے ان دونوں کی نسبت پوچھا گیا تو آپ نے پہلی کی نسبت فرمایا' کہ اس میں کوئی نیکی نہیں وہ اپنی بدخلقی کی سزا بھگتے گی اور دوسری کی نسبت فرمایا' کہ وہ جنتی ہوگی۔ ❶

ان دونوں بی بیوں کی سیرتوں کے جو مختلف نتیجے پیغمبر اسلام ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے ظاہر ہوئے ہیں وہ اسلام میں اخلاق کی حیثیت کو پوری طرح نمایاں کر دیتے ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے وہ کام سکھایئے جو مجھے جنت میں لے جائے فرمایا انسان کو غلامی سے آزاد کر' انسان کی گردن کو قرض کی بندھن سے چھڑا' اور ظالم رشتہ دار کا ہاتھ پکڑ' اگر یہ نہ کر سکے تو بھوکے کو کھلا' اور پیاسے کو پلا' اور نیکی بتا' اور برائی سے روک' اگر یہ نہ کر سکے تو بھلائی کے سوا اپنی زبان روک۔ ❷

غور کیجئے کہ یہ حدیث اخلاقی عظمت کو کہاں تک بڑھا رہی ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خُلُقًا.)) ❸

"رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ خلیق تھے۔"

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اس کے باوجود اپنے لیے حسن خلق کی یہ دعا مانگتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.)) ❹

"اے اللہ! جس طرح تو نے میری بناوٹ اچھی بنائی ہے تو میری عادت کو اچھی بنا دے۔"

یہ دعا اس لیے ہے کہ اخلاق حسنہ درحقیقت صفات الٰہی کا سایہ وظل ہے اور اسی کی صفات کاملہ کے ادنیٰ

---

❶ مسند احمد: ٢/ ٤٤٠ و ابن حبان موارد ص ٥٠٣ كتاب البر و الصلة باب ماجاء في اصحاب و الجيران رقم الحديث ٢٠٥٤

❷ مسند احمد: ٤/ ٢٩٩ و بيهقي ١٠/ ٢٧٣' دارقطني ٢/ ١٣٥

❸ صحيح بخاري: ١/ ٥٠٢ كتاب المناقب باب صفة النبي ﷺ رقم الحديث ٣٥٨٩
صحيح مسلم: ٢/ ٢٥٨ كتاب الفضائل باب في صفة النبي ﷺ رقم الحديث ٦٠٦٦

❹ مسند احمد: ٢/ ٦٨ [illegible] الترغيب: ٣/ ٤١٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترین مظاہر ہیں۔

ہم ان ہی صفات و اخلاق کو اچھا کہتے ہیں جو صفات ربانی کا عکس ہیں اور ان ہی کو برا سمجھتے ہیں جو خدا کی صفات کے منافی ہیں البتہ یہ بات ظاہر ہے کہ خدا کی بعض خاص صفتیں ایسی بھی ہیں جو اسی کے ساتھ مخصوص ہیں اور جن کا تصور بھی دوسرے میں نہیں کیا جا سکتا جیسے اس کا واحد ہونا خالق ہونا نیز ایسی پر جلال صفتیں ہیں جو صرف خدا ہی کو زیبا ہیں جیسے اس کی کبریائی او بڑائی وغیرہ اس قسم کی صفات کا بندہ میں کمال یہ ہے کہ ان کی مقابل کی صفتیں اس میں پیدا ہوں خدا کی کبریائی کے مقابلہ میں بندہ میں خاکساری اور تواضع ہو اور خدا کی بلندی کے مقابلہ میں پستی اور فروتنی ہو الغرض اسلام نے انسان کی روحانی تکمیل کا ذریعہ اخلاق کو اسی لیے قرار دیا ہے کہ وہ صفات الٰہی کے انوار کے کسب وفیض کا سبب ہے ہم جس حد تک اس کسب فیض میں ترقی کریں گے ہماری روحانی ترقی کا سلسلہ جاری رہے گا اور یہی زندگی کی روحانی سیر کی آخری منزل ہے اخلاق کا اس سے بلند تر تخیل ممکن نہیں ہے۔

اخلاق حسنہ اور قرآن مجید

سارا قرآن مجید خلق عظیم کا داعی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے بارے میں فرماتی ہیں کہ آپ کا خلق قرآن ہی تھا۔ ❶

یعنی جو قرآن مجید میں الفاظ کی صورت میں ہے وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بصورت عمل تھا اگر غریبوں اور مسکینوں کی امداد و اعانت کا حکم دیا تو پہلے خود اس فرض کو ادا کیا خود بھوکے رہے اور دوسروں کو کھلا دیا اگر آپ نے اپنے دشمنوں اور قاتلوں کے معاف کرنے کی نصیحت کی تو پہلے خود اپنے قاتلوں اور دشمنوں کو معاف کیا کھانے میں زہر دینے والوں سے درگذر کیا اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیا جنہوں نے آپ پر تیر برسائے اور تلواریں چلائیں مسلح ہو کر بھی کبھی ان پر ہاتھ نہیں اٹھایا کپڑوں کی شدید ضرورت کے وقت میں بھی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑا مانگا خود اپنی چادر اتار کر اس کے حوالے کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور خلیق بندوں کی مندرجہ ذیل آیتوں میں یہ شان بتائی ہے۔

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا ○ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ وَّالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا

---

❶ صحيح مسلم: كتاب صلوٰة المسافرين باب جامع صلوٰة الليل ومن نام عنه او مرض ...... رقم الحديث ١٧٣٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَ إِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝﴾ (سورة الفرقان: ٦٣- ٧٧)

(اور رحمان کے سچے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے اپنی سی بات کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں سلام ہے اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم سے جہنم کے عذاب کو ہٹا دے کہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے وہ برا ٹھکانا اور برا مقام ہے اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخیلی کا مظاہر کرتے ہیں اور درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا وہ بغیر حق کے قتل نہیں کرتے اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا اس قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے اور جو شخص توبہ کر لے اور نیک عمل کرے تو وہ حقیقتاً خدا کی طرف سچا رجوع کرتا ہے اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغویت پر ان کا گذر ہوتا ہے وہ بزرگانہ طور پر گذر جاتے ہیں اور جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے اور یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہماری بیویوں اور ہمارے بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بالا خانے دیے جائیں گے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے کہہ دے اگر تمہاری التجا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پرواہ نہ کرتا تم تو جھٹلا چکے اب عنقریب اس کی سزا تم کو چمٹ جانے والی ہے۔)

www.Kita...Sunnat.com

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اخلاق کریمانہ کی بعض اہم باتوں کو بیان فرمایا ہے جو غور و عمل کے لائق ہے اور سورہ بنی اسرائیل میں بھی عبادت' ریاضت اور اطاعت والدین اور قرابتداروں محتاجوں کی امداد کی نصیحت اور اسراف وفضول خرچی کی مذمت بخل اولاد کشی بدکاری کسی بے گناہ کی جان لینے اور یتیموں کو ستانے کی ممانعت کی اس کے بعد ایفائے عہد کرنے ٹھیک ٹھیک ناپنے تولنے کا تاکیدی کا حکم دیا ہے اور زمین پر اکڑ کر اور اترا کر چلنے سے منع فرمایا ہے ان آیتوں کو غور سے پڑھیے اور سمجھئے۔

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۝ اِنَّكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳ - ۳۹)

(اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرنا اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے ہوں تک نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رہنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر ویسے ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے رشتے داروں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھول دیا کر کہ پھر ملامت کیا ہوا اور پچھتا تا ہوا بیٹھ جائے یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالا کرو ان کو اور تم کو ہم ہی روزیاں دیتے ہیں یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں مار ڈالا جائے تو ہم نے اس کے وارثوں کو طاقت دے رکھی ہے پس اسے چاہیے کہ مار ڈالنے میں زیادتی نہ کرے بیشک وہ مدد کیا گیا ہے یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز اس طریقے کے جو بہتر ہے یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور وعدے پورے کیا کرو کیونکہ قول وقرار کی باز پرس ہونے والی ہے اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے سوال کیا جائے گا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر کیونکہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے اور سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک سخت ناپسند ہے یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری تو خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندہ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔)

اخلاق حسنہ اور نیکی

نیکی اور بھلائی اخلاق حسنہ کی بہترین قسموں میں سے ایک قسم ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۝﴾ (البقرۃ : ۱۷۷)

(ساری بھلائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے سے ہی نہیں بلکہ حقیقتاً بھلا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر فرشتوں اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو اس کی محبت میں مال خرچ کرے۔ قرابت داروں یتیموں مسکینوں مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرے۔ نماز کی پابندی کرے۔ اور زکوۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے۔ تب اسے پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔)

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حق اللہ اور حق العباد کی ادائیگی اخلاق حسنہ کی روح اور جان ہے یعنی ہر حق والے کو پورا حق ادا کرنا اور جو جس درجے کے لائق ہے اس کو اسی درجہ پر رکھنا یہی عدل اور انصاف اور خدا کا امر اور اطاعت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۝﴾ (النحل: ۹۰ - ۹۱)

(اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نا معقول کام سے اور سرکشی سے تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو اور پورا کرو عہد

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ کا جب آپس میں عہد کرو اور نہ توڑ وقسموں کو پکا کرنے کے بعد اور تم نے کیا ہے اللہ کو ضامن اپنا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور تین چیزوں سے منع فرمایا ہے اس کے ساتھ ایفائے عہد کی بھی تاکید فرمائی ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اخلاق حسنہ کے سمندر کو ایک کوزے میں بند کر دیا ہے فطری اور اصولی طور پر اجمالی حیثیت سے سب باتیں آ گئی ہیں جن تین چیزوں کا خدا نے حکم دیا ہے وہ یہ ہیں عدل واحسان ایتاء ذی القربی عدل کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کے تمام عقائد اعمال' اخلاق' معاملات' جذبات' اعتدال وانصاف کے ترازو میں تلے ہوں افراط وتفریط سے کوئی پلہ جھکنے یا اٹھنے نہ پائے سخت سے سخت دشمن کے ساتھ بھی معاملہ کرے تو انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو جو بات اپنے لیے پسند نہ کرتا ہو اپنے بھائی کے لیے بھی پسند نہ کرے احسان کے معنی یہ ہیں کہ انسان بذات خود نیکی اور بھلائی کا پیکر بن کر دوسروں کا بھلا چاہے مقام عدل وانصاف سے ذرا بلند ہو کر فضل وعفو اور تلطف وترحم کی خو اختیار کرے فرض ادا کرنے کے بعد تطوع وتبرع کی طرف قدم بڑھائے انصاف کے ساتھ مروت کو جمع کرے اور یقین رکھے کہ جو بھلائی کرے گا خدا اسے دیکھ رہا ہے ادھر سے بھلائی کا جواب ضرور بھلائی کی صورت میں ملے گا ﴿هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ.﴾ (سورہ رحمن: ۲۰)

یہ دونوں خصلتیں یعنی عدل واحسان یا بالفاظ دیگر انصاف ومروت تمہارے اپنے نفس اور ہر ایک خویش وبیگانہ اور دوست دشمن سے متعلق تھیں لیکن اقارب کا حق اجانب سے کچھ زائد ہے جو تعلقات قرابت قدرت نے باہم رکھ دیے ہیں انہیں نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ اقارب کی ہمدردی اور ان کے ساتھ مروت واحسان اجانب سے کچھ بڑھ کر ہونا چاہیے گویا احسان کے بعد ذوی القربی کا بالتخصیص ذکر کر کے متنبہ فرما دیا کہ عدل وانصاف تو سب کے لیے یکساں ہے لیکن مروت واحسان کے بعض مواقع بعض سے زیادہ رعایت واہتمام کے قابل ہیں فرق مراتب کو فراموش کرنا ایک طرح قدرت کے قائم کیے ہوئے قوانین میں دخل اندازی ہے ان تینوں لفظوں کی ہمہ گیری کو پیش نظر رکھتے ہوئے سمجھ دار آدمی فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ کون سی فطری خوبی بھلائی اور نیکی دنیا میں رہ گئی ہے جو ان تین فطری اصولوں کے احاطہ سے باہر ہو (فللہ الحمد و المنة)

منع بھی تین چیزوں سے کیا ہے فحشاء' منکر' بغی ' کیونکہ انسانی قوتیں تین ہیں جن کے بے موقع اور غلط استعمال سے ساری خرابیاں اور برائیاں پیدا ہوتی ہیں قوت شہوت بہیمیہ شہوانیہ قوت وہمیہ شیطانیہ اور قوت سبعیہ غالباً فحشاء سے وہ بے حیائی مراد ہے جن کا منشا شہوت وبہیمیت کی افراط ہو منکر معروف کی ضد ہے یعنی نامعقول کام جن پر فطرت سلیمہ اور عقل صحیح انکار کرے گویا قوت وہمیہ شیطانیہ کے غلبہ سے قوت عقلیہ ملکیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دب جائے تیسری چیز ''بغی'' ہے یعنی سرکش کر کے حد سے نکل جانا ظلم وتعدی پر کمر بستہ ہو کر درندوں کی طرح کھانے پھاڑنے کو دوڑنا اور دوسروں کے جان و مال یا آبرو لوٹنے کے واسطے دست درازی کرنا اس قسم کی تمام حرکات قوت سبعیہ غضبیہ کے بے جا استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

الحاصل آیت میں تنبیہ فرما دی کہ انسان جب تک ان تینوں قوتوں کو قابو میں نہ رکھے اور قوت عقلیہ ملکیہ کو ان سب پر حاکم نہ بنائے مہذب اور پاک نہیں ہوسکتا۔

اکثم بن صفی نے اسی آیت کریمہ کو سن کر اپنی قوم سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ یہ پیغمبر تمام عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کا حکم دیتے ہیں۔ اور کمینہ اخلاق و اعمال سے روکتے ہیں تو تم اس کے ماننے میں جلدی کرو ((فَكُونُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ رُؤُسًا وَلَا تَكُونُوا فِيهِ أَذْنَابًا)) ''یعنی تم اس سلسلہ میں سر بنو دم نہ بنو۔''

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کو سن کر میرے دل میں ایمان راسخ ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزین ہوئی۔

کتاب اور سنت میں اخلاقی باتوں کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور ہر ایک کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے ان اخلاقی باتوں کی بہت لمبی فہرست ہے قرآنی اخلاق کی اجمالی فہرست ذیل میں بیان کرنے کے بعد احادیث کی اخلاقی اور اجمالی فہرست بیان کریں گے اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ان اخلاقیات کو پڑھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

قرآنی اخلاق

سچ بولنا' جھوٹ کی برائی' علم بے عمل کی مذمت' عام عفو درگذر' توکل' صبر' شکر' حق پر استقامت' خدا کی راہ میں جان دینا' سخاوت اور خیرات کا حکم بخل کی برائی' اسراف اور فضول خرچی کی ممانعت' میانہ روی کی تاکید عزیزوں قرابت داروں یتیموں مسکینوں اور پڑسیوں کے ساتھ نیکی' مسافروں' سائلوں اور عزیزوں کے امداد غلاموں اور قیدیوں کے ساتھ احسان فخر اور غرور کی برائی امانتداری وعدہ کا ایفاء کرنا عہد کا پورا کرنا معاہدوں کا لحاظ رکھنا صدقہ وخیرات نیکی اور بھلائی کی بات کرنا آپس میں لوگوں کے درمیان محبت پیدا کرنا کسی کو برا بھلا نہ کہنا کسی کو نہ چڑانا نہ برے ناموں سے یاد کرنا والدین کی خدمت واطاعت ملاقاتوں میں باہم بھلائی اور سلامتی کی دعا کرنا حق گوئی انصاف پسندی سچی گواہی دینا گواہی کو نہ چھپانا جھوٹی گواہی کا دل کی گناہ گاری پر اثر' نرمی سے بات کرنا' زمین پر اکڑ کر نہ چلنا' صلح جوئی' اتفاق واتحاد' ایمانی برادری' انسانی برادری' اکل حلال' روزی خود حاصل کرنا' تجارت گداگری کی ممانعت' لوگوں کو اچھی بات کی تعلیم دینا' اور بری بات سے روکنا' اولاد کشی' خودکشی اور کسی دوسرے کی ناحق جان لینے کی ممانعت' یتیم کی کفالت اس کے مال وجان کی نیک نیتی کے ساتھ حفاظت' ناپ اور تول میں بے ایمانی نہ کرنا' ملک میں فساد برپا نہ کرنا' بے شرمی کی بات سے روکنا' زنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی حرمت آنکھیں نیچی رکھنا' کسی کے گھر بغیر اجازت داخل نہ ہونا' ستر اور حجاب' خیانت کی برائی آنکھ کان اور دل کی باز پرس' نیکی کا کام کرنا لغو سے اعراض' امانت اور عہد کی رعایت' ایثار' تحمل دوسروں کو معاف کرنا' دشمنوں سے درگذر بدی کے بدلے نیکی کرنا' غصہ کی برائی مناظروں اور مخالفوں سے گفتگو میں آداب کا لحاظ' مشرکوں کے بتوں تک کو برا نہ کہنا' فیصلہ میں عدل وانصاف' دشمنوں تک سے عدل وانصاف' صدقہ وخیرات کے بعد لوگوں پر احسان دھرنے کی برائی الا اپنے کی مذمت' فسق اور فجور سے نفرت' چوری ڈاکہ رہزنی اور دوسروں کے مال کو بے ایمانی سے لینے کی ممانعت' دل کا تقویٰ اور پاکیزگی پاک بازی جتانے کی برائی' رفتار میں وقار ومتانت' مجالس میں حسن اخلاق' ضعیفوں کمزوروں اور عورتوں کے ساتھ نیکی' شوہر کی اطاعت بیوی کا حق ادا کرنا' ناحق قسم کھانے کی برائی' چغلی خوری طعنہ زنی اور تہمت دھرنے کی ممانعت' جسم وجان اور کپڑوں کی پاکیزگی اور طہارت' شرم گاہوں کی ستر پوشی' سائل کو نہ جھڑکنا' یتیم کو نہ دبانا خدا کی نعمت کو ظاہر کرنا' غیبت نہ کرنا' بدگمانی نہ کرنا' سب پر رحم کرنا' ریا اور نمائش کی ناپسندیدگی قرض دینا' قرض معاف کرنا' سود اور رشوت کی ممانعت' ثبات قدمی' استقلال اور شجاعت وبہادری کی خوبی' لڑائی کے میدان سے نامردی سے بھاگ کھڑے ہونے کی برائی شراب پینے اور جوا کھیلنے کی ممانعت' بھوکوں کو کھانا کھلانا' ظاہری باطنی اور ہر قسم کے بے شرمی کی باتوں سے پرہیز' بے غرض نیکی کرنا' مال ودولت سے محبت نہ کرنا' ظلم سے منع کرنا' لوگوں سے بے رحمی نہ کرنا' گناہ سے بچنا' ایک دوسرے کو حق پر قائم رکھنے کی فہمائش' معاملات میں سچائی اور دیانت داری وغیرہ' اگر ان سب کے ثبوت میں قرآن مجید کی آیتیں لکھی جائیں تو ایک دفتر ناکافی ہوگا اگر آپ عالم باعمل ہیں تو قرآن مجید سے ان آیتوں کو تلاش کر سکتے ہیں اب آپ احادیث کے اخلاقیات کی اجمالی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

احادیث کے اخلاقیات کی اجمالی فہرست

صلہ رحمی' ماں باپ کے ساتھ سلوک' بچوں سے محبت' چھوٹوں کی محبت اور بڑوں کی عزت' اپنے بھائی کے لیے اپنے ہی مانند چاہنا' ہمسائے کے ساتھ سلوک غلاموں کا قصور معاف کرنا' اہل وعیال کی پرورش' یتیموں کی پرورش' بیوہ کی خبر گیری' حاجتمند کی امداد' اندھوں کی دستگیری' عام انسانوں کے ساتھ ہمدردی' قرض داروں پر احسان' فریادیوں کی فریاد رسی' خلق کو نفع رسانی' مسلمانوں کی خیر اخواہی' جانوروں پر شفقت اور محسنوں کی شکر گذاری' ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق' بیماروں کی خدمت وعیادت' رشک وحسد کی ممانعت' شجاعت بہادری لڑائی کے میدان سے بھاگنے کی برائی' امیر وامام کی اطاعت' مداومت عمل' اپنے ہاتھ سے کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرنا‘ شیریں کلامی‘ خوش خلقی‘ فیاضی‘ بدزبانی سے اجتناب‘ مہمان نوازی‘ شرم وحیا‘ حلم ووقار غصہ کو ضبط کرنا‘ عفوودرگذر‘ صبروتحمل‘ حسب ونسب پر فخر اور قمار بازی کی مذمت‘ بدگمانی کی برائی‘ کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہونا‘ دوسروں کے گھر جا کر ادھر ادھر نہ دیکھنا‘ دوسرے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے بددعا کرنا‘ رفق ونرمی قناعت استغفار‘ گداگری کی ممانعت‘ تہمت لگانے کی برائی‘ غیبت کی ممانعت‘ اپنے گناہوں کی پردہ پوشی‘ اپنے بھائیوں کے عیوب پر پردہ ڈالنا‘ چغل خوری کی ممانعت‘ بغض اور کینہ کی ممانعت‘ دوسرے کی ٹوہ لگانے کی ممانعت‘ کبروغرور کی مذمت‘ ہنسی مذاق کی برائی‘ رازداری‘ تواضع وخاکساری‘ امانتداری‘ گالی کی ممانعت‘ منہ پر مدح وستایش کی ممانعت‘ نفس انسانی کا احترام‘ ظلم کی ممانعت‘ عدل وانصاف‘ تعصب کی ممانعت‘ سخت گیری کی ممانعت‘ غم خواری وغم گساری‘ توکل‘ لالچ کی برائی‘ رضا بالقدر‘ ماتم کی ممانعت‘ قمار بازی کی ممانعت‘ سچائی کی ہدایت اور جھوٹ کی ممانعت‘ جھوٹی گواہی کی ممانعت‘ جھگڑا اور فساد کرنے کی ممانعت‘ باہم مصالحت کرانا‘ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہے‘ منافقت اور دورخی چال کی ممانعت‘ وعدہ خلافی کی ممانعت‘ خیانت اور فریب کی ممانعت‘ شراب خوری اور زناکاری اور چوری کی ممانعت‘ طہارت اور صفائی‘ دوست واحباب کی ملاقات‘ سلام وتحیہ‘ مصافحہ ومعانقہ‘ دیگر آداب ملاقات‘ آداب مجلس‘ آداب طعام‘ آداب لباس‘ آداب نشست وبرخاست‘ خانہ داری کے آداب‘ سونے جاگنے کے آداب‘ عورتوں کے متعلق خاص آداب واخلاق اور سلوک کے احکام۔

اگر ان سب کی حدیثیں لکھی جائیں تو بہت لمبا مضمون ہو جائے گا ہم نے اسلامی اخلاق وآداب کے بارے میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس میں ان سب کا مدلل بیان آیا ہے طالب اخلاق کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے اور سیرت النبی کے اخلاق کا حصہ جو پانچویں جلد میں ہے اسی طرح دوسری اخلاقیات کی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔

غور کرنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ اسلام کے ہر ہر حکم میں اخلاق مضمر ہے یہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ اس نے حسن اخلاق کے تمام پہلوؤں کو بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے:

((بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ.)) ❶

''میں حسن اخلاق کی تعلیم کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

آئندہ ہم انشاء اللہ نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ کو مستقل ایک خطبہ میں بیان کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی ﷺ کے اخلاق حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

---

❶ مؤطا امام مالك ص ٧٠٥ كتاب الجامع باب ماجاء في حسن الخلق و مسند احمد: ٢/ ٣٨١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حقوق العباد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَالْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ o وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ج وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا ط کَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ. ﴾ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے' دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا' اللہ کی رسی سب مل کر مضبوط تھام لو' اور پھوٹ نہ ڈالو اور خدا کی اس وقت کی نعمت کو یاد رکھو' جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال کر اپنی مہربانی سے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے اس نے تمہیں بچا لیا' اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے' تاکہ تم راہ پاؤ۔)

اللہ تعالیٰ سے پورا پورا ڈرنا یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اس کی نافرمانی نہ کی جائے اس کا ذکر کیا جائے اور اس کی یاد نہ بھلائی جائے اس کا شکر کیا جائے اور کفر نہ کیا جائے اور مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا چاہئے' اللہ کی مضبوط رسی کو مل کر مضبوطی سے تھامے رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں محبت والفت ڈال دی ہے جس کی وجہ سے سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں' یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے' اس احسان کا بدلہ احسان ہے کہ آپس میں مل جل کر رہیں اور دشمنی اور بغض نہ رکھیں اور انسانی حقوق جو انسان ہونے کے تعلق سے ایک دوسرے پر ہیں' انہیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کسی کی حق تلفی کرنا ظلم اور جرم عظیم ہے جس کا جیسا کچھ حق ہے رتی رتی ادا کرنا چاہئے کیونکہ جب انسان اپنے نفس کا حق ادا کرے گا' تو دوسرے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حق کو فراموش نہیں کرے گا۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں کثرت سے نفلی روزے رکھتا اور نفلی نمازیں پڑھتا تھا' جب آنحضرت ﷺ کی اطلاع ہوئی تو فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَ اَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ إِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ إِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ إِنْ يَّحْسِبَكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ اَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ.)) ❶

''تو ایسا مت کر' روزہ رکھ اور افطار بھی کر' رات کو کھڑا ہو اور سو بھی' کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے' تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس کرتے ہیں' کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا (تین کے تیس ہوئے) تو گویا ساری عمر روزے رکھے۔''

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ ' وَّلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَةٍ وَّإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ.)) ❷

''جس نے اپنے کسی بھائی پر کسی طرح کا ظلم کیا ہو' یعنی اس کی آبرو ریزی کی ہو یا مال وغیرہ چھین لیا ہو' تو آج اس سے اس ظلم کو معاف کرا لے اس سے پہلے کہ دینار و درہم کچھ پاس نہ ہوں گے اور معاف نہ کرایا تو قیامت کے دن اگر اس (ظالم) کے پاس نیک عمل ہوں گے' تو بقدر ظلم اس سے چھین لئے جائیں گے اور نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے۔''

(۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ إِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ.)) ❸

''(قیامت کے دن) حق داروں کے حقوق ضرور ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ کی

❶ بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم

❷ بخاری کتاب المظالم باب من کانت له مظلمة

❸ مسلم کتاب البر باب تحریم الظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بکری کا سینگدار بکری سے قصاص لیا جائے گا۔"

جب جانوروں تک کا حساب ہو گا تو انسانوں سے تو ضروری ہی حساب لیا جائے گا۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْھَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ.)) ❶

"جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نقد جنس کچھ نہ ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میری امت میں درحقیقت وہ مفلس ہے' جو قیامت کے روز نیک اعمال نماز' روزہ' زکوۃ وغیرہ لے کر حاضر ہو گا اور ایسی حالت میں حاضر ہو گا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی کسی کو تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال ہضم کر لیا ہو گا' کسی کی خونریزی کی ہوگی' یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہو گا' تو جس شخص کو مثلاً اس نے گالی دی ہوگی' اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو مثلاً جس کو اس نے مارا پیٹا تھا باقی نیکیاں دے دی جائیں گی' پھر اگر ان مظالم کے ادا ہونے سے پہلے جو اس پر ہیں' اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں' تو ان مظلوموں کے گناہ اس ظالم کے سر ڈال دیئے جائیں گے' پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔"

دنیا میں جو دوسروں کی حق تلفی کریں گے اور کسی حیلے بہانے سے دوسروں کی چیزوں کو اپنا لیں گے تو قیامت کے روز وہی چیز لے کر حاضر ہوں گے جس کا اسے پورا پورا بدلہ ملے گا' قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰی كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ. ﴾ (سورة آل عمران: ۱۶۱)

(جو شخص خیانت کرے گا وہ خیانت کردہ چیز قیامت کے دن لے کر آئے گا' پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا' ذرہ برابر حق تلفی نہ کی جائے گی۔)

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز وعظ کے لئے کھڑے ہوئے' تو اس وعظ میں خیانت و چوری کا خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا اور اس کا گناہ اور اس کی بڑی مذمت بیان فرمائی'

❶ مسلم كتاب البر باب تحريم الظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چنانچہ ارشاد فرمایا' میں تم کو قیامت کے دن اس حال میں ہرگز نہ پاؤں' کہ تم میں کوئی اپنی گردن پر اونٹ لادے ہوئے آ رہا ہو' اور وہ بلبلا تا ہو' یعنی غنیمت وغیرہ کے مال میں سے اونٹ کی خیانت کی ہوگی اور چرا لیا ہوگا تو اس اونٹ کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے میرے سامنے سفارش کے لئے آئے گا' اور کہے گا یا رسول اللہ! میری امداد فرمایئے' تو اس وقت میں اس کو صاف جواب دے دوں گا' کہ میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' اور نہ تیری امداد کر سکتا ہوں دنیا میں میں نے یہ بات پہنچا دی تھی' کہ جو چوری کرے گا' وہ اسی چیز کو لے کر خدا کے سامنے حاضر ہوگا' میں اس کی حمایت نہ کروں گا' اور ہرگز نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر گھوڑا لئے ہوئے آ رہا ہو' اور گھوڑا ہنہنا کر آواز کرتا ہو' کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ چوری کا گھوڑا ہے' وہ میرے پاس آ کر کہے گا یا رسول اللہ! میری امداد کیجئے' تو میں اس سے کہوں گا' میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' میں دنیا میں تم کو حکم پہنچا چکا تھا۔

پھر آپ نے فرمایا' کہ میں تم کو ہرگز نہ پاؤں' کہ کوئی قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے ہوئے آ رہا ہو' اس بکری کی آواز ہوگی' وہ میرے پاس آئے گا اور کہے گا یا رسول اللہ! میری امداد فرمائیں' میں کہوں گا کہ میں تیری کچھ امداد نہیں کر سکتا' میں یہ حکم تجھ کو پہنچا چکا ہوں' پھر فرمایا ہرگز تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں' کہ وہ قیامت کے دن کسی انسان غلام وغیرہ کو لادے ہوگا' وہ چیختا ہوگا' میرے پاس آ کر کہے گا' یا رسول اللہ! میری امداد کیجئے' میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا' میں یہ حکم دنیا میں تجھے پہنچا چکا تھا' پھر ارشاد فرمایا' میں ہرگز نہ پاؤں تم کو اس حالت میں کہ قیامت کے دن کوئی شخص اپنی گردن پر کپڑا لادے ہوئے آئے گا' یعنی دنیا میں اس نے غنیمت کے مال میں سے کپڑے کی خیانت کر لی تھی' یا کسی کا کپڑا چرا لیا تھا' یا بغیر حق کے غیروں کے کپڑے پہنے تھے' وہ کپڑے ہلتے اور حرکت کرتے ہوں گے' وہ کہے گا یا رسول اللہ ﷺ میری امداد کیجئے' میں کہوں گا' کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا ہوں' میں یہ حکم دنیا میں پہنچا چکا تھا' پھر فرمایا میں تم کو قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں' کہ کوئی اپنی گردن پر بے زبان چیزیں مثلاً سونا' چاندی وغیرہ لادے ہوئے آئے گا وہ کہے گا' یا رسول اللہ میری امداد کیجئے' تو میں کہوں گا' کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا' دنیا میں یہ حکم میں پہنچا چکا تھا۔ ❶

(۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت شریفہ تھی' کہ جب جہاد میں غنیمت کا مال حاصل ہوتا تھا' آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے تھے' کہ لشکر میں اعلان کر دو' کہ جس کے

---

❶ بخاری کتاب الجهاد باب الغلول

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پاس غنیمت کے مال میں سے کچھ بھی ہو وہ لاکر جمع کر دے چنانچہ سب لاکر جمع کر دیتے تھے آپ پانچواں حصہ نکال کر باقی کو سب میں تقسیم کر دیتے تھے' ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کے تقسیم کرنے کے بعد ایک صاحب بال کی لگام لئے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ غنیمت میں سے لے لی تھی' آپ نے فرمایا۔ ((اَسَمِعْتَ بِلَالاً نَادٰی ثَلَاثًا)) الخ '' کیا تم نے بلال رضی اللہ عنہ کی تین مرتبہ منادی سنی تھی' اس نے عرض کیا یارسول اللہ سنی تھی' آپ نے فرمایا' اس وقت لانے سے کس چیز نے منع کیا تھا' اس نے کوئی معذرت بیان کی' جو قابل قبول نہیں تھی' آپ نے فرمایا:۔

((کُنْ اَنْتَ تَجِیْئُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَمْ اَقْبَلْہُ عَنْکَ.)) ❶

''یعنی تم ہی اس کو اپنے پاس رکھو' قیامت کے دن اس کو لاؤ گے آج میں اس کو قبول نہیں کرتا۔''

(۷) اسی طرح سے ایک مرتبہ آپ کے ایک خادم نے غنیمت کے مال میں سے ایک چادر چرالی تھی جہاد میں تیر لگنے سے شہید ہو گیا' لوگوں نے اسکے مرنے پر مبارک باد دی' کہ جنت مبارک ہو یعنی شہید ہو گیا' جنت میں جائے گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ الَّتِیْ اَخَذَھَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ تَشْعَلُ عَلَیْہِ نَارًا.)) ❷

''ہرگز نہیں' خدا کی قسم! جس چادر کو خیبر کی جنگ میں اس نے چرالیا تھا' اس حال میں کہ وہ تقسیم نہیں ہوئی تھی' وہ چادر اس غلام پر دوزخ کی آگ بھڑکا رہی ہے۔''

یعنی ایک چادر کی خیانت کی وجہ سے وہ دوزخ میں گیا' جب لوگوں نے اس کو سنا' تو ایک صاحب اٹھے چمڑے کے ایک یا دو تسمے حضور کے سامنے پیش کر دیئے' آپ نے فرمایا یہ ایک یا دو آگ کے تسمے ہیں۔ ❸

پڑوسی اپنا رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار' مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہمسائیگی اور پڑوس میں سب برابر ہیں اور ہمسائیگی کے حقوق بھی ایک دوسرے پر ہیں' جن کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے' قرآن اور حدیث میں اس کی بڑی اہمیت آئی ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ﴾ (النساء: ۳۶)

(اور خدا نے ہمسایہ قریب اور ہمسایہ بے گانہ اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم

---

❶ ابوداؤد: ۳/ ۲۱ کتاب الجهاد باب فی الغلول اذا كان يسيرا يتركه الامام ولا يحرّق

❷ بخاری کتاب المغازی باب غزوة خيبر

❸ بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیا ہے۔)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ.)) ❶

''جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے (بلکہ اس کے ساتھ نیک سلوک کرے اور مہربانی سے پیش آئے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے' تو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کو ستانا حرام ہے' پڑوسی کو ستانے والا جنت میں نہیں جائے گا' آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.)) ❷

''وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے امن میں نہ ہو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا' کہ فلاں عورت زیادہ نماز پڑھتی ہے اور صدقہ خیرات کرتی ہے اور زیادہ روزے رکھتی ہے لیکن وہ اپنے ہمسائے کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے تو آپ نے فرمایا وہ عورت جہنمی ہے۔ ❸

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ.)) ❹

''وہ مومن کامل نہیں ہے جو خود آسودہ ہو اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ حضرت جبرئیل نے مجھے پڑوسی کے حقوق کی اتنی تاکید فرمائی کہ میں نے سمجھا کہ اس کو وراثت کا حق دلائیں گے۔ ❺

اور آپ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ افضل ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو' اور

❶ بخاری کتاب الادب باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ

❷ مسند احمد: ٣/ ١٥٤ الترغیب ٣/ ٣٥٤

❸ مسند احمد: ٢/ ٤٤٠ مستدرك حاکم ٤/ ١٦٦

❹ مسند ابویعلی: ٣/ ١٥١ (٢٦٩١)

❺ بخاری کتاب الادب باب الوصاة بالجار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پڑوسیوں میں سے وہ بہتر ہے' جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہو۔ ❶

اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خدا کے سامنے دو پڑوسی پیش ہوں گے جنہوں نے ایک دوسرے کے حق کو ادا نہیں کیا تھا۔ ❷

بہرحال ہمسائے کے بڑے حقوق ہیں (۱) اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے (۲) نہ اس سے بے ہودہ گوئی کی جائے (۳) خوشی کے وقت اسے مبارک باد دی جائے (۴) اس کی بیماری میں بیمار پرسی کی جائے (۵) مصیبت میں اس کی مدد کی جائے (۶) اس کے عیبوں کو چھپایا جائے (۷) اس کی بیوی اور بچوں کو بری نگاہ سے نہ دیکھا جائے (۸) اس کو تحفہ تحائف سے نوازا جائے۔

یتیموں کا حق

دیگر انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ یتیموں کا حق ادا کرنا ضروری ہے' یتیم وہ کمسن بچہ ہے' جو اپنے باپ کے سایہ سے محروم ہو گیا ہو' یعنی باپ کا انتقال ہو گیا ہو' باپ کے مرنے سے یتیم بچوں کی زندگی بے سہارا اور بے یار و مددگار ہو جاتی ہے' ان کی تعلیم و تربیت کرنے والا' ان کے سر پر دست شفقت پھیرنے والا' اور ان کا پرسان حال کوئی نہیں ہوتا' اس لئے ان کی دلجوئی اور خدمت کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب اور مرتبہ ہے' یتیم کی خدمت کرنے والے جنت میں رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہوں گے حدیث شریف میں ہے کہ:

((اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا.)) ❸

''میں اور یتیم کی پرورش کا ذمہ دار دونوں جنت میں اس طرح ساتھ رہیں گے' جس طرح یہ دونوں انگلیاں ہیں' یعنی شہادت والی اور درمیان کی انگلی اور ان دونوں کے درمیان فاصلہ رکھا۔''

اس حدیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی خدمت کرنا کتنا بڑا ثواب ہے قرآن مجید میں بھی متعدد جگہ یتیم کا بیان آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ ﴾ (سورة الضحى: ۹)

(یتیم کو مت دباؤ اور اس کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ۔)

اور ان کے مال مت کھاؤ' جو لوگ یتیم کی خدمت اور عزت نہیں کرتے' ان کے اوپر عذاب نازل ہوتا

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۱۶۸

❷ مسند احمد: ٤/ ۱۵۱

❸ بخاری کتاب الطلاق باب اللعان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے اوران کی روزی تنگ ہوجاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ط كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَo وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِo ﴾ (الفجر: ١٦ - ١٨)

(جب اللہ انہیں آزماتا ہے اوران کی روزی تنگ کردیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا ہرگز نہیں، بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور نہ مسکین کے کھلانے پر کسی کو آمادہ کرتے ہو۔)

جولوگ یتیموں اور مسکینوں کی عزت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی بڑی تعریف فرماتا ہے، ارشاد ہے:

﴿ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًاo ﴾ (الدھر: ٨)

(نیک بخت وہ لوگ ہیں جو اللہ کی محبت اور اسکی راہ میں یتیم و مسکین اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔)

اور جولوگ ناجائز طور پر یتیم کے مال پر قبضہ کرکے کھا جاتے ہیں ان کے لئے سخت وعید ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًاo ﴾ (سورة النساء: ١٠)

(جولوگ ناحق یتیم کے مال کو کھا جاتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے۔)

یتیم بچوں کے مال کو خیانت اور اسراف سے خرچ نہیں کرنا چاہئے اور نہ ان کو بے سمجھی کے زمانے میں سپرد کرنا چاہیئے، تاکہ وہ اپنی نادانی سے اس کو ضائع نہ کریں، سرپرستوں اور متولیوں کو زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ جب بچے شعور و بلوغ کی عمر کو پہنچ جائیں، اس وقت ان کا مال ان کے حوالے کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًاo ﴾ (النساء: ٢)

(اور یتیموں کو ان کا مال دے دو، اور حرام کو حلال کے عوض نہ لو، اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ، یہ بڑا گناہ ہے۔)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ o﴾ (البقرة: ۸۳)

(اور وہ وقت یاد کرو' جب ہم نے اگلے بنی اسرائیل یعنی تمہارے بڑوں سے یہ پکا قول لیا' کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھی سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی طرح نرمی سے بات کرنا اور نماز پڑھتے رہنا اور زکوۃ دیتے رہنا' پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا باقی سب پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی کچھ بے پرواہ کہ نصیحت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔)

اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے:

﴿ يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ o﴾ (سورة البقرة: ۲۱۵)

(اے پیغمبر! تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں' تو ان کو سمجھا دو کہ خیر خیرات کے طور پر جو بھی مال خرچ کرو تو وہ تمہارے ماں باپ کا حق ہے اور قریب کے رشتہ داروں' یتیموں' محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے اور تم جو بھی بھلائی لوگوں کے ساتھ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لا ﴾ (سورة الانفال: ۴۱)

(اور مسلمانو! جان رکھو کہ جو چیز تم لڑائی میں غنیمت میں حاصل کرو' اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا' اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ط وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o﴾

(سورة الحشر: ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(جو مال اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے بے لڑے مفت دلوا دے تو وہ اللہ کا حق ہے اور رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا' اور رسول کے قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور (بے توشہ) مسافروں کا یہ (حکم) اس لئے دیا گیا ہے کہ جو لوگ تم میں مالدار ہیں' یہ (مال) ان ہی میں چلتا پھرتا نہ رہے اور مسلمانو! جو چیز تم کو پیغمبر ہاتھ اٹھا کر دے دیا کریں وہ لے لیا کرو' اور جس چیز کے لینے سے تم کو منع کر دیں اس سے دست کش رہو' اور اللہ کے غضب سے ڈرتے رہو' کیونکہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔)

بیواؤں کا حق

رانڈ اور بیوہ عورت کا حق بھی ادا کرنا نہایت ضروری ہے' بیوہ وہ عورت ہے جس کا خاوند مر چکا ہو اور اپنے شوہر کے ظل عاطفت سے محروم ہو گئی ہو' اس کی زندگی کا سہاگ لٹ چکا' وہ اپنے سرتاج کے مرنے سے غم والم کے سمندر میں غوطہ زن رہتی ہے کوئی مونس و غم خوار نہیں یا مددگار نہیں' کوئی مربی و پرسان حال نہیں' وہ بہت سی مشکلات میں ڈوبی رہتی ہے' مخالفین ستاتے اور تنگ کرتے ہیں' بلکہ بے حامی اور بے محافظ دیکھ کر روحانی اور جسمانی تکالیف کے درپے ہوتے ہیں' ایسی حالت میں بیوہ کا خدمت کرنا انسانی اور اسلامی فریضہ ہے اس کی اعانت سے دنیا کے لوگ خوش اور خدا اور رسول بھی خوش ہوتے ہیں' اور اس کی مدد کرنے سے بڑے بڑے درجے ملتے ہیں' رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ کَالْقَآئِمِ لَا یَفْتُرُ وَ کَالصَّآئِمِ لَا یُفْطِرُ.)) [1]

''بیوہ اور مسکین کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا' اور ان کی خدمت کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ خدا کے راستے میں جہاد کرنے والا یا جیسا وہ تہجد گزار عابد جو نماز سے نہیں تھکتا اور وہ روزہ دار جو کبھی روزے سے ناغہ نہیں کرتا۔''

دوڑ دھوپ سے مراد خدمت ہے اور اگر اس کی رضامندی ہو' تو نکاح ثانی کرا دینا چاہئے' تا کہ وہ سہاگن بن جائے' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ ﴾ (سورة النور: ٣٢)

(اور اپنے میں سے بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کر دو۔)

غرض کہ بیوہ عورت کو قرآن اور اسلام نے بہترین مقام عطا کیا ہے اور لوجہ اللہ اس کی خدمت کرنے والا

---

[1] بخاری' کتاب الادب' باب الساعی علی المسکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بڑا ہی سعادت نصیب ہے یاد رہے کہ اسلام آنے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی عورت بیوہ ہو جاتی تھی تو اس بے چاری کی زندگی جیتے جی جہنم بن جاتی تھی بیوہ ہونے کے بعد نہ اسے سسرال میں رہنے دیا جاتا اور نہ اسے میکے میں جگہ ملتی تھی' ہر جگہ سے اسے دھکے دے کر نکال دیا جاتا تھا' کیونکہ وہ لوگ اسے قابل نفرت سمجھ کر اس کے سائے تک سے بچنا چاہتے تھے' اسلام نے آ کر بیوہ کو جینے کا حق اور عزت کا مقام عطا کیا' جس کا اعتراف یورپین مفکروں اور فرانسیسی مؤرخوں نے بھی کیا ہے۔

مہمانوں کا حق

تم یہ جانتے ہو کہ ہر انسان کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی شخص کا مہمان ضرور ہوتا ہے اس لئے اگر تم اپنے مہمانوں کی عزت واحترام اور خدمت کرو گے تو جب تم ان کے یہاں جاؤ گے' تو وہ بھی تمہاری خدمت کریں گے' دنیا کا عام دستور یہی ہے لیکن مسلمانوں میں اس کی بہت اہمیت ہے صفات عالیہ کی تکمیل اور مکارم اخلاق کی بلندی کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے' کہ مہمان کی عزت واحترام کے ساتھ خاطر تواضع کی جائے' مہمان کی خدمت اتنی اہم ہے کہ اس کو ایمان کا جزو بتایا گیا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ.)) ❶

''جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے' اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو' اس کو چاہئے کہ اپنے قرابت داروں کے حقوق ادا کرے اور جو اللہ اور قیامت کے دن کو سچا جانتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ بھلی بات کہے ورنہ چپ رہے۔''

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مہمانوں کی عزت و خدمت کرنا ایمان کامل کا ایک جزو ہے مہمانوں کی پوری عزت وخدمت نہ کرنے والے پورے مومن نہیں ہیں' مہمانوں کا بہت بڑا حق ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا.)) ❷

''بے شک تیرے مہمان کا تجھ پر بڑا حق ہے۔''

---

❶ بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ.

❷ بخاری کتاب الادب باب حق الضیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے مہمانوں کی بڑی خدمت کرتے تھے' بعض دفعہ وہ خود نہیں کھاتے تھے۔ مگر اپنے مہمانوں کو ضرور کھلاتے تھے' جیسا کہ تم پہلے پڑھ چکے ہو' خود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے مہمانوں کی بڑی عزت کرتے تھے' چنانچہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا بیان قرآن مجید میں کئی جگہ پر آیا ہے ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا ط قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط قَالُوْا لَا تَخَفْ ط وَبَشَّرُوْهُ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ ۝ ﴾

(الذاریات: ۲۴ – ۲۸)

(اے ہمارے نبی! کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے کہ جب یہ لوگ ان کے پاس آئے تو سب سے سلام کیا ابراہیم نے ان کے سلام کا جواب دیا اور اپنے دل میں سوچنے لگے کہ یہ اجنبی لوگ ہیں' کبھی ان سے ملاقات نہیں ہوئی' پھر اپنے گھر جا کر موٹے تازے بچھڑے کا گوشت بھنوا کر مہمانوں کے سامنے رکھا' ان مہمانوں نے کھانے میں تامل کیا' تو ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا' کہ آپ لوگ کیوں نہیں کھاتے؟ اس پر بھی ان مہمانوں نے نہ کھایا' تب ابراہیم اپنے جی میں ڈرے ان کی یہ حالت دیکھ کر مہمانوں نے کہا آپ کسی قسم کا اندیشہ نہ کریں ہم لوگ فرشتے ہیں کھاتے پیتے نہیں ہیں ہم آپ کو ایک ہوشیار اور ذی علم فرزند کی خوشخبری دینے آئے ہیں چنانچہ انہوں نے حضرت ابراہیم u کو لڑکے کی خوشخبری دی۔)

یہ مہمان فرشتے تھے' جو انسانی شکل میں آئے تھے' حضرت ابراہیم نے انہیں انسان سمجھ کر ضیافت کا حق ادا فرمایا' اس واقعہ سے مہمان اور میزبان کے آداب پر آپ خود ہی غور کر لیں۔

مہمان کو بلاضرورت کسی کے یہاں تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہئے کیونکہ اس سے میزبان کو تکلیف ہوگی اور اس پر بار پڑے گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ.)) ❶

---

❶ بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ و باب اکرام الضیف مسلم کتاب اللقطۃ باب الضیافۃ و نحوھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’جو شخص اللہ اور قیامت کے دن کو سچا جانتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا جائزہ عزت کے ساتھ ایک دن ایک رات کرے‘ اور مہمان کا حق تین دن ہے اس سے زیادہ ٹھہرے گا تو وہ مہمان صدقہ کھائے گا‘ اور اتنا زیادہ ٹھہرنا اس کے لئے حلال نہیں کہ اپنے میزبان کو تنگی میں ڈال دے۔‘‘

حقوق العباد کا بیان اور آ رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حق کو‘ رسول ﷺ کے حق کو‘ اور بندوں کے حق کو ہم سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حقوق الوالدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ ﴾ (بنی اسرآئیل: ٢٣ - ٢٤)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اور تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کو مت پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تم ان کو اونھ' اف بھی مت کہو اور نہ ان پر خفا ہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان سے ادب' عزت اور نرم لہجہ میں بات چیت کرو اور ان کے لئے اطاعت کا بازو محبت سے بچھا دو' اور کہو اے پروردگار! تو ان کی کمزوری میں ان پر ایسا ہی رحم فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے مہربانی سے پالا پوسا ہے۔)

اللہ تعالیٰ مربی حقیقی ہے والدین' یعنی ماں باپ مربی مجازی ہیں اور پرورش کرنے والے ہیں اولاد پر ماں باپ کا بڑا احسان ہے کہ بچپن سے بچوں کی پرورش کرتے اور پالتے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں' اس لئے اولاد پر حق ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کریں اور ہر طرح سے آرام پہنچانے کی کوشش کریں اور کسی قسم کی تکلیف نہ دیں' اس خدمت گذاری کو اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیت میں فرمایا ہے۔

والدین کی اطاعت اور خدمت گزاری فرض ہے اگر وہ کافر مشرک بھی ہوں تب بھی ان کی دنیاوی خدمت کی جائے لیکن شرک اور کفر کے متعلق ان کی بات قابل تسلیم نہ ہوگی جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

(۱) ﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَلَا تُطِعْهُمَآ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○﴾ (عنکبوت ۸)

(اور ہم نے انسان کو جتا دیا۔ کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اگر وہ تجھ کو مجبور کریں کہ خدا کے ساتھ اس کو شریک کر جس کا تجھ کو علم نہیں ہے۔ تو تو ان کا کہنا نہ مان تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے اور تم کو تمہارے کرتوت سے آگاہ کروں گا۔)

اور دوسری جگہ فرمایا:

(۲) ﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ط اِلَيَّ الْمَصِيْرُ○ وَاِنْ جٰهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ (سورة لقمان: ۱۴-۱۵)

(اور ہم نے انسان کو جتا دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کر، اس کی ماں نے اس کو تھک تھک کر پیٹ میں رکھا اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑایا' کہ وہ میرا اور اپنے ماں باپ کا احسان مانے میرے ہی پاس پھر آنا ہے اگر وہ دونوں تجھ کو اس پر مجبور کریں کہ میرے ساتھ اس کو شریک کر جس کو تو نہیں جانتا تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی سے گزران کر۔)

جو لوگ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں ان کی خدمت بجا لاتے ہیں اور ان کے لئے خدا سے دعائے خیر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس نیکی کے بدلہ میں ان کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اپنی خوشنودی کی لازوال دولت ان کو عطا فرماتا ہے:

(۳) ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ط حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ط وَّ حَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ط حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً لا قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ج اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ط وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ○﴾ (سورة الاحقاف: ۱۵-۱۶)

(اور ہم نے انسان کو تاکید کر کے کہہ دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اس کی ماں نے اس کو تکلیف کر کے پیٹ میں اٹھایا اور تکلیف کر کے جنا اور تیس مہینوں تک اس کو پیٹ میں رکھا اور دودھ چھڑایا یہاں تک کہ وہ بچے سے بڑھ کر جوان ہوا اور چالیس برس کا ہوا اس نے کہا کہ میرے پروردگار! مجھ کو توفیق دے کہ تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پر کیا اور اس کی کہ میں وہ کام کروں جس کو تو پسند کرے اور میری اولاد کو نیک کر میں تیری طرف لوٹ کر آیا اور میں تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں' یہی وہ ہیں جن کے اچھے کام ہم قبول کرتے ہیں اور برے کاموں سے درگزر کرتے ہیں یہ جنت والوں میں ہوں گے یہ سچائی کا وعدہ ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔)

نبی ﷺ نے اس کی مزید تاکید فرمائی ایک شخص نے آ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں' تین دفعہ آپ نے یہی جواب دیا' چوتھی دفعہ اس نے پھر پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا باپ۔ ❶

خدا نے ماؤں کی نافرمانی حرام کر دی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ.)) ❷

''خدا نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کر دی ہے۔''

اور فرمایا کہ ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا:

((ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ.)) ❸

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہونے پائیں گے (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) دیوث (۳) مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت۔''

اسلام میں مخلوقات انسانی میں والدین اور ماں باپ کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ یہی دونوں تخلیق انسانی کی ظاہر علت مادی ہیں' لیکن ان میں ماں کو باپ سے زیادہ تفوق اور برتری حاصل ہے' کیونکہ ماں نے اپنے بچے کو اپنا خون پلا پلا کر بڑھایا اور نو مہینے اس کی مشکل سہہ کر اور سختی اٹھا کر اپنے پیٹ میں رکھا اور پھر اس سے جننے کی ناقابل برداشت تکلیف کو ہنسی خوشی برداشت کیا پھر اس نو پید مضغۂ گوشت کو اپنی چھاتیوں سے لگا کر اپنا خون پانی ایک کر کے پلایا اور اس کی پرورش اور غور و پرداخت میں اپنی ہر راحت قربان اپنا ہر آرام ترک اور اپنی ہر خوشی نثار کر دی ایسی حالت میں کیا ماں سے بڑھ کر انسان اپنے وجود میں مخلوقات میں کسی اور کا محتاج ہے؟

اسی لئے شریعت محمدی نے اپنی تعلیم میں جو بلند سے بلند مرتبہ اس کو عنایت کیا ہے' وہ اس کی سزاوار ہے'

---

❶ بخاری کتاب الادب باب البر والصلة.

❷ بخاری کتاب الاستقراض باب ما ینھی عن اضاعة المال.

❸ نسائی کتاب الزکوٰة باب المنان بما أعطی ۱/۲۹۲ (۲۵۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ماں کے ساتھ جو دوسری ہستی بچہ کی تولید وتکوین میں شریک ہے وہ باپ ہے اوراس میں شک نہیں کہ اس کی نشوونما اور تربیت میں ماں کے بعد باپ ہی کی جسمانی اور مالی کوششیں شامل ہیں اس لئے جب بچہ ان کی محنتوں اور کوششوں سے قوت کو پہنچے تو اس پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ سے حاصل کی ہوئی قوت کا شکرانہ ماں باپ کی خدمت کی صورت میں ادا کرے' چنانچہ اسلام نے نہ صرف پہلے صحیفوں کی طرح ان کی عزت کرنے' اوران کی نافرمانی سے ڈرتے رہنے کے وعظ پر اکتفا کی بلکہ ان کی خدمت ان کی اطاعت اوران کی امداد' ان کی دلدہی وغیرہ ہر چیز فرض قرار دی' بلکہ یہاں تک تاکید کی کہ ان کی بات پر اف تک نہ کرو' ان کے سامنے ادب سے جھکے رہو' ان کی دعاؤں کو اپنے حق میں قبول سمجھو' ان کی خدمت انسان کا سب سے بڑا جہاد ہے بلکہ ان ہی کی خوشنودی سے خدا کی خوشنودی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((رِضَی الرَّبِّ فِي رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ.)) ❶

''خدا کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔''

ماں باپ کی اطاعت ومعصیت چونکہ خدا کے حکم سے ہی ہے اس لئے ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ.)) ❷

''باپ جنت کے دروازوں کا عمدہ ترین دروازہ ہے یعنی بہشت میں جانے کا سبب باپ کی رضا مندی کی نگہداشت ہے تو جو بہشت میں بہترین دروازے میں جانا چاہے اسے باپ کی رضا مندی کی نگہداشت کرنی چاہیے۔''

اسلام میں جہاد کی اہمیت جو کچھ ہے وہ ظاہر مگر والدین کی خدمت گزاری کا درجہ اس سے بھی بڑھ کر ہے' ان کی اجازت کے بغیر جہاد بھی جائز نہیں' کہ جہاد کے میدان میں سر ہتھیلی پر رکھ کر جانا ہوتا ہے اور ہر وقت جان جانے کا امکان رہتا ہے اس لئے والدین کی اجازت کے بغیر ان کو اپنے اس جسم وجان کو کھونے کا حق نہیں ہے جس کو ان کی خدمت گزاری کے لئے وقف ہونا چاہئے تھا اسی لئے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ عرض کیا:

---

❶ ترمذی کتاب البر والصله باب الفضل فی رضا الوالدین ۳/ ۱۱۶
مستدرك حاكم: ٤/ ١٥١' ١٥٢

❷ ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی فضل برالوالدین ۳/ ۱۱۶
ابن ماجة كتاب الادب بر الوالدين (٣٦٦٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِیْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلِهَا)) ❶

"یا رسول اللہ! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ کے پاس مشورہ لینے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں فرمایا کیا تیری ماں موجود ہے؟ عرض کیا ہاں! فرمایا اس کی خدمت میں حاضر رہنے کو لازم پکڑ لے کیونکہ جنت اس کے پاؤں کے نیچے ہے۔"

افضل اعمال میں نماز کے بعد ماں باپ کی خدمت گزاری کا درجہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

((اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) ❷

"خدا کو کون سا عمل بہت پسندیدہ ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا ہے' میں نے عرض کیا پھر کونسا عمل؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا' میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا۔"

ماں باپ کی نافرمانی گناہ کبیرہ اور حرام ہے اور ماں باپ کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا' اس لئے کسی صورت میں بھی ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَّاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ)) ❸

---

❶ مسند احمد ... نسائی ... کتاب الجهاد باب الرخصة في التخلف لمن له والدة ...

❷ بخاری کتاب الصلوة باب فضل الصلوة لوقتها' مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال

❸ [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو دس باتوں کی وصیت فرمائی (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی حالت میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ تم کو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے (۲) ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ تم کو حکم کریں کہ تم اپنے بیوی بچوں اور مال دولت کو چھوڑ دو (۳) اور فرض نماز کو قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز کو قصداً چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے یعنی خدا کا امن باقی نہیں رہتا (۴) اور شراب نہ پینا کیونکہ شراب تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے (۵) گناہ سے اپنے آپ کو بچاتے رہو کیونکہ گناہ کے ساتھ خدا کا غصہ اترتا ہے (۶) اور کافروں سے لڑائی کے دن بھاگنے سے اپنے آپ کو بچایا کرو اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں (۷) اور جب لوگوں میں بیماری پھیل جائے اور تم ان لوگوں میں موجود ہو تو تم وہاں ٹھہرے رہو یعنی موت کے خوف سے وہاں سے نہ بھاگو (۸) اپنے گھر کے لوگوں پر اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرو (۹) اور ادب کی لاٹھی ان سے نہ اٹھاؤ یعنی اپنے بال بچوں کو ادب سکھاؤ اسی ادب میں اگر لاٹھی سے مارنے کی نوبت آ جائے تو بھی دریغ نہ کرو کہ ان کو مارو (۱۰) اور خدا کے بارے میں ان کو ڈراتے رہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا (۱) والدین کے نافرمان کی طرف (۲) شراب پینے والے کی طرف (۳) احسان جتانے والے کی طرف۔ ❶ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ کو گالی دینے والے پر خدا کی لعنت برستی ہے لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَبَّ وَالِدَیْہِ۔ ❷

ماں باپ کی خدمت بڑی چیز ہے اور ان کی خدمت گزاری کرنے سے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی مصیبتوں کو دور کر دیتا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے والدین کی اطاعت کے ثواب پر ایک نہایت موثر حکایت بیان فرمائی کہ تین آدمی جا رہے تھے کہ راستے میں موسلا دھار بارش برسنے لگی تینوں نے بھاگ کر ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی اوپر سے ایک بڑا پتھر گر گیا جس سے اس غار کا منہ بند ہو گیا اب ان کی بے کسی اور بے چارگی کا اندازہ کون کر سکتا ہے ان کی موت سامنے کھڑی نظر آتی تھی اسی وقت ان تینوں نے نہایت عاجزی کے ساتھ دربار الٰہی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہر ایک نے کہا کہ اس وقت ہر ایک کو اپنے اپنے نیک اعمال کے ذریعہ خدا کو پکارنا چاہیے۔

ان میں سے ایک نے کہا یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے

---

❶ احمد ... (۲/ ۱۳۴) عن عبداللہ بن عمر

❷ [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں بکریاں چرایا کرتا تھا اور اسی پر ان کی روزی کا سہارا تھا' میں شام کو بکریاں لے کر جب گھر آتا تو دودھ دوھ کر پہلے اپنے ماں باپ کی خدمت میں لاتا تھا' جب وہ پی چکتے' تب میں اپنے بچوں کو پلاتا' ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں بکریاں چرانے کو دور نکل گیا' لوٹا تو میرے والدین سو چکے تھے' میں دودھ لے کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا' نہ ان کو جگاتا تھا کہ ان کی راحت میں خلل آ جاتا اور نہ ہٹتا تھا کہ خدا جانے کس وقت ان کی آنکھیں کھلیں' اور دودھ مانگیں' بچے بھوک سے بلک رہے تھے' مگر مجھے گوارا نہ تھا کہ میرے والدین سے پہلے میرے بچے سیر ہوں' میں اسی طرح پیالے میں دودھ لئے رات بھر ان کے سرہانے کھڑا رہا اور وہ آرام کرتے رہے خداوند تجھے معلوم ہے کہ میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو اس غار کے منہ سے چٹان کو ہٹا دے' یہ کہنا تھا کہ چٹان کو خود بخود جنبش ہوئی اور غار کے منہ سے تھوڑا سا سرک گئی اور اس کے بعد باقی دو مسافروں کی باری آئی اور انہوں نے بھی اپنے کاموں کو وسیلہ بنا کر دعا کی اور غار کا منہ کھل گیا اور وہ سلامتی کے ساتھ باہر نکل آئے۔ ❶

والدین کے لئے دعا

نیک بخت اولاد کی سعادت مندی یہ ہے کہ ماں باپ کے حق میں نیک دعائیں کرے اور اس کی تعلیم قرآن اور حدیث میں دی گئی ہے' اللہ تعالٰی نے ماں باپ کے لئے دعا کرنے کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تم اس طرح دعا کرو۔

(۱) ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا ﴾ (بني اسرائيل: ٢٤)

(اے میرے پروردگار! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے' اور میرے حال پر وہ رحم کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تو بھی ان پر اپنا رحم کیجیو۔)

(۲) ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴾ (ابراهيم: ٤١)

(ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کرتے وقت یہ بھی کہا کہ اے ہمارے پروردگار! جس دن (اعمال) کا حساب ہونے لگے۔)

مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو بخش دیجیو۔

(۳) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴾ (نوح: ٢٨)

---

❶ بخاري كتاب الانبياء باب حديث الغار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(نوح (علیہ السلام) نے قوم کی طرف سے مایوس ہو کر یہ دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو شخص ایمان لا کر میرے گھر میں پناہ لینے آیا ہے اس کو اور عام باایمان مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بخش دے اور ایسا کر کہ ان ظالموں کی تباہی روز بروز بڑھتی چلی جائے۔)

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کے بعد ماں باپ کا حق ہے اللہ تعالیٰ رب حقیقی ہے اور والدین رب مجازی ہیں' اس لئے ان دونوں کے حقوق کی ادائیگی سے آدمی نجات کا مستحق ہوسکتا ہے اور فلاح دارین حاصل کرسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو سعادت منداور ماں باپ کا مطیع اور فرمانبردار بنائے' آمین یارب العالمین۔

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نکاح کے مسائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ﴾ (رعد: ۱۳۸)

(اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے ہم نے بہت سے رسولوں کو بھیجا۔ اور ان کو ہم نے بیویاں عنایت کیں' اور اولاد بھی عطا کی۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ ہر نبی اور رسول نے نکاح کیا ہے اور ان کی اولاد بھی پیدا ہوئی۔ یہ نکاح کرنا تمام نبیوں کی سنت مستمرہ ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے' جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ.)) ❷

''اے نوجوانو! جو تم میں سے نان ونفقہ اور نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نظر کو نیچی رکھتا ہے اور بدکاری سے محفوظ رکھتا ہے اور جسے اس کی طاقت نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہئے اسلئے کہ اس سے اس کی نفسانی خواہش دب جائے گی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

❶ صحیح مسلم' کتاب النکاح' باب استحباب النکاح

❷ صحیح بخاری' کتاب النکاح' باب من لم یستطع الباءة فلیصم (٦٦ ٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) ❶

"تین شخص ہیں جن کی اعانت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ضروری ہے۔ غلام مکاتب جو مال کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، نکاح کرنے والا جو زنا سے بچنا چاہتا ہو، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي)) ❷

"جب بندہ نکاح کر لیتا ہے تو آدھے ایمان (دین) کو پورا کر لیتا ہے اب وہ باقی آدھے ایمان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔"

اور فرمایا:

((تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ)) ❸

"زیادہ اولاد جننے والی اور محبت کرنے والی عورت سے نکاح کرو۔ کیونکہ میں تمہاری وجہ سے اور امتوں پر فخر کروں گا۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)) ❹

"انسان کے مر جانے کے بعد اس کے سارے اعمال موقوف ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان تین چیزوں کا برابر ثواب ملتا رہے گا۔ صدقہ جاریہ، نفع بخش علم اور نیک اولاد جو اس کے حق میں دعا کرے۔"

ان حدیثوں سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

۱۔ نکاح کرنے سے آدمی زنا، بدکاری اور نظر بازی سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اس کا معین و مددگار ہوتا ہے۔

۳۔ اپنے آدھے دین اور ایمان کو بچا لیتا ہے۔

---

❶ صحیح ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في المجاهد والمكاتب والناكح

❷ شعب الإيمان للبيهقي، حسن في الترغيب في النكاح ٣٨٣

❸ ابوداؤد، كتاب النكاح، باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء ٢/ ١٧٦

❹ ... من الثواب بعد وفاته

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۴۔ اس سے اولاد پیدا ہوگی۔امت محمدیہ ﷺ میں اضافہ ہوگی۔جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو دیگر امتوں پر مباہات کا موقع ملے گا۔

۵۔ اس سے اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

۶۔ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔

۷۔ اس سے اگر نیک اولاد پیدا ہوگی تو مرنے کے بعد دعا کرتی رہے گی۔جس کے سبب سے ماں باپ کو ثواب ہوتا رہے گا۔

۸۔ اگر اولاد بچپن میں مرگئی تو والدین کے حق میں سفارش کرے گی۔اللہ تعالیٰ اس کی سفارش منظور فرما کر والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۹۔ اس سے دل کو راحت ہوتی ہے اور نفس کی خواہش پوری ہوتی ہے جس سے زندگی آسانی سے گزر جاتی ہے۔

۱۰۔ کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اس سے امداد ملتی ہے۔

۱۱۔ بیوی بچوں کی تربیت اور نان ونفقہ کی تکلیف برداشت کرنے کی وجہ سے اجر عظیم اور ثواب جزیل کا مستحق ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ اس سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ.)) ❶

''نکاح کے مثل محبت' دو محبت کرنے والوں میں اور کسی چیز میں نہیں دیکھو گے۔''

نکاح ہی جانبین میں محبت کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۳۔ نکاح کی عام مہذب اور متمدن قوموں میں اسلامی نکاح کا رواج نہیں ہے لیکن اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔

۱۴۔ نکاح نہ کرنے سے دنیا میں بہت فتنہ وفساد پھیلتا ہے۔نکاح سے فتنہ دب جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ.)) ❷

---

❶ ابن ماجه' كتاب النكاح' باب ماجاء في فضل النكاح (١٨٤٧)

❷ ترمذي' كتاب النكاح باب من ترضون دينهٗ فزوجوهٗ ٢/ ١٦٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جب کوئی ایسا نیک چلن اور دیندار آدمی تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اخلاق سے تم راضی ہو تم اس کا نکاح کر دو۔ اگر نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔''

نکاح کرنا فرض' سنت اور حرام بھی ہے۔ شہوت کے غلبہ کی وجہ سے اگر زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔ اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر ہے' اور نان ونفقہ اچھی طرح ادا کرسکتا ہے تو ایسی صورت میں نکاح کرنا سنت موکدہ ہے۔ ایسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گنہگار ہوگا۔ یہ تقریباً تمام انبیاء کی سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نکاح سے اعراض کرے وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔ ❶

اور اگر زنا کا اندیشہ ہے تو زنا سے بچنے کے لئے نکاح کرنا فرض ہے اور اگر وہ نان ونفقہ کی طاقت بھی نہیں رکھتا اور نہ زوجیت کے حق ہی کو ادا کرسکتا ہے تو اس کے لئے نکاح کرنا حرام ہے۔

نیک سیرت و نیک صورت' کنواری محبت کرنے والی عورتوں سے نکاح کرنا افضل ہے یعنی چال چلن کی اچھی' دیندار اور خوبصورت دوشیزہ ہو۔ اولاد جننے والی ہو۔ بانجھ نہ ہو کم مہر والی اور کم خرچ والی' نسب والی اور اپنے خاوند سے محبت کرنے والی ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے نیک اور دین دار سے نکاح کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

((تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَا لِھَاوَلِحَسَبِھَاوَلِجَمَالِھَا وَ لِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ.)) ❷

''ان چار باتوں کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال اور اس کے حسب و جمال اور دین کے سبب سے تم دین والی کو ترجیح دے کر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرو۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَیْکُمْ بِالْاَ بْکَارِ فَاِنَّھُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاھًا وَّ اَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰی بِالْیَسِیْرِ.)) ❸

''تم دوشیزہ اور کنواریوں سے نکاح کرو۔ اس لئے کہ وہ شیریں دہن اور زیادہ بچے جننے والی اور تھوڑی سی چیز سے زیادہ خوش ہونے والی ہوتی ہیں۔''

اور فرمایا:

((اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّھَا مَتَاعٌ وَّ خَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ.)) ❹

---

❶ بخاری' کتاب النکاح' باب الترغیب فی النکاح (۵۰۶۳)

❷ بخاری' کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین (۵۰۹۰)

❸ ابن ماجہ' کتاب النکاح' باب تزویج الابکار (۱۸۶۱)

❹ صحیح مسلم' کتاب الرضاع' باب خیر متاع الدنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"دنیا کی ساری چیزوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور سب سے زیادہ فائدے کی چیز نیک عورت ہے۔"

شرعی حیثیت سے جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے تو اسے دیکھ لینا مستحب ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْأَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْ اِلٰی نِکَاحِھَا فَلْیَفْعَلْ.)) ❶

"جب کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لینا چاہیے۔"

رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا کہ حضور میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

((ھَلْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا.))

"تم نے اسے دیکھ بھی لیا ہے۔"

میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا.)) ❷

"تم دیکھ لو۔ اس سے تم دونوں کے درمیان محبت والفت قائم رہے گی۔"

اور اس کے علاوہ کسی اور اجنبیہ عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ (نور)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کی ستر یعنی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی ستر کی طرف دیکھے۔ ❸

اور جس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے تو اس کی رضامندی کو معلوم کرنا ضروری ہے۔ اگر اس سے اجازت نہیں لی گئی۔ اور اس نکاح سے اس کی رضامندی ظاہر نہیں ہوئی تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

❶ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الرجل ینظر الی المرأۃ وھو یرید تزویجھا ۲/ ۱۹۰

❷ مسند احمد، ٤/ ۲٤٦، ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النظر الی المخطوبۃ ۲/ ۱٦۹

❸ مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات (۷٦۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ.)) ❶

''بے خاوند والی کا نکاح نہ کیا جائے' یہاںتک کہ اس سے صاف صاف امر دریافت نہ کرلیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لی جائے' لوگوں نے کہا' وہ شرم سے بات نہ کرے گی اس کی اجازت کیسے معلوم ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا چپ رہنا ہی اجازت ہے۔''

آپ نے فرمایا:

((اَلْيَتِيمَةُ تُسْتَامَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا.)) ❷

''کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کے بارے میں دریافت کرلینا چاہئے اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کردے تو زبردستی نکاح جائز نہیں ہے۔''

اگر باپ بھی بیوہ کی مرضی اور اجازت کے بغیر اپنی مرضی سے نکاح کردے تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

حضرت خنساء بنت حزام فرماتی ہیں:

((إِنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.)) ❸

''ان کے باپ نے ان کا نکاح کردیا تھا اور اس سے وہ راضی نہیں تھیں' وہ بیوہ تھیں' رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں' آپ ﷺ نے ان کا نکاح رد کردیا۔''

اور اگر کنواری کا بغیر اس کی مرضی کے نکاح کردے تب بھی یہی حکم ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❹

''ایک کنواری لڑکی نے آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کہا کہ میرے باپ نے میری مرضی کے بغیر میرا نکاح کردیا' تو آپ ﷺ نے اسے اختیار دیا' اگر چاہے تو توڑ دے یا باقی رکھے۔''

---

❶ بخاری' کتاب النکاح' باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر و الثیب الا برضاھما (۵۱۳۶)

❷ ترمذی' کتاب النکاح' باب ماجاء فی اکراہ الیتیمۃ علی التزویج (۲/ ۱۸۱)

❸ بخاری' کتاب النکاح' باب اذا زوج الرجل ابنتہٗ وھی کارھۃ فنکاحھا مردود (۵۱۳۸)

❹ ابوداؤد کتاب النکاح' باب فی البکریز وجھا ابوھا ولا یستامرھا (۲۰۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حتی الامکان جوان لڑکوں اورلڑکیوں کے نکاح کر دینے میں جلدی کرنا چاہئے۔ تا کہ کسی قسم کا گناہ ان سے نہ سرزد ہونے پائے۔

لڑکی کے نکاح کے لئے ولی (یعنی سرپرست) کا ہونا ضروری ہے جسے باپ دادا وغیرہ۔ بغیر ولی کی سرپرستی کے کسی لڑکی کا نکاح درست نہیں ہوسکتا۔ خواہ وہ بالغہ ہو یا صغیرہ ہو۔ اور نہ عورت خود بغیر ولی کے اپنا نکاح کرسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ.)) ❶

''سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا۔''

اور فرمایا:

((اَيُّمَا امْـرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِـيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ.)) ❷

''جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُـزَوِّجُ الْمَـرْأَةُ الْمَـرْأَةَ وَ لَا تُـزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا.)) ❸

''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہیں کرسکتی اور نہ ہی خود اپنا نکاح بغیر ولی کے کرسکتی ہے کیونکہ جو عورت خود اپنا نکاح کرلیتی ہے، وہ زنا کار ہے۔''

نکاح میں دو گواہوں کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

﴿ وَاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ ﴾ (سورہ طلاق: ۲)

(دو اچھے گواہوں سے گواہی دلاؤ۔)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ.)) ❹

''بغیر ولی اور دو سچے اور نیک گواہوں کے نکاح نہیں ہوسکتا۔''

---

❶ مسند احمد ٤/ ٣٩٤، ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لا نکاح الا بولی

❷ ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لا نکاح الا بولی ٢/ ١٧٦

❸ ابن ماجه، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی (١٨٨٢)

❹ بیهقی، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بشاهدین عدلین

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبَغَایَا اللَّاتِیْ یَنْکِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ.)) ❶

''جو عورتیں بغیر گواہ کے اپنا نکاح کر لیتی ہیں' وہ زانیہ ہیں۔''

نکاح میں کفو کا ہونا بہتر ہے۔ اس کے معنی مثل اور برابری کے ہیں۔ اور نکاح میں کفو اور برابری سے مراد یہ ہے کہ دونوں میاں بیوی دین میں برابر ہوں۔ یعنی دونوں مسلمان ہوں اور حسب ونسب و مال و جمال حرفت و پیشہ میں برابری ہو جائے تو اچھا ہے۔ اگر نہ ہو تو ضروری نہیں۔

بہر حال نکاح میں دینی اور اسلامی برابری ضروری ہے۔ صحابہ' صحابیات کا نکاح بغیر حسب ونسب و مال کے کر دیا جاتا تھا۔

پیغام دینا سنت ہے۔ اور جب پیغام دینے سے دونوں طرف سے راضی ہو جائیں اور بات پکی ہو جائے تو دوسرے کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس پر پیغام دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْیَاذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.)) ❷

''اور اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے البتہ اگر وہ اپنے پیغام کو چھوڑ دے یا دوسرے پیغام دینے والے کو اجازت دے تو جائز ہے۔''

نکاح کرنے والا اگر خود ہی پیغام دے تو جائز ہے۔ ❸

عدت کے اندر پیغام دینا حرام ہے۔ (البقرہ-۲۳۵)

جس چیز اور مال کے بدلے میں نکاح کیا جاتا ہے اس کو مہر اور صداق کہتے ہیں نکاح میں مہر کا دینا ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ﴾ (النساء: ٢٤)

(جن عورتوں سے نکاح کرو ان کے مقرر شدہ مہر ان کو دو۔)

اور فرمایا:

﴿ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ﴾ (نساء: ٤)

---

❶ ترمذی' کتاب النکاح' باب ماجاء لا نکاح الا ببینة

❷ بخاری کتاب البیوع' باب لا یبیع علی بیع اخیه (٢١٣٩)

❸ مفہوم موجود ہے لیکن کس روایت کی طرف اشارہ ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور تم عورتوں کے مہروں کو خوشی خوشی ادا کرو۔)

حضرت سہل بن سعد نے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگی کہ حضور ﷺ میں نے اپنے آپ کو آپ ﷺ کے حوالے کر دیا ہے' جو آپ ﷺ میرے متعلق فیصلہ فرمائیں گے مجھے منظور ہے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر سر نیچے جھکا لیا۔ وہ عورت وہیں بیٹھ گئی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اگر آپ ﷺ کو ضرورت نہیں ہے تو میرا ہی اس سے نکاح کرا دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس مہر دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا' خدا کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے عزیزوں کے پاس جا کر کچھ لے آ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا۔

((وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا.))

''خدا کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دیکھ۔

((وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ.))

''اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہی لے آ۔''

وہ پھر لوٹ کر آیا' کہنے لگا' خدا کی قسم' لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ یہ میری لنگی حاضر ہے چادر نہیں تھی۔ آدھی لنگی اس کو دے دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بھلا اس لنگی سے کیا ہو سکتا ہے اگر تو اس کو پہنے تو عورت پر کچھ نہیں رہے گا وہ ننگی رہے گی۔ اور اگر عورت پہنے تو تیرے پاس کچھ نہیں رہتا ہے۔ یہ سن کر وہ مایوس ہو کر بیٹھ گیا۔ بہت دیر تک بیٹھا رہا۔ دیر کے بعد اٹھ کر چلا۔ آپ ﷺ نے دیکھا لیا کہ وہ پیٹھ موڑ کر چل دیا تو فرمایا۔ اس کو بلا لو۔ وہ بلایا گیا۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.))

''تجھے قرآن کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں۔''

کئی سورتیں اس نے گنوا دیں۔ آپ نے فرمایا:

((قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.)) ❶

''اس قرآن کے بدلے میں میں نے اس عورت کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔ جا کر قرآن اس کو سکھا دے۔''

---

❶ بخاری' کتاب النکاح' باب السلطان ولی (۵۱۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نکاح کے لئے ضروری ہے کہ ولی اور دو گواہوں اور دیگر ضروری رکنوں اور شرطوں کے پائے جانے کے بعد سب لوگوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو۔ یہ ایجاب وقبول نکاح کے رکنوں میں سے ایک رکن ہے۔ جو پہلے کہے وہ ایجاب کہلاتا ہے۔ اور اس کے جواب میں جو دوسرا لفظ بولے اسے قبول کہتے ہیں' ایجاب مرد کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور عورت کی طرف سے بھی۔ اسی طرح قبول مرد کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور عورت کی طرف سے بھی۔

اگر عاقلہ بالغہ عورت کہے کہ میں نے اپنے آپ کو تیری زوجیت میں دے دیا تو یہ ایجاب ہے عورت کی طرف سے' اور مرد نے کہا کہ میں نے اپنی زوجیت میں تجھے قبول کرلیا ہے تو یہ قبول ہے مرد کی طرف سے اور اگر کوئی باپ اپنی نابالغہ صغیرہ بچی کے لئے ایجاب کرے تو وہ یوں کہے میں نے اپنی بیٹی کو تیری زوجیت میں دے دیا۔ اور اگر نکاح کرنے والی کا کوئی وکیل ہے تو وکیل یوں کہے کہ میں نے اپنی مؤکلہ کو تیری زوجیت میں دے دیا۔ قبول کرنے والا اگر خود ہی اپنا نکاح کررہا ہے تو یوں کہے کہ میں نے تجھے یا اسے اپنی زوجیت میں دے دیا ہے اور دوسرا کہے میں نے اس پانچ سو روپے مروجہ کے عوض اپنی زوجیت میں قبول کرلیا ہے اور اس ایجاب وقبول کے ساتھ ساتھ مہر کا ذکر بھی آجانا چاہئے۔ جیسے ایجاب کرانے والا مثلاً باپ یوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی محمودہ کو پانچ سو روپے مروجہ مہر کے بدلے میں تیری زوجیت میں قبول کرلیا ہے' اور مجلس عقد نکاح میں یہ ایجاب وقبول کم سے کم دو ایسے گواہوں کے سامنے ہونا ضروری ہے جو ایجاب وقبول کو اپنے کانوں سے سنیں تاکہ وہ ضرورت کے وقت گواہی دے سکیں۔ اور ایجاب وقبول صریح لفظوں سے ہونا چاہئے۔ اشارہ وکنایہ سے ٹھیک نہیں ہے۔ ایجاب وقبول سے پہلے سب لوگوں کے سامنے اس مسنونہ خطبہ کو پڑھنا سنت ہے۔ ❶

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي

❶ ابوداؤد' کتاب النکاح' باب فی خطبة النکاح ٢/ ٢٠٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ٥ (النساء: ۱۰۲)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۔ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.﴾ (الاحزب: ۶۹ تا ۷۱)
((وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ.)) ❶

(اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے، جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اوران سے پھیلا دیئے بہت سے جوڑے مرد اور عورتیں۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے جس سے تم مانگتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو! ڈرنے کی طرح ڈرو اللہ سے اور مسلمان ہو کر مرو اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو، اللہ تمہارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا تو اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔) (احمد، ترمذی)
''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح میری سنت ہے، جس نے میری سنت سے اعراض کیا تو وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔ اور بھی فرمایا، محبت کرنے والی عورتوں اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔ کیونکہ تمہاری وجہ سے میں اور امتوں پر فخر کروں گا۔''

اس خطبہ کے بعد ایجاب وقبول کرایا جائے۔ یعنی لڑکے سے مخاطب ہو کر یہ کہا جائے کہ فلاں شخص نے اپنی بیٹی مسماۃ مسعودہ کو اپنی ولایت میں تمہاری زوجیت میں پانچ سو مہر کے بدلے میں نکاح کر دیا ہے، آپ نے قبول کر لیا؟ وہ جواب دے کہ میں نے اتنے مہر کے بدلے اپنی زوجیت میں اسے قبول کر لیا ہے۔ اس کے بعد دونوں کو یہ دعا دی جائے۔

---

❶ ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی خطبۃ النکاح ۲/ ۱۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔ اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میاں بیوی کے درمیان بھلائی میں اتفاق پیدا کرے۔''

اگر استطاعت ہے تو حسب توفیق لڑکی کو کچھ ضروری سامان دے دینا چاہیئے۔ تا کہ وہ اپنے خاوند کے گھر ان کو برت سکے۔ جس کو اصطلاح میں جہیز کہتے ہیں یہ سنت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِيْ خَمِيْلٍ وَقِرْبَةٍ وَّوِسَادَةِ اَدَمٍ حَشْوُهَا اِذْ خَرٌ.)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں یہ چیزیں عنایت فرمائی تھیں ایک چادر حاشیہ دار اور ایک مشک اور چمڑے کا تکیہ جس کا بھراو اذخر گھاس کا تھا۔''

اور ریا نمود کے لئے جہیز دینا جائز نہیں ہے۔

آدابِ مباشرت میں سے یہ ہے کہ شبِ زفاف کی پہلی ملاقات کے وقت سلام کے بعد بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.)) ❸

''اے اللہ! میں تجھ سے اس بیوی کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور اس چیز کی بھلائی جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس چیز کی برائی سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔''

جماع کے وقت ہم بستری سے پہلے یہ دعا پڑھنی بھی مسنون ہے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا.)) ❹

''اللہ کے نام سے میں کام شروع کرتا ہوں' الٰہی تو ہم کو شیطان سے بچا' اور جو چیز تو عنایت فرمائے'

---

❶ دارمی' کتاب النکاح' باب اذا تزوج الرجل ما یقال لہٗ ٢١٧٤
ابوداوٗد' کتاب النکاح' باب ما یقال للمتزوج ٢/ ٢٠٧

❷ مستدرك حاکم' کتاب النکاح' باب جهاز فاطمة رضی الله عنها ٢/ ١٨٥

❸ ابن ماجه' کتاب النکاح' باب ما یقول الرجل اذا ادخلت علیه اهلهٗ (١٩١٨)

❹ بخاری' کتاب بدء الخلق' باب صفة ابلیس و جنوده [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شیطان کو اس سے دور کر۔“

جماع سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطٰنِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا.)) ❶

”اے اللہ! جو چیز تو ہمیں عنایت فرمائے اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔“

حیض کی حالت میں جماع حرام ہے۔ جماع کے بعد اگر سونے کا ارادہ ہے تو وضو کر کے سونا چاہئے۔ جماع کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔ شب زفاف کے بعد ولیمہ کرنا سنت ہے۔ ولیمہ التیام سے مشتق ہے جس کے معنی اجتماع اور جمع ہونے اور ملنے کے ہیں۔ میاں بیوی کے اجتماع و ملاقات کے بعد شکریہ کے طور پر جو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کو ولیمہ کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک ولیمہ واجب ہے اور بعض کے نزدیک سنت اور بعض کے نزدیک مستحب ہے۔ حدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا تھا:

((اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.)) ❷

”ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔“

رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کے نکاح کے بعد ولیمہ کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ.)) ❸

”رسول اللہ ﷺ نے جتنا بڑا زبردست ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے عقد میں کیا تھا، اتنا بڑا ولیمہ کسی اور بیوی کا نہیں کیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں بکری ذبح کی تھی۔“

اور آپ ﷺ نے بعض بیویوں کا ولیمہ ستو اور کھجور وغیرہ کا کیا تھا۔ یہ اپنی حیثیت پر موقوف ہے سنت کی پیروی مقصود ہو ریاء و نمود ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ ❹

---

❶ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب ما یدعو به الرجل اذا دخل علی اهله

❷ بخاری کتاب النکاح، باب الولیمة ولو بشاة (٥١٦٧)

❸ بخاری کتاب النکاح، باب الولیمة ولو بشاة (٥١٦٨)

❹ بخاری کتاب النکاح، باب من اولم باقل من شاة (٥١٧٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور آپ ﷺ نے فرمایا' جب ولیمہ کی دعوت تم کو دی جائے تو آؤ۔ ❶

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَ يُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَآءُ.)) ❷

''سب کھانوں میں ولیمہ کا کھانا برا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور محتاجوں کو چھوڑ دیا جائے۔''

اور جس جگہ فسق و فجور اور خلافِ شرع کام ہوتا ہے اور دعوت دینے والے فاسق ہوں تو ان کی دعوت میں نہیں جانا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ.﴾

(گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو۔)

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تمام اعمال قرآن وسنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

☆☆☆

❶ بخاری' کتاب النکاح' باب حق اجابة الوليمة (۵۱۷۳)

❷ بخاری' کتاب النکاح' باب من ترك الدعوة (۵۱۷۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اولاد کے حقوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًاo اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًاo خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًاo ﴾ (سورۃ الفرقان: ۷۴- ۷۷)

(رحمان کے بندے وہ ہیں جو یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ہماری بیویوں اوراولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دیئے جائیں گے' جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا' اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔)

اولاد کے لئے ہر شخص کو خواہش ہوتی ہے' حتی کہ نبیوں نے بھی طلب اولاد کے لئے دعا مانگی ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی:

﴿ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِo ﴾ (ال عمران: ۳۸)

(اے پروردگار! تو عطا فرما اپنی جانب سے نیک اولاد تو ہی تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔)

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی:

﴿ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَo ﴾ (الصافات: ۱۰۰)

(اے اللہ! تو ہمیں نیک اولاد عطا فرما۔)

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے' جسے قرۃ عین یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعبیر کیا گیا ہے، جن کے یہاں ہوتی ہے وہ بہت خوش وخرم رہتے ہیں اور جن کے اولاد نہیں ہوتی، وہ ہمیشہ اسی صدمہ میں پڑے رہتے ہیں، چہرے پر پژمردگی چھائی رہتی ہے نہ چہرے پر مسرت کے آثار ہیں، نہ گھر میں چہل پہل اور خوشی ہے، کیونکہ دل کا سرور اور قرۃ العیون نہیں ہے اور جب اولاد ہو جاتی ہے تو گویا سب نعمتیں مل جاتی ہیں، ماں حمل میں بڑی تکالیف اٹھاتی ہے اور وضع حمل کے وقت بھی بڑی پریشانی اٹھاتی ہے اور جب اولاد ہو جاتی ہے تو گویا سب نعمتیں مل جاتی ہیں اور بچے کی پرورش میں سالوں مشقت برداشت کرتی ہے، باپ کو بھی بڑی محنت اور جفاکشی کرنی پڑتی ہے، جب یہ نعمت یعنی بچہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے، تو جب اسے صاف ستھرا کر کے نہلا دھلا چکیں، تو دیندار آدمی سے اس کے دائیں کان میں اذان دلائیں، اور بائیں کان میں تکبیر کہلوائیں پھر اس کے بعد تحنیک کریں، یعنی کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے تالو میں لگا دیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَ يُحَنِّكُهُمْ.)) ❶

''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا جاتا، آپ ان کے حق میں برکت کی دعا کرتے اور ان کے تالو میں کھجور چبا کر لگا دیتے۔''

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے بچہ پیدا ہوا، تو انہوں نے اس بچہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں دے دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور چبا کر اس کے منہ میں لعاب مبارک ڈال دیا اور اس کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ ❷

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان دی تھی۔ ❸

(۲) بچے کی پیدائش پر خوشی ہوتی ہے، یعنی عموماً لڑکوں کے پیدا ہونے پر لوگ خوش ہوتے ہیں اور لڑکیوں کی پیدائش کے وقت ناخوش ہوتے ہیں، یہ مشرکانہ اور جاہلانہ رسم ہے، قرآن مجید میں ان کی اس حماقت کو یوں بیان کیا ہے:

﴿ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ ﴾ (النحل: ۵۸)

(اور جب ان میں سے کسی کے یہاں لڑکی پیدا ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے تو غم کی وجہ سے

---

❶ مسلم کتاب الطهارة باب حكم بول الطفل الرضيع و كيفية غسله

❷ بخاری کتاب مناقب الانصار باب هجرة النبی ﷺ و اصحابه الی المدينه

❸ ابو داؤد کتاب الادب باب الصبی یولد فیؤذن فی اذنه ۴ / ۴۸۸
ترمذی کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود ۲ / ۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کا منہ کالا ہو جاتا ہے' اور غصہ میں بھر جاتا ہے۔)

حقیقت میں ان لوگوں کی نادانی ہے' لڑکا اور لڑکی دونوں کا خالق خدا ہے اور دونوں رحمت کا سبب بنتے ہیں جس طرح لڑکوں سے فائدہ کی امید ہوتی ہے' لڑکیوں سے بھی اس کی توقع ہو سکتی ہے' جن لڑکوں کے پیدا ہونے پر خوش ہوتے ہیں' ممکن ہے کہ وہ ان کے حق میں برے ثابت ہوں اور جن لڑکیوں کی پیدائش سے ناخوش ہوتے ہیں وہ ان کے حق میں باعث خیر و برکت ثابت ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرة: ٢١٦)

(یعنی کیا تعجب ہے کہ جس چیز کو تم برا سمجھتے ہو وہ تمہارے حق میں بہتر ہو' اور جس چیز کو اچھا سمجھتے ہو وہ تمہارے لئے بری ہو خدا ہی خوب جانتا ہے تم نہیں جانتے۔)

یعنی کہ ان دونوں لڑکوں اور لڑکیوں میں کون زیادہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے اور کون زیادہ نقصان دینے والا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۗ ﴾ (النساء: ١١)

(تم اپنے باپ بیٹوں میں سے یہ نہیں جانتے' کہ نفع پہنچانے میں سب سے زیادہ کون قریب ہے۔)

بعض دفعہ لڑکے ہی تکلیف اور نقصان کا سبب بنتے ہیں اور لڑکیاں خیر و برکت کا سبب بنتی ہیں۔

حدیثوں میں لڑکیوں کی پرورش کی بڑی تعریف آئی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے دو لڑکیوں کو بالغ ہونے تک پرورش کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ ❶

بچے کی پیدائش کے بعد اگر ماں کے دودھ ہے اور وہ پلانے کے لئے خوشی سے تیار ہے' تو وہی پلائے' کیونکہ دودھ میں اچھائی اور برائی کا اثر ہے۔

بچہ کے پیدا ہونے کے ساتویں روز بچہ کے سر کے بالوں کو منڈا کر چاندی کے برابر تول کر اس چاندی کو صدقہ وخیرات کر دینا چاہئے اور اس کے بعد اللہ کے نام پر بچے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَيُسَمّٰى فِيْهِ وَيُحَلَّقُ رَأْسُهٗ.)) ❷

❶ مسلم كتاب البر والصله باب فضل الاحسان الى البنات (٦٦٩٥)

❷ ابوداؤد كتاب الاضاحى باب فى العقيقة ٣/ ٦٥' ترمذى: كتاب الاضاحى ٢/ ٣٦٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے میں گروی رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کیا جائے اور اسی دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کے بالوں کو مونڈ دیا جائے۔''

عقیقہ اس جانور کو کہتے ہیں' جو نوزائیدہ بچے کی طرف سے خدا کے شکریہ میں ذبح کیا جاتا ہے لڑکے کی جانب سے دو جانور خواہ بکری اور بکرا ہوں یا دونوں ہوں' اور لڑکی کی طرف سے ایک ہو' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.)) ❶

''لڑکے سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔''

عقیقہ کے دن بچے کا کوئی اچھا سا اسلامی نام رکھو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

سب سے زیادہ پسندیدہ نام اللہ کے نزدیک عبداللہ' عبدالرحمن ہیں۔ ❷

اگر کسی کا اچھا نام نہیں ہے' تو اس کو بدل کر اچھا نام رکھ لینا چاہئے' عقیقہ میں مذکورہ بالا کام مسنون ہیں' لیکن بعض جگہ اس عقیقہ میں بھی ناجائز رسمیں ادا کی جاتی ہیں' ان کو معلوم کر کے چھوڑنے اور چھڑانے کی کوشش کرو۔

بچہ کا ختنہ کرنا بھی سنت ہے' اس سنت پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے' اس زمانے میں یہ گویا شعار اسلام سے ہے۔ اس سے مسلمان' غیر مسلمان سے پہچانا جاتا ہے' اس لئے بعض لوگ ختنہ کو مسلمانی کہتے ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی (۸۰) برس کی عمر میں اپنے ہاتھ سے اپنا ختنہ کیا تھا۔ ❸

اگر کسی وجہ سے نابالغی کی حالت میں ختنہ نہیں ہو سکا' تو بلوغت کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے' ختنہ کے موقعہ پر بھی بہت سی خراب رسمیں ادا کی جاتی ہیں' ان سے بچنا ضروری ہے' جیسے ختنہ کی دعوت اور ناچ اور گانا بجانا وغیرہ۔

حضانت اور پرورش کا حق ماں ہی کو ہے' اپنے بچے کو صحیح طور پر وہی پرورش کر سکتی ہے وہی دودھ پلائے اور بدن اور کپڑے وغیرہ کی صفائی کرے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ

❶ ترمذی باب ماجاء فی العقیقہ ۲/ ۳۶۲

❷ مسلم کتاب الاداب باب النهی التکنی بابی القاسم و بیان ما یستحب من الاسماء (۲/ ۲۰۶)

❸ بخاری کتاب الاستئذان باب الختان بعد الکبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالِدَةٌ م بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ج فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ط وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌo﴾ (البقرة: ۲۳۳)

(مائیں اپنی اولادوں کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ہو' جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کی روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور ہو' ہر شخص کو اس کی حیثیت کے مطابق تکلیف دی جاتی ہے ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے' یا باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے کوئی ضرر نہ پہنچایا جائے' وارث پر بھی اسی جیسی ذمہ داری ہے' پس اگر دونوں یعنی ماں باپ اپنی رضامندی اور باہمی مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں' تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تمہارا ارادہ اپنی اولاد کو دودھ پلوا لینے کا ہو' تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں' جب کہ تم مطابق دستور جو ان کو دینا ہو' ان کے حوالے کر دو' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو' کہ خدا تعالیٰ تمہارے اعمال کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔)

(۱) ماں کا بچے کو دودھ پلانا ایک فطری محبت کی بنا پر ہے اسی طرح سے صفائی کرنا بھی ہے یعنی روزانہ بچے کا ہاتھ' منہ دھونا اور بدن صاف رکھنا ضروری ہے۔

(۲) پیشاب' پاخانے کے بعد فوراً ہی پانی سے اس جگہ کو دھو ڈالنا ضروری ہے' صرف کپڑے اور چیتھڑے سے پونچھنے پر بس نہیں کرنا چاہئے اس سے بچے کے بدن میں خارش ہوتی ہے' اگر سردی کا موسم ہے' تو معمولی گرم پانی سے استنجا کرانا چاہئے۔

(۳) گرمی کے زمانے میں بچے کو روزانہ نہلانا چاہئے' اس سے صفائی کے علاوہ چستی رہے گی اور صحت اچھی رہے گی اور سردیوں سے گرم پانی سے گاہے گاہے ضرور نہلانا چاہئے اور صابون سے نہلانا سب سے ضروری ہے۔

(۴) کبھی کبھی تیل وغیرہ سے بدن کی مالش بھی کر دینا چاہئے' اس سے اعضاء مضبوط ہو جاتے ہیں۔

(۵) حتی الامکان بچے کو اپنے سے علیحدہ دوسری جگہ چارپائی پر سلایا جائے اور برابر اس کی نگرانی کرتے رہنا چاہئے دونوں جانب تکئے رکھ دیئے جائیں' تاکہ بچہ گرنے نہ پائے اور بچے کی کروٹیں بدلتی رہنا چاہئے' اپنے ساتھ سلانے میں تکلیف' اور دب جانے کا اندیشہ ہے۔

(۶) بچے کو ماں ہی دودھ پلائے' ماں کا دودھ بچے کے لئے زیادہ مناسب ہے' دودھ پلانے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقت کا خیال رکھنا چاہئے جب وہ روئے فوراً اسی وقت دودھ پلانے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے' بعض ناتجربہ کار عورتیں رونے سے دودھ پلانے لگتی ہیں' یہ ان کی غلطی ہے' کیونکہ یہ بے زبان ہوتا ہے اپنے آرام و تکلیف کو نہیں کہہ سکتا' بعض دفعہ کسی تکلیف سے یا پیٹ کے درد سے روتا ہے تو ایسی صورت میں دودھ دینے سے تکلیف زیادہ ہوگی' اگر کسی انا کا دودھ پلانا ہے تو نیک خلیق' دیندار' اور تندرست انا کا دودھ پلانا چاہئے۔

(۷) بچے کو زیادہ دیر تک گود میں نہیں لے رکھنا چاہئے' ورنہ اس کا عادی ہو جاتا ہے' یہ اس کے حق میں نقصان دہ ہے اور اس سے عموماً صحت خراب ہو جاتی ہے اس کو کسی نرم بستر پر سلا دینا چاہئے وہ خود بخود پاؤں کی حرکت سے ورزش کرے اس سے اس کے ہاتھ پاؤں مضبوط ہو جائیں گے۔

(۸) بچے کو کسی چیز سے ڈرانا نہیں چاہئے' بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے' کہ روتے ہوئے بچے کو کسی چیز کا نام لے کر چپ کرانا چاہتی ہیں' بعض مرتبہ بچہ ڈر کر خاموش بھی ہو جاتا ہے یہ بہت بری عادت ہے اس سے بچہ ڈرپوک اور کمزور ہو جاتا ہے اور زندگی بھر کے لئے بزدل ہو جاتا ہے۔

(۹) بچے کو سلانے کے لئے افیون وغیرہ نہیں دینا چاہئے' بعض عورتیں بچے کے سلانے کے لئے یہ تدبیر کرتی ہیں کہ اسے معمولی سی افیون چٹا دیتی ہیں' تاکہ وہ نشے میں چپ چاپ پڑا رہے یہ بہت بری عادت ہے' زندگی بھر کا افیونی بن جائے گا اور ساری زندگی خراب ہو جائے گی۔

(۱۰) بچے کو زیادہ بناؤ سنگار نہیں کرنا چاہئے' معمولی اور سادہ لباس پہنانا چاہئے اور صاف ستھرا رکھنا' منہ ناک کو برابر صاف کرتے رہنا چاہئے۔

(۱۱) جب بچہ کچھ سمجھدار ہو جائے اور کھانا کھانے لگے تو اگر وہ اپنے ہاتھ سے کھا پی سکتا ہے تو اس کو داہنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈلواؤ' تو زندگی بھر یہی عادت پڑی رہے گی۔

(۱۲) بچپن میں بچوں کو کھیل کا زیادہ شوق ہوتا ہے تو اس میں ان کو آزاد چھوڑ دینا چاہئے لیکن برے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے روکنا چاہئے' تاکہ برائی کا اثر نہ پڑنے پائے۔

(۱۳) سمجھدار بچوں کے ہاتھ سے غریبوں اور سائلوں کو کھانا اور روپیہ' پیسہ دلائیں تاکہ ان کو بھی دینے کی عادت پڑ جائے۔

(۱۴) جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے سے بچے کو ہمیشہ بچاتے رہو' اور اس پر اسے تنبیہ اور خدا کے خوف سے ڈراتے رہو' اور چوری چغلی اور دیگر بری باتوں سے نفرت دلاتے رہو۔

(۱۵) سات برس کی عمر میں نماز کی تاکید کرو' رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَآءُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.)) ❶

''جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیں اور دس برس کی عمر میں اگر نماز نہ پڑھیں' تو ان کو ماریں اور ان کو الگ الگ سلائیں۔''

(۱۶) قرآن مجید اور دینی کتابوں کی تعلیم دیں' اور ادب اور تہذیب کی باتیں سکھائیں' اچھا ادب صدقہ اور خیرات کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

(۱۷) بچے کو اچھی تعلیم دینا دلانا ماں باپ کا فرض ہے' اس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے خواہ اس کی تعلیم میں کتنی ہی تکلیف برداشت کرنا پڑے اور کتنی ہی رقم خرچ کرنی پڑے' حضرت امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے مشہور محدث اور عالم گزرے ہیں' جو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے' بچپن کے زمانے میں ان کے والد کسی سفر میں چلے گئے' چلتے وقت ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو تیس ہزار اشرفیاں دے گئے تھے حضرت ربیعہ کی والدہ نے اپنے بچے کی اچھی تعلیم اور اچھی تربیت کے لیے نیک عالموں اور بڑے بڑے محدثوں اور ادیبوں کے پاس بٹھایا اور بچے کی تعلیم و تربیت میں تیس ہزار اشرفیاں ختم کر دیں' حضرت ربیعہ لکھ پڑھ کر فارغ ہو گئے' تو ربیعہ کے والد ایک عرصہ کے بعد تشریف لائے' تو بیوی سے دریافت کیا' کہ وہ تیس ہزار اشرفیاں کہاں ہیں' بیوی نے کہا' بہت حفاظت سے رکھی ہیں' پھر جب مسجد میں آئے' تو اپنے بیٹے امام ربیعہ کو دیکھا' کہ درسِ حدیث کی مسند پر بیٹھے ہیں اور محدثین کو درس دے رہے ہیں' اور لوگ ان کو اپنا امام اور پیشوا بنائے ہوئے ہیں' تو مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے' جب گھر واپس تشریف لائے تو بیوی نے کہا کہ وہ تمام اشرفیاں تمہارے بیٹے کی تعلیم پر خرچ ہو چکی ہیں' آپ نے اب اپنے صاحبزادے کو دیکھ لیا ہے' اب فرمایئے کہ آپ کی تیس ہزار اشرفیاں اچھی ہیں یا یہ دولت جو صاحبزادے کو حاصل ہوئی ہے تو وہ فرمانے لگے' بخدا اس عزت کے مقابلے میں اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے' تم نے اشرفیوں کو ضائع نہیں کیا۔ (تاریخ خطیب جلد ۸ ص ۴۲۱' ۴۲۲)

بس جو آپ بچے کی تعلیم پر خرچ کرو گے' وہ ضائع نہیں ہوگا' بچوں کو قرآن مجید اور دینی کتابوں کی سب سے پہلے تعلیم دلاؤ' تاکہ شروع ہی سے دین کا اثر پڑے' جس کا اثر بڑھاپے تک رہے گا' جو لوگ شروع ہی سے دنیاوی علوم کی تعلیم دلاتے ہیں' وہ بچے عموماً دیندار نہیں ہوتے' کیونکہ ہر علم کا اثر ہوتا ہے اگر بچے کو قرآن وحدیث کی تعلیم دی جائے' تو اس کا اثر ہوگا' اور صرف دنیاوی تعلیم دی جائے' تو اس کا اثر ہونا ظاہر ہے' کیونکہ

❶ ابو داؤد: کتاب الصلاۃ باب متی یوم الغلام بالصلاۃ (۱/ ۱۸۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غیر دینی کتابوں میں بہت سی باتیں خلاف شرع ہوتی ہیں' بچہ پڑھ کر اس سے بہت متاثر ہوتا ہے' بلکہ اس کے رنگ میں رنگ جاتا ہے' بچے فطرۃً معصوم اور بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں' جس رنگ میں ان کو رنگ دیا جاتا ہے' وہی رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے' اگر نیکیوں کے رنگ میں رنگا گیا' تو ہمیشہ نیکی کا رنگ باقی رہے گا اور اگر برائیوں کے رنگ میں رنگا گیا' تو اس کا اثر قائم رہے گا' سچ ہے۔

﴿ صِبْغَةَ اللّٰهِ ج وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز ﴾ (البقرة: ١٣٨)

(اور اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ' اس سے زیادہ اچھا رنگ کس کا ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ.)) ❶

''ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی' عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

بچے چونکہ نقال ہوتے ہیں' ماں باپ کے لئے اور استاد کو جس روش پر پاتے اور دیکھتے ہیں وہی طریقہ اختیار کر جاتے ہیں اور یہی نیک بچے ماں باپ کے لئے نیک دعائیں کرتے رہیں گے' جو مرنے کے بعد کار آمد ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهٗ.)) ❷

''جب انسان مر جاتا ہے' تو اس کے سارے کاموں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے' اور مرنے کے بعد ان کاموں کا ثواب مسلسل جاری نہیں رہتا' مگر تین کاموں کا ثواب بند نہیں ہوتا' بلکہ ان کا ثواب برابر جاری رہتا ہے (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعا کرتی ہے۔''

اور اگر ماں باپ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں گے تو یہی بچے دنیا و آخرت میں ان کے لئے مفید اور کار آمد ثابت ہوں گے اور ماں باپ اور سرپرستوں کے ذمہ نہایت ضروری ہے' کہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی ناشائستہ باتوں سے بچاتے رہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا

---

❶ بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه (١/ ١٨١)

❷ مسلم کتاب الوصیة باب ما یلحق للانسان من الثواب بعد وفاته (٢/ ٤١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝﴾ (التحریم:٦)

(اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ' جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں' جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم کہا جائے بجالاتے ہیں۔)

یعنی خود بھی ایسا کام کرو' جس سے جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچالو' والدین اور سرپرستوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اگر اس ذمہ داری کا احساس نہ کیا گیا' تو آخرت میں بھی سخت باز پرس ہوگی' ماں' باپ ہی اولاد کو بگاڑتے اور بناتے ہیں' اس لئے اولاد کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْإِمَامُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَ عَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ.)) ❶

''سنو! تم سب اپنی رعیت کے محافظ ہو' اور تم سب سے رعیت کی بابت پوچھا جائے گا' تو حاکم جو لوگوں کی اصلاح کے لئے مقرر کیا گیا ہے رعیت کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت کے احوال سے پوچھا جائے گا' مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت یعنی اہل خانہ کی بابت پوچھا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی محافظ ہے اور اس سے ان کی بابت سوال کیا جائے گا' آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی بابت دریافت کیا جائے گا' سنو! تم سب کے سب راعی ہو اور تم سب اپنی رعیت کی بابت سوال کئے جاؤ گے۔''

یعنی ہر مسلمان کی ذمہ داری دہری ہے' ایک تو وہ اپنے آپ کو ناپسندیدہ کاموں سے بچائے تاکہ آخرت میں اس کی پکڑ نہ ہو سکے اور دوسرے اپنے اہل وعیال کو ہر بری بات سے بچاتا رہے' جس سے دنیا و آخرت میں ان کو نقصان نہ پہنچے' اسی طرح سے ہر ایک ذمہ دار اپنے ماتحت لوگوں کی اصلاح کا ذمہ دار ہے' خصوصاً اولاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے' آئندہ نسلوں کا بگاڑ اور سدھار موجودہ نسلوں کے بگاڑ اور سدھار پر موقوف ہے' اس میں ہر ماں باپ کا اور مربی اور سرپرست کا امتحان و آزمائش ہے اگر ان بچوں کو بنالیا' تو کامیاب

❶ بخاری کتاب الاحکام باب قول اللہ اطیعوا اللہ' مسلم کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہو گئے' ورنہ نہیں' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ج وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ط وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ○ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ط وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ ﴾ (التغابن: ۱۴ - ۱۶)

(اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں' خبردار ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو' اور درگزر کر جاؤ' اور بخش دو' تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے' تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہی ہے اور بہت بڑا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ اور راہ خدا میں خیرات کرتے رہو' جو تمہارے لئے بہت بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے' وہی کامیاب ہے۔)

یعنی بعض عورتیں اپنے مردوں کو اور بعض اولاد اپنے ماں باپ کو یادِ خدا سے روک دیتی ہے ان سے ہوشیار رہو' اپنے دین کی نگہبانی' ان کی ضروریات اور فرمائشات کے پورا کرنے پر مقدم رکھو' بیوی بچوں اور مال کی خاطر نہ کسی انسان کی حق تلفی کرو' اور نہ خدا کی نافرمانی پر تل جاؤ' اور نہ ان کی محبت میں پھنس کر خدا کے حکموں کو پس پشت ڈالو' تمہارے اہل وعیال اور بال بچے معصیت الٰہی کا سبب نہ بنیں اور نہ تم کسی ایک بچے کو دو' اور دوسرے کو نہ دو' یہ حق تلفی ہو گی' اپنے بچوں کے درمیان بھی عدل وانصاف رکھو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اور اپنی اولاد کے بارے میں انصاف اور برابری رکھو۔''

ظاہری حقوق میں سب برابر ہیں' البتہ باپ کے مرنے کے بعد لڑکے کا دوہرا حصہ اور لڑکی کا اکہرا حصہ ہے' قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِيٓ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ج فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ج فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ج فَإِن

❶ بخاری کتاب الهبة و فضلها باب الاشهاد فی الهبة
مسلم کتاب الهبات باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة (۲/ ۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ج لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝﴾

(النساء: ۱۱)

(اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہوں اور دو سے زیادہ ہوں' تو مال متروکہ کی دو تہائی ملے گی اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اسے آدھا ملے گا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے' اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اگر ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے' یہ حصہ اس وصیت کے بعد ہے جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد' تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے خدا کی طرف سے مقرر کردہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ والدین کے مال میں اولاد کا حق ہے' اسی طرح والدین کے ذمے یہ بھی ضروری ہے کہ جب وہ شادی و نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے نکاح کا بندوبست کر دیں' اگر اس کی طرف توجہ نہیں' تو خدانخواستہ کسی ناجائز کام میں مبتلا ہو گئے' تو والدین ہی گناہ گار ہوں گے۔

بعض والدین اپنے بچوں کو بچپن ہی میں کھلانے' پلانے اور شادی بیاہ کے خوف سے مار ڈالتے اور زندہ درگور کر دیا کرتے تھے' اب اسلام نے اولاد کشی سے منع کر دیا ہے' اور یہ فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝﴾ (اسرآء: ۲)

(اور اپنی اولاد کو فقر و فاقہ کے خوف سے مار نہ ڈالا کرو' ہم ہی ہیں' جو ان کو اور تم کو روزی دیتے ہیں ان کا مار ڈالنا بے شبہ بڑا گناہ ہے۔)

قتل اولاد کے جرم کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ اس کی ممانعت کو شرک کی ممانعت کے پہلو بہ پہلو جگہ دی گئی ہے' آنحضرت ﷺ کو یہ حکم ہوا کہ ان عربوں کو جنہوں نے اپنی طرف سے بہت سی چیزیں حرام بنالی ہیں' بتادو کہ اصلی چیزیں انسان پر کیا حرام ہیں:

﴿ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج﴾ (الانعام: ۱۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اے پیغمبر کہہ دے کہ آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام کیا ہے' خدا کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو نہ مار ڈالو ہم تم کو اور ان کو روزی دیتے ہیں۔)

موجودہ زمانے میں بھی املاق یعنی محتاجی کے خوف سے برتھ کنٹرول پر زور دیا جا رہا ہے' برتھ کنٹرول بھی اسی اولاد کشی میں داخل ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ہی سب کو روزی پہنچاتے ہیں تم کو بھی اور تمہاری اولاد کو بھی پھر تم فقر و فاقہ کے خوف سے کیوں ایسی حرکت کرتے ہو' جو شرعی اعتبار سے اور اخلاقی حیثیت سے جرم عظیم ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑا گناہ کیا ہے فرمایا شرک پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا والدین کی نافرمانی' پھر عرض کیا' اس کے بعد' فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالو' کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی' یہ جواب حقیقت میں آیت بالا کی تفسیر ہے' ان ہی تعلیمات نبوت کے اس پرتو فیض نے دلوں میں یہ یقین پیدا کر دیا' کہ رازق خدا ہے اس کے ہاتھ میں رزق کی کنجی ہے' ہر بچہ اپنے رزق کا سامان لے کر آتا ہے' اس ایمان اور یقین نے اس جرم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا اور عرب کی سرزمین اس لعنت سے ہمیشہ کے لئے پاک ہوگئی' برتھ کنٹرول بھی ایک قسم کی اولاد کشی اور زندہ درگورکنی ہے۔ ❶

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ○ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴾ (سورۃ التکویر: ۸- ۹)

(اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ گاڑی گئی ہے۔)

صحیح مسلم میں ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا' یعنی بروقت نطفہ کو باہر ڈال کر ضائع کر دینا' تاکہ حمل ٹھہر نہ پائے' یہ کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ واد خفی ہے' یعنی پوشیدگی سے اولاد کو مار ڈالنا ہے' برتھ کنٹرول میں یہی ہوتا ہے کہ نطفے کو غیر محل میں پھینک کر ضائع کیا جاتا ہے' رحم میں نہیں جانے پاتا' تو برتھ کنٹرول اور عزل کا ایک ہی حکم ہے' برتھ کنٹرول اور ضبط ولادت اگر جائز ہوتا' تو خصی ہونے کی اجازت دی جاتی' حالانکہ انسانوں کو خصی ہونے کی ممانعت آئی ہے اور زیادہ سے زیادہ بچے جننے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ❷

---

❶ بخاری کتاب التفسیر باب قوله تعالى فلا تجعلوا لله اندادًا

❷ مسلم کتاب النکاح باب جواز الغیلة و کراهة العزل (۱/ ٤٦٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَلْيَتَزَوَّجِ الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ.)) ❶

''تم زیادہ محبت کرنے والی' اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کیا کرو' کیونکہ میں قیامت کے روز اپنی امت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے دوسروں پر فخر کروں گا۔''

برتھ کنٹرول میں یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں نسلی تحدید کو مختلف طریقے سے غلط قرار دیا ہے وہ بار بار مختلف طریقوں سے یہ بات انسان کے ذہن نشین کرتا ہے' کہ روزی دینا اس کا کام ہے' جس نے اس کو پیدا کیا ہے اور روزی رسانی کی ذمہ داری کسی دوسرے پر نہیں ڈالی ہے اور اگر کسی دوسرے پر ڈال دیتا' تو وہ جس کو چاہتا روزی دیتا اور جس کو نہیں چاہتا' تو روزی نہیں دیتا' لیکن اللہ تعالیٰ سب کے لئے روزی پہنچانے کا ذمہ دار ہے' خواہ وہ کمائی کرے یا نہ کرے' خواہ وہ دوست ہو یا دشمن' عاصی ہو یا مطیع۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَكَأَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ﴾ (عنکبوت: ٦٠)

(اور کتنے ہی جاندار ہیں' کہ اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے وہی تم کو بھی رزق دیتا ہے۔)

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝﴾ (سورة الذاريات: ٥٨)

(درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا' بڑی قوت والا' اور زبردست ہے۔)

﴿ لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط﴾ (الشوریٰ: ١٢)

(آسمانوں اور زمین کے خزانے اسی کے اختیار میں ہیں جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ز وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝﴾ (الحجر: ٢٠- ٢١)

❶ ابو داوٗد كتاب النكاح باب النهي عن تزويج من لم يلد من النسآء (٢/ ١٧٦)
نسائي كتاب النكاح باب كراهية تزويج العقيم (٢/ ٦٣) (٣٢٢٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور ہم نے زمین میں تمہارے لئے بھی معیشت کا سامان فراہم کیا ہے اور ان دوسروں کیلئے بھی جن کے رزاق تم نہیں ہو کوئی چیز ایسی نہیں ہے، جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم ان خزانوں سے جو چیز بھی نازل کرتے ہیں' ایک سوچے سمجھے انداز سے نازل کرتے ہیں۔)

ان حقائق کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ انسان کے ذمے جو کام ڈالتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے خزانوں سے وہ اپنا رزق تلاش کرنے کی سعی کرے' بالفاظ دیگر رزق دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور ڈھونڈنا انسان کا کام ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی اور برتھ کنٹرول کرنا' اولاد کشی اور اولاد کی حق تلفی اللہ تعالیٰ ان حق تلفیوں سے بچائے اور دین حق پر قائم رکھے۔ آمین

﴿ وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بچوں کی دینی تعلیم وتربیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَ الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَايَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ وَمَانَقَمُوْامِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِالْحَمِيْدِ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِo﴾ (البروج: ۱ تا ۱۰)

(برجوں والے آسمان کی قسم، وعدہ کئے ہوئے دن کی قسم، حاضر ہونے والے حاضر کئے گئے کی قسم کہ خندقوں والے ہلاک کئے گئے وہ آگ تھی ایندھن والی یہ لوگ اس کے پاس بیٹھے مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اپنے سامنے دیکھ رہے تھے یہ لوگ ان مسلمانوں کو کسی گناہ کا بدلہ نہیں دے رہے تھے سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ غالب لائق حمد پر ایمان رکھتے تھے جس کی آسمان وزمین میں بادشاہت ہے اور جو خدا ہر چیز پر حاضر اور خوب واقف ہے بے شک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ بھی نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کے عذاب ہیں۔)

بروج سے بڑے بڑے ستارے مراد ہیں اس سے چاند سورج کی بارہ منزلیں بھی بعض لوگوں نے مراد لی ہیں اور یوم الموعود سے مراد قیامت کا دن، شاہد سے جمعہ کا دن اور مشہود سے عرفہ کا دن مراد ہے یعنی ان چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خندق والے ہلاک وبرباد کردیئے گئے ان خندق والوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث میں نہایت مفصل طریقے سے یہاں فرمایا ہے اور اس واقعہ کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند میں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح مسلم میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اگلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اس کے ہاں ایک جادوگر تھا جب جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری موت کا وقت آ رہا ہے۔ مجھے کسی بچے کو سونپ دو کہ میں اسے جادو سکھا دوں چنانچہ ایک ذہین لڑکے کو وہ تعلیم دینے لگا۔

جب لڑکا اس کے پاس جاتا تو راستہ میں ایک درویش کا گھر پڑتا جہاں وہ عبادت میں اور کبھی وعظ میں مشغول ہوتا یہ بھی کھڑا ہو جاتا اور اس کے طریق عبادت کو دیکھتا اور وعظ سنتا اس طرح اب آتے جاتے یہاں رک جانا اس کا معمول بن گیا تھا۔ جادوگر بھی مارتا اور ماں باپ بھی کیونکہ دونوں جگہ یہ دیر سے پہنچتا تھا ایک دن اس بچے نے راہب کے سامنے اپنی شکایت بیان کی تو درویش نے کہا کہ جب جادوگر تم سے دیر ہونے کی وجہ پوچھے تو کہہ دینا کہ گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والے بگڑیں تو کہہ دینا کہ آج جادوگر نے روک لیا تھا یوں ہی ایک زمانہ گذر گیا کہ ایک طرف تو وہ جادو سیکھتا تھا اور دوسری طرف کلام اللہ اور دین الٰہی سیکھتا تھا۔

ایک دن یہ کیا دیکھتا ہے کہ راستے میں ایک زبردست وہیبت ناک جانور پڑا ہوا ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بند کر رکھی ہے سب لوگ دونوں جانب حیران و پریشان کھڑے ہیں اس نے اپنے دل میں سوچا کہ آج موقع ہے کہ میں امتحان کر لوں کہ درویش کا دین خدا تعالیٰ کو پسند ہے یا جادوگر کا اس نے ایک پتھر اٹھایا اور یہ کہہ کر اس پر پھینکا کہ خدایا اگر تیرے نزدیک درویش کا دین اور اس کی تعلیم جادوگر سے زیادہ محبوب ہے تو اس خطرناک جانور کو اس پتھر سے ہلاک کر دے تاکہ لوگوں کو اس بلا سے نجات ملے۔ پتھر کے لگتے ہی وہ جانور مر گیا۔ اور لوگوں کا آنا جانا شروع ہو گیا پھر جا کر درویش کو خبر دی اس نے کہا کہ پیارے بچے! تو افضل ہے اب خدا کی طرف سے تمہاری آزمائش ہو گی۔ اگر ایسا ہوا تو تم کسی کو میری خبر نہ کرنا۔ اب اس بچے کے پاس حاجت مندوں کا تانتا لگ گیا اور اس کی دعا سے مادر زاد اندھے کوڑھی، جذامی اور ہر قسم کے بیمار اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کے ایک نابینا وزیر کے کان میں بھی یہ آواز پڑی وہ بڑے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اگر تو مجھے شفا دے دے تو یہ سب میں تجھے دے دوں گا۔ اس نے کہا کہ شفا میرے ہاتھ میں نہیں میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔ شفا دینے والا تو اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اگر تو اس پر ایمان لانے کا وعدہ کرے تو میں اس سے دعا کروں۔ وزیر نے اقرار کر لیا۔ بچے نے اس کے لئے دعا کی اللہ نے اسے شفا دے دی وہ بادشاہ کے دربار میں آیا جس طرح اندھا ہونے سے پہلے کام کرتا تھا کرنے لگا اور آنکھیں بالکل روشن تھیں۔ بادشاہ نے متعجب ہو کر پوچھا کہ تجھے آنکھیں کس نے دیں؟ اس نے کہا میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا ہاں یعنی میں نے۔ وزیر نے کہا نہیں میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے کہا اچھا تو کیا میرے سوا تیرا کوئی اور بھی رب ہے۔ وزیر نے کہا: ہاں، میرا اور تیرا رب اللہ عزوجل ہے۔ بادشاہ اسے مارنا پیٹنا اور طرح طرح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تکلیفیں پہنچانے لگا اور پوچھنے لگا کہ یہ تعلیم تجھے کس نے دی؟ آخر اس نے بتا دیا کہ اس بچے کے ہاتھ پر میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو بلوایا اور کہا۔ اب تو تم جادو میں خوب کامل ہو گئے ہو کہ اندھوں کو دیکھتا اور بیماروں کو تندرست کرنے لگ گئے ہو، اس نے کہا غلط ہے نہ میں کسی کو شفا دے سکتا ہوں نہ جادو۔ شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بادشاہ کہنے لگا نہیں میرے ہاتھ میں ہے کیونکہ اللہ تو میں ہی ہوں اس نے کہا ہرگز نہیں کہا پھر کیا تو میرے سوا کسی اور کو رب مانتا ہے۔ تو وہ کہنے لگا ہاں میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے اب اسے طرح طرح کی سزائیں دینی شروع کیں یہاں تک کہ درویش کا پتہ لگا لیا۔ درویش کو بلا کر اس سے کہا کہ تو اسلام چھوڑ دے اور اس دین سے پلٹ جا۔ اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے آرے سے اسے چیر دیا اور دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔

بادشاہ نے پھر اس نوجوان سے کہا کہ تو اب بھی دین سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے سپاہی اسے فلاں پہاڑ پر لے جائیں اور اس کی بلند چوٹی پر پہنچ کر لڑکے سے اس کا دین چھوڑ دینے کو کہیں اگر مان گیا تو اچھا ہے ورنہ وہیں سے اس کو لڑھکا دیں چنانچہ یہ لوگ اسے لے گئے جب وہاں سے دھکا دینا چاہا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ۔ خدایا جس طرح چاہے تو مجھے ان سے بچا لے اس دعا کے ساتھ ہی پہاڑ ہلا اور وہ سب سپاہی لڑھک گئے صرف وہ بچہ بچا رہا وہاں سے وہ اترا اور ہنسی خوشی پھر اس ظالم بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے کہا یہ کیا ہوا۔ میرے سپاہی کہاں ہیں فرمایا میرے خدا نے مجھے ان سے بچا لیا۔

بادشاہ نے کچھ اور سپاہی بلوائے اور ان سے کہا کہ اسے کشتی میں بیٹھا کر لے جاؤ اور بیچوں بیچ سمندر میں ڈبو کر چلے آؤ، یہ اسے لے کر چلے اور بیچ و بیچ سمندر میں پہنچ کر جب اسے پھینکنا چاہا تو پھر اس نے وہی دعا کی کہ بار الہا! جس طرح چاہے تو مجھے ان سے بچا۔ موج اٹھی اور وہ سارے کے سارے سپاہی سمندر میں ڈوب گئے صرف وہ بچہ ہی باقی رہ گیا۔ یہ پھر بادشاہ کے پاس آیا اور کہا میرے رب نے مجھے ان سے بھی بچا لیا۔ بادشاہ اس کو دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ! تو چاہے تمام تدبیریں کر ڈال لیکن مجھے ہلاک نہیں کر سکتا۔ ہاں جس طرح میں کہوں اس طرح اگر کرے تو البتہ میری جان نکل جائے گی۔ اس نے کہا کیا کروں فرمایا۔ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر پھر کھجور کے تنے پر سولی چڑھا اور میرے ترکش میں سے ایک تیر میرے کمان پر چڑھا اور بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ۔ یعنی اس اللہ کے نام سے جو اس بچے کا رب ہے۔ کہہ کر وہ تیر میری طرف پھینک۔ وہ تیر مجھے لگے گا اور اس سے میں مروں گا چنانچہ بادشاہ نے یہی کیا تیر بچے کی کنپٹی میں لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ لیا اور شہید ہو گیا۔ اس کے اس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شہید ہوتے ہی لوگوں کو اس کے دین کی سچائی کا یقین ہو گیا اور ہر طرف سے یہ آوازیں اٹھنے لگیں۔ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ۔ (ہم سب اس بچے کے رب پر ایمان لے آئے)۔

یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے ساتھی بہت گھبرائے اور بادشاہ سے کہنے لگے۔ اس لڑکے کی ترکیب ہم تو سمجھتے ہی نہیں دیکھئے اس کا یہ اثر پڑا کہ سب لوگ اسکے مذہب پر ہو گئے اور مسلمان ہو گئے۔ ہم نے تو اسی لئے اسے قتل کیا کہ یہ مذہب کہیں پھیل نہ جائے لیکن وہ ڈر تو سامنے ہی آ گیا۔ اور سب مسلمان ہو گئے۔

بادشاہ نے کہا اچھا ایسا کرو کہ تمام محلوں اور راستوں میں خندقیں کھدواؤ۔ ان میں لکڑیاں بھرواور ان میں آگ لگا دو، جو اس دین سے پھر جائے اسے چھوڑ دو اور جو نہ مانے اسے اس آگ میں ڈال دو۔ ان مسلمانوں نے صبر سہار کے ساتھ آگ میں جلنا منظور کر لیا اور اس میں کود کر گرنے لگے البتہ ایک عورت جس کی گود میں دودھ پیتا چھوٹا سا بچہ تھا وہ ذرا جھجکی تو اس بچے کو اللہ نے بولنے کی طاقت دی اس نے کہا اماں کیا کر رہی ہو تم تو حق پر ہو صبر کرو اور اس میں کود پڑو چنانچہ وہ بھی بچہ سمیت اسی آگ میں شہید ہو گئی۔ ❶ یہ ہیں توحید کے وہ پروانے جنہوں نے اس جلتی ہوئی آگ میں کود کر توحید اسلام کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھا۔

اس واقعہ سے ہمیں بہت سے سبق اور عبرت کی باتیں حاصل ہو رہی ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر اسلامی معاملات میں کسی قسم کی تکلیف جانی اور مالی اٹھانی پڑے تو ہم کو شوق سے برداشت کر لینی چاہیے اسی کو عربی میں استقامت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں اصحاب الاخدود کی طرح اور بہت سے واقعات ہیں ہم استقامت کے سلسلے میں قرآن مجید کی چند آیتیں پیش کر رہے ہیں اور ساتھ ہی صحابہ کرام کے سچے حالات بھی بیان کریں گے جس سے صحیح اندازہ ہو جائے گا کہ اسلام کو ہمارے اسلاف کرام نے اپنے خون سے سینچا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴾ (البقرة: ٢١٤)

(کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر تم سے پہلوں کے سے احوال نہیں آئے۔ ان کو سختی اور تکلیف پہنچتی رہی اور بہت زیادہ ہلائے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے کہنے لگے اللہ کی مدد کب آئے گی سن لو! اللہ کی مدد نزدیک ہے۔)

پہلے لوگوں کو بھی اس میں جانچا گیا جن میں سے جھوٹے اور سچے کا فرق ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

❶ مسلم، کتاب الزهد، باب قصة اصحاب الاخدود و الساحر و الراهب و الغلام (٧٥١١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴾ (عنکبوت: ۲ تا ۳)

(کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ صرف ان کے اس بات کے کہنے کی وجہ سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ ان سے پہلے لوگوں کو ہم نے خوب جانچا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچے ہیں اور انہیں بھی جان لے گا جو جھوٹے ہیں۔)

اگلوں کی استقامت کے ان احوال میں سے جن کو محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے سامنے نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے وہ واقعہ ہے جس کو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں نقل کیا ہے کہ۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی مصیبتوں کا حال بیان کیا اور درخواست کی کہ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ چونکہ یہ بھی ایک قسم کی بیتابی کا اظہار تھا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایسا مرد بھی ہوا ہے کہ جس کو زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا اور آرے سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے مگر باوجود اس کے وہ دین حق سے روگردانی نہیں کرتا۔ اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کا گوشت ہڈی سے نوچ کر تار تار کر دیا جاتا تھا۔ مگر یہ تکلیف بھی اس کو اس کے دین سے نہ ہٹا سکتی تھی۔ ❶

پہلے خطبوں میں استقامت کی بعض مثالیں نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ آج آپ خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کے مختصر احوال بھی سن لیجئے جو نہایت ہی سبق آموز اور درد انگیز ہیں۔ ان کا واقعہ اس طرح لکھا ہوا ہے۔ کہ ۳ھ میں غزوہ رجیع ہوا آنحضرت ﷺ نے عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو دس آدمیوں پر امیر بنا کر تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ عسفان اور مکہ کے درمیان میں بنی ہذیل کا ایک قبیلہ لحیان رہتا تھا اس کو خبر ہوگئی اس کے سو تیر اندازوں نے اس مختصر جماعت کو گھیر لیا سات آدمی اس جگہ لڑ کر شہید ہو گئے۔ تین شخص جن میں حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ بھی تھے زندہ بچے یہ تینوں جان بخشی کے عہد و پیمان پر پہاڑی کے نیچے اترے۔ تیر اندازوں نے تیر کمان کے تانت کھول کر ان کے ہاتھ باندھے ایک غیرت مند مسلمان اس بے عزتی کو گوارہ نہ کر سکا اور مردانہ وار لڑ کر جان دے دی۔ اب صرف دو شخص باقی رہ گئے ان کو لے کر مکہ کے بازار میں فروخت کر دیا۔ اسلام کے اس یوسف کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا جسے غزوۂ بدر میں حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ عقبہ بن حارث نے اپنے گھر میں لا کر قید کیا۔ ہاتھ میں ہتھکڑیاں تھیں اور موہب کو نگرانی پر مقرر کیا۔ عقبہ کی بیوی کھانا کھلاتے وقت ہاتھ کھول دیا کرتی تھی کئی مہینہ قید میں رہے شہر حرام گزر گئے تو قتل کی تیاریاں ہوئیں۔

---

❶ بخاری کتاب الاکراہ باب من اختت و العرب و القتل و الھوان علی الکفر ۲/ ۱۰۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ نے موہب سے تین باتوں کی درخواست کی تھی: (۱) آب شیریں پلانا (۲) بتوں کا ذبیحہ نہ کھلانا (۳) قتل سے پہلے خبر کر دینا۔

یہ آخری درخواست عقبہ کی بیوی سے بھی کی تھی۔ قتل کا ارادہ ہوا تو اس نے ان کو آگاہ کر دیا انہوں نے صفائی کے لئے اس سے استرہ مانگا اس نے لا کر دے دیا۔ اس کا بچہ کھیلتا کھیلتا ان کے پاس چلا آیا انہوں نے اس کو اپنی ران پر بٹھایا۔ ماں کی نظر پڑی تو دیکھا ننگا استرہ ان کے ہاتھ میں ہے اور بچہ ان کے زانوں پر ہے یہ منظر دیکھ کر وہ کانپ گئی۔ حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تمہارا کیا خیال ہے کیا تم سمجھ رہی ہو کہ میں اپنے خون کا بدلہ اس بچے سے لوں گا۔ حاشا یہ ہماری شان نہیں۔ حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کی باتوں کا اس پر خاص اثر ہوا چنانچہ وہ کہتی تھی کہ خبیب بن علی سے بہتر کسی قیدی کو نہیں دیکھا۔ میں نے بارہا ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا حالانکہ اس زمانے میں انگور کی فصل بھی نہ تھی۔ اس کے علاوہ بندھے ہوئے تھے۔ اس لئے یقیناً وہ خدا کا دیا ہوا رزق تھا جو خزانہ غیب سے ان کو ملتا تھا۔

حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کے قتل میں مشرکین نے بڑا اہتمام کیا حرم سے باہر مقام تنعیم میں ایک درخت پر سولی کا پھندا لٹکا دیا گیا۔ آدمی جمع کئے گئے۔ مرد و عورت، بوڑھے اور بچے، امیر غریب وضیع و شریف غرض ساری خلقت تماشائی تھی۔ جب عقبہ کے لوگ ان کو لینے کے لئے آئے تو فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ دو رکعت نماز پڑھ لوں زیادہ پڑھوں گا تو تم لوگ کہو گے کہ میں موت سے گھبرا کر بہانہ ڈھونڈ رہا ہوں۔ نماز سے فارغ ہو کر مقتل کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں یہ دعا زبان پر تھی۔

((اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا.))

''اے پروردگار تو ان کے شمار کر کے اور ایک ایک کر کے قتل کر اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑ۔''

پھر یہ پڑھتے ہوئے سولی کے نیچے پہنچے۔

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰـهِ وَاِنْ یَّشَـاْ یُبَـارِكْ عَلٰی اَوْشَالِ شَلْوٍ مُمَزَّعٖ

اگر مسلمان رہ کر میں مارا جاؤں تو مجھے غم نہیں کہ کس پہلو پر خدا کی راہ میں پچھاڑا جاتا ہوں جو کچھ ہو رہا ہے خدا کی محبت میں ہو رہا ہے اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑوں پر برکت نازل کرے گا۔ ❶

مولانا قاضی سلیمان صاحب منصور پوری رحمہ اللہ اپنے اشعار میں حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کے مفہوم کو یوں ادا فرماتے ہیں:

❶ بخاری کتاب الجھاد و الیسیر باب ھل یستاسر الرجل و من لم یستاسر ۳۰۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جب نکلتی جان ہے اسلام پر تب نہیں پرواہ مجھ کو جان کی
کیوں نہ دوں کامل خوشی سے اپنی جاں چاہئے مجھ کو رضا رحمان کی
آرزو پنہاں مرے سینے میں تھی اس دل مشتاق پر ارمان کی
آنکھ کر لیتی زیارت وقت نزع داعئ حق ہادئ ایمان کی

اے خدا پہنچا مرا ان کو سلام
جان جس پر میں نے ہے قربان کی

طبری اور سیرت ابن ہشام جلد دوم اور رحمۃ للعالمین جلد اول میں ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو جب سولی کے تختہ پر چڑھایا گیا تو ایک سخت دل نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے دل کو چھیدا اور کہا کہو اب تو تم بھی پسند کرتے ہوگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھنس جائے اور میں چھوٹ جاؤں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔ پھر ان سے کہا گیا کہ اسلام چھوڑ دو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تمام دنیا کی سلطنت بھی میرے سامنے پیش کر دو تب بھی میں اسلام نہیں چھوڑ سکتا مشرکین نیزوں سے چھیدتے جاتے اور اس قسم کے سوال وجواب کرتے جاتے تھے۔ آخر کار عقبہ بن حارث اور مغیرہ عبدری نے گلے میں پھندا ڈالا اور ہمیشہ کے لئے ان کو راحت کی نیند سلا دیا۔ یہ کیسا عجیب منظر تھا اسلام کے ایک غریب الوطن فرزند پر کیسے ظلم وستم ہو رہے تھے بطحائے کفر کا خونی وقاتل توحید کے فرزند کو کس طرح ذبح کر رہا تھا۔ یہ سب کچھ تھا مگر مجسمہ اسلام اب بھی پیکر صبر ورضا بنا ہوا تھا۔ اور بغیر کسی اضطراب کے نہایت سکون سے جان دے دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فاجعہ عظمٰی کی خبر وحی کے ذریعے ہوئی تو فرمایا اے خبیب! تجھ پر سلام۔ ❶

اور عمر بن ربیعہ ضمری رضی اللہ عنہ کو اس شہید وفا کی لاش کے پتہ لگانے کے لئے مکہ بھیجا۔ عمرو بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رات کو سولی کے پاس ڈرتے ڈرتے گئے درخت پر چڑھ کر رسی کاٹی جسد اطہر زمین پر گرنا چاہا کہ اتر کر اسے اٹھا لیا لیکن یہ جسم زمین کے قابل نہ تھا بلکہ ان کو فرشتوں نے اٹھا کر اس مقام تک پہنچایا جہاں شہیدان راہ وفا کی روحیں رہتی ہیں۔

عمرو بن ربیعہ کو سخت حیرت ہوئی بولے کیا زمین تو نہیں نگل گئی قتل کرتے وقت انہیں مشرکین نے قبلہ رخ نہیں رکھا تھا لیکن جو چہرہ قبلہ کی طرف پھر چکا تھا وہ کسی دوسری طرف کیوں کر پھر سکتا تھا مشرکین نے بار بار

---

❶ فتح الباری ۷/ ۳۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھیرنے کی کوشش کی مگر ہر طرح انہیں ناکامی رہی۔ ❶

سعد بن عامر رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمال میں سے تھے ان کا یہ حال تھا کہ کبھی کبھی یکبارگی بے ہوش ہو جایا کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے وجہ دریافت کی تو بولے مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی اور شکایت ہے جب حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کو صلیب پر چڑھایا گیا تو میں اس وقت اس مجمع میں موجود تھا مجھے جس وقت حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کی باتیں یاد آجاتی ہیں تو میں کانپ کر بے ہوش ہو جایا کرتا ہوں مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہتا اور فوراً ہی میں بے ہوش ہو جاتا ہوں۔ (رحمۃ للعالمین، جلد۱)

اس قسم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چند واقعات اور سنئے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں چھوڑ دیتے تھے لیکن دھوپ کی شدت سے ان کی حرارت اسلام میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی تھی۔ کفار مکہ حضرت ابوفکیھہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں بیڑی ڈال کر دھوپ میں لٹا دیتے پھر پشت پر بڑے پتھر کی چٹان رکھ دیتے یہاں تک کہ آپ مختل الحواس ہو جاتے۔ ایک دن امیہ نے ان کے پاؤں میں رسی باندھی اور آدمیوں کو ان کے گھسیٹنے کا حکم دے دیا اس کے بعد ان کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا دیا اتفاق سے راہ میں ایک گبریلا جا رہا تھا امیہ نے استہزاءً کہا۔ تیرا پروردگار یہی تو نہیں۔ بولے میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے اس پر اس نے زور سے گلا گھونٹا لیکن اس کے بے درد بھائی کو جو اس وقت اس کے ساتھ تھا اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی اور اس نے کہا کہ اس کو اور اذیت دو۔ (اسد الغابۃ تذکرہ صہیب وابوفکیھہ)

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں ایک دن کفار نے ان کو دھوپ میں لٹا دیا تھا اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا تو فرمایا۔ صبر کرو صبر، تمہارا ٹھکانہ جنت میں ہے لیکن ابوجہل کو اس پر تسکین نہ ہوئی اور اس نے برچھی مار کر ان کو شہید کر دیا چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے شرف شہادت انہی کو نصیب ہوا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جب خانہ کعبہ میں اپنے اسلام کا اعلان کیا تو ان پر کفار ٹوٹ پڑے اور مارتے مارتے زمین سے لگا دیا۔ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب اول اول خانہ کعبہ میں قرآن مجید کی چند آیتیں بآواز بلند پڑھیں تو کفار نے ان کو اس قدر مارا کہ ان کے چہرے پر نشان پڑ گئے لیکن انہوں نے صحابہ کرام سے کہا کہ اگر کہو تو کل

---

❶ دلائل النبوۃ للبیهقی ۳/ ۳۳۲

❷ صحیح مسلم ۲/ ۲۹۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھر اسی طرح باآواز بلند قرآن مجید کی تلاوت کروں۔ درحقیقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنسی خوشی ساری تکالیف کو خندہ پیشانی کے ساتھ جھیلنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ (اسد الغابہ تذکرہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

ان اذیتوں کے علاوہ کفار ان غریبوں کو اور بھی مختلف طریقوں سے ستاتے تھے پانی میں غوطے دیتے تھے مارتے تھے بھوکا پیاسا رکھتے تھے یہاں تک کہ کمزوری کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتے تھے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ (اسد الغابہ)

یہ وہ لوگ تھے جن میں اکثر لونڈی وغلام تھے یا غریب الوطن لیکن ان کے علاوہ بہت سے دولت مند اور معزز لوگ بھی کفار کی دست درازی سے محفوظ نہ رہ سکے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہایت معزز شخص تھے لیکن جب اسلام لائے تو خود ان کے چچا نے ان کو رسی میں باندھ دیا یہی ان کا ہر روز کا مشغلہ بنا رہتا تھا۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ان کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر لٹا دیتا پھر نیچے سے ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا۔ (ریاض النضرہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی سعید بن زید رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو رسی سے باندھ دیا۔ (بخاری)

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو کفار نے دونوں کے پاؤں کو ایک ساتھ باندھ دیا (طبقات ابن سعد)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ایک تقریر کے ذریعہ دعوت اسلام دی کفار نے جب یہ نامانوس سی آواز سنی تو ان پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ قبیلہ بنو تمیم کو ان کی موت کا یقین آ گیا۔ وہ ان کو اٹھا کر گھر لے گئے شام کے وقت ان کی زبان کھلی تو بجائے اس کے کہ اپنی۔ تکالیف بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا۔ اب خاندان کے لوگ بھی ان سے الگ ہو گئے لیکن ان کو اسی محبوب کے نام کی رٹ لگی رہی۔ بالآخر لوگوں نے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو ان کے اوپر گر پڑے ان کا بوسہ لیا اور انتہائی رقت طبع کا اظہار فرمایا۔ (اسد الغابہ)

صبر واستقامت کی یہ بہترین مثالیں تھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں خود اہل کتاب تک ان کے معترف تھے۔ چنانچہ استیعاب میں ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شام میں گئے تو ایک اہل کتاب نے ان کو دیکھ کر کہا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے وہ اصحاب جو آرّوں سے چیرے گئے اور سولی پر لٹکائے گئے ان مسلمانوں سے زیادہ تکلیفیں برداشت کرنے والے نہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اسلامی تاریخ کے لق ودق میدان میں بہت دور چلا گیا۔ اصل موضوع اصحاب الاخدود کے ذکر کے ساتھ ہی ساتھ ان کے قائد اعظم اور ہادیٔ اکبر حضرت عبداللہ بن تامر رضی اللہ عنہ کے استقلال واستقامت کو بیان کرنا تھا۔ کہ اس نوجوان بچے میں یہ شجاعت وبسالت اور جرأت ودلیری کیسے پیدا ہوئی میں تو یہی کہوں گا کہ یہ دینی تعلیم اسلامی نصیحت سننے کی وجہ سے پیدا ہوئی کہ اس نے اپنے رنگ میں ہزاروں کو رنگ دیا۔ اگر ہم اپنے بچوں کو دینی اور اسلامی تعلیم دیں اور دلائیں اور اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں تو حضرت عبداللہ بن تامر رضی اللہ عنہ جیسے ہو سکتے ہیں۔

لڑکپن اور بچپن میں اگر بچے کی صحیح تربیت ہوئی اور تہذیب واخلاق کے سانچے میں اسے ڈھالا گیا تو زندگی کے آخری لحات تک نیکیوں میں پھلیں اور پھولیں گے اور اس عمر میں اگر ان کی صحیح تربیت نہ ہوئی تو ہمیشہ کی زندگی خراب ہو جائے گی۔ انسان کے اچھے یا بُرے اخلاق کی بنیاد پڑنے کا وقت بچپن کا ہی زمانہ ہے اس زمانہ میں جو بچہ اخلاق سیکھ لے گا وہ عمر بھر نیک بنا رہے گا اور جو خراب عادتیں سیکھ لے گا وہ ہمیشہ خراب ہی ہوگا۔ بچے کی مثال اک نرم شاخ کی طرح ہے کہ اس کو جس طرح اور جس طرف چاہو۔ موڑ سکتے ہو۔ مضبوط اور سخت یا خشک ہو جانے کے بعد اسے نہیں موڑ سکتے۔

والدین کا فرض ہے کہ بچے کی اسی بچپن ہی کی عمر سے اچھی پرورش کریں اچھی باتیں اور نیک عادتین سکھائیں تاکہ اخیر وقت تک نیک رہیں اور ماں باپ کے لئے بھی نیک دعائیں کریں ان کی اچھی تعلیم وتربیت کا اثر کئی پشتوں تک جاری رہے گا۔ والدین کے مرنے کے بعد بھی برابر ثواب اور اجر عظیم ملتا رہے گا۔ جو ماں' باپ بچے کے لاڈ پیار میں آ کر اس کو بالکل آزاد چھوڑ دیتے ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کہتا ہے اپنے ماحول اور بری صحبتوں میں رہ کر بدزبانی وبداخلاقی سیکھتا ہے۔ ماں باپ بچے کی نہ نگرانی کرتے ہیں نہ بری صحبتوں سے بچاتے ہیں اور نہ اچھی باتیں سکھاتے ہیں اور نہ بری باتوں سے روکتے ہیں تو وہ والدین اپنے بچے کو خود ہی بگاڑ دیتے ہیں اور اس کے خطرناک نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اگر ماں باپ نیک ہوتے ہیں اور بچوں کو نیک کاموں کی تلقین کرتے ہیں تو اس کا خوشگوار اثر بچوں پر پڑتا ہے اور نیک ہوتا ہے اور اگر ماں باپ برے ہوتے ہیں اور بچوں کو بھی برائی سے نہیں روکتے ہیں تو ان کا بھی اثر بچوں پر ہوتا ہے۔

اسی نکتہ کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ.)) ❶

❶ بخاری کتاب الجنائز' باب ما قیل فی اولاد المشرکین (١٣٨٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"ہر بچہ فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"

ماں باپ اگر مومن موحد ہیں تو بچہ بھی مسلمان رہتا ہے۔ اگر ماں باپ یہودی یا نصرانی وغیرہ ہوتے ہیں تو بچہ بھی وہی روش اختیار کرتا ہے کیونکہ بچے نقال ہوتے ہیں ماں باپ کو جس روش پر دیکھتے ہیں وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں اسی لئے ماں باپ کا نیک ہونا بھی ضروری ہے۔ دنیا میں دراصل ماں باپ کی آغوش ہی پہلا مدرسہ اور تعلیم گاہ ہے اس جگہ بچے سب سے پہلے زبان اور بول چال سیکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَ هُمْ اَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.)) ❶

"جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو نماز کے پڑھنے کا حکم دو اور اگر دس برس کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو ان کو مارو اور الگ الگ سلاؤ۔"

غرضیکہ اسلام نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں بہت ہی تاکیدی حکم دیا ہے۔ اگر مسلمان اس پر عمل کرتے اور اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالتے تو یہ بچے بڑے ہو کر دینی دنیاوی ترقیات حاصل کر کے سعادت دارین کے مستحق ہوتے، لیکن بے توجہی کی وجہ سے ان کے بچے خراب ہو گئے تو نہ وہ دنیا کے رہے نہ دین کے نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔

موجودہ زمانے میں اولاً تو کوئی صحیح تعلیم و تربیت نہیں کی جاتی اگر کسی نے کچھ تھوڑی بہت توجہ کی بھی تو دنیاوی اسکول میں داخلہ کرا دیا تو وہاں کی تعلیم اسلامی نقطۂ نگاہ سے مخرب اخلاق ہے اس تعلیم کو حاصل کر کے اور زیادہ گمراہ ہو جاتے ہیں بلکہ بے پڑھے لکھے ان سے اچھے ہوتے ہیں مولانا حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں اپنے زمانہ کے مسلمان اور شریفوں کے بچوں کا جو حال لکھا ہے اس سے کہیں زیادہ اب شرفاء کی اولاد کا برا حال ہے۔

موجودہ زمانے کے الحاد و دہریت کا سیلاب عالمگیر ہے اس بھنور میں مسلمان اور مسلمان بچے غرق ہو رہے ہیں۔ اس سے نجات یابی صرف اسلامی تعلیم ہی سے ہو سکتی ہے جو ہر مسلمان پر فرض عین ہے کہ خود بھی دینی اور اسلامی تعلیم سیکھے اور اپنے بچوں کو سکھائے۔ یہ کام نہ کبھی کسی حکومت کا تھا اور نہ اب ہے۔ ہر زمانے کی حکومت مذہبی تعلیم دلانے اور اس کے انتظام سے سبکدوش رہی ہے۔ اگر مسلمان اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم

---

❶ ابو داؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ (٤٩٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دلانے میں غفلت اور کوتاہی کریں گے تو مسلمان بچوں کا مسلمان رہنا بہت ہی مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّ قُوْدُھَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ﴾ (تحریم: ٦)

(اے ایمان والوں! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں انہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم کیا جائے بجالاتے ہیں۔)

یعنی خود بھی ایسا کام کرو جس سے جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچالو اور اپنے اہل وعیال کو ایسی تعلیم اور ادب سکھاؤ جس سے تم ان کو جہنم کا ایندھن ہونے سے بچالو۔ والدین اور سرپرستوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اگر اس ذمہ داری کا احساس نہ کیا گیا تو آخرت میں بھی سخت باز پرس ہوگی، ماں باپ ہی اولاد کو بگاڑتے بناتے ہیں اس لئے ان سے اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَ الْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَ وَلَدِہٖ وَ ھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَ عَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ.)) [1]

''سنو! تم سب اپنی رعیت کے محافظ ہو اور تم سب سے رعیت کی بابت پوچھا جائے گا تو حاکم جو لوگوں کی اصلاح کے لئے مقرر کیا گیا رعیت کا نگہبان ہے اور اس سے رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعیت یا اہل خانہ کی بابت پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی محافظ ہے اور اس سے ان کی بابت سوال کیا جائے گا آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی بابت دریافت کیا جائے گا سنو! تم سب کے سب راعی ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کی بابت پوچھا جائے گا۔''

یعنی ہر مسلمان کی ذمہ داری دہری ہے ایک تو وہ اپنے آپ کو ناپسندیدہ کاموں سے بچائے تاکہ آخرت

[1] بخاری کتاب الاحکام' باب قول اللہ تعالی: اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامرمنکم. (٧١٣٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اس کی پکڑ نہ ہو سکے اور دوسرے اپنے اہل وعیال کو ہر بری بات سے بچاتا رہے جس سے دنیا و آخرت میں ان کو نقصان نہ پہنچے ۔اسی طرح سے ہر ایک ذمہ دار اپنے ماتحت لوگوں کی اصلاح کا ذمہ دار ہے خصوصاً اولاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے آئندہ نسلوں کا بگاڑ اور سدھار موجودہ نسلوں کے بگاڑ اور سدھار پر موقوف ہے اس میں ہر ماں باپ اور مربی سرپرست کا امتحان وآزمائش ہے اگر ان بچوں کو بنالیا تو کامیاب ہو گئے ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ یَـآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَ اَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (تغابن: ١٤ تا ١٦)

(اے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں خبردار تم ان سے ہوشیار رہنا۔ اور اگر تم معاف کردو۔ اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہی ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ اور راہ خدا میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لئے بہت بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔)

موجودہ حالات میں جب کہ ایک طرف جہالت کی انتہائی ظلمت و تیرگی اور دوسری طرف حد سے بڑھی ہوئی روشنی اور آزادی، بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت سے ماؤں کی غفلت کا باعث ہو رہی ہے میں چاہتا ہوں کہ زمانہ سلف کی مقدس خواتین کی علم دوستی کی چند ایسی مثالیں آپ کے سامنے پیش کروں جن سے آپ اندازہ لگا سکیں کہ ہماری ان ماؤں اور بہنوں کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا کتنا خیال تھا کیا وہ اپنے شوہروں کی دولت، بچوں کے عقیقے اور ختنے شادی بیاہ کی فضول رسموں میں تباہ کر دینا کمال سمجھتی تھیں یا علم و فضل کا چاند وسورج بنا کر دونوں جہاں کی بہبودی و سرخروئی حاصل کرنے کا شوق رکھتی تھیں۔ حضرت امام ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے ایک بہت بڑے فاضل زبردست فقیہ اور نامور محدث گذرے ہیں ان کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کے والد جن کا نام فروخ تھا ایک دولت مند سپاہی تھے خلافت بنوامیہ کے زمانہ میں وہ لشکر میں ملازم تھے جس زمانے میں امام ربیعہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔ دمشق کے خلیفہ نے ایک فوج خراسان کی طرف روانہ کی اور اس میں فروخ کو بھی جانا پڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فروخ اپنی بیوی کو تیس ہزار اشرفیوں کی ایک تھیلی دے کر اور حمل کی حالت میں چھوڑ کر مہم پر روانہ ہو گئے اتفاق کی بات ہے کہ جنگوں کا سلسلہ ایسا شروع ہوا اور فتوحات اسلامی کا سیلاب اس طرح بہتا رہا کہ فروخ کو ستائیس برس تک وطن آنے کی مہلت نہ ملی۔ ستائیس سال کے بعد اس شان سے واپس آئے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہیں ہاتھ میں نیزہ ہے کمر میں تلوار ہے سیدھے اپنے گھر پہنچے۔ اور نیزے کی انی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ ربیعہ نے آ کر دروازہ کھولا۔ اگرچہ باپ بیٹے نے ایک دوسرے کو نہیں پہچانا لیکن گھر اپنا تھا۔ اس لئے فروخ بے کھٹکے گھر میں داخل ہونے لگے تو ربیعہ نے للکار کر کہا کہ پرائے گھر میں اس طرح کیوں گھسا پڑتا ہے۔ فروخ جو ایک سپاہی منش آدمی تھے سن کر طیش میں آ گئے اور ڈپٹ کر کہا:

((اَنْتَ دَخَلْتَ عَلٰی حَرَمِیْ.))

''تجھے میرے حرم سرا میں داخل ہونے کا کیا کام؟''

جب باپ بیٹے کی لڑائی طول پکڑنے لگی تو محلے کے لوگ بھی جمع ہو گئے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو بھی (جو ربیعہ کے شاگرد ہیں) اس جھگڑے کی خبر پہنچی تو استاد کا معاملہ سمجھ کر آئے اور فروخ کو نہ پہچاننے کی وجہ سے یہی مشورہ دیا کہ بڑے میاں آپ کسی اور مکان میں ٹھہر جائیں ہم انتظام کر دیتے ہیں فروخ تعجب سے کہنے لگے جناب! میرا نام فروخ ہے میں مدینہ منورہ کا ہی باشندہ ہوں اور یہ گھر میرا ہے۔ ربیعہ کی والدہ نے نام سن کر فروخ کو پہچان لیا اور کہا ہاں یہ تو میرے شوہر اور ربیعہ کے باپ ہیں۔ اب تو باپ بیٹے گلے مل کر خوب روئے جوش محبت کی حرارت جب رونے سے کم ہوئی تو اندر داخل ہوئے۔ فروخ کو جب اطمینان سکون ہو چکا تو اپنی تیس ہزار اشرفیاں یاد آئیں۔ اور بیوی سے ان کا مطالبہ کیا۔ سمجھ دار بیوی نے کہا گھبرایئے نہیں وہ نہایت حفاظت سے رکھی ہیں۔ اس عرصہ میں حضرت ربیعہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جہاں شاگردوں کا ہجوم ان کا منتظر تھا درس دینے کے لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ کے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے حلقے میں جن میں حضرت امام مالک اور حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ بھی تھے بیٹھ کر درس میں مشغول ہو گئے۔ ادھر فروخ کی بیوی نے شوہر سے کہا کہ مسجد نبوی میں تشریف لے جا کر نماز پڑھ آیئے۔ فروخ مسجد میں آئے تو یہ منظر تھا کہ ایک نوجوان عالم بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور شاگردوں کا ایک جم غفیر ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ان کے علمی فیوض سے مستفیض ہو رہا ہے۔ شوق و حیرت سے دیر تک دیکھتے رہے امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر اس وقت ایک لمبی سی ٹوپی تھی اور انہوں نے قصداً اپنا سر جھکا لیا۔ اس لئے باپ کو پہچاننے میں ایک مرتبہ پھر دقت ہوئی آخر نہ رہا گیا اور انہوں نے آگے بڑھ کر مجمع سے پوچھا کہ یہ کون عالم ہیں؟ لوگوں نے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((هٰذَا رَبِيعَةُ بْنُ اَبِى عَبْدِالرَّحْمٰنِ.))

''یہ ابوعبدالرحمٰن (فروخ) کے صاحبزادے امام ربیعہ ہیں۔''

فروخ کی اس وقت کی دلی کیفیت کا اندازہ بجز خدائے عالم الغیب کے کون کرسکتا ہے۔ وہ فرط مسرت سے بے خود ہوکر بے ساختہ بول اٹھتے ہیں:

((لَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ ابْنِى.))

''اللہ نے میرے بیٹے کو بہت بڑا درجہ عطا کیا۔''

جب اسی دلی مسرت و بہجت کے ساتھ گھر لوٹ کر آتے ہیں تو بیوی سے فرماتے ہیں:

((لَقَدْ رَأَيْتُ وَلَدَكِ عَلٰى حَالَةٍ مَارَأَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ عَلَيْهَا.))

''(باوجود ستائیس سال تک بڑے بڑے ملکوں میں پھرنے کے بھی) میں نے آج تک اس شان کا عالم وفقیہ نہیں پایا جیسا کہ تمہارے بیٹے (ربیعہ) کو دیکھا۔''

زیرک بیوی نے فوراً کہا اچھا تو اب فرمایئے کہ وہ تیس ہزار اشرفیاں آپ کو زیادہ محبوب ہیں یا بیٹے کی اعلیٰ شان؟ عقلمند باپ نے کہا۔ لَا وَاللّٰهِ بَلْ هٰذَا۔ واللہ (اشرفیاں تو اس کے مقابلے میں ٹھیکرے کی حیثیت بھی نہیں رکھتی) مجھے تو یہی شان زیادہ پسند اور عظمت زیادہ محبوب ہے۔

پھر تو بیوی نے حقیقت حال صاف صاف کہہ دی کہ اَنْفَقْتُ الْمَالَ كُلَّهٗ عَلَيْهِ میں نے آپ کی کل اشرفیاں اور سارا مال اسی تعلیم پر خرچ کر دیا۔ فروخ نے اپنی سعادت مند بیوی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پر جوش لہجے میں کہا:

((وَاللّٰهِ مَاضَيَّعْتِهٖ.)) ''خدا کی قسم تو نے میرا مال ضائع نہیں کیا۔'' (ابن خلکان)

میرے عزیز و اور بزرگو! حضرت امام ربیعہ بن فروخ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کا یہ کارنامہ ایک طرف رکھو کہ باپ کی عدم موجودگی میں اپنی نگرانی میں رکھ کر، اپنے نان نفقہ میں تنگی کر کے تیس ہزار اشرفیوں کو تعلیم میں خرچ کر کے لخت جگر کو بلند درجہ پر پہنچا دیا۔ اور دوسری طرف اس زمانے کی ماؤں کو بھی سامنے رکھ کر سوچئے۔ جو عقیقہ، ختنہ اور شادی بیاہ وغیرہ کے مواقع پر ہزاروں روپے شوق اور خوشی سے خرچ کرا دیں گی لیکن تعلیم میں ایک پیسہ خرچ کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتی ہیں اس میں صرف ان ہی کا قصور نہیں ہے بلکہ ہمارا قصور ہے کہ ہم ابتداء سے اپنی لڑکیوں کو صحیح تعلیم و تربیت نہیں دیتے بلکہ جاہل مطلق رکھتے ہیں اور اگر تعلیم دلانے کی توفیق بھی ہوئی تو غیر شرعی اور غیر اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھال کر ہمیشہ کے لئے زندہ درگور کر دیتے ہیں ہم نے ان کو یورپ کی عریاں تہذیب کا اس طرح دلدادہ بنا دیا ہے کہ وہ گھر کی زینت بننے کی بجائے محفل

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی آرائش ہوکر جلوہ نمائی کررہی ہے۔ وہ مغرب کے فیشن میں مست ہوکر تہذیب وتمدن کے اس کوٹھے پر جابیٹھیں، تنوراور روشن خیالی کے اس چوراہے پر آکر کھڑی ہوگئیں۔ کہ جہاں سے عفت وعصمت اپنی نگاہیں نیچی کرکے تہذیب وحیا اپنا دامن بچا کران سے دور ہٹ گئی۔ انہیں نہ اسلامی تعلیمات سے غرض اور نہ قرآنی ہدایات کی خبر۔ اسلام کی روشنی میں نہ اپنی اصلاح چاہتی ہیں اور نہ اپنے بچوں کی۔ قسمت سے دولت ہاتھ آگئی ہے تو ان کا منتہائے کمال بس یہ ہے کہ اسے لندن اور پیرس کی عیش پرستیوں، تھیٹروں اور سینماؤں کی بے حیائیوں کی نذر کردیا جائے یا اپنے بچوں کو جرمن اور آکسفورڈ کی یونیورسٹیوں کا طواف کرایا جائے کہ جہاں پہنچ کر وہ نہ صرف اپنے مذہب اور اپنی معاشرت کو بلکہ قومیت اور وطنیت کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کرآتے ہیں۔ یہ سارا قصور سرپرستوں اور مردوں کا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ.﴾ کے معزز لقب سے یاد فرمایا ہے۔ نادار اور غربا اپنی ناداری کی وجہ سے اپنے بچے اور بچیوں کو تعلیم دلانے سے قاصر ہیں امراء اور رؤساء کو اگر تعلیم دلانے کا شوق ہے تو غیر شرعی اور غیر اسلامی تعلیم دلانے کا ہے۔ خواہ مخلوط تعلیم یا غیر مخلوط ہو۔ دونوں کے نتائج تباہ کن ہیں۔

خاکسار نے اسلامی پردہ میں اور مولانا مودودی نے اپنی مایہ ناز کتاب پردہ میں اس پر روشنی ڈالی ہے۔ خاکسار نے اپنی کتاب اسلامی پردہ میں کالج کی تعلیم یافتہ لڑکیوں کے عنوان کے تحت ص ۲۷ میں لکھا ہے۔

جن بچوں میں قبل از وقت صنفی احساسات بیدار ہوجاتے ہیں ان کے لئے پہلی تجربہ گاہ مدارس ہیں مدرسے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم ان مدرسوں کی ہے جن میں ایک ہی صنف کے بچے داخل ہوتے ہیں دوسری قسم ان مدرسوں کی ہے جن میں مخلوط تعلیم ہے،

پہلی قسم کے مدرسوں میں صحبت ہم جنس کی وبا پھیل رہی ہے۔ کیونکہ جن جذبات کو بچپن ہی میں ابھارا جاچکا ہے اور جن کو مشتعل کرنے کے سامان فضا میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں وہ اپنی تسکین کے لئے کوئی نہ کوئی صورت نکالنے پر مجبور ہیں۔ ڈاکٹر ہوکر لکھتا ہے کہ اس قسم کی تعلیم گاہوں، کالجوں، نرسوں کے ٹریننگ اسکولوں اور مذہبی مدرسوں میں ہمیشہ اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں جن میں ایک ہی صنف کے دو فرد باہم شہوانی تعلق رکھتے ہیں اور صنف مقابل سے ان کی دلچسپی فنا ہوچکی ہے اس سلسلہ میں اس نے بکثرت واقعات ایسے بیان کئے ہیں جن میں لڑکیاں لڑکیوں کے ساتھ اور لڑکے لڑکوں کے ساتھ ملوث ہوئے۔ اور دردناک انجام سے دوچار ہوئے۔

اب دوسری قسم کے مدارس کو لیجئے جن میں لڑکیاں اور لڑکے ساتھ مل کر پڑھتے ہیں یہاں اشتعال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسباب بھی موجود ہیں اور اس کو تسکین دینے کے اسباب بھی یہاں پہنچ کر اس کی تکمیل ہو جاتی ہے بدترین قسم کا فحش لٹریچر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے زیر مطالعہ رہتا ہے۔ عشقیہ افسانے، نام نہاد آرٹ کے رسالے صنفی اور جنسی مسائل پر نہایت گندی باتیں اور منع حمل کی معلومات فراہم کرنے والے مضامین۔ یہ ہیں وہ چیزیں جو عنفوان شباب میں مدرسوں اور کالجوں کے طلباء وطالبات کے لئے سب سے زیادہ جاذب نظر ہوتی ہیں۔

اس لٹریچر سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں دونوں صنفوں کے جوان افراد ان پر آپس میں نہایت آزادی اور بے باکی سے مباحثے کرتے ہیں اور اس کے بعد عملی تجربات کی طرف قدم بڑھایا جاتا ہے لڑکے اور لڑکیاں مل کر کے نکلتے ہیں جن میں شراب اور سگریٹ کا استعمال خوب آزادی سے ہوتا ہے اور ناچ رنگ سے پورا لطف اٹھایا جاتا ہے۔

تین زبردست محرکات

مدرسہ اور کالج میں پھر بھی ایک قسم کا ڈسپلن ہوتا ہے۔ جو کسی حد تک آزادی عمل میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ لیکن یہ نوجوان جب تعلیم گاہوں سے مشتعل جذبات اور بگڑی ہوئی عادت لئے ہوئے زندگی کے میدان میں قدم رکھتے ہیں تو ان کی شورش تمام حدود وقیود سے آزاد ہو جاتی ہیں یہاں انکے جذبات کو بھڑکانے کے لئے ایک پورا آتش خانہ موجود ہوتا ہے۔ اور انکے بھڑکے ہوئے جذبات کی تسکین کے لئے ہر قسم کا سامان بھی کسی دقت کے بغیر فراہم ہو جاتا ہے۔

آپ حضرات موجودہ غیر اسلامی تعلیم لڑکیوں اور لڑکوں کے دلانے کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں اس لئے آپ اپنے بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید اور دینی کتابوں کی سب سے پہلے تعلیم دلاؤ تاکہ شروع ہی سے دین کا اثر پڑے۔ جس کا اثر بڑھاپے تک رہے گا جو شروع ہی سے دنیاوی علوم کی تعلیم دلاتے ہیں وہ بچے عموماً دین دار نہیں ہوتے کیونکہ ہر علم کا اثر ہوتا ہے۔

اگر بچے کو قرآن وحدیث کی تعلیم دی جائے تو اس کا اثر ہوگا اور اگر انگریزی ہندی وغیرہ کی تعلیم دی جائے تو اس کا اثر ہونا ظاہر ہے کیونکہ غیر دینی کتابوں میں بہت سی باتیں خلاف شرع ہوتی ہیں۔ بچہ اس کو پڑھ کر متاثر ہوتا ہے بلکہ اس کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔

سفید کپڑے کو جب ایک رنگ میں رنگ دیا جائے تو دوسرا رنگ نہیں چڑھتا۔ بچے فطرتاً معصوم اور بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں جس رنگ میں ان کو رنگ دیا جائے وہی رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے اگر نیکیوں کے رنگ میں رنگا گیا تو اس کا اثر قائم رہے گا سچ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ﴾ (البقرۃ: ۱۳۸)

(اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ اور اللہ کے رنگ سے زیادہ بہتر رنگ کس کا ہے۔)

عیسائیوں کا دستور تھا کہ لڑکے کو یوم ولادت سے ساتویں دن زرد پانی سے نہلاتے تھے اور ایک رنگین حوض میں غوطہ دیتے تھے۔ اس پانی کو معمودیہ کہتے ہیں اور یہ رسم اب بھی جاری ہے۔ اسے بپتسمہ (Baptism) کہتے ہیں عیسائی اس فعل کو نجات اور حصول سعادت کا ذریعہ جانتے ہیں۔ اللہ نے آیت مذکورہ میں اس کی تردید کر دی ہے۔

بہر حال والدین یا دیگر ذمہ دار حضرات بچوں کو شروع سے دینی و مذہبی تعلیم اگر دیں اور دلائیں تو یہی بچے جوان ہو کر دنیا میں بھی والدین کی خدمت کریں گے اور ان کے لئے نیک دعائیں کریں گے کیونکہ انسان جب مر جاتا ہے تو اس کے سب کام بند ہو جاتے ہیں لیکن مرنے کے بعد بھی بعض نیکیوں کا فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَامَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّامِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّامِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ.)) ❶

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے کاموں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد ان کاموں کا ثواب مسلسل جاری نہیں رہتا، مگر تین کاموں کا ثواب بند نہیں ہوتا بلکہ اس کا ثواب برابر جاری رہتا ہے صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، نیک اولاد جو اس کے حق میں دعا کرتی رہے۔"

دینی علم سے دنیاوی اور دینی اور اخروی بہت سے فائدے ہیں اگر سب کو تفصیلی طور پر بیان کیا جائے تو علم کے سمندر میں سے ایک قطرہ بھی نہیں بیان کیا جا سکتا۔ تمام نبیوں کو اللہ تعالیٰ نے علم کے زیور سے مزین فرمایا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تمام فرشتوں پر علم ہی کے ذریعے سے فوقیت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو علم معرفت عطا فرمایا تھا۔ جس کے ذریعے سے توحید الٰہی کی طرف بلاتے رہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تعبیر عطا فرمایا تھا جس کے سبب سے بادشاہ ہو گئے اور تخت و تاج کے مالک بن گئے۔ تفسیر و تاریخ میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنی عفت و عصمت کے سبب ناجائز کام میں زلیخا کی اطاعت کرنے سے دور رہے تو زلیخا نے اس کی سزا میں اپنے شوہر عزیز کو ابھارا اور آپ کو کسی نہ کسی طرح جیل خانہ بھجوا دیا۔ ایک عرصہ تک حضرت یوسف علیہ السلام جیل خانہ میں رہے وہاں قیدیوں کے خواب کی تعبیریں

❶ مسلم کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ. (۴۲۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بتائیں۔ اور جس طرح بتایا اسی طرح ہوا۔ اس کی وجہ سے آپ کے علم تعبیر خواب کا بہت چرچا ہوا۔

اسی اثناء میں بادشاہ مصر نے بھی خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جو دریائے نیل سے برآمد ہوئیں ان کے بعد سات دبلی گائیں نکل آئیں۔ ان کے دانت شیر کے دانت کی طرح نکلے ہوئے تھے انہوں نے موٹی گائیوں کو چیر پھاڑ ڈالا اور برخلاف عادت یہ کہ گائے کو گائے کھاتی نہیں انہیں کھا بھی لیا۔ اور پھر اسی وقت یہ ابھی دیکھا کہ دریائے نیل لہریں مار رہا ہے یکایک اس کا پانی خشک ہوگیا۔ ریت اڑنے لگی اور بیچ دریا میں سات بالیں ہری پیدا ہوئی اور سات بالیں ان کے قریب ہی سوکھی ہوئی وہ سوکھی بالیں ہوا سے ہلیں اور ہری بالوں سے لپٹ کر انہیں بھی خشک کر دیا اور جلا دیا۔

مصر کا بادشاہ اس خواب سے سخت پریشان ہوا اور گھبرا کر اٹھا۔ علی الصباح دربار میں تمام کاہنوں اور نجومیوں کو بلایا اور ان سے خواب کا ذکر کیا اور تعبیر چاہی وہ لوگ ناواقف تھے کہنے لگے بادشاہ سلامت! یہ بدخوابیاں کہلاتی ہیں بھلا ان کی تعبیر کیا ہوگی۔ سب نے تعبیر بتانے سے انکار کیا اور کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ کہیں وہ قیدی بھی وہاں دربار میں حاضر تھا جو حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر کے مطابق جیل خانہ سے رہا ہو کر آیا تھا۔ بادشاہِ مصر کو سلام کر کے یہ کہا کہ میں ایک ایسے شخص کو بتاتا ہوں جو آپکے خواب کی تعبیر بتا دے گا ذرا مجھے جیل خانہ تک جانے کی اجازت ہو جائے وہ شخص بادشاہ کی اجازت سے جیل خانہ آیا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے بادشاہ مصر کا خواب بیان کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اسی وقت تعبیر بیان فرمائی کہ اول سات برس تک خوب بارش ہوگی غلہ پھول پھل خوب پیدا ہوگا پھر اس کے سات سال کی بڑی سخت قحط سالی ہوگی اگلا پچھلا اندوختہ سب خرچ ہو جائے گا پھر ان سات سال کے قحط کے بعد آٹھواں سال ایسا آئے گا جس میں مینہ برسے گا اور حسب دلخواہ پیداوار ہوگی۔ جاؤ بادشاہ سے کہہ دو۔ بادشاہ اس تعبیر کے سنتے ہی بڑا فکرمند ہوا اور قحط سے بچاؤ کی تدبیریں کرنے لگا پھر اس کے دل نے گواہی دی کہ جس بزرگ نے ایسے مشکل خواب کی تعبیر بیان کی ہے وہی قحط سالی سے بچنے کی تدبیر بھی اچھی طرح کر سکتا ہے۔ حکم دیا کہ جاؤ اس قیدی کو لے آؤ۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور عہدہ وزارت پر فائز ہوئے اور سارے ملک پر تاحیات مالک رہے۔ سب سیاہ اور سفید آپ ہی کے اختیار میں تھا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور علم کی وجہ سے ہوا غور کرنے کی بات ہے کہ صفت حسن میں حضرت یوسف علیہ السلام اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے لیکن جو قدرت اللہ تعالیٰ نے علم کو عطا فرمائی ہے اس کا پاسنگ بھی حسن کو نہیں ملی۔ قرآن مجید میں ہے کہ جب تک حضرت یوسف علیہ السلام نبوت کی خلعت سے ممتاز نہیں ہوئے تھے تو آپ کی قیمت چند درہموں کی تھی۔ قرآن مجید نے خود کہا ہے۔

﴿ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ﴾ (یوسف: ۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو چند درہموں کے بدلے بیچ ڈالا۔)

لیکن جب آپ علم ونبوت سے سرفراز کیے گئے تو تخت وتاج کے مالک ہو گئے تو علم کا مرتبہ سب سے اونچا بلند مرتبہ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام کو جانوروں، پرندوں کی بولیاں سمجھنے کا علم عطا کیا گیا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴾ (النمل: ١٦)

(حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے والد حضرت داؤد علیہ السلام کی جگہ مسند نبوت وخلافت پر فائز ہوئے تو آپ کو خدا کی طرف سے ایک اور نعمت ملی جو حضرت داؤد علیہ السلام کو نہ ملی یعنی حیوانات کے باہم کلام کرنے اور ان کے اشارہ کنایہ کو سمجھ لینا۔)

حضرت سلیمان علیہ السلام انسان جنات شیاطین اور ہر ایک جانور سے طرح طرح کے اپنے کام اور خدمت لیا کرتے تھے ہُد ہُد کے ذریعہ شہر سبا کی خبریں منگوائیں اور پورے ملک یمن کے بادشاہ ہوئے۔ یہ سب کچھ علم ونبوت اور خدا کے فضل وکرم سے ہوا۔ منٹوں میں عرش عظیم کا آ جانا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ تھا موجودہ زمانے میں برقی تار ٹیلی فون اور ریڈیو وغیرہ کی ایجاد اسی علم کی بدولت ہے۔ ہوائی جہاز، بحری جہاز، ریل گاڑی، موٹر کار، بس وغیرہ بے شمار ایجادات جو پہلے زمانہ میں نہیں تھیں اسی علم کے ذریعہ سے اب سامنے آ گئی ہیں یہ سارا کا سارا علم ہی تو ہے۔ غرض مشرق سے مغرب شمال سے جنوب اور عرش سے فرش تک خدائی علم کا گویا ایک مدرسہ ہے اور ساری کائنات اس سے مستفید ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام چیزوں کا بیان فرما دیا ہے کسی شاعر نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

جَمِيْعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ　　　تَقَاصَرَ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

اسی قرآن مجید کی بدولت لوگ دنیا اور آخرت کی ترقی حاصل کر لیتے ہیں اور جو نہ قرآن مجید کو پڑھے نہ عمل کرے تو اس کے لئے تنزل ہی تنزل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ.)) ❶

"اللہ تعالیٰ اس کتاب یعنی قرآن مجید کے ذریعے سے ایک قوم کو بلند کرتا ہے اور دوسری قوم کو

---

❶ مسلم كتاب صلوٰة المسافرين' باب فضل من يقوم بالقرآن و يعلمه (١٨٩٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پست کرتا ہے۔''

یعنی اس کے پڑھنے اور عمل کرنے والے کو دنیا و آخرت میں بلند درجہ عطا فرماتا ہے اور نہ پڑھنے والا دونوں جہاں میں ذلیل ہوتا ہے اور جو قرآن مجید میں ماہر ہو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ.)) ❶

''قرآن مجید کا ماہر بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن مجید کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور پڑھنے والے کو دشواری پیش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دُھرا اجر عطا فرمائے گا۔''

بہر حال قرآن مجید کے بہت فضائل ہیں اس کے مثل کوئی کلام نہیں ہے اور کیوں نہ ہو یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہی تو ہے کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

جمال حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے — قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں ملتی جہاں میں ڈھونڈ کر دیکھا — بھلا کیونکر نہ ہو یکتا' پاک رحماں ہے

اسی چاند کی روشنی میں ہمیں ہر چیز معلوم ہوتی ہے حلال و حرام کا بھی اسی سے پتہ چلتا ہے اور اسی سے صحیح اور غلط راستے میں امتیاز ہوتا ہے۔ اور یہی صحیح راستہ بتاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۹)

(یقیناً یہ قرآن مجید وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور نیک عمل کرنے والے ایمان والوں کو اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا ثواب ہے۔)

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے قرآن مجید کو نازل فرما کر اس کی حفاظت اور نگرانی بھی اپنے ذمہ لے لی ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾ (سورة حجر: ۹)

(ہم نے قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی نگرانی کرنے والے ہے۔)

تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کی حفاظت فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں محفوظ کر دیا

---

❶ بخاری کتاب التفسیر' باب سورة عبس (٤٩٣٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسے یاد کیا تو دنیا میں بہت سے حافظ قرآن ہوئے اور ان شاء اللہ قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ اور دیکھ کر پڑھنے والے بہت سے ہیں جن میں مرد عورت بوڑھے جوان بچے عجمی عربی سبھی شامل ہیں اور بہت سے لوگوں کو تفسیر و تفہیم وغیرہ کا شوق دیا کہ اس کے معانی و مطالب کو بڑی بڑی کتابوں میں بیان کیا اور فصاحت و بلاغت کے علماء نے بہت ہی عرق ریزی کر کے اس کی باریکیوں کو بیان کیا۔ نحویوں اور صرفیوں کو بھی اس کا جذبہ دیا اور محدثین و متکلمین کو اس کا شوق دیا خوشخط لکھنے والوں اور چھپوانے والوں کو بھی اس کی توفیق دی کہ مختلف لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی نگرانی فرمائی ہے یہاں تک کہ قرآن مجید کے لفظوں اور ایک ایک حرف زیر زبر کو بھی گن ڈالا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے پڑھنے سے دس دس نیکی کے ثواب کا وعدہ فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ. اَلِفٌ حَرْفٌ لَامٌ حَرْفٌ مِيْمٌ حَرْفٌ.)) ❶

''جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کو نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس نیکی کے برابر ہے الٓمّٓ ایک حرف نہیں ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے تو ان تین حرفوں کے بدلے تیس نیکیاں ملیں گی۔''

اور پورے قرآن مجید میں تین لاکھ بائیس ہزار چھ سوستر (۳۲۲۶۷۰) حروف ہیں تو پورے قرآن مجید کے پڑھنے کا ثواب بتیس لاکھ چھبیس ہزار سات سو (۳۲۲۶۷۰۰) نیکیاں ملیں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ.)) ❷

''وہ شخص تم سے اچھا ہے جو قرآن مجید کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهِ.)) ❸

''قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن قرآن مجید پڑھنے والوں کے لئے شفیع بن کر آئے

❶ ترمذی کتاب فضائل القرآن' باب من قرأ حرفا من القرآن ما له من الاجر (۲۹۱۰)

❷ بخاری کتاب فضائل القرآن' باب خیر کم من تعلم القرآن و علمه (۵۰۲۷)

❸ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین' باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ (۱۸۷۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا.)) ❶

"قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ تم قرآن مجید پڑھتے جاؤ اور اونچے اونچے درجات پر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسا کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے تمہارا جنت میں آخری درجہ وہ ہوگا جہاں تم پڑھتے پڑھتے ٹھہر جاؤ گے۔"

بہر حال قرآن مجید کے فضائل و برکات و حسنات بہت زیادہ ہیں لیکن یہ پڑھنے اور عمل کرنے سے حاصل ہوں گے آج کل ہم نے قرآن مجید کو پڑھنا اور پڑھانا بھی چھوڑ دیا ہے اور عمل کرنا اور کرانا بھی چھوڑ دیا ہے اسی وجہ سے مصیبتوں میں گرفتار ہیں قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ خدا کے سامنے شکایت کریں گے خدایا میری امت نے قرآن چھوڑ دیا تھا جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴾ (فرقان: ۳۰)

(میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا (اس پر عمل نہیں کیا۔ پھر میرا کیا قصور ہے۔))

یعنی پہلے اللہ تعالیٰ کی جانب سے سوال ہوگا کہ تمہاری امت کیوں گمراہ ہوگئی تو آپ ﷺ یہ جواب دیں گے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علی علیہ السلام کے بارے میں ہے:

﴿ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (مائدہ: ۱۱۶ تا ۱۱۸)

(وہ وقت قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمادیں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی خدا کے علاوہ معبود قرار دے لو۔ تو حضرت عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو آپکو منزہ سمجھتا ہوں مجھ کو کسی طرح زیبا نہیں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جسکے کہنے

❶ ابو داود، کتاب الصلوٰۃ، باب کیف یستحب الترتیل (۱۴۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا آپ تو میرے دل کی باتیں بھی جانتے ہیں اور جو کچھ آپ کے علم میں ہے میں اسے نہیں جانتا ہوں تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہیں میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا سوائے اس کے جو آپ نے کہنے کو فرمایا تھا۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو آپ بہت زبردست حکمت والے ہیں۔)

بخاری شریف اور تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ

اے لوگو! قیامت کے روز تم ننگے اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے جیسے کہ پیدائش کے وقت تھے سب سے پہلے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اب میری امت کے چند لوگ لائے جائیں گے جنہیں دوزخ کی نشانی کے طور پر بائیں طرف رکھا جائے گا تو میں کہوں گا یہ تو میری امت ہے۔ تو کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد تمہاری سنت کو چھوڑ کر ان لوگوں نے کیا کیا بدعتیں جاری کیں۔ تو میں ایک بندۂ صالح کی طرح یہی کہوں گا کہ جو حضرت عیسیٰ علی علیہ السلام نے کہا تھا کہا جائے گا کہ تمہارے بعد یہ لوگ مرتد اور بدعتی ہو گئے تھے۔ (بخاری ومسلم)

ہماری بد اعمالیوں کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے بنص قرآن تو کریں گے لیکن موجودہ حالت میں بہ زبان ماہر القادری قرآن مجید یوں شکایت کرتا ہے۔

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں آنکھوں میں لگایا جاتا ہوں!
تعویذ بنایا جاتا ہوں دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں!
جزو دان حریر وریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جاتا ہوں!
جس طرح سے طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں اس طرح سکھایا جاتا ہوں!
جب قول وقسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دل سوز سے خالی رہتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسے میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں!
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
ایک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں!
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

رسول اللہ ﷺ کی اور قرآن مجید کی شکایت تو اپنی جگہ بالکل صحیح ہے لیکن اپنی اولاد بھی اپنی بے توجہی اور غفلت کی وجہ سے شکایت کرے گی کیونکہ ان کی حق تلفی کی گئی ہے اور صحیح تعلیم و تربیت نہیں کی گئی۔ قیامت کے روز یہی اولاد دامن گیر ہوگی اسی طرح سے اور لوگ بھی دامن گیر ہوں گے جن کو (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) نہیں کیا گیا ہے۔

نیکی کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا ضروری ہے خواہ گھر کا آدمی ہو یا پاس پڑوس کا ہو اگر خود نمازی ہے اور گھر والوں کو یا پڑوس والوں کو نماز پڑھنے کا حکم نہیں کرتا ہے اور ان کو دیگر برائیوں سے نہیں روکتا ہے تو قیامت کے دن یہ بے نمازی پڑوسی کا دامن پکڑ کر خدا کے سامنے پیش ہوگا اور کہے گا۔

خدایا اس نے میری خیانت کی ہے اور میری حق تلفی کی ہے یہ بے نمازی پڑوسی اپنی صفائی میں کہے گا خدایا نہ میں نے اس کی خیانت کی ہے اور نہ میں نے اس کی حق تلفی کی ہے وہ بے نمازی کہے گا کہ خدایا یہ سچ کہتا ہے لیکن اس نے مجھے گناہوں سے نہیں روکا اس لئے میری خیانت اور حق تلفی کی ہے،

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کتاب الصلوۃ و مایلزم لہا کے ص ۴۲ میں فرماتے ہیں:

((قَالَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَعَلِّقًا بِجَارِهٖ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ هٰذَا خَانَنِيْ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَعِزَّتِكَ مَاخُنْتُهٗ فِيْ اَهْلٍ وَلَامَالٍ فَيَقُوْلُ صَدَقَ يَارَبِّ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰنِيْ عَلٰى مَعْصِيَةٍ فَلَمْ يَنْهَنِيْ عَنْهَا.))

”قیامت کے روز ایک شخص اپنے پڑوسی کے دامن کو پکڑ کر خدا کے سامنے فریاد کرے گا کہ اے پروردگار اس نے میری خیانت کی ہے وہ کہے گا تیری عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے اھل وعیال اور مال میں کوئی خیانت نہیں کی ہے، وہ کہے گا یہ سچ تو کہتا ہے لیکن جب اس نے مجھ کو گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے روکا نہیں تھا۔''

اسی طرح اولاد بھی باپ کا دامن گیر ہوکر کہے گی کہ خدایا مجھے اس نے بچپن میں نہ قرآن مجید پڑھایا اور نہ اسلامی تعلیم دی۔ مجھے اسلامی تعلیمات سے بالکل ناواقف رکھا اور کوئی دینی بات نہیں سکھائی۔ آج کل ہمارے بچے کتاب وسنت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بہت ہی زیادہ کمزور اور بزدل ہو گئے ہیں نہ ان میں شجاعت وبہادری ہے نہ وہ سپاہ گیری اور جنگ کے لائق ہیں اس لئے دوسروں کی غلامی میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ ہم آپ کے سامنے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں جو اسلامی تاریخوں میں نہایت بسط وتفصیل سے لکھا ہے۔ اور اسماء رجال میں بھی یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آپ غور سے سنئے اور بچوں کو بھی سنایئے تاکہ ان میں جرأت وشجاعت پیدا ہو اور اپنے آپ کو غلامی کی زنجیروں سے نکالنے کی کوشش کریں۔ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا مشہور شاعرہ ہیں۔ اپنی خوشی سے اپنی قوم کے ساتھ آکر مدینہ میں مسلمان ہوئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں قادسیہ کی مشہور جنگ ہوئی ہے اس لڑائی میں اپنے چاروں بیٹوں سمیت شریک ہوئیں ان نوجوان لڑکوں کو جنگ سے ایک دن پہلے بہت نصیحت کی اور لڑائی کی شرکت کی ترغیب دی۔ فرمانے لگیں۔

میرے پیارو بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے ہو اپنی ہی مرضی سے تم نے ہجرت کی ہے ان کاموں کے لئے کسی نے تم کو مجبور نہیں کیا۔ خدا کی قسم جس طرح ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے اسی طرح تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ میں نے نہ تمہارے باپ کی خیانت کی اور نہ تمہارے ماموؤں کو رسوا کیا ہے اور نہ تمہاری شرافت میں کوئی دھبہ لگایا ہے اور نہ تمہارے نسب کو خراب کیا ہے تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑنے کا ثواب اور کتنا درجہ ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ آخرت باقی رہنے والی ہے اور دنیا فنا ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾

(آل عمران: ۲۰۰)

(اے ایمان والو! تکلیفوں میں صبر کرو اور کافروں کے مقابلہ میں جمے رہو اور تیار رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔)

کل صبح جب صحیح سالم اٹھو اور لڑائی کی جلتی ہوئی آگ دیکھو تو اس کے انگاروں میں گھس جاؤ اور کافروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کا خوب مقابلہ کرو خدا نے چاہا تو جنت میں نہایت عزت واکرام سے داخل ہو گے چنانچہ جب صبح ہوئی اور لڑائی کی آگ خوب تیز ہوگئی تو چاروں لڑکوں میں سے ایک ایک لڑکا نمبر وار آگے بڑھتا اور اپنی ماں کی نصیحت کو اشعار میں پڑھ کر جوش پیدا کرتا اور جنگ کی آگ میں کود پڑتا اور بہادری کے جوہر دکھا کر شہید ہو جاتا اسی طرح یکے بعد دیگرے جنگ میں شہید ہو گئے۔ جب ماں کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔ خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ان کی شہادت سے مشرف ومکرم بنایا۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ان لڑکوں کے ساتھ رہوں گی۔ (اسد الغابہ)

اس واقعہ سے ہمیں عبرت اور نصیحت پکڑنی چاہیے کہ ہم بھی اپنے بچوں کو بچپن ہی سے ایسی تعلیم دیں اور دلائیں نیز ایسی تربیت سے انہیں آراستہ کریں کہ جس سے مرتے دم تک اسلام ہی پر رہیں اور نہایت بہادرانہ عزت کی زندگی گذاریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر ہی قائم رکھے اسلام کی شکل وصورت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین۔

((رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ))

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صلہ رحمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ص وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ الْاٰيَةَ﴾ (سورة البقرة:٢٦-٢٧)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اس سے وہ ان ہی کو گمراہ کرتا ہے' جو حکم نہیں مانتے' جو خدا سے مضبوط عہد کر کے بھی توڑتے ہیں' اور خدا نے جس کو جوڑنے کا حکم دیا ہے' اس کو کاٹتے رہتے ہیں۔)

ماں باپ وغیرہ کے بعد درجہ بدرجہ دوسرے اہل قرابت کا حق ہے' عربی زبان میں قرابت والوں کا حق ادا کرنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں' کیونکہ رحم مادر ہی تعلقات کی جڑ ہے' کسی امر میں انسانوں کا اشتراک ہی ان کے باہمی تعلقات اور حقوق ومحبت واعانت کی اصل گرہ ہے' یہ اشتراک کہیں ہم عمری' کہیں ہمدردی' کہیں ہمسائیگی' کہیں ہم مذاقی' کہیں ہم پیشگی' کہیں ہم وطنی' کہیں ہم قومی کی مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتا ہے اس اشتراک کے عقد محبت کو استوار اور مضبوط رکھنے کے لئے جانبین پر حقوق کی نگہداشت اور فرائض محبت کی ادائیگی واجب ہے' لیکن ان تمام اشتراکوں سے بڑھ کر وہ اشتراک ہے' جس کا سبب رحم مادر ہے' یہ ہم رحمی خالق فطرت کی باندھی ہوئی گرہ ہے' وہ متفرق انسانی ہستیوں کو خاص کر اپنے دست قدرت سے باندھ کر اس طرح ایک کر دیتا ہے' کہ اس کا حق توڑنا انسان کی قدرت سے باہر ہوتا ہے' اس لئے اس کے حقوق کی نگہداشت بھی سب انسانوں کو سب سے زیادہ ضروری ہے' اس فطری گرہ کے توڑنے والوں کو فاسق اور ضلالت کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے' حقوق العباد میں حقوق قرابت کی اہمیت بہت زیادہ ہے قرآن مجید میں متعدد آیات میں اس کی صریح تاکید ہے اور اس کو احسان نہیں' بلکہ اس کا فرض اور حق بتاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

(۱) ﴿ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ. ﴾ (الروم: ۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(تو قرابت دار کو اس کا حق دے دے۔)

(۲) ﴿ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ ﴾ (بنی اسرائیل: ٢٦)

(تم قرابت داری کے حق کو ادا کرو۔)

دوسری جگہ یہ تصریح فرمائی ہے کہ مال و دولت کی محبت اور ذاتی ضرورت اور خواہش کے باوجود صرف اللہ کی مرضی کیلئے خود تکلیف اٹھا کر اپنے قرابت مندوں کی امداد اور حاجت روائی اصلی نیکی ہے جیسا کہ فرمایا:

(۳) ﴿ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى. ﴾ (سورة البقرة: ١٧٧)

(اور اصل نیکی اس کی ہے جو باوجود ضرورت کے اور اس کی محبت کے قرابت داروں کو دے دے۔)

والدین کے بعد اہل قرابت ہی سب سے پہلے ہماری مالی امداد کے مستحق ہیں:

(۴) ﴿ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ. ﴾ (سورة البقرة: ٢١٥)

(فائدہ کی جو چیز بھی تم خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے ہے۔)

ماں باپ کے بعد درجہ بدرجہ دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک خدا تعالیٰ کے ان خاص احکام میں سے ہے جن کا انسان سے عہد لیا گیا:

(۵) ﴿ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى. ﴾ (البقرة: ٨٣)

(اور بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا کہ خدا ہی کو پوجنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا۔)

سورہ نحل میں اہل قرابت کی امداد کو عدل اور احسان کے بعد تیسرا حکم بتایا:

(۶) ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰى. ﴾ (النحل: ٩٠)

(بے شک اللہ تعالیٰ انصاف اور حسن سلوک اور قرابت داروں کو دینے کا حکم کرتا ہے۔)

اور ایک مسلمان کی دولت کے بہترین مستحق اس کے والدین کے بعد اس کے اقرباء ہی کو فرمایا:

(۷) ﴿ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ. ﴾ (البقرة)

(اے نبی آپ فرما دیجئے کہ فائدہ کی جو چیز تم خرچ کرو تو وہ ماں باپ قرابت والے اور یتیموں اور غریبوں کو دو۔)

اگر کسی قرابت دار سے کوئی قصور ہو جائے تو اہل دولت کو زیبا نہیں کہ وہ اس کی سزا میں اپنی امداد اس سے روک لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۸) ﴿ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ يُؤْتُوْآ اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ. ﴾
(النور: ۲۲)
(جو لوگ تم میں زیادہ کشائش والے ہیں، وہ قرابت مندوں اور محتاجوں کو نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔)

خدا کی خالص عبادت اور توحید اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے بعد تیسری چیز اہل قرابت کے ساتھ نیکی کرنا ہے' فرمایا:

(۹) ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى۔﴾
(النساء: ۳۶)
(اللہ ہی کی عبادت کرو' اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ' اور ماں باپ اور قرابت والوں کے ساتھ نیکی کرنا۔)

قرابت کو اسلام میں بہت اہمیت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تمام محنتوں' زحمتوں' تکلیفوں اور مصیبتوں کا جو تبلیغ اور دعوت حق میں آپ کو پیش آئیں اور آپ نے اس احسان وکرم کا جو ہدایت اور اصلاح کے ذریعہ ہم پر فرمایا' بدل معاوضہ اور مزدوری امت سے یہ طلب فرماتے ہیں کہ میرے رشتہ داروں اور قرابت داروں کا حق ادا کرو' اور ان سے لطف ومحبت سے پیش آؤ۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

(۱۰) ﴿ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى. ﴾ (الشوری: ۲۳)
(اے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ تم سے اس تبلیغ پر بجز اس کے کوئی مزدوری نہیں مانگتا کہ ناطے رشتے میں محبت اور پیار کرو۔)

قرابت والوں کی محبت کی زیادہ تاکید واہمیت حدیثوں میں رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے' استعارہ کے لفظوں میں آپ نے فرمایا:

((اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَ صَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ۔)) ❶
''رحم' شکم مادری لفظ رحمٰن سے مشتق ہے اس لئے محبت والے خدا نے رحم کو مخاطب کر کے فرمایا' جو تجھ کو ملائے گا اس کو میں ملاؤں گا اور جو تجھ کو کاٹے گا' میں بھی اس کو کاٹوں گا۔''

اس مفہوم کو آپ نے یوں بھی ادا فرمایا ہے:

❶ بخاری کتاب الادب باب من وصل وصل الله.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ.)) ❶

''رحم انسانی نے عرش کو پکڑ کر کہا' کہ جو مجھ سے ملائے اس کو خدا تعالیٰ ملائے گا اور جو مجھے کاٹے اس کو خدا تعالیٰ کاٹے گا۔''

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

((خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَی الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰی يَارَبِّ قَالَ فَذَاكِ.)) ❷

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کر لیا' تو رحم انسانی نے رحمت والے خدا کی کمر کو پکڑ لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا ہے اس نے کہا کہ یہی جگہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا' کیا تو اس بات سے خوش نہیں ہے' کہ جو تجھ کو ملائے' اس کو میں اپنے سے ملاؤں اور جو تجھے کاٹے اس کو میں اپنے سے کاٹوں' اس نے کہا مجھے یہ منظور ہے اللہ نے فرمایا' کہ اب ایسا ہی ہوگا۔''

رحم اور رحمٰن کا اشتراک لفظی' اشتراک معنوی رحمت ومودت پر دلالت کرتا ہے' اس لئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۝ ﴾ (سورة النساء: ١)

(اور جس خدا کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو' اس کا اور رشتہ کا خیال رکھو۔)

اس رشتہ کا توڑنے والا' اور قرابت کے حق کو ادا نہ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ.)) ❸ ''رشتہ کا کاٹنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

اور رشتہ کو جوڑنے والا اور قرابت مندوں کی خدمت کرنے والا جنت میں داخل ہوگا' چنانچہ ایک شخص نے آ کر آنحضرت ﷺ سے عرض کیا' کہ یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ.)) ❹

---

❶ بخاری کتاب الادب باب من وصل وصل الله. ❷ بخاری کتاب الادب باب من وصل وصل الله. مسلم کتاب البر و الصلة و الاداب باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها. ❸ بخاری کتاب الادب باب من وصل وصل الله. ❹ بخاری کتاب الادب باب فضل صلة الرحم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اللہ کی عبادت کیا کرو' کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور نماز اچھی طرح ادا کرتے رہو' اور زکوٰۃ دیتے رہو اور قرابت داروں کا حق ادا کرتے رہو' اور صلہ رحمی کرتے رہو۔''

جو قرابت داروں کا حق ادا کرتا ہے' اور ان کی خدمت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کو کشادہ روزی دیتا ہے' اس کی عمر بڑھاتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو' اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ ❶

چونکہ ان عملوں کا اثر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے' کہ اس سے مال و دولت میں فراخی اور عمر میں زیادتی ہوتی ہے' اس لئے کہ صلہ رحمی کی دو ہی صورتیں ہیں' ایک یہ کہ ضرورت مند رشتہ داروں کی مالی امداد کی جائے دوسری یہ کہ خدا کی دی ہوئی عمر کا کچھ حصہ ان کی خدمت میں صرف کیا جائے' پہلے کا نتیجہ خدا کی طرف سے مالی وسعت اور کشادگی اور دوسرے کا نتیجہ عمر میں برکت اور زیادتی کی صورت میں ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ وَ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاةٌ فِي الْأَثَرِ .)) ❷

''صلہ رحمی سے قرابت والوں میں محبت' مال میں کثرت اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔''

اس صلہ رحمی سے سارے خاندان والے راضی ہوں گے' اور اس کے حق میں دعائیں کریں گے جس سے اس کے مال و دولت اور عمر میں برکت و کثرت ہوگی' اگر کوئی عزیز رشتہ دار اپنے حق کو ادا نہیں کرتا تو اس کے دوسرے رشتہ دار کو یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ بھی اپنے حق کو ادا نہ کرے' بلکہ دراصل صلہ رحمی اسی کا نام ہے' کہ جو قرابت کے حق کو ادا نہ کرے' اس کے حق کو ادا کیا جائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا .)) ❸

''جو بدلہ کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے' وہ دراصل صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے' بلکہ ٹوٹے ہوئے رشتہ کو جوڑنے والا دراصل صلہ رحمی کرنے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو نیک عملوں کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی برائیوں سے بچائے رکھے' آمین۔

﴿ أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ (آمین)

---

❶ بخاری کتاب الادب باب من بسط له فی الرزق لصلة الرحم

مسلم کتاب البر و الصلة باب صلة الرحم

❷ طبرانی (۱/۸/۹۸) ❸ بخاری کتاب الادب باب لیس الواصل بالمكافی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عزیز و اقارب کے حقوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (نساء: ۳۶)

(اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا کسی کو شریک نہ کرو، اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔)

اللہ تعالیٰ اور ماں باپ کے حقوق کے بعد درجہ بدرجہ قرابت داروں کا بھی حق ہے جس کی ادائیگی نہایت ضروری ہے قرابت والوں کے حق ادا کرنے کو صلہ رحمی بھی کہتے ہیں یعنی تعلقات کی وجہ سے آپس میں ملا جلا رہنا چاہیے، یہ میل جول انسانی برداری اور باہمی تعلقات و محبت اور امداد و تعاون کی اصلی گرہ، یہ اشتراک کہیں ہم عمری، کہیں ہم مذہبی، کہیں ہمسائیگی، کہیں ہم مذاقی، کہیں ہم پیشگی، کہیں ہم وطنی، اور کہیں ہم قومی کی مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتا ہے۔

اس اشتراک کے عقد محبت کو استوار اور مضبوط رکھنے کے لئے جانبین پر حقوق کی نگہداشت اور فرائض محبت کی ادائیگی واجب ہے، لیکن ان تمام اشتراکوں سے بڑھ کر وہ اشتراک ہے جس کا سبب رحم مادر ہے۔ یہ ہم رحمی خالق فطرت کی باندھی ہوئی گرہ ہے وہ متفرق انسانی ہستیوں کو خاص اپنے دست قدرت سے باندھ کر اس طرح ایک کر دیتا ہے کہ اس کا حق توڑنا انسان کی قوت سے باہر ہوتا ہے اس لئے اسکے حقوق کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نگہداشت بھی انسانوں کو سب سے زیادہ ضروری ہے، اس فطری گرہ کے توڑنے والوں کو فاسق اور گمراہ قرار دیا گیا ہے۔

حقوق العباد میں حقوق قرابت کی اہمیت بہت زیادہ ہے قرآن مجید میں کم از کم بارہ آیتوں میں اس کی صریح تاکید ہے اور اس کو انسانوں کا احسان نہیں بلکہ اس کا فرض اور حق بتایا ہے اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ﴾ (الروم: ٣٨)

(یعنی قرابت داروں کے حق دو اور مسکین و مسافروں کے حق کو بھی ادا کرو۔)

اور سورہ روم میں بھی اس کا ذکر فرمایا۔

﴿ فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴾ (الروم: ٣٨ - ٣٩)

(قرابت دار کو، مسکین کو، مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دو، یہ ان کے لئے بہتر ہے جو خدا کی رضا چاہتے ہوں، ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں، تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ وزکوۃ تم خدا کی رضامندی کی طلب کے لئے دو تو ایسے ہی لوگ ہیں اپنا دو چند کرنے والے۔)

یعنی تم اپنے قرابت داروں، مسکین اور مسافر کے حق کو دے دیا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے، دنیا و آخرت میں اس کا اچھا بدلہ پاؤ گے اور جو لوگ دنیا ہی میں زیادہ سے زیادہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، جیسے کسی کو سود پر دے دیا اور اس میں زیادہ پیسہ حاصل کیا یہ تو صرف حرام ہی ہے، اور اگر کسی کو اس نیت سے دیا کہ ہمارے دئے ہوئے سے زیادہ دے، کسی کو اس نیت سے دیتا ہے کہ ہم کو اس سے زیادہ قیمتی ہدیہ بھیجے تو جائز تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب نہیں پائے گا چونکہ اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نہیں ہے اور جو اللہ کی رضامندی کے لئے دیتا ہے اس کو دنیا و آخرت میں دوگنا ثواب ملے گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کے حق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

سورہ بقرہ میں اسی کا حکم دیا ہے، اور یہ فرمایا ہے کہ نیکی صرف نماز روزے میں منحصر نہیں بلکہ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کو کماحقہ ادا کرنے کا نام ہے۔ فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ۱۷۷)

(ساری بھلائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ درحقیقت بھلا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر، ایمان رکھنے والا ہے اور جو اس کی محبت میں مال خرچ کرے، قرابت داروں پر، یتیموں پر، مسکینوں' مسافروں اور دوسرے سوال کرنے والوں کو دے غلاموں کو آزاد کرے، نماز میں پابندی اور زکوۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تو پوار کرے، تنگ دستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں۔)

ان آیتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولوں، تمام فرشتوں اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، اور قرابت داروں کے حق کو بھی ادا کرنا فرض ہے، قرابت داروں کا مطلب ہر شخص سمجھتا ہے، جو نسبی رشتہ کے ساتھ منسلک ہو خواہ قریب کا ہو یا بعید کا۔

بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہم کیا خرچ کریں اور کس کو دیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ فرمایا:

﴿ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔ ﴾ (البقرۃ: ۲۱۵)

(تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں تو کہہ دو کہ جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں، یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔)

اس آیت میں بھی قرابت داروں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم روز ازل ہی میں دیا جا چکا تھا جس کا ظہور دنیا میں اپنے اپنے وقت میں ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسَاکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴾ (البقرہ: ۸۳)

(اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے یہ پکا وعدہ لے لیا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی طرح نرمی سے بات کرنا اور نماز پڑھتے رہنا اور زکوۃ دیتے رہنا پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا باقی سب پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی کچھ بے پرواہ کہ نصیحت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔)

اور فرمایا:

﴿ وَاعْلَمُوْآ اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ﴾ (الانفال: ٤١)

(اور مسلمانو! جان رکھو کہ جو چیز تم لڑائی میں غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ، خدا کا اور رسول کا اور رسول کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنَ وَابْنِ السَّبِیْلِ کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴾ (الحشر: ۷)

(جو مال اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے بغیر جنگ کے مفت میں دلوا دے تو وہ اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور (بے توشہ) مسافروں کا یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ جو لوگ تم میں سے مالدار ہیں یہ مال ان ہی میں چلتا پھرتا نہ رہے اور مسلمانو! جو چیز تم کو پیغمبر خدا دیدیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز کے لینے سے تم کو منع کردیں اس سے دست کش رہو اور خدا کے غضب سے ڈرتے رہو، کیونکہ خدا کی مار بڑی سخت ہے۔)

سورہ نحل میں اہل قرابت کی امداد کو عدل واحسان کے بعد تیسرا حکم بتایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی ﴾ (النحل: ۹۰)

(بے شک اللہ تعالیٰ انصاف اور حسن سلوک اور قرابت دار کو دینے کا حکم کرتا ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور ایک مسلمان کی دولت کے بہترین مستحق اس کے والدین کے بعد اس کے اقرباہی کو فرمایا:

﴿ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ ﴾

(نور: ۲۲)

(جولوگ تم میں زیادہ کشائش والے ہیں وہ قرابت داروں اور محتاجوں کو نہ دینے کی قسم نہ کھائیں خدا کی خالص عبادت اور توحید اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے بعد تیسری چیز اہل قرابت کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔)

قرابت کو اسلام میں بہت اہمیت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ان تمام محنتوں زحمتوں، تکلیفوں اور مصیبتوں کا، جو تبلیغ اور دعوت حق میں آپ ﷺ کو پیش آئیں اور آپ ﷺ نے اس احسان و کرم کا، جو اصلاح و ہدایت کے ذریعہ ہم پر فرمایا۔ بدل، معاوضہ اور مزدوری امت سے یہ طلب فرماتے ہیں کہ میرے رشتہ داروں اور قرابت داروں کا حق ادا کرو اور ان سے لطف ومحبت کے ساتھ پیش آؤ۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ﴾ (الشوریٰ: ۲۳)

(اے ہمارے نبی! آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس تبلیغ پر بجز اس کے کوئی مزدوری نہیں مانگتا کہ ناطہ رشتہ میں محبت اور پیار کرو۔)

ان آیتوں میں حق قرابت کو بیان کیا گیا ہے، یہ قرابت کبھی بسبب رشتہ، کبھی بہ سبب نکاح، اور کبھی بسبب موالات کے ثابت ہوتی ہے، ماں، باپ، بہن بھائی، بیٹا بیٹی وغیرہ تو رشتہ دار ہیں جن کو ذوی الفروض کہا جاتا ہے، اور عصبات بھی رشتہ دار ہی ہیں خواہ قریب کے ہوں یا بعید کے ہوں اور ذوی الارحام بھی رشتہ دار ہیں اور ہر رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو جانتا ہے، لیکن شریعت نے اس کی زیادہ اہمیت بتائی ہے، زندگی میں تو حق ادا کرنا ہی ہے لیکن مرنے کے بعد حق میراث ادا کرنا بھی فرض ہے اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کے حق کو بیان کر دیا ہے اور مقرر بھی فرما دیا ہے۔

چنانچہ اس نے فرمایا:

﴿ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴾ (النساء: ۷ – ۸)

﴿ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿ (النساء: ١١ - ١٢)

(ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں تھوڑا ہو یا زیادہ مردوں کا حصہ ہے اور اسی طرح ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں عورتوں کا بھی حصہ ہے اور یہ حصہ ہمارا ٹھہرایا ہوا ہے اور جب تقسیم ترکہ کے وقت دور کے رشتہ دار اور یتیم ومساکین موجود ہوں تو اس میں سے ان کو بھی کچھ دے دیا کرو اور ان کی خواہش کے مطابق دینا نہ بن پڑے تو ان کو نرمی سے سمجھاؤ۔ مسلمانو! تمہاری اولاد کے حصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ تم سے کہہ دیتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصے دیا کرو، پھر اگر لڑکیاں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ترکہ میں ان کا حصہ دو تہائی، اور اگر اکیلی ہے تو اس کو آدھا۔ اور میت کے ماں باپ یعنی دونوں سے میں ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا اس صورت میں کہ میت کی اولاد ہو اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث صرف ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کا حصہ ایک تہائی ہے، باقی سب باپ کا ہے۔ پھر اگر ماں باپ کے علاوہ میت کے ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے مگر یہ حصے میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیئے جائیں، تم اپنے باپ دادوں یعنی اصول وفروع یعنی بیٹوں پوتوں کو نہیں جان سکتے کہ نفع رسانی کے اعتبار سے ان میں کونسا تم سے زیادہ قریب ہے پس اپنی رائے کو دخل نہ دو اور یوں سمجھو حصے کا کہ قرارداد اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے بلاشبہ اللہ سب کو جانتا ہے اور سب مصلحتوں سے واقف ہے اور جو ترکہ تمہاری بیویاں چھوڑ کر مریں اگر ان کی اولاد نہیں ہے تو ان کے ترکہ میں آدھا تمہارا ہے اور اگر اولاد ہے تو ان کے ترکہ میں تمہارا چوتھائی ہے مگر ان کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد اگر تم ترکہ چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مرو، اور تمہاری کوئی اولاد نہ ہوتو بیویوں کا حصہ چوتھائی ہے اور اگر تمہاری اولاد ہو تو تمہارے ترکہ میں سے بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے، اور یہ حصہ بھی تمہاری وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیا جائے، اگر کسی مرد یا عورت کی میراث ہو اور اس کا باپ بیٹا یعنی اصل وفرع نہ ہو اور دوسرے باپ سے اس کے بھائی بہن ہوں تو ان میں سے ہر ایک کا حصہ چھٹا ہوگا' اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں برابر کے سب شریک ہوں گے یہ حصے بھی میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیئے جائیں، بشرطیکہ میت نے کسی کو نقصان نہ پہنچانا چاہا ہو یہ فرمان الٰہی ہے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور لوگوں کی نافرمانیوں کو برداشت کرتا ہے۔)

﴿ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴾ (النساء: ٣٣)

(اور ترکہ ماں باپ اور رشتہ دار و چھوڑ کر مریں تو ہم نے ہر ایک مرنے والے کی میراث کے حقدار ٹھہرا دیئے ہیں۔ اور جن لوگوں کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان ہے تو بطور خود کچھ حصہ ان کو بھی دے دو ہر چیز اللہ کے پیش نظر ہے۔)

﴿ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ (نساء: ١٧٦)

(اے پیغمبر! لوگ تم سے کلالہ کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ اللہ کلالہ کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور نہ باپ دادا اسی کو کلالہ کہتے ہیں اور اس کے صرف بہن ہو تو بہن کو اسکے ترکے کا آدھا، اور بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے سارے مال کا وارث یہ بھائی ہوگا پھر اگر بہنیں دو ہوں یا زیادہ تو ان کو اس کے ترکے میں دو تہائی، اگر بھائی بہن ملے جلے کچھ مرد اور عورت تو دو عورتوں کے حصہ کے بقدر ایک مرد کا حصہ، تم لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے اپنے حکم کو تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔)

﴿ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ (الانفال: ٧٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق (غیر آدمیوں کی بہ نسبت) ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں۔ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے، از ان جملہ میراث کی مصلحتوں سے بھی۔)

ان آیتوں میں ماں باپ بیٹا، بیٹی بھائی بہن و دیگر ذوی الفروض اور ذوی الارحام کا بیان آیا ہے یہ ذوی الارحام بھی قرابت والے ہیں۔ لیکن ان کا حق ذوی الفروض اور عصبہ وغیرہ کے بعد ہے اور یہ ذوی الارحام کی توریث عصبات کی طرح ہے، اس میں اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور قرب کبھی تو درجہ کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کبھی قرابت کی وجہ سے پس جس طرح تعصیب میں بیٹا باپ پر مقدم ہے، اسی طرح ذوی الارحام میں میت کا جزء اس کی اصل پر مقدم ہوگا۔ اور ذوی الارحام میں سے جو قریب تر ہو وہ بعید تر کا حاجب ہو جاتا ہے یعنی بعید کو وارث نہیں ہونے دیتا جیسا کہ عصبات میں اقرب ابعد کا حاجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نزدیک رشتہ والا دور کے رشتہ دار کا وارث نہیں ہونے دیتا، بہرحال ذوی الفروض ہوں عصبہ ہوں یا ذوی الارحام ہوں۔ بقدر حقوق سب کے حقوق کو ادا کرنا ضروری ہے اگر نہ قرابت داری کے حق کو ادا کیا نہ ورثہ و ترکہ میں سے ان کا حق دیا، تو آخرت میں ضروری ادا کرنا پڑے گا اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ.)) ❶

"قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ضرور ادا کئے جائیں گے۔ یہاں تک بے سینگ دار کی بکری کا سینگ دار بکری سے قصاص لیا جائے گا"

اور اگر حقوق کے تقسیم کے وقت غیر حقدار رشتہ دار موجود ہے، تو سب کی مرضی سے انہیں بھی کچھ دو، یا نرم بات کہہ کر سمجھا دو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴾ (نساء: ۸- ۹)

(اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت دور کے) رشتہ دار اور یتیم بچے اور مساکین آموجود ہوں تو ان میں سے ان کو بھی کچھ دے دیا کرو اور ان کی خواہش کے مطابق دیتے نہ بن پڑے تو ان کو نرمی سے سمجھا دو اور وارثان حقدار کو ڈرنا چاہیے کہ اگر خود اپنے مرے پیچھے اولاد ضعیف چھوڑ جاتے تو ان کے حال پر ان کو کیا کچھ ترس نہ آتا تو چاہیے کہ غربا کے ساتھ سختی کرنے میں اللہ سے ڈریں اور ان

❶ مسلم كتاب البر والصلة، باب تحريم الظلم (٦٥٨٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے سیدھی بات کریں۔)

دنیا میں جو لوگ دوسروں کی حق تلفی کریں گے اور کسی حیلہ بہانہ سے دوسروں کی چیزوں کو اپنا لیں گے تو قیامت کے روز وہی چیز لے کے حاضر ہوں گے جس کا اس سے پورا پورا بدلہ ملے گا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴾ (ال عمران: ۱۶۱)

(جو شخص خیانت کرے گا وہ خیانت کردہ چیز قیامت کے دن لے کر آئے گا پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ذرہ برابر حق تلفی نہ کی جائے گی۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وعظ کیلئے کھڑے ہوئے تو اس وعظ میں خیانت و چوری کا خصوصیت سے ذکر فرمایا اور اس کا گناہ اور اس کی مذمت بیان فرمائی، چنانچہ ارشاد فرمایا:

''میں تم کو قیامت کے دن اس حال میں ہرگز نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنی گردن پر اونٹ لادے ہوئے آ رہا ہو، اور وہ بلبلاتا ہو، یعنی غنیمت وغیرہ میں سے اونٹ کی خیانت کی ہوگی اور چرالیا ہوگا۔تو اس اونٹ کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے میرے سامنے سفارش کے لئے آئے گا تو کہے گا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری امداد فرمایئے تو اس وقت میں اس کو صاف جواب دیدوں گا کہ میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں اور نہ تیری امداد کرسکتا ہوں دنیا میں میں نے یہ بات پہنچادی تھی کہ جو چوری کرے گا وہ اسی چیز کو لے کر خدا کے سامنے حاضر ہوگا۔میں اس کی حمایت نہ کروں گا۔

اور ہرگز نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ وہ قیامت کے دن کوئی شخص اپنی گردن پر گھوڑا لئے ہوئے آ رہا ہو۔اور گھوڑا اہنہنا کر آواز کرتا ہو کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ یہ چوری کا گھوڑا ہے وہ میرے پاس آ کر کہے گا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری امداد کیجئے تو میں اس سے کہوں گا: میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں دنیا میں تم کو حکم پہنچا چکا تھا. پھر آپ نے فرمایا:

میں تم کو ہرگز نہ پاؤں کہ قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے ہوئے آ رہا ہو۔اس بکری کی آواز ہوگی وہ میرے پاس آئے گا اور کہے گا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری امداد فرمائیں میں کہوں گا کہ میں تیری کچھ امداد نہیں کرسکتا۔میں یہ حکم تجھ کو بھی پہنچا چکا ہوں۔پھر فرمایا:

میں ہرگز تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن کسی انسان غلام وغیرہ کو لادے ہوئے ہو۔وہ چیختا ہوا ہوگا، میرے پاس آ کر کہے گا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری امداد کیجئے میں کہوں گا، میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں یہ حکم دنیا میں تجھے پہونچا چکا تھا، پھر ارشاد فرمایا:

میں تم کو اس حالت میں قیامت کے دن ہرگز نہ پاؤں کہ کوئی شخص اپنی گردن میں کپڑا لادے ہوئے آئے۔ یعنی دنیا میں اس نے غنیمت کے مال سے وہ کپڑے کی خیانت کر لی تھی یا کسی کا کپڑا چرالیا تھا یا بغیر حق کے غیروں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ کپڑے ملتے اور حرکت کرتے ہوں گے وہ کہے گا۔ یارسول اللہ میری امداد کیجئے، میں کہوں گا کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا ہوں، میں یہ حکم دنیا ہی میں پہنچا چکا تھا۔

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں کہ اپنی گردن پر بے زبان چیزیں مثلاً سونا، چاندی وغیرہ لادے ہوئے آئے گا، وہ کہے گا یارسول اللہ ﷺ! میری امداد کیجئے تو میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا، دنیا میں یہ حکم پہونچا چکا تھا۔ ❶

اور اگر اس نے کسی کی حق تلفی میں مکان یا زمین دبالی ہے تو قیامت کے روز وہی چیز اٹھائے میدان محشر میں آئے گا، اور اس سلسلے کی یہ چند حدیثیں سن لیجئے اور رشتہ داروں کی حق تلفی سے توبہ کیجئے۔

((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ.)) ❷

''جس نے کسی کی ایک بالشت زمین دبالی ہے تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق گلے کا ہار ڈالے ہوئے اٹھے گا۔''

((مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ.)) ❸

''کسی نے کسی کی کچھ زمین ناحق دبائی ہے، تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔''

((مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابُهَا اِلَى الْحَشْرِ.)) ❹

''جس نے ظلماً کسی کی زمین چھین لی تو اسے اس بات کی تکلیف دی جائے گی، کہ اس کی مٹی کھود کر میدان حشر میں لادے۔''

((اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرَضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.)) ❺

---

❶ بخاری کتاب الجهاد و السیر' باب الغلول (۳۰۷۳)

❷ بخاری کتاب بدء الخلق' باب ماجاء فی سبع ارضین (۳۱۹۸)

❸ بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی سبع ارضین (۳۱۹۶)

❹ مسند احمد: ٤/ ۱۷۲' ۱۷۳ ❺ مسند احمد: ٤/ ۱۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جس نے ظلماً کسی کی زمین چھین لی ہے اگر چہ ایک بالشت ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس بات کی تکلیف دے گا کہ ساتوں زمینوں تک کھودے پھر ان کا ہار بنا کر قیامت کے دن اٹھائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔''

ان حدیثوں سے یہ معلوم ہوا کہ جو شخص کسی وارث کی زمین یا مکان کو دبالے اور اس کے حق کو نہ دے تو قیامت کے دن وہی زمین و مکان لے کر خدا کے سامنے حاضر ہو گا، جب حق والوں کا حق دیا جائے تو صلہ رحمی بھی ہو جائے گی اور اگر نہیں دیا گیا تو رشتے قرابت داری ٹوٹ جائے گی اور قرابت داری کے رشتہ کو توڑنا سخت جرم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.)) ❶

''رحم و شکم مادری لفظ رحمٰن سے مشتق ہے اس لئے محبت والے خدا نے رحم کو مخاطب کر کے فرمایا جو تجھ کو ملائے گا اس کو میں ملاؤں گا اور جو تجھ کو کاٹے گا میں اس کو کاٹوں گا۔''

اس مفہوم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی ادا فرمایا:

((اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ.)) ❷

''رحم انسانی نے عرش کو پکڑ کر کہا کہ جو مجھ سے ملائے اس کو خدا ملائے اور جو مجھے کاٹے اس کو خدا کاٹے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

((خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَتِ الرَّحْمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكَ.)) ❸

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کر لیا تو رحم انسانی نے رحمت والے خدا کی کمر کو پکڑ لیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا ہے اس نے کہا کہ یہی جگہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس بات سے خوش نہیں ہے کہ جو تجھ کو ملائے اس کو میں اپنے سے ملاؤں اور جو تجھے کاٹے اس کو

❶ بخاری کتاب الادب، باب من وصل وصله الله (٥٩٨٨)

❷ مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحم و تحریم قطیعتها (٦٥١٩)

❸ بخاری کتاب الادب، باب من وصل وصله الله (٥٩٨٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اپنے سے کاٹوں، اس نے کہا مجھے یہ منظور ہے اللہ نے فرمایا کہ اب ایسا ہی ہوگا۔"

رحم اور رحمان کا اشتراک لفظی واشتراک معنوی رحمت ومودت پر دلالت کرتا ہے، اس لئے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ﴾ (نساء: ۱)

(اور جس خدا کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اس کا اور رشتہ کا خیال رکھو)

اس رشتہ کا توڑنے والا اور قرابت کے حق کو ادا نہ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رسول اللہ نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ.)) ❶

"رشتہ کو کاٹنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

اور رشتہ کا جوڑنے والا اور قرابت کی خدمت کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔

چنانچہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ.)) ❷

"اللہ کی عبادت کیا کرو، کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بناؤ ور نماز اچھی طرح ادا کرتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور قرابت داروں کا حق ادا کرتے رہو۔ اور صلہ رحمی کرتے رہو۔"

جو قرابت داروں کا حق ادا کرتا ہے اور ان کی خدمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو کشادہ روزی دیتا ہے اس کی عمر بڑھاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اور اسکی عمر میں برکت ہو اس کو چاہیے یہ وہ صلہ رحمی کرے۔ ❸

کیونکہ ان اعمال کا اثر اللہ تعالیٰ نے یہ دکھایا ہے کہ اس سے مال و دولت میں فراخی اور عمر میں زیادتی ہوتی ہے اس لئے صلہ رحمی کی دو ہی صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ ضرورت مند رشتہ داروں کی مالی امداد کی جائے دوسرے یہ کہ خدا کی دی ہوئی عمر کا کچھ حصہ ان کی خدمت میں صرف کیا جائے پہلے کا نتیجہ خدا کی طرف سے مالی وسعت اور کشادگی اور دوسرے کا نتیجہ عمر میں

---

❶ بخاری کتاب الادب' باب اثم القاطع (۵۹۸۴)

❷ بخاری کتاب الادب' باب فضل صلة امرحم (۵۹۸۳)

❸ بخاری کتاب الادب' باب من بسط له فی الرزق لصلة الرحم (۵۹۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

برکت اور زیادتی کی صورت میں ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ.)) ❶

''صلہ رحمی سے قرابت والوں میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔''

اس صلہ رحمی سے سارے خاندان والے راضی ہوں گے اور اس کے حق میں دعائیں کریں گے جس سے اس کے مال و دولت و عمر میں برکت و کثرت ہوگی اور اگر کوئی عزیز رشتہ دار اپنے حق کو نہیں ادا کرتا ہے تو اس کے دوسرے رشتہ دار کو یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ بھی اپنے حق کو نہ ادا کرے۔ بلکہ دراصل صلہ رحمی اسی کا نام ہے جو قرابت کے حق کو ادا نہ کرے لیکن اس کے باوجود اس کے حق کو ادا کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.)) ❷

''جو بدلہ کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے وہ دراصل صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے بلکہ ٹوٹے ہوئے رشتہ کو جوڑنے والا دراصل صلہ رحمی کرنے والا ہے۔''

خوش خلقی اور مکارم اخلاق یہی ہے کہ قطع تعلق کرنے والوں سے جوڑا جائے اور ملنے والوں سے درگزر کیا جائے۔

پس اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ﴾

(یعنی قرابت داروں کے حق کو ادا کرو اور مسکین و مسافروں کے حق بھی ادا کرو۔)

اس آیت کریمہ میں اپنے خویش و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور ان کے ساتھ مسکینوں اور غریبوں اور مسافروں کے ساتھ بھی یہی حکم ہے کیونکہ مسکین تو مسکین ہی ہیں لیکن مسافر گو گھر کا مالدار ہو لیکن سفر میں بعض دفعہ دوسرے کی امداد کا مستحق ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین پہنچنے کے بعد اپنی ضرورت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی۔

﴿ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴾ (القصص: ٢٤)

(اے خدا! اس وقت جو کچھ مجھے عطا فرمائے میں اس کا ضرورت مند ہوں۔)

---

❶ ترمذی کتاب البر والصلة' باب ماجاء فی تعلیم النسب (١٩٧٩)

❷ بخاری کتاب الادب' باب لیس الواصل بالمکافی (٥٩٩١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے سلسلہ میں زکوۃ میں سے اعانت کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾ (توبہ: ٦٠)

(صدقہ (زکوۃ) فقیروں، مسکینوں کیلئے ہے اور عاملین یعنی تحصیلداروں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اسلام کی طرف مائل ہوں۔ اور گردن یعنی غلام و قیدی آزاد کرانے میں اور قرض داروں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں کے لئے ہے، اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔)

یعنی مسافر آدمی حالت سفر میں اگر ضرورت مند ہو جائے تو اسے بھی زکوۃ دینا اور لینا جائز ہے اگر چہ وہ اپنے گھر کا مالدار ہو اس آیت کریمہ میں مسافروں اور مسکینوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا بیان ہے۔

﴿ وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ. ﴾

(یعنی قرابت داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو یہ فرمان الٰہی ہے جو ہر مسلمان کے لئے ہے۔)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مہمانوں کے حقوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْشِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴾ (الکہف: ۷۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں پر ان کا گزر ہوا تو انہوں نے وہاں کے رہنے والوں سے کھانا مانگا' لیکن انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا' اتنے میں ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو گرا چاہتی تھی تو اس نے اس کو سیدھا کر دیا موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ اجرت ہی لے لیتے اس پر اس نے کہا کہ یہ وقت ہماری اور آپ کی علیحدگی کا ہے۔)

یہ دونوں بزرگ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام ہیں جو ایک بستی میں پہنچ کر وہاں کے لوگوں سے ملے اور چاہا کہ بستی والے مہمان سمجھ کر کھانا کھلائیں۔ طلب کرنے کے باوجود ان بدبختوں نے ان بزرگوں کو کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ یہ دونوں بزرگ واپس ہو رہے تھے کہ راستے میں ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی انہوں نے اسے مرمت کر کے سیدھا کر دیا مقصد یہ ہے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی نہ کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے ان کی مذمت قرآن مجید میں بیان کر دی گئی۔ اس لیے اگر تم اپنے مہمانوں کی عزت واحترام اور خدمت کرو گے تو جب تم ان کے یہاں جاؤ گے تو وہ بھی تمہاری خدمت کریں گے دنیا کا عام دستور یہی ہے لیکن مسلمانوں میں اس کی بہت اہمیت ہے۔ صفات عالیہ کی تکمیل اور مکارم اخلاق کی بلندی کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے کہ مہمان کی عزت واحترام کے ساتھ خاطر تواضع کی جائے۔

مہمان کی خدمت اتنی اہم ہے کہ اس کو ایمان کا جزو بتایا گیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ.)) ❶

''جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے قرابت داروں کے حقوق ادا کرے اور جو اللہ اور قیامت کر سچا جانتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔''

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مہمانوں کی عزت و خدمت کرنا ایمان کامل کا ایک جزو ہے مہمانوں کی عزت و خدمت نہ کرنے والے پورے مومن نہیں۔ مہمان کا بہت بڑا حق ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا.)) ❷

''یقیناً تیرے مہمان کا تجھ پر بڑا حق ہے۔''

اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مہمانوں کی بڑی خدمت کرتے تھے بعض دفعہ خود نہیں کھاتے تھے مگر اپنے مہمانوں کو ضرور کھلاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ (سورۃ الحشر: ۹)

(وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں' گو وہ خود ہی بھوکے کیوں نہ ہوں۔)

بخاری شریف میں یہ روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک مہمان پہنچ گیا انہوں نے اپنے بال بچوں کا کھانا ان کو کھلا دیا اور بال بچوں سمیت بھوکے سو رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

خود انبیاء علیہم السلام اپنے مہمانوں کی بڑی عزت اور قدر کرتے تھے۔ چنانچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا بیان قرآن مجید میں کئی جگہ پر آیا ہے۔ ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ط قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ ﴾ (الذاریات: ۲۴-۲۸)

---

❶ بخاری' کتاب الادب' باب اکرام الضیف و خدمتہ ایاہٗ بنفسہ

❷ بخاری' کتاب الصوم' باب حق الجسم فی الصوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اے ہمارے نبی! کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے کہ جب یہ لوگ ان کے پاس آئے تو سب سے پہلے سلام کیا ابراہیم نے ان کے سلام کا جواب دیا اور اپنے دل میں سوچنے لگے یہ اجنبی لوگ ہیں کبھی ان سے ملاقات نہیں ہوئی ہے پھر جلدی سے اپنے گھر جا کر موٹے تازے بچھڑے کا گوشت بھنوا کر مہمانوں کے سامنے رکھا (ان مہمانوں نے کھانے میں تامل کیا) تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا آپ لوگ کیوں نہیں کھاتے؟ (اس پر بھی انہوں نے نہ کھایا) تب ابراہیم علیہ السلام اپنے جی میں ڈرے (ان کی یہ حالت دیکھ کر) مہمانوں نے کہا آپ کسی قسم کا اندیشہ نہ کیجئے (ہم لوگ فرشتے ہیں، کھاتے پیتے نہیں ہیں ہم آپ کو ایک ہوشیار ذی علم فرزند کی خوش خبری دینے آئے ہیں چنانچہ) انہوں نے ذی علم لڑکے کی خوش خبری دے دی۔)

یہ مہمان فرشتے تھے جو انسانی شکل میں آئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں انسان سمجھ کر ضیافت کا حق ادا فرمایا۔ اس واقعہ سے مہمان اور میزبان کے آداب سمجھ لینے چاہئیں۔ جو کہ یہ ہیں:

ا۔ مہمان اور میزبان میں کلام کی ابتداء باہمی سلام سے ہونی چاہئے جیسا کہ ان مہمانوں (فرشتوں) نے کیا تھا کہ آتے ہی پہلے السلام علیکم کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ.)) (ابن عدی)

''گفتگو سے پہلے سلام ہونا چاہئے۔''

۲۔ مہمان کو اچھی جگہ ٹھہرا کر فوراً اس کے کھانے پینے کا انتظام کرنا چاہیے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلام کے بعد فوراً کھانے کا سامان مہیا کیا۔ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت کو سچا جانتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا جائز حق (حق مہمانی) عزت کے ساتھ ادا کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جائز حق کیا ہے! فرمایا ایک دن ایک رات اور مہمانوں کی مہمانی تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مہمان کا حق نہیں بلکہ صدقہ ہوگا۔ (بخاری، مسند احمد)

۳۔ مہمانوں کے کھانے پینے کا سامان پوشیدہ طور پر ان کی نگاہ سے بچا کر کرنا چاہیے کیونکہ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے لیے کچھ کیا جا رہا ہے تو وہ شاید از راہ تکلف اس سے روکیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چپکے سے کھانے پینے کا انتظام کرنے چلے گئے۔ ''فَـرَاغَ'' کے معنی یہی ہیں کہ چپکے سے مہمانوں سے جدا ہو کر گھر چلے گئے۔

۴۔ مہمانوں کی نشست و برخاست کے لیے اہل و عیال سے علیحدہ ایک جگہ ہونی چاہیے تاکہ دونوں کو تکلیف نہ ہو۔ ﴿فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو مہمان خانہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیٹھا دیا جو اہل وعیال سے الگ تھا۔

۵۔کسی بہانے سے تھوڑی دیر کے لیے مہمانوں سے الگ ہو جانا چاہیے تا کہ ان کو آرام کرنے یا دوسری ضروریات سے فارغ ہونے میں تکلیف نہ ہو اسی لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کھانے پینے کا سامان کرنے کے لیے ان سے الگ ہو گئے تھے جو ﴿ فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ ﴾ سے معلوم ہوتا ہے۔

۶۔کھانا مہمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہیے ان کو کھانے کا حکم نہیں دینا چاہئے کہ آپ لوگ کھانا کھائیے۔ ہاں پیش کرنے پر بھی اگر وہ نہ کھائیں تو یوں کہہ سکتے ہو کہ آپ لوگ کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا۔

۷۔مہمانوں کے کھانے سے مسرور اور نہ کھانے سے مغموم ہونا چاہیے کیونکہ جو لوگ بخیل ہوتے ہیں وہ کھانا تو مہمانوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں مگر ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ مہمان نہ کھائے یا کم کھائے تا کہ وہ کھانا ان کے اہل وعیال کے کام آئے۔ چونکہ حضرت ابراہیم بخیل نہ تھے اس لیے جب ان لوگوں نے کھانے سے انکار کر دیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو ناپسند کیا اور ان کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ یہ مہمان بن کر دشمن تو نہیں آگئے ہیں۔

۸۔نہ کھانے کی صورت میں مہمانوں کو عمدہ الفاظ میں معقول عذر کر دینا چاہئے تا کہ میزبان کی دل شکنی نہ ہو۔ اس لیے فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ ہم لوگ فرشتے ہیں ہم کھاتے پیتے نہیں ہیں ہمارے نہ کھانے پینے سے آپ خوفزدہ یا رنجیدہ نہ ہوں۔

۹۔معقول عذر کے بعد میزبان اپنے مہمان کو کھانے پر مجبور نہ کرے بلکہ اس کے معقول عذر کر قبول کر کے خاموش ہو جائے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا کہ فرشتوں کے عذر کے بعد آپ نے ان کے کھانے پر اصرار نہیں کیا۔

۱۰۔کھانے پینے اور دیگر ضروریات سے فراغت کے بعد جب اطمینان ہو جائے تو مہمان سے آنے کی تکلیف گوارا کرنے کی وجہ دریافت کی جائے کہ کیسے اور کس کام کے لیے آنا ہوا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مہمانوں سے فرمایا۔

﴿ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ط ﴾ (الذاریات: ۳۱)

(آپ لوگ کس مقصد کے لیے تشریف لائے ہیں۔)

۱۱۔مہمانوں کی دل جوئی کے لیے خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے بات چیت کرنا چاہیے اگر رات میں عشاء کے بعد گفتگو کا موقع ہو تو اس وقت بھی ان سے گفتگو کر سکتے ہیں اور بے کار بات چیت کر کے دماغ کو پریشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں کرنا چاہئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس مکالمہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بقدر ضرورت بامقصد گفتگو فرمائی۔ بیجا باتوں میں ان کو نہیں الجھایا۔

۱۲۔ مہمانوں کی تکریم جزو ایمان ہے اگر کوئی شخص ان سے اہانت آمیز برتاؤ کرے تو میزبان پر فرض ہے کہ مہمان کی جانب سے مدافعت کرے۔ کیونکہ اس سے خود میزبان کی توہین ہوتی ہے۔ اس لیے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے جب ان معزز مہمانوں کے ساتھ توہین کا برتاؤ کرنا چاہا تو حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو روکا اور فرمایا:

﴿ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِىْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴾ (حجر: ٦٨- ٦٩)

(یہ میرے معزز مہمان ہیں ان کے بارے میں مجھ کو فضیحت نہ کرو، اور خدا سے ڈرو اور مجھ کو رسوا نہ کرو۔)

۱۳۔ مہمان کو بلاضرورت کسی کے یہاں تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہئے کیونکہ اس سے میزبان کو تکلیف ہوگی اور اس پر بار پڑے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحَرِّجَهٗ.)) [1]

”جو شخص اللہ اور قیامت کے دن کو سچا جانتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا جائزہ عزت کے ساتھ ایک دن ایک رات کرے اور مہمان کا حق تین دن ہے اس سے زیادہ ٹھہرے گا تو مہمان صدقہ کھائے گا اور اتنا زیادہ ٹھہرنا اس کے لیے جائز نہیں کہ اپنے میزبان کو تنگی میں ڈال دے۔“

۱۴۔ مہمان کے لیے یہ مناسب ہے کہ بغیر میزبان کی اجازت کے اس کے گھر میں نہ داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا. ﴾ (النور: ٢٧)

(اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرو۔)

---

[1] بخاری، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلا یؤذ جارہٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۵۔میزبان کے یہاں کھانا کھانے کے بعد مہمان اپنے میزبان کے لیے یہ دعا کرے۔

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ.)) ❶

''اے اللہ! تو اس چیز میں برکت عطا فرما جو تو نے ان کو دی ہے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم کر' الٰہی تو اس کو کھلا' جس نے مجھے کھلایا اور اس کو سیراب کو جس نے مجھے سیراب کیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مہمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے آمین۔

((اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُاللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اِنَّہٗ تَعَالٰی غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط بَارَكَ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ ط وَنَفَعَنَا وَ اِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ط وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ))

☆☆☆

❶ مسلم' کتاب الاشربة' باب استحباب وضع النوی ۲/ ۱۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہمسایہ کے حقوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ (النساء: ٣٦)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ماں باپ کے ساتھ احسان اور سلوک کرو اور اپنے رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں یقیناً اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔)

اس آیت کریمہ میں منجملہ اور حقوق کے ہمسایہ کے حقوق بھی بیان کیے گئے ہیں۔

ہمسایہ اور پڑوسی وہ رہنے والے دو آدمی ہیں جو ایک دوسرے کے قریب رہتے اور بستے ہیں انسانیت اور اس کے تمدن کی بنیاد باہمی اشتراک عمل تعاون اور موالات پر قائم ہے اس دنیا میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہے اگر ایک بھوکا ہے تو دوسرے پر حق ہے کہ اپنے کھانے میں سے اس کو بھی کھلائے اگر ایک تندرست ہے تو اپنے بیمار بھائی کی تیمارداری کرے ایک پر اگر کوئی مصیبت آئے تو دوسرا اس کا شریک اور ہمدرد بنے اور اخلاقی نظام کے ساتھ انسانوں کی مجموعی آبادی باہمی محبت اور حقوق کی ذمہ داریوں کی گرہ میں بندھ کر ایک ہو جائے ہر انسان بظاہر جسمانی اور مادی حیثیت سے جتنا ایک دوسرے سے علیحدہ اور بجائے خود مستقل ہے اخلاقی اور روحانی حیثیت سے فرض ہے کہ وہ اتنا ہی زیادہ ایک دوسرے سے ملا ہوا اور ایک کا وجود دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے وجود سے پیوستہ ہو اسی لئے ہر مذہب نے ان دونوں انسانوں پر جو ایک دوسرے کے قریب آباد ہوں آپس کی محبت اور مدد کی ذمہ داری رکھی ہے کہ وہی وقت پر اوروں سے پہلے ایک دوسرے کی مدد کو پہنچ سکتے ہیں ایک اور نکتہ یہ ہے کہ انسان کو اسی سے تکلیف اور دکھ پہنچنے کا ذریعہ بھی زیادہ ہے جو ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اس لئے ان کے باہمی تعلقات خوشگوار رکھنے اور ایک دوسرے کو ملائے رکھنا ایک سچے مذہب کا سب سے بڑا فرض ہے تا کہ برائیوں کا سدباب ہو کر یہ پڑوس دوزخ کے بجائے بہشت کا نمونہ ہو اور ایک دوسرے کی محبت اور مدد پر بھروسہ کر کے گھر سے باہر نکلے اور گھر میں قدم رکھے۔

اسلام نے ان ہی حکمتوں کو سامنے رکھ کر ہمسائیگی کے حقوق کی دفعات بنائی ہیں عربوں میں دوسری قوموں سے زیادہ اسلام سے پہلے بھی پڑوس اور ہمسائیگی کے حقوق نہایت اہم تھے بلکہ وہ عزت و افتخار کا موجب تھے اگر کسی عرب کے پڑوسی کے لئے بے عزتی اور عار کا موجب تھا تو اس کے لئے اس کی خاطر لڑنے مرنے کو وہ اپنی شرافت کا نشان سمجھتا تھا اسلام نے آ کر عربوں کے اس احساس کو چند ترمیموں اور اصلاحوں کے ساتھ اور زیادہ قوی کر دیا۔

اب اس سلسلے میں ان احادیث کو پڑھئے اور سنئے جن میں رسول اللہ ﷺ نے پڑوسی کے حقوق کی اہمیت بتائی ہے اور ان کے حقوق کو ادا کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے خواہ وہ پڑوسی رشتہ دار ہو یا اجنبی مسلمان ہو یا کافر۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ادب المفرد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے:

((قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارًا يُّؤْذِيْنِيْ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَكَ اِلَى الطَّرِيْقِ فَانْطَلَقَ فَاَخْرَجَ مَتَاعَهٗ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوْا مَاشَاْنُكَ قَالَ لِيْ جَارٌ يُؤْذِيْنِيْ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَكَ اِلَى الطَّرِيْقِ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهٖ فَبَلَغَهٗ فَاَتَاهُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى مَنْزِلِكَ فَوَ اللّٰهِ لَا اُوْذِيْكَ.)) ❶

''ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول میرا ہمسایہ مجھے ایذا دیتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اپنا سامان نکال کر راستے میں پھینک دو وہ گیا اور اپنے سامان کو راستے میں ڈال دیا تو لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے کیا بات ہے؟ اس نے کہا میرا ہمسایہ مجھے تنگ کرتا رہتا ہے میں نے نبی ﷺ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے مجھے اپنا سامان راستے میں ڈالنے کا حکم دیا۔ تو لوگ کہنے لگے

❶ الادب المفرد للبخاري ص ٤٢' ابو داوٗد كتاب النوم' باب حق الجوار ٤/٥٠٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اے اللہ اس پر لعنت کر اس کو ذلیل کر۔ اس آدمی کو جب پتہ چلا تو وہ آیا اور کہنے لگا اپنے گھر واپس چلے جاؤ۔ میں تجھے اب نہیں ستاؤں گا۔''

اور برے پڑوسی سے بچنے کے لئے یہ دعا رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے کہ تم برے پڑوسی اور برے ہمسائے سے اس طرح پناہ مانگتے رہو۔

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَ مِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِي دَارِ الْمَقَامَةِ.)) ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن اور رات اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی اور برے ہمسائے سے۔''

نیک پڑوسی باعث سعادت اور موجب برکت ہے اور برا پڑوسی باعث نحوست ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْءُ وَاَرْبَعٌ مِّنَ الشِّقَاءِ الْجَارُ السُّوْءُ وَالْمَرْأَةُ السُّوْءُ وَالْمَرْكَبُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ السُّوْءُ.)) ❷

''چار آدمی نیک بختی کی سبب ہیں ا۔ نیک بیوی ۲۔ کشادہ مکان ۳۔ نیک پڑوسی ۴۔ اچھی اور فرمانبردار سواری جو اپنے سوار کو تکلیف نہ پہنچائے اور چار چیزیں باعث شقادت اور موجب نحوست ہیں۔ ا۔ برا پڑوسی ۲۔ بری عورت ۳۔ بری سواری ۴۔ تنگ مکان۔''

اور ایک حدیث میں آپ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ ثَلَاثَةً فَقُلْتُ فَمَنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ رَجُلٌ غَزَافِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَاَنْتُمْ تَجِدُوْنَهُ عِنْدَكُمْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلَااِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ قُلْتُ وَمَنْ؟ قَالَ رَجُلٌ كَانَ لَهٗ جَارُ سُوْءٍ يُؤْذِيْهِ فَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُ حَتّٰى يَكْفِيَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ بِحَيَاةٍ اَوْ مَوْتٍ.)) ❸

---

❶ طبرانی کبیر ١٧/ ٢٩٤ (٨١٠)

❷ ابن حبان، کتاب النکاح، باب ذکر الاخبار عن الاشیاء التی هی من السعادة (٤٠٢١)

❸ مسند احمد: ٥/ ١٥١، ١٧٦، طبرانی کبیر ٢/ ١٥٢ (١٦٣٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اللہ تین آدمیوں کو دوست رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا وہ تین خدا کے دوست کون ہیں؟ جن سے اللہ دوستی رکھتا ہے آپ نے فرمایا ایک مجاہد فی سبیل اللہ صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت سے جہاد کرنے والا ہے یہاں تک کہ وہ شہید ہو جائے تم قرآن مجید میں اس آیت کو پاتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین سے محبت رکھتا ہے جو صف بندی کر کے اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اس کا برا پڑوسی اس کو ستاتا ہو اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف سے بچالے یا اس کو موت دے دے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک پڑوسی جو اپنے پڑوسی کو نہیں ستاتا وہ خدا کا پیارا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ سب سے بہتر ساتھی ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور پڑوسیوں میں وہ پڑوسی سب سے بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ثابت ہو۔''

پڑوسیوں میں محبت کی ترقی اور تعلقات کی استواری کا بہترین ذریعہ باہم ہدیوں اور تحفوں کا تبادلہ ہے آنحضرت ﷺ خود اپنی بیویوں کو اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اس بنا پر ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یارسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کے پاس بھیجوں فرمایا جس کے گھر کا دروازہ تمہارے گھر سے زیادہ قریب ہے۔ اس ہدیہ اور تحفہ کے لئے کسی بیش قیمت چیز ہی کی ضرورت نہیں بلکہ کھانے پینے کی معمولی چیزیں بھی اس کے لئے کافی ہیں کچھ نہ ہو سکے تو گوشت کا شوربہ ہی کافی ہے اور وہ زیادہ پانی بڑھا کر ہی کیوں نہ ہو۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی تھی۔

((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَ هَاوَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ.)) ❸

''جب تم کوئی شوربہ دار چیز پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ملالو اور اس سے اپنے پڑوسی کی خبر گیری کرو۔''

یعنی اس کے یہاں بھی بھیج دیا کرو اس طرح کرنے سے آپس میں میل و محبت زیادہ ہوگی اس قسم کے

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة باب حق الجوار ۳/ ۱۲۹ ❷ بخاری، کتاب الاجارة باب ای الجوار اقرب ❸ مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی من قول هلك الناس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہدیے اور تحفے بھیجنے کا موقع عورتوں کو پیش آیا کرتا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

((وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ.)) ❶

''کوئی پڑوسن اپنے پڑوسن کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ (دینے کے لئے) بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔''

یہ نصیحت ووصیت دونوں پڑوسنوں کے لئے ہے یعنی نہ تو بھیجنے والی پڑوسن اپنے معمولی تحفے وہدیہ کو حقیر سمجھ کر تحفہ نہ بھیجے اور دوسری پڑوسن اس معمولی ہدیہ کو دیکھ کر منہ نہ پھیرے بلکہ شکریئے کے ساتھ قبول کرے اس طرح سے جب کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن سے روزمرہ کی برتنے والی چیز مانگے تو بلا کسی حیلے بہانے کے اگر موجود ہو تو دے دے جیسے آگ، پانی، نمک، ڈلی، ڈوئی، چمچہ، چھلنی، ہانڈی، تشتری، رکابی، کٹورا وغیرہ ایسی چیزوں کی بعض مرتبہ ضرورت پیش آجایا کرتی ہے اور نہ دینے کی صورت میں دوسرے کو بڑی تکلیف پہنچتی ہے قرآن مجید میں ایسی چیزوں کو ماعون کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے جس کی ممانعت سے روکا گیا ہے اور نہ دینے والوں کی بڑی مذمت بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ یہ فرمارہا ہے:

﴿ اَرَاَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآؤُنَ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○﴾ (ماعون: ۱ – ۷)

(کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دیتا ان نمازیوں کے لئے افسوس ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے ادا کرتے ہیں اور برتنے کی چیزوں کو روک لیتے ہیں۔)

برتنے کی چیزوں سے مراد آگ، پانی، ڈور، رسی، کدال، پھاوڑا اس قسم کی چیزیں ہیں جو مانگنے پر موجود ہوتے ہوئے نہ دے وہ منافق ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت انسانی معاشرہ اس کا متقاضی ہے کہ اس قسم کی چیزیں فراخدلی کے ساتھ دی جائیں۔ اگر پڑوسی کو دیوار میں میخ اور کھونٹی گاڑنے کی ضرورت پیش آجائے اور گاڑنے سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے تو گاڑنے سے روکنا نہیں چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِىْ جِدَارِهٖ.)) ❷

---

❶ بخاری، کتاب الادب، باب لا تحقرن جارة لجارتها

❷ بخاری، کتاب المظالم، باب لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبة في جداره

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یعنی کوئی پڑوسی اپنے ہمسایہ کو دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔''

جس کا مکان مکان سے ملا ہوا اور دیوار دیوار سے ملی ہوئی تو ایسی ضرورت پیش آجایا کرتی ہے اور اس قسم کی ہمدردیوں کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ قریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ جَارَیْنَ فَاِلٰی اَیِّھِمَا اُھْدِیْ قَالَ اِلٰی اَقْرَبِھِمَا مِنْكِ بَابًا.)) ❶

''یارسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کس کے یہاں ہدیہ اور تحفہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے قریب ہو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قریب والے پڑوسی کا زیادہ حق ہے اگر آسودہ پڑوسی آسودہ ہو کر کھائے پیئے اور غریب محتاج پڑوسی کی خبر گیری نہ کرے تو وہ کامل مومن نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ.)) ❷

''یعنی وہ مومن نہیں جو خود آسودہ ہو اور اس کے بغل کا پڑوسی بھوکا ہو۔''

پڑوسی خواہ وہ دوست ہو یا دشمن مسلمان ہو یا غیر مسلم سبھی کا حق برابر ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں بکری ذبح کی گئی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا:

((ھَلْ اَھْدَیْتُمْ مِنْھَا لِجَارِنَا الْیَھُوْدِیِّ قَالَ لَا قَالَ ابْعَثُوْا لَہٗ مِنْھَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِیْلَ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ.)) ❸

''کیا تم لوگوں نے میرے یہودی ہمسائے کو اس بکری کے گوشت میں سے کچھ ہدیہ بھیجا ہے یا نہیں؟ گھر والوں نے کہا نہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں سے کچھ گوشت ہدیہ کے طور پر بھیج دو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام ہمسائے کے ساتھ نیکی کرنے کی اتنی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سمجھا کہ اس کو ورثہ کا حصہ دار بنا دیں گے۔''

---

❶ بخاری، کتاب الاجارۃ باب ای الجوار اقرب

❷ طبرانی کبیر ١٢/ ١١٩ (١٢٧٤١)، مستدرك حاکم ٤/ ١٦٧

❸ ابو داوٗد، کتاب النوم، باب فی حق الجوار ٤/ ٥٠٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ گوشت کا ایک لوتھڑا لٹکائے جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین گوشت کھانے کو جی چاہتا ہے تو ایک درہم کا گوشت خریدا ہے فرمایا اے جابر! کیا اپنے پڑوسی یا عزیز کو چھوڑ کر صرف اپنے پیٹ کی فکر کرنا چاہتے ہو کیا تمہیں یہ آیت یاد نہیں ہے:

﴿ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيٰوتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ﴾ (احقاف: ٢٠)

(جس دن کافر دوزخ کے سامنے پیش کیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا تم نے اپنی دنیا کی زندگی میں خوب مزے لوٹ لئے اور خوب زندگی سے فائدہ اٹھایا۔) ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت یہی ہے کہ آپ کے ارشاد پر عمل کیا جائے اور پڑوسی کی عزت کی جائے۔

عبدالرحمان بن ابی قراد بیان کرتے ہیں۔

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ يَوْمًا اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوئِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْيُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهُ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهُ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَارَ.)) ❷

''ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ کے وضو کے پانی کو آپ کے صحابہ تبرکاً منہ پر ملنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول کی محبت کی وجہ سے آپ نے فرمایا جسے یہ بات بھلی معلوم ہو کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھے یا اللہ اور رسول اس کو دوست رکھیں تو اسے چاہئے کہ جب بولے تو سچ بولے اور جب لوگ اس کا اعتبار کر کے امانت رکھیں تو ان کی امانتیں جب وہ مانگیں ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا خدا اور رسول کے ساتھ محبت رکھنے کی نشانی ہے اور اگر اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا تو یہ خدا اور رسول کے ساتھ دشمنی رکھنے کی علامت ہے جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ موطا امام مالك' كتاب الجامع' باب ماجاء فى اكل اللحم

❷ شعب الايمان للبيهقى ٢/ ٢٠١ (١٥٣٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ.)) ❶

''خدا کی قسم وہ پورا مومن نہیں ہے خدا کی قسم وہ کامل مومن نہیں ہے خدا کی قسم وہ شخص کامل ایماندار نہیں ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا وہ شخص ہے جس کا پڑوسی اس کی ایذاء رسانی سے بے خوف وخطر نہ ہو اور محفوظ نہ ہو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کو ایذا پہنچانے والا مومن نہیں ہے بلکہ پڑوسی کو ایذاء پہنچانے والا دوزخی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَۃِ صَلٰوتِھَا وَصِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا غَیْرَ اَنَّھَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَھَا بِلِسَانِھَا قَالَ ھِیَ فِی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ مِنْ قِلَّۃِ صِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا وَصَلٰوتِھَا وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِھَا جِیْرَانَھَا قَالَ ھِیَ فِی الْجَنَّۃِ.)) ❷

''ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ فلاں عورت کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ وہ نماز بہت زیادہ پڑھتی ہے روزے بکثرت رکھتی ہے اور خیر خیرات بہت کرتی ہے مگر ساتھ ہی ہمسائے کو زبان سے تکلیف بھی پہنچاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت دوزخ میں جائے گی کیونکہ نماز روزہ خیر خیرات اگرچہ افضل العبادات ہیں مگر وہ اس گناہ یعنی ایذائے ہمسایہ کی تلافی نہیں کر سکتے عرض کیا یارسول اللہ فلاں عورت کی نسبت کہتے ہیں کہ نماز کم پڑھتی ہے اور روزے تھوڑے رکھتی ہے اور خیرخرات بھی کچھ یوں ہی سی کرتی ہے۔ ہاں ہمسائے کو زبان سے تکلیف نہیں دیتی فرمایا وہ جنت میں جائے گی (کیونکہ ہمسائے کو تکلیف نہ دینا دوسری باتوں کی تلافی کر دیگا۔''

پڑوسی کو ستانا گناہ کبیرہ ہے قیامت کے روز سب سے پہلے ان دو پڑوسیوں کی خدا کے سامنے پیشی ہوگی جنہوں نے دنیا میں ایک دوسرے کی حق تلفی کی ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جَارَانِ.)) ❸

''قیامت کے روز سب سے پہلے وہ دو پڑوسی خدا کے سامنے پیش ہوں گے جنہوں نے ایک

❶ بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یامن جارہٗ

❷ مسند احمد ۲/ ۴۴۰ شعب الایمان للبیہقی (۹۵۴۶) ❸ مسند احمد ۴/ ۱۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسرے کا حق ادا نہیں کیا اور آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے تھے۔''

قیامت کے دن خدا کے سامنے ہمسایہ اپنے ہمسایہ کے بارے میں یہ شکایت کرے گا کہ اس نے نہ مجھے اچھی باتوں کی نصیحت کی اور نہ بری باتوں سے روکا نہ نماز پڑھنے کو کہا اور نہ روزہ رکھنے کو کہا۔

نیک و بد کی یہ پہچان ہے کہ اگر پڑوسی اپنے پڑوسی کے بارے میں یہ کہے کہ یہ اچھا ہے تو وہ اچھا ہے اور جو برا کہے وہ برا ہے۔اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ.)) ❶

''کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اپنے برے عمل کا علم کیونکر ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تو اپنے ہمسایوں کو کہتا ہوا سنے کہ تو نے اچھائی کی ہے تو جان کہ میں نے اچھا عمل کیا ہے اور جب انہیں کہتا ہوا سنے کہ تو نے برا کام کیا ہے تو سمجھ لے بے شک میں نے برا عمل کیا ہے۔''

یعنی اچھے اور برے ہونے کی یہی کسوٹی ہے کیونکہ پڑوسی اپنے پڑوسی کے اخلاق حمیدہ اور افعال ذمیمہ سے خوب واقف ہوتا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَّمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.)) ❷

''کون شخص ان کلمات کو (جو میں ابھی کہتا ہوں) مجھ سے سیکھتا ہے پھر اس پر کاربند ہوتا ہے یا اس شخص کو سکھاتا ہے جو انہیں عمل میں لائے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سیکھتا ہوں تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں فرمائیں۔حرام سے بچو سب سے زیادہ عابد بن جاؤ گے راضی بالقضا و قدر ہو جاؤ تو سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرو تو مومن بن جاؤ گے اور جو اپنے لئے چاہو وہی لوگوں کے لئے چاہو تو کامل مسلمان بن

---

❶ ابن ماجہ' کتاب الزھد باب الثناء الحسن (۴۲۲۳)

❷ مسند احمد: ۲/ ۳۱۰' ترمذی کتاب الزھد باب من اتقی المحارم ۳/ ۲۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جاؤ گے اور زیادہ مت ہنسو اس لئے کہ زیادہ ہنسا دل کو مار دیتا ہے۔“

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کرنا مسلمان کامل ہونے کی دلیل ہے رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نصیحت و وصیت فرمایا کرتے تھے۔

اپنے پڑوسی اور ہمسایہ کو تکلیف پہنچانا حرام ہے

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَهٗ.)) ❶

”وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے امن میں نہ ہو۔“

برائی برائی ہے جہاں بھی ہو اور گناہ گناہ ہے جہاں بھی سرزد ہو لیکن اگر وہ برائی اور گناہ اس جگہ پر ہو جہاں لازمی طور پر نیکی ہونی چاہئے تھی تو ظاہر ہے کہ اس گناہ اور برائی کا درجہ عام گناہوں اور برائیوں سے بدرجہا زیادہ ہے بدقسمت انسان چوری ہر جگہ کرسکتا ہے مگر ظاہر ہے۔ کہ پڑوسی کے مکان میں چوری کرنا کتنا برا ہے۔ بدکاری اس سے ہر جگہ ممکن ہے مگر پڑوس کے گھر میں جہاں سے دن رات کی آمدورفت ہے اور جہاں کے مرد پڑوس کے شریف مردوں پر بھروسہ کر کے باہر جاتے ہیں وہاں اخلاقی خیانت کس قدر شرمناک ہے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے دریافت کیا۔

((مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا قَالُوْ حَرَامٌ حَرَّمَهٗ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نَسْوَةٍ اَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ اَنْ یَزْنِیَ بِامْرَأَةِ جَارِہٖ قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِی السَّرَقَةِ قَالُوْا حَرَّمَهٗ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهِیَ حَرَامٌ قَالَ لَاَنْ یَّسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرِ اَبْیَاتٍ اَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّسْرِقَ مِنْ بَیْتِ جَارِہٖ.)) ❷

”زنا کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو۔ لوگوں نے کہا حرام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس عورتوں سے زنا کرنا آسان ہے بہ نسبت اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے (یعنی پڑوسی اور ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ دوسری دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے تم لوگ چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ اور رسول ﷺ نے حرام کیا ہے اس لئے وہ حرام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس گھرانے کی چوری کرنا آسان ہے

❶ مسند احمد: ۳/ ۱۵٤

❷ مسند احمد: ٦/ ٨، طبرانی کبیر: ۲۰/ ۲۵۷ (٦٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہ نسبت اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنے سے یعنی اپنے پڑوس کے گھر چوری کرنے کا گناہ دس گنا چوری کرنے سے زیادہ سخت ہے۔''

پڑوسی کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کا دوسرا پڑوسی بغیر اس کی مرضی اور اجازت کے اپنا مکان وزمین نہیں بیچ سکتا ہے اور اگر بغیر اجازت کے بیع کر دیگا تو یہ بیع باطل ہوگی اس کو شرعی محاورے میں ''شفعہ'' کہا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا اِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا.)) ❶

''پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے جب کہ دونوں کا ایک ہی راستہ ہو اگر وہ موجود نہیں تو اس کا انتظار کیا جائے۔''

یہ پہلے ہم بتا چکے ہیں کہ انسان مدنی الطبع ہے اس لئے سب کو چاہئے کہ بلا شر و فساد اور بغیر جنگ و جدال کے امن و امان کی زندگی بسر کریں اسی غرض سے اس نے قرآن نازل کیا ہے کہ لوگ اس کی ہدایتوں پر چلیں تو دنیا میں فساد کا نام بھی جینے میں نہ آئے خدا نے امن کے قائم کرنے کے لئے جو احکام نازل فرمائے ان میں ایک حق ہمسایہ کا بھی ہے ہمارے یہاں ایک کہاوت کہی جاتی ہے ''ہمسایہ ماں کا جایا'' پس یہ خلاصہ ہے پڑوسی کے حقوق کا اور ان کی تفصیل ان آیتوں اور حدیثوں میں ہے جو عنوان ہمسایہ کے ذیل میں نقل کی گئی ہیں ہمسائے کے حقوق میں ایک حق شفعہ بھی ہے جو اسلامی شریعت کی ضروریات و خصوصیات میں سے ہے اب اس کی ضرورت کو دوسرے مذہب والوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے اور سب اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں جہاں اسلامی قانون کے مکمل ہونے کے اور بہت سے دلائل ہیں ان میں سے ایک حق شفعہ بھی ہے۔

بہر حال ہمسائے کے بڑے حقوق ہیں:

(۱) اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے۔

(۲) نہ اس سے بیہودہ گوئی کی جائے۔

(۳) خوشی کے وقت اس کو مبارک باد دی جائے اس کی بیماری میں بیمار پرسی کی جائے۔

(۴) مصیبت میں اس کی مدد کی جائے۔

(۵) اس کے عیبوں کو چھپایا جائے۔

(۶) اس کے بیوی بچوں کو بری نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔

(۷) اس کو تحفہ تحائف سے نوازا جائے۔

---

❶ ترمذی' کتاب الاحکام' باب ماجاء فی الشفعة للغائب ۳/ ۲۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاس پڑوس کے حق کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں کو معاف فرمائے آمین۔

((بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ وَاَدْخَلَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ فِي الدَّارِ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُاللّٰهِ تَعَالٰى اَوْلٰى وَاَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَكْبَرُ.))

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسلامی لباس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يَا بَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (اعراف: ٢٦)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(اے آدم کے بیٹو! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے جو تمہارے ستر کو ڈھانپتا ہے اور تمہارے لیے زینت بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔)

انسان کے لیے ستر پوشی نہایت ضروری ہے حیوان اور انسان میں لباس ہی سے فرق ظاہر ہوتا ہے۔ یہ لباس سردی گرمی سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے ستر پوشی کے لیے پیدا کیا ہے۔

یہ ستر پوشی اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں رکھی ہے جیسا کہ حضرت آدم وحوا کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے ان دونوں کو جنت کے بہترین جوڑے پہننے کو ملے تھے یہ پہنتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے وہ لباس ان کے بدن سے اتر گئے تو درخت کے پتوں سے اپنی شرمگاہوں کو چھپا لیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ﴾ (اعراف: ٢٢)

(پس جب ان دونوں نے درخت کا مزہ چکھا ان کے ستر ان پر کھل گئے تو اپنے اوپر درخت کے پتوں کو جوڑنے لگے۔)

یہ برہنگی جس طرح فطرت کے خلاف ہے اسی طرح عقل اور شریعت کے خلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ.)) ❶

''کوئی مرد کسی مرد کے پردے کے اعضاء نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کے پردے کے اعضاء نہ دیکھے۔''

یوں تو تمام بدن کو چھپانا مناسب ہے مگر مردوں کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے تک اور عورتوں کے لیے چہرے اور ہاتھوں کے سوا سارا بدن چھپانا فرض ہے ان حصوں کا کھلا رہنا کسی صورت میں جائز نہیں۔

سفید کپڑا

سب کپڑوں میں سے سفید کپڑے زیادہ اچھے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.)) ❷

''سفید کپڑے پہنو۔ کیونکہ سب کپڑوں میں سفید کپڑے بہتر ہوتے ہیں اور ان ہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو دفن کرو۔''

سرخ کپڑے

زیادہ سرخ کپڑا مردوں کے لیے مناسب نہیں عورتوں کے لیے مباح ہے اور سیاہ اور سبز عورتوں اور مردوں کے لیے یکساں جائز ہے لیکن سیاہ کے ساتھ دوسرا رنگ بھی ہونا چاہیے۔

ریشم

مردوں کے لیے ریشم اور سونا حرام ہے اور عورتوں کے لیے دونوں حلال ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ریشم کو دائیں ہاتھ میں اور سونے کو بائیں ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ ❸

سادہ لباس

سادگی ہر چیز میں اچھی ہے کھانے پینے میں بھی اور لباس میں بھی رسول اللہ ﷺ کا لباس ہمیشہ ہی سادہ رہتا تھا' موٹا کرتہ' موٹی چادر' اور موٹا تہبند زیب تن فرمایا کرتے تھے اور کبھی تو پیوند لگا ہوا بھی پہن لیتے تھے

---

❶ صحیح مسلم ❷ ابوداؤد' کتاب اللباس' باب فی البیاض ٤/ ٩٠

❸ مسند احمد: ١/ ٩٦' ابوداؤد کتاب اللباس' باب فی الحدیث للنساء ٤/ ٨٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کپڑے میں کوئی تکلف نہیں تھا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صبح کو گھر سے باہر تشریف لے گئے تو آپ کے بدن پر سیاہ بالوں کی چادر تھی۔ ❶

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک شامی جبہ زیب تن فرما رکھا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ ❷

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

((اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَآءً مُّلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ.)) ❸

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ان ہی دو کپڑوں میں نکلی تھی۔''

یعنی انتقال کے وقت آپ ایک پیوند لگی ہوئی چادر یا پیوند لگے ہوئے کمبل کو اور ایک موٹا تہبند پہنے ہوئے تھے معلوم ہوا کہ آپ کو موٹا اور معمولی کپڑا زیادہ پسند تھا کیونکہ اس میں خاکساری اور تواضع ہے۔ قیمتی اور بھڑکیلا لباس پہننے سے نفس میں تکبر' غرور اور خود بینی کے جذبات آ جاتے ہیں۔

کرتہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سب کپڑوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ زیادہ پسند تھا۔ ❹

کرتہ زیادہ پسند ہونے کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ کرتے سے بدن اچھی طرح ڈھک جاتا ہے اور اس میں زیادہ خاکساری اور انکساری بھی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستین پہنچے تک تھی۔ ❺

پائجامہ

پائجامہ ستر پوشی کے لیے بہترین لباس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت پسند فرمایا ہے اور خریدا بھی ہے۔ ❻

---

❶ مسلم' کتاب اللباس' باب التواضع فی اللباس

❷ بخاری' کتاب الصلوٰۃ' باب الصلوۃ فی الجبۃ

❸ بخاری' کتاب اللباس' باب الاکسیة و الخمائص

❹ ❺ ابوداؤد' کتاب اللباس' باب ماجاء فی القمیص ٤ / ٧٦

❻ ترمذی' کتاب البیوع' باب [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پائجامہ خریدا ہے اور بظاہر پہننے کے لیے خریدا ہے اور دوسری روایتوں سے پائجامہ پہننے کا ثبوت بھی ملتا ہے اور صحابہ کرام آپ کی اجازت سے پائجامہ پہنتے تھے۔ (زادالمعاد)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ منتقی میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں:

((قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَھْلَ الْکِتَابِ یَتَسَرْوَلُوْنَ وَلَا یَاْتَزِرُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَرْوَلُوْا وَ ائْتَزِرُوْا خَالِفُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ.)) ❶

ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہود ونصاری پائجامہ پہنتے ہیں اور تہ بند نہیں باندھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پائجامہ پہنو اور تہ بند باندھو اور اہل کتاب کے خلاف کرو۔

تہبند

ان تمام روایتوں سے معلوم ہوا کہ پائجامہ پہننا بھی مسنون ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر تہبند ہی باندھا کرتے تھے آپ کا تہبند چار ہاتھ لمبا اور دو ہاتھ چوڑا ہوتا تھا اور پنڈلی تک ہوتا تھا۔

چادر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھتے بھی تھے اور نماز بھی اسی میں پڑھتے تھے اور علماء نے کہا ہے کہ آپ کی چادر چھ ہاتھ لمبی اور سوا تین ہاتھ چوڑی ہوتی تھی۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ ''زادالمعاد'' جلد اول میں فرماتے ہیں: علامہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر چھ ہاتھ لمبی اور سوا تین ہاتھ چوڑی ہوتی اور آپ کا تہبند سوا چار ہاتھ لمبا اور سوا دو ہاتھ چوڑا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چادروں میں یمن کی چادر بہت پسند تھی۔ ❷

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ جوڑا پہنے ہوئے اور تہبند باندھے ہوئے اور چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ کے جسم مبارک پر سیاہ رنگ کے بالوں کی چادر تھی۔ ❹

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۲٦٤

❷ بخاری' کتاب اللباس' باب البرود و الحبر و الشملة

❸ بخاری' کتاب اللباس' باب الثوب الاحمر

❹ مسلم' کتاب اللباس' باب التواضع فی اللباس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پگڑی اور ٹوپی

سر چھپانے کے لیے ٹوپی اور پگڑی کا استعمال عرب میں خصوصی طور پر رائج تھا آنخضرت ﷺ بھی پگڑی باندھتے تھے اور صحابہ کو بھی ترغیب دیتے تھے۔

آپ کے عمامہ کے مقدار کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ملی ہے بعض لوگ سات ہاتھ اور بعض بارہ ہاتھ کا بتاتے ہیں اور آپ کا شملہ چار بالشت کا ہوتا جسے پس پشت لٹکائے رہتے فتح مکہ کے روز جب آپ شہر میں داخل ہوئے تھے تو آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا یعنی آپ سیاہ عمامہ باندھتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ عمامہ باندھتے تو دونوں مونڈھوں کے درمیان یعنی پچھلی جانب شملہ ڈال دیتے تھے۔ ❶

بہرحال عمامہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے اور اسلام کا شعار ہے لیکن موجودہ زمانے کے مسلمانوں نے عموماً اس کو چھوڑ دیا ہے اور سکھوں نے اپنا شعار بنالیا۔

رومی جبہ

رسول اللہ ﷺ نے تنگ آستینوں کا رومی جبہ پہنا ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ (غزوۂ تبوک میں) قضائے حاجت کے لیے گئے پھر جب واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر پہنچا آپ نے وضو کیا اس وقت آپ ایک رومی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ ❷

اچکن اور شیروانی

حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے مسور سے کہا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ آنخضرت ﷺ کے پاس (کہیں سے) اچکنیں آئی ہیں آپ تقسیم کر رہے ہیں۔ چلو ہم بھی آپ کے پاس چلیں (شاید ہم کو بھی کوئی اچکن اور شیروانی مل جائے) ہم باپ بیٹے مل کر گئے دیکھا تو آپ گھر میں ہیں والد نے مجھ سے کہا آنخضرت ﷺ کو آواز دو۔ میں نے اس کو برا سمجھا اور والد سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کو آواز دوں؟ انہوں نے کہا بیٹے رسول اللہ ﷺ مغرور نہیں ہیں۔ میں نے آپ کو بلایا آپ دیباج کی ایک اچکن جس میں سنہری بٹن لگے ہوئے

---

❶ ترمذی، کتاب اللباس، باب سدل العمامة بين الكتفين ٣/ ٤٨

❷ بخاری کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ فی الجبة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھے (کندھے یا ہاتھ پر) ڈالے ہوئے تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ مخرمہ! میں نے یہ اچکن تیرے لیے چھپا رکھی تھی پھر وہ ان کو دے دی۔ ❶

اچھا لباس اور زیب وزینت

شریعت کے دائرے میں رہ کر اچھا لباس پہننا اور زینت کرنا بھی درست ہے اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ (اعراف: ۳۱)

(عبادت کے وقت زینت کی چیزوں کو پہنو۔)

((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ.)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جو نعمتیں اس نے اپنے بندے کو دے رکھی ہیں ان کا اثر اس پر دکھائی دے۔''

یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو اچھی حیثیت عطا فرمائی ہے تو اچھا لباس استعمال کرنا چاہیے اور باوجود وسعت کے بخیلی کی وجہ سے خراب لباس استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرنا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے اس امر کی خواہش رہتی ہے کہ میرے کپڑے عمدہ ہوں' سر میں تیل لگا ہوا ہو' جوتی بھی اچھی ہو اور بہت سی چیزوں کا اس نے ذکر کیا یہاں تک کہا کہ مجھے خواہش رہتی ہے کہ میرا کوڑا بھی اچھا ہو۔ آپ نے سن کر فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ.)) ❸

''اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ تکبر ہے کہ میں عمدہ لباس پہنوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ یہ تو خوب صورتی ہے اور خدا اس خوب صورتی کو پسند فرماتا ہے۔ ❹

باریک لباس

لباس ستر پوشی کیلئے ہے اور ایسا باریک لباس پہننا جس سے بدن کا اندرونی حصہ صاف نظر آ جائے ناجائز ہے کیونکہ اس سے لباس کا مقصد حاصل نہیں ہوتا ایسا باریک لباس عورت و مرد دونوں کے لیے حرام ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری کتاب اللباس' باب القباء و فروج حریر وهو القباء (۵۸۰۰) ۲/ ۸۶۳

❷ ترمذی' کتاب الادب' باب ماجاء ان اللہ یحب ان یری اثر نعمته علی عبدہٖ ۴/ ۲۵

❸ ❹ مسلم' کتاب الایمان' باب تحریم الکبر و بیانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((يَا اَسْمَآءُ اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ يُصْلِحْ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفِّهٖ.)) ❶

''اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو درست نہیں ہے کہ اس کی جسم سے کوئی حصہ دیکھا جائے سوائے اس کے اور اس کے یہ فرما کر آپ نے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا.)) ❷

''دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں جن کو ابھی تک میں نے دیکھا نہیں ایک وہ لوگ جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ظلماً کوڑے ماریں گے (یعنی حاکم وغیرہ ظالم ہوں گے چنانچہ موجودہ زمانے میں ایسے لوگ حکمران ہیں) اور دوسرے وہ عورتیں جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہونگی اور حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور فریفتہ کرنے والی ہوں گی اور خود بھی ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور ان کی طرف رغبت کریں گی اور ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ایک جانب جھکے ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے پائی جائے گی۔''

یعنی وہ باریک کپڑے پہنے ہوں گی جس سے ان کا بدن جھلکے گا' گویا ظاہر میں ملبوس ہیں مگر حقیقت میں عریاں ہیں چنانچہ اس زمانہ میں اسی قسم کی عورتیں موجود ہیں یا چہرے کے علاوہ بھی کچھ بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں' دوپٹہ کو پیٹھ پر ڈال کر سینہ' گردن اور بازو اور پاؤں کھلے رکھتی ہیں اور ان اعضاء کو کھول کر لوگوں کو فریفتہ کرتی ہیں۔ علامہ نووی شرح صحیح مسلم میں اسی حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ بدن کے کچھ حصہ کو پوشیدہ کریں گی اور کچھ حصہ کو ظاہر کریں گی اور بدکار عورتوں کی طرح ناز و انداز سے چلیں گی جس سے لوگوں کو فریفتہ کریں گی۔

اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن میں باریک کپڑا پہننے کی ممانعت ہے جو ترغیب اور منتقی وغیرہ میں

---

❶ ابوداؤد' کتاب اللباس' باب فیما تبدی المرأۃ من زینتھا ۴/ ۱۰۶

❷ مسلم' کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ... اھلھا ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

منقول ہیں اگر کوئی موٹا کپڑا ... ہو تو اوپر سے باریک کپڑا پہننے میں حرج نہیں ہے۔ اور عورتوں کے لیے چست کپڑا پہننا حرام ہے جس سے اعضاء نمایاں ہوتے ہیں۔

عورتوں کو "مستورات" کہتے ہیں اور مستورات کے معنی ہیں چھپی ہوئی چیزیں یعنی سوائے چہرہ اور ہتھیلی کے عورت کے لیے سارا جسم چھپانا ضروری ہے یہاں تک کہ سر اور دونوں ہاتھوں کو اور پیر تک سارا جسم کپڑے سے ڈھانکے رہیں۔ بازوؤں کا کھلا رہنا بے پردگی میں داخل ہے۔ صحابیہ عورتیں پورے ہاتھ کی آستینیں رکھتی تھیں اور انگلیوں کے درمیان بٹن لگاتی تھیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا اپنی آستینوں کی گھنڈیاں اپنی انگلیوں کے درمیان رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس باریک اوڑھنی کو پھاڑ کر پھینک دیا اور دوسری غف اور موٹی اوڑھنی اوڑھنے کو دی۔ ❶

پرانا لباس

لباس جب پرانا ہو جائے اور پھٹ جائے تو پیوند لگا کر اور مرمت کر کے استعمال کرنا سنت ہے اور تواضع وخاکساری کی نشانی ہے۔

اور ٹخنوں کے نیچے پائجامہ لنگی اور چادر وغیرہ لٹکا کر اکڑ کر چلنا حرام ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا.)) ❷

"جو ٹخنوں کے نیچے کپڑا شیخی کے طور پر لٹکا کر چلے گا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا اور ایک روایت میں ہے کہ ایسا شخص جہنمی ہے۔" ❸

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((وَ ارْفَعْ إِزَارَكَ إِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ إِيَّاكَ وَ إِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ.)) ❹

"اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھو اگر اتنا نہیں تو ٹخنوں تک رکھو اور تہبند کو نیچے لٹکانے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔"

---

❶ ترمذی و ابن ماجہ

❷ بخاری، کتاب اللباس، باب من جر ثوبہ

❸ بخاری، کتاب اللباس، باب ما اسفل من الکعبین فھو فی النار (٥٧٨٧)

❹ ابو داؤد

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نیا کپڑا' پہننے کی دُعا

رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو جو اس کپڑے کا نام ہوتا وہ نام لیتے یعنی کرتہ' چادر' عمامہ وغیرہ اور پہنتے وقت بسم اللہ کر کے ان دعاؤں کو پڑھتے۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ.)) ❶

''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے وہ چیز پہنائی جس سے میں نے اپنی شرمگاہ چھپا لی اور اس سے میں اپنی زندگی میں غنیمت حاصل کرتا ہوں۔''

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ.)) ❷

''اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہی ہے تو نے مجھے کپڑا پہنایا میں اس کپڑے کی بھلائی تجھ سے مانگتا ہوں اور اس بھلائی کا طالب ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور اس کپڑے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔''

کپڑا پہنتے وقت داہنے طرف سے پہننا چاہیے۔ ❸

انگوٹھی

ضرورت کے وقت چاندی کی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہننا مسنون ہے۔ نگینہ میں نام یا کوئی ضروری چیز کا لکھنا بھی سنت ہے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ میں ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ ❹

جوتا

رسول اللہ ﷺ جوتا پہنتے تھے جو موجودہ زمانے کے چپل کی طرح تھا جس کے دو تسمے تھے۔ ❺

اور آپ نے فرمایا ''جب جوتا پہنو تو پہلے داہنے پیر میں پہنو اور جب اتارو تو پہلے بائیں پیر سے اتارو۔ ❻

---

❶ ابو داؤد' کتاب اللباس' باب ٤/ ٧٤

❷ ترمذی' کتاب اللباس' باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا ٣/ ٦٤ ❸ صحیح ابن حبان (٥٣٩٨)

❹ بخاری' کتاب اللباس' باب خاتم الفضّة ❺ بخاری کتاب اللباس باب قبا لان فی النعل

❻ بخاری' کتاب اللباس' باب ینزع نعله الیسرٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

موزے

چمڑے کے موزوں کو پہننا اور اس پر مسح کرنا بھی ثابت ہے رسول اللہ ﷺ موزے پہنتے اور اس پر مسح کرلیا کرتے تھے۔ ❶

جوتوں اور موزوں کو پہننے سے پہلے جھاڑ لینا چاہیے تاکہ گرد وغبار سے بھی صاف ہو جائے اور اگر کوئی تکلیف دہ چیز ہوتو نکل جائے۔

اسی طرح سے سوتے وقت بستر بھی جھاڑ لینا چاہیے اور اگر کپڑا صندوق میں سے نکال کر پہننا ہو یا الگنی وغیرہ سے اتار کر پہننا ہوتو اسے خوب جھاڑ کر پہننا چاہیے۔

کنگھی

بالوں میں تیل لگانا اور کنگھی کرنا مستحب ہے اور پراگندہ مکروہ ہے رسول اللہ ﷺ نے نظافت اور صفائی ستھرائی کی بہت ترغیب دلائی ہے۔ آپ بالوں میں کنگھی کرتے تھے اور تیل بھی استعمال فرماتے تھے۔

اور آپ گاہے بگاہے کنگھی کرتے تھے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرماتے تھے۔ ❷

سر کے بالوں کو منڈوانا اور کترانا درست ہے پٹھے دار بالوں کا کانوں تک رکھنا مسنون ہے داڑھی منڈوانا حرام ہے اور مونچھوں کا کٹانا اور پست کرنا ضروری ہے۔ ❸

ناخن تراشنا اور بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنا مسنون ہے۔ ❹

سفید بالوں میں خضاب لگانا مستحب ہے ❺ لیکن زیادہ سیاہ خضاب نہ ہو بالکل کالا خضاب لگانا منع ہے سفید بالوں کو اکھاڑنا حرام ہے۔ ❻

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اسلامی تہذیب اور روایات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

((سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.))

---

❶ امام ابن عبد البر' الاستذکار میں فرماتے ہیں موزوں پر مسح کی روایت ۴۰ صحابہ سے مروی ہے۔
بخاری کتاب الصلوة باب الصلوة فی الخفات

❷ سنن نسائی' کتاب الزینة' باب الترجل غبا(٥٠٦١)

❸ بخاری کتاب اللباس باب اعفاء اللحی ❹ بخاری کتاب اللباس' باب تقلیم الاظفار

❺ مسلم کتاب اللباس' باب استحباب خضاب الشیب

❻ ترمذی' کتاب الادب' باب ماجاء فی النھی عن نتف الشیب ٤/ ٢٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسلامی پردہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. ﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اٰبَآئِھِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اَبْنَآئِھِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِھِنَّ اَوْ نِسَآئِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْھَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. ﴾ (النور: ۳۱)

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

(اے نبی ﷺ) (مومن مردوں سے فرمادیجیے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے پاکیزہ تر ہے یقیناً اللہ ان کے عملوں سے خوب واقف ہے اور (اے نبی ﷺ) مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں پست رکھا کریں اور اپنی زینت (سنگار) کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو خود بخود عموماً ظاہر ہو جائے اور انہیں چاہئے کہ اپنے گریبانوں (سینوں) پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہر، باپ، خسر، بیٹے، سوتیلے بیٹے، یا بھائی، بھتیجے، بھانجے، اپنی عورتوں اور اپنے لونڈی، غلام کے لیے وہ مرد جو عورتوں کے کام کے نہیں رہے۔ یا نابالغ لڑکے جو ابھی عورتوں کے پردے کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے ہیں (اور ان عورتوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ) وہ چلتے وقت اپنے پاؤں کو زمین پر اس طرح نہ مارتی چلیں جس سے پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اور اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایمان والو تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے غض بصر' پاک دامنی اور تزکیہ نفوس کا حکم فرمایا اور جس طرح مردوں کو نیچی نظر رکھنے کا حکم دیا اسی طرح عورتوں کو بھی غض بصر کا حکم دیا اس میں دونوں برابر ہیں کیونکہ دونوں کی غض بصر کا مقصد حفاظت و تزکیہ ہے اب آپ ہر ایک کی تفصیل قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھیے۔

غض بصر

تمام مردوں اور عورتوں کو جو سب سے پہلے حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ غض بصر کرو جس کے معنی یہ ہیں کہ تم دونوں اپنی نظریں نیچی رکھو' یعنی تم اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچاؤ جس کو حدیث شریف میں آنکھوں کا زنا کہا گیا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذَالِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَ زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَ النَّفْسُ تَتَمَنّٰى وَ تَشْتَهِيْ وَ الْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ وَ يُكَذِّبُهٗ.)) [1]

''اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے پر زنا کا حصہ لکھ دیا ہے (یعنی مقرر کر دیا ہے کہ فلاں فلاں کام بھی زنا میں شامل ہیں) وہ اس سے ضرور ہو جاتا ہے چنانچہ دیکھنا آنکھ کا زنا ہے اور زبان کا زنا بات چیت ہے اور دل کا زنا آرزو اور خواہش ہے اور شرم گاہ ان سب کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔''

حدیث شریف کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اجنبی عورتوں کے حسن کی دید سے لطف اندوز ہونا مردوں کے لیے اور اجنبی مردوں کو مطمح نظر بنانا عورتوں کے حق میں زہر قاتل ہے موجب فتنہ ہے زنا وفتنہ کی ابتدا اسی سے ہوتی ہے اور یہی اس کے لیے پیش خیمہ ہے۔

نظر کے فتنے کا کوئی ذی عقل شخص انکار نہیں کر سکتا اسی کے فتنے کے سد باب کے لیے شریعت مطہرہ نے غض بصر کا حکم دیا کہ تم اس حصے کو مت دیکھو جس کے دیکھنے سے زنا جیسے جرم عظیم کے مرتکب بنو۔ شریعت نے مرد وعورت کے لیے علیحدہ علیحدہ حدیں مقرر کر دی ہیں کہ اس جگہ سے اس جگہ تک جسم کا ڈھانکنا ضروری ہے جسے ستر کہا جاتا ہے۔ مردوں کے لیے ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ستر قرار دیا ہے اور یہ حکم دیا گیا کہ اس حصے کو سوائے اپنی بیوی کے اور کسی کے سامنے نہ کھولیں اور نہ کسی دوسرے شخص کے اس حصے پر نظر ڈالیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

---

[1] بخاری' کتاب الاستیئذان' باب زنا الجوارح دون الفرج

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ.)) ❶

''اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔سوائے اپنی بیوی اور باندی کے۔''

اور عورتیں تو عورتیں ہی ہیں یعنی وہ سراپا پردہ ہی پردہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''المراۃ عورۃ'' (ترمذی) عورت کا تمام بدن چھپانے کے قابل ہے کہ وہ سوائے چہرہ کے اور ہاتھ پیر کے تمام جسم کو لوگوں سے چھپائیں۔اس حکم میں باپ' بھائی وغیرہ سب برابر ہیں سوائے خاوند کے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو درست نہیں ہے کہ اس کے جسم میں سے کوئی حصہ دیکھا جائے بجز اسکے اور اس کے یہ فرما کر آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ (ابوداؤد۔حسن لغیرہ الاذکرسبب الورود)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا.)) ❷

''دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں جن کو ابھی میں نے دیکھا نہیں ایک وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ظلماً ماریں گے یعنی حاکم وغیرہ ظالم ہوں گے (چنانچہ اس زمانے میں وہ لوگ موجود ہیں) اور دوسرے وہ عورتیں جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہوں گی اور حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور فریفتہ کرنے والی ہوں گی اور ان کی طرف رغبت کریں گی اور ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ہوں گے یعنی ایک جانب جھکے ہوئے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے۔حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے پائی جائے گی۔''

یعنی وہ ایسے باریک کپڑے پہنے ہوں گی جس سے ان کا بدن جھلکے گا گویا وہ ظاہر میں ملبوس ہیں مگر حقیقت میں عاری اور ننگی ہوں گی چنانچہ اس زمانے میں اسی قسم کی عورتیں موجود ہیں جو چہرہ کے علاوہ بھی کچھ بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں دوپٹہ کو پیٹھ پر ڈال کر سینہ گردن' بازو اور پاؤں کھلے رکھتی ہیں اور ان اعضا کو

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٣' ٤ بخاری تعلیقًا' کتاب الغسل' باب من اغتسل عریانا وحدهٗ فی الخلوة

❷ مسلم' کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها' باب جهنم اعاذنا الله منا ٢/ ٣٨٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کھول کر لوگوں کو فریفتہ کرتی ہیں۔ علامہ نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں اسی حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

((تَسْتُرُ بَعْضَ بَدَنِهَا وَ تَكْشِفُ بَعْضَهَا اِظْهَارًا لِجَمَالِهَا وَاَمَّا مَا ئِلَاتٌ يَعْنِي يَمْشِينَ مَشْيَةَ الْبَغَايَا وَيَمْشِينَ مُتَبَخْتِرَةً.))

''کہ بدن کے کچھ حصہ کو پوشیدہ کریں گی اور کچھ کو ظاہر کریں گی اور بدکار عورتوں کی طرح ناز و انداز سے چلیں گی جس سے لوگوں کو فریفتہ کریں گی۔''

مطلب یہ ہے کہ کسی زمانے میں عورتیں عام طور سے بے پردہ ہو کر پھیریں گی۔ حیا شرم ان سے معدوم ہو جائے گی۔ جیسے بازاری عورتیں' بے حیا ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ زَانِيَةٌ.)) ❶

''جو عورت خوشبو لگا کر زینت کر کے مردوں کے پاس سے گزرے گی وہ زانیہ ہے۔''

ان حدیثوں سے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ مردوں اور عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے اپنے ستر کو پوشیدہ رکھیں اور ایک دوسرے کے ستر کو نہ دیکھیں۔ مردوں کے لیے ناف اور گھٹنے تک کا حصہ ستر ہے اس حصے کو ظاہر کرنا اور کھلا رکھنا اور اس کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَةُ اِلَى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ.)) ❷

''کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف نظر نہ کرے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف دیکھے۔''

ان حدیثوں سے نگاہ نیچی رکھنے کی بہت اہمیت ثابت ہوتی ہے کیونکہ نگاہ نیچی نہ رکھنے کی صورت میں ایک عظیم الشان فتنہ کا دروازہ کھل جاتا ہے اسلام کا مقصد اس سے صرف یہی ہے کہ تم نظر بازی کے فتنہ سے بچ جاؤ۔ کیونکہ ابتداء میں آنکھیں بڑی معصوم نگاہوں سے دیکھتی ہیں نفس شیطان ان کی تائید و تقویت میں بڑے بڑے پُرفریب دلائل پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ ذوق جمال ہے جو فطرت نے تم میں ودیعت کیا ہے جمال فطرت کے دوسرے مظاہر و تجلیات کو جب تم دیکھتے اور ان سے بہت ہی پاک لطف اٹھاتے ہو تو جمال انسانی کو دیکھو اور ویسا ہی روحانی لطف اٹھاؤ مگر اندر ہی اندر شیطان لطف اندوزی کی مے کو بڑھاتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہی ''ذوق'' جمال ترقی کر کے شوق وصال بن جاتا ہے کون ہے جو اس حقیقت سے انکار کی

---

❶ مسند احمد: ٤/ ٤٠٠' ٤١٤' ٤١٨

❷ مسلم' كتاب الحيض' باب تحريم النظر الى العورات ١/ ١٥٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جرأت رکھتا ہو کہ دنیا میں جس قدر بدکاری اب تک ہوئی ہے اور فی الحال ہو رہی ہے اس کا پہلا اور سب سے بڑا محرک یہی آنکھوں کا فتنہ ہے کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اپنی صنف مقابل کے حسین اور جوان فرد کو دیکھ کر اس میں وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو خوب صورت پھولوں کو دیکھ کر ہوتی ہے اگر دونوں قسم کی کیفیات میں فرق ہے اور ایک کے برخلاف دوسری کیفیت کم و بیش شہوانی کیفیت ہے تو پھر کیسے کہہ سکتے ہو کہ ایک ذوق جمال کے لیے بھی وہی آزادی ہونی چاہیے جو دوسرے ذوق جمال کے لیے ہے۔ شارع علیہ السلام تمہارے ذوق جمال کو مٹانا نہیں چاہتے وہ کہتے ہیں تم اپنی پسند کے مطابق اپنے جوڑے کا انتخاب کر لو اور جمال کا جتنا ذوق تم میں ہے اس کا مرکز صرف اسی ایک کو بناؤ پھر جتنا چاہو اس سے لطف اٹھاؤ اس مرکز سے ہٹ کر تم دیدہ بازی کرو گے تو فواحش میں مبتلا ہو جاؤ گے اگر ضبط نفس یا دوسرے موانع کی بنا پر آوارگی عمل میں مبتلا نہ بھی ہوئے تو آوارگی کے خیال سے کبھی نہ بچ سکو گے۔ تمہاری بہت سی قوت آنکھوں کے راستے ضائع ہو گی بہت سے ناکردہ گناہوں کی حسرت تمہارے دل کو ناپاک کر دے گی۔ بار بار فریب محبت میں مبتلا ہو گے اور بہت سی راتیں بیداری کے خواب دیکھنے میں جاگ جاگ کر ضائع کرو گے تمہاری بہت سی قوت حیات دل کی دھڑکن اور خون کے ہیجان میں ضائع ہو جائے گی یہ نقصان کیا کچھ کم ہے اور یہ سب اپنے مرکز دید سے ہٹ کر دیکھنے ہی کا نتیجہ ہے لہٰذا اپنی آنکھوں کو قابو میں رکھو بغیر حاجت کے دیکھنا اور ایسا دیکھنا جو فتنے کا سبب بن سکتا ہو قابل حذر ہے۔ (پردہ ۲۱۸)

غض بصر اور پردہ کی حکمت

اسلام ایک ڈاکٹر اور طبیب کی طرح ہے صرف فرق اتنا ہے کہ اسلام روحانی اور جسمانی دونوں' بیماریوں کا معالج ہے اور اطباء محض جسمانی بیماریوں کے معالج ہیں جس طرح مریض کو حکیم یا ڈاکٹر سے ادویہ کی حقیقت و ماہیت وغیرہ کے دریافت کرنے کا حق نہیں اسی طرح انسان اپنے مذہب سے پوچھنے کا ہرگز حق نہیں رکھتا کہ اس حکم کی کیا علت ہے کیا حکمت ہے اس کو صرف اٰمنا و صدقنا کہہ دینا ہی کافی ہے۔ مگر اسلام نے ہر حکم کے لیے علت ضرور مقرر کر دی۔ کبھی وہ ظاہر ہوتی ہے کبھی پوشیدہ ہوتی ہے پردہ میں بھی حکمت ہے دنیا کے دستور کے مطابق ہر شخص کے لیے الگ الگ حدیں مقرر ہیں کہ بلا اجازت کے دوسری حد میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ شریعت مطہرہ میں بھی مرد و عورت کے لیے علیحدہ علیحدہ حدیں مقرر ہیں کہ بلا اجازت کے دوسرے کی حد میں داخل نہیں ہو سکتا' مردوں کے لیے فرمایا:

﴿ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(النور: ۲۷)

(اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔)

اسی طرح عورتوں کو فرمایا

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ الآيه. ﴾ (الاحزاب: ۳۳)

(اے عورتو! اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔)

﴿ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيبِهِنَّ ﴾ (الاحزاب: ۵۹)

(وہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھیں۔)

اور ﴿ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا. ﴾ (البقرة: ۲۲۹)

(یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔)

پس قرآن مجید نے ثابت کر دیا کہ اس پردہ میں یہ حکمت مضمر ہے کہ اگر تم اپنی حدود سے کسی کی حدود میں جاؤ اور تمہارے پاس پردہ کی سند نہ ہو تو تم ایک دوسرے کی نظر میں خطرناک سمجھے جاؤ گے اور اگر کسی کی حد میں جانا ضروری ہے تو اجازت کیوں نہیں لی جاتی پردہ کی حکمت تو یہ ہے کہ کسب حرام و بدکاری و بے حیائی زیادہ نہ بڑھے اور شرم و حیا اور خودداری دور نہ ہو اور عصمت و عفت باقی رہے اس لیے دونوں کو پردہ کا حکم دیا مردوں کو فرمایا۔

﴿ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ. ﴾ (النور: ۳۰)

عورتوں کو فرمایا:

﴿ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ﴾ (النور: ۳۱)

اس میں مرد و عورت دونوں کو نگاہ نیچی کرنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا حکم دیا یہاں تک تو سب کا اتفاق ہے۔ اعتراض صرف اس بات پر ہے کہ عورتوں کو پردہ کے ساتھ کیوں مخصوص کیا گیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾ (نساء: ۳۴)

(مرد عورت کا قوی نگہبان اور ذمہ داری ہے۔)

عورتیں مردوں سے طاقت و قوت اور عقل و فہم میں کمزور ہیں اور پردہ کا مقصد عفت و عصمت کا بچانا ہے تو ضروری ہوا کہ اپنی عفت اور عصمت بچانے کے لیے اس کو حکم دیا جائے جو ہر طرح کمزور ہے کیونکہ بچنے بچانے کے [illegible] ضرورت [illegible] ہے جو کمزور ہو اس لیے عورت کو بہ نسبت مرد کے بہت زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کمزور اور ہر طرح کمزوریوں کی تصویر ہے اپنی عفت وحفاظت کے لیے ایک مضبوط آہنی دیوار' پردہ کا حکم دے دیا جس کی وجہ سے وہ اپنی عصمت کا بہترین بچاؤ کر سکے بخلاف اس کے جو خود قوی اور طاقتور ہے اس کو پردہ یعنی بچاؤ کے سامان کی کیا ضرورت ہے' چنانچہ عورت جس طرح زیادہ کمزور ہے اسی طرح اس کو بہت شدت کے ساتھ پردے کا حکم دیا گیا ہے اور مرد عورت سے زیادہ قوی ہے اس کو بھی کچھ بچاؤ یعنی غض بصر کا حکم دیا ﴿يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.﴾ کیونکہ پردہ کا مقصود صرف عصمت اور حفاظت ہے اور یہ دونوں کے لیے ہے تو بحیثیت قوت وضعف دونوں کو الگ الگ حکم دیا گیا۔ اگر کوئی کہے کہ عورت مرد سے کمزور نہیں تو غالباً یہ جواب کافی ہوگا کہ مرد عورت کے ساتھ جبر کر سکتا ہے بلکہ کرتا ہے اور عورت مرد کے ساتھ جبر نہیں کر سکتی اس کی ہزاروں مثالیں ہیں جو روزانہ مشاہدے میں آتی رہتی ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ عورت فطرتاً بے لوث' سادہ لوح' نازک اندام اور ضعیف وکمزور ہے اگر حسین بھی ہو اور عمدہ لباس میں ملبوس بھی ہو تو کونسی نگاہ ہے جو اس شعلہ ملتہب پر پڑے اور پگھل کر نہ رہ جائے وہ باہر نکلیں گی تو ان پر نگاہیں بھی پڑیں گی اور سب ہی کی پڑیں گی کوئی دعوے کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ سب مرد اور عورتیں نیک ہی ہیں ایک کا قدم لغزش کرے گا تو پھر ایک مرتبہ کی لغزش اسے خرابی کا خوگر بنادے گی اس کا زہر ہزاروں کو خراب کرے گا پھر حسن کی تعریف سن کر کس کی طبیعت خوش نہیں ہوتی دلوں میں ایک دوسرے کے لیے مقناطیسی کشش موجود ہے خود غور کیجیے کہ ایک نوجوان مرد اور نوجوان عورت تنہائی میں ملیں جلیں تو کمزور ہی نہیں بلکہ قوی طبائع بھی متزلزل ہو جاتی ہیں اور یہ خلا ملا بدکاری کی صورت میں ظاہر نہ ہو تو عشق کی صورت ضرور اختیار کرے گا۔

علاوہ ازیں نوع انسان عورت مرد پر مشتمل ہے اسی طرح معاشرتی فرائض کے بھی دو حصے ہیں ایک بیرونی اور ایک اندرونی مردوں کا کام ہے کہ وہ باہر نکلیں' محنت کریں' کھیت جوتیں' کارخانے قائم کریں اور روپیہ پیدا کریں عورتوں کا فرض ہے کہ وہ گھر میں رہ کر خانہ داری کے انتظامات کریں' بچوں کی نگہداشت و تربیت میں مصروف رہیں اور اپنے تھکے ماندے شوہر اور اپنے بچوں کے لیے گھر کو بہشت بنائیں قادر ازل نے دونوں کا علیحدہ علیحدہ کام مقرر کر دیا ہے۔ ﴿لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ.﴾ (یونس: ٦٤) اب اگر عورتیں بھی بے پردہ ہو کر باہر نکلیں گی تو ان کے پاک اور منور چہروں پر ہزاروں اجنبی نگاہیں پڑیں گی گھر کو دوسرے کے حوالے کرنا پڑے گا اور جب وہ باہر سے آئیں گی تو دونوں تھکے ماندے ہوں گے اور دونوں چور' کون کس کی دلداری کرے! خود غور کیجیے! کہ شوہر دن بھر کا تھکا ماندہ گھر میں آئے اور اس کی رفیقہ حیات کھلے دل سے اس کے استقبال کو بڑھے اس کے غسل اور چائے کا فوری اہتمام کرے یہ چیز بہتر ہے یا یہ کہ شوہر گھر میں اور بیوی باہر پھر بڑی بات یہ ہے کہ ناموس مرد کی امانت' عورت اس کی امانت دار ہے اور نان ونفقہ مہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وغیرہ اس کی امانت کا معاوضہ ہے پس عورت کا فرض ہے کہ مرد کی امانت کی پوری حفاظت کرے اور وہ بے پردگی میں ممکن نہیں مال کی حفاظت کے لیے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ زمین میں گڑھا کھود کے گاڑا جاتا ہے اس کمرے میں دوہرے اور مضبوط تالے لگائے جاتے ہیں اور چوکی پہرہ الگ' آبرو' عزت' مال سے کہیں زیادہ عزیز ہے۔ اس پر غیرت مند جانیں قربان کر دیتے ہیں ایک پردہ سے اگر پوری حفاظت ہو سکے تو یہ کیوں نہ کیا جائے۔

عزت' حیات بعد الموت ہے اور بے عزتی موت قبل الموت ہے۔ پھر حیات جاوداں کو محض پردہ ترک کرنے سے چھوڑ کر کیوں' سیاہ روز زیر زمین ہو جائے' رہزن عزت کی روک تھام کے لیے سد پردہ سے مضبوط کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ ﴿ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ﴾ (الملك: ٤)

غض بصر والی آیت کی تشریح

(نیچی نگاہ کرنے کا بیان) پہلے جملہ میں نیچی نگاہ کرنے کا حکم دیا تو دوسرے جملے میں اس کی حکمت شرمگاہ کی حفاظت بتائی۔ یہ حکم مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں ہے اور تیسرے جملہ ﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ میں فرمایا کہ وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔

زینت کی دو قسمیں ہیں' ایک فطری یعنی پیدائشی جیسے چہرہ وغیرہ کیونکہ یہی اصل زینت ہے اس میں مقناطیسی جاذبیت مضمر ہے دوسری تصنعی یعنی بناوٹی زینت جیسے اچھے اچھے کپڑے پہننا' سرمہ مہندی لگانا اور زلفوں کو سنوارنا ان دونوں میں سے اس جگہ پہلی زینت مراد ہے تو ﴿ لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ کے یہ معنی ہوں گے وہ عورتیں اپنی زینتوں (چہروں) کو ظاہر نہ کریں یعنی ان مخصوص لوگوں کے علاوہ جن کا استثنا اسی آیت میں بیان کر دیا گیا ہے دیگر اجنبی مردوں کے سامنے اپنے چہرے ظاہر نہ کریں۔

چہرے کا حکم

یہی مطلب سورہ احزاب والی آیت سے سمجھا جاتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ .﴾ (الاحزاب: ٥٩)

(اے ہمارے نبی! آپ اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور تمام مسلمان عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنے چہروں پر اپنی چادروں کے گھونگھٹ کر لیا کریں جن سے وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جائے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت محمد بن سیرین وعبیدہ بن سفیان سے دریافت کیا گیا کہ اس حکم پر عمل کرنے کا کیا طریقہ ہے تو انہوں نے خود چادر اوڑھ کر بتایا اور اپنی پیشانی اور ناک اور ایک آنکھ چھپالی صرف ایک آنکھ کھلی رکھی۔

اگر چہرہ کھلا رہے تو پردہ کس چیز کا نام ہے۔ علاوہ چہرے کے پردہ دنیا کی ہر ایک قوم کرتی ہے پھر اسلام نے پردہ میں کیا جدت کی ''فَلَا يُؤْذَيْنَ'' سے وہی ایذ امراد ہے جو ایک غیرت مند انسان کی بیوی' بہن' ماں' بیٹی کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھے جانے سے اس کو ایذاء و تکلیف پہنچتی ہے اور اگر کسی کو ان باتوں سے غیرت نہیں آتی تو ایسے شخص کو رسول اللہ ﷺ نے دیوث فرمایا ہے دراصل حیا و غیرت ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسانیت و حیوانیت کے درمیان فرق کرنیوالی ہے اس زمانے میں حامیان بے حجابی کے دلوں سے ایمانی غیرت نکل چکی ہے وہ اپنی رفیقہ حیات کو شمع انجمن' بنانے کے لیے خوب مزین و معطر کرا کے مختلف غازوں سے چہرے اور بانہوں کی رونق دو بالا کر کے' ہونٹوں کو لپ اسٹک سے مزین فرما کر کمان وابرو کو درست کرا کر آنکھوں کو تیر اندازی کے لیے چست کرا کے' سیاہ زلفوں کی زیبائش سے مسلح کر کے نہایت شان وشوکت سے تشریف لا کر براجمان ہوتے ہیں اور ہزاروں معصوم دلوں کو مجروح کرتے ہیں ان کے دلوں پر پردہ پڑ گیا ہے اسی لیے اپنی اس رفیقہ حیات کو بے پردہ لیے پھرتے ہیں علامہ اکبر الہ آبادی نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں ۔۔۔ اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا ۔۔۔ کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.)) ❶

''جو شخص میرے لیے اپنی زبان اور شرمگاہ کا ضامن ہو جائے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں گا۔''

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ کی تشریح

غض بصر والی آیت میں ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ موجود ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ زینت کی دو قسمیں ہیں ایک فطری جیسے چہرہ وغیرہ دوسری تصنعی جیسے زیور' سرمہ مہندی' بالوں کی آرائش' جن عورتوں کو زینت وزیبائش کا زیادہ شوق ہوتا ہے وہ اپنے حسن وزینت کے ظاہر کرنے کو بہت پسند کرتی ہیں تاکہ مردوں سے خراج تحسین حاصل کریں' حالانکہ خود بھی فطری حیثیت سے

---

❶ بخاری' کتاب الرقاق' باب حفظ اللسان (٦٤٧٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مقناطیسی جاذبیت رکھتی ہیں جب یہ خوب بن ٹھن کر اچھے لباس میں ملبوس ہو کر بے پردہ (چہرہ کھول کر) باہر نکلیں گی تو بے شمار ظاہر و پوشیدہ طبعی اور غیر طبعی نقصانات نمایاں ہوں گے جن کا انکار کوئی سمجھدار شخص کر ہی نہیں سکتا' ان ہی نقصانات اور فتنوں کے روکنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ فرمایا۔ وہ اپنی زینت کو ظاہر ہی نہ کریں جس سے فتنہ پیدا ہو اور اس کا اہتمام تو یہاں تک کیا گیا کہ سر اور سینہ کے چھپانے کے لیے دوپٹہ اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد ہے:

﴿وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ (النور: ٣١)

(اپنے گریبانوں پر اپنے دوپٹوں کو ڈال لیا کریں۔)

اس کے بعد فرمایا:

﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ﴾ (النور: ٣١)

(اپنے پاؤں کو زمین پر زور سے نہ رکھیں جس سے چھپی ہوئی زینت ظاہر ہو جائے۔)

اس سے بھی وہی فتنہ پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے جو سر اور گردن سے ہے اب غور کیجئے کہ جب فتنہ صوت زیور سے منع کیا گیا جو نہایت کمزور و ضعیف ہے تو فتنہ صورت (چہرہ) سے کیوں نہ منع کیا جائے جو فتنہ زیور سے ہزار گنا بڑھا ہوا ہے غور اور فکر سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ حجاب اور غض بصر کے حکم سے اسی فتنہ کر روکنا مقصود ہے اس لیے تمام فتنوں کے دروازوں کو بند کرنے کا حکم صادر کیا ہے نظر کے فتنہ کو غض بصر سے بند کیا۔ آواز کے فتنہ کو وَلَا يَضْرِبْنَ الخ اور يَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ سے روکا اور خوشبو کے فتنے کو نہایت تشدد سے بند کیا۔ عورتوں کو اس کی اجازت نہیں کہ خوشبو میں بسے ہوئے کپڑے پہن کر راستوں سے گزریں یا محفلوں میں شریک ہوں کیونکہ حسن کی پوشیدگی سے کیا فائدہ جب ان کی عطریات فضا میں پھیل کر طبعی جذبات کو متحرک کر رہی ہوں اسی لیے مقنن اعظم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَرْاَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً.)) ❶

''جو عورت خوشبو لگا کے مردوں کی مجلس سے گزرے وہ زانیہ ہے۔''

شریک جماعت ہو کر نماز ادا کرنا افضل ترین عبادت ہے مگر اس موقعہ پر بھی حکم دیا کہ

((اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا.)) ❷

❶ ترمذی' کتاب الادب' باب ماجاء فی کراهية خروج المرأة متعطرة ٤/ ١٧

❷ مسلم' کتاب الصلوة' باب خروج النساء الی المساجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جب تم مسجد میں آ ؤ تو خوشبو لگا کر مت آ ؤ۔''

عریانی کے فتنہ سے بھی اسلام نے منع کیا ہے ستر پوشی کے معاملہ میں اسلام نے انسانی شرم وحیا کی جس قدر صحیح اور اکمل تعلیم دی ہے اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب یا سوسائٹی میں نہیں ہے آج دنیا کی مہذب ترین قوموں کا یہ حال ہے کہ ان کے مردوں اور ان کی عورتوں کو اپنے جسم کا کوئی حصہ کھول دینے میں کوئی حجاب محسوس نہیں ہوتا ان کے لباس صرف زینت کے لیے ہیں ستر پوشی کے لیے نہیں ہیں۔ مگر اسلام کی نگاہ میں زینت سے زیادہ ستر پوشی کی اہمیت ہے اس لیے دونوں کو جسم کے ان حصوں کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے جن میں ایک دوسرے کے لیے صنفی کشش پائی جاتی ہے۔ عریانی اور برہنگی ایک ایسی ناشائستگی ہے جس کو اسلامی حیا کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتی۔

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر

قرآن مجید میں جس جگہ غیروں کے سامنے زینت کے ظاہر کرنے سے منع کیا گیا ہے وہاں ایک استثنا بھی موجود ہے ﴿ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا ﴾ یعنی وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود بخود کھل جائے اور ظاہر ہو جائے یا مجبوراً اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مفسرین کرام کا اس میں قدرے اختلاف ہے مگر سب کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

تفسیر ابن جریر و ابن کثیر اور غرائب القرآن کی عبارتوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک زینت ظاہر سے مراد وہ کپڑے مراد ہیں جن میں زینت باطنہ کو چھپایا جاتا ہے جیسے برقعہ، چادر حضرت ابن عباس، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس سے مراد چہرہ اور ہاتھ ہیں اور وہ سب اسباب زینت بھی اسی استثناء میں داخل ہیں جو چہرے اور ہاتھوں میں عادۃً شامل ہیں جیسے مہندی، انگوٹھی اور سرمہ وغیرہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چہرہ چھپانے کی طرف مائل ہیں ان کے نزدیک ظاہرہ سے مراد ہاتھ، چوڑیاں، کنگن اور انگوٹھیاں ہیں مسعر بن مخرمہ اور قتادہ ہاتھوں کو ان کی زینت سمیت کھولنے کی اجازت دیتے ہیں مگر چہرے کے بارے میں ان کے قول سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورے چہرے کے بجائے وہ صرف آنکھیں کھولنے کو جائز رکھتے ہیں۔

ان تمام حضرات نے ﴿ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا ﴾ سے یہی سمجھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عورتوں کو ایسی زینت کے ظاہر کرنے کی اجازت دیتا ہے جو خود بخود ظاہر ہو نمائش کرنا اور ان کو مطمحِ انظار بنانا کسی کا بھی مقصود نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

علامہ شوکانی نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۱۶ میں فرماتے ہیں:

((وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْمَرْاَةَ تُبْدِیْ مَوَاضِعَ الزِّیْنَةِ مَا تَدْعُوْ الْحَاجَةُ اِلَیْهِ عِنْدَ مُزَاوَلَةِ الْاَشْیَآءِ وَالْبَیْعِ وَالشِّرَآءِ وَالشَّهَادَةِ فَیَکُوْنُ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًی مِّنْ عُمُوْمِ النَّهْیِ عَنْ اِبْدَآءِ مَوَاضِعِ الزِّیْنَةِ.))

”خلاصہ یہ ہے کہ عورت زینت کی ان جگہوں کو ظاہر کرسکتی ہے جس کے ظاہر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے چیزوں کو لینے دینے اور بیچنے خریدنے اور شہادت کے وقت لہٰذا یہ عموم نہی سے خارج ہے۔“

یعنی سخت ضرورت اور مجبوری کی حالت میں عورت اپنا چہرہ وغیرہ ظاہر کرسکتی ہے۔ بلاضرورت ہرگز جائز نہیں ہے۔

ان تمام روایات وشواہد سے یہی معلوم ہوتا ہے نکاح، شہادت، علاج، ونماز ودیگر ضروریات واضطراری حالت میں زینت (چہرہ) کو ظاہر کرنا جائز ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْهُ اِلٰی نِکَاحِهَا فَلْیَفْعَلْ.)) ❶

”جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر ممکن ہو تو وہ چیز دیکھ لے جس کی بنا پر اس سے نکاح کی طرف میلان ہوا ہے۔“

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتے تھے نبی ﷺ سے اس کے متعلق مشورہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا.)) ❷

”تم ایک نظر دیکھ لو۔ کیونکہ یہ دونوں کے درمیان محبت واتفاق پیدا کرنے کے لئے مناسب ہوگا۔“

خود آنحضرت ﷺ نے ایسے موقعوں پر دیکھا ہے جیسا کہ بخاری کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک عورت نے حاضر ہوکر نکاح کی درخواست کی۔

((فَصَعِدَ النَّظَرَ اِلَیْهَا.)) ❸

---

❶ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الرجل ینظر الی المرأة و هو یرید تزویجها ۲/ ۱۹۰

❷ ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النظر الی المخطوبة ۲/ ۱۶۹

❸ صحیح بخاری، کتاب النکاح باب النظر الی المرأة قبل التزویج و صحیح مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”تو آپ نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا۔“

بہر حال ایسے ضروری کاموں میں شارع علیہ السلام کی طرف سے دیکھنے کی اجازت ہے کیونکہ اسلامی قانون کوئی غیر معتدل اور یک رخا قانون نہیں ہے وہ ایک طرف اخلاقی مصلحتوں کا لحاظ کرتا ہے تو دوسری طرف انسانی ضرورتوں کا بھی خیال کرتا ہے اور ان دونوں کے درمیان اس نے غایت درجہ کا تناسب و توازن قائم کیا ہے وہ اخلاقی فتنوں کا سد باب بھی کرنا چاہتا ہے اور اس کے ساتھ ایسی پابندیاں بھی عائد نہیں کرنا چاہتا جن کی وجہ سے انسان اپنی ضروریات کو پورا نہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے عورت کے لیے چہرے اور ہاتھ کے معاملہ میں ویسے قطعی احکام نہیں دیئے جیسے ستر پوشی اور زینت کے چھپانے کے بارے میں دیئے ہیں کیونکہ ستر پوشی اور زینت چھپانے سے ضروریات زندگی کو پورا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا مگر چہرے اور ہاتھوں کو ہمیشہ چھپائے رہنے سے عورتوں کو اپنی ضرورتوں میں سخت دشواری پیش آ سکتی ہے پس ان کے لیے عام قاعدہ یہ مقرر کر دیا ہے کہ چہرے پر نقاب یا گھونگھٹ ڈالے رہیں اور ﴿ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ کے استثناء سے یہ آسانی کر دی گئی ہے کہ اگر چہرے کے کھولنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کو ظاہر کر سکتی ہے بشرطیکہ نمائش حسن مقصود نہ ہو بلکہ رفع ضرورت مدنظر ہو پھر دوسری جانب سے فتنہ انگیزی کے جو خطرات تھے ان کا سد باب اس طرح کیا گیا کہ مردوں کو نیچی نگاہ کرنے کا حکم دے دیا گیا تا کہ اگر کوئی عفت مآب عورت اپنی حاجت کے لیے چہرے کو کھولے تو وہ فوراً اپنی نظریں نیچی کر لیں۔ اور بیہودگی کے ساتھ اس کو گھورنے سے باز رہیں اور ایسے موقع پر نگاہ نیچی کرنے سے اللہ تعالیٰ ایمانی حلاوت (مٹھاس) بڑھاتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا ایک واقعہ سناؤں جس کو مشہور متعصب عیسائی مورخ مسٹر گبن نے بیان کیا ہے۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب بیت المقدس فتح ہوتو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی وہاں آنے کی دعوت دی گئی جب آپ بیت المقدس پہنچے اور شہر میں داخل ہونے لگے تو عیسائیوں اور یہودیوں کی نوجوان اور حسین لڑکیاں اپنی فتنہ سامانیوں کے ساتھ مسلمانوں کا فاتحانہ داخلہ دیکھنے کے لیے اپنے بالا خانوں پر چڑھ آئیں مسلم سپاہیوں نے (جن کو پے درپے جنگ میں شرکت کی وجہ سے اہل وعیال سے ملنے کا موقع مدت سے نہیں ملا تھا) جب حسن سر بام دیکھا تو ان کے جذبات میں بھی (جو پہلے ہی فاتحانہ داخلہ کے سرور سے مست تھے) ایک ہیجان پیدا ہو گیا سپہ سالار اعظم یہ منظر دیکھ کر گھبرا اٹھا، دربار خلافت میں حاضر ہو کر عرض کی، حضور سخت امتحان کا وقت ہے ایک طرف سپاہیوں کا اضطراب دوسری طرف حسن کی بے حجابانہ شوخیاں، کیونکہ ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے فرمایا:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ﴾ (النور: ۳۰)

(مسلمانوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اپنے جذبات پر کنٹرول کرتے ہوئے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔)

خلیفۃ المسلمین کی زبان سے قرآن پاک کا یہ حکم سنتے ہی مسلم سپاہیوں کے جذبات عشق ٹھنڈے پڑ گئے اور ان کی نگاہیں اس طرح پست ہو گئیں کہ جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو سر نیچا کیے ہوئے اس طرح جا رہے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں۔ (محدث)

اظہار زینت کے حدود

غض بصر والی آیت میں اظہار زینت سے منع کیا گیا ہے مگر دو جگہ عورت کو اس کی رخصت بھی دے دی گئی ہے کہ وہ اپنی زینت ظاہر کر سکتی ہے۔

۱۔ضرورت ومجبوری کے وقت جس کو ﴿ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ سے بیان کیا گیا ہے اس زینت سے چہرہ اور دونوں ہاتھ مراد ہیں جس کی تشریح اوپر گزر چکی ہے کیونکہ چہرے اور ہاتھ کے سوا عورت کا پورا جسم ستر ہے۔

۲۔ وہ اپنی زینت (چہرہ اور ہاتھ) کو اپنے ان رشتہ داروں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے جن کو ﴿ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ ﴾ الخ میں بیان کیا گیا یعنی عورت اپنی زینت کو خاوند باپ خسر، سوتیلے بیٹے، حقیقی بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے۔

۳۔اور اپنی عورتوں یعنی ہم جنس مسلمان عورتوں سے پردہ نہیں کافرہ مشرکہ عورت پردہ کے حکم میں اجنبی مردوں کے مثل ہے کیونکہ وہ بھی فتنہ کا سبب بن سکتی ہے اسی بنا پر جب شام کے علاقہ میں مسلمان گئے اور ان کی عورتیں وہاں کی عیسائی اور یہودی عورتوں کے ساتھ بے تکلفانہ ملنے لگیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیر شام حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ۔

((اَنْ يَّمْنَعَ نِسَآءَ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ مَعَ الْمُؤْمِنَاتِ.)) (تفسیر کبیر)

''اہل کتاب (عیسائی اور یہودی عورتوں کو منع کر دو کہ وہ مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل نہ ہوں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صاف لفظوں میں فرماتے ہیں:

((لَيْسَ لِلْمُسْلِمَةِ اَنْ تَتَجَرَّدَ بَيْنَ نِسَآءِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا تُبْدِيْ لِلْكَافِرَةِ اِلَّا مَا تُبْدِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لِلۡاَجَانِبِ.)) (تفسیر کبیر)

''مسلمان عورت ذمی عورتوں کے سامنے برہنہ نہ ہو اور کافرہ عورتوں کے سامنے اس سے زیادہ ظاہر نہیں کرسکتی جو اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر کرسکتی ہے۔''

یہ ممانعت محض اس لیے ہے کہ مسلم خواتین ان مشرکہ کافرہ عورتوں کے تشابہ سے محفوظ رہیں اور ان کے اخلاق پر غیر اسلامی تہذیب کا سایہ نہ پڑے۔

۴۔ اور ان مردوں سے بھی پردہ ضروری نہیں جو عورتوں کی بالکل خواہش نہیں رکھتے اور ان سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں رہا۔ جیسے ایسے بوڑھے جن میں بالکل حس و حرکت نہیں اور مخنث (ہیجڑے) سے پردہ ضروری ہے اگرچہ ان میں اس کی صلاحیت نہیں بلکہ ان میں جذبات موجود ہیں جس سے وہ فتنہ پیدا کرنے کا ذریعہ وسیلہ بن سکتے ہیں اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کو گھروں میں آمد و رفت سے منع فرمایا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَ هَا مُخَنَّثٌ فَاَقْبَلَ عَلٰی اَخِیْ اُمِّ سَلِمَةَ فَقَالَ یَا عَبْدَاللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَکُمُ الطَّآئِفَ دَلَّلْتُكَ عَلٰی ابْنَةِ غَیْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا یَدْخُلَنَّ عَلَیْکُمْ هٰذَا.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے پاس ایک مخنث تھا جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سے کہہ رہا تھا اے عبداللہ اگر اللہ نے طائف کو فتح کر دیا تو تم کو غیلان کی بیٹی کا پتہ بتا دوں گا جو چار کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ کے ساتھ واپس ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آئندہ یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے۔''

۵۔ نابالغ لڑکوں سے بھی پردہ نہیں قرآن مجید کی اسی آیت میں ﴿اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ﴾ (النور: ۳۱) کا لفظ موجود ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ عورتیں اپنی زینت کو ایسے لڑکوں کے سامنے ظاہر کرسکتی ہیں جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے بالکل ناواقف ہیں۔

۶۔ اور اگر کسی کے محرم ہونے میں شک و شبہ پڑ جائے تو احتیاطاً اس سے پردہ کرانا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا۔

((اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ.)) ❷

❶ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الطائف، و کتاب النکاح، باب ما ینھی من دخول المتشبھین بالنساء علی المرأۃ ❷ بخاری، کتاب الوصایا، باب قول الموصی لوصیه (۲۷۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اس لڑکے سے پردہ کرو۔ کیونکہ آپ نے اس لڑکے کی صورت عتبہ سے ملتی جلتی دیکھی پھر اس لڑکے نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مرتے دم تک نہیں دیکھا۔''

حالانکہ وہ ایک حیثیت سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی ہوتا تھا۔ مگر احتیاطاً آپ نے اس سے پردہ کرایا۔ اس کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس سے کسی حالت میں نکاح جائز ہوسکتا ہے اس سے پردہ ضروری ہے اور جس سے کسی حالت میں نکاح جائز نہیں اس سے پردہ نہیں دیور سے پردہ ضرور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلُ عَلَى النِّسَآءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ.)) ❶

''غیر عورتوں کے پاس اکیلے میں آمدورفت مت کرو ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول دیور کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔''

۷۔ ایسی بوڑھی عورتیں بھی اس میں شامل ہیں جن میں نکاح کی اب صلاحیت نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴾ (النور: ٦٠)

(اور وہ بڑی بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں ان کو کچھ گناہ نہیں کرا تار رکھیں اپنے (بعض زائد) کپڑوں کو بشرطیکہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں اور اس سے بھی بچیں تو ان کے حق میں بہت ہی اچھا ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔)

اس آیت کریمہ کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بوڑھی عورتیں اگر اپنے گھروں میں دوپٹے وغیرہ اتار رکھیں اور تھوڑے کپڑوں میں بیٹھی رہیں تب بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ستر نہ کھلنے پائے اور اس سے بچیں اور پورا پردہ رکھیں تو اچھا ہے ان زائد کپڑوں سے وہی کپڑے مراد ہیں جو پہننے سے زائد ہوں جن سے ہاتھ منہ چھپایا جاتا ہے جیسے نقاب' برقعہ' دوپٹہ وغیرہ کیونکہ ہاتھ منہ کے علاوہ تمام بدن کا چھپانا جوان اور بوڑھی دونوں عورتوں کے لیے برابر ہے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اسی معنی کو بیان فرماتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان بوڑھی عورتوں کو اس کی اجازت نہیں دی ہے کہ وہ اپنے کپڑے اتار کر رکھیں کیونکہ اس سے تمام بدن کھل جائیگا اور وہ بالکل برہنہ ہو جائیں گی اس لیے مفسرین کرام نے یہ

❶ بخاری' کتاب النکاح' باب لا یخلون رجل بامراۃ الا ذو رحم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرمایا ہے کہ ان کپڑوں سے وہ کپڑے مراد ہیں جو ستر پوشی سے زائد ہوں جیسے چادر' دوپٹے وغیرہ۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ﴾ پڑھا ہے کہ وہ اپنی چادریں اتار دیں اور سدی کے مشائخ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے سروں سے دوپٹوں کو اتار دیں اور بعض لوگوں نے مِنْ ثِیَابِهِنَّ پڑھا ہے یعنی وہ اپنے کپڑوں کو اتار دیں اور اللہ نے ان بوڑھی عورتوں کو اس حکم کے ساتھ اس لیے خاص کیا ہے کہ اس بڑھاپے تک پہنچنے کی وجہ سے گمان شبہات سے پاک ہو چکی ہیں اور اگر اس کے خلاف ظن غالب ہو تو کوئی کپڑا اتارنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس سے بھی بچیں تو اچھا ہے کیونکہ اس وقت وہ شبہات سے بہت دور رہیں گی اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ تہمت کے موقعوں پر کپڑا اتارنا جائز نہیں جیسے جوان عورتوں کے لیے لازم ہے کہ وہ دوپٹہ اوڑھے رہیں اسی طرح ان کو بھی لازم ہوگا۔

جو عورتیں ابھی سن ایاس (حمل سے ناامیدی) کو نہیں پہنچی ہیں ان کے لیے دوپٹہ اتارنا جائز نہیں ہے بلکہ ہر وقت پہنے رہنا ضروری ہے جیسا کہ صاحب خازن فرماتے ہیں۔

((فَاَمَّا مَنْ كَانَتْ فِيْهَا بَقِيَّةُ جَمَالٍ وَ هِيَ مَحَلُّ شَهْوَةٍ فَلَا تَدْخُلُ فِيْ حُكْمِ هٰذِهِ.))

(تفسیر خازن)

''جن عورتوں میں ابھی جمال باقی ہے جو مردوں کے لیے مرغوب ہے وہ اس آیت کے حکم میں داخل نہیں ہیں۔''

جن عورتوں کے لیے دوپٹہ وغیرہ اتارنے کی اجازت ہے وہ ایسی بوڑھی عورتیں ہیں کہ ان کو دیکھ کر گھن اور نفرت ہو۔

((هُنَّ الْعَجَآئِزُ اللّٰوَاتِيْ اِذَا رَاٰهُنَّ الرِّجَالُ اسْتَقْذَرُوْهُنَّ.)) (تفسیر خازن)

''جن کو وضع ثیاب کی اجازت ہے وہ ایسی بوڑھی ہیں کہ مرد ان کو دیکھ کر نفرت کرتا ہے۔''

ان تمام عبارتوں سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ دوپٹہ وغیرہ اتارنا بوڑھی ہی کے لیے مخصوص ہے۔ جوان عورتیں اس سے خارج ہیں۔ ان کو جائز نہیں ورنہ تخصیص شرعی کا ابطال لازم آئے گا۔ جو کسی حالت میں جائز نہیں ہے۔

9۔ ضرورت کے وقت ہر مومنہ عورت اجنبی مرد سے پردہ میں ہو کر ضروری گفتگو کر سکتی ہے مگر شیریں آواز سے بات چیت نہ کریں بلکہ سخت اور تلخ لہجہ میں بات کریں تاکہ سننے والوں کو ان کی طرف سے کسی بری بات کی توقع اور خیال پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا﴾ (الاحزاب: ۳۲- ۳۳)

(اے ہمارے نبی کی بیویو! تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تمہارے دل میں خدا کا خوف ہو تو نزاکت اور نرمی سے مت بولو کہ بیماریوں والا بد باطن کوئی آرزو رکھے اور معقول بات کہو اور اپنے گھروں میں سکون سے جمی بیٹھی رہو اور پہلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی مت پھرو اور ہمیشہ نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو۔ اللہ رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! گندگی کو تم سے دور کر کے تم کو اچھی طرح پاک وصاف کر دے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو کہ ہر ایک کے سامنے ظاہر ہو کر بات چیت کرو اگر تم پرہیز گار بننا چاہتی ہو تو نرمی سے گفتگو مت کرو جس سے بد باطن شخص خدا جانے کیا طمع کرے اس لیے بے لاگ لپیٹ اور فطری انداز بدل کر بلا نزاکت کھری اور رکھاوٹ کے ساتھ بات کرو۔ جیسے ماں بیٹے سے کیا کرتی ہے چونکہ یہ روکھا پن عفت وعصمت کا محافظ ہے اس لیے یہ بد خلقی نہیں ہے اور اچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں جمی بیٹھی رہو اور پہلے زمانہ جاہلیت کی طرح اب بن سنور کر باہر مت نکلا کرو ہمیشہ نمازیں پڑھتی رہو۔ زکوٰۃ دیتی رہو۔ اللہ کے رسول کا کہنا مانتی رہو اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے گناہوں کو دور کر کے تم کو پاک وصاف کر دے۔

اس آیت میں دو لفظ قابل غور ہیں (۱) ''قَرْنَ'' ہے جس کو بعض لوگوں نے بفتح قاف پڑھا ہے اور قرار سے مشتق ہے اس صورت میں اس کے یہ معنیٰ ہوئے کہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہو یا جمی رہو۔ اور بعض نے بکسر قاف پڑھا ہے جس کا مصدر وقار ہے اس بنا پر اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اپنے گھروں میں سکون وقرار کے ساتھ رہو۔ (۲) تبرج ہے اس کے دو معنی ہیں (۱) زیب وزینت اور بناؤ سنگھار کو ظاہر کرنا (۲) ناز وانداز دکھانا' اور اترا کے چلنا' اس آیت میں دونوں معنی مراد ہیں۔ قدیم جاہلیت کی عورتیں خوب بن سنور کر باہر نکلتی تھیں جس طرح اب جدید جاہلیت میں نکل رہی ہیں قدیم جاہلیت کی عورتوں کی چال کو اگر دیکھنا ہو تو اس وقت جدید جاہلیت یافتہ عورتوں کی رفتار کو ملاحظہ فرما لیجئے تو قدیم زمانے کا نقشہ آپ کے سامنے آ جائے گا اسلام اس سے منع کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تم باہر کی ذمہ داریوں سے سبک دوش ہو' تمہاری جائے قیام تمہارا گھر ہے وقار وسکون سے اپنے گھروں میں جمی بیٹھی رہو۔ اگر کسی ضرورت سے باہر نکلنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اپنی عصمت کو محفوظ رکھ کر نکل سکتی ہو مگر اس حالت میں کہ تمہارے لباس میں کوئی شان اور بھڑک نہ ہو' جو لوگوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تمہاری طرف مائل کرے اور نہ حسن کی نمائش کرو۔ اور اگر بولنے کی ضرورت پیش آ جائے تو بولو' مگر شیریں اور رس بھری آواز سے نہیں۔ بلکہ تلخی اور روکھے پن سے اسی میں تمہاری عصمت محفوظ رہے گی۔

اس آیت میں گو ازواج مطہرات کو مخاطب کیا گیا ہے مگر یہی حکم تمام عورتوں کے لیے ہے صاحب تفسیر احمدی فرماتے ہیں گو اس آیت کا موقع نبی ﷺ کی بیویوں کے متعلق ہے لیکن یہ حکم تمام مؤمنہ عورتوں کے لیے بھی ہے اور اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ تمام عورتیں عام مردوں سے پردہ کریں اور ان کے سامنے ظاہر نہ ہوں۔

کیونکہ اس آیت میں چھ چیزوں کا ذکر ہے: (۱) سنجیدگی سے بات کرنا (۲) گھروں میں رہنا (۳) جاہلیت کے فیشن کو چھوڑنا (۴) نماز پڑھنا (۵) زکوٰۃ دینا (۶) اللہ و رسول کی اطاعت کرنا۔ یہ ساری چیزیں ازواج مطہرات اور تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہیں چنانچہ پردہ کی بابت سورہ احزاب میں صاف طور پر فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ. ﴾ (الاحزاب: ۵۹)

(اے ہمارے نبی! آپ اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں' اور مسلمانوں کی تمام عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی چادروں سے گھونگھٹ کر لیا کریں۔)

ازواج مطہرات تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ﴾ اس لیے نبی ﷺ کے بعد ان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی سے نکاح کریں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ﴾ جب امہات المومنین کے لیے گھروں میں ہی رہنے کا حکم دیا گیا ہے جہاں فتنے کا بالکل احتمال نہیں تو دوسری عورتوں کے لیے ضرور ہی گھروں میں رہنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ یہاں فتنہ کا احتمال قوی تر ہے' باوجود امہات المومنین ہونے کے خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کا دوسروں سے پردہ کرایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تہمت والے واقعہ میں ہے کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ آپ کے قریب تشریف لائے تو آپ نے پردہ کر لیا فرماتی ہیں صفوان رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے مجھے پہچان لیا کیونکہ پردہ کے حکم سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے ان کے ﴿ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴾ (البقرة: ۱۵۶) کے پڑھنے سے میں جاگ گئی اور میں نے اپنی چادر سے اپنے چہرے کو چھپا لیا۔ ❶

---

❶ بخاری' کتاب المغازی باب حدیث الافك (٤١٤١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جنگ جمل کا قصہ بھی مشہور ہے کہ ان کا حقیقی بھائی آپ کے پاس آیا جب جنگ کا نقارہ بج چکا تھا اور لڑائی کا میدان گرم تھا۔ اور اپنی بہن کی اونٹنی (جس پر صدیقہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں) کے قریب کھڑا ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رقعہ پیش کرنے لگا اس وقت آپ کے چہرے پر نقاب تھا اس نقاب کی وجہ سے اپنے بھائی کو نہ پہچان کر بولیں کہ آج عام لوگ میرے پاس بغیر اجازت کے آنے کی جرات کرتے ہیں۔ بھائی نے جواب دیا نقاب اٹھا کر دیکھو میں (غیر) کون ہوں آپ کا بھائی ہوں۔

جنگ میں عورتوں کی شرکت:

مجاہدین اسلام کا کھانا پکانے' سپاہیوں کو پانی پلانے زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے' ڈیرے وکیمپ کی حفاظت کے لیے عورتیں جنگ میں شرکت کرسکتی ہیں یہ گھر میں رہنے کے بھی منافی نہیں ہے۔ اسلامی خواتین رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایسے کاموں میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ احادیث کی ورق گردانی سے بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ جنگ احد کے موقعہ پر جب مجاہدین کے پاؤں اکھڑ گئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنی پیٹھوں پر مشکیزے لاد کر لایا کرتی تھیں اور مجاہدین اور لڑنے والوں کو پانی پلاتی تھیں۔ ❶

حضرت ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہا خود چند خواتین کے ساتھ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور مجروحین کو مدینہ منورہ لاتی تھیں۔ ❷

ام عطیہ سات لڑائیوں میں شریک ہوئیں' کیمپ کی حفاظت' سپاہیوں کے لیے کھانا پکانا' زخمیوں اور بیماروں کی تیمارداری کرنا ان کے سپرد تھا' عورتوں کو ان کی خدمات کے صلہ میں مال غنیمت میں سے انعام بھی دیا جاتا تھا۔ ❸

حج کے لیے جانا

جو عورتیں استطاعت والی ہیں ان پر حج فرض ہے اس کے لیے جانا ضروری ہے مناسک حج کے جو کام مردوں پر فرض ہیں وہی عورتوں پر بھی فرض ہیں البتہ احرام کی حالت میں عورتوں کا چہرہ کھلا رہنا ضروری ہے جب اجنبی مردوں کا سامنا ہو جائے تو دوپٹہ سے گھونگھٹ کر لیا کریں اور طواف کرتے وقت مردوں سے علیحدہ طواف کریں تاکہ اختلاط نہ ہو۔

---

❶ بخاری کتاب الجهاد و السیر' باب غزوة النساء و قتالهن مع الرجال

❷ بخاری کتاب الجهاد و السیر' باب مداواة النساء الجرحی فی الغزو

❸ مسلم' کتاب الجهاد و السیر' باب النساء الغازیات ۲/ ۱۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جمعہ وعیدین میں شرکت

عورتیں جمعہ وعیدین میں بھی شرکت کرسکتی ہیں۔

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کنواری جوان اور پردہ نشین اور حیض والی عورتیں بھی عید گاہ میں جائیں نیکی میں اور مومنوں کی دعا شریک ہوں حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

پنج وقتہ نمازوں میں شرکت

اسی طرح عورتیں مسجد میں جا کر پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھ سکتی ہیں بشرطیکہ سادگی کے ساتھ جائیں زینت کے ساتھ اور خوشبو لگا کر نہ جائیں نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

((لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ.)) ❶

''اللہ کی باندیوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو (اجازت دے دیا کرو)۔''

اور فرمایا۔

((لَا تَمْنَعُوْا نِسَآئَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ.)) ❷

''اپنی عورتوں کو مسجدوں سے مت منع کرو لیکن ان کے گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں۔''

حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کے لیے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا زیادہ افضل وثواب ہے جتنی ہی زیادہ وہ پردہ سے نماز پڑھیں گی اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَ صَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا.)) ❸

''عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے صحن میں پڑھے۔ اور اپنی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے گھر میں پڑھے۔''

نماز ایک مقدس فریضہ اور عبادت ہے اور مسجد ایک پاک مقام ہے مگر آپ نے اپنے منشا کا اظہار ان لفظوں سے فرمایا کہ ان کو مسجدوں میں آنے سے روکو نہیں لیکن ان کے حق میں گھر ہی میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ اختلاطِ صنفین سے کوئی فتنہ نہ پیدا ہو جائے۔

---

❶ بخاري، كتاب الجمعة باب (بدون عنوان) (٩٠٠)

❷ ابوداوٗد، كتاب الصلوة باب خروج النسا الى المسجد ١/ ٢٢٢

❸ ابوداوٗد، كتاب الصلوة، باب التشديد فى ذلك ١/ ٢٢٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ ﴾ (احزاب: ۳۳) (عورتو! اپنے گھروں میں سکونت پذیر رہو۔)

اگر جانا چاہیں تو پردہ سے جا سکتی ہیں اپنے پاس نقاب یا چادر نہ ہو تو دوسرے سے مستعار لے لیں حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا تھا اے اللہ کے رسول! اگر عید گاہ جانے کے لیے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اس کی بہن اپنی چادر اس کو بھی اڑھا دے۔ ❶ چلتے وقت نہ زور سے پاؤں رکھیں اور نہ ٹخنے کھلنے پائیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسے موقع کے لیے دریافت کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! عورت کتنی نیچی ازار رکھے۔ تو آپ نے فرمایا آدھی پنڈلی سے ایک بالشت نیچی رکھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تب تو ان کے قدم کھل جائیں گے فرمایا تو پھر ایک ہاتھ لٹکا لیا کریں۔ ❷

بہر حال باقاعدہ نقاب پہن کر ضرورت و حاجت کے لیے باہر آنے جانے کی اجازت ہے یہ گھر میں رہنے کے منافی نہیں ہے اور جب یہ اپنے گھروں میں ہوں اور کسی غیر مرد کے کچھ دریافت کرنے یا مانگنے کی ضرورت پیش آئے اور گھر میں اس وقت کوئی مرد نہ ہو تو ان سے مانگنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور ان کے جواب دینے میں بھی کوئی حرج نہیں مگر یہ سب باتیں پردہ سے ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ﴾ (احزاب: ۵۳)

(اور جب ان عورتوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ طریقہ تمہارے اور ان کے دلوں کو پاک کرنے والا ہے۔)

امام رازی تفسیر کبیر میں اسی آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں ''اس میں نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب عورتوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو اس سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ عورتیں مردوں سے ضرور پردہ کریں'' یہی حکم مطلقہ عورتوں کا بھی ہے کہ اپنے گھروں میں رہیں باہر نہ نکلیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ﴾ (الطلاق: ۱)

(ان مطلقہ عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ صریح بے حیائی اختیار کریں تو اور بات ہے یہ اللہ کی حد ہے جو اس سے تجاوز کرے گا وہ اپنے نفس پر ظلم کرے گا۔)

---

❶ بخاری' کتاب الصلوۃ باب وجوب الصلوۃ فی الثیاب

❷ ابو داؤد' کتاب اللباس باب فی قدر الذیل ۴/۱۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس آیت میں مطلقہ عورتوں کو گھر میں رکھنے اور رہنے کی تاکید کی گئی ہے اس کو سزائے طلاق تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ اگر کسی صورت میں طلاق دینا نامناسب ہے تو وہ مرد کا فعل ہے عورت بے چاری کو سزائے حبس کیوں دی جائے لامحالہ یہی کہنا پڑے گا کہ عورت کی وضع فطری کا مقتضا یہی ہے کہ اپنے گھر میں جمی بیٹھی رہے اور یہ وضع مقتضا قبل طلاق بھی اسی حالت میں تھا۔ لہٰذا ان کو بھی یہی حکم دیا جائے گا جو مطلقہ نہیں ہیں کیونکہ وضع فطری میں دونوں شریک ہیں لیکن مطلقہ عورتوں کو جو اس آیت میں گھر میں ہی رہنے اور زیادہ پردہ کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قبل طلاق اپنے شوہروں کے نام زد تھیں لالچی اور بد باطن لوگوں کی طمع منقطع اور مسدود تھی۔ اب طلاق کے بعد وہ آزاد ہوگئی ہیں۔ اس لیے فرمایا کہ نہ تم ان کو نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں ہاں اگر وہ خود ہی اپنی عفت و عصمت کو برباد کرنا چاہتیں ہیں اور صریح بے حیائی پر کمر بستہ ہیں تو اور بات ہے نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے پاس آمدورفت رکھنے کو اس لیے حرام فرمایا کہ غیر عورتوں کے پاس آمدورفت سے بچا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔ (بخاری و مسلم) فرمایا دیور تو موت ہے یعنی بڑا خطرناک ہے اور فرمایا:

((لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُهَا شَیْطَانٌ.)) ❶

''جب کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہائی کی جگہ بیٹھے گا تو تیسرا شیطان ضرور ہوگا۔''

کیونکہ آگ و پھوس دونوں کا اجتماع غیر ممکن ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا شَیْطَانٌ.)) ❷

''عورت سرتاپا پردہ کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگا رہتا ہے۔''

بہکانے وسوسہ ڈالنے میں اس کو پوری کامیابی ہوتی ہے۔

اسی لیے آپ نے حج کے موقعہ پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی ٹھوڑی پکڑ کر دوسری طرف پھیر دی تھی ان چند آیتوں اور حدیثوں کا ترجمہ آپ نے پڑھ لیا ان سے آپ صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام نے حجاب (پردہ) کے مسئلہ پر کس قدر زور دیا ہے اور اس کو کتنی اہمیت دی ہے اگر ان پر عمل کیا جائے تو دنیا سے فتنہ وفساد کا دروازہ بالکل بند ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ دے کر نیک عمل کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین)

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ ﴾

❶ ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعة ۳/ ۳۰۷

❷ ترمذی [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسلامی صورت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا- اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا﴾ (سورة نساء: ١١٦- ١٢١)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا جتنے گناہ ہیں جس کے لیے اسے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا یہ لوگ خدائے تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں جو کہ حکم سے باہر ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور ڈال رکھا ہے اور جس نے یوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا لوں گا اور میں ان کو گمراہ کروں گا اور میں ان کو ہوس دلاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ چارپایوں کے کان کاٹیں گے اور میں ان کو تعلیم دوں جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے اور جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں پڑے گا شیطان ان لوگوں سے وعدہ کیا کرتا ہے اور ان کو ہوس دلاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اس سے کہیں بچنے کی راہ نہ پائیں گے۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے شرک کی مذمت بیان کی ہے اور شیطانی کاموں کی بھی جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شیطان نے خدا کے سامنے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں انسانوں کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی صورتوں کو بگاڑا کریں گے۔ صورت کا بگاڑنا مردوں کے حق میں یہ ہے کہ وہ ڈاڑھیاں منڈا کر اپنے چہرے کی خوش نمائی کو خراب کر ڈالیں گے کیونکہ مردوں کی یہ داڑھی زینت وزیبائش ہے۔

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

((حَلْقُ الشَّعْرِ فِیْ حَقِّهَا مُثْلَةٌ كَحَلْقِ اللِّحْيَةِ فِیْ حَقِّ الرِّجَالِ.)) (هدايه)

''عورتوں کے حق میں سر کے بال منڈانا مثلہ کرنا (یعنی ناک کان کاٹنے کی طرح بدصورتی) ہے جیسے مردوں کے بارے میں داڑھی منڈانا مثلہ ہے۔''

اور صاحب روح البیان و بحر الرائق فرماتے ہیں جیسے عورتوں کے حق میں سر کا منڈانا مثلہ ہے اور مردوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور اس کی خوب صورتی جاتی رہتی ہے اسی طرح مردوں کے لیے داڑھی منڈانا مثلہ ہے اور عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور چہرے کی خوب صورتی جاتی رہتی ہے۔

صاحب تبیین الحقائق فرماتے ہیں:

((لَا تَاخُذْ مِنَ اللِّحْيَةِ شَيْئًا لِاَنَّهٗ مُثْلَةٌ.))

''اپنی داڑھی کے کسی بال کو نہ منڈوائیے اور نہ ترشوائیے کیونکہ یہ مثلہ ہے۔''

اور مثلہ کے متعلق آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ کافروں سے جہاد کرو، غنیمت کا مال مت چراؤ اور مثلہ مت کرو۔ ❶

جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ مثلہ کرنے والے ہیں کیونکہ یہ سب ﴿فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ میں داخل ہیں اور داڑھی منڈانے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے مردوں کو عورتوں سے مشابہت رکھنا ناجائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ.)) ❷

❶ مسلم، كتاب الجهاد، باب تامير الامام الامراء الخ (٤٥٢٢)

❷ بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں۔''

پس جب مردوں کو عورتوں کی وضع اور عورتوں کو مردوں کی وضع اختیار کرنی جائز نہیں ہے تو داڑھی منڈانے میں عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے کیونکہ مرد و عورت کے درمیان ظاہر میں فرق کرنے والی صرف داڑھی ہے اس لیے کہ دونوں کے دونوں بلوغ سے پہلے شکل وصورت میں برابر ہوتے ہیں اور اس بلوغ کے ختم ہو جانے کے بعد دونوں میں تفریق ہو جاتی ہے ایک کے چہرے پر سیاہ بالوں کی لکیر پیدا ہو جاتی ہے جس کو داڑھی کہتے ہیں اور دوسرا اس سے خالی ہوتا ہے مگر سینہ پر گوشت کے غدود ابھر آتے ہیں جن کو پستان کہا جاتا ہے۔ اور یہی دونوں چیزیں دونوں کے لیے ما بہ الامتیاز ہیں۔ یہ ایک قدرتی فلسفہ ہے جوان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کیا گیا ہے اس کا نیست و نابود کرنا قدرتی فلسفہ کے یقیناً خلاف ہوگا اور اس کو مہذب صورت میں باقی رکھنا منشاء قدرت کے بالکل موافق ہوگا' امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اَللِّحْيَةُ مِنْ تَمَامِ خَلْقِ الرِّجَالِ وَيَتَمَيَّزُ الرِّجَالُ مِنَ النِّسَآءِ فِيْ ظَاهِرِ الْخَلْقِ.))

(احیاء العلوم)

''داڑھی مردوں کی پوری خلقت میں داخل ہے اور اسی سے ظاہری صورت میں عورتوں اور مردوں کے درمیان امتیاز ہے۔''

اس سے یہ بات بخوبی واضح ہوگی کہ داڑھی منڈانے والے اس آیت کریمہ میں داخل ہیں لہٰذا داڑھی منڈانا شیطانی فعل ہے ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہیے۔ داڑھی بڑھانا فطرت میں داخل ہے اور منڈانا فطرت کے خلاف ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ إِعْفَآءُ اللِّحْيَةِ.)) ❶

''دس چیزیں فطرت سے ہیں بعض ان میں سے مونچھ کا کٹانا اور داڑھی کا بڑھانا بھی ہے۔''

اور ڈاڑھی کا بڑھانا تمام نبیوں کی سنت ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی کا ذکر ہے۔

اور جناب رسول اللہ ﷺ کے بھی داڑھی مبارک تھی۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ.)) ❷

❶ مسلم' کتاب الطہارۃ' باب خصال الفطرۃ

❷ مسلم' کتاب الفضائل' باب اثبات خاتم النبوۃ و صفتہ و محلہ من جسدہ ﷺ ۲/ ۲۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی۔“

اور ((اَعْفُوا اللُّحي)) آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب کہ کفار مکہ ومشرکین عرب ومجوس واہل فارس وغیرہ داڑھی منڈاتے اور مونچھیں بڑھاتے تھے تو ایسے موقعہ پر آپ نے فرمایا اعفوا اللحی وخالفوا المجوس چنانچہ شراح حدیث لکھتے ہیں۔

((فَإِنَّهُمْ يَقُصُّوْنَ لُحَاهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَحْلِقُهَا وَكَانَ مِنْ عَادَةِ الْفُرْسِ قَصُّ اللِّحْيَةِ فَنَهَى الشَّارِعُ عَنْ ذٰلِكَ.)) (احکام اللحی)

”مشرکین عرب اور مجوس اور فارس وغیرہ کے بعض لوگ داڑھیاں کٹاتے تھے اور بعض لوگ منڈاتے تھے اور فارسیوں کی عادت داڑھی کٹانے کی تھی تو شریعت نے اس کٹانے اور منڈانے سے روک دیا اور بڑھانے کا حکم دیا۔“

سہیلی نے روض الانف میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا خط کسریٰ کے دربار میں پڑھا گیا تو باذان نے میر منشی بابویہ اور خرخسہ کے ہاتھ آپ کے خط کا جواب لکھ کر ان دونوں کو سفیر بنایا اور مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ بابویہ نے باذان کا خط پیش کیا۔ آپ نے خط کا مضمون معلوم کر کے ارشاد فرمایا کہ ابھی تم قیام کرو سوچ کر جواب دیا جائے گا سفیروں نے پندرہ روزہ مدینہ میں قیام کیا بعض ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ آپ نے جب بابویہ اور خرخسہ کے چہروں کو دیکھا تو طبع مبارک مکدر ہوگئی بابویہ اور اس کا ساتھی ایرانی رسم ورواج کے مطابق داڑھی منڈائے اور مونچھوں کو متکبرانہ انداز سے بل دیئے ہوئے تھے آپ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ متکبرانہ انداز کی تعلیم تم نے کہاں سے حاصل کی؟ بابویہ نے عرض کیا کہ حضور ہمارے سلطان کا یہی طرز ہے اور ہم اسی لیے اس طرز کو محبوب رکھتے ہیں آپ نے یہ سن کر فرمایا:

((اَمَرَنِىْ رَبِّىْ بِاِعْفَآءِ لِحْيَتِىْ وَقَصِّ شَوَارِبِىْ.)) (طبقات ابن سعد)

”میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ داڑھی کو بڑھاؤں اور مونچھوں کو کٹاؤں۔“

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجُوْسَ قَالَ اِنَّهُمْ يُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ وَيَحْلِقُوْنَ لُحَاهُمْ فَخَالِفُوْهُمْ.)) ❶

”رسول اللہ ﷺ نے مجوسیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنی مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں منڈاتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔“

---

❶ بیہقی [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ اَرْخُوا اللُّحٰی خَالِفُوا الْمَجُوْسَ.)) ❶

''مونچھیں کاٹو' داڑھیاں بڑھاؤ' مجوسیوں کی مخالفت کرو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَالِفُو الْمُشْرِكِيْنَ احْفُو الشَّوَارِبَ وَاعْفُو اللُّحٰی.))❷

''مشرکین کی مخالفت کرو' تم مونچھوں کو کٹاؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ(کیونکہ مشرکین مونچھوں کو بڑھاتے ہیں اور داڑھی منڈاتے ہیں۔''

یہ احادیث ہر اعتبار سے بتلا رہی ہے کہ داڑھی بڑھانا ہر اعتبار سے نہایت ضروری ہے ورنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اہتمام اور تاکید سے نہ فرماتے کہ تم داڑھی کو ضرور بڑھاؤ اس لیے کہ مجوس ومشرکین اپنی داڑھیوں کو منڈاتے ہیں تم کو چاہیے کہ تم ان کو مخالفت کرو۔

بعض حضرات داڑھی بڑھانے والوں کو ذلت وحقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور ان سے تمسخر و استہزاء کرتے ہیں اگر یہ نظر استخفاف واستہزاء اس حیثیت سے ہے کہ وہ ایک نبی کی سنت پر عامل ہیں تو اس صورت میں ان کے ایمان کا باقی رہنا بہت مشکل اور دشوار ہے کیونکہ اہل سنت والجماعت کا اعتقاد ہے کہ شریعت کی باتوں پر استہزاء کرنے والا کافر ہے کیونکہ شریعت کی باتوں پر استہزا کرنا گویا صاحب شریعت کا استہزاء کرنا ہے۔

((وَالْاِسْتِهَانَةُ وَالْاِسْتِهْزَاءُ عَلَی الشَّرِيْعَةِ كُفْرٌ.)) (شرح عقائد)

''شریعت کو حقیر سمجھنا اور استہزا کرنا کفر ہے۔''

اور سنت پر استہزاء کرنے سے کفر لازم آتا ہے۔

((وَالْاِ سْتِهْزَاءُ عَلَی السُّنَّةِ كُفْرٌ.)) (عقائد)

''سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے۔''

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے متعلق فیصلہ فرمادیا ہے کہ۔

((سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُّجَابُ اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ.)) ❸

---

❶ صحیح مسلم ٦٠٣ ❷ بخاری' کتاب اللباس' باب تقلیم الاظفار

❸ مستدرک حاکم' کتاب الایمان' باب ستة لعنهم الله وكل نبي يجاب ١/٣٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''چھ شخصوں پر خدا اور تمام انبیاء علیہم السلام لعنت کرتے ہیں ایک وہ جو اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا ہے اور وہ جو میری سنت کو استخفافاً چھوڑ دینے والا ہو۔''

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

((اَلتَّارِكُ لِسُنَّتِي الْمُعْرِضُ عَنْهَا بِالْكُلِّيَةِ اَوْ بَعْضِهَا اسْتِخْفَافًا وَ قِلَّةِ مُبَالَاةٍ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَلْعُوْنٌ وَتَارِكُهَا تَهَاوُنًا وَّتَكَاسُلًا عَنِ اسْتِخْفَافٍ فَهُوَ عَاصٍ.)) (مرقاۃ)

''میری سنتوں کو چھوڑ دینے والا یعنی اعراض کرنے والا تمام سے یا بعض سے اور بے پرواہی کرنے والا استخفاف سے کافر اور ملعون ہے اور جو سستی سے استخفافاً چھوڑتا ہو وہ عاصی اور گنہگار رہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.)) ❶

''جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔''

علامہ ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں کہ:

((مَنْ هَزَلَ بِلَفْظِ كُفْرٍ ارْتَدَّوَاِنْ لَّمْ يَعْتَقِدْ وَالْاِسْتِخْفَافُ كَالْكُفْرِ.)) (فتح القدیر)

''جو کفریہ الفاظ سے مذاق کرے تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اگرچہ اس کا اعتقاد نہ ہو اور شریعت کی باتوں کو استخفاف کی نظر سے دیکھنا کفر کی طرح ہے۔''

داڑھی بڑھانا سنت مؤکدہ بلکہ واجب ہے اور اس کا تارک گنہگار ہے توضیح تلویح میں ہے کہ

((تَرْكُ السُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْحَرَامِ وَ يَسْتَحِقُّ حِرْمَانَ الشَّفَاعَةِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.)) ❷

''سنت مؤکدہ کا چھوڑنا حرام کے قریب ہے اور اس کا تارک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا اس لیے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس شخص نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں مذکور ہے کہ آپ کی ریش مبارک بہت گھنی تھی اور ایسی ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی داڑھی تھی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی داڑھی ذرا باریک اور دراز تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی چوڑی تھی ساری سینہ مبارک کو بھرے ہوئے تھی حضرت احنف بن قیس جو اکابر تابعین سے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ولادت آنحضور ﷺ کے زمانہ ہی میں ہوئی تھی بڑے عاقل و بردبار تھے۔ آپ کے پاؤں میں کجی تھی اور ایک آنکھ بھی جاتی رہی تھی آپ کے خلقۃً داڑھی نہیں نکلی تھی آپ کے شاگرد نہ اس پاؤں کی کجی پر افسوس کرتے ہیں نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی کے نہ ہونے پر کراہت ظاہر کرتے تھے اور کہتے کاش بیس ہزار میں داڑھی ملتی تو ہم احنف بن قیس کے لیے داڑھی خرید لاتے۔

قاضی شریح جو کہ اجلہ تابعین اور اکابر مجتہدین میں سے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے محکمہ عدالت میں قاضی القضاۃ تھے' آپ کے بھی خلقۃً داڑھی نہ تھی اور آپ اسی وجہ سے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے آرزو ہے کہ اگر دس ہزار میں داڑھی ملتی تو میں ضرور خرید لیتا' اور داڑھی میں بارہ باتیں ہیں جن کو لوگوں نے خلاف سنت نکالا ہے اور ایجاد کیا ہے۔ منجملہ ان بارہ خصلتوں میں ایک داڑھی کا ترشوانا اور کم کرانا بھی ہے اور داڑھی کا کٹانا مثلہ ہے یعنی صورت بگاڑنی ہے اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے (احیاء العلوم)

غور کرنے کی بات ہے کہ حضور ﷺ اور خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کرام اور تابعین اور اتباع تابعین نے ڈاڑھیاں رکھیں۔ منڈانا اور ترشوانا تو درکنار اگر کسی کے خلقۃً داڑھی نہ نکلی تو اس پر سخت افسوس کرتے اور اس عیب کو ہر عیب سے بدتر جانتے یہاں تک کہ علمائے امت نے داڑھی ترشوانے اور منڈوانے کو علامات قیامت سے شمار کیا ہے کہ آخر زمانہ میں قیامت کے نزدیک ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو داڑھیاں منڈائیں گے اور ترشوائیں گے چنانچہ علماء کی پیشین گوئی کے مطابق اس زمانے والوں نے داڑھیاں منڈانی شروع کر دی اور اپنی وضع وصورت وسیرت کو کافروں اور مشرکوں کی طرح بنایا اور اسوۂ رسول وصحابہ کرام کو پس پشت ڈال دیا۔

داڑھی منڈانے اور ریش تراشی کی وبا کچھ ایسی عالمگیر ہوگئی کہ جس جگہ پر چلی اس کو ایسا جھلسا کہ گویا اسے دوبارہ پنپنے کا موقع نہیں رہا۔ اور جن درخشاں کلیوں پر چلی اس کو ایسا مرجھایا کہ وہ دوبارہ تروتازہ ہی نہیں ہو سکتیں یہی وجہ ہے کہ اقوام عالم میں صورت کی حیثیت سے کوئی امتیاز باقی نہیں رہا۔ جب ہماری نظر دو مختلف قوموں کے چہروں پر پڑتی ہے تو ہم نہیں تمیز کر سکتے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کا چہرہ ہے یا ان کے پیاروں کا۔ کیونکہ دونوں صورتیں یکساں ہیں یہ لوگ اپنی صورت بگاڑنے میں ایسے منہمک ہیں کہ غالباً ان کے نزدیک کوئی دوسرا کام اس سے زیادہ ضروری نہیں کیونکہ جب خدا کی غیر ذی عقل مخلوق صبح سویرے اٹھ کر اس کی تقدیس وتسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو جاتی ہے اور اپنے پیارے پیارے نغموں سے اسے مسرور کرتی ہے۔ ادھر ذی عقل انسان جو اشرف المخلوقات ہونے کا مدعی ہے۔ صبح سویرے اپنے ہاتھوں میں استرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قینچی لیے اٹھتا ہے اوران اجزاء کو جن کو قدرت نے زینت و جمال کے لیے عطا کیا تھا ایسا قتل کرنا شروع کر دیتا ہے کہ گویا ان بالوں نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔ اوراب صبح کو بے چارے اسی کی سزا کے طور پر شہید کیے جا رہے ہیں اور جب کبھی آگے بڑھ کر اپنے وجود سے چہرہ کو منور کرنا چاہتے ہیں تو فوراً ان کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے اوراس مرض میں چھوٹے بڑے جوان' بوڑھے' عالم' جاہل' مولوی' طالب علم اکثر مبتلا ہیں حالانکہ داڑھی کا بڑھانا شعائر اسلام میں سے ہے۔ جب کہ میدان جنگ میں دشمنوں کی فوجیں آپس میں گتھ جائیں اور بے پناہ تلواریں ٹکرا کر شور محشر بپا کر رہی ہوں' اس شور وشغب اور تداخل افواج کی محشر خیزی میں صرف داڑھی ایک ایسی وردی ہے کہ اپنے اور پرائے میں امتیاز پیدا کرائے گی اگر اسی ہنگامہ آرائی میں کوئی سپاہی اپنی وردی اتار کر' داڑھی منڈا کر' دشمنوں کی وردی پہن کر' بڑی بڑی مونچھیں رکھ کر یا داڑھی اور مونچھ دونوں منڈا کر اپنی ہی فوج میں آئے اور ہزار مرتبہ چلا کر اعلان کرے میں دشمن کی فوج سے نہیں ہوں پھر بھی اسی پر یہی حکم لگایا جائے گا کہ وہ دشمن ہی ہے کیونکہ

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .)) ❶

"جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ اسی قوم سے ہے۔"

((مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكَ مَنْ عَمِلَ .)) (الدرایہ)

اور فرمایا:

جو کسی بری قوم کے عمل کو پسند کرے وہ اس برے عمل میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

قیام پاکستان کے وقت میں یہ منظر سامنے آیا اس لیے جو رویہ دشمن کے ساتھ برتا جائے گا وہی اس کے ساتھ عمل میں لایا جائے گا لیکن اس حالت میں دشمن کی فوج کا سپاہی اگر اپنے حریف کی فوجی وردی پہن کر داڑھی رکھ کر آئے تو وہی بے پناہ تلواریں اس کے سر پر سایہ رحمت ہو جاتی ہیں اور اس وقت تک اس کو ضرور نجات مل جائیگی جب تک اس کا نفاق آشکارانہ ہو جائے یہ سب باتیں محض تشبیہ کی وجہ سے ہیں' اس وقت ایک واقعہ مجھے یاد آ گیا کہ کسی ہسپتال میں ایک لاوارث مسلمان کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ اس کی داڑھی اور مونچھیں منڈی ہوئی تھیں۔ ہندؤں نے کہا کہ یہ ہندو ہے ہم اس کو لیجا کر مرگھٹ میں جلائیں گے۔ مسلمانوں نے کہا اس کے سر پر چوٹی نہیں ہے اس لیے یہ مسلمان ہے ہم اس کو قبرستان لے جا کر دفن کریں گے۔ اس پر ہندوں نے کہا کہ ہمارے یہاں سر پر چوٹی رکھنی ضروری نہیں ہے دیکھو ہمارے سر پر بھی چوٹی نہیں ہے ہاں داڑھی منڈوانی ضروری ہے ہم دونوں کی داڑھیاں منڈی ہوئی ہیں بہرکیف دو قوموں میں اس قسم کی گفتگو

---

❶ ابو داوٗد' کتاب اللباس' باب فی لبس الشھرۃ ٤ / ٧٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوتی رہی آخر ایک عقل مند نے کہا۔ اس کی مسلمانی یعنی ختنہ کی جگہ دیکھی جائے۔ اگر مسلمانی کی ہوئی ہے تو مسلمان ہے ورنہ ہندو ہے چنانچہ ختنہ کی جگہ دیکھی گئی تو وہ مسلمان نکلا' تب مسلمانوں نے اس لاش کو قبرستان میں دفن کیا' ایسا ہی ایک دوسرا واقعہ ہے کہ ہندوؤں نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ مسلمانوں نے مقدمہ دائر کر دیا اور اس میں ہزاروں روپے خرچ ہوئے بہت دنوں بعد فاضل جج نے فیصلہ کیا کہ مقتول تو مسلمان ہی ہے جیسا کہ ختنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس مقتول کی شکل ہندوانہ پوزیشن میں تھی اس لیے مسلمانوں نے ہندو سمجھ کر اسے قتل کیا ہے لہٰذا مسلمانوں کو اتنے دنوں کی سزا دی جاتی ہے۔

داڑھی بڑھانا فطرت سے ہے

فطرت کے معنی دین اور قدیم دستور کے ہیں اور خلقت اور اسلام کے بھی ہیں اور اس طریقے کے ہیں جس پر تمام شریعتیں چلی ہیں یعنی ہر ایک نبی نے اور ان کی امت نے اس پر عمل کیا ہے اور اس میں ان کا امتحان لیا گیا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

﴿ وَ اِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰهِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ﴾ (سورہ بقرہ: ۱۲۴)

(اور یاد کیجئے جب ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو ابراہیم نے ان کو پورا کر دکھایا)

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چند باتوں میں امتحان لیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور جن باتوں میں امتحان ہوا تھا ان میں داڑھی کا بڑھانا اور مونچھوں کا تراشنا بھی تھا۔ یعنی داڑھی بڑھانے اور مونچھ ترشوانے میں بھی ان کا امتحان لیا گیا تھا اور وہ اس میں کامیاب ہوئے اور وہ ان پر واجب تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کلمات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کلمات کے چند تفسیریں کی گئی ہیں جو تفاسیر میں مذکور ہیں ان میں سے دس سنتیں ہیں۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کلمات سے وہ دس خصلتیں مراد ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں فرض تھیں اور ہماری شریعت میں سنت رہ گئیں۔ پانچ سر میں ہیں اور پانچ باقی بدن میں۔ اور وہ کلی کرنا' ناک میں پانی دینا' مانگ نکالنا' مونچھ تراشنا' داڑھی بڑھانا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ اِعْفَآءُ اللِّحْيَةِ.)) [1]

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں بعض ان میں سے مونچھ کا کٹانا اور

---

[1] مسلم' كتاب الطهارة' باب خصال الفطرة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

داڑھی کا بڑھانا بھی ہے۔"

اب اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر مذکور سے ملا دیا جائے تو کلمات میں اعفاء اللحیہ اور قص الشوارب بھی داخل ہوگا۔ لہٰذا اس صورت میں آیتِ کریمہ کے یہ معنی ہوں گے کہ رب العزۃ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قص شوارب اور اعفاءِ لحیہ میں بھی امتحان لیا۔ اور وہ اس امتحان میں کامیاب ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو داڑھی کے بڑھانے اور مونچھ ترشوانے کا حکم دیا گیا تھا۔

چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

((وَ ثَبَتَ اَنَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ اُمِرَبِهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.))

"یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔"

اور ہم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے:

﴿ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾ (البقرة: ٩٥)

(کہ ابراہیم علیہ السلام کے دینِ حنیف کی اتباع کرو۔)

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ:

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ (انعام: ٩٠)

(یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ دکھائی تو اے محمد! ان ہی کے طریقہ کی تم بھی پیروی کرو۔)

اس آیت میں اللہ رب العزت نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ انبیاء سابقین کی تابعداری اور پیروی کرو اور ان کے نقشِ قدم پر چلو۔ اور فطرت کے معنی سنت قدیمہ کے ہیں۔ قاضی بیضاوی فرماتے ہیں:

((اَلْفِطْرَةُ السُّنَّةُ الْقَدِيْمَةُ الَّتِي اخْتَارَهَا الْاَنْبِيَاءُ وَاتَّفَقَتْ عَلَيْهَا الشَّرَائِعُ وَكَاَنَّهَا اَمْرٌ جِبِلِّيٌّ فُطِرُوْا عَلَيْهَا.)) (فتح الباری)

"فطرت سے سنت اور طریقۂ قدیم مراد ہے جس کو تمام انبیاء علیہم السلام نے پسند فرمایا اور تمام شریعتوں کا اس پر اتفاق ہو گیا اور یہ خصال عشرہ فطرت میں داخل ہے۔ گویا ہماری خلقت اور پیدائش اسی پر واقع ہوئی اور ان امور پر عمل کرنا ہمارا فطری خلقی اور جبلی کام ہے۔"

پس معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کا اور ان کی امتوں کا یہی عمل تھا کہ داڑھیاں رکھتے تھے اور یہی سنت قدیمہ متواترہ متفقہ ہے اور فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہلے اللہ تعالیٰ نے تقریباً اٹھارہ انبیاء کا ذکر فرمایا ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام ہیں اور یہ دونوں داڑھی رکھتے تھے اور اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے جانے لگے تو حضرت ہارون علیہ السلام کو یہ وصیت کی کہ میرے بعد قوم کی خبر گیری کرتے رہنا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ مشرک اور بت پرست بن جائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر جانا تھا کہ ان کی قوم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا حضرت ہارون علیہ السلام نے ہزار ہا سمجھایا مگر وہ نہ مانے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واپس آ کر ان واقعات کو دیکھا تو دیکھتے ہی آپ طیش میں آ گئے اور حضرت ہارون علیہ السلام کے سر کے بال اور داڑھی پکڑ کر ملامت کرنی شروع کر دی چونکہ اس میں حضرت ہارون علیہ السلام کی ذلت تھی۔ آخر ان سے نہ رہا گیا اور فرمایا کہ:

﴿ يَابْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ﴾ (طٰه: ٩٤)

(اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیئے۔)

بہر حال داڑھی کا بڑھانا نبیوں کی سنت ہے اور منڈانا تمام نبیوں کی سنت کے خلاف ہے' اور جو داڑھی بڑھا کر اوپر چڑھائے یا باندھے تا کہ دکھائی نہ دے جیسے سکھ لوگ رکھ کر کسی کپڑے اور رومال سے باندھ لیتے ہیں تو اس طرح کرنا بھی شرعاً حرام ہے حضرت رویفع بیان کرتے ہیں:

((قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيعِ دَآبَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْءٌ مِّنْهُ.)) ❶

"مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے رویفع ممکن ہے کہ میرے بعد تم زیادہ دنوں تک زندہ رہو اور تمہاری عمر لمبی ہو تو میرا یہ پیغام لوگوں کو پہنچا دو کہ جو شخص داڑھی کو باندھے یا گلے میں زنار لٹکائے یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کرے تو محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں۔"

یعنی داڑھی رکھ کر جو اسے اوپر چڑھائے یا گرہ لگائے یا کسی کپڑے سے باندھ کر گرہ لگا کر چھپا لے تو رسول اللہ ﷺ اس سے بیزار ہیں۔

غور کیجئے! کہ داڑھی باندھنے سے جب آپ اس قدر بیزار ہیں تو داڑھی منڈانے سے بدرجہ اولیٰ بیزار ہیں ممکن ہے اسی بیزاری اور ناراضگی کی وجہ سے قیامت کے روز سفارش بھی نہ فرمائیں گے رسول کی مخالفت

❶ ابو داؤد' کتاب الطھارة' باب ما ینھی عنه' ان یستنجی به ١/ ١٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی بڑی سزا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول کی مخالفت کرنے والوں کے بارے میں فرمایا:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾
(سورۃ نور: ٦٣)

(جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ اس سے کوئی دردناک مصیبت یا عذاب ان کو نہ پہنچے۔)

اور یہ داڑھی منڈانا اسلامی طریقے کے اور مسلمانوں کے راستے کے بالکل خلاف ہے ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴾ (نساء: ١١٥)

(جو شخص باوجود راہ ہدایت کے وضاحت ہو جانے کے بعد بھی رسول کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے۔ اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے پہنچنے کی۔)

یعنی جو غیر شرعی طریقہ پر چلے شریعت ایک طرف ہو اور اس کی راہ دوسری طرف ہو۔ فرمان رسول ﷺ کچھ اور ہو اور اس کا منتہائے نظر کچھ اور ہو حالانکہ اس پر حق کھل چکا ہے۔ دلیل دیکھ لی ہو پھر بھی مخالفت رسول ﷺ کر کے مسلمانوں کی صاف راہ سے ہٹ جائے تو ہم بھی اسی ٹیڑھی اور بری راہ پر اسے لگا دیتے ہیں اسے پھر وہی بری راہ اچھی معلوم ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ جہنم میں جا پہنچتا ہے مومنوں کی راہ کے علاوہ راہ ڈھونڈتا ہے یعنی دراصل وہ رسول کی مخالفت کرتا ہے ایسے لوگ قیامت کے دن بہت افسوس کریں گے اور پچھتائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ﴾ (فرقان: ٢٧)

(اس دن ستمگر شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول کی راہ لی ہوتی ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست بنایا نہ ہوتا اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔)

یعنی قیامت کے روز رسول کا نافرمان کف افسوس ملتے ہوئے کہے گا کہ کاش میں رسول کے راستے پر چلتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور فلاں فلاں کو دوست نہ بناتا۔ ان ایرے غیروں نے نصیحت پہنچنے کے بعد مجھے افسوس گمراہ کردیا لیکن اس وقت کے افسوس کرنے سے کچھ نتیجہ نہیں نکلے گا۔

پس میرے عزیز بزرگو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی مخالفت سے بچو ورنہ قیامت میں کف افسوس ملو گے اسلامی شکل وصورت بنانا اسلامی شعار ہے۔ اسی طرح سے اسلامی اصول کے مطابق پورے سر پر کانوں کی لوتک سر کے بال رکھنا سنت ہے رکھو تو سب رکھو اور منڈاؤ تو سب منڈاؤ انگریزی فیشن کو اختیار کرنا سنت کے خلاف اور تشبه با لیهود و النصاری و الکفار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ یعنی سر کے بال کے کچھ حصے کٹائے جائیں یا منڈائے جائیں یا چھوڑ دیئے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کی لوتک تھے۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں:

((كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ.)) ❶

''یعنی رسول اللہ ﷺ کے بال نصف کان تک تھے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صورت اور سیرت کے اعتبار سے پکا اور سچا مسلمان بنائے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴾

☆☆☆

---

❶ مسلم، کتاب الفضائل، باب صفة شعر النبی ﷺ
ابو داوٗد، کتاب الترجل، باب ماجاء فی الشعر ٤/ ١٣١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زبان کی حفاظت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴾ (البلد: ۸- ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (کیا ہم نے انسانوں کو دو آنکھیں، زبان اور ہونٹ نہیں دیئے۔ اور دونوں راستے دکھائے؟)

اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت زبان بھی ہے۔ اسی سے ہم اپنے دل کی بات دوسرے کو سمجھا دیتے ہیں۔ اسی سے کلام الٰہی پڑھتے ہیں اور ذکر واذکار اور وعظ ونصیحت کرتے ہیں۔ انسان اور حیوان کے درمیان اسی زبان سے فرق ہے۔ اگر زبان کی حفاظت کی جائے تو اس سے بڑے بڑے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں اگر اس کی نگرانی نہیں کی گئی تو اس زبان کے ذریعہ بڑے بڑے شر وفساد اٹھتے ہیں اور جھگڑا فساد پیدا ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث میں زبان کی حفاظت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

((مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ.)) [1]

''کس چیز سے نجات ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان روک لو۔ یعنی زبان کی حفاظت کرو۔ خلاف شرع وخلاف عقل کوئی بات مت کرو۔ اور تمہارا گھر تمہارے لیے کافی ہو۔ یعنی گھر میں بیٹھے رہو۔ بلاضرورت ادھرادھر مت پھرو۔ اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ترمذی کتاب الزهد باب ماجاء فی حفظ اللسان (۳/ ۲۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((لَا یَسْتَقِیْمُ اِیْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ قَلْبُهٗ وَلَا یَسْتَقِیْمُ قَلْبُهٗ حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ لِسَانُهٗ.)) ❶

''کسی بندے کا ایمان درست نہ ہوگا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو۔ اور دل درست نہ ہوگا جب تک کہ زبان درست نہ ہو۔''

زبان کی درستگی سے سب چیزوں کی درستگی ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّهَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِیْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَ اِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.)) ❷

''ہر صبح کو تمام اعضائے انسانی عاجزی کر کے زبان سے کہتے ہیں: تو خدا سے ڈرتی رہ۔ ہم سب تیرے تابع ہیں۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوجائیں گے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زبان کی حفاظت کی وصیت فرمائی ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمام نیکیوں کی جڑ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا:

((کُفَّ عَلَیْكَ هٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَ اِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ وَ هَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْقَالَ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ.)) ❸

''تم اس کو روکے رکھو اور زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔ (یعنی زبان کی حفاظت و نگرانی کرو) میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ کیا ہم اپنی باتوں کی وجہ سے پکڑے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں تمہیں گم پائے زیادہ تر لوگ اپنی باتوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَابَیْنَ لِحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.)) ❹

''جو اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کا وعدہ کرے تو میں اس کے لیے جنت کا ذمہ دار ہوں۔''

---

❶ مسند احمد (۳/ ۱۹۸)

❷ ترمذی کتاب الزهد باب ماجاء فی حفظ اللسان ۳/ ۲۸۸

❸ مسند احمد (۵/ ۲۳۱) ترمذی (۳/ ۳۵۸) ❹ بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زبان کی حفاظت کی ضمانت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی بات شرع اور عقل کے خلاف نہ کہی جائے۔سوچ سمجھ کر کہی جائے۔ زبان کی لگام ،ڈھیلی نہیں چھوڑنی چاہیے کہ جو جی میں آئے کہہ دے بلکہ اس کو اپنے قابو میں رکھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کھینچ رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کو معاف کرے یہ آپ کیا کر رہے ہیں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِيْ شَرَّ الْمَوَارِدِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْجَسَدِ اِلَّا يَشْكُوْ ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلٰى حِدَّتِهِ.)) ❶

’’کہ یہی زبان مجھے بدترین گھاٹ پر لے جاتی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔اس لیے میں زبان کو کھینچ رہا ہوں تاکہ اس کی تیزی باقی نہ رہے اور میرے قابو میں رہے۔‘‘

نرم گفتگو

گفتگو کرتے وقت نرم گفتگو سے بات کرو۔’’زبان شیریں ملک گیری‘‘۔ پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس بھیجتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی تھی۔تم اس سے نرم بات کہنا۔اور جو بات کہو فائدہ مند اور نفع بخش ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ﴾ (بقرة: ۸۳)

(لوگوں سے اچھی بات کہو۔)

اور فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ ﴾ (سورہ احزاب: ۷۰-۷۱)

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کہو اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔)

اور ترش روئی اور سخت کلامی سے بچتے رہو اور زیادہ چیخ چلا کر بھی بات نہ کرو۔ بے موقع زور زور سے بولنا

---

❶ مسند ابو یعلی (۵) (۱/ ۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بے سمجھی کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴾ (لقمان: ۱۹)

(اپنی آواز کچھ پست کرو! آوازوں میں سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔)

سوچ سمجھ کر بولو اور جلدی جلدی بات چیت مت کرو کہ مخاطب کی سمجھ میں نہ آ سکے۔ بلکہ ٹھہر ٹھہر کر کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ.)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ایک دوسرے سے الگ الگ ہوتا تھا اور جو شخص اس کو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا۔''

گفتگو مختصر لفظوں میں کرو۔ زیادہ طول مت دو کہ سننے والا گھبرا جائے اور نہایت خندہ پیشانی اور ہنس مکھ چہرے سے بات چیت کرو۔

سچ بولو

سچ ہی میں نجات ہے کیونکہ سچ آفتوں سے بچاتا ہے اور سچا آدمی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہت پیارا ہے اور یہ صدق اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک بڑی صفت ہے۔

چنانچہ وہ فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ﴾ (النساء: ۸۷)

(اور کون اللہ سے زیادہ سچا ہے بات میں۔)

اسی طرح بہشت کے وعدہ کی تقریب میں ارشاد ہے۔

﴿ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا ۝ ﴾ (النساء: ۱۲۲)

(وعدہ کیا اللہ نے سچا اور کون ہے اللہ سے زیادہ سچا بات میں!)

خدا سچا ہے اس لیے اس کی ساری شریعت سچی ہے فرمایا:

﴿ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴾ (انعام: ۱٤٦)

---

❶ ابو داوٗد كتاب الادب باب الهدى فى الكلام (٤/ ٤٠٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور ہم ہیں سچے۔)

﴿ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾ (آل عمران: ٩٥)

(آپ فرما دیجئے اللہ نے سچ فرمایا ہے۔آپ ابراہیم علیہ السلام کے دین کی پیروی کیجئے۔)

﴿ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾ (زمر: ٣٣)

(اور جو سچائی کو لے کر آیا اور اس سچائی کو سچ مانا وہی تو پرہیزگار ہیں۔)

اور یہی صدق اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی بھی صفت ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو صفت صدق سے خاص طور پر یاد کیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴾ (سورہ مریم: ٤١)

(اور اس کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا حال بیان کرو کہ وہ بڑے سچے نبی تھے۔)

ایک اور پیغمبر ادریس علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس سے نامزد کیا ہے۔

﴿ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴾ (مریم: ٥٦)

(اور اس کتاب میں ادریس علیہ السلام کا حال بیان کرو کہ وہ بڑے سچے نبی تھے۔)

حضرت مریم علیہا السلام جنہوں نے اللہ کی باتوں کے سچ ماننے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کیا۔اس وصیت سے ممتاز ہوئیں:

﴿ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ. ﴾ (مائدۃ: ٧٥)

(اور ان کی (عیسیٰ کی) ماں بڑی سچی تھیں۔)

حضرت یوسف علیہ السلام جو خواب کی تعبیر میں ایسے سچے نکلے کہ بندوں کی زبان سے صدیق کہلائے۔

﴿ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ ﴾ (یوسف: ٤٦)

(یوسف اے بڑے سچے۔)

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ سے صبر و شکر کا جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔تو خدا سے صادق الوعد (وعدہ کا سچا) کا خطاب پایا۔

﴿ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۔ ﴾

(مریم: ٥٤)

(اور اس کتاب میں اسماعیل کا ذکر کرو۔بلاشبہ وہ وعدے کے سچے اور بھیجے ہوئے نبی تھے۔)

خدا کی خوشنودی والی جنت جن لوگوں کو ملے گی۔ان میں وہ بھی ہوں گے جو دنیا میں دوسری صفتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے ساتھ سچائی اور راست بازی سے ممتاز تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ اَلصَّابِرِيْنَ وَ الصَّادِقِيْنَ ﴾ (آل عمران: ۱۸)

(صبر کرنے والے اور سچے لوگ۔)

اللہ نے جن لوگوں کے لیے اپنی مغفرت اور اجر عظیم کے وعدے کئے ہیں ان میں سچ بولنے والے بھی ہیں۔ اسلام و ایمان اور خدا کی فرمانبرداری کے بعد پہلا درجہ سچوں کا ہے۔ فرمایا:

﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَ الصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّاللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا. ﴾ (الاحزاب: ۳۵)

(بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور اللہ سے ڈرنے والے مرد اور اللہ سے ڈرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کو (گناہ سے) بچانے والے مرد اور بچانے والی عورتیں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔)

ان کے سچائی کے کاروبار کا صلہ دوسری زندگی میں ملے گا۔ اور وہاں یہ سچائی کامیابی کا ذریعہ بنے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَوْمَ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ﴾ (المائدہ: ۱۱۹)

(یہ دن ہے کہ سچے بندوں کو ان کا سچ کام آئے گا۔)

اس امتحان گاہ دنیا میں سچائی کی اہمیت اتنی بڑھائی گئی ہے کہ یہی نہیں کہ سچائی اختیار کرنے کے حکم پر حکم دیا گیا بلکہ یہ بھی تاکید آئی ہے کہ ہمیشہ سچوں کا ساتھ دو۔ سچوں ہی کی جماعت سے علاقہ اور رابطہ رکھو اور ان ہی کی صحبت میں رہو کہ ان کی سچائی کے اثر سے تم بھی سچے ہو۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جوتبوک کے سفر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ جا سکے تھے، ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کر کے جس سچائی کا ثبوت دیا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے خدا فرماتا ہے۔

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُو اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾ (توبہ: ۱۱۹)

(اے ایمان والو! خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔)

سچائی کی تین قسمیں ہیں (۱) زبان کی سچائی (۲) دل کی سچائی (۳) عمل کی سچائی۔

زبان کی سچائی تو ظاہر ہے کہ زبان سے صرف سچ ہی بولا جائے اور منہ سے کوئی بات سچائی کے خلاف نہ نکلے۔ ایسی سچائی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے جس کی تعریف قرآن وحدیث میں بہت آئی ہے اور دل کی سچائی کہ جو زبان سے کہا جائے دل میں اس کی تصدیق ہو، منافقت نہ ہو، اور عمل کی سچائی یہ ہے کہ جو زبان سے کہے اور دل سے تصدیق کرے اسکے مطابق عمل بھی کرے۔ ایسی سچائی انسان کو ہر گناہ سے باز رکھتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَ اِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَالْفُجُوْرُ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.)) ❶

”تم سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے جو آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ ہی کا قصد کرتا ہے۔ وہ اللہ کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ بولنے سے ہمیشہ بچتے رہو۔ کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کے راستہ پر چلاتا ہے یعنی دوزخ میں داخل کرا دیتا ہے اور جو آدمی ہمیشہ ہی جھوٹ بکتا رہتا ہے اور جھوٹ ہی اس کا مقصد ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔“

جھوٹ کا تفصیلی بیان آئندہ خطبہ میں آرہا ہے۔

صدیقیت نبوت کے بعد انسانیت کا سب سے بڑا مرتبہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ (نساء: ٦٩)

---

❶ بخاری کتاب الادب باب قولہ اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین مسلم کتاب البر والصلۃ باب قبح الکذب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو وہ (جنت میں) ان (مقبول بندوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیے۔ یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور (دوسرے) نیک بندے اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہیں۔)

سورۃ حدید میں ایمان کامل اور جانی و مالی جہاد کی بار بار دعوت کے بعد ارشاد ہے۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ﴾ (حدید: ١٩)

(اور جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں وہی صدیق ہیں۔)

اس سے معلوم ہوا کہ صدیقیت اس کامل ایمان کے ذریعہ نصیب ہوتی ہے جس سے عمل کبھی جدا نہیں ہو سکتا۔

غیبت

زبان کو بدزبانی، بدگوئی، بدکلامی سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ یعنی غیبت سے بچنا بہت ضروری ہے غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کسی کی برائی اس کی عدم موجودگی میں بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا:

((اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ قِیْلَ اَفَرَأَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِیْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَ اِنْ لَمْ یَكُنْ فِیْهِ فَقَدْبَهَتَّهٗ.)) ❶

”تم جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں صحابہ نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے مسلمان بھائی کا اس طرح ذکر کرنا کہ اسے ناگوار ہو۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو؟ آپ نے فرمایا اس کی موجودہ برائی کو بیان کرو گے تو غیبت ہوگی اگر وہ برائی اس میں موجود تو نہ ہو تم اس پر بہتان باندھو گے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

❶ مسلم کتاب البر و الصلة باب تحریم الغیبه

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○﴾ (الحجرات: ۱۱ - ۱۲)

(مسلمانو! مرد مردوں پر نہ ہنسیں (عجب نہیں کہ جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر ہنسیں۔ عجب نہیں (کہ جن پر ہنستی ہیں) وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو ایمان لانے کے بعد بدتہذیبی کا نام ہی برا ہے اور جو ان حرکات سے باز نہ آئیں تو وہی خدا کے نزدیک ظالم ہیں مسلمانو! (لوگوں کی نسبت) بہت شک کرنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ بعض شک گناہ میں داخل ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور تم میں سے ایک کو ایک کے پیٹھ پیچھے برا نہ کہے۔ بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تم کو گھن آئے۔ اللہ تعالیٰ سے تقویٰ کرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔)

ان آیتوں میں مسخرہ کرنے اور برے القاب سے یاد کرنے اور تجسس کرنے اور غیب کرنے سے منع کیا گیا ہے اور کہا گیا کہ غیبت کرنا اپنے بھائی کا گوشت کھانا ہے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کا گوشت کھانا پسند نہیں کرتا تو اسے چاہئے کہ اپنے بھائی کی غیبت بھی نہ کرے حدیثوں میں غیبت کی سخت مذمت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے معراج والی حدیث میں فرمایا کہ میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ بولے یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت نوچ کھاتے تھے یعنی اور ان کی عزت وآبرو لیتے تھے۔ ❶

اعمال اور اعمال کی جزا وسزا میں مناسبت ہوتی ہے۔ یہ لوگ چونکہ لوگوں کا گوشت نوچ کھاتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے تھے اس لیے عالم برزخ میں ان کی سزا یہ مقرر کی گئی ہے کہ خود اپنا گوشت نوچتے رہیں اور اسی معراج والی حدیث میں ہے کہ:

((وَنَظَرَ فِي النَّارِ فَإِذَا قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ الْجِيَفَ قَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ.)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے جہنم میں ایک گروہ کو مردہ لاش کھاتے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا جبرائیل

---

❶ ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبه (٤/ ٤٢٠) ❷ مسند احمد (١/ ٢٥٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبتیں کر کے ان کا گوشت کھاتے تھے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

((فَارْتَفَعَتْ رِيحٌ مُنْتِنَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُوْنَ.)) ❶

''کہ سخت بو پھیلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو، یہ کیسی بدبو ہے؟ آپ ہی نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبتیں کرتے ہیں۔''

اس حدیث میں ایک لطیف نکتہ یہ ہے کہ غیبت کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ دوسرے کے عیوب کی تشہیر کی جائے اس لیے جس طرح غیبت کرنے والے لوگوں کے عیوب کو عام طور پر پھیلاتے ہیں اسی طرح اس عمل کی نجاست وگندگی کی بدبو بھی دنیا میں پھیل کر لوگوں کو ان سے متنفر کرتی ہے۔ اسی نکتہ کو آپ نے دوسری حدیث میں بلاتشبیہ وتمثیل کے نہایت واضح طور پر بیان کیا۔ آپ نے فرمایا:

((يَامَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ قَلْبَهٗ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهٖ.)) ❷

''اے وہ لوگو! جو زبان سے تو ایمان لائے ہو لیکن ایمان تمہارے دلوں کے اندر جاگزیں نہیں ہوا ہے نہ مسلمانوں کی غیبت کرو نہ ان کے عیوب کی تلاش میں رہو کیونکہ جو شخص ان کے عیوب کی تلاش میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کے عیب کی تلاش کرے گا۔ اور اللہ جس کے عیب کی تلاش کرے گا خود اس کے گھر ہی کے اندر اس کو رسوا کر دے گا۔''

بہر حال مسلمان کی غیبت اور آبرو ریزی کرنی حرام ہے اور یہ غیبت زنا و بدکاری سے زیادہ سخت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے گناہ کے ستر دروازے ہیں اور سب سے آسان سود کا دروازہ یہ ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ اس نے اسلام کی حالت میں اپنی ماں سے زنا کیا ہو اور سود کا ایک درہم لینا چھتیس زنا کے گناہ سے بدتر ہے اور کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا ان سب گناہوں سے بدتر ہے۔ ❸

اس غیبت کی وجہ سے قبر میں سخت عذاب ہوتا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا

---

❶ مسند احمد (۳/ ۳۵۱)

❷ ابو داؤد کتاب الادب باب فی الغیبه (۴/ ۴۲۱)

❸ بیہقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جنہیں قبر میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا کہ دونوں قبر والوں کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کی غیبتیں کرتا تھا۔ ❶

جس طرح زندوں کی غیبت حرام ہے اسی طرح سے مردوں کی بھی غیبت ناجائز ہے۔ غیبت کا مطلب یہی ہے کہ کسی کا عیب جو اس میں موجود ہو دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے اس میں ہر عیب داخل ہے غیبت کا دائرہ بہت وسیع ہے، غیبت زبان سے بھی ہوتی ہے۔ آنکھ سے بھی ہوتی ہے، ہاتھ پاؤں سے بھی ہوتی ہے۔ کسی شخص کی نقل کرنا توہین کے طور پر کہ اندھا ہے، لنگڑا ہے، لولا ہے تو یہ بھی غیبت میں شامل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو تاہ قد کی نقل کی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ایک ایسی بات کہہ دی کہ۔

((لَوْ مُزِجَتْ بِمَآءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ .)) ❷

''اگر اس بری بات کو دریا کے پانی میں ملایا جائے تو دریا کے پانی کو متغیر کر دے گا''۔

یعنی یہ کلمہ ایسا تلخ ہے کہ اپنی تلخی کی وجہ سے دریا کے شیریں پانی کو تلخ بنا دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو پستہ قد کہنا بھی غیبت میں شامل ہے اس طرح چشم و ابرو کے اشارے سے کسی کے عیب کی پردہ دری کرنا بھی غیبت ہے اور قرآن مجید نے متعدد آیتوں میں غیبت کے ان ہی مخفی طریقوں کی برائی بیان کی۔

﴿ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ﴾ (قلم: ١١)

(لوگوں پر آوازیں کسا کرتا ہے (اِدھر کی اُدھر اُدھر کی اِدھر) چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔)

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ ﴾ (همزه: ١)

(ہر شخص جو (لوگوں کی) عیب چینی کرتا اور ان پر آواز کستا ہے اس کی بھی بڑی تباہی ہے۔)

ان آیتوں میں غیبت کے جن مخفی اور دلخراش طریقوں کی مذمت کی گئی ہے۔ ان کی توضیح ترجمہ سے نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لیے اہل لغت کی تصریحات پیش نظر رکھنی چاہئیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) ھمز سامنے اور لمز پیٹھ پیچھے برائی کرنا (۲) ھمز خاص طور پر لوگوں کے نسب کی برائی کرنا۔ (۳) ھمز ہاتھ کے اشارے سے اور لمز زبان سے غیبت کرنا (۴) ھمز زبان سے اور لمز آنکھ کے اشارے سے غیبت کرنا (۵) برے الفاظ سے ہم نشینوں کی دل آزاری کرنا (۶) لمز آنکھ، ہاتھ، سر اور ابرو کے اشارے سے ہم نشینوں کی برائی بیان کرنا۔ اس تشریح سے معلوم ہوگا کہ غیبت کا دائرہ کہاں تک وسیع ہے۔

---

❶ بخاری کتاب الوضوء باب من الكبائر ان لا يستتر من بوله

❷ ابوداوٗد کتاب الادب باب في الغيبه (٤/ ٤٢٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جس کے سامنے کسی کی غیبت کی جائے اسے چاہیے کہ اس کے سننے میں دلچسپی نہ لے تا کہ گناہ میں شریک نہ ہو بلکہ جس کی غیبت کی جارہی ہے اس کا دفاع کرے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

''یعنی جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے جہنم کو دور کر دیں گے۔''

بعض صورتوں میں غیبت مباح ہے

مظلوم ظالم کے عیبوں کو دوسروں کے سامنے اس لیے بیان کرسکتا ہے تا کہ دوسرے لوگ اس کے عیبوں سے واقف ہوکر ہوشیار رہیں اس سے توہین وتذلیل مقصود نہیں ہے بلکہ لوگوں کی خیر خواہی مقصود ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باریابی کی اجازت طلب کی آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ اپنے خاندان میں کسی قدر برا شخص ہے۔ لیکن جب وہ پاس آیا تو آپ نے اس سے نہایت لطف و کرم سے گفتگو کی۔ ❶

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ﴾ (نساء: ١٤٨)

(اللہ تعالیٰ کسی کی برائی کو پسند نہیں کرتا۔ مگر مظلوم ظالم کی برائی بیان کرسکتا ہے۔)

اگر کوئی شخص دینی معاملات میں دروغ گوئی سے کام لے تو اسکے عیبوں کو اس غرض سے ظاہر کیا جائے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ شخص غیر معتبر ہے اس سے دین کی حفاظت مقصود ہے کسی کی توہین مقصود نہیں ہے۔

گالی دینا

کسی کی آبروریزی کرنا اور سب وشتم کرنا بہت بری بات ہے یہ لڑائی جھگڑے کی جڑ ہے حجۃ الوداع کے خطبہ میں آپ نے فرمایا تھا کہ

((فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ بَيْنَكُمْ.)) ❷

''تمہارا خون اور تمہارا مال اور تمہاری عزت آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں''۔

یعنی مسلمان پر مسلمان کا خون گرانا حرام ہے کوئی کسی کو بلا وجہ نہ مارے اور نہ کسی کا مال چرائے اور نہ کسی

❶ بخاری کتاب الادب باب مایجوز من اغتیاب اھل الفساد و الریب.

❷ بخاری کتاب الحج باب خطبة ایام منی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی بے عزتی کرے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.)) ❶

”مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو مار ڈالنا کفر ہے۔“

اور کسی کو کافر و فاسق کہہ کر گالی دینا بھی بہت برا ہے اگر وہ اس کا مستحق نہیں ہے تو کہنے والا خود ہی کافر و فاسق بن جاتا ہے آپ نے فرمایا

((لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا رُدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ.)) ❷

”کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فسق کی تہمت نہ لگائے اور نہ کفر کی اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو اس کلمہ کا گناہ اسی کہنے والے پر لوٹ جاتا ہے۔“

یعنی اگر وہ کافر نہیں ہے تو خود کافر بن جاتا ہے اور اگر وہ فاسق نہیں ہے تو خود فاسق بن جاتا ہے اور گالی دینے میں جو شخص پیش قدمی کرے گا گنہگار ہوگا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ.)) ❸

”جو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیتا ہے۔ تو دونوں کی گالیوں کا گناہ اسی پر پڑتا ہے جس نے پہلے گالی دی ہے جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔“

اگر یہ گالی گلوچ دینے والا اور بے ہودہ بکواس کرنے والا بدترین شخص ہے۔ قیامت کے روز بھی بدترین لوگوں میں ہوگا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا اتِّقَاءَ فُحْشِهِ.)) ❹

”قیامت کے روز خدا کے نزدیک بلحاظ قدر و منزلت سب لوگوں سے بدتر وہ شخص ہوگا جس سے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے کنارہ کشی کریں۔“

---

❶ بخاری کتاب الایمان باب خوف المومن ان یحبط عملہ وھو لا یشعر
مسلم کتاب الایمان باب بیان قولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق

❷ بخاری کتاب الادب باب ما ینھی عن لسباب و اللعن

❸ مسلم کتاب البر و الصلة باب النھی عن السباب

❹ بخاری کتاب الادب باب ما یجوز من الاغتیاب اھل الفساد و الریب
مسلم کتاب البر و الصلة باب مداراة من یتقی فحشه

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور صحیحین کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جس سے لوگ اس کی بدزبانی سے محفوظ رہنے کے لیے کنارہ کشی کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ.)) ❶

''قیامت کے روز مومن کے ترازو میں سب سے زیادہ بھاری چیز نیک خوئی ہوگی بے شک اللہ تعالیٰ بیہودہ گو (اور) حدادب سے تجاوز کرنے والے کو دشمن رکھتا ہے۔''

شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ کسی کی گالی کا جواب گالی سے نہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے اوصاف میں فرمایا ہے:

﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴾ (الفرقان: ٦٣)

(رحمان کے سچے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔)

یعنی جب جاہل لوگ ان سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں اور سوائے بھلی بات کے گندی باتوں سے اپنی زبان آلودہ نہیں کرتے جیسے کہ رسول خدا ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جوں جوں دوسرا آپ پر تیز ہوتا آپ اتنے نرم ہوتے یہی وصف قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوا ہے۔

﴿ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ ﴾ (القصص: ٥٥)

(مومن لوگ بیہودہ باتیں سن کر منہ پھیر لیتے ہیں۔)

پس یہ فرمان ہے کہ اپنی زبان کو گندا نہیں کرتے، برا کہنے والے کو برا نہیں کہتے۔ سوائے بھلے کلمے کے زبان سے اور کوئی لفظ نہیں نکالتے۔ عیاض بن جمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک معمولی انسان مجھے گالی دیتا ہے تو کیا میں اس گالی کا بدلہ لے سکتا ہوں آپ نے فرمایا:

((اَلْمُسْتَبَّانِ شَیْطَانَانِ یَتَهَاتَرَانِ وَیَتَکَاذَبَانِ.)) ❷

''گالی دینے والے دو جھوٹے بکواسی شیطان ہیں۔''

---

❶ ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی حسن الخلق (٣/ ١٤٥)

❷ مسند احمد: ٤/ ١٦٢، ابن حبان (٥٦٩٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا۔

((اِعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَاتَسُبَّنَّ اَحَدًا فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ لَاتَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ اِيَّاكَ وَ اِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَ اِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَ عَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.)) ❶

”مجھے نصیحت اور وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو چنانچہ میں نے اس نصیحت کے بعد نہ کسی آزاد کو گالی دی نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ کو اور نہ کسی بکری کو۔ آپ نے فرمایا کسی نیکی اور بھلائی کو معمولی مت سمجھو اور اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات چیت کرو یہ بھی بھلائی سے ہے اور اپنی لنگی کو آدھی پنڈلی تک رکھو۔ اگر اس سے زیادہ کرنا چاہتے ہو تو ٹخنے تک اور ٹخنے کے نیچے کپڑا لٹکانے سے بچو۔“

کیونکہ یہ تکبر میں سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اگر تمہیں کوئی گالی دے اور عار و شرم دلائے تو تم اپنی معلومات کی بنا پر اسے شرم مت دلاؤ۔ کیونکہ اس کا وبال اسی کے اوپر رہے گا۔

اخلاقی حیثیت سے کسی کو گالی دینا مناسب نہیں ہے نہ انسان کو نہ حیوان کو اور نہ زمانہ کو آپ نے فرمایا:

((لَاتَسُبُّو الدَّهْرَ.)) ❷

”زمانے کو گالی مت دو۔“

اللہ تعالیٰ زمانے کو ردو بدل کرتا رہتا ہے۔

آپ نے فرمایا:

((لَاتَسُبُّوا الدِّيكَ فَاِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلٰوةِ.)) ❸

”مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کے لئے اٹھاتا ہے۔“

بدزبانی اور فحش گوئی ہر حال میں بری ہے بدزبان آدمی ہمیشہ بھلائیوں سے محروم رہتا ہے اور لوگ اس

---

❶ ابوداؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار (٤/ ٩٩)
ترمذی کتاب الاستیذان باب ماجاء فی کراھیة ان یقول علیك السلام مبتداء

❷ بخاری کتاب الادب باب لا تسبو الدھر، مسلم کتاب الفاظ من الادب وغیرہ

❸ ابوداؤد کتاب النوم باب فی الدیك و البھائم (٤/ ٤٨٧)، ابن حبان (١٩٩٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے ملنا جلنا چھوڑ دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز سب سے برا شخص وہ ہے کہ جس کی بدزبانی سے لوگ ملنا جلنا چھوڑ دیں۔ ❶

اور فرمایا بدزبانی جس چیز میں پائی جاتی ہے اس کو بدنما بنادیتی ہے اور حیا جس چیز میں پائی جاتی ہے اس کو زینت دار بنادیتی ہے۔ ❷

چونکہ بدزبانی اور گالی گلوچ سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

لعن طعن

لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور ہونے اور ہٹانے کے ہیں جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں بددعا کرتا ہے کہ خدا کی رحمت سے دور ہو۔

بلاوجہ کسی انسان یا حیوان پر یا کسی اور چیز پر لعنت کرنا اور بددعا کرنا اچھا نہیں ہے جس کے اوپر لعنت کی بددعا کی گئی ہے اگر وہ لعنت کا مستحق نہیں ہے تو وہ لعنت لوٹ کر لعنت کرنے والے پر پڑ جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءَ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاخُذُ يَمِيْنًا وَ شِمَالاً فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ اَهْلًا وَ اِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا.)) ❸

"جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے۔ یہ تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے سو آسمان کے دروازے اس کے آگے بند کردیئے جاتے ہیں جب آسمان کی طرف چڑھنے کا کوئی راستہ اسے نہیں ملتا۔ تو وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے آگے سے بند کردیئے جاتے ہیں۔ تو زمین میں گھسنے کا بھی کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ لعنت دائیں بائیں طرف پھرتی ہے ادھر بھی اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ لعنت اس شخص پر لوٹ آتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ اس لعنت کا مستحق ہے اور اگر وہ اس لعنت کا مستحق نہیں ہے تو وہ لعنت، لعنت کرنے والے پر لوٹا دی جاتی ہے۔ (اور لعنت کرنے والا اپنے ہی الفاظ سے ملعون ہوجاتا ہے)"

---

❶ بخاری کتاب الادب باب المداراۃ مع الناس، مسلم کتاب البر و الصلۃ باب مداراۃ من یتقی فحشہ.

❷ ترمذی کتاب البر و الصلۃ باب ماجاء فی الفحش (۳/ ۱۳۷)

❸ ابوداؤد کتاب الادب باب فی اللعن (۴/ ۴۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حدیث کا مطلب بالکل صاف ہے کہ جب کوئی کسی پر قہر الٰہی کی بدعا کرتا ہے۔تو وہ لعنت نہایت تیزی کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ جب ادھر جانے کا اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو زمین پر اتر آتی ہے اور جب زمین میں اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو اِدھر اُدھر پھرتی ہے اور جب اسے کہیں راستہ نہیں ملتا تو مجبوراً اسی پر لوٹ آتی ہے جس پر کی گئی بشرطیکہ وہ اس لعنت کا مستحق ہو۔ اگر وہ اس لعنت کے لائق نہیں تو لعنت کرنے والے پر لعنت لوٹ آتی ہے اور یہ لعنت کرنے والا خود اپنی ہی لعنت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ سچ ہے۔ چاہ کن را چاہ درپیش۔ اس لیے ہر ممکن طریقے سے کسی پر لعنت مت بھیجو۔ یہ سنگین جرم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ .)) ❶

''کسی کے اوپر اللہ کی لعنت مت بھیجو۔ اور نہ بدعا کرو خدا کے غصے کے ساتھ اور نہ جہنم کی آگ کے ساتھ۔''

کیونکہ اگر وہ اس بدعا کا مستحق نہیں ہے تو بدعا کرنے والا اس بدعا کا مستحق ہو جائے گا۔ حضرت جرموز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ تو آپ نے فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تم کسی پر لعنت نہ کرو۔ ❷

حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور ایک انصاریہ عورت اونٹنی پر سوار تھی۔ اس نے اونٹنی کو جھڑکا اور لعنت بھیجی رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا کہ جو اونٹنی پر سامان ہے اتار لو اور اس کو آزاد کر دو۔ کیونکہ اس پر لعنت پڑ چکی ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس اونٹنی کو دیکھا ادھر ادھر ماری پھرتی ہے کوئی اسے نہیں چھوتا۔ ❸

آپ نے فرمایا ماں باپ پر لعنت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ماں باپ پر بھلا کون لعنت کرے گا؟ تو آپ نے فرمایا:

((يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَ يَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ .)) ❹

''کسی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ بھی اس کے باپ کو گالی دے گا۔ اس کی ماں کو گالی دے گا تو وہ

---

❶ ابو داؤد الطیالسی (۹۱۱)-- ابو داؤد کتاب الادب باب فی اللعن (۴/ ۴۳۰)

❷ طبرانی کبیر (۲/ ۲۸۳) (۲۱۸۱)

❸ مسلم کتاب البر و الصلہ باب النہی عن اللعن الدواب وغیرھا (۲/ ۳۲۳)

❹ بخاری کتاب الادب باب لا یسب الرجل والدیہ- مسلم کتاب الایمان باب الکبائر و اکبرھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بھی اس کی ماں کو گالی دیگا۔"

تو گویا اس نے اپنے ماں باپ کو برا بھلا کہا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کامل مومن تو نہ کسی پر طعن کرتا ہے اور نہ کسی پر لعنت کرتا ہے نہ زبان درازی کرتا ہے۔ ❶

اسی طرح آپ نے فرمایا:

((لَا يَكُوْنُوْنَ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَآءَ وَلَا شُهَدَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) ❷

"یعنی کسی پر لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ کسی کی سفارش کر سکیں گے اور نہ کسی کی گواہی دے سکیں گے۔"

بہر حال ان تمام حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پر لعن طعن کرنا برا ہے اور کوئی اپنے برے کارناموں کی وجہ سے لعنت کا مستحق ہے تو لعنت کرنا بھی جائز ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے قبر پرست یہود و نصاریٰ کے متعلق فرمایا۔

((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا.)) ❸

"یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے ڈراتے تھے اس چیز سے جو انہوں نے کیا۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس بیان سے آپ اپنی امت کو (قبر پرستی کے) اس لعنتی فعل سے روکنے کے لئے متنبہ کرتے ہیں (الحدیث) معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدے کرنے والے لائق لعنت ہیں اور وہ ضرور ملعون ہیں بزبان رسول کریم ﷺ۔

((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ نِ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَّسَاجِدَ.)) ❹

"ان لوگوں پر خدا کا سخت تر غضب نازل ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدیں (سجدہ گاہیں اور عبادت گاہیں) بنالی ہیں۔"

خدا کے نافرمانوں اور کافروں اور یہود و نصاریٰ اور مکاروں اور دھوکہ بازوں پر لعنت کرنا قرآن کی رو

---

❶ ترمذی کتاب البر والصلۃ (۳/ ۱۳۸)

❷ مسلم کتاب البر والصلۃ باب النهی عن اللعن الدواب وغیرها (۲/ ۳۲۳)

❸ بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ و وفاته.

❹ مؤطا مالک باب جامع الصلاۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے جائز ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴾ (مائدہ: ۷۸)

(بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا۔ ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی بدعا سے خدا کی طرف سے ان پر لعنت کی گئی یہ لعنت ان پر اس لئے آئی کہ وہ نافرمانی کرنے اور حدیں پھاندنے والے تھے۔)

اسی طرح قرآن مجید میں مشرکوں، کافروں، منافقوں، یہودیوں، اور عیسائیوں کی خدا سے سرکشی، بغاوت، کفر، طغیان، انکار، نافرمانی اور دین سے ٹھٹھا مخول، مذاق استہزاء، احکام الٰہی میں تحریف وتبدیل، کانٹ، چھانٹ، حیلہ سازیوں اور فریب کاریوں کی وجہ سے ان پر بکثرت لعنت اور پھٹکار آئی ہے اور اس لعنت و پھٹکار کے تذکرہ سے امت محمدیہ کو سبق سکھانا مقصود ہے کہ جو بھی افعال مذکورہ کا مرتکب ہوگا وہ پھٹکار کا سزاوار قرار پائے گا اور آپ نے متعدد حدیثیں پڑھی ہیں کہ جن میں کسی کو پھٹکارنے اور اس پر لعنت کرنے کی ممانعت آئی ہے اور قرآنی آیات اور بعض احادیث میں کافروں اور یہودیوں وغیرہ پر لعنت بھیجی گئی ہے یہ دونوں باتیں کوئی متضاد چیز نہیں ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی لعنتی فعل کا مرتکب ہو جاتا ہے تو ارتکاب کے بعد اسے ملعون کہنا روا ہے جیسے یہودی ارتکاب جرائم کے بعد ملعون قرار دیے گئے اور لعنت کے لائق کاموں کو کرنے کے بغیر کسی کو پھٹکارنا یا اس پر لعنت بھیجنا سخت منع ہے استثناء قرآنی کے سوا ملعون کہنا بڑا گناہ ہے۔ (ملخص از ریاض الصالحین)

کافر وفاسق بنانا

بلاضرورت کسی مسلمان کو کافر اور فاسق کہنا جائز نہیں ہے یہ بھی ایک قسم کا جھوٹ ہے اگر وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا.)) ❶

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے تو دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے۔"

اور اس کافر کہنے کا اتنا گناہ ہے جتنا اس کے قتل کرنے کا گناہ ہے آپ نے فرمایا:

((مَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ.)) ❷

❶ صحیح بخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل فھو کما قالہ

❷ صحیح بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کو''کافر'' کہتا ہے تو اس کا گناہ اس کے قتل کے برابر ہے۔''

اور خود کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:

((لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْهِ بِالْکُفْرِ اِلَّا رُدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذٰلِكَ.)) ❶

''کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو نہ فسق کی تہمت لگائے اور نہ کفر کی اس لیے کہ (تہمت لگانے سے) کلمہ فاسق و کفر پھر آتا ہے تہمت کنندہ پر اگر وہ اس کے لائق نہیں۔''

یعنی اگر کسی کو فاسق کی تہمت لگائی اور وہ فاسق نہیں ہے تو خود ہی فاسق ہوا۔ اور اگر کسی کو کافر کہا اور وہ کافر نہیں ہے تو کہنے والا آپ کافر ہو گیا آنحضرت ﷺ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر الزام اور تہمت لگانے سے روک رہے ہیں تاکہ فضائے اخلاق تفسیق و تکفیر کی گندی ہوا سے خراب نہ ہو۔

ہنسی اڑانا

نازیبا ہنسی و مذاق کرنا اور مسخرہ کرنا بھی خراب عادت ہے اس سے بھی بعض لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے اس لیے قرآن وحدیث میں نازیبا ہنسی کی ممانعت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ج وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥﴾

(الحجرات:۱۱)

(مسلمانو! مرد، مردوں پر نہ ہنسیں۔ عجب نہیں کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں، عورتوں پر ہنسیں۔ عجب نہیں کہ (جن پر ہنستی ہیں وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے پر طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کا نام دھرو ایمان لائے نے کے بعد بدتہذیبی کا نام ہی برا ہے اور جو (ان حرکات سے) باز نہ آئیں تو وہی خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔)

مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا اور ان کا مذاق اڑانا اچھا نہیں ہے۔ ممکن ہے جن کا مذاق اڑایا جارہا ہے وہ اللہ کے نزدیک اچھے ہوں اور یوں بھی بلا ضرورت ہنسنا سخت دلی کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری کتاب الادب باب ما ینهی عن السباب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((لَا تُكْثِرُوا الضِّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ .)) ❶

"زیادہ مت ہنسو۔ کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔"

آپ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا .)) ❷

"خدا کی قسم اگر تم ان باتوں کو جان لیتے جن کو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔"

ہنسی مذاق سے کسی کی چیز کو لے لینا اچھا نہیں ہے آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

((لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا .)) ❸

"کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامان کو نہ ہنسی مذاق سے لے اور نہ سچ مچ لے۔"

اس لیے اس سے مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہے اور مسلمان کو تکلیف دینا جائز نہیں ہے مندرجہ ذیل ایک لمبی حدیث فائدے کے لئے لکھتے ہیں اس کو زبانی یاد کر کے ایک لائحہ عمل بنا لو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

((يَارَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي قَالَ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهَا زَيْنٌ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَّكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ وَإِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ .)) ❹

"یارسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہو اور اس کے حکموں پر چلو اور جس سے منع کیا ہے اس سے بچتے رہو۔ ایسا کرنے سے تمہارے سارے کام سنور اور سدھر جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور کچھ زیادہ نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا تم قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی کو لازم پکڑ لو، یعنی قرآن مجید پڑھتے رہو اور ذکر خدا بھی کرتے رہو جب تم یہ کام کرو گے تو آسمان میں

---

❶ ترمذی کتاب الزھد (۳/ ۲۵۷) مسند احمد (۲/ ۳۱۰)

❷ بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ لو تعلمون ما اعلم

❸ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء لایحل لمسلم ان یدوع مسلما (۳/ ۲۸۶)

❹ ابن حبان (۳۶۱) مسند احمد (۵/ ۲۶۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تمہارا تذکرہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارا ذکر خیر فرشتوں کے سامنے کرے گا اور فرشتے بھی تمہارے لیے نیک دعائیں کریں گے اور زمین میں نور معرفت ویقین اور ہدایت کے ظہور کا سبب ہوگا میں نے عرض کیا اور زیادہ نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ بنا دیتی ہے اور چہرے کے نور کو کھو دیتی ہے اور اس کی رونق کو زائل کر دیتی ہے میں نے کہا اور زیادہ نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا تم حق کہہ دیا کرو اگرچہ لوگوں کو تلخ اور ناگوار معلوم ہو۔ میں نے عرض کیا اور زیادہ نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا۔ اللہ کے دین کے اظہار کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈرو۔"

خاموشی

اللہ تعالیٰ نے تمہیں زبان اس لیے دی ہے کہ ضرورت کے وقت اس سے کام لو اور نیک و فائدے کی باتوں میں استعمال کرو نہ کہ اس سے بری باتیں نکالو۔ یا اس سے کسی کو ستاؤ جو بات زبان سے نکالتے ہو فرشتے اس کو لکھ لیتے ہیں اور قیامت کے روز وہ خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ (سورة ق: ١٨)

(انسان کی زبان سے جو لفظ نکلتا ہے فرشتے اس کو نوٹ کر لیتے ہیں۔)

اگر ضرورت سے زیادہ بولو گے تو اس میں تمہاری پکڑ ہوگی حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ اٰدَمَ فِيْ لِسَانِهٖ.)) ❶

"ابن آدم کے زیادہ تر گناہ زبان کی وجہ سے ہوتے ہیں۔"

حکایت

جنگ احد میں ایک نوجوان صحابی شہید ہو گئے تھے اس کی اماں اس کے پاس آئیں تو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے پتھر بندھا ہوا تھا۔ ان کی ماں نے ان کے چہرے سے مٹی صاف کر کے کہا۔

((هَنِيْئًا لَّكَ يَا بُنَيَّ الْجَنَّةُ.))

"میرے پیارے بیٹے تجھے جنت مبارک ہو۔"

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَايُدْرِيْكِ لَعَلَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ وَ يَمْنَعُ مَالَا يَضُرُّهٗ.)) ❷

---

❶ طبرانی و بیہقی ❷ مسند ابو یعلی (٤/ ٤٠٤) ١٩/١١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"تجھے کیا معلوم کہ شاید وہ فضول باتیں کرتا ہو یا غیر نقصان دہ چیزوں کو روک لیتا ہو۔ یعنی ان دونوں چیزوں کا حساب ہوگا ممکن ہے کہ اس میں اس کی گرفت ہو جائے۔"

اگر تم اپنے اسلام میں خوبی وخلوص چاہتے ہو تو طویل اور فضول گوئی سے کنارہ کشی اختیار کرو اور ضرورت سے زیادہ مت بولو۔ بلکہ خاموش رہو۔ خاموش اور چپ رہنے میں بہت سی آفتیں دور ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَمَتَ نَجَا.)) ❶

"جو چپ رہے گا وہ بہت سی بلاؤں سے بچا رہے گا۔"

خاموشی سے دل و دماغ روشن رہتے ہیں۔ عقل تیز ہوتی ہے ذکر وفکر کا مادہ پیدا ہوتا ہے اچھی اچھی باتیں ذہن میں آتی ہیں اور عمل کی رغبت ہوتی ہے کیونکہ زیادہ بولنے والے عموماً بے عمل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ.﴾ (النساء: ١١٤)

(زیادہ سرگوشیوں میں بھلائی نہیں۔ مگر جس نے صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ یا نیک کام کرنے کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا حکم دیا۔ تو ان چیزوں میں بھلائی اور فائدہ ہے۔)

اور جب کوئی بات بولنا ہو تو سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے بغیر سوچے سمجھے بولنے میں خفت وندامت ہوتی ہے اور لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ.)) ❷

"بے سوچے سمجھے بندہ اللہ کی ناخوشی کی ایسی بات کہہ جاتا ہے جس سے وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔"

اور جب غور وفکر کے بعد اچھے لفظوں میں بات ادا کرو گے تو دنیا میں بڑی شاباشی وتعریف اور آؤ بھگت ہوگی۔ اور خدا بھی خوش ہوگا۔ بات ہی سے تمہاری خوبی اور اچھائی معلوم ہوگی۔

علامہ شیرازی نے کیا خوب فرمایا:

---

❶ ترمذی ٣/ ٣١٧ کتاب صفة القيامة- و دارمی ٢/ ٣٨٧ كتاب الرفائق باب في الصمت

❷ صحیح البخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان رقم الحدیث ٦٤٧٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

جب تک آدمی بات نہیں کرتا اس کی بھلائی برائی چھپی رہتی ہے۔

اور بات کرنے کے بعد اس کی برائی بھلائی معلوم ہو جاتی ہے اگر اچھی بات کہی ہے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ نیک آدمی ہے۔ بری بات کہی ہے تو پتہ چل جائے گا کہ یہ نادان اور خراب آدمی ہے۔

علامہ شیرازی فرماتے ہیں:

مزن بے تامل بگفتار دم نکوگوئی گر دیر گوئی چہ غم

یعنی کوئی بات بے سوچے سمجھے نہ کہو اگر اچھی بات دیر میں کہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔

کلام کے موقع پر چپ رہنا اچھا نہیں ہے

یہ حقیقت ہے کہ ہر وقت بک بک کرنا اور فضول گوئی کرنا برا ہے۔ لیکن کلام کے وقت چپ رہنا اس سے بھی برا ہے زبان اسی لئے دی گئی ہے کہ ضرورت پر استعمال کی جائے اگر ضرورت کے وقت مقفل رکھی جائے۔ تو تم میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں رہیگا۔ اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق بات کہو ورنہ خاموش رہو۔ وعظ و نصیحت ضرورت پر کہنا کار خیر ہے۔ کیونکہ جتنا ثواب عمل کرنے والے کو ہوگا۔ اتنا ہی ثواب بتانے والے کو ملے گا۔

بات چیت میں عدل و انصاف اور سچائی کو نہ چھوڑو۔ حق اور منصفانہ بات چیت کرنے میں مت جھجکو۔ اگر انصاف اور سچی بات کہنے سے رکو گے تو قیامت کے دن تمہاری گرفت ہوگی۔ اگرچہ مخاطب کتنا ہی بڑا شخص کیوں نہ ہو۔ اس کی پرواہ نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَآئِرٍ.)) ❶

''ظالم بادشاہ اور حکمران کے سامنے حق اور ثابت شدہ بات کہہ دینا سب سے بڑا جہاد ہے۔''

لیکن لب و لہجہ تلخ ہرگز نہ ہو۔ بات چیت کے وقت دل و دماغ اپنے قابو میں رکھو۔ مخاطب اگر تمہاری طبیعت کے خلاف گفتگو کر رہا ہو تو اس کی گفتگو سے تنگ دل نہ ہو۔ اور نہ ملول خاطر ہو، اور نہ طیش و غصے میں آؤ۔ اور خوش روئی اور پوری توجہ سے سنو۔ پھر معقول و مہذب طریقے اور نرم آواز سے اس کی تائید و تردید کرو۔ غصے کے لب و لہجہ میں بات کرنا عقل مندوں کا کام نہیں ہے۔

❶ مسند احمد: ۳/ ۱۹ وابوداؤد: ۲/ ۱۷ کتاب الملاحم باب الامر والنهي

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بات چیت میں چھوٹے بڑے کا خیال رکھو

بڑوں کو بڑے خطاب سے مخاطب کرو' کوئی لفظ ان کی شان کے خلاف نہ کہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

((كَبِّرُوا الْكُبْرَ.)) (بخاری و مسلم) ''بڑوں کی تعظیم کرو۔''

اور جو بڑوں کی تعظیم نہیں کرے گا وہ پکا مسلمان نہیں ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.)) (ترمذی حسن لغیرہ)

''نہیں ہے ہماری جماعت سے وہ شخص جو ہمارے چھوٹوں پر رحم وشفقت نہ کرے اور نہ ہمارے بڑوں کی عزت وتعظیم وتکریم کرے اور نہ ترغیب دے لوگوں کو بھلائی کی اور نہ منع کرے منکرات و محظورات شرعیہ سے۔''

اگر بڑے مرتبہ کے لائق ہے تو بڑے مرتبہ پر رکھو اور اگر چھوٹے مرتبہ کے لائق ہے تو چھوٹے مرتبہ پر رکھو۔ بہرحال بات چیت میں بڑوں کا لحاظ ضرور ہونا چاہئے۔ جب تم دوسروں سے ادب سے بات چیت کرو گے تو دوسرا بھی تم سے ادب سے بات چیت کرے گا اور جب تم دوسروں کا ادب کرو گے تو دوسرے بھی تمہارا ادب واحترام کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُّكْرِمُهُ.))

(ترمذی)

''جو جوان کسی بوڑھے کی بزرگی کی وجہ سے عزت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت ایسے آدمی کو مقرر فرمادے گا جو اس کی عزت کرے گا۔''

بوڑھے بزرگ کی عزت کرنا خدا کی عزت کرنا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ غَيْرُ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ وَ إِكْرَامُ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.))

''بوڑھے بزرگ اور قاری حافظ قرآن اور منصف بادشاہ کی عزت سے خدا خوش ہوتا ہے اور ان کی عزت کرنا ... (ابوداؤد حسن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لہٰذا بڑوں کی عزت کرنا فرض ہے۔ ادب کرنے سے تمہیں بہت فائدہ ہوگا (۱) سب خوش رہیں گے (۲) تمہاری عزت کریں گے اور ضرورت کے وقت تمہاری امداد کریں گے۔

ادب کرنے والے بڑے نصیب ور ہوتے ہیں اور بے ادب ہمیشہ ذلیل وخوار رہتے ہیں۔ ان کو برا سمجھتے ہیں یہ مثل مشہور ہے۔ باادب بانصیب' بےادب' بےنصیب۔

خوش کلامی

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی سے گفتگو کرو تو نہایت میٹھی اور دل خوش کن باتیں کرو۔ تاکہ سننے والا تمہاری بات چیت سے خوش ہو اور تمہاری محبت اس کے دل میں بیٹھ جائے ترش روئی اور سخت کلامی سے بچتے رہو۔ ''زبان شیریں ملک گیری'' پر ہمیشہ عمل کرتے رہو اور جو بات کہو اچھی کہو۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ. ﴾ (البقرة: ٨٣)

(لوگوں سے اچھی بات کہو۔ اور نماز وزکوۃ ادا کرتے رہو۔)

اچھی بات سے مطلب یہ کہ کام ونصیحت اور فائدے کی بات کہو یہی انسانیت کا سب سے بڑا طرہ امتیاز ہے۔ اور نیک لوگوں کی پہچان ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴾ (بنی اسرائیل: ٥٣)

(اے پیغمبر! میرے نیک بندوں سے کہہ دو کہ وہ بات چیت کریں جو سب سے اچھی ہو بے شک شیطان دشمنی ڈالتا ہے آپس میں۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔)

آیت کے پچھلے حصہ میں دعوے کی دلیل بھی دے دی گئی ہے کہ خوش گوئی اور خوش کلامی آپس میں میل ملاپ پیدا کرتی ہے اور بدگوئی و بدکلامی آپس میں جھوٹ پیدا کرتی ہے جو شیطان کا کام ہے۔ وہ اس کے ذریعے سے لوگوں میں غصہ، نفرت، حسد، اور نفاق کے بیج بوتا ہے اس لیے اللہ کے بندوں کو چاہئے کہ نیک بات بولیں، نیک بات کہیں، اچھے لہجے میں کہیں اور نرمی سے کہیں کہ آپس میں میل ملاپ اور مہر ومحبت پیدا ہو خوش کلامی، کرنے والا خدا کا اور رسول کا محبوب ہے اور جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہے۔

((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةً يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَ بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ لِمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ بَاتَ قَائِمًا وَ النَّاسُ نِيَامٌ.)) (طبرانی)

''جنت میں ایسے صاف ستھرے کھڑکی دار محلات ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے صاف دکھائی دیتا ہے۔ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جنت کس کو ملے گی؟ تو آپ نے فرمایا جس کے خوش کلامی کی ہو اور غریبوں کو کھانا کھلایا ہو اور اس وقت نماز پڑھی ہو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔''

معلوم ہوا کہ خوش کلامی جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا ''اچھی بات صدقہ ہے'' یعنی جس طرح صدقہ دے کر کسی غریب کی حاجت روائی اور دل جوئی کی جاتی ہے اسی طرح زبان کی مٹھاس سے اس کے زخموں پر پھاہا رکھا جاسکتا ہے اور سچی سعی وسفارش سے اس کو مدد پہنچائی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں کو اسی بات کی تعلیم دی ہے کہ لوگوں سے نرم زبان اور خوش کلامی سے پیش آئیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ.﴾

(آل عمران: ١٥٩)

(اللہ کی رحمت کے سبب سے تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تم مزاج کے اکھڑ اور دل کے سخت ہوتے تو یہ لوگ تمہارے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے۔)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو جب نبی بنا کر بھیجا تو فرمایا:

﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾ (طٰهٰ: ٤٤)

(سو تم دونوں اس سے نرم بات کہنا شاید وہ نصیحت پائے یا خدا سے ڈرے اور اپنی کمزوری محسوس کرے۔)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچ بولنے اور حسن خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جھوٹ کی برائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ.﴾ (النحل: ١٠٥)

(جھوٹ تو صرف وہ لوگ جوڑتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی لوگ جھوٹے ہیں)

جھوٹ کے معنی دروغ گوئی اور غلط بیانی کے ہیں۔اور یہ نہایت ہی قبیح وصف ہے جس میں یہ بری صفت یعنی جھوٹ بولنے کی عادت پائی جاتی ہے وہ خدا اور انسانوں کے نزدیک بہت برا ہے اور اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔کتاب وسنت میں جھوٹ کی بڑی مذمت آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ. ﴾ (زمر: ٣)

(بے شک اللہ تعالیٰ اس کو راہ نہیں دکھاتا، جو جھوٹا ہے احسان نہیں مانتا۔)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ گناہ (فجور) کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں، اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ ❶

اسلام کے محاورہ میں سخت ترین لفظ لعنت ہے۔لعنت کے معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری اور محرومی کے ہیں قرآن پاک میں اس کا مستحق شیطان بنایا گیا ہے اور اسکے بعد یہودیوں، کافروں اور منافقوں کو اس کی وعید سنائی گئی ہے لیکن کسی مومن کذب کے سوا اس کے کسی فعل کی بنا پر لعنت سے یاد نہیں کیا گیا۔جھوٹ

---

❶ بخاری کتاب الادب باب قوله الله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله و كونوا مع الصادقين

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بولنے اور جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت کی جائے۔ مباہلہ کے موقع پر یہ فرمایا گیا کہ دونوں فریق خدائے تعالیٰ سے گڑ گڑا کر دعا مانگیں کہ جو ہم میں جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

﴿ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴾ (آل عمران: ٦١)

پھر دعا کریں، پھر جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں میاں بیوی کے لعان کی صورت میں جب شوہر بیوی پر بدکاری کا الزام لگائے اور شوہر کے پاس اس کا کوگواہ نہ ہو تو اس کو چار دفعہ اپنی سچائی کی قسم کھانے کے بعد پانچویں دفعہ یہ کہنا پڑے گا۔

﴿ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴾ (نور: ٧)

(اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ ایسی بڑی لعنت ہے کہ جو اس کا مرتکب ہوتا ہے وہ کافروں اور منافقوں کی طرح بددعا کا مستحق ہوتا ہے۔ جھوٹ نفاق کی بدترین قسم ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ.)) ❶

''منافق کی تین علامتیں ہیں (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف کرے (۳) جب عہد واقرار کرے تو عہد شکنی کرے۔''

جھوٹ بولنے والے کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ ❷

اور جھوٹ بولنے والے کے منہ سے اتنی بدبو نکلتی ہے کہ فرشتے اس سے دور بھاگتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ.)) ❸

''یعنی جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو رحمت کے) فرشتے اس سے ایک میل دور ہو جاتے ہیں اس بدبو کے باعث ہو جھوٹ بولنے سے پیدا ہوتی ہے۔''

معلوم ہوا کہ ایمان اور جھوٹ متضاد چیزیں ہیں۔ دونوں کا یکجا جمع ہونا غیر ممکن ہے جس طرح کفر و

---

❶ بخاری کتاب الایمان باب علامة المنافق
مسلم کتاب الایمان باب بیان خصاله المنافق
❷ مؤطا امام مالك کتاب الجامع باب ماجاء فی الصدق و الکذب
❸ ترمذی کتاب البر و الصلة باب ماجاء فی الصدق و الکذب ۳/ ۱۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایمان یکجا جمع نہیں ہو سکتے۔اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَایَجْتَمِعُ الْکُفْرُ وَ الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ امْرَأٍ وَلَا یَجْتَمِعُ الصِّدْقُ وَ الْکِذْبُ جَمِیْعًا وَلَا تَجْتَمِعُ الْاَمَانَۃُ وَ الْخِیَانَۃُ جَمِیْعًا.)) ❶

''یعنی کسی کے دل میں ایمان وکفر اکٹھا جمع نہیں ہوسکتا اگر کفر ہے تو ایمان نہیں اور ایمان ہے تو کفر نہیں۔اور جھوٹ اور سچ بھی اکٹھا جمع نہیں ہوسکتا اور خیانت امانت بھی اکٹھا نہیں ہوسکتی۔''

جھوٹے آدمی کی قیامت کے دن بڑی بڑی سزائیں ہیں۔معراج والی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹے آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جارہے ہیں۔قبر میں بھی یہی عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔

جھوٹ کے بہت سے مرتبے ہیں۔اچھے اچھے لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ بے ضرورت جھوٹ کو برا نہیں جانتے جیسے اکثر لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ بچوں کو بہلانے کے لیے ان سے جھوٹے وعدے کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ان وعدوں کو تھوڑی دیر میں بھول جائیں گے اور ہوتا بھی اکثر یہی ہے مگر جھوٹ بہرحال جھوٹ ہے۔ اسلام نے اس جھوٹ کو بھی اجازت نہیں دی ہے۔ایک کم سن صحابی عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ ھَا تَعَالَ اُعْطِکَ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیَہٗ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِیَہٗ تَمْرًا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکِ لَوْلَمْ تُعْطِہٖ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کِذْبَۃٌ.)) ❷

''ایک دفعہ میری ماں نے مجھے بلایا اور حضور انور ﷺ ہمارے گھر تشریف رکھتے تھے تو ماں نے میرے بلانے کے لیے کہا کہ یہاں آ تجھے کچھ دوں گی۔حضور ﷺ نے فرمایا اس کو کیا دینا چاہتی ہو ماں نے کہا اس کو کھجور دوں گی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تم اس وقت اس کو کچھ نہ دیتیں تو یہ جھوٹ بھی تمہارا لکھا جاتا۔''

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب ان کو کھانے کے لیے یا کسی اور چیز کے لیے کہا جاتا ہے تو وہ تصنع اور بناوٹ سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مجھے خواہش نہیں حالانکہ ان کے دل میں اس کی خواہش موجود ہوتی ہے۔تو

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۳۴۹

❷ ابوداؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب (۴/ ۴۵۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ بھی جھوٹ ہے چنانچہ ایک دفعہ ایک صحابیہ خاتون نے دریافت کیا۔

((یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قَالَتْ اِحْدَانَا لِشَیْءٍ تَشْتَهِیْهِ لَا اَشْتَهِیْهِ یُعَدُّ ذَالِكَ كَذِبًا قَالَ اِنَّ الْكَذِبَ یُكْتَبُ كَذِبًا حَتّٰی تُكْتَبَ الْكُذَیْبَةُ كُذَیْبَةً.)) ❶

''یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی کسی چیز کی خواہش رکھے اور پھر کہہ دے کہ مجھے اس کی خواہش نہیں تو کیا یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ ہر چھوٹے سے چھوٹا جھوٹ بھی جھوٹ لکھا جاتا ہے۔''

اسی طرح وہ جھوٹ ہے جو خوش گپی کے موقع پر محض لطف صحبت کے لیے بولا جاتا ہے اس سے اگرچہ کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ بلکہ بعض موقعوں پر یہ ایک دلچسپی کی چیز بن جاتا ہے۔ تاہم اسلام نے اس کی بھی اجازت نہیں دی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَیَكْذِبُ وَیْلٌ لَّهٗ .)) ❷

''جو لوگوں کے ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس پر بڑے افسوس کی بات ہے۔''

لوگوں کو خوش کرتا ہے اور جھوٹ بول کر اپنی آخرت برباد کرتا ہے۔ اور جھوٹ بولنا بڑی خیانت کی بات ہے۔ کیونکہ خدا کا اور لوگوں کا امین ہے تو اس کو سچ ہی بولنا چاہیے۔

یعنی ہر صورت میں جھوٹ بولنا اور فضول جھگڑا کرنا برا ہے۔ اس سے ایمان کامل جاتا رہتا ہے۔

جھوٹی گواہی

سب سے زیادہ خطرناک جھوٹ وہ ہے کہ جھوٹ بول کر لوگوں کی حق تلفی کی جائے اور ان کی عزتیں خراب کی جائیں۔ اس کو جھوٹی شہادت کہتے ہیں۔

جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے ترمذی شریف میں ہے کہ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ فرمایا کہ شرک اور ماں باپ کی نافرمانی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ دفعتاً اٹھ بیٹھے اور کہا کہ جھوٹی شہادت یا جھوٹی بات اور برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ خاموش ہو جاتے (تاکہ بار بار کہنے میں آپ کو تکلیف نہ ہو) ❸

---

❶ مسند احمد: ٦/ ٤٣٨

❷ ابوداؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب (٤/ ٤٥٤)

ترمذی کتاب الزھد باب ماجاء من تکلم بالکلمة لیضحك الناس (٣/ ٢٦٠)

❸ بخاری کتاب الشھادات باب ما قیل فی شھادة الزور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جھوٹی قسم

بغیر ضرورت کے قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے اگر خاص ضرورت ہی پیش آ جائے تو سچی قسم کھائی جائے جھوٹی قسم ہرگز نہ کھائے کیونکہ قسم میں خدا کو گواہ بنایا جاتا ہے تاکہ مخاطب کو یقین ہو جائے اس لیے سچے معاملہ میں خدا کو گواہ بنانا درست ہے جھوٹے معاملہ میں خدا کو ہرگز گواہ نہ بنایا جائے جھوٹی قسم کھا کر خدا جھوٹے معاملہ میں گواہ بنانا سنگین جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ٥ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ﴾ (نحل: ١٣)

(اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد توڑ مت ڈالو اور تم نے اپنے اوپر خدا کو ضامن بنایا ہے بے شک اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے اور اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے کاتے ہوئے سوت کو محنت کرنے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہے تم اپنی قسموں کو آپس میں فریب کا بہانہ بناتے ہو کہ ایک فریق دوسرے فریق سے بڑھ چڑھ کر ہو۔)

خدا کا نام لے کر معاہدہ کرنا اور اس کو توڑ ڈالنا خدا کے مقدس نام کی تحقیر کرنا ہے اسی لئے فرمایا کہ جس بات پر کسی نے قسم کھائی اس پر اس نے گویا خدا کو ضامن ٹھہرایا۔ اس لیے قسم توڑ ڈالنا ایسا ہی حماقت کا کام ہے جیسا کہ عرب کی ایک بیوقوف عورت کا تھا جو سوت کات کات کر کھودیتی یا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی۔ جھوٹی قسم کھا کر کسی دوسرے کے مال پر دعوی کرنا خدا کے نام پر جھوٹ بولنا ہے اور یہ ایک کے بجائے دو گناہوں کا مجموعہ ہے یعنی غصب اور جھوٹ اور وہ بھی خدا کے پاک اور مقدس نام پر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥﴾ (آل عمران: ٨)

(بے شک جو لوگ خدا کے اقرار اور اپنی قسموں پر (دنیا کا) تھوڑا سا مال خریدتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں، نہ اللہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا قیامت میں۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔)

ابن جریر کی بعض روایتوں میں ہے کہ یہ آیت ان سوداگروں کی شان میں ہے جو جھوٹی قسمیں کھا کھا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنا سامان بیچتے ہیں۔ ❶

اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا ''تین آدمی ہیں ہیں جن کی طرف خدا قیامت کے دن نہ دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' صحابی کہتے ہیں میں نے کہا یہ لوگ جو ناکام ہوئے اور نقصان میں پڑے ہیں وہ کون ہیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا جو اپنا لباس ٹخنوں تک لٹکاتا ہے (کیونکہ غرور کی علامت ہے) اور جو احسان جتاتا ہے اور جو جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنا مال بیچتا ہے۔ ❷

بہر حال جیسا کہ معلوم ہے کہ شان نزول سے مراد واقعہ ہے جس پر کوئی آیت پوری طرح صادق آ جائے اس لیے ان تمام واقعات پر آیت کا حکم یکساں جاری ہوگا۔ صحیح مسلم ❸ میں کہ آپ نے فرمایا جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کھا کر لینا چاہے گا تو خدا اس پر دوزخ کی آگ کو واجب کرے گا۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اگر چہ کوئی معمولی سی چیز ہو؟ فرمایا پیلو کے درخت کی ڈالی ہی کیوں نہ ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بڑے بڑے گناہ یہ ہیں خدا کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی بے گناہ کی جان لینا اور جھوٹی قسم کھانا۔ ❹

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص سے قسم کھلوائی جائے اور وہ جھوٹی قسم کھائے تو وہ اپنا چہرہ لے کر دوزخ میں ٹھکانا پائے گا۔ ❺

چہرہ کی خصوصیت شاید اس لیے ہے کہ اس نے انسانی عزت و آبرو کے خلاف کام کیا اور بڑی ڈھٹائی دکھائی جس کا اثر چہرہ پر نمایاں ہوگا۔ عموماً تاجر اور سوداگر چیزوں کی قیمت اور مال کی اصل حقیقت بتانے میں جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اس لیے خاص طور سے رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس سے بچنے کی ہدایت کی ہے فرمایا جھوٹی قسم مال کو بکوا دیتی ہے لیکن نفع (کی برکت) کو گھٹا دیتی ہے۔ ❻

روحانی حیثیت سے جو برکت گھٹتی ہے وہ تو ہے ہی لیکن ظاہری حیثیت سے بھی ایسے شخص کی تجارت کو آخر میں چل کر اس کی عام بے اعتباری سے جو نقصان پہنچتا ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ چنانچہ اس کی تشریح ایک

❶ بخاری کتاب البیوع باب ما یکرہ من الحلف فی البیع

❷ مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الاوزار والمن

❸ مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم

❹ مسلم کتاب الایمان باب الکبائر و اکبرھا

❺ ابوداؤد کتاب الایمان والنذور باب التغلیظ فی الیمین (۳/ ۲۱۳)

❻ بخاری کتاب البیوع باب یمحق اللہ الربا۔ مسلم کتاب المساقاۃ باب النھی عن الحلف فی البیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسری روایت میں ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ اس طرح پہلے کامیابی ہوتی ہے پھر بے برکتی ہو جاتی ہے۔ ❶

وعدہ خلافی

وعدہ خلافی بھی ایک قسم کا جھوٹ ہے اس سے بچنا بہت ضروری ہے اور یہ نفاق کی نشانی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ج اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴾ (بنی اسرائیل: ٣٤)

(اور وعدہ کو پورا کرو۔ کیونکہ وعدے کی باز پرس ہوگی۔)

بہتان

بہتان بھی ایک قسم کا جھوٹ ہے۔ کیونکہ بہتان کا مطلب یہ ہے کہ جان بوجھ کر کسی بے گناہ کو گنہگار ٹھہرایا جائے یا اس کی طرف کوئی ناکردہ گناہ یا کوئی برائی منسوب کی جائے یہ بھی بہت سنگین جرم ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا.﴾

(نساء: ١١٢)

(اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر وہ اس کی تہمت کسی بے گناہ پر دھرے، اس نے طوفان اور کھلا گناہ اپنے سر اٹھایا۔)

اور فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌo يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُo﴾

(سورة نور: ٢٣ - ٢٥)

(جو لوگ پاکدامن عورتوں پر (زنا کی تہمت لگاتے ہیں جو بیچاریاں ایسی باتوں سے محض) بے خبر ہیں اور ایمان رکھتی ہیں ایسے لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں ملعون ہیں۔ اور (قیامت کے دن)

❶ مسلم كتاب المساقاة باب النهي عن الحلف في البيع

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کو بڑا سخت عذاب ہوگا جب کہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اوران کے ہاتھ اوران کے پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے اوراس دن اللہ ان کو پورا پورا واجب بدلہ دے گا اور جان لیں گے کہ اللہ ہی سچا اور سچ کو سچ کر دکھانے والا ہے۔)

اور فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا٥ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا٥﴾ (الاحزاب: ٥٦ - ٥٨)

(جو لوگ اللہ اوراس کے رسول کو کسی طرح کی ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا وآخرت دونوں میں خدا کی پھٹکار ہے اور خدا نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بے اس کے کہ انہوں نے قصور کیا ہو (ناحق کی تہمت لگا کر) ایذا دیتے ہیں تو (وہ جھوٹ) طوفان اور صریح گناہ کا بوجھ (اپنی گردن پر) لیتے ہیں۔)

چغل خوری

چغل خوری بھی جھوٹ کی ایک بدترین قسم ہے کیونکہ چغل خوری کا یہ مطلب ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان ادھر ادھر کی جھوٹی باتیں بیان کر کے ایک دوسرے کے خلاف بھڑکایا جائے اور اپنا رسوخ قائم کیا جائے ایسے لوگ بڑے فتنہ انگیز ہوتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ٥﴾ (الحجرات: ٦)

(اے ایمان والو! اگر کوئی گنہگار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کرو۔ کہیں کسی قوم پر نادانی سے نہ جا پڑو۔ پھر اپنے کئے پر پچھتانے لگو۔)

اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جھوٹی بات پھیلانے والے فاسق ہیں جو بڑے مفسد ہیں۔

صحیحین میں ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ایک قبرستان کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ ان میں سے ایک کو اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ ❶

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری کتاب الوضوء باب من الكبائر ان لا يستتر من بوله

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضْهُ هِیَ النَّمِیْمَةُ الْقَالَةُ بَیْنَ النَّاسِ .)) ❶

''کیا میں تم کو بتاؤں کہ عضہ کیا ہے! یہ چغل خوری ہے جو لوگوں کے درمیان کی جاتی ہے۔''

چغل خوری سے بہت بڑا فساد برپا ہو جاتا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ .)) ❷

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

چغل خوروں کے فساد سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ان باتوں کا ہرگز خیال نہ کیا جائے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ ﴾ (القلم: ١٠- ١١)

(جھوٹی قسموں کے کھانے والوں' لوگوں پر آوازیں کسنے والوں اور چغل خوروں کا کہنا مانیے۔)

دورخا پن

یہ چغلی کی بدترین قسم ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کا دوست بن کر ایک کی بات دوسرے تک پہنچائے اور دونوں کے تعلقات کو خراب کرے اور ایک دوسرے کو بدگمان کرے اس سے بہت بڑا فتنہ پیدا ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کو ذی الوجہین اور ذی اللسانین کہتے ہیں یہ ایسا شخص ہے جو ایک شخص کے پاس بیٹھ کر تعریف کرتا ہے اور اس کے پاس سے باہر نکل کر اس کی برائی کرنے لگتا ہے۔ یہ بھی منافقین میں شمار ہوتا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴾ (البقرہ:١٤)

(اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے۔ تو کہتے ہیں ہم (بھی تو) ایمان لا چکے ہیں اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں، سرداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو صرف مسلمانوں سے مذاق کرتے ہیں۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ امیروں و حاکموں کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے یہاں سے نکل آتے ہیں تو ان کے خلاف کچھ اور کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

❶ مسلم کتاب الادب باب تحریم النمیمة (٢/ ٣٢٥) ❷ بخاری کتاب الادب باب ما یکرہ من النمیمة' مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم النمیمة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❶

''ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کو نفاق سمجھتے تھے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.)) ❷

''سب سے بدتر دورخا پن والوں کو پاؤ گے جو اس کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور دوسرے کے پاس دوسرا منہ لے کر آتا ہے۔''

یعنی ایک شخص کے پاس آتا ہے تو اور بات کہتا ہے مثلاً اس کی تعریف کرتا ہے اور جب دوسرے شخص کے پاس جاتا ہے تو پہلے کی برائی کرتا ہے جس کی اس نے تعریف کی تھی اور جس کے پاس بیٹھا ہے اس کی تعریف کرتا ہے اس کو دوغلا پن بھی کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ.)) ❸

''فرمایا کہ جو دنیا میں دورخا ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔''

ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ دوزخ والے دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہیں اور آخرت میں سزا یافتہ ہیں۔ دورخا بھی منافق ہے۔

بے جا تعریف اور چاپلوسی

یہ بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے کہ کسی کی حد سے زیادہ بڑھا چڑھا کر تعریف کی جائے جس کے وہ لائق نہیں ہے اس سے تعریف کرنے والا اپنے ممدوح کو خوش کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے اور ممدوح خوش ہو کر غرور اور شیخی میں آ جاتا ہے تو بے جا تعریفوں سے ممدوح میں دو برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک غرور' دوسرے اپنے نسبت غلط تعریفیں سن کر خوش ہوتا ہے اور اپنے مفروضہ کمال اور مبالغہ آمیز بیان پر مغرور ہو کر دوسروں کو حقیر جانتا ہے۔ اسی لئے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دوسرے کی مبالغہ آمیز تعریف کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا' ''تم نے اس کو برباد کر دیا''۔ ❹

---

❶ بخاری کتاب الاحکام باب ما یکرہ ن ثناء السلطان

❷ بخاری کتاب الاحکام باب ما یکرہ من ثناء السلطان و مسلم کتاب البر و الصلہ باب ذم ذی الوجھین ❸ ابوداؤد کتاب الادب باب فی ذی الوجھین

❹ بخاری کتاب الشھادات باب ما یکرہ من الاطناب فی المدح و لیقل ما یعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک اور موقع پر ایک صاحب نے کسی کی حد سے زیادہ تعریف کی تو فرمایا ''تم نے اپنے ساتھی کی گردن ماردی'' اگر تم کو کسی کی تعریف ہی کرنا مقصود ہے تو یوں کہو کہ میں یہ گمان کرتا ہوں بشرطیکہ اس کے علم میں وہ واقعی ایسا ہو اور قطعیت کے ساتھ حکم نہ لگایا جائے۔ ❶

مقصود یہ ہے کہ اگر کسی کی حد سے زیادہ تعریف کی جائے تو وہ اس کو سن کر مغرور ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس کا سارا کیا دھرا برباد ہو جائے گا۔ اسی طرح کسی کی نسبت قطعیت کے ساتھ اس لیے بھی حکم نہیں لگانا چاہیے کہ کسی کو دوسرے کا اندرونی حال اور غیب کی خبر نہیں معلوم، ایک بات اور یہ ہے کہ ایسی تعریفیں جو لوگوں کے منہ پر کی جاتی ہیں ان کو سن کر ان کے نفس موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کے عیب و ہنر پر نظر ڈالنے والی آنکھوں کی روشنی زائل ہو جاتی ہے ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر ان کی تعریف کی تو حضرت مقداد صحابی رضی اللہ عنہ نے ان کے منہ میں خاک جھونک دی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ.)) ❷

''مداحی کرنے والوں کو جب دیکھو تو ان کے منہ میں خاک جھونک دو۔''

ادب المفرد میں ہے کہ ایک دفعہ آپ مسجد میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے آپ نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو اس نے اس کی بڑی تعریفیں شروع کیں۔ آپ نے فرمایا اس کو سنا کر مت کہو کہ اس کو برباد ہی کر دو۔ ❸

اللہ ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دے اور جھوٹ کی برائی سے محفوظ رکھے۔ آمین

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. ﴾

☆☆☆

---

❶ بخاری کتاب الشهادات باب ما یکره من الاطناب فی المدح و لیقل ما یعلم
مسلم کتاب الزهد باب النهی عن المدح اذا کان فیه افراط و خیف منه فتنة علی الممدوح

❷ مسلم کتاب الزهد باب النهی عن المدح اذا کان فیه افراط و خیف الخ

❸ مسند احمد: ٥/ ٣٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اخلاق ذمیمہ

(۱) زنا اور شراب نوشی وقمار بازی کی مذمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ لَاتَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا﴾ (بنی اسرائیل: ۳۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا۔ کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔)

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ یہی ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں لاتقربوا الزنا کے تحت مسند احمد کے حوالہ سے یہ حدیث ہے: ❶

www.KitaboSunnat.com

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ایک نوجوان نے زنا کاری کی اجازت آپ سے چاہی، لوگ اس پر جھک پڑے کہ چپ رہ کیا کر رہا ہے! کیا کہہ رہا ہے آپ ﷺ نے اسے اپنے قریب بلا کر فرمایا بیٹھ جا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا کیا تو اس کام کو اپنی ماں کے لیے پسند کرتا ہے اس نے کہا خدا کی قسم نہیں یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ پر اللہ فدا کرے ہرگز نہیں آپ نے فرمایا پھر سوچ کہ کوئی اور کیسے پسند کرے گا آپ نے فرمایا اچھا تو اسے اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتا ہے اس نے اسی طرح تاکید سے انکار کیا آپ نے فرمایا ٹھیک اسی طرح کوئی بھی اسے اپنے بیٹیوں کے لیے پسند نہیں کرتا۔ اچھا اپنی بہن کے لیے تو اسے پسند کرے گا؟ اس نے اسی طرح انکار کیا۔ آپ نے فرمایا اسی طرح دوسرے بھی اسے اپنی بہنوں کے لئے مکروہ سمجھتے ہیں بتا کیا تو چاہے گا کہ تیری پھوپھی سے

❶ مسند احمد: ۵/ ۲۵۶، ۲۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایسا کرے اس نے سختی سے انکار کیا آپ نے اسی طرح کوئی اور بھی اسے اپنی پھوپھی کے لئے نہ چاہے گا۔اچھااپنی خالہ کے لیے؟اس نے کہا ہرگز نہیں۔فرمایا اسی طرح اور سب لوگ بھی۔ پھر آپ نے اپناہاتھ اس کے سر پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اس کے گناہ بخش۔اس کے دل کو پاک کرا سے عصمت والا بنا پھر تو یہ حالت تھی کہ یہ نوجوان کسی کی طرف نظر بھی نہ اٹھاتا تھا۔

آپ کی حکیمانہ نصیحت ہر ایسے شخص کے لیے مفید ہے جو شخص اپنے لیے یعنی اپنی ماں بہن کے لئے اس فعل کو پسند نہیں کرتا تو دوسرے کی ماں بہن کے لیے بھی پسند نہ کرے لامحالہ وہ بدکاری سے باز آئے گا۔

بدکار لوگوں کی سزا دنیا میں سنگساری اور سو کوڑے ہیں اور آخرت میں دوزخ کی آگ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تنور جیسا کنواں دیکھا جسکے اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا حصہ کشادہ۔اس میں آگ بھڑک رہی ہے اور شور وغل کی آواز آرہی ہے وہ آگ کے شعلوں کے ساتھ اوپر کو آجاتے ہیں اور جب شعلے دب جاتے ہیں تو وہ نیچے چلے جاتے ہیں۔یہ زناکار مرد اور عورتیں ہیں جو آگ کے اس تنور میں جل رہے ہیں۔ ❶

اور آپ نے فرمایا:

((اِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ.)) ❷

”جب انسان زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان اس سے نکل جاتا ہے۔“

اگر اسی حالت میں مرگیا تو بے ایمان ہو کر مرے گا۔اور زنا' بدکاری کی وجہ سے خدا کی طرف سے بلائیں مسلط ہوجاتی ہیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا ظَهَرَ الزِّنَا فِيْ قَرْيَةٍ فَقَدْ اَحَلُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ.)) ❸

”جس بستی میں زناکاری اور سودخوری کھلم کھلا ہونے لگے تو اس بستی میں خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے۔“

شراب نوشی

اس کا مفہوم ہر شخص سمجھتا ہے کہ نشہ آور چیز کا نام شراب ہے۔اور شراب کا پینا نہایت ہی بری عادت ہے اس سے بہت سی برائیاں پیدا ہوجاتی ہیں اسی لیے شریعت نے اس کو حرام ٹھہرایا ہے۔

❶ بخاری کتاب الجنائز باب (ما یلی) ماقیل فی اولاد المشرکین (۱۳۸۶)

❷ ابوداؤد (۴/ ۳۵۷) کتاب السنة باب الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانه

❸ مستدرك حاکم کتاب البیوع باب اربی الربا عرض الرجل المسلم (۲/ ۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ o﴾ (المائدۃ: ۹۰-۹۱)

(اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت کے چڑھاوے اور پانسے گندے کام ہیں شیطان کے۔سوتم ان سے بچتے رہو شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے آپس میں شراب اور جوئے سے دشمنی ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔پس کیا تم باز آتے ہو؟)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کے اسباب بھی بتا دیئے اول یہ کہ شیطان کا کام ہے دوسرا یہ کہ اس کو پی کر شرابی آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور تیسرا یہ کہ انسان کو اس کے بہت سے ضروری کاموں سے غافل کر دیتی ہے اس دنیاوی نقصان کے ساتھ ساتھ آخرت کا نقصان سب سے بڑا ہے کیونکہ شراب، کا پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مومن شراب پینے لگتا ہے اس وقت اس کا ایمان نکل جاتا ہے۔ ❶

اور فرمایا کہ جو شراب پیتا ہوا مر جائے گا اسے جہنم میں جہنمیوں کی گندگیاں پلائی جائیں۔ ❷

شرابی کی کوئی نفلی وفرضی عبادت اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہے۔

اور جو شرابی بغیر توبہ کے مرجائے گا وہ جنت کی شراب سے محروم رہے گا۔ ❸

حدیث میں شراب پر اور شراب کے بیچنے والے پر اور پینے پلانے والے پر لعنت آئی ہے۔ ❹

لہٰذا شراب سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

قمار بازی

جوا اور سٹے کو عربی میں قمار اور میسر کہتے ہیں۔شراب کی طرح یہ بھی حرام ہے۔اور گناہ کی بات ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

---

❶ بخاری کتاب المظالم باب النهی بغیر اذن صاحبه

❷ مسند احمد: ۴/ ۳۹۹

❸ صحیح مسلم ❹ ترمذی و ابن ماجه

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ﴾ (بقرة : ۲۱۹)

(آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔ اور لوگوں کے لیے کچھ فائدہ کی چیزیں بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے بڑا ہے۔)

اور سورہ مائدہ کی آیت میں جو پہلے گزر چکی ہے، شراب اور جوئے کی قطعی حرمت آ گئی ہے۔ اور اسے شیطانی کام بتایا گیا ہے۔ اس سے دین و دنیا دونوں کی تباہی و بربادی ہے۔ لہذا مسلمانوں کو اس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ جوئے اور سٹے کی کمائی حرام ہے۔

(۲) چوری کی مذمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً ط بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ م وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌO ﴾ (المائدة: ۳۸)

(اور جو چور مرد ہوں یا عورت، ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ سزا ان کی کمائی کی ہے اور یہ سزا اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ زور آور حکمت والا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے چوری کی مذمت اور چوری کی سزا بیان فرمائی ہے یعنی کسی محفوظ جگہ رکھی ہوئی چیز کو بغیر مالک کی اجازت کے چھپا لینے کو چوری کہتے ہیں جو نہایت ہی کمینی اور نازیبا حرکت ہے چوری کے ذریعے جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ مال حرام ہے اور چور کی دنیا و آخرت میں بڑی سزا ہے۔ دنیا میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور قیامت کے روز جہنم میں جلے گا چور اور چوری کی مذمت قرآن و حدیث میں بہت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے بیعت کرتے تو بہت سی نازیبا باتوں سے منع کرنے کے ساتھ ساتھ چوری سے بھی منع فرماتے چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ہم سے عہد کرو کہ تم شرک، چوری اور بدکاری نہ کرو گی۔ پھر آیت پڑھی جو کوئی یہ عہد پورا کرے گا تو اس کی مزدوری خدا کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی ایک کا مرتکب ہوا اور خدا نے اس کو چھپا دیا تو خدا کے ہاتھ میں ہے چاہے معاف کر دے چاہے سزا دے۔ ❶

❶ بخاری کتاب الایمان باب (ما یلی) علامة الایمان حب الانصار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خیانت بھی چوری کی ایک قسم ہے امانت کی ضد خیانت ہے۔ جو حق دوسرے کے ذمہ واجب ہو اس کے ادا کرنے میں ایمانداری سے کام نہ لینا بدیانتی اور خیانت ہے۔ یا بغیر اجازت کے امانت میں بے جا تصرف کرنا اور مطالبہ کے وقت ادا نہ کرنا خیانت ہے اس طرح ہر حق والے کے حق کو ادا نہ کرنا خیانت ہے دوستی کا حق پورا نہ کرنا بھی خیانت ہے میاں اپنی بیوی کے حق ادا نہ کرے یا بیوی، اپنے میاں کے حق کو ادا کرے، یہ بھی خیانت ہے۔ خیانت۔ دل، زبان، ہاتھ، پاؤں، آنکھ وغیرہ سے بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴾ (المؤمن: ۱۹)

(اللہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کاری کو اور جس کو سینے چھپائے ہوئے ہیں۔)

خیانت کی مذمت قرآن وحدیث میں بہت آئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمَانٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾

(انفال: ۲۷)

(اے ایمان والو! اللہ رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ آپس کی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت کرو۔)

اللہ و رسول کی خیانت یہ ہے کہ ان کی جان کر نافرمانی کی جائے اور پوری پوری امانت داری و دیانت داری سے ان کے احکام کی تعمیل و تکمیل نہ کی جائے ان کے دشمنوں کو پوشیدہ طور پر امداد پہنچائی جائے اور آپس کی امانتوں میں خیانت یہ ہے کہ جو کسی کی چیز امانت رکھی ہو اس میں بے جا تصرف کر دے اور راز و نیاز کی باتیں دوسروں کو بتا دے بدیانتی منافقین کی نشانی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.)) ❶

"منافق کی نشانیاں تین ہیں گو وہ روزہ رکھتا ہو۔ نماز پڑھتا ہو۔ اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔ جب بات کہے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں شہید ہو جانا ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے مگر امانت میں خیانت کرنے کا گناہ معاف نہیں ہوتا ہے قیامت کے دن بندے کو لایا جائے گا اگرچہ

❶ بخاری کتاب الایمان باب علامة المنافق و مسلم کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہ خدا کی راہ میں شہید ہوا ہے اور اس بددیانت سے کہا جائے گا۔

((اَدِّ اَمَانَتَكَ)) ''تو اپنی امانت لا کر ادا کر۔''

وہ گنہگار کہے گا۔

((اَىْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْذَهَبَتِ الدُّنْيَا.))

''اب وہ کیسے اور کہاں سے لاؤں دنیا تو ختم ہو چکی ہے۔''

تو اس کے متعلق کہا جائے گا کہ اس کو دوزخ کے طبقہ ہاویہ میں لے جاؤ وہاں امانت کی چیز اصل صورت میں سامنے آئے گی تو وہ اس کو دیکھ کر پہچان لے گا اور اس کا پیچھا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ اسے پالے گا اور اس کو اپنے کندھوں پر لاد کر چلے گا جب وہ دوزخ سے باہر نکلنا چاہے گا تو وہ بوجھ اس کے کندھوں سے گر پڑے گا اور اس کے پیچھے ہمیشہ گرتا جائے گا۔ ❶

بددیانتی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ.)) ❷

''جب امانت ضائع کر دی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا چاہئے۔''

کہ وہ قریب آ گئی ہے کسی نے کہا امانت کس طرح ضائع ہوگی آپ نے فرمایا:

((اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهَا.)) ❸

''جب کہ حکومت نااہل لوگوں کے حوالے کر دی جائے جو کہ رعایا کے حق امانت کو ادا نہ کرے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھا میرا زمانہ ہے پھر وہ زمانہ ہے جو اس کے بعد آئے گا۔ پھر ایسا زمانہ آئے گا۔ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ. ❹ کہ لوگ بغیر گواہ بنائے گواہی دیں گی اور امانتوں میں خیانت کریں گی اور امانت دار نہیں بنیں گے اور نذریں مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے۔ اور ان میں موٹاپن خوب ظاہر ہوگا۔ آخرت سے غافل ہوں گے اس بے فکری کی وجہ سے خوب فربہ ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن بری باتوں سے پناہ مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک خیانت بھی ہے۔

آپ کی دعا یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهَا بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا

❶ ابن کثیر: ۱/ ۵۱۵ ❷، ❸ بخاری کتاب العلم من سئل علما و هو مشتغل فی حدیثه

❹ بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ.)) ❶

''الٰہی بھوک اور فاقہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بدترین ہمنشین ہے اور خیانت سے بچا کیونکہ وہ بہت ہی برا رفیق ہے۔''

چھپا کر لینا

جو سامان اور اسباب مختلف لوگوں کے درمیان ابھی تک مشترک ہے اور وہ الگ الگ تقسیم نہیں ہوا اس میں سے کوئی چیز دوسرے شریکوں سے چھپا کر بغیر ان کی اجازت کے لینے کو غلول کہتے ہیں یہ بھی خیانت اور بدیانتی اور ایک قسم کی چوری ہے اس کی بھی سخت سزا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ (ال عمران: ١٦١)

(ناممکن ہے کہ نبی سے خیانت ہو جائے ہر خیانت کرنے والا خیانت کو لیے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہوگا پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا اور اس پر ظلم نہ کیا جائے گا۔)

بخاری و مسلم ❷ میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو حاکم بنا کر بھیجا۔ جسے ابن لتبیہ کہتے تھے جب وہ زکوۃ وصول کر کے آئے تو کہنے لگے یہ تو تمہارا ہے اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ہم انہیں کسی کام پر بھیجتے ہیں تو آ کر کہتے ہیں کہ یہ تمہارا ہے اور یہ ہمارے تحفہ کا۔ یہ اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہتے پھر دیکھتے کہ انہیں تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں اس ذات کی قسم کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے تم میں سے کوئی اس میں سے کوئی چیز بھی لے گا وہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے لائے گا اونٹ ہے تو چلا رہا ہوگا۔ گائے ہے تو بول رہی ہوگی، بکری ہے تو چیخ رہی ہوگی پھر آپ نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند کئے کہ بغلوں کی سفیدی ہم لوگوں کو نظر آنے لگی۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا خدایا کیا میں نے پہنچا دیا؟

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! جسے ہم عامل بنائیں اور پھر وہ ہم سے ایک سوئی بھی یا اس سے بھی ہلکی چیز چھپائے تو وہ خیانت ہے جسے لے کر وہ قیامت کے دن حاضر ہوگا یہ سن کر ایک سانولے رنگ کے انصاری حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے۔ حضور! میں تو عامل بننے سے دست بردار ہوتا ہوں۔ فرمایا کیوں؟ کہا آپ نے جو اس طرح فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہاں! اب بھی سنو جس کو

---

❶ ابو داؤد کتاب الصلوة باب فی الاستعاذة (١/ ٥٦٧)

❷ بخاری کتاب الاحکام باب ھدایا العمال۔ مسلم کتاب الامارة باب تحریم ھدایا العمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہم کوئی کام سونپیں [illegible]ے کہ سب کچھ لائے۔ جو اسے دیا جائے وہ لے لے اور جس سے روک دیا جائے رک جائے۔ ❶

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً نماز عصر کے بعد بنوعبدالاشہل کے ہاں تشریف لے جاتے تھے اور تقریباً مغرب تک وہیں مجلس رہتی تھی ایک دن مغرب کے وقت وہاں سے واپس چلے وقت تنگ تھا تیز تیز چل رہے تھے۔ بقیع میں آ کر فرمانے لگے "تف ہے تجھے تف ہے" میں سمجھا آپ مجھے فرما رہے ہیں۔ چنانچہ میں اپنے کپڑے ٹھیک ٹھاک کرنے لگا اور پیچھے رہ گیا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے میں نے کہا حضور! آپ کے اس فرمان کی وجہ سے میں رک گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے نہیں کہا۔ بلکہ یہ قبر فلاں شخص کی ہے میں نے اسے فلاں قبیلے کی طرف عامل بنا کر بھیجا تھا۔ اس نے ایک چادر لے لی۔ وہ چادر اب آگ بن کر اس کے اوپر بھڑک رہی ہے۔ ❷

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کے اونٹ کی پیٹھ کے چند بال لے کر فرمانے لگے میرا بھی اس میں وہی حق ہے جتنا تمہارا ہے خیانت سے بچو خیانت کرنے والے کی رسوائی قیام کے دن ہوگی سوئی دھاگے تک پہنچا دو اور اس سے حقیر چیز بھی۔ خدا کی راہ میں جہاد کرو نزدیک والوں سے اور دور والوں سے بھی۔ وطن میں بھی اور سفر میں بھی۔ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ جہاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مشکلات اور رنج وغم سے نجات دیتا ہے۔ خدا کی حدیں نزدیک و دور والوں میں جاری کرو۔ خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔ ❸

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل بنا کر بھیجنا چاہا تو فرمایا ابومسعود! جاؤ ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں قیامت کے دن اس حال میں پاؤں کہ تمہاری پیٹھ پر اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ جسے تم نے خیانت سے لے لیا ہے میں نے کہا حضور! پھر تو میں نہیں جاتا آپ نے فرمایا اچھا میں تمہیں زبردستی بھیجتا بھی نہیں۔ ❹

مسند احمد میں ہے کہ خیبر کی جنگ والے دن صحابہ کرام آئے اور کہنے لگے فلاں آدمی شہید ہے۔ جب ایک آدمی کی نسبت یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت کی ایک چادر خیانت کر لی تھی پھر آپ نے فرمایا اے عمر بن خطاب تم جاؤ اور لوگوں میں منادی کر دو کہ جنت میں صرف ایماندار ہی جائیں گے۔ ❺

---

❶ مسلم کتاب الامارة باب تحریم هدایا العمال ❷ مسند احمد: ٦/ ٣٩٢

❸ مسند احمد: ٥/ ٣٣٠ ❹ ابوداوٗد کتاب الخراج و الفیٔ و الامارة باب فی غلول الصدقة (٣/ ٩٥) ❺ مسلم کتاب الایمان باب غلظ تحریم الغلول و انه لا یدخل الجنة الا المومنون (١/ ٧٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غصب

دوسرے شخص کے حق کو زبردستی ظلماً چھین کر اپنا لینے کو غصب کہتے ہیں جیسے دوسرے کی زمین اور مکان و جائیداد پر ظلماً قبضہ کر کے اپنا سمجھ لینا دوسرے کے کپڑے کتاب وغیرہ پر ناجائز تصرف کرنا یہ غصب ہے جو کہ بڑا بھاری ظلم ہے اور سخت حرام ہے اور اس غصب وظلم کی آمدنی بھی حرام ہے اور لوگوں کی دعا اور عبادت بغیر ادائے حقوق کے قبول نہیں ہوتی زمین وغیرہ کے غصب کرنے والے کے لیے بڑی بڑی سزائیں ہیں اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے اور قیامت کے دن ان زمینوں کا گلے میں طوق وہار ڈالے ہوئے میدان حشر میں آئے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱) ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ.)) ❶

''جس نے کسی کی ایک بالشت زمین ناجائز دبائی ہے تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق ڈالے ہوئے اٹھے گا۔''

(۲) ((مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ.)) ❷

''جس نے کسی کو کچھ زمین ناحق دبائی ہے تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔''

(۳) ((مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا اِلَى الْحَشْرِ.)) ❸

''جس نے ظلماً کسی کی زمین چھین لی تو اسے اس بات کی تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی (کھود کر) میدان حشر میں لائے۔''

(۴) ((اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوِّقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.)) ❹

''جس نے ظلم سے کسی کی ایک بالشت زمین لے لی تو اللہ تعالیٰ اسے اس بات کی تکلیف دے گی کہ ساتوں زمینوں تک کھودے پھر ان کا ہار بنا کر قیامت کے دن اٹھائے گا یہاں تک کہ لوگوں

---

❶ بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی سبع ارضین- و مسلم کتاب المساقاۃ باب تحریم الظلم و غضب الارض

❷ بخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی سبع ارضین

❸ مسند احمد: ٤/ ١٧٣ ❹ مسند احمد: ٤/ ١٧٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔''

مختصر یہ کہ چوری غصب وخیانت سے دور ہی رہنا چاہئے۔ یہ بڑی ہی خوفناک اور مہلک بیماریاں ہیں جو ایمان اور نیک اعمال کو برباد کردیتی ہیں۔

(۳) ناپ تول میں کمی بیشی کی مذمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ o الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ o وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ o أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ o لِيَوْمٍ عَظِيمٍ o يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ o﴾ (المطففين: ١ - ٦)

(خرابی ہے ان گھٹا کردینے والوں کے لیے جو اوروں سے جب ناپ کرلیں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کردیں تو گھٹا کردیں کیا ان کو یہ خیال نہیں کہ اس بڑے بھاری دن کے لیے ان کو اٹھایا جائے گا جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے مالک کے لئے کھڑے ہوں گے۔)

ناپ تول میں کمی بیشی کرنا حقیقت میں دوسرے کے حق پر ہاتھ ڈالنا ہے جو کوئی لینے میں تول کو بڑھاتا اور دینے میں گھٹاتا ہے وہ دوسرے کی چیز پر بے ایمانی سے قبضہ کرتا ہے اور یہ بھی چوری ہی ہے اس لیے قرآن پاک میں اس سے بچنے کی خاص طور پر تاکید آئی ہیں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم سوداگری کرتی تھی اس لیے ان کی دعوت میں ناپ تول میں ایمان داری کی تاکید بار بار کی گئی ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام سمجھاتے رہے۔

﴿أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ o وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ o وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ o﴾ (الشعراء: ١٨١ - ١٨٣)

(اور پورا بھر دو ناپ اور نہ ہو نقصان پہنچانے والے اور تولو سیدھی ترازو سے اور مت گھٹا کردو لوگوں کو ان کی چیزیں اور مت پھرو ملک میں فساد پھیلاتے۔)

یہی حضرت شعیب علیہ السلام مدین والوں کو سمجھایا کرتے تھی جو مشرق ومغرب کے تجارتی قافلوں کے راہ گزر میں آباد تھے۔

﴿ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ o وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ o﴾ (هود: ٨٤ - ٨٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور ماپ تول میں کمی نہ کرو میں تم کو آسودگی میں دیکھتا ہوں اور ایک گھیر لینے والے دن کی آفت سے تم پر ڈرتا ہوں اور اے میرے لوگو! ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو اور لوگوں کی چیزیں ان کو گھٹا کر مت دو اور ملک میں فساد پھیلاتے مت پھرو۔)

یہ آیت بتاتی ہے کہ ناپ تول کے بے ایمانی سے خیر و برکت جاتی رہتی ہے یا ظاہر نظر سے دیکھئے تو یوں کہیے کہ بازار میں ایسے لوگوں کی جو ناپ تول میں کمی بیشی کرتے ہیں ان کی ساکھ جاتی رہتی ہے اور یہ بالآخر ان کے بیوپار کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔ یہ چاہتے تو یہ ہیں کہ اس بے ایمانی سے کچھ اپنا سرمایہ اور نفع بڑھالیں گے مگر ہوتا یہ ہے کہ ان کی یہ اخلاقی برائی، ان کی اقتصادی اور معاشی بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے حضرت شعیب علیہ السلام کی یہی نصیحت سورہ اعراف میں دہرائی گئی ہے۔

﴿ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَ هُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (اعراف: ۸۵)

(تم ناپ اور تول پوری کرو اور مت گھٹا کر دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد خرابی مت ڈالو یہ تمہارے لیے بھلا ہے اگر تم کو یقین ہو۔)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حضرت شعیب علیہ السلام کی یہ پرانی تعلیم پھر زندہ ہوئی اسلام میں جن چیزوں کو حرام ٹھہرایا گیا اس کے بعد ہے۔

﴿ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ ﴾ (انعام: ۱۵۳)

(اور ناپ تول کو پورا کرو۔)

سورہ بنی اسرائیل میں جو اخلاقی نصیحتیں کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے:

﴿ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۳۵)

(اور جب تم ناپو تو ناپ پورا بھر دو اور سیدھی ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔)

آیت کا آخری ٹکڑا بتاتا ہے کہ بے ایمانی کی ناپ تول گو شروع میں کتنا ہی فائدہ پہنچائے مگر آخر وہ بیوپار کی تباہی کا باعث ہو کر رہتی ہے۔

خوب غور کر کے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ اس بد اخلاقی کے پیدا ہونے کا اصل سبب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے دلوں سے یہ یقین گم ہو جاتا ہے کہ ان کے ان چھپے ہوئے کرتوتوں کو دیکھنے والی آنکھیں ہر وقت کھلی ہیں اور ایک دن آئے گا جب ان کو خدا کے سامنے حاضر ہو کر اپنے ہر کام کا حساب دینا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۴) تکبر اور خود بینی کی مذمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۳۷-۳۸)

(اور (اے مخاطب) زمین میں اکڑ کر نہ چلا کر (کیونکہ اس دھماکہ کے ساتھ چلنے سے) تو زمین کو نہ پھاڑ سکے گا۔ اور نہ پہاڑ کی اونچائی کو پہنچ سکے گا (اے پیغمبر) ان سب باتوں میں جو بری ہیں سب ہی تو تمہارے رب کے نزدیک ناپسند ہیں۔)

یعنی بات چیت اور کسی معاملے میں تکبر ہر گز مت کرو تکبر کرنے والا ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ تکبر و کبر بڑائی کو کہتے ہیں یعنی وہ وصف وکمال جس کے پائے جانے سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے اور جس میں یہ کمال نہیں پایا جاتا اسے حقیر و ذلیل جاننے کو تکبر کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ .)) ❶

''تکبر یہ ہے کہ جو حق کو پھینک دے اور لوگوں کو حقیر جانے۔''

سب سے پہلا تکبر کرنے والا شیطان ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بالاتر سمجھا اور کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں وہ مٹی سے بنا ہے اور میں آگ سے بنا ہوں اللہ تعالیٰ نے اس کو اس تکبر کی وجہ سے مردود قرار دیا اور جنت سے نکال دیا اور ہمیشہ کا دوزخی ٹھہرایا۔ کتاب وسنت میں غرور و تکبر کی بڑی مذمت آئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴾ (نساء: ۳۶)

(اللہ تعالیٰ غرور کرنے والے اور گھمنڈی کو پسند نہیں فرماتا۔)

اس لیے ایسے لوگوں کو دوزخ کی سزا ہے۔

﴿ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴾ (زمر: ۶۰)

(کیا جہنم میں مغروروں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟ ضرور ہے۔)

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی کہا:

﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ

❶ ابو داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی الکبر (۴/ ۱۰۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۝﴾ (سورہ لقمان: ۱۸ - ۱۹)

(اورلوگوں سے بے رخی اختیار نہ کراور زمین پر اترا کر نہ چل (کیونکہ) اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کرو اور (کسی سے بات کرو تو) آہستہ آہستہ بولو کیونکہ آوازوں میں بری آواز گدھوں کی آواز ہے (تو آدمی ہو کر گدھے کی طرح چیخنا چلانا مناسب نہیں ہے))

ان دونوں آیتوں سے غرور وتکبر کی مذمت ثابت ہوتی ہے اور غرور وتکبر کرنے والے دوزخی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا غرور وتکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ .)) ❶

”جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حُشِرَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ یَغْشٰهُمُ الذِّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ یُسَمّٰی بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ وَیُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِیْنَةِ الْخَبَالِ .)) ❷

”قیامت کے دن متکبروں کو میدان حشر میں اس طرح لایا جائے گا جیسے چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں ہوتی ہیں آدمیوں کی صورت میں اور ہر طرف سے ان پر ذلت چھا رہی ہوگی اور دوزخ کے ایک جیل خانہ بولس میں ہانک کر ڈالے جائیں گے۔ان پر زبردست جہنم کی آگ غالب ہوگی ان متکبروں کو دوزخیوں کا پیپ اور لہو وغیرہ پینے کو دیا جائے گا۔“

تکبر کرنے سے دنیا میں بھی سزا ملتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گذشتہ لوگوں میں ایک شخص ایک جوڑا پہن کر اتراتا ہوا نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کو گرفت میں لے لے چنانچہ زمین نے اسے پکڑ لیا اور اب وہ قیامت تک دھنستا چلا جا رہا ہے۔ ❸

---

❶ مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانه

❷ ترمذی کتاب صفة القیامة باب نمبر ٤٧ (٣/ ٣١٥)

❸ بخاری کتاب اللباس بابعن جرثوبه من الخیلاء، مسلم کتاب اللباس باب تحریم التبختر فی المشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور آپ نے فرمایا:

((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ .)) ❶

''جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے گھسیٹے گا تو اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔''

انسان ایک حقیر پانی سے پیدا ہوا ہے جو پیشاب کی جگہ سے نکل کر پیشاب کی جگہ میں داخل ہوا اور پھر پیشاب کی ہی جگہ سے باہر آیا ایسے کے لئے' بڑائی اور تکبر لائق نہیں ہے تکبر اور بڑائی خدا کی شان ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور نہ اس میں کسی قسم کا عیب ونقصان ہے۔

مر او را رسد کبریا ومنی   کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی!!

کبر وغرور سے ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ مغرور آدمی اپنے آپ کو لوگوں سے بڑا سمجھتا ہے مگر حقیقت منکشف ہونے کے بعد بہت ذلیل ہوتا ہے لوگ اسے دشمن سمجھنے لگتے ہیں اگر عزت چاہتے ہو تو ہمیشہ تواضع کرو اور کسی کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو۔

اے ذوق کسی کو چشم حقارت سے نہ دیکھئے   سب ہم سے زیادہ ہیں کوئی ہم سے کم نہیں

عام طور پر تکبر کرنے والے حسب ونسب، حسن وجمال ودولت پر تکبر کرتے ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک چیز زوال پذیر ہے اور ذاتی خوبی کسی میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰي وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾ (حجرات: ۱۳)

(لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد (آدم علیہ السلام) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا ہے اور تمہاری ذاتیں اور برادریاں ٹھہرائیں تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ ورنہ اللہ کے نزدیک تم میں بڑا شریف وہی ہے جو پرہیز گار رہو۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَآئِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنَنَّ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخَرْاَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَآءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْفَاجِرٌ شَقِيٌّ- اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْاٰدَمَ

❶ بخاری کتاب اللباس باب من جر ثوبه من الخیلاء- و مسلم کتاب اللباس باب تحریم جر الثواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ.)) ❶

''جولوگ اپنے مرے ہوئے باپ دادوں پر فخر کرتے ہیں انہیں اس سے باز رہنا چاہئے وہ تو دوزخ میں جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہیں تو ان پر فخر کرنا حماقت ہے اگر یہ لوگ باز نہ آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک گبریلے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو اپنی ناک سے پائخانہ کو گھسیٹتا ہے اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے زمانے کی نخوت اور ریاء اور اجداد کے ساتھ فکر کرنے کو دور کردیا ہے (آدمی دوحال سے خالی نہیں) مومن پرہیزگار۔ یا بدکار۔ بدبخت۔ سب کے سب ایک آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے ہیں'' (مٹی میں تواضع وخاکساری ہے۔ ترفع وتکبر نہیں)

خود بینی اور خود نمائی

انسان کو بعض دفعہ اپنے اندر جو کمالات اور خوبیاں نظر آتی ہیں وہ ان پر کبھی ایسا فریفتہ ہوجاتا ہے کہ اپنے سوا ہر چیز کو حقیر سمجھنے لگتا ہے اور اپنے کو دوسروں سے بڑا جاننے لگتا ہے۔ اس کا نام عجب اور خود بینی ہے اس سے نفس میں خودنمائی پیدا ہوتی ہے اور یہ غرور کا سبب بن جاتی ہے اس خودنمائی اور تکبر میں یہ فرق ہے کہ تکبر ایک اضافی چیز ہے۔ یعنی متکبر آدمی اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھتا ہے لیکن خود بینی کے لئے تنہا انسان کی ذات بھی کافی ہے۔ دوسرے کا ہونا ضروری نہیں۔ یہ عجب اور خود بینی بھی خدا کو ناپسند ہے۔ جس طرح کبر وتکبر خدا کو ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ﴾ (توبة: ٢٥)

(اور حنین کے دن جب تمہاری کثرت تعداد نے تم میں خود بینی پیدا کردی تھی کہ تم مغرور ہو گئے، خود تمہاری کثرت کچھ کام نہ آئی اور زمین باوجود کشادگی کے تم پر تنگ ہوگئی تم شکست خوردہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔)

یعنی جنگ حنین کے موقع پر مسلمانوں کی بارہ ہزار تعداد تھی اس تعداد کو دیکھ کر مسلمانوں میں خود بینی پیدا ہو گئی اور کہنے لگے ہماری اتنی تعداد ہے اب ہمارا مقابلہ کون کرسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ خودنمائی پسند نہ آئی

---

❶ ابوداوٗد کتاب النوم باب فی التفاخر بالاحسان (٤/ ٤٩٢)
ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل الشام (٤/ ٣٨٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور شروع میں انہیں اس خودنمائی کی وجہ سے شکست نصیب ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ جنگ اور دوسرے موقع پر عجب اور خودنمائی ٹھیک نہیں ہے اور جس قوم میں خودنمائی پیدا ہوتی ہے۔ وہ تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ﴾ (قصص: ۵۸)

(اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ و برباد کر دیں جب وہ اپنے معیشت میں اترا کر چلیں۔)

اس عیب کا مادہ جن ذرائع سے پیدا ہوتا ہے اسلام نے ان کا پورا انسداد کیا ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص کسی کی مبالغہ آمیز طریقہ پر تعریف کر رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ تم نے اس کو ہلاک کر دیا۔ ❶ ایک بار آپ کے سامنے کسی کا ذکر آیا تو ایک شخص نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کی گردن کاٹ ڈالی اگر کسی کی تعریف ہی کرنا ہے تو یہ کہو کہ میں اس کو ایسا سمجھتا ہوں۔ ❷

مدح کی یہ ممانعت اس لیے کی گئی ہے۔ کہ اس سے ممدوح میں عجب و خود بینی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے لیکن اس بیماری کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ کوئی اپنی کسی خوبی کو اپنی کوشش کا نتیجہ نہ سمجھے اس لیے بار بار اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے ذکر میں بندوں کے سامنے اس پہلو کو نمایاں کیا ہے ارشاد فرمایا:

﴿ لَا تَفْرَحُوا بِمَآ اٰتَاكُمْ ﴾ (الحدید: ۲۳)

(اللہ نے جو دیا ہے اس پر اتراؤ نہیں۔)

(۵) غصہ کرنے کی مذمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ○ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ ﴾ (الاعراف: ۲۰۰)

(معاف کرنے کی عادت ڈال۔ نیکی کی بات کہہ اور نادانوں سے درگزر کر۔ اور اگر شیطان کی چھیڑ تجھ کو ابھار دے تو اللہ کی پناہ پکڑ بے شک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔)

بعض دفعہ بعض لوگوں کی بدزبانی اور بدسلوکی سے غصہ آ جاتا ہے جس سے شر و فساد پھیل جاتا ہے۔ کیونکہ غصہ شیطان کے ورغلانے اور بھڑکانے سے پیدا ہوتا ہے۔

---

❶، ❷ بخاری کتاب الشهادات باب ما يكره من الاطناب فى المدح و ليقل ما يعلم

بخاری کتاب الشهادات باب ما يكره من الاطناب فى المدح و ليقل ما يعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حقیقت یہی ہے کہ غصہ ایک آگ کی چنگاری ہے جس سے شعلے بھڑکتے ہیں اوراس کا واحد علاج یہی ہے کہ اسے بجھا دیا جائے تا کہ شروفساد دب جائے۔ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔آپ نے فرمایا:

((لَا تَغْضَبْ)) ''غصہ نہ کیا کرو۔'' [1]

آپ نے کئی دفعہ یہ لفظ فرمایا وہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے دل میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ۔

((اَلْغَضَبُ یَجْمَعُ الشَّرَّ کُلَّهٗ.)) [2] ''حقیقت یہی ہے کہ غصہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔''

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو صحابیوں میں کچھ باتیں ہوگئیں ان میں سے ایک صاحب کو اتنا غصہ آیا کہ چہرہ غصہ سے لال ہوگیا اور رگیں پھول گئیں۔تو آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر وہ اس کو کہہ لے تو یہ غصہ جاتا رہے اور وہ یہ ہے کہ وہ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)) کہتے [3] غصہ کا دبالینا بڑی شاباشی کی بات ہے رسول ﷺ نے فرمایا:

((لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ.)) [4]

''یعنی پہلوان وہ نہیں ہے جو دشمن کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔''

غصہ کو دبانے کی بڑی فضیلت ہے۔

((مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهٗ مِنَ الْحُوْرِ مَاشَآءَ.)) [5]

''جس نے غصے کو دبالیا حالانکہ وہ غصہ اتارنے پر قادر تھا تو اللہ سبحانہ تبارک وتعالیٰ اسے سب مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا جس حور کو چاہے پسند کرلے۔اور غصے کا معاف کرنے والا خدا کے نزدیک بہت عزیز ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَارَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ.)) [6]

---

[1] بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب [2] مسند احمد

[3]، [4] بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب

[5] ابوداوٗد کتاب الادب باب من کظم الغیظ (٤/ ٣٩٤

[6] شعب [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی کہ پروردگار تیرے بندوں میں سے کون سا بندہ تیرے نزدیک زیادہ پیارا ہے تو اللہ نے فرمایا جو قادر ہو کر معاف کر دے۔''

کیونکہ غصہ شیطان کے بھڑکانے سے پیدا ہوتا ہے جس سے ایمان خراب ہو جاتا ہے جیسے شہد جیسی شیریں چیز کو ایلوا خراب کر دیتا ہے۔

غصے کے دبانے اور دور کرنے کی حدیث شریف میں یہ تین صورتیں بتائی گئی ہیں (۱) غصے کے وقت ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) پڑھنا (۲) وضو کر لینا یا پانی پی لینا (۳) زمین پر لیٹ جانا۔

(٦) ظلم کی مذمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَيْرِ الْحَقِّ٥﴾

(اعراف: ۳۳)

(اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے شرک کے کاموں کو جو کھلے ہوں یا چھپے ہوں اور گناہ کو اور ناحق کسی پر زیادتی اور سرکشی کو حرام کر دیا ہے۔)

ظلم کے ظلم اور زیادتی کو درگزر کر دینا بڑی ہمت کی بات ہے۔ لیکن بقدر ظلم و سرکشی انتقام اور بدلہ لینا چاہے تو لیا جا سکتا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ٥ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ٥ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ٥ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ٥ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ٥﴾ (الشوریٰ: ۳۹-۴۳)

(اور وہ لوگ اچھے ہیں کہ جن پر ظلم و زیادتی کی جاتی ہے تو بدلہ لیتے ہیں کیونکہ برائی کا بدلہ برائی ہے اور جس نے معاف کر دیا اور صلح کر لی تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یقیناً اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے برابر کا بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر الزام نہیں۔ الزام تو صرف انہی لوگوں پر ہے جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور زمین میں ناحق زیادتی و فساد کرتے پھرتے ہیں ان ہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور جس نے صبر کیا اور معاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر دیا تو یقیناً بڑی ہمت کے کاموں میں سے ایک بڑا کام ہے۔)

یہ ظلم و بغاوت ایک سنگین جرم ہے جس کی سزا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيْءَ إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ ﴾ (حجرات: ۹)

(اگر ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی ظلم کرے تو باغی اور ظالم جماعت سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم پر آ جائے۔)

نہ ظلم کرو نہ ظلم کے کاموں میں دوسروں کی امداد کرو۔ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o ﴾ (المائدة: ۲)

(جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم حد سے گزر جاؤ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً وہ سخت سزا دینے والا ہے۔)

حدیثوں میں بھی بغی عدوان اور ظلم و زیادتی کی سخت مذمت آئی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَمْنَعُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ.)) ❶

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کروں لیکن اگر وہ ظالم ہے تو اس کی مدد کیسے کروں آپ نے فرمایا تم اس کو ظلم کرنے سے روکو یہی اس کی امداد ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغی اور ظلم سے روکنا چاہئے اگر دست درازی اور زیادتی سے نہ روکا جائے تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور پوری قوم ملک میں امن و امان اور عدل و انصاف نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو جائے گی دنیا میں امن اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ظلم و ستم نہ ہو اور اگر اتفاقاً کسی سے یہ سرزد ہو جائے تو اس کو اس سے روکا جائے بھائی کی ہر حالت میں مدد کرنی ضروری ہے ظالم ہے تو اسے ظلم سے روکا جائے مظلوم ہے تو اس

❶ بخاری کتاب الاکراہ باب یمین الرجل لصاحبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی مدد کی جائے۔رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث قدسی بڑے مؤثر انداز میں سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((یَاعِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهُ بَیْنَکُمْ حَرَامًا وَّلَا تَظَالَمُوْا.)) ❶

''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور تمہارے درمیان میں بھی اس ظلم کو حرام کیا ہے لہٰذا تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔''

ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.)) ❷

''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظلمات بن جائے گا۔''

ظلمات۔ظلمۃ کی جمع ہے اور ظلمۃ عربی میں اندھیرے کو کہتے ہیں ظلم اور ظلمات کا مادہ عربی میں ایک ہی ہے۔ ہماری زبان میں اسی لفظی رعایت کے ساتھ اس کا ترجمہ یوں ہوسکتا ہے کہ اندھیر نہ کرو قیامت کے دن یہ اندھیرا ہو جائے گا۔ یہ ایک مثالی سزا ہوگی انسان اپنی غرض یا غصہ سے اندھا ہوکر دوسروں پر ظلم کر بیٹھتا ہے۔ یہ اندھا پن قیامت کے ہولناک دن میں اندھیرا بن کر نمودار ہوگا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے چاہئے کہ وہ اس پر ظلم نہ کرے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے۔ ❸

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مظلوم کی مدد کی جائے۔ ❹

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر جب آپ نے یمن بھیجا تو ان کو نصیحت فرمائی کہ مظلوم کی بدعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس کے اور خدا کے بیچ میں کوئی پردہ نہیں۔ ❺

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی یا کسی پر ظلم کیا تو اس کو چاہئے کہ آج ہی اس سے پاک ہولے اس دن سے پہلے کہ اس کے پاس دینے کو نہ دینار ہوگا نہ درہم ظلم کا بدلہ ظلم کے برابر مظلوم کو ظالم کی نیکیوں سے دلوایا جائے گا اور نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی بدیاں ظالم پر لادی جائیں گی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو

❶ مسلم کتاب البر و الصلة و الادب باب تحریم الظلم
❷ مسلم کتاب البر و الصلة و الادب باب تحریم الظلم
❸ بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم و لا یسلمه
❹ بخاری کتاب الجنائز باب الامر باتباع الجنائز
❺ بخاری کتاب المظالم باب الاتقاء و الحذر من دعوة المظلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چھوڑتا نہیں۔ ❶

بہر حال کتاب وسنت سے بغی اور ظلم وزیادتی کی سخت ممانعت ہے اور اس کا مرتکب دونوں جہانوں میں سخت سزاؤں کا مستحق ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدۃ: ۲)

(اور ظلم پر معاونت مت کرو ظالم کی مدد کرنا ظلم ہے۔)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جاہلوں کی امارت (حکومت) سے تجھ کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں میں نے کہا اے خدا کے رسول! وہ حکومت کیسی ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد ایسے امیر (حاکم) آئیں گے کہ لوگ ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ان کے ظلم کے کاموں پر ان کی مدد کریں گے وہ مجھ سے نہ ہوں گے اور نہ میں ان سے ہوں گا یعنی میرا ان سے کوئی تعلق وواسطہ نہ ہوگا، اور نہ ہی میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔ ❷

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

یعنی مظلوم کی آہ وزاری سے ڈرتے رہو کیونکہ دعا کے وقت اس کی دعا اللہ تعالیٰ کے سامنے قبول ہوتی ہے اس کی آہ وبکا کی وجہ سے زمین وآسمان بھی تھرا اٹھتے ہیں۔

قیامت کے روز ظالم کی سب نیکیاں چھن جائیں گی اور مظلوم کو دلا دی جائیں گی۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ دریافت فرمایا کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نقد وجنس کچھ نہ ہو آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں درحقیقت مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے روز (اعمال) نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی (ادائیگی کر کے) آئے گا اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی۔ کسی کو تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال ہضم کر لیا ہوگا کسی کی خونریزی کی ہوگی یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا تو ایک شخص کو (مثلاً جس کو اس نے گالی دی تھی) اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو (مثلاً جس کو اس نے مارا تھا) باقی تمام نیکیاں دے دی جائیں گی پھر اگر ان پر مظالم کے تمام ہونے سے پہلے (جو اس کی گردن پر ہیں) اس کی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ آخر کار یہ دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔ ❸

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو ہر قسم کی بری عادات سے بچائے اور برُے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

---

❶ بخاری کتاب المظالم باب من کانت لہ مظلمۃ عند الرجل فحللہا لہ ❷ ترمذی ابواب السفر باب ما ذکر فی فضل الصلوٰۃ (۱/ ۴۱۶) ❸ مسلم کتاب البر والصلۃ والادب باب تحریم الظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مذمت حسد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِo مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَo وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَo وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِo وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَo﴾ (الفلق: ١ - ٥)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے پیغمبر! آپ کہیے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی برائی سے جب کہ اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب کہ وہ حسد کرے۔)

کسی نعمت کے چھن جانے کی آرزو کو حسد کہتے ہیں۔ یعنی لوگ ایسے تنگ دل ہوتے ہیں جو دوسروں کو بھلائی اور بہتری کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھ سکتے، خاص کر اپنے رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں اور ہم پیشہ وروں کو جب اچھی اور آسودہ حالتوں میں دیکھتے ہیں تو جل بھن کر خاک ہو جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آسودہ لوگوں کی آسودگی چھن جائے اور وہ مجھ کو مل جائے۔ اس بری عادت کو حسد اور حسد کرنے والوں کو حاسد کہتے ہیں۔

حسد کرنے والا بہت برا ہوتا ہے، وہ لوگوں کی تباہی اور بربادی چاہتا ہے۔ اپنی بھلائی کے لیے کوشش نہیں کرتا۔ کیونکہ رات دن دوسروں کی بربادی کے غور و فکر میں لگا رہتا ہے اس کو اتنا موقع کہاں جو اپنی ترقی کے لیے سوچ بچار کر سکے۔ اس لیے وہ بہت سست اور کاہل ہو جاتا ہے اور یہ سستی اس کو خدا کی نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے۔ جب وہ اپنی بری حرکت کی وجہ سے اللہ کی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ دوسروں کی آسودگی پر چلتا ہے اور اپنی بربادی کی طرح ان کی بربادی کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ کبھی ان کی کھلم کھلا غیبتیں اور چغلیاں کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ناحق شکایتیں کرتا ہے تہمتیں اور بہتان باندھتا ہے اور طرح طرح کی تکلیف اور اذیت پہنچانے میں مصروف رہتا ہے۔ عہد رسالت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر خاص احسان یہ کیا تھا کہ ان کو قرآن اور ایمان کی دولت عطا فرمائی تھی جس کو دیکھ کر یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے حاسد جلے مرتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ج﴾ (نساء: ٥٤)

(خدا نے اپنے فضل سے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس پر جلے مرتے ہیں اور حسد کرتے ہیں) (اور ان کی خواہش یہ تھی کہ یہ دولت مسلمانوں سے چھین لی جائے۔))

﴿ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْيَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِاَنْفُسِهِمْ﴾ (البقرة: ١٠٩)

(اکثر اہل کتاب اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر تم کو کافر بنادیں۔)

قرآن مجید میں بہت سی آیتیں حسد کی مذمت کے بارے میں ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمْ۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ۔ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى صَدْرِهٖ۔ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ.)) ❶

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور نہ تم کو کسی کی عیب جوئی کے پیچھے پڑو اور نہ تم منافست کرو اور نہ کسی سے حسد اور زوال نعمت کی آرزو کرو، نہ کسی سے بغض اور کینہ رکھو اور نہ کسی سے قطع تعلق کرو، اور نہ سلام کلام چھوڑ و اے اللہ کے بندو! تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ جیسا کہ اس نے تم کو حکم دیا ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم وستم کرے اور ظالم کے حوالے کر کے اس کی امداد کو بند کردے اور نہ اس کو ذلیل کرے تقویٰ و پرہیزگاری دل میں ہے ہلاکت کے

❶ بخاری کتاب الادب باب یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لئے یہی برائی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل کرے مسلمانوں کی عزت آبرو لینا اور خونریزی حرام ہے۔''

اس حدیث میں لاتحاسدو کا لفظ آیا ہے یعنی کسی سے حسد نہ کرے یہ حسد بری عادت ہے یہی پہلا گناہ ہے جو ابلیس لعین سے سرزد ہوا کہ حضرت آدم علی نبینا علیہ السلام کے فضائل دیکھ کر حسد کی آگ میں جل مرا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی حسد کی وجہ سے قابیل نے اپنے سگے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا۔ اسی حسد کی وجہ سے آپس میں جنگ و جدال کی نوبت آجاتی ہے۔ پہلے زمانے کے لوگ اسی حسد کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔

اسی حسد نے برادران یوسف کو حضرت یوسف علی نبینا علیہ السلام کے قتل کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ باپ کی محبت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو اچھی نہیں معلوم ہوئی اس لئے زوال کی فکر کر کے ان کو نظروں سے اوجھل کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب بھی ہوئے لیکن اچھا نتیجہ حضرت یوسف علیہ السلام ہی کے حق میں رہا۔

یہ حسد تمام نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے اور حاسد نیکیوں سے تہی دست ہو کر محروم ہوتا ہے۔

یہ حسد تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اس سے حاسد کی دونوں جہان کی تباہی و بربادی ہو جاتی ہے وہ خسر الدنیا و الاخرۃ کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی دشمن کو مارنے کے لیے پتھر پھینکے وہ پتھر دشمن کو نہ لگے بلکہ الٹ کر پتھر پھینکنے والے کی داہنی آنکھ پر لگ جائے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے۔ پھر غصہ ہو کر دوبارہ پتھر پھینکے وہ اتفاقاً اچٹ کر اس کی بائیں آنکھ میں لگ جائے۔ پھر اس کا سر بھی پھوٹ جائے۔ اسی طرح وہ پتھر مار مار کر اپنے آپ کو زخمی کرتا اور ہلاک کرتا رہے اور دشمن صحیح سلامت رہ کر اس پر ہنستا رہے۔ یہی حال حسد کرنے والے کا ہے۔

حسد سے برکت جاتی رہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَایَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَالَمْ یَتَحَاسَدُوا.)) ❶

''لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گی جب تک کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کریں گے۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سب آدمیوں کے راضی کرنے پر قدرت رکھتا ہوں مگر حاسد نعمت کہ وہ بغیر زوال نعمت کے راضی نہیں ہوتا۔ شیخ سعدی نے کیا خوب فرمایا:

توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے حسود راچہ کنم کو زخود برنج درست

اور بعض حکماء کا قول ہے کہ حسد ایک زخم ہے کہ جو کبھی نہیں بھرتا اور جو کچھ حاسد پر گزرتا ہے اس کو وہی

❶ طبرانی کبیر (۸/ ۳۰۹) (۸۱۵۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کافی ہے ایک اعرابی کا قول ہے کہ میں نے کسی ظالم کو مظلوم کے مشابہ سوائے حاسد کے نہ دیکھا کہ جب دوسرے کی نعمت دیکھتا ہے تو گویا اسے چھریاں لگتی ہیں۔ حاسد حسد کے سبب سے خدا کے حکم و فیصلے سے راضی نہیں ہوتا جس نعمت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وحکمت سے جس کو چاہا دیا۔ گویا حاسد اس کو برا جانتا ہے کہ اس کو کیوں دیتا ہے ہمیں کیوں نہیں دیتا تو اسے خدا کے فیصلے وتقدیر پر غصہ آتا ہے اور جو خدا کی تقدیر سے ناراض اور خدا کے فیصلے سے ناخوش ہوتا ہے وہ مسلمان نہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اِصْبِرْ عَلٰی کَیْدِ الْحَسُوْدِ فَاِنَّ صَبْرَكَ قَاتِلُهٗ

حاسد کے مکروفریب پر صبر کرو تمہارا صبر اسکو قتل کر کے رہے گا

فَالنَّارُ تَاْكُلُ نَفْسَهَا

اِذْ لَمْ تَجِدْ مَا تَاْكُلُهٗ

جب آگ کو کوئی چیز جلانے کو نہیں ملتی تو اپنے آپ ہی کو کھالیتی ہے۔

دراصل حسد کافروں کا شیوہ ہے۔ سچا مسلمان حسد کر ہی نہیں سکتا ہے قرآن مجید میں حسد کے متعلق جتنی آیتیں ہیں وہ سب کافروں، یہودیوں، عیسائیوں اور منافقوں کے بارے میں ہیں جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ وہی لوگ حاسد ہوتے ہیں جو مسلمانوں کی بدخواہی چاہتے ہیں اور اپنی طرح ان کے کافر ہونے کی آرزو کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُم مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ٥﴾ (بقرة: ١٠٩)

(اہل کتاب کے اکثر لوگ حق کے ظاہر ہو جانے کے باوجود محض بغض وعناد اور حسد کی بنا پر تمہیں ایمان سے دور کرنا چاہتے ہیں تو معاف کرو اور درگزر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

یہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مسلمانوں کا اپنی طرح کافر ہو جانا پسند کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حسد کرنا یہودیوں کا فعل ہے مسلمان حسد نہیں کرتا سورۃ نساء میں فرمایا:

﴿ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (النساء: ٥٤)

(یہ یہودی مسلمانوں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایمان کی دولت نصیب فرمائی جس سے وہ محروم ہیں۔)

حسد ایک ایسی بری چیز ہے جس سے پناہ مانگی جاتی ہے رسول اللہ ﷺ کی طبیعت شریفہ جب ناساز ہو جاتی تو حضرت جبریل علیہ السلام یہ دعا پڑھ کر دم کر دیا کرتے تھے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے۔ ہر جان کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی آنکھ سے اللہ تعالےٰ آپ کو شفا دے۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

قرآن مجید میں حاسدوں کی برائی سے پناہ طلب کرنے کا حکم ہے چنانچہ ارشاد ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o﴾ (الفلق: ١ - ٥)

(آپ کہیے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والوں کی برائی سے جب کہ وہ حسد کرے۔)

بہر حال حسد اور نظر بد سے پناہ چاہی گئی ہے یہی دونوں چیزیں بڑی خطرناک ثابت ہوئی ہیں اور حدیث میں آیا ہے:

((اَلْعَيْنُ حَقٌّ.)) ❷

''یعنی نظر لگنا حقیقت ہے۔''

اور نظر بد لگانے والا حاسد ہوتا ہے ور ہر حاسد کا عائن ہونا ضروری نہیں جب آیت کریمہ میں حاسد سے استعاذہ کا حکم ہے تو عائن یعنی نظر بند لگانے والے سے بھی استعاذہ پایا گیا ہے۔ اسی کو علامہ ابن قیم نے تفسیر معوذتین میں فرمایا ہے:

لِاَنَّ كُلَّ عَائِنٍ حَاسِدٌ وَّ لَيْسَ كُلُّ حَاسِدٍ عَائِنًا فَاِذَا اسْتَعَاذَ مِنْ شَرِّ الْحَاسِدِ دَخَلَ فِيْهِ الْعَائِنُ.

---

❶ مسلم کتاب السلام باب الطب و المرض الرقی (٥٧٠٠)

❷ مسلم کتاب السلام باب الطب و المرض و الرقی (٥٧٠٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حکایت

حضرت شیخ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ایک حاسد آدمی کی یہ حکایت فرمائی ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو کر یہ کہا کرتا تھا کہ نیک لوگوں کے ساتھ نیکی کرو اور محسن کے احسان کا بدلہ دو کیونکہ برائی کرنے والے کی برائی تمہاری طرف سے خود کفایت کرے گی یہ شخص برابر بادشاہ کے سامنے یہ نصیحت کیا کرتا تھا جس سے اس کی بڑی عزت تھی۔ اس کی عزت، عظمت اور مرتبہ کو دیکھ کر ایک شخص کو حسد پیدا ہو گیا۔ اس نے بادشاہ سے شکایت کی کہ یہ شخص حضور کے سامنے کھڑا ہو کر گندہ ذہن بناتا ہے بادشاہ نے کہا اس کی تصدیق کیسے ہو؟ حاسد نے کہا جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ اسے اپنے قریب بلا لیجئے۔ جب وہ آپ کے بالکل قریب آ جائے گا تو اپنی ناک بند کر لے گا۔ تاکہ آپ کے منہ کی بدبو نہ آنے پائے۔ بادشاہ نے کہا بہت اچھا کل امتحان کریں گے ادھر اس حاسد نے بادشاہ سے یہ کہا ادھر اس نے جا کر اس ناصح و نیک آدمی کی دعوت کر کے ایسا کھانا کھلایا جس میں لہسن بہت سا تھا۔ کھانا کھا کر فارغ ہی ہوا تھا کہ دربار کا وقت آ گیا۔ بدستور بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے وہی جملہ کہا جو کہا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے پاس بلانے کا اشارہ کیا اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تاکہ اپنے منہ کی بدبو بادشاہ تک نہ پہنچنے پائے۔ منہ پر ہاتھ رکھے وہ بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ بادشاہ کو کل کی بات پر یقین آ گیا کہ وہ بات بالکل سچ ہے جو حاسد نے کہی تھی۔ اسی وقت بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اس خاص گورنر کے پاس اس مضمون کا خط لکھا کہ جب حامل رقعہ ہذا تمہارے پاس پہنچے تو فوراً اسے قتل کر کے اس کے چمڑے میں بھس بھروا کر ہمارے پاس بھیج دو۔ اس خط کو اس شخص کے حوالے کر کے کہا کہ فلاں حاکم کے پاس اس خط کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ خط لے کر بادشاہ کے دربار سے باہر آیا۔ اس بادشاہ کا دستور تھا کہ جب وہ دستی خط لکھتا تھا تو کسی کے نام جاگیر و انعام کے لیے لکھتا تھا۔ راستہ میں وہی حاسد ملا اس کے ہاتھ میں خط دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ شاہی خط ہے جو مجھے لکھ کر دیا ہے کہ فلاں حاکم کے پاس لے جاؤں اس حاسد نے یہ سمجھا کہ اس شاہی خط میں بادشاہ نے کچھ انعام اور جاگیر کے لیے لکھا ہو گا۔ اس حاسد نے اس شخص سے کہا کہ یہ خط مجھے دے دو میں لے جاؤں گا۔ اس شخص نے کہا کہ اچھا میں تمہیں یہ خط ہبہ کرتا ہوں، لے جاؤ۔ اس حاسد نے اس خط کو انعام کے لالچ میں اس حاکم کے سامنے لے جا کر پیش کیا۔ حاکم نے اس خط کو پڑھ کر حامل رقعہ سے کہا کہ اس خط میں بادشاہ نے یہ لکھا ہے کہ تمہیں قتل کر کے تمہاری کھال کھنچوا کر اس میں بھس بھروا کر بادشاہ کے پاس بھیجوں۔ تو یہ حاسد حامل رقعہ بہت گھبرایا اور کہنے لگا کہ یہ دوسرے کا خط ہے جو میں لے آیا ہوں خدا کے واسطے یہ خط مجھے واپس کر دو میں بادشاہ کے پاس واپس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لے جاؤں اس حاکم نے کہا کہ بادشاہ کا آیا ہوا خط واپس نہیں جا سکتا۔ اب میں تم کو قتل کروں گا اور بادشاہ کے حکم کے مطابق تمہارے چمڑے میں بھس بھروا کر بادشاہ کے پاس بھیجوں گا چنانچہ اس حاسد کو قتل کرا کر اس کے چمڑے میں بھس بھروا کر بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ ادھر وہ نیک شخص جو بادشاہ کے سامنے روزانہ کھڑا ہو کر یہ کہا کرتا تھا کہ محسن کے احسان کا بدلہ اچھا دینا چاہئے کیونکہ برائی کرنے والے کو خود اس کی برائی ہلاک کرے گی، بادشاہ کے پاس گیا اور اپنی عادت کے مطابق وہی کہا تو بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہ میں نے تو اسے قتل کرانے کے لیے فلاں حاکم کے پاس بھیج دیا تھا یہ کیسے آ گیا اور پھر حاسد کا بھس بھرا چمڑا بھی آ گیا تو بادشاہ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے۔ اس بزرگ شخص نے کہا کہ حضور اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے بادشاہ نے اس سے کہا کہ اس نے تمہارے متعلق مجھ سے کہا تھا کہ تم میری برائیاں کرتے پھرتے ہو اور مجھے گندہ دہن کہتے ہو۔ اس نے کہا کہ میں نے ہرگز یہ بات نہیں کہی ہے بادشاہ نے کہا جب میں نے تمہیں اپنے پاس بلایا تھا تو تم نے اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر کیوں رکھ لیا تھا؟ اس نے کہا کہ اس نے میری دعوت کی تھی اور کھانے میں لہسن ڈال دیا تھا آپ نے مجھے بلایا میں آ گیا تو میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ لہسن کی بدبو آپ کو ناگوار گزرے گی اس لیے میں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تا کہ آپ کو بدبو نہ پہنچے بادشاہ نے کہا سچ ہے تم اپنا کام کرو بدی کرنے والے کو اس کی بدی تمہاری طرف سے کافی ہوگئی۔

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ (فاطر: ٤٣)

(اور بری تدبیر کرنے والوں کا وبال ان بری تدبیر کرنے والوں ہی پر پڑتا ہے۔)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مکاریوں سے پرہیز کرو، مکر کا بوجھ اور وبال مکار ہی پر پڑتا ہے اور خدا کے ہاں اس کی جواب دہی ہوگی حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تین کاموں کا کرنے والا نجات نہیں پا سکتا ان کاموں کا وبال اسی پر یقیناً آ پڑتا ہے مکر اور بغاوت اور وعدوں کو توڑ دینا۔ ❶

حسد کی تین قسمیں ہیں

(۱) یہ کہ ایک شخص کی صرف یہ خواہش ہو کہ دوسرے کی نعمت سلب کر لی جائے اور وہ اس کو نہ حاصل ہو سکے۔ حسد کی مذموم ترین قسم یہی ہے اور اسی بنا پر منافقین کی یہ خواہش تھی کہ مسلمان بھی ان ہی کی طرح کافر ہو جائیں۔

---

❶ ابن كثير بحواله ابن ابی حاتم۔ تفسير (٣/ ٥٦٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَدُّوْ لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاءً ﴾ (نساء: ۸۹)

(ان منافقین کی یہ خواہش ہے کہ جس طرح خود کافر ہو گئے اسی طرح تم سچے مسلمان بھی کفر کرنے لگو۔ پس وہ اور تم ایک طرح کے ہو جاؤ۔)

(۲) دوسرے یہ کہ اس کی خواہش یہ ہو کہ وہ نعمت اس کو حاصل ہو جائے۔ اس صورت میں اس کا مقصود بالذات تو صرف اس نعمت کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات جب تک وہ نعمت دوسرے سے چھن نہ جائے اس کو مل نہیں سکتی اس لیے بالفرض اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ دوسرے سے سلب کر لی جائے۔

(۳) یہ کہ ایک شخص خود اسی قسم کی نعمت کو حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن اس کی یہ خواہش نہ ہو کہ وہ دوسرے سے سلب کر لی جائے۔ ان میں پہلی صورت حسد کی مذموم قسم ہے۔ دوسری صورت میں چونکہ زوال نعمت بالذات مقصود نہیں کہہ سکتے، تاہم قرآن مجید میں ہے۔

﴿ وَلَاتَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط﴾ (النساء: ۳۲)

(اور خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہے اس کا کچھ ارمان نہ کرو۔)

اور اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ جو نعمت کسی کو حاصل ہو بعینہ اس کی خواہش کرنا پسندیدہ نہیں ہے اسی لئے یہ بھی مذموم ہے البتہ اس کی مثل دوسری نعمت کی خواہش کرنا مذموم نہیں اس لئے فرمایا:

﴿ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ﴾ (اور خدا سے اس کا فضل مانگو۔)

تیسری صورت بالکل مذموم نہیں بلکہ دینی امور میں مستحسن ہے اور شریعت میں اس کو مسابقت اور منافست اور رشک وغبطہ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴾ (المطففین: ۲۶)

اور فرمایا:

﴿ سَابِقُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ (الحدید: ۲۱)

(اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو۔)

اور منافست اور مسارعت سے یہی مقصود ہے۔ اس کار خیر کو دونوں بجالائیں چھوٹنے نہ پائے، ایسے کار خیر کی آرزو کرنا کہ دوسرے کی طرح میں بھی یہ نیک کام کروں غبطہ ہے جو مباح بلکہ ثواب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللّٰہُ عِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ .)) ❶

’’صرف دو شخصوں کے لئے حسد یعنی رشک مباح ہے (۱) ایک جس کو اللہ نے مالدار بنایا اور اس کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دے دی (۲) دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم دیا ہے جو لوگوں کو سکھاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ خیرات سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا۔ ظالم کے ظلم پر صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ مظلوم کی عزت بڑھاتا ہے۔ سوال کا دروازہ کھولنے سے اللہ تعالیٰ محتاجی کے دروازوں کو کھول دیتا ہے۔ ❷

اور ایک حدیث تمہیں سناتا ہوں اس کو یاد کرلو۔ وہ یہ ہے کہ دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے۔

(۱) وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا ہے اور وہ اس میں اللہ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ اس مال اور علم میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور ان دونوں کے حق ادا کرتا ہے تو یہ افضل المنازل بڑے مرتبہ کے لوگوں میں سے ہے دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے علم دیا لیکن مال سے محروم رکھا اور اس کی نیت سچی ہے کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اسی طرح اللہ کے راستے میں خرچ کرتا جس طرح فلاں شخص کرتا ہے تو یہ شخص اپنی خالص نیت کی وجہ سے اور پہلا شخص خرچ کرنے والا دونوں ثواب میں برابر ہیں۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ نے مال دیا اور علم نہیں دیا تو وہ اپنا مال بے قاعدگی کے ساتھ سوچے سمجھے بغیر خرچ کرتا ہے نہ اس میں خدا سے ڈرتا ہے اور نہ حق والوں کے حق کو ادا کر کے صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ اس میں اللہ ہی کے حق کو جانتا ہے۔ بلکہ نڈر ہو کر شراب و کباب، کھیل تماشا اور ناچ گانوں میں اڑاتا ہے تو یہ سب سے برے مرتبے والا ہے چوتھا وہ شخص ہے جس کو خدا نے نہ مال ہی دیا ہے اور نہ علم، وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح کھاتا اڑاتا تو وہ اپنی بری نیت کی وجہ سے خود اور اس سے پہلا شخص دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ (احمد، ترمذی۔ ترغیب)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک کاموں میں منافست اور مسابقت درست ہے اور منافست کبھی حسد کے معنی میں آتا ہے اور وہ درست نہیں ہے کیونکہ کبھی حسد منافست پر بولا جاتا ہے جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب اور عباس نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ کی

❶ بخاری کتاب العلم باب الاغتباط فی العلم و الحکمة
مسلم کتاب صلاة المسافرین باب فضل من یقوم بالقرآن و یعلمه

❷ ترمذی کتاب الزهد باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر (۳/ ۲۶۲) رقم الحدیث ۲۳۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خدمت مبارک میں عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث اور فضل بن عباس کو خدمت نبوی میں بھیج کر انہیں صدقات کے محکمہ میں عامل بنانے کی درخواست پیش کریں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہاں جانا بے کار ہے، تم کو اس کام پر نہیں رکھیں گے تب ربیعہ نے کہا:

((وَاللّٰهِ مَا تَصْنَعُ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ.)) ❶

''تم نے یہ بات نفاست اور حسد سے کہی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح تم سے کر دیا تو ہم نے نہ منافست کی اور نہ تم سے حسد کیا۔''

جس نعمت پر انسان کو رشک اور غبطہ آتا ہے اگر وہ اسلامی اور دینی نعمت ہے۔ جیسے ایمان، نماز روزہ وغیرہ تو ایسی نعمت پر غبطہ کرنا فرض ہے یعنی اس بات کی خواہش کرے کہ جس طرح فلاں کامل اور ایماندار ہے، نمازی ہے اسی طرح میں بھی مومن اور نمازی بن جاؤں اور اگر یہ دینی نعمت دین کے مستحب کاموں میں سے ہے تو غبطہ بھی مستحب ہے اگر وہ نعمت صرف ایسی ہے کہ اس سے بقدر مباح بہرہ ور اور لذت یاب ہو سکے تو اس میں منافست اور غبطہ مباح اور جائز ہے۔ کیونکہ اس میں نیک بننے کی خواہش ہوئی اور زوالِ نعمت کی آرزو ہرگز نہیں اور نیک کام کے ارادہ کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.)) ❷

''جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اسے نیکی کرنے کا موقع نہیں ملا تب بھی ایک نیکی کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے ایک نیکی کر لی تو دس نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے بلکہ دس سے سات سو تک ثواب لکھا جاتا ہے۔''

اسبابِ حسد

حسد کے اسباب سات ہیں (۱) بغض وعناد، عداوت ہے۔ کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ ایک شخص کے نزدیک دشمن کی بھلائی و برائی دونوں برابر ہوں اس لئے دشمن اور مخالف کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے دشمن پر بلا

❶ مسلم کتاب الزکوۃ باب ترك استعمال آل النبی ﷺ الصدقة (۲۴۸۱)

❷ مسلم کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السماوات و فرض الصلوات

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور مصیبت آئے اور جب یہ مصیبت آتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔اس کے بجائے جب خدا اس پر کوئی احسان کرتا ہے تو وہ اس کو پسند نہیں کرتا اسی کا نام حسد ہے منافقین اور کفار کو مسلمانوں کے ساتھ جو عداوت تھی وہ اسی حسد آمیز طریقہ سے ظاہر ہوتی تھی جیسا کہ قرآن مجید ہے۔

﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ط وَّدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ج قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ج وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيَاتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ o هَآ اَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتَابِ كُلِّهٖ ج وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْآ اٰمَنَّا ق ج وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ط قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ o اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ز وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ o﴾ (آل عمران: ۱۱۸ - ۱۲۰)

(اے ایمان والو! تم اپنا دلی دوست ایمان والوں کے سوا کسی کو نہ بناؤ۔ تم نہیں دیکھتے کہ دوسرے لوگ تو تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے ہم نے تمہارے لیے آیتیں بیان کر دی ہیں۔ اگر عقل مند ہو تو غور کر لو۔ ہاں تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے۔ تم پوری کتاب کو مانتے ہو۔ وہ نہیں مانتے پھر محبت کیسی یہ تمہارے سامنے تو ایمان کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن تنہائی میں مارے غصہ کے انگلیاں چباتے رہتے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے غصے ہی میں مر جاؤ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھیدوں کو بخوبی جانتا ہے تمہیں اگر بھلائی ملے تو یہ ناخوش ہوتے ہیں اگر تم کو برائی پہنچے تو خوش ہوتے ہیں تم اگر صبر اور پرہیز گاری کرو تو ان کا مکر تمہیں نقصان نہیں دے گا اللہ تعالیٰ نے ان کے عملوں کا احاطہ کر رکھا ہے۔)

ان آیتوں میں یہود و نصاریٰ، کفار اور مشرکین سے ترک موالات کا حکم ہے یہ تمہارے دشمن ہیں تمہاری بھلائی کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جلنے لگتے ہیں تم صبر و استقلال اور تقویٰ سے کام لے کر ان کی حسد کی آگ کو بجھا دو۔ بغض، عناد اور عداوت سے جو حسد پیدا ہوتا ہے اس کے لئے مساوات اور برابری ضروری نہیں بلکہ ایک ادنیٰ اور معمولی آدمی بھی بڑے بڑے شخص کا بدخواہ اور حاسد ہو سکتا ہے۔

(۲) حسد کا دوسرا سبب ذاتی فخر کا غلط خیال ہے کیونکہ امثال اور اقران میں جب ایک شخص کسی بلند منصب پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے دوسرے ہم چشموں کو گراں گزرتا ہے اور وہ اس کے اس ترفع و بلندی کو پسند نہیں کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور چاہتے ہیں کہ یہ منصب اس سے چھین لیا جائے تا کہ وہ ان کے مساوی اور برابر ہو جائے۔

(۳) حسد کا تیسرا سبب یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو اپنا مطیع ومنقاد بنانا چاہتا ہے اس لیے جب وہ کسی شرف وامتیاز کی وجہ سے اس کے حلقہ اطاعت سے نکل جاتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس کا یہ شرف جاتا رہے تاکہ وہ اس کا مطیع ومنقاد نہ ہو سکے کفار قریش اسی بنا پر مسلمانوں کی جماعت کو دیکھ کر کہتے تھے۔

﴿ اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ﴾ (انعام: ۵۳)

(کیا یہی وہ ذلیل لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے اسلام کی توفیق دے کر اپنا فضل کیا ہے۔)

حسد کا یہ سبب اکابر واشراف سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے لئے کبر وغرور اور دوسروں کی تحقیر وتذلیل لازمی ہے۔

(۴) حسد کا چوتھا سبب یہ ہے کہ اپنے پندار میں جس کو معمولی آدمی سمجھتے ہیں اس کو کوئی غیر معمولی شرف حاصل ہو جاتا ہے تو ان کو تعجب ہوتا ہے اور اس تعجب کی بنا پر وہ اس کے اس شرف کا انکار کر دیتے ہیں کفار اسی وجہ سے پیغمبروں کی رسالت کا انکار کرتے تھے اور تعجب سے کہتے تھے۔

﴿ اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ ﴾ (بنی اسرائیل: ۹۴)

(کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔)

(۵) حسد کا پانچواں سبب یہ ہے کہ دو شخصوں کا مقصد ایک ہوتا ہے کہ دونوں باہم ایک دوسرے کو رشک وحسد کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان میں سے ایک کو جب اس مقصد میں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو دوسرا قدرتی طور پر اس کا بدخواہ ہو جاتا ہے ایک شوہر کی متعدد بیویوں اور ایک باپ کے متعدد بیٹوں میں جو رشک وحسد ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان کے قتل کرنے کی جو سازش کی تھی اس کا سبب یہی تھا۔

﴿ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۝ ﴾ (یوسف: ۸)

(جب یوسف کے بے ماں بھائیوں نے آپس میں کہا کہ باوجود یکہ ہم حقیقی بھائیوں کی بڑی جماعت ہے تاہم یوسف علیہ السلام اور ان کا حقیقی بھائی بنیامین ہمارے والد کو ہم سے البتہ بہت عزیز ہیں۔)

(۶) حسد کا چھٹا سبب جاہ پرستی اور ریاست طلبی ہے اس لیے جو لوگ اس حیثیت سے یگانہ روزگار رہنا چاہتے ہیں جب ان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور شخص اس میں ان کا شریک وسہیم ہو گیا ہے تو یہ ان کو سخت گراں گزرتا ہے اور ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جس شرف وامتیاز سے دوسرا شخص جاہ ومنزلت میں ان کا شریک ہو گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے وہ اس کے ہاتھ سے چھن جائے مسلمانوں سے یہودی اسی لیے حسد کرتے تھے کہ اسلام سے پہلے ان کو علمی اور مذہبی حیثیت سے اہل عرب پر تفوق حاصل تھا لیکن اسلام کی وجہ سے ان کا تفوق جاتا رہا اسی لئے وہ اسلام کی بیخ کنی پر آمادہ ہو گئے اور منافقین میں عبداللہ بن ابی کو اہل مدینہ اپنا بادشاہ بنانا چاہتے تھے لیکن اسلام نے اس کی شاہانہ ریاست کا خاتمہ کر دیا اس لیے اس کو یہ سخت ناگوار گزرا اور اسی ناگواری کی وجہ سے ایک مجمع میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گستاخانہ پیش آیا۔ ❶

(۷) حسد کا ساتواں سبب خبث نفس اور بد طینتی ہے کیونکہ بعض اشخاص کی فطرت ہی ایسی ہوتی ہے کہ جب کسی کو بہتر حالت میں دیکھتے ہیں تو ان کو ناگوار ہوتا ہے اور جب کسی پر مصیبت آتی ہے تو اس پر ان کو مسرت ہوتی ہے۔ اس صورت میں حسد کے پیدا ہونے کے لیے اشتراک رابطہ یا کسی اور خواہش کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس قسم کے خبیث النفس لوگ ہر شخص پر حسد کرتے ہیں۔

حسد کے یہ اسباب زیادہ تر ان لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں جن میں کوئی چیز مابہ الاشتراک ہوتی ہے اس لیے بیگانوں میں یہ جذبہ نہیں ہوتا بلکہ صرف ایسے لوگوں میں ہی ہوتا ہے جن میں باہم ربط واشتراک ہوتا ہے ایک عالم دوسرے عالم سے ایک عابد دوسرے عابد سے ایک تاجر دوسرے تاجر سے، اسی لیے حسد کرتا ہے کہ ان میں ایک چیز یعنی علم، عبادت اور تجارت مشترک ہے حسد کے یہ سات اسباب ہیں جن کو امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم میں اور علامہ سید سلیمان ندوی نے سیرۃ النبی ﷺ میں بیان کیا ہے۔ حسد دل کی نہایت ہی خطرناک بیماری ہے جس کا علاج واصلاح نہایت ضروری ہے۔ شیخ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے حسد کے علاج کے سلسلے میں نہایت بسیط تقریر فرمائی جس کا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ حاسدوں کی بڑی بیماریوں میں سے ایک بیماری یہ ہے جس کا علاج علم وعمل سے ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ حاسد کو اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ حسد اس کے حق میں دین ودنیا میں ہر طرح سے نقصان دہ اور ضرر رساں ہے اور محسود کا کسی طرح کا نقصان نہیں نہ دین میں نہ دنیا میں حاسد کو حسد کی وجہ سے جو دین میں ضرر اور نقصان ہے وہ یہ ہے کہ حسد کی وجہ سے خدا حاسد سے راضی وخوش نہیں رہتا اس لیے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی خاص بندے کو اپنے فضل وکرم سے دی ہے حاسد اسے برا جانتا ہے اور اس کے سلب ہونے کی خواہش کرتا ہے اور اس سے زیادہ کونسا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قضاء وقدر سے ناخوش ہوتا ہے باوجود مسلمان ہونے کے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کینہ کپٹ رکھ کر اس کی خیر خواہی نہیں کی اور اللہ کے بندوں سے نکل کر نافرمانوں اور شیطانوں کی جماعت میں شامل ہو گیا اور قیامت

---

❶ بخاری کتاب الادب باب کنیۃ المشرک

مسلم کتاب الجهاد و السیر باب ما لقی النبی ﷺ من اذی المشرکین و المنافقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے دن ایسے ہی لوگوں کے ساتھ اٹھے گا بموجب فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم :

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.)) ❶

''آدمی جس کے ساتھ تعلق اور محبت رکھے گا ان ہی لوگوں کے ساتھ ہوگا۔''

تو اس حاسد کی دنیا بھی تباہ ہوئی اور آخرت بھی برباد ہوئی خسر الدنیا و الاخرة. محسود کو بشرط صبرو اعمال صالحہ کے دنیا میں بھی نیکی اور مال و دولت کی ترقیات سے مالا مال رہا اور آخرت میں بھی ترقی کے بڑے بڑے درجات ملیں گے حاسد حسد کی وجہ سے دنیا میں رنج وغم بلکہ حسد کی آگ میں جلتا ہے اور آخرت میں بھی آگ میں جلے گا۔

گندے عقیدے اور عداوت ودشمنی سے دل کو پاک وصاف رکھنا تزکیہ قلب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَاo قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَاo وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَاo﴾ (الشمس: ٧- ١٠)

(قسم ہے نفس کی اور جس نے اس کو ٹھیک کیا ہے پھر اس میں نیکی اور بدی الہام کردی بے شک جس نے اس نفس کو صاف ستھرا بنایا وہ کامیاب ہوا اور جس نے اس کو مٹی میں ملایا وہ ناکام رہا۔)

مٹی میں ملانے سے گندے عقیدے اور یہی کینہ کپٹ مراد ہے۔صاف دل اور صاف سینے کی بڑی افضلیت ہے دراصل دنیا میں اور آخرت میں صاف دل اور صاف سینے والے نجات کے مستحق ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.)) ❷

''عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا ہر مخموم القلب اور سچی زبان والا۔لوگوں نے عرض کیا کہ سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہی ہیں۔مگر یہ مخموم القلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پرہیزگار، صاف ستھرا، نہ جس میں گناہ ہو اور نہ ظلم، نہ کینہ کپٹ ہو اور

---

❶ بخاری کتاب الادب باب علامة الحب فی الله
مسلم کتاب البر و الصلة باب المرء مع من احب

❷ ابن ماجه کتاب الزهد باب الورع و التقوی (٤٢١٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہ حسد۔“

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صاف دل والا سب سے بہتر ہے۔ دل کی صفائی اور سلیم الصدر کی وجہ سے زیادہ تر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْاِيْمَانِ وَ جَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيْمًا وَ لِسَانَهُ صَادِقًا وَ نَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَّ خَلِيْقَةً مُّسْتَقِيْمَةً.)) ❶

”وہ شخص فلاح کو پہنچ گیا جس نے ایمان کے لیے اپنے دل کو خالص کر لیا اور اپنے دل کو صاف کر لیا اور زبان سچی بنالی اور نفس کو اطمینان بخش بنالیا اور اپنی طبیعت کو حسن خلق کے سانچے میں ڈھال لیا۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا ابھی ایک جنتی آدمی تمہارے سامنے آنے والا ہے چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ایک انصاری صاحب جن کا نام سعد بن مالک ہے تشریف لائے جن کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا۔ اور بائیں ہاتھ میں دونوں جوتیاں لئے تھے۔ دوسرے دن پھر اسی طرح فرمایا کہ ابھی ایک جنتی صاحب آنے والے ہیں چنانچہ وہی صاحب پھر آئے تیسرے دن آپ نے فرمایا ایک جنتی آدمی آنے والے ہیں چنانچہ تیسرے روز بھی وہی صاحب آئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گھر تشریف لے گئے تو عبداللہ بن عمرو پیچھے پیچھے گئے اور کہا کہ میرے باپ سے اور مجھ سے جھگڑا ہو گیا ہے میں نے قسم کھائی ہے کہ باپ کے پاس تین روز نہیں رہوں گا اگر آپ اپنے پاس ٹھہرنے کی جگہ دیں تاکہ تین دن گزر جائیں آپ کی مہربانی ہو گی تو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں ٹھہر جایئے چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تین روز تک ان کے مکان پر ٹھہرے رہے۔ ان کے حالات پر اور صوم وصلوۃ پر غور کرتے رہے کہ یہ کیا عبادت کرتے ہیں اور کتنی نماز رات میں پڑھتے ہیں تو زیادہ کچھ عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ نیند کھلتی اور کروٹ بدلتے تو سبحان اللہ، الحمدللہ واللہ اکبر کہتے اور آخر شب میں مسجد میں داخل ہو کر بارہ رکعتیں نماز پڑھتے جس میں مفصل کی بارہ سورتیں پڑھتے نہ لمبی رکعتیں ہوتیں نہ چھوٹی، دو رکعت پڑھ کر تشہد کے بعد یہ تین دعائیں پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.))

❶ مسند احمد: ٥/ ١٤٧ (٢٠٨٠٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا ھَمَّنَا مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِنَا وَ دُنْیَانَا.))

((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ.))

جب تین راتیں گزر گئیں تو میں نے سعد بن مالک سے کہا کہ میرے اور میرے باپ میں کوئی جھگڑا نہیں تھا اور نہ کوئی تکرار تھی۔ صرف آپ کے عمل کو دیکھنا تھا کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنتی فرمایا کہ پہلے روز آپ نے فرمایا کہ ابھی ایک جنتی آدمی آنے والا ہے تو آپ ہی سامنے آئے۔ دوسرے روز آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ایک جنتی آدمی آنے والا ہے تو آپ ہی آئے۔ پھر تیسرے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ایک جنتی آدمی آنے والا ہے تو آپ ہی آئے غرض یہ ہے کہ تین دن تک مسلسل آپ ﷺ نے یہی فرمایا اور آپ ہی سامنے آتے رہے۔

((فَاَرَدْتُ اَنْ اٰوِیَ اِلَیْكَ فَاَنْظُرَ مَا عَلَیْكَ فَاَقْتَدِیَ بِكَ فَلَمْ اَرَكَ عَمِلْتَ كَبِیْرَ عَمَلٍ فَمَا الَّذِیْ بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هُوَاِلَّا مَا رَاَیْتَ فَلَمَّا وَلَّیْتُ دَعَانِیْ فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا مَارَاَیْتَ غَیْرَ اَنِّیْ لَا اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غِشًّا وَلَا اَحْسُدُ اَحَدًا عَلٰی خَیْرٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذِهِ الَّتِیْ بَلَغَتْ بِكَ.)) ❶

''اور میں نے یہ چاہا کہ آپ کے پاس ٹھہر کر آپ کے عملوں کو دیکھوں اور آپ کی اقتدا کروں لیکن ان تین دنوں میں کوئی زیادہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو آپ ایسا کیا کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنتی کہا ہے انہوں نے کہا کہ میرے عمل یہی ہیں جو آپ نے دیکھے ہیں جب میں وہاں سے رخصت ہونے لگا تو مجھے بلا کر یہ فرمایا کہ میرے عمل یہی ہیں جن کو آپ نے دیکھا لیکن اس کے ساتھ دو باتیں اور بھی ہیں کہ میں کسی مسلمان سے کینہ کپٹ نہیں رکھتا اور نہ کسی کی بھلائی پر جو اللہ نے اسے دے رکھی ہے حسد کرتا ہوں۔ میرا دل کینہ کپٹ اور حسد سے پاک وصاف ہے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی چیز نے آپ کو اس درجہ تک پہنچایا ہے۔''

اس واقعہ سے دل کی صفائی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ہر قسم کے کینہ کپٹ سے پاک وصاف رکھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دعا بتائی ہے:

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ

❶ مسند احمد: ۳/ ۱۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)
(اے ہمارے رب! تو ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان والے گزرے ہیں اور ایمان والوں کی بابت ہمارے دلوں میں کینہ کپٹ نہ ڈال۔ اے ہمارے رب! تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔)

جو لوگ بلا وجہ اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اپنے دل میں بغض وعناد اور کینہ کپٹ جما لیتے ہیں تو ایسے لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس کمینہ حرکت کو چھوڑ دے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرُءٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيَقُوْلُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.)) ❶

"ہر سوموار اور جمعرات کو انسانوں کے اعمال خدا کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی دن میں سوائے مشرکین کے ہر ایک کی مغفرت فرما دیتا ہے لیکن جن دو آدمیوں کے درمیان کینہ کپٹ ہوتا ہے ان کی مغفرت نہیں فرماتا (فرشتوں کو حکم) فرماتا ہے کہ ان دونوں کو ابھی مغفرت سے چھوڑے رکھو یہاں تک کہ دونوں میل ملاپ کر لیں۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شرک اور کینہ گناہ کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں جس طرح مشرک کی بخشش نہیں ہے اسی طرح کینہ ور آدمی کی بھی مغفرت نہیں ہے اسی لئے پاک وصاف دل والا کینے سے پاک رہنے کی دعا مانگتا ہے جیسا کہ ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے۔

جنت کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں جو لوگ ہوں گے آپس میں بھائی بھائی ہوں گے۔ وہاں بغض وکینہ کا گزر نہ ہوگا ارشاد فرمایا:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝﴾ (الحجر: ۴۷)
(اور ہم نے ان کے سینوں سے جو کینہ تھا نکال لیا اب وہ بھائی بھائی ہو کر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔)

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ﴾ (الاعراف: ۴۳)

---

❶ مسلم کتاب البر والصلة و الادب باب النهي عن الشحناء (۲/ ۳۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور ہم نے ان کے سینوں سے جو کینہ تھا نکال لیا۔ نہریں ان کے نیچے بہتی ہوں گی۔)

ان آیتوں کے اشارے سے معلوم ہوا کہ جب تک بھائیوں میں کینہ رہے گا جنت کا ٹکٹ ہاتھ نہ آئے گا۔

آنحضرت ﷺ نے جو ہم کو تعلیم دی ہے اس کا منشا یہ ہے کہ ہم کو دنیا ہی میں جنت کی زندگی بسر کرنی چاہیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ.)) ❶

''آپ میں مقاطعہ نہ کرو اور نہ ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے منہ موڑو اور نہ کینہ بغض رکھو اور نہ حسد رکھو اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔''

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے دو مسلمان بھائیوں میں کینہ کپٹ پیدا ہو گیا ہے اور کسی وجہ سے وہ بات چیت چھوڑ دیں تو تین دن کے اندر اندر انہیں ملاپ کر لینا چاہیے تین دن سے زیادہ چھوڑے نہیں رکھنا چاہیے ورنہ ان کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حسد، بغض عناد اور کینہ کپٹ جیسی مہلک برائیوں سے بچائے اور میل ومحبت کے ساتھ ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

☆☆☆

---

❶ بخاری کتاب الادب باب ما ینھی عن التحا سدوا لتدابر و باب الھجرة

مسلم کتاب البر والصلة و الادب باب تحریم التحا سدو التبا غض و التدابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صبر و شکر کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَo وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَo وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَo الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَo اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَo﴾ (البقرۃ: ۱۵۳ - ۱۵۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(اے ایمان والو! صبر (ثابت قدمی) اور دعا سے قوت پکڑو۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں (ثابت قدم رہنے والوں) کے ساتھ ہے اور جو خدا کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں! لیکن تم کو خبر نہیں اور ہم تم کو کسی قدر خطرہ' بھوک اور جان و مال اور پیداوار کے کچھ نقصان سے آزمائیں گے (یعنی ثابت قدم رہنے والوں کو) خوشخبری سنا دو جن کو جب کوئی مصیبت پیش آئے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اور ہم کو اللہ ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی شاباشیں اور مہربانیاں ہیں اور یہی لوگ ہیں، ٹھیک راہ پر (چلنے والے)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صبر اور صبر کرنے والوں کی فضیلت بیان فرمائی ہے صبر کے لغوی معنی روکنے اور سہارنے کے ہیں یعنی اپنے نفس کو اضطراب اور گھبراہٹ سے روکنا اور اس کو اپنی جگہ پر ثابت رکھنا اور یہی صبر کی معنوی حقیقت بھی ہے یعنی اس کے معنی بے اختیاری کی حالت میں خاموش رہ جانے اور انتقام نہ لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سکنے کی صورت میں مجبور ہو جانے کے نہیں بلکہ پامردی' دل کی مضبوطی' اخلاقی جرات' اور ثبات قدمی کے ہیں قرآن مجید میں صبر کے متعلق بہت سی آیتیں ہیں چند آیتیں لکھی جاتی ہیں ارشاد ہے:

(۱) ﴿ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝ ﴾ (دھر: ۲۴)

(اپنے پروردگار کے فیصلے پر ثابت قدمی سے منتظر رہو اور ان میں سے کسی گنہگار یا کافر کا کہا نہ مانیے۔)

(۲) ﴿ فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ (ھود: ۴۹)

(ثابت قدم رہ کر وقت کے منتظر رہیے بلاشبہ آخر کامیابی پرہیزگاروں کی ہی ہے۔)

(۳) ﴿ فَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ ۝ ﴾ (یونس: ۱۰۹)

(اور ثابت قدم رہ کر وقت کے منتظر رہیئے یہاں تک کہ خدا فیصلہ کر دے وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔)

(۴) ﴿ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ﴾ (قلم: ۴۸)

(اپنے رب کے فیصلے کا ثابت قدمی کے ساتھ انتظار کرو اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جاؤ۔)

(۵) ﴿ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ﴾ (احقاف: ۳۵)

(آپ بھی اسی طرح پامردی کیجئے جس طرح پختہ ارادہ والے پیغمبروں نے کی ہے اور ان (مخالفوں) کے لئے جلدی نہ کیجئے۔)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام نبیوں کو صبر کی تلقین کی گئی ہے اور وہ اپنے اسی صبر سے اپنے مقصد تبلیغ میں کامیاب رہے کیونکہ دل کو بڑھانے والی ہمت افزائی کرنے والی خوش آئیند انجام دکھانے والی اور طبیعت کو ڈھارس دینے والی چیز صبر ہے جس دل میں صبر پنہاں نہیں وہ صحیح معنوں میں انسان نہیں ہے آسمان ترقی پر پہنچانے والی چیز یہی صبر تو ہے۔ صبر والوں کے لئے بڑے بڑے درجات ہیں بنی اسرائیل غلام اور محکوم تھے لیکن صبر اور استقلال ہی کی وجہ سے حاکم ہوئے قرآن مجید میں ان کے صبر کے متعلق فرمایا:

﴿ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝ ﴾ (اعراف: ۱۳۷)

(اور لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کی وراثت بخشی جس میں ہم نے برکت نازل کی ہے اور تیرے پروردگار کی اچھی بات بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر و ثبات کے سبب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پوری ہوئی اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کے کاموں اور تعمیروں کو برباد کر دیا۔)

اس سے ظاہر ہوا کہ بنی اسرائیل جیسی کمزور قوم فرعون جیسی طاقت کے سامنے اس لئے سر بلند ہوئی کہ اس نے صبر اور ثابت قدمی سے کام لیا اور اس کے نتیجے کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان کو شام کی بابرکت زمین کی حکومت عطا فرمائی چنانچہ اس کی تصریح اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے موقع پر فرمائی ہے۔

﴿ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴾

(الم سجدہ: ٢٤)

(اور بنی اسرائیل کے لوگوں میں سے ہم نے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے راہ دکھاتے تھے جب کہ انہوں نے صبر کیا اور ہمارے حکموں پر وہ یقین رکھتے تھے۔)

آیت بالا نے بنی اسرائیل کی پیشوائی کے دو سبب بیان کئے ہیں ایک احکام الٰہی پر یقین اور دوسرے احکام کی بجا آوری میں صبر اور ثبات قدمی۔ یہی دو باتیں دنیا کی ہر قوم کی ترقی کا سنگ بنیاد ہیں پہلے اپنے اصول کے صحیح ہونے کا بشدت یقین اور پھر ان اصولوں کی تعمیل میں ہر قسم کی تکلیفوں اور مصیبتوں کو خوشی خوشی جھیل لینا اور صبر کرنے والوں ہی کا کام ہے ہر ایک اس پر پورا نہیں اتر سکتا۔

دنیا میں غم و مسرت اور رنج و راحت جوڑا جوڑا ہیں ان دونوں موقعوں پر انسان کو ضبط نفس اور اپنے آپ پر قابو پانے کی ضرورت ہے یعنی نفس پر اتنا قابو ہو کہ مسرت اور خوشی کے نشہ میں اس میں فخر اور غرور پیدا نہ ہو اور غم و تکلیف میں وہ اداس اور بددل نہ ہو دل کے ان دونوں عیبوں کا علاج صبر و ثبات اور ضبط نفس ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کے بارے میں فرمایا:

﴿ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ (زمر: ١٠)

(صبر کرنے والوں کو ان کی مزدوری بے حساب ملے گی۔)

﴿ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا ط ﴾ (فرقان: ٧٥)

(ان کو جنت کا بالا خانہ ملے گا صبر کے بدلے میں۔)

﴿ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ٥ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ٥ ﴾ (دھر: ١١ - ١٢)

(تو اللہ نے ان کو اس دن کی برائی سے بچا لیا اور ان کو تر و تازگی و شادمانی سے ملایا اور ان کے صبر کرنے (یعنی احکام الٰہی پر ٹھہرے رہنے) کے سبب باغ اور ریشمی لباس بدلہ میں دیا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فتح ومشکلات کی چابی صبر واستقلال ہے

اسی لئے فرمایا:

﴿ وَ اسْتَعِينُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ﴾ (البقرة: ١٥٣)

(صبر (یعنی محنت اٹھانے) اور دعا مانگنے سے قوت پکڑو۔)

دنیا میں وہ کونسا انسان ہے جو ہمیشہ خوش وخرم ہی رہا ہو مصیبت تکلیف دکھ درد انسان کے لئے ہی ہے اس کی حالت کبھی یکساں نہیں رہتی آج کچھ ہے تو کل کچھ ہے تھوڑی تھوڑی مصیبت پر آپے سے باہر ہو جانا۔ صبر کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑ دینا انسانیت کے خلاف ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.)) ❶

''یعنی صبر کی توفیق جسے دی جائے سمجھ لو کہ اس سے بہتر اور عمدہ نعمت کسی کو نہیں ملی۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

((اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ.)) ❷

''صبر آدھا ایمان ہے۔''

صبر مومن کی شان ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ.)) ❸

''مومن کو اگر راحت اور خوشی ہوتی ہے تو وہ شکر خدا کر کے اپنی نیکی بڑھاتا ہے اور اگر اسے کوئی رنج وغم پہنچتا ہے تو وہ اس پر صبر کر کے اپنے درجے بڑھاتا ہے۔''

پس ہر حال میں یہ نفع میں ہی رہتا ہے راحت میں بھی رنج میں بھی دونوں حالتوں میں خدا کو خوش رکھتا ہے اور اس کی رضا حاصل کرتا اور نیکیوں اور درجات میں بڑھتا رہتا ہے۔

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ جب کسی مسلمان کا کوئی چھوٹا بچہ مرجاتا ہے تو اس کی روح کو قبض کرنے والے فرشتوں سے جناب باری جل جلالہ فرماتا ہے کہ تم نے میرے ایک بندے کے بچے کی روح قبض کرلی اس کے کلیجے کے ٹکڑے کو اس سے چھین لیا۔ بتلاؤ اس نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں خدایا

---

❶ بخاري، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة

❷ طبراني كبير: ٩/ ١٠٤ (٨٥٤٤)

❸ مسلم، كتاب الزهد، باب المؤمن امرهٗ كلهٗ خيرٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور تیری تعریفوں میں لگا رہا۔ اس کی زبان سے تیری حمد ادا ہوئی اسی وقت اللہ عزوجل حکم دیتا ہے۔

((اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ.)) ❶

''یعنی میرے اس بندے کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔''

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو مصیبت میں صبر کریں اور اللہ سے اجر حاصل کریں۔ سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے ایک صحابی کو ملول اور رنجیدہ خاطر بیٹھے ہوئے دیکھ کر وجہ دریافت فرماتے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے کلیجے کا ٹکڑا میری آنکھوں کا نور دل کا سرور ہٹ گیا میرا چھوٹا بچہ جس سے مجھے بہت ہی محبت تھی فوت ہو گیا تو آپ فرماتے ہیں اور کیا ہی پیاری بات فرماتے ہیں:

((اَمَا تُحِبُّ اَنْ تَاْتِیَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّه، یَنْتَظِرُكَ.)) ❷

''یعنی کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تم جنت کے کسی دروازے پر جاؤ اور تمہارا بچہ تمہیں تمہارے انتظار میں کھڑا ہوا ملے۔''

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں اور ماں باپ ان پر صبر کریں تو اللہ تعالی انہیں اپنے ان بچوں پر رحمت کرتے ہوئے بہشت بریں میں جگہ دے گا ہم نے کہا حضور اگر صرف دو ہی مرے ہوں۔ فرمایا پھر بھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اگر آپ لوگ ایک بچے کے فوت ہونے کے بارے میں پوچھتے تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیتے اگرچہ ایک ہی مرا ہو؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا یہی خیال ہے۔ ❸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((صِغَارُهُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّةِ یَلْقٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَیَاْخُذُ بِنَاحِیَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا یُفَارِقُهٗ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.)) ❹

''یہ چھوٹے بچے اپنے باپ کا دامن پکڑ لیں گے اور جب تک انہیں جنت میں نہ پہنچا دیں ان کا دامن نہ چھوڑیں گے۔''

---

❶ ترمذی، کتاب الجنائز باب فضل المصیبة اذا احتسب ۲/ ۱٤٠

❷ مسند احمد: ۳/ ٤۳٦، ٥/ ۳٥

❸ مسند احمد: ٥/ ۲٤۱

❹ مسلم، کتاب البر و الصلة و الادب، باب فضل من یموت لهٗ ولد.... ۲/ ۳۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شکر کی فضیلت

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ (ابراھیم: ۷)

(اگر تم شکر گزاری کرو گے تو ہم تمہیں زیادہ دیں گے اور اگر ناشکری کرو گے تو سزا کے مستحق ہو گے۔)

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴾ (دھر: ۳)

(ہم نے ان کو سیدھا راستہ بتایا (اب وہ) یا تو شکر گزاری کرے یا ناشکر گزار بن جائے۔)

شکر کا یہ مطلب ہے کہ کوئی کسی کا تھوڑا سا بھی کام کر دے تو دوسرا اس کی پوری قدر کرے یہ قدر شناسی تین طریقوں سے ہو سکتی ہے دل سے زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے یعنی دل سے اس کی قدر شناسی کا جذبہ ہو زبان سے اس کے کاموں کا اقرار ہو اور اس کے ہاتھ پاؤں سے ان کاموں کے جوابات میں ایسے افعال صادر ہوں جو کام کرنے والے کی بڑائی کو ظاہر کریں کسی شاعر نے ان تینوں کو اس شعر میں جمع کر دیا ہے۔

افادتکم النعماء منی ثلاثة　　یدی و لسانی والضمیر المحجبا

یعنی تمہاری نعمتوں کا شکر میں نے اپنے ہاتھ زبان اور دل کی گہرائیوں سے ادا کیا۔

خدا کی نعمتوں کی ناقدری کرنا اور ان نعمتوں پر پردہ ڈالنا اور زبان و دل سے اس کا اقرار اور اپنے عمل سے اس کا اظہار نہ کرنا کفران نعمت ہے یہ شکر اور کفران نعمت دونوں کا تقابل ہے اسی لئے قرآن مجید میں ان دونوں کو ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں سے معلوم ہوا۔ ایک لمبی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے دوزخ کو دیکھا جس میں زیادہ تر کافرہ عورتیں نظر آئیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ عورتیں اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اپنے خاوندوں کا کفر یعنی ان کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہیں اگر ساری عمر ان کے ساتھ احسان کرو اور پھر کوئی تکلیف انہیں پہنچ جائے تو کہتی ہیں کہ زندگی بھر کبھی آرام نہیں ملا۔ ❶

اور کبھی شکر کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ذرا ذرا سے کاموں کی پوری پوری قدر کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیر وھو الزوج

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴾ (النساء: ١٤٧)

(اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ تعالیٰ تو قدر پہچاننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔) www.KitaboSunnat.com

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے صرف دو باتیں چاہتا ہے شکر اور ایمان۔ ایمان کی حقیقت تو معلوم ہے اب رہا شکر تو شکر شریعت کی ہر چیز پر حاوی ہے ساری عبادتیں شکر گزاری کے لئے ہی ہیں۔ بندوں کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کی حقیقت بھی شکر ہی ہے دولت مند اگر اپنی دولت کا کچھ حصہ خدا کی راہ میں دیتا ہے تو یہ دولت کا شکر ہے صاحب علم اپنے علم سے بندگان خدا کو فائدہ پہنچاتا ہے تو یہ علم کی نعمت کا شکر ہے طاقتور کمزوروں کی امداد اور اعانت کرتا ہے تو یہ بھی طاقت وقوت کی نعمت کا شکریہ ہے۔

اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے اور اس کی بے شمار نعمتیں اپنی مخلوقات پر ہیں جنہیں شمار بھی نہیں کیا جاسکتا ان نعمتوں کی شکر گزاری فرض ہے جس کے لئے لفظ حمد اور لفظ شکر سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے الحمد للہ ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ حمد زبانی تعریف کو کہتے ہیں خواہ جس کی حمد کی جاتی ہو وہ اس کی لازم صفتوں پر ہو یا متعدی صفتوں پر ہو اور شکر صرف متعدی صفتوں پر ہوتا ہے اور وہ دل وزبان اور جملہ ارکان سے ہوتا ہے۔

ہر ہر نعمت کے بدلے میں شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں نعمتوں کو بیان کرنے کے بعد شکر ادا کرنے کا مطالبہ ہے جیسا کہ فرمایا ہے:

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝﴾ (فرقان: ٦١ - ٦٢)

(بڑی برکت اس کی ہے جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں ایک چراغ اور اجالا کرنے والا چاند رکھا اور اسی نے رات اور دن بنایا کہ ایک کے بعد ایک آتا ہے اس کے واسطے جو دھیان رکھے یا شکر ادا کرنا چاہے۔)

(۲) ﴿ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (سجدۃ: ٦ - ٩)

(وہ ذات پاک جو حاضر وغائب کا جاننے والا نہایت غلبہ والا۔ بہت ہی رحم والا ہے۔ جس نے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چیز بنائی بہت خوب بنائی اور انسان کی پیدائش ایک گارے سے شروع کی پھر اس کی اولاد کو بے قدر سے (نچڑے ہوئے) پانی سے بنایا پھر اس کو درست کیا اور اس میں اپنی روح سے کچھ پھونکا اور تمہارے کان آنکھ اور دل بنا دیئے تم کم شکر کرتے ہو۔)

(۳) ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ ﴾ (بقرة: ۱۷۲)

(اے ایمان والو! ہم نے جو تم کو روزی دی پاک چیزوں میں سے اسے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔)

(۴) ﴿ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ﴾ (النحل: ۱۱٤)

(تو اللہ نے جو تم کو حلال اور پاک چیزیں دی ہیں ان کو کھاؤ اور اس کی نعمت کا شکر ادا کرو۔ اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔)

یہ مالی نعمت کا شکریہ ہے کہ اس کے حکم کے مطابق مال خرچ کیا جائے۔ تیسری قسم یہ ہے کہ کسی محسن نے جس قسم کا احسان ہمارے ساتھ کیا ہو ہم اسی قسم کا احسان اس کے ساتھ کریں اور فرمایا:

(۵) ﴿ وَهُوَ الَّذِىْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾

(النحل: ۱٤)

(اور اس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اس سے تازہ گوشت (مچھلی کھاؤ اور اس سے آرائش کی چیز نکالو جس کو تم پہنتے ہو (یعنی موتی) اور تم جہازوں کو دیکھتے ہو کہ وہ اس میں پانی کو پھاڑتے رہتے ہیں اور تا کہ تم اللہ تعالیٰ کا فضل (رزق) ڈھونڈو اور تا کہ تم شکر کرو۔)

(۶) ﴿ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ (حج: ۳۶)

(اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم شکر کرو۔)

(۷) ﴿ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ (قصص: ۷۲)

(اور اس کی رحمت سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنایا کہ تم (رات کو) آرام کرو اور (دن کو) اس کے فضل و کرم کو تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو۔)

(۸) ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ (یونس: ۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اللہ نے انسانوں پر بڑے بڑے فضل کیے ہیں لیکن ان میں سے بہت کم شکر کرتے ہیں۔)

(۹) ﴿ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴾

(اعراف: ۱۰)

(اور ہم نے تم کو زمین میں قوت بخشی اور اس میں تمہارے لئے بسر اوقات کے بہت سے ذریعے بنائے تم بہت کم شکر کرتے ہو۔)

غرض اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی شکر گزاری چاہتا ہے اور اس سے خوش ہو کر زیادہ بخشش اور انعام کا دریا بہاتا ہے جیسا کہ اس نے خود ہی فرمایا:

﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴾ (ابراهیم: ۷)

(اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میری پکڑ سخت ہے۔)

ناشکری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناشکروں سے اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے یہی ان کے لئے عذاب شدید ہے قوم سبا ایک مشہور قوم گزری ہے جس کا بیان قرآن مجید میں آیا ہے۔ اللہ کی بے شمار نعمتیں انہیں ملی ہوئی تھیں بہت عیش و آرام سے یہ قوم اپنی زندگی گزارتی رہی۔

تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ ملک یمن میں سبا کی قوم بڑی خوشحال و آباد تھی زمین نہایت سر سبز پھل پھول بکثرت میلوں تک میووں کے باغ' باغوں میں بارہ ماہ پھل **لا مقطوعہ و لا ممنوعہ** جنت کی کیفیت' سال در سال پر موقوف نہ ہوتی' میووں کی وہ کثرت کہ جس کا جی چاہے ٹوکرے بھرے مفت لے جائے' کسی کی روک تھی نہ ٹوک' جتنا چاہو کھا لو جتنا چاہو لے جاؤ' پھل اس کثرت سے گرتے تھے کہ مسافر نے اپنے سر پر ٹوکرا رکھا ہو پچاس قدم باغ میں راستہ چلا سارا ٹوکرا میووں سے بھر گیا' نہ ہاتھ سے توڑنے کی ضرورت نہ زمین پر گرے پڑے پھل اٹھانے کی حاجت۔ یہ حکم تھا کہ اس کا شکریہ ادا کرتے رہنا' انسان ہمیشہ نافرمان رہا ہے۔ شکر کی جگہ ناشکری' ایمان کی جگہ کفر کرنا شروع کیا' ہر چند وعظ و نصیحت کی گئی' کب مانتے تھے آخر پانی کی ایک رو ایسی زبردست آئی کہ سارے باغ جڑ سے اکھڑ گئے کہیں پتہ نہ لگا وہ باغ اب تو خواب و خیال ہو گئے جب پانی کی رو خشک ہو گئی تو باغوں کی جگہ اندرائن کے پھل اور جھاؤ کے درخت اور جنگلی جھاڑی کے بیر پیدا ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے واقعہ کو یوں بیان فرماتا ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ○ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ○ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ○ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ○ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○ ﴾ (سورہ سبا: ۱۵-۱۹)

(قوم سبا کے لئے اپنی بستیوں میں خدا کی قدرت کی نشانیاں تھیں ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھا کر اس کا شکر ادا کرو۔ عمدہ شہر اور بخشنے والا رب لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر تیز بہاؤ کے پانی کا نالا بھیج دیا اور ہم نے ان کے ان ہرے بھرے باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور بکثرت جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے یہ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کے بدلے میں دیا ہم ایسی سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں کو ہی دیتے ہیں ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور رکھی تھی جو برسر راہ ظاہر تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں ہم نے مقرر کر دی تھیں۔ ان میں راتوں اور دنوں کو باامن وامان چلتے پھرتے رہو۔ لیکن انہوں نے پھر درخواست کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے سفر دور دراز کے کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لئے ہم نے انہیں گزشتہ فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لئے اس ماجرے میں بہت سی عبرتیں ہیں۔)

باوجود میٹھے اور ٹھنڈے پانی کی ریل پیل پھلوں اور کھیتوں کی بے شمار روزی کے سیل عرم کے بعد یہ حالت ہوئی کہ ایک ایک لقمے اور ایک ایک بوند پانی کو ترس گئے یہ پکڑ یہ عذاب یہ تنگی اور یہ سزا جو انہیں پہنچی اس سے ہر صابر وشاکر عبرت حاصل کر سکتا ہے کہ خدا کی نافرمانیاں کس طرح انسان کو گھیر لیتی ہیں عافیت کو ہٹا کر آفت لانے کا باعث بنتی ہیں مصیبتوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر کرنے والے اس میں دلائل قدرت پائیں گے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کے لئے تعجب خیز فیصلہ کیا ہے کہ اگر اسے راحت ملے اور شکر کرے تو اجر پائے اور اگر اسے مصیبت پہنچے اور صبر کرے تو اجر پائے۔ ❶

---

❶ مسلم، کتاب الزهد، باب المومن امرهٗ کلهٗ خیرٌ (۲/ ۴۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صحیح مسلم کی روایت میں ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں تعجب ہے کہ مومن کے لئے خدائے تعالیٰ کا فیصلہ بھلائی کے لئے ہی ہوتا ہے۔ اگر اسے راحت پہنچتی ہے تو شکر کر کے بھلائی کو حاصل کرتا ہے اور اگر برائی اور غم پہنچتا ہے تو یہ صبر کرتا ہے اور نیک بدلہ حاصل کرتا ہے یہ نعمت تو صرف مومن کو ہی حاصل ہے کہ جس کی ہر حالت بہتری اور بھلائی والی ہے حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن صبر وشکر کرنے والا بندہ کتنا ہی اچھا ہے کہ جب اسے نعمت ملے تو شکر کرے اور جب زحمت ملے تو صبر کرے۔ ❶

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو صبر وشکر سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ وَ نَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴾

☆☆☆

❶ صحیح مسلم کتاب الزهد لامر كله خير - رقم الحديث ٧٥٠٠ - ٢/ ٤١٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرم وحیا کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. ﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾ (نحل: ٩٠)

(اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے۔ تم کو وہ سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کے کرنے کو حکم دیا ہے۔ عدل، احسان، اور ایتاء ذی القربی اور ان تین چیزوں سے منع بھی فرمایا ہے۔ فحشاء، منکر۔ اور بغی۔

فحشاء سے مراد بے حیائی اور بے شرمی کی باتیں ہیں۔ شرم وحیا ایک فطری خوبی ہے جس میں یہ خوبی ہے جس میں یہ خوبی پائی جاتی ہے وہ شریف کہلاتا ہے۔ یہ انسان کو ہر قسم کی برائیوں سے روکتی ہے۔ حیا اور شرم ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان اور حیوان کے درمیان ما بہ الامتیاز ہے اسی واسطے کہا گیا ہے۔

((اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ.)) ❶

''یعنی حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

اور دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحَیَآءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ.)) ❷

''ہر قسم کی حیا بھلائی ہی بھلائی ہے۔''

---

❶ بخاری کتاب الایمان باب الحیاء من الایمان

❷ مسلم کتاب الایمان باب بیان العدد شعب الایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی حیا نیکیوں کی طرف متوجہ کرتی ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ.)) ❶

"جب تو شرم نہیں کرتا تو جو تیرا جی چاہے کر۔"

یعنی بے حیا باش وہر چہ خواہی کن۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.)) ❷

"حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور ایمان (یعنی اہل ایمان) بہشت میں ہیں اور بے حیائی اکھڑ پن ہے اور اکھڑ پن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَإِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ.)) ❸

"حیا اور ایمان دونوں باہم ملے جلے ہیں اور ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ تو جب کسی شخص سے ان میں سے ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔"

یعنی اگر ایمان ہے تو حیا ہے اور حیا ہے تو ایمان ہے اور حیا نہیں تو ایمان نہیں۔

اس سے معلوم ہوا حیادار مومن ہے اور بے حیا کامل مومن نہیں۔ حیا کا مطلب یہی ہے کہ برائیوں سے اپنے آپ کو بچایا جائے، آنکھ، زبان، پیٹ، شرمگاہ وغیرہ کی کما حقہ نگرانی کی جائے یعنی بری نگاہ سے کسی کو نہ دیکھا جائے اور زبان سے کسی کی برائی نہ کی جائے' زنا کاری' بدکاری سے بچا جائے۔

اور شرم وحیا کرنے والا محبوب ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا:

((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ.)) ❹

"بے حیائی عیب دار بنادیتی ہے اور شرم وحیا مزین وخوب صورت بناتی ہے۔"

یہ شرم وحیا ایک فطری چیز ہے جو ہر مرد وعورت کے لیے ضروری ہے قرآن مجید میں بھی شرم کا تذکرہ متعدد جگہ آیا ہے اور اس کی مدح سرائی کی گئی ہے حضرت موسیٰ کو مدین کے سفر میں دو لڑکیوں سے سابقہ پڑا تھا وہ

❶ بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحیی

❷ ترمذی کتاب البر و الصله باب ماجاء فی الحیاء (۳/ ۱٤٧)

❸ مستدرك حاكم كتاب الايمان باب اذا زنى العبد خرج منه الايمان (۱/ ۲۲)

❹ ابن ماجه كتاب الزهد باب الحیاء (٤١٨٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اگر چہ بدویانہ زندگی بسر کرنے کی عادی تھیں تاہم ان میں یہ وصف نمایاں تھا کہ خدا نے اس کا ذکر کیا ہے کہ ان کی عادت یہ تھی کہ جب تک تمام لوگ اپنے اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر پلٹ نہ جاتے وہ اپنے مویشیوں کو پانی نہیں پلاتی تھیں تا کہ مردوں کی کشمکش اور اس کے اختلاط سے الگ رہیں اور جب ان کے باپ نے ان میں سے ایک کو موسیٰ کے بلانے کے لیے بھیجا۔

﴿ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ ﴾ (القصص۔۳)

(تو ان لڑکیوں میں سے ایک شرماتی ہوئی ان کے پاس آئی اور کہا کہ میرے ابا جان آپ کو بلاتے ہیں۔)

عریانی کے فتنہ سے بھی اسلام نے منع کیا ہے۔ستر پوشی کے معاملہ میں اسلام نے انسانی شرم وحیا کی جس قدر صحیح اور مکمل تعلیم دی ہے اس کی نظیر ومثال دنیا کے کسی مذہب اور سوسائٹی میں نہیں ہے آج دنیا کی مہذب ترین قوموں کا یہ حال ہے کہ ان کے مردوں اور ان عورتوں کو اپنے جسم کا کوئی حصہ کھول دیتے ہیں (خوف) نہیں ان کے لباس صرف زینت کے لیے ہیں ستر پوشی کے لیے نہیں ہیں مگر اسلام کی نگاہ میں زینت سے زیادہ ستر پوشی کی اہمیت ہے اس لیے دونوں کو جسم کے ان حصوں کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے جن میں ایک دوسرے کے لئے صنفی کشش پائی جاتی ہے۔عریانیت اور برہنگی ایک ایسی ناشائستگی ہے جس کو اسلامی حیا کی حالت میں برداشت نہیں کرسکتی۔غیر تو غیر ہے۔اسلام تو اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے بالکل برہنہ ہوں۔

اس سے بڑھ کر شرم وحیا یہ ہے کہ بلا وجہ تنہائی میں بھی برہنہ رہنا اسلام کو گوارا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے اور ساتھ ہی فرشتوں سے بھی۔

اسلامی محاسن میں ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے ستر پوشی کی بڑی تاکید کی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَّلِبَاسُ التَّقْوٰى ﴾ (الاعراف: ۲۶)

(ہم نے تمہارے واسطے لباس پیدا کر دیا جو تمہاری شرم گاہوں کو پوشیدہ کرے اور زینت کا پہناؤ اور پرہیز گاری کا لباس ہے۔)

بہر حال حیا اور شرم ایک اعلیٰ درجہ کی صفت ہے جس سے ہر انسان کو متصف ہونا ضروری ہے لیکن اگر چہ فتنہ شرم وحیا اظہار کے لیے مانع ہو تو ایسے موقع پر حق ظاہر کر دیا جائے اور حق کے اظہار کے مقابلہ میں حیا کا لحاظ نہ کیا جائے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ﴾ (بقرة: ۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اللہ کسی مثال کے بیان کرنے میں شرم نہیں کرتا، خواہ مچھر کی ہو یا اس سے بھی کمتر چیز کی ہو۔)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِىَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ﴾

(احزاب: ۵۳)

(اس سے پیغمبر کو ایذا ہوتی تھی اور وہ لحاظ کرتے تھے اور اللہ تو (حق بات کے کہنے) میں کسی کا کچھ لحاظ نہیں کرتا۔)

ایک صحابیہ آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنے آتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ یہ سوال عورت کی فطری، شرم وحیا کے خلاف ہے تاہم اس شرعی حیا کی بنا پر پہلے کہہ دیتی ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا حق بات سے نہیں شرماتا اگر عورت خواب میں ناپاک ہو جائے تو کیا اس پر بھی غسل فرض ہے۔ فرمایا: ہاں جب پانی نظر آئے۔ ❶

انصار یہ عورتیں رسول اللہ ﷺ سے عورتوں کے مسئلے پوچھتی تھیں اور یہ ان کا خاص اخلاقی وصف سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((نِعْمَ النِّسَآءُ نِسَآءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَآءُ اَنْ يَّتَفَقَّهْنَ فِى الدِّيْنِ.)) ❷

''انصار کی عورتیں کس قدر اچھی ہیں کہ دین کے حاصل کرنے سے ان کو حیا نہیں مانع ہوتی۔''

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ.)) ❸

''جو شخص شرم کرے یا شیخی کرے اس کو علم نہیں آئے گا۔''

معلوم ہوا کہ امر حق کے اظہار کرنے اور علم حاصل کرنے میں شرم وحیا کرنا عمدہ صفت نہیں ہے اور ان کے علاوہ ہر جگہ شرم وحیا نہایت ہی عمدہ صفت ہے۔

اللہ ہم کو اور آپ کو بے حیائی سے بچائے اور شرم وحیاء سے آراستہ فرمائے۔ آمین۔

﴿اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

---

❶ صحیح بخاری کتاب العلم باب الحیاء فی العلم- و صحیح مسلم کتاب الحیض باب وجوب الغسل علی المرأۃ بخروج المنی منها-

❷ صحیح مسلم کتاب الحیض باب استحباب استعمال المغتسلة من الحیض فرصة من مسك فی موضع الدم ❸ بخاری کتاب العلم باب الحیاء فی العلم تعلیقا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عفت و پاکدامنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ o اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ o فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ o الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o ﴾

(مؤمن: ۱ - ۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(تحقیق وہی مومن فلاح کو پہنچ گئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں، اور باندیوں سے کیونکہ ان میں ان پر کچھ الزام نہیں ہے لیکن جو اس کے علاوہ اور کے طلبگار ہوں تو وہ یقیناً شرعی حد سے باہر نکل گئے ہیں اور وہ لوگ بھی اپنی مراد کو پہنچ گئے ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی ہمیشہ حفاظت کرنے والے ہیں اور یہی لوگ وارث ہیں جو جنت الفردوس کی میراث پائیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔)

اس آیت کریمہ میں عفت کی فضیلت کا بیان ہے عفت کے معنی ہیں پاکدامنی کے یعنی حرام وزنا کاری اور بدکاری اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنا اس کے لیے احصان کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔ عفت واحصان اور پاک بازی کو اسلامی محاسن میں شمار کیا گیا ہے اور ایسے لوگوں کی بڑی مدح وتعریف کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورۃ معارج میں مسلمانوں کے جن اخلاقی اوصاف کی تعریف کی گئی ہے ان میں ایک عفت اور پاک دامنی بھی ہے فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴾ (معارج: ۲۹)

(اور جو اپنی شہوت کی جگہ کی حفاظت کرتے ہیں۔)

جن مسلمانوں کے لیے خدا نے اپنی بخشش اور بڑی مزدوری کا وعدہ کیا ہے ان میں وہ بھی ہیں جو عفیف اور پاک دامن ہیں۔

﴿ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ ﴾ (احزاب: ۳۵)

(اپنی شرم گاہوں کی نگرانی کرنے والے مرد اور نگرانی کرنے والی عورتیں۔)

اس عفت و پاکدامنی میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں جس طرح مرد کے لیے پاکدامن ہونا ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی بلکہ پاکدامنی میں عورتوں کو زیادہ مخصوص کیا گیا ہے حضرت مریم علیہا السلام کی عصمت وعفت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ﴾ (تحریم: ۱۲)

(اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھا۔)

﴿ وَالَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا ﴾ (انبیاء: ۹۱)

(اور وہ بی بی جس نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں روح پھونکی۔)

حضرت یوسف علیہ السلام نے جس پاکبازی کا ثبوت دیا اس کی گواہی خود عزیز مصر کی بیوی نے دی۔

﴿ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ﴾ (یوسف: ۳۲)

(اور میں نے اس کو بہکانا چاہا تو وہ بچا رہا۔)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا اس لیے کیا:

﴿لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ.﴾ (یوسف: ۲٤)

(تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو دور کریں' وہ بے شک ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔)

اسی عصمت وعفت اور پاک بازی کو باقی رکھنے کے لئے حجاب و پردہ کا حکم دیا گیا ہے تاکہ کسب حرام، بدکاری اور بے حیائی نہ ہو اور شرم وحیا خودداری محفوظ رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی مندرجہ ذیل آیتوں میں ان ہی باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ○ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○﴾ (النور: ۳۰- ۳۱)

(اے نبی ﷺ!) (مومن مردوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی ہے یقیناً اللہ ان کے عملوں سے خوب واقف ہے اور (اے نبی ﷺ) مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھا کریں اور اپنی زینت (سنگھار) کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے حصے کے جو خود بخود عموماً کھلا رہتا ہے اور انہیں چاہئے کہ اپنے گریبانوں (سینوں) پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زینت (چہرے) کو کھلا نہ رکھیں مگر ان لوگوں کے سامنے کھلا رکھیں یعنی شوہروں، باپ، خسر، بیٹے' سوتیلے بیٹے یا بھائی، بھتیجے، بھانجے، اپنی عورتیں اور اپنی لونڈی' غلام، خدمت گار، یا وہ مرد جو عورتوں کے مطلب کے نہیں رہے یا نابالغ لڑکے جو ابھی عورتوں کی پردے کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے ہیں اور ان عورتوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ چلتے وقت اپنے پاؤں کو زمین پر اس طرح نہ مارتی چلیں جس سے پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اور ایمان والو! اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے غض بصر، حفاظت فروج، تزکیہ نفوس کا حکم تمام مردوں اور عورتوں کو دیا ہے۔ پہلے جملے میں غض بصر کا حکم دیا تو اس کے ساتھ ہی دوسرے فقرے میں اس کی حکمت، حفاظت فروج اور تزکیہ نفس بتایا اور جس طرح مردوں کو نیچی نظر رکھنے کا حکم دیا۔ اسی طرح عورتوں کو بھی۔ غض بصر کی علت غائی حفاظت وتزکیہ نفس ہے۔ عفت و پاک دامنی کے خلاف کا نام فاحشہ ہے جس سے بچنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ○﴾ (بنی اسرائیل: ۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک یہ بڑی برائی اور برا چلن ہے۔)

اس آیت کریمہ میں قرب فاحشہ سے روکا گیا ہے اسی طرح اسباب زنا سے بھی روکا گیا ہے جیسا کہ غض بصر والی آیت میں فرمایا:

اسلام میں زانیوں کی سزا بعض حالتوں میں سو کوڑے مارنا اور بعض حالتوں میں سنگسار کرنا ہے لیکن ان کو آخرت میں جو عذاب دیا جائے گا وہ اس سے بہت سخت اور بہت زیادہ عبرت انگیز ہے ایک روحانی خواب میں رسول اللہ ﷺ کو بہت سے لوگوں کے اخروی عذاب کی صورتیں دکھائیں گئیں ان میں بدکاروں کے عذاب کی صورت ان کے فعل قبیح کے مشابہ یہ تھی کہ تنور کی مانند ایک سوراخ تھا جس کے اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا حصہ کشادہ تھا اور اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی اور اس میں بہت سے برہنہ مرد اور برہنہ عورتیں تھیں جب اس آگ کے شعلے بلند ہوتے تھے تو یہ معلوم ہوتا کہ یہ لوگ اس کے اندر سے نکل آئیں گے لیکن جب آگ بجھ جاتی تھی تو یہ لوگ پھر اس کے اندر چلے جاتے تھے۔ ❶ یہ عالم برزخ کا عذاب تھا جو قیامت تک جاری رہے گا۔

اس کے برخلاف پاک بازو پاک دامن لوگوں کے فضائل بھی نہایت مؤثر انداز میں بیان کیے گئے ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جب کہ خدا کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں لے لے گا جس میں ایک شخص وہ ہوگا جس کو ایک معزز اور شریف عورت نے اپنی طرف مائل کرنا چاہا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ❷

یہ تو وہ شرف ہے جو پاک بازوں کو قیامت میں حاصل ہوگا لیکن پاکبازی کی دنیاوی برکتیں بھی کچھ کم نہیں ایک حدیث میں آپ نے زمانہ قدیم میں تین آدمیوں کا قصہ بیان کیا ہے جو ایک ساتھ سفر کر رہے تھے کہ دفعتہً پانی برسنے لگا تینوں نے پانی سے بچنے کے لیے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ سوء اتفاق سے پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر لڑھک آیا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا اب نجات کی صورت اس کے سوا نہ تھی کہ اپنے اعمال صالحہ کے واسطے سے خدا سے دعا کریں چنانچہ ہر ایک نے اسی طرح دعا کی اور ان اعمال کی برکت سے پتھر رفتہ رفتہ ہٹ گیا۔ اس میں ایک آدمی کی دعا یہ تھی۔

خداوندا! میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے میں بہت محبت رکھتا تھا میں نے اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا لیکن جب تک میں نے اسے سو دینار نہ دے دیئے وہ راضی نہ ہوئی۔ میں نے سو دینار کما کر جمع کیے اور اس کو

---

❶ بخاری کتاب الجنائز' باب (مایلی) ما قیل فی الاولاد المشرکین رقم الحدیث ١٣٨٦

❷ بخاری' کتاب الاذان' باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دے کر اپنی نفسانی خواہش پوری کرنی چاہی۔ لیکن اس نے کہا خدا سے ڈرو۔ میں فوراً رک گیا۔ خداوندا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری مرضی اور چاہت حاصل کرنے کے لیے یہ کام کیا ہے تو اس پتھر کو ہٹا دے چنانچہ وہ پتھر سرک گیا اور یہ آدمی اس سے نجات پا گیا۔ ❶

اللہ ہم کو اور آپ کو منکر اور فحش باتوں اور کاموں سے محفوظ رکھے اور عفت و پاکدامنی کے نور سے ہمارے قلوب منور فرمائے (آمین)

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

❶ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حیث للغار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عدل وانصاف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾ (سورہ نحل: ۹۰ - ۹۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(اللہ تعالیٰ عدل کا بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں اور ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور اللہ کے اقرار کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول وقرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو باوجودیکہ اللہ کو اس پر ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے سوت کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا تاکہ ٹھہراؤ تم اپنی قسموں کو آپس میں مکر کا باعث اس لیے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے اس سے اللہ تم کو آزما رہا ہے یقیناً اللہ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر چیز کو کھول کر بیان کردے گا جس میں تم اختلاف کر رہے ہو۔)

یہ آیت کریمہ ہر قسم کے فضائل ورذائل کو محیط ہے قرآن مجید کی آیتوں میں یہ آیت خیر وشر کی سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زیادہ جامع آیت ہے حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں جاہلیت کے زمانے میں جن اخلاق حسنہ پر عمل کیا جاتا اور وہ پسند کیے جاتے تھے ان میں سے کوئی خلق ایسا نہیں ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم نہ دیا ہو اور کوئی بھی بداخلاقی ایسی نہیں ہے جس کی اس آیت میں مخالفت نہ ہو (ابن جریر)

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں بھلائی اور برائی کے سلسلہ کی سب سے زیادہ جامع آیت یہی ہے۔ (حاکم)

اس آیت کریمہ میں اوامر کے اعتبار سے عدل' احسان' اہل قرابت کے حقوق اور ایفائے عہد اور نواہی کے لحاظ سے فحشا' منکر' بغی اور نقض عہد کا بیان نہایت خصوصیت سے کیا گیا ہے منطقی اصطلاح میں اس آیت کو قضیہ مانعۃ الخلو کہا جاسکتا ہے یعنی ہر فضائل حمیدہ میں ان چاروں عدل احسان اور صلہ رحمی اور ایفائے عہد کا اجتماع ہوسکتا ہے لیکن کوئی حسن خلق ان چاروں سے خالی نہیں ہوسکتا بلکہ کوئی نہ کوئی اس میں ضرور ہوگا اسی طرح سے تمام خصائل رذیلہ اور قبائح ذمیمہ میں ان چاروں فحشاء منکر اور بغی اور نقض عہد کا اجتماع ممکن ہے مگر کوئی بداخلاق ان چاروں کے اجتماع سے خالی نہیں بلکہ ان چاروں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے ہم ان چاروں مامورات ومنہیات کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم کو ان خصائل حمیدہ سے مزین فرمائے اور ہر قسم کے قبائح اور رذائل سے بچائے آمین۔

ہر وہ خلق جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ فضائل کہلاتے ہیں اور ہر وہ کام جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے رذائل ہیں ان ہی فضائل ورذائل کو اوامر اور نواہی سے تعبیر کیا جاتا ہے یعنی وہ کام اچھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ اس میں عقلی خوبیاں اور جمہوری فائدہ بھی ہے جیسا کہ آگے چل کر آپ کو معلوم ہوجائے گا اور جس کام کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ برا ہے عقلی برائیاں اور خلق خدا کا نقصان بھی ہوتا ہے اخلاق حسنہ کی جزئیات کا احاطہ بہت مشکل ہے اس آیت میں چار جزئیات کا اجمالی تذکرہ ہے جن پر دیگر جزئیات کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح خصائل قبیحہ کا شمار بھی ناممکن ہے لیکن نمونے کے طور پر اس آیت میں چار جزئیات بیان کیے گئے ہیں جن سے دوسرے خصائل ذمیمہ کو سمجھا جاسکتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک واقعہ منقول ہے کہ اللہ نے حضور اقدس ﷺ کو حکم دیا کہ قبائل عرب کے پاس جائیں ایک سفر میں حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھے۔ اس دفعہ مختلف قبائل کا دورہ کرتے ہوئے شیبان بن ثعلبہ کے قبیلہ کے پاس پہنچے حضور اقدس ﷺ نے پہلے کلمہ شہادت کی دعوت دی پھر بھی ابن ثعلبہ کے خطیب مفروق نے عرض کیا کہ کس بات پر آپ دعوت دیتے ہیں تب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ﴾ تب بھی خطیب نے کہا کس بات کی دعوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ تب خطیب قبیلہ مفروق نے کہا اے قریشی بھائی تو نے مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی دعوت دی بے شک وہ قوم حق سے دور جا پڑی جس نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے خلاف مظاہرہ کیا اس کے بعد اس کے سردار نے کہا کہ جلدی میں کوئی فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہمارا قبیلہ اس مسئلہ پر غور کرے گا۔ ❶

یہ آیت خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز اموی المتوفی ۱۰۱ھ کے دور حکومت سے جب کہ ان کی حکومت ایشیا و افریقہ سے بڑھ کر یورپ میں اسپین تک پہنچ چکی تھی اور جملہ اقوام و مذاہب اسلامی دائرہ حکومت میں بستی تھیں اس وقت ساری دنیا میں جمعہ کے دوسرے خطبہ میں پڑھی جاتی تھی صاف ظاہر ہے یہ بین الاقوامی آیت دستور حکومت اور جملہ مذاہب اور اقوام کے حقوق کی ضامن ہے۔

تفسیر حسینی میں ہے کہ جن تین چیزوں کا اس آیت میں ذکر ہے ان کے سبب ملک کی استقامت ہے اور جن تین چیزوں کی ممانعت ہے ان کے باعث اضطراب و پریشانی ہوتی ہے اور چھے چیزوں سے ہر ایک کا نتیجہ یہ ہے۔

۱۔ عدل کا ثمرہ فتح و نصرت ہے ۲۔ احسان کا ثمرہ ثنا و صفت ہے ۳۔ صلہ رحمی کا ثمرہ انس و الفت ہے ۴۔ فحشاء کا نتیجہ دین و دنیا کا فساد و تباہی ہے ۵۔ منکر کا نتیجہ دشمنوں کو آمادہ کرنا ہے ۶۔ بغی یعنی ظلم و سرکشی کا حاصل ان چیزوں سے محروم رہنا ہے جن کی تمنا ہے۔

محققین صوفیاء نے ان چھ چیزوں کو تصوف کی بنیاد بتلایا ہے اب ہم اس مختصر خطبہ میں ان باتوں کی طرف خاص توجہ دلاتے ہیں۔

عدل

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عدل کا تذکرہ فرمایا ہے عدل کے معنی انصاف کے ہیں۔ ہر چیز میں انصاف کی ضرورت ہے قول میں فعل میں یعنی جو کہیں یا جو کریں اس میں انصاف اور سچائی اور حق گوئی ہو ہر چیز سچائی کے ترازو میں ٹھیک اترے اور انصاف کی کسوٹی پر پوری اترے افراط و تفریط اور کمی بیشی ہرگز نہ ہو یہ عدل اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک عدل بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ حق فیصلہ کرتا ہے حق بات کہتا ہے اور حق کام کرتا ہے ارشاد فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقَّ﴾ (احزاب: ٤)

---

❶ دلائل النبوة للبيهقى ٢/ ٤٢٢- دلائل النبوة لابى نعيم ١/ ٢٨٢ (٢١٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اللہ حق ہی بات کہتا ہے۔)

﴿وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ.﴾ (مومن: ۲۰)

(اللہ حق ہی فیصلہ کرتا ہے۔)

پہلی آیت میں عدل قولی دوسری آیت میں عدل فعلی کا بیان ہے اور یہ دونوں باتیں عدل قولی اور عدل فعلی کا تذکرہ اس آیت میں ہے کہ

﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا.﴾ (انعام: ۱۱۵)

(اور آپ کے رب کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ پوری ہوگئی۔)

سارا نظام عالم صرف اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف ہی پر قائم ہے اور وہ خود بھی پورے پورے انصاف کے ساتھ قائم ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ﴾ (ال عمران: ۱۸)

(اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والوں نے بھی کہ وہی اللہ عدل و انصاف کے ساتھ قائم ہے۔)

یہ عدل اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے اسی کا اس نے حکم دیا ہے خواہ اپنے ہوں یا پرائے دوست ہوں یا دشمن سب کے ساتھ عدل و انصاف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَنْ لَّاتَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ.﴾

(مائدہ: ۸)

(اے ایمان والو! تم للّٰہیت کے ساتھ حق پر قائم ہو جاؤ۔ انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں بے انصافی پر آمادہ نہ کرے انصاف کرو یہی انصاپرہیز گاری سے قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے واقف ہے۔)

اس آیت میں انصاف کو اقرب الی التقوی فرمایا گیا ہے اور تقوی کے درجے تک پہنچ کر انسان صحیح معنوں میں انسان کامل بن جاتا ہے متقی آدمی نہ کسی پر ظلم وتعدی کرتا ہے اور نہ عداوت و دشمنی پر آمادہ ہوتا ہے پس عدل کا تقاضا یہی ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف کرے اور انصاف کی راہ میں کسی کی دشمنی آڑے نہ آسکے۔ ”انصاف وعدل“ دوستی اور دشمنی سے بالاتر ہے بلکہ انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ دشمن کے ساتھ سب سے پہلے انصاف کیا جائے تاکہ عدل و انصاف کرنے والے کا امتحان ہو جائے جیسا کہ ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَ اِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا. ﴾ (نساء: ۱۳۵)

(اے ایمان والو! تم انصاف کی حمایت میں کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہ بن کر اگرچہ تمہارا اس میں نقصان ہی ہو یا ماں باپ یا رشتہ داروں اور عزیزوں کا اگر وہ دولت مند یا محتاج ہیں تو اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ ان کا ہمدرد اور خیر خواہ ہے لہٰذا تم عدل اور انصاف کرنے میں خواہشات نفسانی کی اتباع اور پیروی نہ کرو اگر تم کج بیانی کرو گے یا پہلو تہی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے کام سے واقف ہے۔)

ان آیتوں میں عدل کے خلاف ایک ایک ریشہ کو جڑ سے نکال کر پھینک دیا گیا ہے کہا گیا کہ معاملات عدل وانصاف کی حمایت تمہارا مقصد ہو جو کچھ کہو یا کرو خدا لگتی کہو یا اللہ کے واسطے کہو۔ عدل وانصاف کے فیصلے اور گواہی میں نہ تو اپنے نفس کا خیال بیچ میں آئے نہ عزیزوں اور قرابت داروں کا نہ دولت مند کی طرف داری کا نہ محتاج پر رحم کا پھر اس فیصلہ اور گواہی میں دولت مند کی خاطر نہ کرو اور نہ محتاج پر ترس کھاؤ اور قرابت کو بھی نہ دیکھو جو حق ہو وہ کر دیا کہو۔ پھر کہنے میں کوئی توڑ موڑ نہ کرو کہ سننے والا شبہ میں پڑ جائے یا پوری بات نہ کہو کچھ چھپا لو تو یہ سب باتیں عدل اور انصاف کے خلاف ہیں کسی غریب کی غربت پر ترس کھا کر فیصلہ میں ردوبدل کر دینا بظاہر نیکی کا کام دکھائی دیتا ہے مگر حقیقت میں یہ ایک مقدس فریب ہے۔ فیصلہ میں ترس کھا کر بے ایمانی کرنا بھی ویسا ہی ہے جیسا کسی کی خاطر رکھ کر یا کسی کی بزرگی مان کر یا کسی کی بڑائی سے مرعوب ہو کر بے ایمانی کرنا ہے۔ غرض یہ کہ عدل وانصاف کی راہ میں کوئی اچھا یا برا جذبہ حاکم کے لئے ٹھوکر کا پتھر نہ بنے۔

اسی طرح آیت مذکورہ کا اشارہ ادھر بھی ہوا کہ جو گواہ کسی فریق کو نفع پہنچانے کی غرض سے جانب دارانہ گواہی دیتا ہے وہ غلطی میں مبتلا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی اس کا نگران نہیں ہو سکتا اس لئے نہ گواہوں کو اس کی طرف داری کرنی اور نہ خود کسی فریق کو گواہ کی طرف داری کے ذریعہ سے اپنی منفعت کا خیال دل میں لانا چاہئے بلکہ دونوں کو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہئے کہ وہی ان کا سب سے بہتر اور سب سے بڑھ کر ولی اور حمایتی ہے۔

لوگ عدل وانصاف کے فیصلہ اور گواہی میں اس لئے غلط بیانی کرتے ہیں کہ جس فریق کی طرف داری مقصود ہے تو اس کو فائدہ پہنچ جائے تو ارشاد ہوا کہ اللہ اپنے امیر اور غریب دونوں بندوں کے حق میں تم سے زیادہ خیر خواہ ہے تمہاری کم بین نظر تو آس پاس تک جا کر رہ جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب کچھ ہے وہ سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کچھ دیکھ کر اور سب کچھ جان کر اپنے بندوں کے ساتھ وہ کرتا ہے جس میں ان کی بھلائی ہے۔ غور کیجئے ان لفظوں میں عدل وانصاف کا فلسفہ کس خوبی سے بیان کیا گیا ہے کم حوصلہ انسان اپنے فیصلہ اور گواہی میں کسی خاص انسان کی بھلائی کے لئے جھوٹ بولتا یا غلط فیصلہ دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ حالانکہ عالم الغیب کے سوا یہ کس کو معلوم ہوسکتا ہے کہ آگے چل کر اس کے لئے کیا چیز مفید ٹھہرے گی۔ پھر ایک اور حیثیت سے دیکھئے کہ بالفرض کسی ایک خاص آدمی کو اپنی طرف داری سے فائدہ پہنچا بھی دیا تو کیا یہ سچ نہیں کہ اس نے اس طرح حقیقت میں سچائی کا خون کر کے نظم عالم کو ابتر کرنے کی کوشش کی اور ظلم کی بنیاد رکھی جس سے عالم کے امن وامان کے درہم برہم ہو جانے کا خطرہ ہے غلط گو انسان کی محدود نگاہ میں ایک جزئی واقعہ کے نفع ونقصان کا خیال ہے اور اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف کے حکم میں سارے عالم کی خیر خواہی کا ایک بھید چھپا ہے جس کا ایک فرد وہ خاص انسان بھی ہے۔

انسان کے ہر فرد اور ہر جماعت بلکہ حکومت اور سلطنت میں عدل وانصاف کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اس لئے معاشرتی زندگی کے عدل کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. ﴾ (النساء: ٣)

(اگر تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ متعدد عورتوں کے درمیان عدل نہ کرسکو گے تو صرف ایک ہی بیوی پر یا ایک باندی پر اکتفا کرو۔)

جو عورتوں کے درمیان انصاف نہیں کرتے وہ سخت مجرم ہیں اور اپنے بچوں کے درمیان بھی انصاف ضروری ہے۔ جو ایک بچے کو دیا جائے وہی دوسرے بچے کو بھی دیا جائے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے میری خدمت کے لئے ایک غلام مجھے عطا فرمایا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کر کے کہا۔

((إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا))

''میں نے اس بچے کو ایک غلام دیا ہے آپ شاہد بن جائیے۔''

آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے سب بچوں کو غلام دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا:

((فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ.)) ❶

''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان میں انصاف سے کام لو۔''

❶ صحیح بخاری کتاب الھبة و فضلھا و التحریض علیھا- باب الاشھاد فی الھبة رقم الحدیث ٢٥٨٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یتیم بچوں کے متولیوں اور سرپرستوں کے لئے بھی عدل وانصاف کی ضرورت ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے:

﴿ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ. ﴾ (نساء: ۱۲۷)

(اور یتیموں کے ساتھ انصاف کرو۔)

بچوں عورتوں اور یتیموں کے ساتھ عدل وانصاف کرنے سے پورے گھرانے اور خاندان کی اصلاح ہوسکتی ہے اسی طرح دو شخص یا دو گروہوں اور دو جماعتوں میں انصاف وعدل کرنے سے پورے ملک کی اصلاح ہوسکتی ہے۔

﴿ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ. ﴾ (الحجرات: ۹)

(اور ان دونوں میں برابری کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کو ملحوظ رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔)

عدل وانصاف حکومت وسلطنت کی عمارت کا ستون ہے اگر حکومت میں انصاف نہیں ہے تو اس کی عمارت بہت جلد منہدم ہوجاتی ہے۔

اَلْمُلْكُ يَبْقٰى مَعَ الْكُفْرِ وَلَا يَبْقٰى مَعَ الظُّلْمِ.

''کفر کے ساتھ تو سلطنت باقی رہ سکتی ہے لیکن ظلم کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتی۔''

اسی لئے اسلام نے ہر قسم کے مذہبی اور عدالتی فیصلوں کے لئے انصاف کو لازمی اور ضروری قرار دیا ہے بغیر اس کے مظلوم کی دادرسی ممکن نہیں ہے۔ ارشاد ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ. ﴾ (النساء: ۵۸)

(اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کو امانتیں دے دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو عدل وانصاف کے ساتھ کرو۔)

اور یہ فیصلہ دوست دشمن موافق ومخالف سب کے لئے یکساں عدل وانصاف ہو چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو یہودیوں کے معاملات میں حکم ہوا کہ۔

﴿ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ. ﴾ (مائدہ: ۴۲)

(اور اگر آپ ان یہودیوں کے درمیان فیصلہ کریں تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔)

اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے یہود ونصاریٰ اسلام کے کھلے دشمن تھے لیکن اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ:

﴿ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتَابٍ وَّاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ. ﴾

(شوریٰ: ۱۵)

(اور آپ فرمادیجئے کہ میں اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ نے اتاری ہے اور اللہ کی طرف سے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل وانصاف کروں اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہے ہم کو ہمارے عملوں کا بدلہ ملے گا اور تم کو تمہارے عملوں کا بدلہ ملے گا ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے ہم سب کو اللہ کی طرف جانا ہے۔)

مطلب بالکل واضح ہے کہ گو ہمارے اور تمہارے درمیان دینی مذہبی مخالفت ضرور ہے مگر تمہارے ساتھ عدل وانصاف کیا جائے گا۔ امیر غریب مسلم غیر مسلم کی کوئی رعایت نہیں ہم سب اللہ کے بندے ہیں اور مرنے کے بعد اللہ ہی کے پاس جانا ہے جہاں انصاف اور ظلم کا بدلہ ملنا ہے ہم کو ہمارے عملوں کا بدلہ ملنا ہے اور تم کو تمہارے ظلم کا ملے گا رسول اللہ ﷺ سراسر عدل ہے تھے اس لئے لوگ نبوت سے پہلے بھی آپ کے پاس مقدمات لیجاتے اور آپ کے فیصلہ پر سب لوگ راضی ہو جاتے۔

حجر اسود کے نصب کرنے کا مشہور واقعہ ہے کہ سب قریش نے مل جل کر بیت اللہ بنا کر مکمل کر دیا مگر جب حجر اسود کے قائم کرنے کا موقعہ آیا تو سخت اختلاف ہوا کیونکہ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ یہ کام اسی کے ہاتھ سے سر انجام پائے چار دن تک برابر یہی جھگڑا ہوتا رہا آخر امیہ بن مغیرہ نے جو قریش میں سب سے زیادہ عمر کا تھا یہ رائے دی کہ کسی کو حکم بنا کر اس کے فیصلے پر عمل کریں اس رائے کو مانا گیا اور قرار دیا گیا کہ جو کوئی اب سب سے پہلے حرم میں آئے گا وہی سب کا حکم سمجھا جائے گا۔ اتفاقاً آنحضرت ﷺ تشریف لے آئے آنحضرت ﷺ کو دیکھنا تھا کہ ھٰذَا الْاَمِیْنُ رَضِیْنَاہُ کے نعرے لگ گئے (امین آ گیا۔ ہم اس کے فیصلے پر رضامند ہیں)

آنحضرت ﷺ نے اپنی زیرکی اور معاملہ فہمی سے ایسی تدبیر کی کہ سب خوش ہو گئے آنحضرت ﷺ نے ایک چادر بچھائی اور اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو اس میں رکھ دیا پھر ہر ایک قبیلہ کے سردار کو کہا کہ چادر کو پکڑ کر اٹھائیں اس طرح اس پتھر کو وہاں تک لائے جہاں قائم کرنا تھا آنحضرت نے پھر اسے اٹھا کر کونے پر لگا دیا۔ ❶

---

❶ مستدرك حاكم كتاب المناسك باب وضع رسول الله ﷺ الحجر الاسود مكانه عند بناء البيت ٢/ ٤٥٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک عورت فاطمہ مخزومیہ نے چوری کی۔ قریش کی عزت کے لحاظ سے لوگ چاہتے تھے کہ وہ سزا سے بچ جائے اور معاملہ دب جائے حضرت اسامہؓ رسول اللہ ﷺ کے خاص خادم اور محبوب تھے لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ سفارش کیجئے حضرت اسامہؓ اپنے بھولے پن میں اس عورت کے لئے معافی کی درخواست کرنے لگے آپ نے ناراض ہو کر فرمایا تم حدود الٰہی میں سفارش کرتے ہو۔ اللہ کی قسم اگر میری لخت جگر فاطمہؓ چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ ❶

آپ نے خود اسی عدل پر پوری زندگی گزاری اور آپ کے بعد خلفاء راشدین بھی عدل وانصاف کی ایک مثالی خلافت پر گامزن رہے اور ان کے عدل وانصاف کی داستانیں قیامت تک یادگار رہیں گی عادل بادشاہ کی تعریف اور فضیلت ہے دنیا میں اس کی بڑی قدر وعزت ہے اور قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں رہے گا جیسا کہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سوائے عرش الٰہی کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا اس سایہ میں سات طرح کے لوگ ہوں گے۔ ایک عادل اور منصف بادشاہ بھی ہوگا۔ ❷

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَمِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمَانِ.)) ❸

''انصاف کرنے والے اللہ کے نزدیک اس کے داہنی جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔''

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَاِنَّ شَرَّالنَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ جَابِرٌ خَرِقٌ.)) ❹

''قیامت کے روز بلحاظ قدر ومنزلت تمام لوگوں میں بزرگ ترین بندہ منصف نرم دل امام (امام سے مراد حاکم ہے) ہوگا اور قیامت کے دن بلحاظ قدر ومنزلت تمام لوگوں میں بدترین شخص ظالم

---

❶ صحیح بخاری کتاب الحدود- باب کراھیة الشفاعة فی الحد اذا رفع الی السلطان رقم الحدیث ۶۷۸۸، مسلم ۲/ ۶۴- کتاب الحدود- باب قطع السارق الشریف وغیرہ و النھی عن الشفاعة فی الحدود

❷ صحیح بخاری: کتاب الاذان- باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوة و صحیح مسلم کتاب الزکوة باب فضل اخفاء الصدقة

❸ مسلم: کتاب الامارة باب فضیلة الامام العادل

❹ شعب الایمان للبیھقی ۶/ ۱۶- رقم ۷۳۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور احمق امام ہوگا۔“

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰی ظِلِّ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِیْنَ اِذَا اُعْطُوْا الْحَقَّ قَبِلُوْہُ وَاِذَا سُئِلُوْہُ بَذَلُوْہُ وَحَکَمُوْا لِلنَّاسِ کَحُکْمِھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ.)) ❶

”کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جب ان کو ان کا حق دیا جاتا ہے تو بے چون وچرا تسلیم کر لیتے ہیں اور حق تو ہے ان کا لیکن لوگ جب ان سے مانگتے ہیں تو بے دریغ خرچ کر دیتے ہیں اور لوگوں کے لئے ویسا ہی حکم کرتے ہیں جیسا کہ خود اپنے نفسوں کے لئے فیصلہ کرتے ہیں (یعنی جو کچھ اپنے لئے چاہتے ہیں وہی دوسروں کے لئے چاہتے ہیں)“

اور یہی معنی ہیں ”آنچہ برخود مپسندی بردیگرے مپسند“ کے۔

اس قسم کی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے عادل بادشاہوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے عدل وانصاف کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے ان کے عدل کی وجہ سے اللہ کی مخلوق نہایت آرام سے اپنی زندگی گزارتی ہے کھانے میں بڑی برکت رہتی ہے پیداوار میں ترقی ہوتی ہے ہر چیز ارزاں وسستی رہتی ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں ایک حدیث کے ضمن میں بتایا ہے۔

وَجَدْتُ فِیْ خَزَائِنِ بَنِیْ اُمَیَّةَ حِنْطَةَ الْحَبَّةِ بِقَدْرِ نَوَاةِ التَّمْرِ وَھِیَ فِیْ صُرَّةٍ مَکْتُوْبٍ عَلَیْھَا کَانَ ھٰذَا یَنْبُتُ فِیْ زَمَنِ الْعَدْلِ.

”میں نے بنی امیہ کے گودام میں ایک قسم کا گیہوں پایا ہے جس کا ایک ایک دانہ کھجور کی گٹھلی کے برابر تھا یہ گندم ایک تھیلے میں بند تھا جس کے اوپر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی یہ گیہوں عدل وانصاف کے زمانہ خیر کی پیداوار ہے۔“

یہ تو امام احمد بن حنبل کے زمانہ سے پہلے کی بات ہے۔ علامہ ابن قیم متوفی ۷۵۱ھ نے اپنے زمانہ یعنی آٹھویں صدی ہجری کے متعلق ”الجواب الکافی“ میں امام صاحب کے اس قول کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

وَاَخْبَرَنِیْ جَمَاعَةٌ مِنْ شُیُوْخِ الصَّحْرَاءِ اَنَّھُمْ کَانُوْ یَعْھَدُوْنَ الثِّمَارَ اَکْبَرَ مِمَّا ھِیَ

❶ مسند احمد: ٦/ ٦٧ عن عائشة رضي الله عنها

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَلْاٰنَ.

''بوڑھے شیوخ نے مجھے بتایا کہ خود ان لوگوں نے بھی آج کل کے دانوں سے بہت بڑے بڑے دانے اپنے پہلے وقتوں میں دیکھے ہیں۔''

علامہ مقدسی بشاری متوفی ۳۷۵ھ احسن التقاسم فی معرفۃ الاقالیم میں اقلیم مشرق کے علاقہ ہیطل کے بارے میں لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ اِنَّ هٰذَا الْجَانِبَ اَخْصَبُ بِلَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

''یعنی یہ علاقہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام روئے زمین سے زیادہ سرسبز وشاداب ہے۔''

پھر لکھتے ہیں کہ یہاں پر دنیا بھر سے زیادہ نیکی علم دین آبادی علمی رغبت دین میں استقامت شان وشوکت تنومندی جہاد فی سبیل اللہ میں دائمی دل کی صفائی اور سلامتی اور نماز باجماعت میں رغبت پائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ معاشی کشادگی پرہیز گاری اور صدقات وخیرات دعوت ومدارات اور اہل ودانش کی قدر افزائی بھی کافی پائی جاتی ہے۔

واضح رہے یہ مسلمانوں کی دینی زندگی اور اس کی برکتیں کسی ایک گوشہ میں محدود نہیں تھیں بلکہ جوانب و اطراف ہیطل کے دور دراز علاقے بخارا وغیرہ تک سب ان کی برکات کا گہوارہ بنے ہوئے تھے علامہ ابو اسحاق فارسی مسالک الممالک میں سمرقند کے قریب الغبر نامی مقام کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہاں کی زمین بہت زرخیز ہے وہاں پر ایک بوری بیج سے ایک سو بوری غلہ پیدا ہوتا ہے نیز وہاں پر چراگاہیں بھی بہت زیادہ ہیں۔

مورخ اصطخری نے بخارا کے متعلق یہ تصریح کی ہے کہ یہاں کی زرخیزی اور آبادی کا یہ حال ہے کہ بسا اوقات ایک آدمی ایک بیگھہ زمین میں کاشتکاری کر کے اپنی معاشی ضرورت پوری کر لیتا ہے مسلمانوں نے اپنے بابرکت زمانوں میں ترقی کے ہر میدان میں جو سبقت کی ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ درحقیقت مسلمان ایک زمانے میں اقوام عالم کے مسلم استاد تھے کیونکہ ان میں عدل وانصاف تھا اور اللہ کے اس فرمان ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ﴾ پر پورے پورے عامل تھے۔

حضرت امام ابوداوُدؒ اپنی مشہور کتاب کے باب صدقۃ الزرع کے ذیل میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

قَالَ اَبُوْدَاوٗد شَبَّرْتُ قِثَّاءَةً بِمِصْرَ ثَلٰثَ عَشَرَ شِبْرًا وَرَاَيْتُ اُتْرُجَّةً عَلٰى بَعِيْرٍ قِطْعَتَيْنِ قُطِّعَتْ وَصُيِّرَتْ عَلٰى جَمَلٍ مِثْلَ عِدْلَيْنِ.

''یعنی میں نے مصر میں ایک ککڑی دیکھی جس کو میں نے تیرہ بالشت ناپا یعنی ساڑھے تین گز لمبی ککڑی دیکھی اور نیبو دیکھا جس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے تھے اور دونوں ٹکڑے ایک اونٹ پر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طرح لاد دیئے گئے تھے جیسے لادی کو اونٹ کے دونوں جانب لاد دیا جاتا ہے۔"

یعنی ایک نیبو پورے ایک اونٹ کا بوجھ تھا یہ زمانہ عدل کی پیداوار تھی۔

علامہ دمیری نے اپنی مشہور کتاب "حیوۃ الحیوان" میں ظالم بادشاہوں کی نحوست اور عادل بادشاہوں کی برکت کے سلسلے میں بہت سے دلچسپ واقعات لکھے ہیں جن میں یہ واقعہ عبرت کے لئے ذیل میں لکھا جارہا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بادشاہ پوشیدہ طور پر اپنے شہر سے دوسری جگہ گیا۔ اور ایک آدمی کے یہاں ٹھہرا جس کے گائے پلی ہوئی تھی کہ ایک گائے سے تیس گائیوں کے دودھ کی مقدار سے زیادہ دودھ نکلا یہ دیکھ کر بادشاہ نے تعجب کیا اور اس نے اپنے دل میں اس گائے کو لے لینے کا خیال کیا دوسرے روز وہ گائے چراگاہ میں چرنے کے لئے گئی اور شام کو گھر واپس آئی تو اس روز کم دودھ نکلا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ آج اس کا دودھ کیوں کم نکلا۔ کیا اس چراگاہ میں چرنے نہیں گئی تھی جہاں پہلے چرنے جایا کرتی تھی۔ گھر والوں نے کہا گائے وہی ہے اور وہی چراگاہ ہے جہاں روزانہ چرنے کے لئے جایا کرتی تھی۔

وَلٰكِنَّ اَرَى الْمَلِكَ اَضْمَرَ لِبَعْضِ رَعِيَّتِهٖ سُوْءً فَنَقَصَ لَبَنُهَا فَاِنَّ الْمَلِكَ اِذَا ظَلَمَ اَوْهَمَّ بِظُلْمٍ ذَهَبَتِ الْبَرَكَةُ قَالَ فَعَاهَدَ الْمَلِكُ رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَاْخُذَهَا وَلَا يَظْلِمُ اَحَدً قَالَ فَغَدَتْ فَرَعَتْ ثُمَّ رَاحَتْ فَحَلَبَتْ حِلَابَهَا فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ فَاعْتَبَرَ الْمَلِكُ بِذٰلِكَ وَعَدَلَ وَقَالَ اِنَّ الْمَلِكَ اِذَا ظَلَمَ اَوْهَمَّ بِظُلْمٍ ذَهَبَتِ الْبَرَكَةُ لَا جَرَمَ لَاَ عْدِلَنَّ. (حيوة الحيوان ص ١٤٩)

"لیکن بادشاہ کی نیت خراب ہوگئی ہے اور اس نے اپنی بعض رعایا پر ظلم کا ارادہ کیا ہے اور ہمارے یہاں کا دستور ہے کہ جب بادشاہ رعایا پر ظلم کرتا ہے تو برکت جاتی رہتی ہے اور پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے بادشاہ نے اپنے دل میں سوچا کہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔ اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے اس کا معاہدہ کیا۔ بادشاہ وہیں ٹھہرا رہا کہ تیسرے روز گائے چر کر شام کو واپس آئی تو پہلے دن کی طرح زیادہ دودھ نکلا اب بادشاہ کو یقین آ گیا انصاف کی نیت کی برکت ہے پھر اس دودھ میں اضافہ ہو گیا ہے اور اس نے اس سے عبرت حاصل کی اور عدل وانصاف کا پختہ ارادہ کیا اور کہا کہ سچ ہے کہ جب بادشاہ ظلم یا ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو برکت جاتی رہتی ہے آئندہ میں انصاف ہی انصاف کرتا رہوں گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

احسان

اس آیت کریمہ میں دوسرا حکم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو احسان اور نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے کہ تم نیکی اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

احسان کے لغوی معنی اچھا کام کرنے اور کسی کام کو اچھے طریقے سے کرنے کے ہیں اردو میں احسان جودو سخاوت اور کرم کو کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک اچھا اور نیک کام ہے احسان اور نیکی و بھلائی کے بہت سے افعال ہیں ان میں سے ایک اچھا کام سخاوت اور کرم بھی ہے۔ یہ احسان و بھلائی کرنا ایک اعلیٰ درجے کی صفت ہے جو تمام نیکیوں کو شامل ہے اور نیکی کا کوئی فرد احسان سے خالی اور خارج نہیں۔ احسان کرنے والے کو محسن کہتے ہیں اور محسن اللہ کا محبوب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ .﴾ (البقرۃ: ۱۹۵)

(نیکی اور احسان کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔)

اور ان کے اچھے کام کو اکارت نہیں کرتا۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.﴾ (التوبہ: ۱۱۹)

(یقیناً اللہ نیک اور اچھے کام کرنے والوں کی مزدوری کو ضائع اور برباد نہیں کرتا۔)

احسان اور بھلائی یہ ہے کہ دوسرے کے ساتھ نیک اور اچھا سلوک کرنا جس سے اس کو آرام پہنچے اور دل خوش ہو جائے اور اس کی تکلیف دور ہو جائے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی مصیبت دور کر کے ان کو قید خانہ سے نجات دلائی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر فرمایا:

﴿وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ.﴾ (یوسف: ۱۰۰)

(اور اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ احسان کیا کہ اس نے مجھے جیل خانہ سے نکالا اور آپ لوگوں کو گاؤں سے یہاں لے آیا۔)

قصور وار کے قصوروں کو معاف کر دینا اور درگزر کر دینا اور ان کے مقابلہ میں غصہ کو پی جانا ایک احسان ہے جو خدا کو بہت پسند ہے اور ایسے لوگ جنت کے مستحق لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾ (ال عمران: ۱۳۳-۱۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور اپنے پروردگار کی بخشش اور اس کی جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ اتنا بڑا ہے جیسے زمین و آسمان کا پھیلاؤ ان پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوش حالی اور تنگ دستی میں اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کے قصوروں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔)

اس سے زیادہ اور کیا درجہ ہو سکتا ہے کہ احسان کرنے والا اللہ کا محبّ ہوتا ہے اور عفو و درگزر کر دینا احسان کا ایک اونچا درجہ ہے۔ اس احسان اور درگزری کی تاکید ہے۔ فرمایا۔

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ٥﴾

(النور:٢٢)

(اور چاہیئے کہ وہ معاف اور درگزر کر دیں کیا تم اس بات کو نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے وہ بڑا ہی غفور رحیم ہے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو عفو و احسان کی ترغیب دلائی ہے کہ جب دوسروں کے قصوروں کو معاف کر دو گے تو اللہ بھی تمہارے قصوروں کو معاف کر دے گا جب تم لوگوں کے ساتھ احسان کرو گے تو اللہ بھی تمہارے ساتھ احسان فرمائے گا۔

﴿ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ. ﴾ (رحمن: ٦٠)

(احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔)

دراصل دوسروں کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا گویا اپنے ساتھ بھلائی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا. ﴾ (جاثیہ: ١٥)

(جس نے اچھا کام کیا اس نے اپنی بھلائی کی اور جس نے برائی کی اس نے اپنا برا کیا۔)

دوسروں کے ساتھ احسان کرنا اور اس کی تکلیفوں کو دور کرنا چاہیے۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ.)) ❶

”جو مسلمان کسی مسلمان سے دنیا کی پریشانی دور کر دے گا اور جو مسلمان کسی تنگ دست پر دنیا میں

❶ صحیح مسلم کتاب الذکر و الدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آسانی کردے گا اللہ تعالیٰ اس کی دونوں جہاں میں پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اعانت میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی خدمت میں مصروف رہتا ہے۔''

دوسروں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تنگ دست قرضدار کے قرض کو معاف کر کے اس کو اس بارگراں سے سبکدوش کر دیا جائے یہ احسان اللہ کو اس قدر پسند ہے کہ صرف اسی ایک احسان کی وجہ سے ایک آدمی کی مغفرت گئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص جو نیکی کا کام نہیں کرتا تھا صرف لوگوں قرض دیتا تھا اور جب اس کو کوئی مقروض تنگ دست نظر آتا تھا تو اپنے ملازموں سے کہتا اس سے درگزر کرو شاید اللہ ہم سے بھی درگزر کرے۔ چنانچہ اس کے صلہ میں اللہ نے اس سے درگزر کیا۔ ❶

دوسری حدیث میں ہے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا موت کے بعد فرشتوں نے اس سے سوال کیا کہ تم نے نیکی کا کوئی کام کیا ہے؟ اس نے کہا کوئی نہیں۔ فرشتوں نے کہا ذرا یاد کرو اس نے کہا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اگر مقروض فراخ دست ہوتا تھا تو قرض لینے میں آسانی کرتا تھا اور اگر تنگ دست ہوتا تھا تو اس کو مہلت دیتا تھا یا یہ کہ فراخ دست مقروض کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست کا قرض چھوڑ دیتا تھا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِیَقْبِضَ رُوحَهٗ فَقِیلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَ اُجَازِیهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ.)) ❷

اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ قیامت کی تکلیف سے اس کو نجات دے وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کرے۔ ❸

یہی روایت مسند احمد بن حنبل میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے جو شخص اپنے قرضدار کو مہلت دے گا تو قیامت کے دن وہ اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ ❹

غرض یہ ہے کہ اسلام نے دوسروں کے ساتھ بھلائی اور احسان کرنے کو کسی خاص معنی میں محدود نہیں کیا ہے

---

❶ صحیح بخاری کتاب البیوع باب من انظر معسرا و مسلم کتاب المساقاۃ- باب فضل انظار المعسر-

❷ صحیح بخاری کتاب البیوع- باب انظر موسرا- و مسلم کتاب المساقاۃ- باب فضل انظار المعسر

❸ صحیح مسلم کتاب المساقاۃ- باب فضل انظار المعسر

❹ مسند احمد: ۵/ ۳۰۰، ۳۰۸ و سنن دارمی: ۲/ ۳٤۰- کتاب البیوع- باب فی من انظر معسرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بلکہ اس کو نیکی کی ہر راہ میں وسیع کر دیا ہے۔ زندگی تو زندگی موت میں بھی اس نے اصول کے دائرہ کو تنگ نہیں کیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُو الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَ لْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَ لْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے ہر شے پر احسان کرنا فرض کیا ہے تو اگر تمہیں کسی کو (کسی شرعی حکم کے سبب سے) جان سے مارنا بھی پڑے تو اس کو بھی اچھائی کے ساتھ کرو۔ کسی جانور کو ذبح کرنا چاہو تو بھی خوبی کے ساتھ کرو۔ چھری کو خوب تیز کر لیا کرو اور اپنے ذبیحہ کو راحت دو۔''

پھر یہ اصول کہ جو میرے ساتھ احسان کرے اسی کے ساتھ احسان کرنا چاہئے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی اخلاقی تعلیم کے خلاف ہے ایک شخص نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں کسی شخص کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمانی نہیں کرتا تو کیا جب اس کا گزر مجھ پر ہو تو میں اس کی کج خلقی کا بدلہ یہی دوں؟ فرمایا نہیں تم اس کی مہمانی کرو۔ ❷

لوگ احسان کو غلطی سے دولت و تمول یا دوسری بڑی بڑی باتوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غریب کیا احسان کا کام کر سکتے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ احسان اور نیکی کا کام کرنے کے لئے دولت کی نہیں بلکہ دل کی ضرورت ہے اور اس کی وسعت بہت دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت براء بن عازب صحابیؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بدوی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ!

((عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ.)) ❸

---

❶ مسلم كتاب الصيد و الذبائح- باب الامر باحسان الذبح و القتل

❷ ترمذی ٣/ ١٤٦ كتاب البر و الصلة- باب ماجاء فی الاحسان و العفو و مسند احمد: ٤/ ١٣٧

❸ مستدرك حاكم: ٢/ ٢١٧ كتاب المكاتب- باب العمل الذی يدخل الجنة- و مسند احمد: ٤/ ٢٩٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جس پر عمل کرنے سے مجھے بہشت نصیب ہو۔ ارشاد ہوا کہ تمہاری تقریر تو مختصر ہے لیکن تمہارا سوال بہت بڑا ہے تم جانوں کو آزاد کرو۔ اور گردنوں کو چھڑاؤ۔ اس نے کہا یارسول اللہ کیا یہ دونوں باتیں ایک ہی نہیں ہیں؟ فرمایا نہیں۔ اکیلے اگر کسی کو آزاد کرتے ہو تو یہ جان کا آزاد کرنا ہے اور دوسرے کے ساتھ شریک ہو کر کسی کی آزادی کی قیمت میں مالی مدد دینا گردن چھڑانا ہے اور دودھیلا جانور کسی کو دودھ پینے کے لئے دے دو اور ظالم رشتہ دار کے ساتھ نیکی کرو اگر تم یہ بھی نہ کر سکو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پلاؤ اور نیکی کے کام کرنے کو کہو اور برائی سے باز رکھو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اپنے آپ کو بھلائی کے سوا اور کاموں سے روکو۔‘‘

ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ نے پوچھا یارسول اللہ! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بتایئے فرمایا کہ جو روزی اللہ نے دی اس میں سے دوسروں کو دے عرض کیا اگر وہ اس سے معذور ہو فرمایا مغلوب کی مدد کرے عرض کی اگر وہ ضعیف ہو مدد کرنے کی قوت نہ ہو فرمایا جس کو کوئی کام کرنا نہ آتا ہو اس کا کام کر دے۔ عرض کی اگر خود ہی ایسا ناکارہ ہو؟ فرمایا اپنی ایذا رسانی سے لوگوں کو بچائے رکھے۔ ❶

قرابت داروں کے ساتھ احسان کرنا

پھر اس آیت کریمہ میں عدل و احسان کا ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف کرنے اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے اور احسان قریب اور بعید سب کے ساتھ کرنے کا حکم ہے لیکن بعض خصوصیت کی بنا پر قرابت داروں کے ساتھ مالی امداد کرنے کی زیادہ تاکید ہے جس کو ایتاء ذی القربی سے بیان کیا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرو اور اپنے عزیزوں اور قرابت داروں کی مالی امداد کرو اور ان کی حاجت روائی کرو اور ان کے حقوق کو ادا کرو۔ قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں اس کی تائید آئی ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى.﴾

(اور قرابت والے کو اس کا حق دو۔)

اگر کسی قرابت مند سے کوئی قصور ہو جائے تو اہل دولت کو زیبا نہیں کہ وہ اس کی سزا میں اپنی امداد کا ہاتھ اس سے روک لیں۔ ارشاد ہوا:

﴿وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ.﴾ (نور: ۲۲)

---

❶ مستدرك حاكم: ١. ٦٣- كتاب الايمان- باب انى اخرج عليكم حق الضعيفين اليتيم و المرأة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور جو لوگ تم میں سے بڑائی اور کشائش والے ہوں وہ قرابت داروں اور محتاجوں کو نہ دینے کے لئے قسم نہ کھا بیٹھیں۔)

اللہ کی خالص عبادت اور توحید اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے بعد تیسری چیز اہل قرابت کے ساتھ نیکی ہے فرمایا:

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى. ﴾

(النساء: ٣٦)

(اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا ساتھی نہ بناؤ۔ اور ماں باپ اور قرابت والے کے ساتھ نیکی کرنا۔)

قرابت کے حق کو اسلام میں وہ اہمیت حاصل ہے کہ داعی اسلام علیہ السلام اپنی ان تمام محنتوں زحمتوں تکلیفوں اور مصیبتوں کا جو تبلیغ اور دعوت حق میں ان کو پیش آئیں اور اپنے اس احسان وکرم کا جو ہدایت تعلیم اور اصلاح کے ذریعہ ہم پر فرمایا بدل معاوضہ اور مزدوری یہ طلب فرماتے ہیں اپنی امت سے کہ رشتہ داروں اور قرابتداروں کا حق ادا کرو اور ان سے لطف ومحبت سے پیش آؤ۔ فرمایا:

﴿ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى. ﴾ (شوریٰ: ٢٣)

(کہہ دے اے پیغمبر! کہ میں تم سے اس پر بجز اس کے کوئی مزدوری نہیں مانگتا کہ ناطے رشتے میں محبت اور پیار کرو۔)

قرابت کا پورا بیان الگ خطبے میں گزر چکا ہے۔ اسی طرح ایفائے عہد فحشا منکر اور بغی کا بیان پچھلے خطبوں میں نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ آ چکا ہے۔ مگر یہاں پر چونکہ ہمیں مذکورہ دو آیتوں کی تشریح مقصود ہے اس لئے ان کا تھوڑا تھوڑا بیان یہاں پر بھی کیا جاتا ہے۔

ایفائے عہد

ان آیتوں میں چوتھا حکم وعدہ کا پورا کرنا ہے۔ یعنی جب کسی معاملہ پر کسی سے کوئی عہد وقرار کیا جائے تو اس کا پورا کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنی الوہیت کا اقرار لیا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے کہا "بَلٰی" یعنی اللہ کی الوہیت کا اقرار کیا اور وعدہ کیا اب جس نے اس وعدہ کو پورا کیا وہ اللہ کا فرمانبردار ہے جس نے نہیں پورا کیا وہ اللہ کا نافرمان ہے ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے:

﴿ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ○ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴾ (النحل: ۹۱- ۹۲)

(اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول واقرار کرو۔ اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد توڑا نہ کرو۔ باوجود یکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو جو کچھ تم کر رہے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا ہو کہ ٹھہراؤ تم اپنی قسموں کو آپس کے مکر کا باعث اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے بات صرف یہی ہے کہ اس زیادتی سے اللہ تمہیں آزما رہا ہے یقیناً اللہ تعالےٰ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کھول کر بیان کر دے گا جس کے بارے میں تم اختلاف کر رہے ہو۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو تاکیدی حکم دے رہا ہے کہ عہد و پیمان اور قول وقرار پورا کرو۔ نقض عہد کر کے اپنی نیکیوں اور عملوں کو برباد نہ کرو اور قسموں کو بھی پورا کرو خلاف ورزی کی صورت میں مجرم ثابت ہو گے۔ کتاب وسنت میں ایفائے عہد کی بڑی تاکید اور نقض عہد کی بڑی مذمت آئی ہے۔

فحشاء

خصائل حمیدہ (عدل احسان صلہ رحمی اور ایفاء عہد) کے بیان کرنے کے بعد ان منہیات اور خصائل رذیلہ کا آیت کریمہ میں تذکرہ ہے یعنی

﴿ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ﴾ (النحل: ۹۰)

(اللہ تعالیٰ تم کو فحشاء منکر بغی سے منع کرتا ہے۔)

• ماموراتِ کی ان منہیات پر کسی قدر ے روشنی ڈالی جاتی ہے تا کہ ان کو سمجھ کر ان سے احتراز اور اجتناب کیا جائے۔

فحشاء کے اصل معنی حد سے آگے بڑھ جانے کے ہیں اور اس کے لازمی معنی گناہ زنا بدکاری وغیرہ کے بھی آتے ہیں اس سلسلے میں نمونے کے طور پر قرآن مجید کی چند آیتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ.﴾

(البقرة: ۱۶۸- ۱۶۹)

(اے لوگو! زمین میں جتنی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطان کی راہ مت چلو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے وہ تمہیں برائی فحش اور بے حیائی اور بے شرمی کا اور اللہ تعالیٰ پر ان باتوں کے کہنے کا حکم دیتا ہے جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ برائی اور فحش و بدکاری شیطانی فعل ہے جس کا حکم یہی شیطان دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی پیروی کرنے سے منع فرمایا ہے فحشاء سے کسی جگہ بخل بھی مراد لیا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نہ خرچ کیا جائے جو نہایت ہی بے حیائی کی بات ہے اور یہ شیطانی فعل ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا۔

﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥﴾ (البقرة: ۲۶۸)

(شیطان تمہیں (اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے) محتاجگی سے دھمکاتا ہے اور فحشاء و بے حیائی کی بات کا حکم دیتا ہے اور اللہ (اس کے راستے میں خرچ کرنے سے) اپنی بخشش و فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت اور علم والا ہے۔)

بعض جگہ فحشاء سے برہنہ اور ننگا ہونا مراد ہے۔ یعنی لوگوں کے سامنے کپڑے اتار کر بالکل برہنہ ہونا۔ جو بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَا اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ.﴾ (اعراف: ۲۸)

(اور جب لوگ فحشاء اور بے حیائی کا کام کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں اسی طریقے پر ہم نے اپنی باپ دادوں کو پایا ہے اور اللہ نے ہم کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اے نبی! آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ فحشاء اور بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا تم لوگ اللہ پر وہ بات کہتے ہو جس کا علم تمہیں نہیں ہے۔)

جاہلیت کے زمانے میں بعض لوگ برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتے تھے جب ان کو اس سے منع کیا جاتا تو جواب میں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو برہنہ اور ننگا ہو کر طواف کرنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں نبی ﷺ سے فرمایا آپ اس کا جواب دے دیجئے کہ برہنہ ہو کر طواف فحشاء اور بے حیائی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا یہ محض تمہاری من گھڑت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فاحشہ کا اطلاق لواطت پر بھی آیا ہے قرآن حکیم میں ہے:

﴿ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ ﴾

(الاعراف: ۸۰- ۸۱)

(اور ہم نے لوط کو نبی بنا کر بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔ تم لوگ ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا۔ کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو تم حد سے آگے بڑھنے والے ہو۔)

فحشاء کا اطلاق زنا پر بھی کیا گیا ہے اس لئے کہ وہ حد سے آگے بڑھا ہوا فعل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا. ﴾ (بنی اسرائیل: ۳۲)

(اور زنا بدکاری کے قریب مت جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔)

اسلام میں جہاں اور بے شمار خوبیاں ہیں ان میں بڑی خوبی ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہر قسم کی ناشائستہ حرکت اور برے کام اور بدکاری وزناکاری سے روکتا ہے۔ زنا ایک ایسا جرم عظیم ہے جس کے جراثیم نہایت خطرناک و مہلک ہیں اور اس کا مرتکب بڑی سزاؤں کا مستحق ہے رسول اللہ ﷺ نے ان بدکاروں کو دوزخ کے تنور میں جلتے ہوئے دیکھا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاَتَيْنَا عَلَى التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ فِيْهِ لَغَطٌ وَاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَاِذَا هُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ.)) ❶

''ہم ایک تنور پر آئے جس کے اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا کشادہ تھا اس میں سے شور وغل ہوا جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں نظر آئیں ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ بھڑکتا ہے تو شور مچانے لگتے ہیں میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل نے فرمایا یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں۔''

اس فحش اور بدکاری کی وجہ سے جہنم میں جل رہے ہیں۔

❶ صحیح بخاری: کتاب التعبیر باب تعبیر الرؤیا بعد صلوۃ الصبح و مسلم کتاب الرؤیا ۲/ ۲۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

منکر کے معنی

اس آیت کریمہ میں دوسرا لفظ منکر ہے جس سے منع کیا گیا ہے اس کے لغوی معنی ناشناسا اور نہ پہنچاننے کے ہیں۔ جس کو عام طور پر پسند نہیں کرتے ہیں اور پسندیدہ کام کو معروف کہا جاتا ہے۔ امر بالمعروف نیکی اور بھلائی کا حکم دینا اور نہی عن المنکر برے کام سے روکنا انسانی ہمدردی ہے ہر ممکن طریقے سے برائی سے روکنا ضروری ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جو کسی کی کوئی ناپسندیدہ حرکت دیکھے تو اس کو ہاتھ سے دور کر دینا چاہئے اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو زبان سے اس کی برائی بیان کرے اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں ہے تو اس برے کام کو اپنے دل میں برا سمجھے اور یہ آخری صورت ایمان کا نہایت ہی کمزور درجہ ہے۔ ❶

اللہ تعالیٰ منکر اور ہر ناپسندیدہ بات سے تو روکتا ہی ہے اس نے ہر ایماندار کو بھی اس منکر کو مٹانے اور بھلائی کے پھیلانے کا حکم دیا ہے جسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہا جاتا ہے۔ یہ بقدر استطاعت فرض ہے۔ جب تک اس پر عمل کرنے والے ہیں دونوں جہانوں کی تکلیفوں سے محفوظ رہیں گے اور چھوڑ دینے کی وجہ سے سزاؤں کے مستحق ہونگے۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں خدا کی قسم تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضرور کرتے رہو (اگر تم اس کو چھوڑ دوگے) تو اللہ تم پر عذاب نازل فرمائے گا پھر تم اس کے دور ہونے کے لئے دعا کروگے مگر وہ تمہاری دعا قبول نہیں فرمائے گا۔ ❷

ملکوں، ملتوں، قوموں اور حکومتوں کا عروج وزوال ہمیشہ اچھی بات کا حکم اور بری بات سے روکنے کا فریضہ انجام دینے اور نہ دینے سے وابستہ رہا ہے۔

بغی

آیت کریمہ میں منہیات کے سلسلہ میں تیسرا لفظ بغی ہے یعنی اللہ تعالیٰ تم کو فحشاء اور منکر اور بغی سے منع کرتا ہے۔ فحشاء اور منکر کی قدرے تفصیل بیان ہو چکی ہے اب بغی کے معنی کو سمجھئے۔ اس کے لفظی معنی دست درازی اور زیادتی اور ظلم کے ہیں یعنی کسی پر نہ زیادتی کرو اور نہ ظلم وستم کرو۔ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾

(اعراف: ۳۳)

---

❶ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النهی عن المنكر

❷ ترمذی: ۳/ ۲۰۹ کتاب الفتن باب ماجاء فی الامر بالمعروف و النهی عن المنكر و مسند احمد: ۵/ ۳۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(فرما دیجئے کہ میرے رب نے بے شرمی کے کاموں کو جو کھلے ہوں یا چھپے ہوں اور گناہ کو اور ناحق کسی پر زیادتی اور سرکشی کو حرام کر دیا ہے۔)

یہ ظلم اور بغاوت ایک سنگین جرم ہے جس کی سزا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ .)) ❶

"ظلم قیامت کے دن ظلمات ہو جائے گا۔"

ظلمات ظلمۃ کی جمع ہے اور ظلمۃ عربی میں اندھیرے کو کہتے ہیں۔ ظلم اور ظلمات کا مادہ عربی میں ایک ہی ہے ہماری زبان میں اس لفظی رعایت کے ساتھ اس کا ترجمہ یوں ہو سکتا ہے کہ "اندھیر نہ کیا کرو کہ قیامت کے دن اندھیرا بن جائے گا۔" یہ ایک مثالی سزا ہو گی۔ انسان اپنی غرض یا غصہ یا غرور سے اندھا ہو کر دوسروں پر ظلم کر بیٹھتا ہے۔ یہ اندھا پن قیامت کے دن ہولناک اندھیرا بن کر نمودار ہو گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے چاہئے کہ وہ اس پر ظلم نہ کرے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے۔ ❷

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا۔ اور سات باتوں سے روکا ہے۔ ان میں ایک یہ ہے کہ مظلوم کی مدد کی جائے۔ ❸

خلاصہ یہ ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی جامع و مانع آیت ہے جس میں خیر اور شر کی تمام چیزیں جمع کر دی گئی ہیں۔ اس لئے تمام عالم اسلام میں ہر خطیب منبر پر اس آیت کریمہ کو تلاوت کرتا ہے کیونکہ اس میں تمام مامورات و منہیات کی جامع نصیحت ہے۔

یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام لانے کا سبب بنی۔ وہ کہتے ہیں:

مَا کُنْتُ اَسْلَمْتُ اِلَّا حَیَاءً مِنْهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِکَثْرَةِ مَا یَعْرِضُ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ وَلَمْ یَسْتَقِرَّ الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِیْ حَتّٰی نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ.

"میں شروع میں شرما شرمی اسلام لے آیا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ بار بار مجھے اسلام کی دعوت دیتے

---

❶' ❷ صحیح بخاری۔ کتاب المظالم۔ باب الظلم ظلمات و مسلم باب البر والصلۃ۔ باب تحریم الظلم

❸ صحیح بخاری کتاب المظالم۔ باب نصر المظلوم۔ و مسلم کتاب اللباس۔ باب تحریم استعمال اناء الذہب و الفضۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھے۔لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی تو واقعی میرے دل میں ایمان راسخ ہوگیا۔''

اس کے بعد میں نے یہی آیت ولید بن مغیرہ کو پڑھ کر سنائی۔وہ حیرت زدہ ہوکر بولا۔

وَ اللّٰهِ اِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةٌ وَ اِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةٌ وَ اِنَّ اَعْلَاهُ لَمُثْمِرٌ وَ اِنَّ اَسْفَلَهٗ لَمُغْدِقٌ وَمَا هُوَ قَوْلُ الْبَشَرِ.

''اللہ کی قسم اس کلام میں بڑی مٹھاس ہے اور اس کلام پر بڑی چمک دمک ہے اس کلام کی شاخیں بڑی پھل دار ہیں اور اس کی جڑ نہایت شیریں چشموں سے سیراب ہے واقعی یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہوسکتا۔''

اللہ تعالیٰ ہم اور آپ کو تمام مامورات وترک ومنہیات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تَوَکُّلْ عَلَی اللّٰہِ (اللہ پر بھروسہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. ﴿ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ﴾ (الطلاق: ۳)

یعنی (اللہ پر جو بھروسہ کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہو جائے گا۔)

''توکل'' کے معنی ہیں کہ انسان کوششوں کے نتائج اور واقعات کے فیصلہ کو خدا کے سپرد کر دے۔ اسباب وعلل کے پردے اس کے سامنے سے اٹھ جائیں۔ اور براہِ راست ہر چیز اللہ تعالیٰ کے قبضہءقدرت میں نظر آئے۔ بظاہر اسباب وعلل گو ناموافق ہوں۔ مگر یہ غیر متزلزل یقین پیدا ہو کہ یہ ناموافق حالات ہمارے کام میں ذرّہ بھر موثر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اصلی قوّت وقدرتِ عالم اسباب سے ماوراہستی کے ہاتھ میں ہے۔ انسان کا استقلال عزم' جرأت وبیباکی یہ تمام باتیں ایک اصل کے پرتو ہیں۔ اسی کی بدولت مشکل سے مشکل اوقات میں بھی زمام صبر اس کے ہاتھ سے نہیں چھوٹتی۔ پُرخطر سے پُرخطر راستوں میں بھی جبن اور ضعف ہمت اس کے قلب میں راہ نہیں پاتا۔ شدید سے شدید حالات میں بھی اُس کے دِل پر مایوسی کا بادل نہیں چھا سکتا۔

توکل مسلمانوں کی کامیابی کا اہم راز ہے۔ حکم ہوتا ہے کہ جب لڑائی یا کوئی اور مشکل کام پیش آئے' تو سب سے پہلے اس کے متعلق مشورہ کرلو۔ اور اس عزم کے بعد کام کو پوری مستعدی اور تندہی کے ساتھ کرنا شروع کرو۔ اور خدا پر توکل اور بھروسہ رکھو۔ وہ تمہارے کام کا حسبِ خواہ نتیجہ پیدا کر دے گا۔ اگر نتیجہ اچھا نہ نکلے تو اس میں خدا کی حکمت ومصلحت اور مشیت سمجھو۔ اور اس سے مایوس نہ بنو۔ اور جب نتیجہ خاطر خواہ نکلے تو یہ غرور نہ ہو کہ یہ تمہاری تدبیر اور جدوجہد کا نتیجہ اور اثر ہے بلکہ یہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا تم پر فضل وکرم ہُوا۔ اور اسی نے تم کو کامیاب اور بامراد کیا۔ سورۃ آلِ عمران میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴾ (ال عمران: ١٥٩)

(اور کام یا لڑائی میں اُن سے مشورہ لے لو۔ پھر جب پکا ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ رکھو بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنیوالوں سے پیار کرتا ہے۔ اگر اللہ تمہارا مددگار ہو تو کوئی تم پر غالب نہ آسکے گا۔ اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو اسکے بعد تمھاری مدد کر سکے۔ اور اللہ ہی پر چاہئے کہ ایمان والے بھروسہ رکھیں۔)

اِن آیات نے توکل کی پوری اہمیت وحقیقت ظاہر کر دی کہ توکل بے دست و پائی اور ترکِ عمل کا نہیں بلکہ اس کا نام ہے کہ پورے عزم وارادہ اور مستعدی سے کام کو انجام دینے کے ساتھ اثر اور نتیجہ کو خدا کے بھروسے پر چھوڑ دیا جائے اور یہ سمجھا جائے کہ خدا مددگار ہے تو کوئی ہم کو ناکام نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہی نہ چاہے تو کسی کی کوشش اور مدد کارآمد نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنے کام میں خدا پر بھروسہ رکھے کفار سے مسلسل لڑائیوں کے بعد یہ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر اب بھی یہ لوگ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ اور مصالحت کر لو اور یہ خیال نہ کرو کہ بدعہد کہیں دھوکہ نہ دے جائیں۔ خدا پر بھروسہ رکھو تو اُن کے فریب کا داؤ کامیاب نہ ہوگا۔

﴿ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴾

(الانفال: ٦١- ٦٢)

(اور اگر وہ صلح کے لئے جھکیں تو تو بھی جھک اور خدا پر بھروسہ رکھ۔ بیشک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اگر وہ تجھے دھوکہ دینا چاہیں تو کچھ پروا نہیں کہ تجھے اللہ کافی ہے۔ اسی نے اپنی اور مسلمانوں کی نصرت سے تیری تائید کی۔)

اسلام کی تبلیغ اور دعوت کی مشکلوں میں بھی خدا ہی کے اعتماد اور بھروسہ پر کام کرنے کی ہدایت کی ہے کہ وہ ایسی طاقت ہے جس کو زوال نہیں۔ اور ایسی ہستی ہے جس کو فنا نہیں فرمایا:

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا ۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ﴾ (فرقان: ٥٦- ٥٨)

(اور میں نے تو (اے رسول ﷺ) تجھے خوشخبری سنانے والا اور ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہہ دے کہ میں تم سے اس کے سوا (اپنے کام کی) مزدوری نہیں مانگتا' جو چاہے اپنے پروردگار کا راستہ قبول کرے۔ اور اس زندہ رہنے والے پر بھروسہ کر جس کو موت نہیں۔)

جس طرح ہمارے رسول ﷺ کو اور عام مسلمانوں کو ہر قسم کی مصیبتوں مخالفتوں اور مشکلوں میں خدا پر توکل رکھنے کی ہدایت بار بار ہوئی ہے۔ آپ سے پہلے پیغمبروں کو بھی اس قسم کے موقعوں پر اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور خود اولوالعزم رسولوں کی زبانوں سے عملاً اس تعلیم کا اعلان ہوتا رہا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام جب تن تنہا سالہا سال تک کافروں کے نرغہ میں پھنسے رہے تو انہوں نے پوری بلند آہنگی کے ساتھ اپنے دشمنوں کے درمیان یہ اعلان فرمایا:

﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْقَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ تَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْآ اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْآ اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴾ (یونس: ۷۱)

(اے پیغمبر ﷺ! ان کو نوح کا حال سُنا' جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! اگر میرا رہنا اور اللہ کی آیتوں کے ساتھ میرا نصیحت کرنا تم پر شاق گذرتا ہے تو اللہ پر میں نے بھروسہ کر لیا ہے' تو تم اپنی تدبیر کو اور اپنے شریکوں کو خوب مضبوط کر لو۔ پھر تم پر تمھاری تدبیر چھپی نہ رہے' پھر اس کو مجھ پر پورا کر لو اور مجھے مہلت نہ دو۔)

غور کیجئے کہ حضرت نوح علیہ السلام دشمنوں کے ہر قسم کے مکروفریب' سازش اور لڑائی جھگڑے کے مقابلہ میں استقلال اور عزیمت کے ساتھ خدا پر توکل اور اعتماد کا اظہار کس پیغمبرانہ شان سے فرما رہے ہیں۔ حضرت ہود علیہ السلام کو جب اُن کی قوم اپنے دیوتاؤں کے قہر وغضب سے ڈراتی ہے تو وہ جواب میں فرماتے ہیں:

﴿ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ۔ ﴾ (هود: ۵۴-۵۵)

(میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم گواہ رہو کہ اُن سے بیزار ہوں جن کو تم خدا کے سوا شریک ٹھہراتے ہو' پھر تم سب مل کر میرے ساتھ داؤ کر لو۔ پھر مجھے مہلت نہ دو۔ میں نے اللہ پر جو میرا پروردگار اور تمھارا پروردگار ہے بھروسہ کر لیا ہے۔)

حدیثوں میں توکل کے متعلق بہت سی مثالیں ورق گردانی سے مل سکتی ہیں۔ لیکن ذیل میں رسول اللہ ﷺ کے چند واقعات توکل علی اللہ کے بارے میں لکھے جا رہے ہیں:

۱۔ ہجرت کرتے وقت جب مکہ سے نکل کر آپ نے مع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غارِ ثور میں پناہ لی۔ قریش

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں خون آشامی کے ساتھ اب اپنی ناکامی کا غصہ بھی تھا۔ اور اس لئے اس وقت ان کے انتقام کے جذبات میں غیر معمولی تلاطم ہو گیا۔ وہ آپ کے تعاقب میں نشانِ قدم کو دیکھتے ہوئے ٹھیک اس غار کے پاس پہنچ گئے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس پُر خطر حالت میں کسی کے حواس بجا رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گھبرا کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن اس قدر قریب ہیں کہ اگر ذرا نیچے جھک کر اپنے پاؤں کی طرف دیکھیں گے تو ہم پر نظر پڑ جائے گی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رُوحانیت کی پُرسکون آواز میں فرمایا' اُن دو کو کیا غم ہے جس کے ساتھ تیسرا خدا ہو۔ (بخاری و مسلم)

پھر جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ﴾ (توبۃ: ٤٠) (غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔)

سینۂ نبوت کے سوا اس روحانی سکون کا جلوہ اور کہاں نظر آ سکتا ہے۔ قریش کے اس اعلان کے بعد جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ یا اُن کا سر کاٹ کر لائے گا اُس کو سو اُونٹ ملیں گا۔ سُراقہ بن جعشم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا اور اس قدر قریب پہنچ گیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا سکتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار گھبرا کر ادھر دیکھ رہے تھے۔ لیکن ایک دفعہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُڑ کر نہیں دیکھا کہ سراقہ کس ارادہ سے آ رہا ہے۔ یہاں دل پر وہی سکینتِ ربانی طاری تھی اور لب ہائے مبارک تلاوتِ قرآن میں مصروف تھے۔ ❶

غزوۂ نجد سے واپسی میں آپ نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ یہاں بہت سے درختوں کے جھنڈ تھے۔ دوپہر کا وقت تھا' صحابہ رضی اللہ عنہم درختوں کے سائے میں اِدھر اُدھر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک درخت کے نیچے تنہا استراحت فرما رہے تے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت سے لٹکی ہوئی تھی کہ ناگاہ ایک بدو جو شاید اس موقع کی تاک میں تھا۔ چپکے سے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار نیام سے باہر کی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا کہ دفعتًا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار ہوئے۔ دیکھا کہ ایک بدّو تیغ بکف کھڑا ہے۔ بدّو نے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اب مجھ سے تم کو کون بچا سکتا ہے؟ ایک پُر اطمینان صدا آئی کہ ''اللہ''۔ ❷

خیبر میں جس یہودیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا تھا اُس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تم نے یہ حرکت کیوں کی۔ اس نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تم کو یہ طاقت نہیں دے گا۔ ❸

---

❶ بخاری کتاب مناقب الانصار' باب هجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابه الی المدینة (٣٩٠٦)

❷ بخاری کتاب الجهاد' باب من علق سيفه بالشجرة فی السفر عند القائلة ١/ ٤٠٧

❸ بخاری کتاب الطب' باب ما يذكر فی سم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ٥٧٧٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اُحد اور حنین کے معرکوں میں جب میدانِ جنگ تھوڑی دیر کیلئے جاں نثاروں سے خالی ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ کا استقلال توکل علی اللہ و سکینت کی معجزانہ مثال ہے۔ (ترمذی) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خدا پر توکل کرتے جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو خدا تم کو ویسے روزی پہنچاتا جیسے پرندوں کو پہنچاتا ہے کہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہے۔ ❶

اس حدیث سے بھی مقصود ترک عمل اور ترک تدبیر نہیں۔ کیونکہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں بٹھا کر یہ روزی نہیں پہنچائی بلکہ اُن کو بھی اُڑ کر کھیتوں اور باغوں میں جانے اور رزق تلاش کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ جو لوگ خدا پر توکل اور اعتماد سے محروم ہیں۔ وہ روزی کے لئے دل تنگ اور کبیدہ خاطر ہوتے ہیں۔ اور اس کے حصول کے لئے ہر قسم کی بدی اور بُرائی کا ارتکاب کرتے ہیں حالانکہ اگر یہ انہیں یقین ہو کہ

﴿ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔﴾ (هود: ٦)

(اور زمین میں کوئی رینگنے والا نہیں۔ لیکن اس کی روزی خدا کے ذمہ ہے۔)

تو اس کے لئے چوری، ڈاکہ، قتل، بے ایمانی اور خیانت وغیرہ کے مرتکب نہ ہوتے۔ اور نہ اُن کو دلی تنگی اور مایوسی ہُوا کرتی بلکہ صحیح طور سے وہ کوشش کرتے اور روزی پاتے۔ اِن حدیثوں کا یہی مفہوم ہے جو قرآنِ پاک کی اس آیت میں ادا ہوا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (الطلاق: ٢)

(اور جو کوئی اللہ سے ڈرے، وہ اس کیلئے مشکل سے نکلنے کا راستہ کر دے گا۔ اور اُس کو وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کو گمان تک نہ ہو گا۔ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے گا تو وہ اس کو بس ہے۔ بیشک اللہ اپنے ارادے کو پہنچ کر رہتا ہے۔ اس نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔)

ایک بدوی اُونٹ پر سوار ہو کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اُونٹ کو یُوں ہی چھوڑ کر خدا پر توکل کروں تو میرا اُونٹ مجھ کو مل جائے گا یا اس کو باندھ کر، ارشاد ہُوا کہ اس کو باندھ کر خدا پر توکل کرو۔ (ترمذی)

توکل کی تعلیم مسلمانوں کو اسلیئے دی گئی کہ وہ بے جا پریشان نہ ہوں۔ انہیں اضطراب لاحق نہ ہو، کیونکہ

❶ ترمذی، کتاب الزهد، باب الزهاد فی الدنيا ٣/ ٢٦٨، مستدرك حاكم ٤/ ٣١٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بندے کی زندگی میں ایسے بہت سے مقامات آتے ہیں جہاں وہ مجبور ہوتا ہے۔ لہٰذا مجبوری کی حالت میں وہ بے چین نہ ہو بلکہ خدا کی طرف وہ اپنے معاملہ کو سپرد کردے۔

یا بہت سے ایسے خطرات زندگی میں ٹوٹ پڑتے ہیں جن کے احتیاط کرنے اور بچنے پر بھی بندہ بچ نہیں پاتا تو ایسے خطرات میں پڑ کر بے کار اپنی جان نہیں گھلانا چاہیے بلکہ مرضیٔ الٰہی پر راضی رہ کر خدا ہی کو اپنا وکیل اور دستگیر جاننا چاہیے۔ مصیبت کے ماروں کو سکون دینے والا' غم نصیبوں کو راحت بخشنے والا' فریادیوں کی پکار سننے والا وہی ہے۔ وہی پروردگار ہے' اور اُسی پر ہمارا توکل ہونا چاہیے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّـةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَآءَ بِالْقَدْرِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَّا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّآلِّ وَلَا الْمُضِلِّ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔))

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خشیت الٰہی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاِنَّ خَيۡرَ الۡحَدِيۡثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيۡرَ الۡهَدۡىِ هَدۡىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الۡاُمُوۡرِ مُحۡدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ وَّكُلَّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ. اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ. بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ. ﴿اِنَّمَا يُؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِّرُوۡا بِهَا خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوۡا بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِىَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ﴾

(سورة سجده: ۱۵ تا ۱۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنھیں جب کبھی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اور اپنے رب کی حمد کے بعد اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبّر نہیں کرتے۔ اُن کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے ربّ کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے رہتے ہیں' جو کچھ ہم نے دے رکھا اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اُن کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اُس کا بدلہ ہے۔)

خدا سے ڈرنے والوں کی مغفرت ہوگی۔ حدیثِ قدسی میں ہے:

((اَخۡرِجُوۡا مِنَ النَّارِ مَنۡ ذَكَرَنِىۡ يَوۡمًا اَوۡ خَافَنِىۡ فِىۡ مَقَامٍ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اس کو دوزخ سے نکال لاؤ جس نے مجھے کسی دن یاد کیا تھا یا کسی دن مجھ سے ڈرا ہو۔''

❶ ترمذی' کتاب صفة جهنم باب ان للنار نفسين ۳/ ۳۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلٰى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ فِي الْآخِرَةِ.)) ❶

''اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندوں پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا۔ جب دُنیا میں مجھ سے ڈرا' آخرت میں امن دوں گا۔ اور جب دُنیا میں نڈر رہا تو آخرت میں ڈراؤں گا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں ایک شخص تھا' گناہ کر کے اپنے نفس پر ظلم کر رکھا تھا۔ مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا۔ اور میری راکھ کو پیس کر ہوا میں اُڑا دینا۔ خدا کی قسم! اس نے مجھ پر گرفت کی تو سخت سزا دے گا کہ ایسی سزا کسی کو نہیں دے گا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اُس کی وصیت کے مطابق کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھ تجھ میں ہے جمع کر دے اُس نے جمع کر دیا۔ وہ شخص زندہ تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا۔ اس نے کہا تیرے خوف نے اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیا۔ ❷

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا سے ڈرنے والے کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ اور خدا سے ڈرنے والے قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.)) ❸

''سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا اس کے سایہ کے علاوہ اس دن کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (۱) انصاف کرنے والا بادشاہ (۲) اس جوان کو جو شروع جوانی سے خدا کی عبادت میں رہا (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہو۔ کہ ایک نماز پڑھ کر مسجد سے آیا اور دوسری نماز کے لئے مسجد میں جاتا ہے اور اس کا دل مسجد میں لٹکا ہوا ہے (۴) وہ آدمی جنھوں نے اللہ کیلئے دوستی

❶ صحیح ابن حبان (٦٤٠)

❷ بخاری کتاب احادیث الانبیاء' باب ما ذکر عن بنی اسرائیل (٣٤٥٢)

❸ بخاری کتاب الاذان' باب من جلس فی المسجد' ینتظر الصلوٰۃ فضل المساجد (٦٦٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رکھی' زندگی بھر دوست رہے۔ اور اس دوستی پر جدا ہوئے یعنی مر گئے (۵) وہ مرد جس کو ایک مرتبہ والی خوبصورت عورت نے بُرے کام کے لئے بُلایا' اُس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ جس نے اکیلے تنہائی میں چھپا کر صدقہ کیا کہ داہنے ہاتھ سے جو کچھ دیا بائیں ہاتھ تک کو اس کی خبر نہ ہوئی۔ (۷) وہ شخص جس نے اکیلے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اُس کی دونوں آنکھیں بہ پڑیں۔''

دراصل خدا کا خوف بڑی عبادت و اخلاص کی دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى اُصِيْبَ الْاَرْضُ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.)) ❶

''جو اللہ کو یاد کرے' اللہ کے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو زمین پر گریں تو قیامت کے دن اس پر عذاب نہیں ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنے گناہوں کو یاد کر کے بہت روتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنی غلطی کی وجہ سے ایک زمانہ تک روتے رہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا نام نوح اس وجہ سے پڑا کہ کثرت سے نوحہ کرتے تھے اور روتے تھے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام روتے روتے بیہوش ہو جاتے تھے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام چالیس روز تک سجدہ میں گڑگڑاتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہے جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر اس آیت کو نازل فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾ (تحریم: ٦)

(اے ایمان والو! تم خود اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔)

اور آپ ﷺ نے اسے تلاوت فرمایا تو ایک نوجوان بیہوش ہو کر گر پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو وہ بہت ہل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے نوجوان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو اس نے کہا۔ آپ ﷺ نے اُس کو جنت کی بشارت دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بشارت ہم سب کو نہیں صرف اسی کے لئے مخصوص ہے؟ فرمایا تم نے اللہ کے اس فرمان کو نہیں سُنا:

﴿ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴾ ❷

(یہ اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور حشر کے عذاب سے ڈرتا

---

❶ مستدرك حاكم' كتاب التوبة والانابة باب لا يلج النار احد بكى من خشية الله ٤/ ٢٦٠

❷ مستدرك حاكم [illegible] وفاة فتى [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رہے۔)

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں رونے کی وجہ سے چکی چلنے یا ہانڈی پکنے کی طرح آواز آ رہی تھی۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قطرے اور دو نشان خدا کو بہت محبوب ہیں۔ ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلے' دُوسرے خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں گرے۔ اور دو نشانیوں میں سے ایک وہ نشان جو اللہ کے راستے میں جہاد وغیرہ سے' اور دُوسرے نماز وغیرہ کی ادائیگی کی وجہ سے پیشانی وغیرہ میں نشان گٹا پڑ جائے۔ ❷

انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام اور اسلاف عظام خدا سے ڈرتے تھے۔ ساری چیزیں اُن سے ڈرتی تھیں۔

اس لئے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ — اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ — فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِیْ ﴾

(خاص مجھ سے ہی ڈرو لوگوں سے مت ڈرو صرف مجھ سے ہی ڈرو۔)

اور فرمایا:

﴿ یٰٓـاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾

(آل عمران: ۱۰۲)

(اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً ﴾ (اعراف: ۲۰۵)

(تم اپنے ربّ کو گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر یاد کیا کرو۔)

اللہ تعالیٰ نے اپنے ڈرنے والوں کی بڑی تعریف فرمائی ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ

❶ ابو داوٗد کتاب الصلوٰۃ' باب البکاء فی الصلوٰۃ ۱/ ۳۴۰ رقم الحدیث (۹۰۲)

❷ ترمذی کتاب الجہاد' باب فی فضل المرابط ۳/ ۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْحِسَابِ﴾ (آل عمران: ۱۹۹)

(اور اہل کتاب میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں' اور جو کتاب تم پر اور ان پر اتری ہے۔ سب پر ایمان رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور اس کی آیتوں کے بدلے میں کوئی دنیا کی چیز نہیں خریدتے۔ انہی لوگوں کا اجر و ثواب انکے رب کے پاس ہے' اللہ تعالیٰ جلد حساب کرنیوالا ہے۔)

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَّكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴾

(انبیآء: ۹۰)

(یہ نبی سب نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے۔ اور ہماری مہربانیوں کی امید اور عذابوں کے خوف سے ہم کو پکارتے رہتے تھے' ہمارے لئے عاجزی کرتے رہتے تھے۔)

اور بہت سی قرآنی آئتیں ہیں۔ جن میں خشوع وخضوع کرنے والوں کو بڑی بشارت دی گئی ہے۔ اس لئے صحابہ کرام اور اسلافِ عظامِ خدا سے بہت ڈرتے تھے۔ ذیل میں اُن کی خشیت اور خوفِ الٰہی کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید کی اس آیت کو پڑھتے تو بے اختیار دیر تک روتے رہتے:

﴿ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ط ﴾ (الحدید: ۱۶)

(کیا مومنوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا ہے کہ خدا کے ذکر سے اُن کے دل ڈر جائیں۔)

(اسد الغابہ)

جب آیت يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ (الحج: ۱) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا' جانتے ہو یہ کونسا دن ہے یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا جہنم میں جانے والی فوج کو بھیجو۔ وہ کہیں گے خداوندا دوزخ کی فوج کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں داخل کئے جائیں گا' صرف ایک جنت میں جائے گا۔ یہ سن کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے اختیار رو پڑے۔ [1]

بہرحال اس قسم کے واقعات بیشمار ہیں۔ خدا کا خوف بڑی چیز ہے۔ جسے یہ دولت حاصل ہوگی وہ بہت بڑا خوش نصیب ہے۔ جس کے دل میں خوفِ الٰہی ہوگا وہ گناہوں سے دُور رہے گا۔ اور اس کے لئے بڑے

[1] ترمذی کتاب التفسیر' باب سورة الحج ٤/ ١٥٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بڑے درجات ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴾ (سورة رحمٰن: ٤٦)

(اس شخص کے لئے جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں۔)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر اپنے دل میں رکھتا ہے' اور اپنے تئیں نفس کی خواہشوں سے بچاتا ہے اور سرکشی نہیں کرتا ہے۔زندگانی کے پیچھے پڑ کر آخرت سے غفلت نہیں کرتا' بلکہ آخرت کی فکر زیادہ کرتا ہے اور اُسے بہتر اور پائیدار سمجھتا ہے۔فرائض بجا لاتا ہے۔ محرمات سے رکتا ہے' قیامت کے دن اُسے ایک چھوڑ دو جنتیں ملیں گی۔دُوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴾

(النّٰزِعٰتِ: ٤٠ تا ٤١)

(جو شخص اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا' اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا ہوگا' اُس کا ہی ٹھکانہ جنت ہے۔)

((وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ))

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مومن کے اوصاف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.﴿ وَ عِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا٥ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ٥ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا٥ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا٥ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۔ يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا اِلَّامَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا٥ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا٥ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ٥ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا٥ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا٥ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا٥ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا٥ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴾

(الفرقان: ٦٣ تا ٧٧)

(رحمان کے سچے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ جہالت کی باتیں کرنے لگتے ہیں کہ وہ کہہ دیتے ہیں سلام ہے، اور جو اپنے رب کے سامنے رات میں سجدہ کرتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں اور وہ لوگ کہ کہتے ہیں اے رب! ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیشک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے وہ بری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بری جگہ ہے رہنے کی اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرنے لگیں نہ بے جا اڑائیں اور نہ تنگی کریں اور ہے انکے درمیان ایک سیدھی گذران۔اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کونہیں پکارتے۔اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے وہ بغیر حق کے قتل نہیں کرتے اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو ایسا کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو وہ درحقیقت خدا کی طرف سچا رجوع کرتا ہے اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغویت پر ان کا گذر ہوتا ہے۔تو وہ بزرگانہ طور پر گذر جاتے ہیں۔اور جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہوکر ان پر نہیں گر پڑتے۔اور وہ لوگ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں ہماری بیویوں اور ہمارے بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔یہی وہ لوگ ہیں۔جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دعا وسلام پہنچایا جائے گا۔اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔کہہ دیجئے! اگر تمہاری التجا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پرواہ نہ کرتا' تم تو جھٹلا چکے' اب عنقریب ان کی سزا انہیں چمٹنے والی ہے۔)

اس پورے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے اوصاف اور ان کی بڑی بڑی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے جن کا مختصر بیان یہ ہے

(۱) زمین پر آہستگی سے چلنا' یعنی تواضع اور انکساری سے رہنا۔(۲) جاہلوں کا مقابلہ سلام سے کرنا۔(۳) شب بیداری کرنا یعنی رات کو عبادت الٰہی میں مصروف رہنا۔(۴) خدا کے حضور میں دوزخ سے رہائی کی دعا مانگنا۔(۵) اسراف سے بچنا اور میانہ روی اختیار کرنا۔(۶) خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ پکارنا۔(۷) کسی کو ناحق قتل نہ کرنا۔(۸) زنا نہ کرنا۔(۹) غلط کام سرزد ہوجانے پر توبہ کرلینا۔(۱۰) جھوٹی گواہی نہ دینا۔(۱۱) بیہودہ مشاغل سے بچتے رہنا۔(۱۲) خدا کی آیتوں کو سوچ سمجھ کر عقیدت مندانہ سننا۔(۱۳) اپنے اور اپنی بیوی اور بچوں کے واسطے دینداری اور امانت کی دعا کرنا۔

اب ہر ایک صفت کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۱) تواضع اور خاکساری کو اپنے لئے ہمیشہ لازم سمجھتے رہیے' تواضع کے معنی عاجزی وانکساری وخاکساری و فروتنی کے ہیں یعنی اپنے کو دوسروں سے چھوٹا سمجھنا اور لوگوں سے نرمی کے ساتھ پیش آنا تکبر' غرور' فخر اور گھمنڈ نہ کرنا۔ تواضع وخاکساری انسان کی بڑی خوبی ہے۔ اس صفت سے اللہ تعالیٰ بھی بہت خوش ہوتا ہے اور لوگ بھی خوش ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ میں بتلایا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسی کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ آپس میں تواضع اور خاکساری سے پیش آؤ تاکہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم وتعدی کرے۔''

غرض خاکساری، عاجزی، فروتنی اور رحم وانکساری خدا کو بہت پسند ہے۔ اور اس کے مدمقابل تکبر اور عجب وگھمنڈ خدا کے نزدیک ناپسند اور عندالناس بھی معیوب ہیں۔ یہ مذموم صفتیں سب سے پہلے شیطان نے اختیار کی تھیں جن کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار ہوا۔ اس نے آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بالاتر سمجھا اور کہا کہ میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں، وہ مٹی سے بنا ہے اور میں آگ سے بنا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس تکبر کی وجہ سے اس کو مردود قرار دیا۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ (النساء: ۳۶)

(اللہ تعالیٰ مغرور اور گھمنڈی کو پسند نہیں فرماتا ہے۔)

اس لئے ایسے لوگوں کو دوزخ کی سزا ہے۔ اور فرمایا:

﴿ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴾ (الزمر: ۶۰)

(کیا جہنم مغرور لوگوں کا ٹھکانا نہیں ہے؟ ضرور ہے۔)

اور فرمایا:

﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۔ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۳۸)

(زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیونکہ تکبر کے ساتھ چلنے سے تو زمین کو نہیں پھاڑ سکے گا۔ اور نہ پہاڑوں

---

❶ صحیح مسلم' کتاب الجنة و نعیمها' باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة و اهل النار (۷۲۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی اونچائی تک پہنچ سکے گا۔ ان تمام باتوں میں سے جو بھی بری ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ناپسند ہیں۔)

لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی کہا:

﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴾ (لقمان: ۱۸ تا ۱۹)

(اور لوگوں سے بے رخی نہ کرو اور زمین پر اترا کر نہ چلو کیونکہ اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کرو اور کسی سے بات کرو تو آہستہ بولو کیونکہ آوازوں میں سب سے بُری ناگوار آواز گدھوں کی ہے تو آدمی ہو کر گدھے کی طرح چیخنا چلانا مناسب نہیں ہے۔)

ان دونوں آیتوں سے غرور کی مذمت ثابت ہوتی ہے اور غرور و تکبر کرنے والے دوزخی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ غرور و تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ.)) ❶

''جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔''

ایک دوسرے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُشِرَ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ وَيُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ.)) ❷

''قیامت کے دن متکبروں کو میدان حشر میں اس طرح لایا جائے گا جیسے چیونٹیاں ہوتی ہیں آدمیوں کی صورت میں اور ہر طرف سے ان پر ذلت چھا رہی ہوگی اور دوزخ کے جیل خانہ بولس میں ہانک کر ڈالے جائیں گے۔ ان پر زبردست جہنم کی آگ غالب ہوگی ان متکبروں کو دوزخیوں کا دھون، پیپ، لہو وغیرہ پینے کو دیا جائے گا۔'' (العیاذ باللہ)

تکبر کرنے سے دنیا میں بھی سزا ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذشتہ لوگوں میں ایک شخص ایک

---

❶ مسلم' کتاب الایمان' باب تحریم الکبر و بیانہ ۲٦٥' ۲٦٦' ۲٦۷

❷ ترمذی کتاب صفة القیامة' باب ماجاء فی شدة الوعید للمتکبرین (۲٤۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جوڑا پہن کر اتراتا ہوا نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا، زمین نے اس کو پکڑ لیا۔ اور اب وہ قیامت تک دھنستا چلا جا رہا ہے۔ ❶

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.)) ❷

''جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو گھسیٹے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔''

عام طور پر تکبر کرنے والے حسب ونسب، حسن و جمال اور دولت وثروت پر تکبر کرتے ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک چیز زوال پذیر ہے۔ اور ذاتی خوبی کسی میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْآ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾ (الحجرات: ١٣)

(لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا فرمایا اور تمہاری ذاتیں اور برادریاں ٹھہرائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو ورنہ اللہ کے نزدیک تم میں بڑا معزز وہی ہے جو پرہیزگار ہو۔)

رسول اللہ ﷺ نے اس کی تشریح میں فرمایا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَآئِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْآ اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنُنَّ۔اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعْلِ الَّذِیْ يُدَهْدِهُ الْخَرْءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَمُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَ اٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ.)) ❸

''جو لوگ اپنے مرے ہوئے باپ دادا پر فخر کرتے ہیں انہیں اس سے باز رہنا چاہیے وہ دوزخ میں جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہیں تو ان پر فخر کرنا حماقت ہے اگر یہ لوگ باز نہ آئیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک گبریلے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو اپنی ناک سے پاخانہ دھکیلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے زمانہ کی نخوت وریا اور اجداد پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے۔ آدمی دو حال سے خالی نہیں۔

---

❶ بخاری كتاب اللباس' باب من جر ثوبهٗ من الخيلاء (٥٧٩٠)

❷ بخاری كتاب اللباس' باب من جر ازارهٗ من غير خيلا (٥٧٨٤)

❸ ترمذی كتاب المناقب' باب (فی نسخة) فضل الشام' مسند احمد: ٢/ ٣٦١' ٥٢٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مومن پرہیز گار، یا بدکار و بد بخت، سب کے سب ایک آدم کی اولاد سے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے۔ مٹی میں تواضع و خاکساری ہے ترفع و تکبر نہیں ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا ﴾ (الفرقان: ٦٣)

(رحمٰن کے بندے وہی ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی سے چلتے ہیں۔)

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت شریفہ تھی۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مومنوں کی آنکھیں، ان کے کان اور ان کے اعضاء جھکے اور رکے ہوئے ہیں یہاں تک کہ بیوقوف انہیں بیمار سمجھ لیتے ہیں حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے۔ بلکہ خوفِ خدا سے جھکے رہتے ہیں۔ آخرت کا علم دنیا طلبی سے اور یہاں کے ٹھاٹھ سے انہیں روکے ہوئے ہے۔ یہ قیامت کے دن کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ انہیں دنیا میں کھانے پینے وغیرہ کا غم لگا رہتا ہے۔ نہیں، خدا کی قسم دنیا کا کوئی غم ان کے پاس بھی نہیں پھٹکتا تھا۔ ہاں انہیں آخرت کا کھٹکا ہر وقت لگا رہتا تھا جنت کے کسی کام کو بھاری نہیں جانتے تھے۔ ہاں جہنم کا خوف انہیں رلاتا رہتا ہے۔ جو شخص خدا کے خوف دلانے سے بھی خوف نہ کھائے اس کا نفس حسرتوں کا مالک ہے جو شخص کھانے پینے کو ہی خدا کی نعمت سمجھے وہ کم علم ہے اور عذابوں میں پھنسا ہوا ہے۔

(۲) دوسری صفت یہ بتائی گئی ہے کہ رحمٰن کے بندے نادان کو مخاطب کرتے وقت امن و سلامتی کی دعوت دیتے ہیں جب کوئی جہالت کی بات کرے تو نرم بات اور صاحب سلامت کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں یعنی بد خلقی کا جواب بد خلقی سے نہیں دیتے بلکہ گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے سے کنارہ کش ہو کر امن و سلامتی کا پیغام دیتے ہیں کیونکہ اسلام امن و سلامتی کی دعوت دیتا ہے اور مسلمان اسی کی اشاعت کرتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامَ ﴾ (آل عمران: ١٩)

(اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا مذہب اسلام ہی ہے۔)

اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾ (البقرة: ٢٠٨)

(تم خدا کی اطاعت و فرمانبرداری میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔)

یہی مذہب توحید الٰہی اور محاسن انسانی کی طرف دعوت دیتا ہے اور یہی مذہب خدا کے تمام نبیوں اور رسولوں کا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد ﷺ تک سارے نبی خدا رسول کی اطاعت کی طرف بلاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رہے۔اورامن وسلامتی کی دعوت دیتے رہے۔توصحیح امن اور کامل سلامتی کا داعی صرف اسلام ہی ہے، اسلام کے دائرہ میں داخل ہونے کے بعد انسان ہرقسم کے شروفساد اور جنگ وجدال وغیرہ سے امن میں ہوجاتا ہے اورنڈر ہوکرقوم وملت کی خدمت کرتا ہے۔اسلام سے پہلے دنیا میں جنگ وجدال،قتل وغارت گری اور بدامنی ہرجگہ عام تھی خاص طور پر ریگستان عرب میں انسانی خون کے جوطوفان برپا ہوئے اوران میں باہمی جنگ وجدال کی جوتلاطم خیزلہریں اٹھی تھیں انہوں نے اہل عرب کے جذبات واحساسات میں ایک عام ہیجان پیدا کردیا تھااوراس کا اثرعموماً رہزنی اورغارت گری کی صورت میں ظاہر ہوتا رہتا تھا۔جس سے عرب کا امن وسکون غارت ہوکررہ گیا تھا۔اور جان ومال کا تحفظ ختم ہوگیا تھا۔خلاصہ یہ ہے کہ تمام اقوام عالم،عرب وعجم کے ساتھ اسلام ہی نے ہمدردی کی جس نے ان کوقعر مذلت سے نکال کرحسن معاشرت اورامن عامہ کے تخت پرجلوہ افروزکیا۔سچ ہے۔

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

(تمام دنیاوالوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کوسراپا رحمت بنا کربھیجا ہے۔)

دراصل اسلام اورامن ایک ہی حقیقت کے دونام ہیں ۔اسلام کےامن کا دروازہ ہرشخص کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے۔جواسلام میں داخل ہوا وہ ہراعتبار سے امن میں آ گیا۔اس کی تائید حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔وہ فرماتے ہیں:

میں آنحضرت ﷺ کے پاس تھا اتنے میں دوآدمی آئے ۔ایک تومحتاجی کا شکوہ کررہا تھا، دوسرا راستہ کی بدامنی کی شکایت کررہا تھا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔راستہ کی بدامنی توتھوڑے دنوں کی ہے جب مکہ تک قافلہ روانہ ہوگا۔اورکوئی ضمانت کے طور پر ساتھ نہ ہوگا۔رہی محتاجی!توقیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی۔جب تک تم میں سے کوئی اپنی خیرات لئے نہ گھومتا رہے گا۔اورکوئی ایسا نہ ملے گا۔جووہ خیرات قبول کرلے۔پھرقیامت کے دن تم میں سے ہرشخص اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا۔اس میں اوراللہ کے بیچ میں کوئی پردہ نہ ہوگا۔اورنہ کوئی درمیانی ترجمان ہوگا۔پھراللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کیا میں نے تجھ کودنیا میں مال نہیں دیا تھا؟عرض کرے گا کیوں نہیں،بے شک دیا تھا پھرفرمائے گا کیا میں نے دنیا میں رسول نہیں بھیجے تھے وہ عرض کرے گا۔کیوں نہیں تونے رسول بھیجے تھے پھراپنے داہنے طرف دیکھے گا توآگ اوربائیں طرف بھی آگ۔تم میں سے ہرشخص کو آگ سے بچنا چاہئے۔اگرچہ کھجورکا ایک ٹکڑا ہی خیرات میں دے۔اگریہ بھی نہ ملے تواچھی بات ہی کہےاس کے بعدحضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ حیرہ سے ایک پردہ نشین عورت آتی ہے اور بلاخوف خانہ کعبہ کا طواف کر کے چلی جاتی ہے۔ کسریٰ بن ہرمز کا خزانہ کھولا گیا۔ اور میں اس کے کھولنے میں شریک تھا۔ آنحضرت ﷺ کی دوسری بشارت یعنی اللہ تعالیٰ اس قدر دولت عطا فرمائے گا۔ کہ صدقہ لینے والے مسکین نہ ملیں گے تو عدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو لوگ زندہ رہیں گے وہ اس بات کو بھی دیکھ لیں گے۔ چنانچہ اس دور کے بعد جو لوگ آئے انہوں نے اس چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ ❶ یہ بشارت تھی جو اسلام نے اس قوم کو دی تھی جو ریگستان کے صحرائی خیموں میں سوتی، خشک کھجوریں کھاتی اور اونٹوں کو چراتی تھی لیکن اس نے یقین کر لیا اور اس کا پھل پایا۔ لیکن آہ! موجود عہد کے وہ مسلمان جو محلوں میں رہ کر ریشمی بستروں پر سو کر آج اسلام کے وعدے پر یقین نہیں لاتے۔ اور اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے بدامنی اور خوف وہراس کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حالانکہ دنیا میں امن اسی لئے ہوا کہ اسلام کی نظر میں سب انسان بھائی بھائی ہیں اور کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے بجز مکارم اخلاق حسنِ معاملات اور تقویٰ کے۔ اس کا اعلان آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں اس طرح فرمایا تھا:

اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا ایک ہی باپ ہے کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت نہیں ہے اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر بزرگی ہے اور نہ کسی سرخ کو کالے پر فوقیت ہے اور نہ کسی کالے کو سرخ پر برتری ہے مگر تقویٰ کے ساتھ۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ ❷

حسب ونسب کوئی چیز نہیں ہے اور نہ باعث فخر ہے کیونکہ سب کی اصلیت خاک اور مٹی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

جو لوگ اپنے مرے ہوئے باپ داداوں پر فخر وشیخی کرتے ہیں اس سے باز آ جانا چاہئے۔ کیونکہ وہ دوزخ میں جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہیں تو اب ان پر فخر کی کون سی بات ہے اگر یہ فخر وشیخی سے باز نہیں آئے تو اللہ کے نزدیک اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے پلیدیوں کو الٹ پھیر کرتا ہے یعنی اس گوبروڑے کیڑے سے جو اپنے منہ سے پاخانہ کی گولی بنا کر اپنی ناک سے لڑھکاتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادوں پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے آدمی تو دو ہی طرح کے ہیں۔ مومن پرہیزگار،

❶ بخاری کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ (۳۵۹۴)

❷ مسند احمد: ۵/ ۴۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یا بد بخت و بدکار۔ ورنہ انسان کے لحاظ سے سبھی برابر ہیں سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔ ❶

آپ ﷺ نے صرف زبان سے ہی یہ اعلان نہیں کیا بلکہ ان الفاظ کو اسلامی زندگی کا دستور العمل بنا دیا۔ خود بھی اس پر ساری زندگی عمل کیا اور اپنے پیروکاروں کو عمل کرنے کی تاکید کی۔ آپ ﷺ نے ان کے سامنے اپنے عمل کا ایک ایسا نمونہ پیش کیا کہ انسانیت کی وحدت کا تصور کبھی ان کے دل سے نہ نکل سکا۔ اس طرح آپ ﷺ نے عداوت و دشمنی اور افتراق و انتشار کی سب سے بڑی بنیاد ڈال دی۔ آپ نے یہ حقیقت بھی لوگوں کے دلوں میں جمانے کی اچھی طرح کوشش کی کیونکہ انسانی وحدت کا تصور اس وقت تک پورے طور پر ذہن نشین نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وحدتِ معبود کا عقیدہ ذہن نشین نہ ہو جائے۔ جب تک کہ ہر قبیلہ کا خدا الگ اور ہر قوم کا خالق جدا سمجھا جائے گا اس وقت تک ناممکن ہے۔ کہ سب انسان کسی ایک مرکز پر جمع ہو سکیں نفسیات اجتماعی کے علاوہ مشاہدہ فطرت اور مطالعہ کائنات بھی اس نتیجہ تک پہنچاتے ہیں اور خلاق عالم کی یکتائی کا یقین دلاتے ہیں ایک خدا نے تمام انسانوں کو بنایا ہے اور سب انسان ایک ہی اصل کی شاخیں اور ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ انہیں بنیادی حقیقتوں پر انسانیت کی تعمیر ہو سکتی ہے۔ اور اختلافات اور تفرقوں کی جڑ کٹ جاتی ہے اس لئے آپ ﷺ نے ان دونوں اصولوں پر زیادہ زور دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جو تعلیم ہم کو دی ہے۔ اس کا اصل منشا یہ ہے کہ ہم دنیا میں امن سے رہیں اور لوگوں کو بھی امن سے رہنے دیں اور دنیا ہی میں امن واطمینان سے جنت کی زندگی بسر کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ.)) ❷

"نہ بغض و کینہ رکھو اور نہ حسد کرو۔ اللہ کے بندے بن کر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔"

ان بنیادی باتوں کے بعد تفرقہ کی چند باتیں اور بھی ہیں۔ لوگ ذاتوں اور پیشوں کی بنا پر بھی تقسیم ہو جاتے ہیں اس لئے اسلام نے نہ کسی پیشہ کو خاندانی قرار دیا ہے۔ اور نہ انہیں عزت و ذلت کا معیار تسلیم کیا، بلکہ ہر شخص کو پوری آزادی دی ہے وہ اپنے حالات و ضروریات، طبعی مناسبت کی بنا پر اپنے لئے جو ہمیشہ مناسب سمجھے اختیار کر لے۔ کسی پیشہ کی بنا پر کوئی شریف یا رذیل نہیں سمجھا جائے گا۔ بلکہ اپنے اعمال کی بنیاد

❶ ابو داؤد کتاب الادب' باب فی التفاخر بالاحساب ٤/ ٤٩٢

❷ بخاری کتاب الادب' باب ما ینهی عن التحاسد و التدابر (٦٠٦٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پر عزت یا ذلت کا مستحق ہو گا۔ اگر دانش مندی اور ایمان داری سے کام کرے گا تو عزت کی نظر سے دیکھا جائے گا اور اگر فریب و بددیانتی سے کام کرے گا تو وہ برا ہی سمجھا جائے گا خواہ کتنا ہی اہم پیشہ کیوں نہ اختیار کرے۔

اسلام دراصل دنیا میں امن و سلامتی کی اشاعت ہی کے لئے آیا ہے جتنی زیادہ سلامتی ہو گی اتنا ہی زیادہ امن ہو گا اور اتنا ہی زیادہ ایمان کامل ہو گا یہ رسول اللہ ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے سنئے۔ فرمایا:

((لَا تَدْخُلُو الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.)) ❶

”تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہ ہو سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے اور میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرنے لگو گے تو آپس میں محبت پیدا ہو جائے گی اور وہ یہ ہے کہ تم باہمی سلام و سلامتی پھیلاؤ اور اس کی اشاعت کرو۔“

سلام پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو سلام کیا جائے کسی چھوٹے بڑے، امیر غریب کی کوئی تخصیص نہ ہو مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو سب سے پہلے خطبہ دیا وہ اسی افشاء سلام کے بارے میں تھا وہ یہ ہے کہ۔

((يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.)) ❷

”اے لوگو! تم آپس میں سلام پھیلاؤ اور غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور جب سب لوگ سو رہے ہوں تو اس وقت تم نماز پڑھو جب یہ کام کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

اس حدیث نے روٹی کپڑے کا مسئلہ حل کر دیا ہے کیونکہ اس حدیث پر اگر عمل کر لیا جائے تو کوئی غریب ننگا اور بھوکا نہیں رہ سکتا اور سلام و امن کی اشاعت سے دنیا کی خونریزی بند ہو جائے گی۔ موجودہ زمانے میں یہی دو چیزیں موجب فساد بنی ہوئی ہیں اور دوسرے ممالک والے انہی دونوں چیزوں کو لے کر اچھالتے ہیں اور لوگوں کو روٹی کپڑا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ اسلام نے زکوۃ، صدقات وغیرہ کے ذریعہ غرباء پروری کو بڑی اہمیت دی ہے بہر حال ﴿وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا﴾ میں بہت خوبیاں مضمر ہیں جو غور و فکر سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ دنیا میں زیادہ فسادات جہالت و نادانی اور ناعاقبت اندیشی سے ہوتے

❶ مسلم' كتاب الايمان' باب بيان انهٔ لا يدخل الجنة الا المومنون (١٩٤)

❷ مسند احمد: ٥/ ٤٥١' مستدرك حاكم' كتاب البر والصلة ٤/ ١٦٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں ان کا انسداد اسلام ہی سے کیا جا سکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور پیارے بندوں کی یہی شان بتائی ہے کہ وہ۔

جواب جاہلاں باشد سلامی سے دیتے ہیں نہ کہ جہالت سے۔ جیسا کہ کسی جاہلی شاعر نے کہا ہے:

اَلَا لَایَجْهَلَنْ اَحَدٌ عَلَيْنَا   فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِيْنَا

مگر رحمٰن کے محبوب بندے ایسا نہیں کرتے بلکہ درگذر کر جاتے ہیں وہ گندی باتوں سے اپنی زبان آلودہ نہیں کرتے۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جوں جوں کوئی آپ پر گرم اور تیز ہوتا۔ آپ اتنا ہی نرم اور ٹھنڈے ہو جاتے۔ یہی سلامتی کی بات ہے۔ قرآن مجید میں متعدد آیتوں میں مومن کی شان یہی بتائی گئی ہے۔

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴾ (مومنون: ۱ تا ۳)

(یقیناً ایمان داروں نے نجات حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں جو لغو سے منہ موڑ لیتے ہیں۔)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ ﴾ (قصص: ۵۵)

(مومن لوگ بے ہودہ باتیں سن کر منہ پھیر لیتے ہیں۔)

پس فرمان ہے کہ یہ اپنی زبان کو گندا نہیں کرتے' برا کہنے والوں کو برا نہیں کہتے' سوائے بھلے کلمے کے زبان سے اور کوئی لفظ نہیں نکالتے یہ رحمٰن کے ان مخصوص اور محبوب بندوں کا مشغلہ تھا۔ اب آگے شب بیداری اور عبادت گذاری کی کیفیت ان بندوں کی بیان کی جارہی ہے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴾ (الفرقان: ٦٤)

(یعنی رات کو جب غافل بندے نیند اور آرام کے مزے لوٹتے ہیں تو یہ خدا کے سامنے کھڑے اور سجدہ میں پڑے ہوئے رات گزارتے ہیں نہ دن ان کا بے کار ہوتا ہے اور نہ رات۔)

انہیں لوگوں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَايَسْتَكْبِرُوْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ o جَزَآءً بِمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (السجدة: ١٥ تا ١٧)

(ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی نصیحت کی جاتی ہے وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور تکبر سے الگ تھلگ رہتے ہیں ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں وہ جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے۔ وہ خرچ کرتے ہیں کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے پوشیدہ کر رکھا ہے جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔)

یعنی سچے ایمان داروں کی نشانی یہ کہ ہے وہ دل کے کانوں سے ہماری آوازوں کو سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں دل وزبان سے برحق جانتے ہیں سجدے کرتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔ اتباع حق سے جی نہیں چراتے اور نہ اکڑتے اور غرور کرتے ہیں یہ بری عادت تو کافروں کی ہے۔

جیسا کہ فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ﴾ (مؤمن: ٦٠)

(یعنی میری عبادت سے تکبر کرنے والے ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں جائیں گے۔)

ان سچے ایمانداروں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ راتوں کو نیند چھوڑ کر اپنے بستروں سے الگ ہو کر نمازیں ادا کرتے ہیں۔ تہجد پڑھتے ہیں بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد مغرب وعشاء کے درمیان کی نماز ہے۔ کوئی کہتا ہے مراد اس سے عشاء کی نماز کا انتظار ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ہے وہ خدا سے دعا کرتے ہیں اور اس کے عذابوں سے نجات پانے کے لئے ساتھ ساتھ صدقہ وخیرات کیا کرتے ہیں وہ نیکیاں بھی کرتے رہتے ہیں جنکا تعلق انہیں کی ذات سے ہے ان بہترین نیکیوں میں سب سے بڑھے ہوئے وہ ہیں جو درجات میں بھی سب سے آگے ہیں یعنی سید اولادِ آدم، فخر دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شعروں میں ہے:

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ ... اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الصُّبْحِ سَاطِعٌ

يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبُهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ ... اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ

یعنی ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو صبح ہوتے ہی خدا کی پاک کتاب کی تلاوت کرتے ہیں راتوں کو جب مشرکین گہری نیند سوتے ہیں تو آنحضور ﷺ کی کروٹ بستر سے الگ ہوتی ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ دو قسم کے لوگوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جو رات کو میٹھی نیند سوئے ہوتے ہیں لیکن دفعۃً اپنے رب کی نعمتیں اور اس کی سزائیں یاد کر کے اٹھ بیٹھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنے نرم وگداز بستر کو چھوڑ کر میرے سامنے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتے ہیں دوسرا وہ شخص جو ایک غزوہ میں ہے۔کافروں سے لڑتے لڑتے مسلمانوں کا پانسہ کمزور ہو جاتا ہے۔لیکن یہ شخص یہ سمجھ کر کہ بھاگنے میں خدا کی ناراضگی ہے اور آگے بڑھنے میں رب کی رضامندی ہے میدان کی طرف لوٹتا ہے اور کافروں سے جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ اپنا سر اس کے نام پر قربان کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ فخر سے اپنے فرشتوں کو دکھاتا ہے اور انکے سامنے اسکی تعریف کرتا ہے۔ ❶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔صبح کے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہی چل رہا تھا۔میں نے پوچھا اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں پہنچادے اور جہنم سے الگ کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تو نے سوال تو بڑے کام کا کیا ہے لیکن اللہ جس پر آسان کر دے اس پر بہت سہل ہے سن! تو اللہ کی عبادت کرتا رہ۔اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر نمازوں کی پابندی کر' رمضان کے روزے رکھ' بیت اللہ کا حج کر' زکوۃ ادا کرتا رہ۔اب میں تجھے بھلائیوں کے دروازے بتلادوں روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو معاف کرادیتا ہے اور انسان کی آدھی رات کی نماز۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت ''تَتَجَا فٰى کی تلاوت يَعْمَلُوْنَ'' تک فرمائی پھر فرمایا۔اب میں تجھے اس امر کے سر' اس کے ستون اور اس کی کوہان کی بلندی کو بتلاؤں۔اس تمام کام کا سر تو اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اس کے کوہان کی بلندی اللہ کی راہ کا جہاد ہے فرمایا۔اب میں تجھے ان تمام کاموں کے سردار کی خبر دوں۔پھر اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھ۔میں نے کہا ہم اپنی بات چیت پر بھی پکڑے جائیں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! افسوس تجھے معلوم ہی نہیں کہ انسان کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالنے والی چیز اس کی زبان ہی ہے۔ ❷

(۴) اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ومخلص بندے باوجود شب بیداری اور محنت کے خدا کے خوف وعذاب جہنم سے بے خوف وبے فکر اور نڈر نہیں ہوتے بلکہ یہ دعائیں کرتے ہیں کہ خدایا ہمیں عذاب جہنم سے بچا کیونکہ اس کا عذاب بہت دکھ درد پہنچانے والا ہے۔اور نافرمانوں کو چمٹ جانے والا ہے۔

غرام۔دائمی عذاب کو کہا جاتا ہے جیسا کہ شاعر نے شان خدائی بتائی ہے۔

اِنْ يُّعَذِّبْ يَكُنْ غَرَامًا وَاِنْ يُّعْطِ جَزِيْلًا فَاِنَّهُ لَايُبَالِىْ

یعنی اس کے عذاب بھی سخت، لازمی اور ابدی اور اس کی عطا اور انعام بھی بے حد ان گنت اور بے

---

❶ مسند احمد: ١/ ٤١٦

❷ ترمذی' كتاب الايمان باب ما جاء في حرمة الصلوة ٣/ ٣٥٨' مسند احمد: ٥/ ٢٣١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حساب ہے جو چیز آئے اور ہٹ جائے وہ غرام نہیں غرام وہ ہے جو آنے کے بعد ہٹنے اور دور ہونے کا نام بھی نہ لے یہ معنی بھی لئے گئے ہیں کہ عذاب جہنم تاوان ہے جو کفرانِ نعمت سے لیا جائے گا۔ انہوں نے خدا کے دیئے کو اس کی راہ میں نہیں لگایا۔ لہذا آج اس کا تاوان یہ بھرنا پڑے گا، کہ جہنم کو پُر کردیں۔ وہ بری جگہ ہے بد منظر ہے تکلیف دہ ہے۔

مالک بن حارث کا بیان ہے کہ دوزخی کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو خدا ہی جانتا ہے کہ کتنی مدت تک وہ نیچے ہی نیچے چلا جائے گا اس کے بعد جہنم کے ایک دروازہ پر اُسے روک دیا جائے گا اور کہا جائیگا آپ بہت پیاسے ہو رہے ہوں گے۔ لو ایک جام نوش کرلو۔ یہ کہہ کر انہیں کالے ناگ اور بچھوؤں کے زہر کا ایک پیالہ پلایا جائے گا۔ جس کے پیتے ہی ان کی کھالیں الگ جھڑ جائیں گی بال الگ ہو جائیں گے رگیں الگ جا پڑیں گی اور ہڈیاں جدا جدا ہو جائیں گی۔ حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہنم میں کنوئیں جیسے گڑھے ہیں ان میں سانپ ہیں جیسے بختی اونٹ اور بچھو ہیں جیسے خچر۔ جب کسی جہنمی کو جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔ تو وہاں سے نکل کر آتے اور انہیں لپٹ جاتے ہیں ہونٹوں پر، سروں پر، اور جسم کے دوسرے حصوں پر ڈستے اور ڈنگ مارتے ہیں جس سے ان کے سارے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے اور پھکنے لگتے ہیں سارے جسم کی کھال جھلس کر گر پڑتی ہے پھر وہ سانپ چلے جاتے ہیں۔

(۵) پھر رحمان کے بندوں کی اس صفت کا بیان ہے کہ وہ نہ تو مسرف اور فضول خرچ ہیں اور نہ بخیل، نہ بے جا خرچ کرتے ہیں نہ ضروری اخراجات میں کوتاہی کرتے ہیں بلکہ میانہ روی سے کام لیتے ہیں نہ ایسا کرتے ہیں کہ اپنے اہل و اعیال کو تنگ رکھیں۔ اور نہ ایسا کرتے ہیں کہ جو ہو لٹا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی رسول اللہ ﷺ کو اسی کی تعلیم دی ہے۔

﴿ وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ ﴾ (بنی اسرائیل: ٢٦ تا ٣٠)

(رشتے داروں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اسراف اور بے جا خرچ سے بچو کیونکہ بیجا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بہت ہی ناشکرا ہے اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بھی تجھے چاہئے کہ نرمی سے سمجھا دے اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا مت رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھول دو کہ ملامت کئے ہوئے اور پچھتائے ہوئے بیٹھ جاؤ گے۔ یقیناً تمہارا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔)

ان آیتوں میں صلہ رحمی اور غریبوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور فضول خرچی سے روکا گیا ہے اور حد سے زیادہ بخل اور حد سے زیادہ فیاضی سے بھی روکا گیا ہے۔ کیونکہ حد اعتدال سے بڑھ جانے کیوجہ سے انسان ملامت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ کھانے پینے اور شادی بیاہ کے موقع پر اعتدال سے خرچ کرنا چاہئے۔ حد اعتدال سے بڑھنا اسراف ہے جو شیطانی کام ہے اس سے بچنا ضروری ہے ہر کام میں میانہ روی اختیار کرنا ایمان کی نشانی ہے۔ اسی فراط وتفریط سے بچنے کو صراطِ مستقیم اور اعتدال کہتے ہیں معاملات میں تعلقات میں عبادات میں اعتدال کی ضرورت ہے جو میانہ روی اختیار کر لیتے ہیں وہ اچھے سمجھے جاتے ہیں اسی لئے ہر کام میں اعتدال کا حکم دیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں لقمان علیہ السلام کی نصیحتوں میں ہے:

﴿وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ.﴾ (اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔)

قصد اور اقتصاد اعتدال کا نام ہے۔ ''قَصْدُ السَّبِيلِ'' سیدھی راہ (مستقیم) جو حق تک پہنچا دے ''كَانَ أَبْيَضَ مُقَصَّدًا'' ❶

آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ میانہ قامت تھے (نہ لمبے نہ پست نہ بہت موٹے نہ دبلے)

''اَلْقَصْدَ، اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوا''۔ ❷ میانہ روی (اعتدال) اختیار کرو تم اپنی مراد کو پہنچو گے۔

یہ حدیث تمام علم اخلاق کو جامع ہے' بڑی چھوٹی کتابوں کا خلاصہ ہے ہر ایک امر میں اعتدال یعنی بیچوں بیچ میں چلنا۔ افراط وتفریط نہ کرنا۔ یہی کمال ہے جو انسان کو اپنے مقاصد تک پہنچا دیتا ہے۔

بہت دوڑ کر چلنے والا تھک کر گر پڑتا ہے۔ کھانا پینا، سونا جاگنا، حرکت وسکون کلام وخاموشی محنت وریاضت سب میں اعتدال کی ضرورت ہے اور افراط وتفریط دونوں مضر ہیں۔ حدیث میں ہے:

((كَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا.)) ❸

---

❶ مسلم' كتاب الفضائل' باب كان النبي صلى الله عليه وسلم ابيض مليح الوجه (٦٠٧٢)

❷ بخاري كتاب الرقاق' باب القصد و المداومة على العمل (٦٤٦٣)

❸ مسلم كتاب الجمعه باب تخفيف الصلوة و الخطبة رقم ٢٠٠٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"آنحضرت کی نماز متوسط ہوتی اور آپ ﷺ کا خطبہ بھی متوسط ہوتا۔"

نہ بہت لمبا نہ بہت مختصر اور نماز نسبتاً لمبی ہوتی۔ اب احمق و نادان اور کم علم لوگ خطبہ تو لمبا سناتے ہیں اور نماز مختصر۔

صرف وخرچ میں اسراف وتبذیر معیشت فاسدہ کی علامات ہیں اس لئے اقتصاد ومیانہ روی اختیار کرنا ضروری ہے مثلاً عام حالات میں یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ خرچ آمدنی سے بڑھ جائے اور پھر حاجت کے وقت دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑے بلکہ حتی الامکان اس کی سعی کرنی چاہئے کہ ان تمام اجتماعی حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ جو غنی ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد کئے ہیں اپنے اہل وعیال کی حاجات وضروریات کے لئے کچھ پس انداز ہو اور یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ بخل کو کام میں لایا جائے اور خود اپنے اہل وعیال کے لئے کچھ عطائے الٰہی کے باوجود معیشت کو تنگ کرے۔

بلکہ یہ اقتصاد، اعتدال اور میانہ روی نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْهَدْىَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَ الاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ.)) ❶

"اچھی سیرت اور اچھا طریقہ اعتدال نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

اس حدیث سے اعتدال اور میانہ روی کی بہت بڑی اہمیت ثابت ہوتی ہے ہر چیز میں اعتدال پسندیدہ ہے۔ مسند بزار میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ صحابی کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((مَا اَحْسَنَ الْقَصْدَ فِي الْغِنٰى مَا اَحْسَنَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ مَا اَحْسَنَ الْقَصْدَ فِي الْعِبَادَةِ.)) ❷

"دولت مندی میں میانہ روی کتنی اچھی ہے۔ محتاجگی میں میانہ روی کتنی اچھی ہے اور عبادت میں میانہ روی کتنی اچھی ہے۔"

غرض یہ ہے کہ نہ اتنا دولت مند ہو کہ انسان قارونِ وقت بن کر حق سے غافل ہو جائے۔ نہ اتنا محتاج ہو کہ پریشان خاطر ہو کر حق سے محروم رہ جائے۔ لوگ دولت مند ہو کر اس قدر شان وشکوہ عز وجاہ اور عیش وتنعم کی زندگی بسر کرنے لگتے ہیں کہ اعتدال سے خارج ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ محتاج ہو کر اس قدر کمزور مبتذل ہو جاتے ہیں کہ صبر، خودداری، اور تمام شریفانہ اوصاف کھو دیتے ہیں۔

---

❶ مسند احمد ١/ ٢٩٦ ابوداوٗد کتاب الادب باب فی الوقار رقم الحدیث ٤٧٦٨

❷ مسند بزار بحوالہ مجمع الزوائد ١٠/ ٢٥٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دعا اور عبادت میں بھی اعتدال کا حکم ہے چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

(اور نہ نماز میں چلا چلا کر نماز پڑھو اور نہ چلا چلا کر دعا ہی کرو اور نہ بالکل چپکے چپکے پڑھو بلکہ اس کے درمیان کی راہ اختیار کرو۔)

قرآن مجید میں نیک بندوں کی یہ علامت بتائی گئی ہے۔

﴿وَالَّذِينَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾ (الفرقان: ٦٧)

(اور خرچ کرنے لگیں تو فضول خرچی نہ کریں اور نہ بہت تنگی کریں بلکہ ان کا خرچ افراط وتفریط کے درمیان کا ہو۔)

(٦) اور رحمان کے محبوب بندے وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو معبود نہیں ٹھہراتے اور نہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ وہ صرف ایک وحدہ لاشریک کو جانتے ہیں اور اسی کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ یعنی خدا پرست موحد اور متبع سنت ہیں اور جس نفس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کیا ہے۔ اس کو قتل نہیں کرتے مگر جسے اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ قتل کرنے کی رخصت دی ہے اور نہ زنا کاری و بدکاری کرتے ہیں اور نہ فحاشی و بے حیائی پر آمادہ ہوتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے:

﴿لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيلًا﴾ (بنی اسرائیل: ٣٢)

(خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔)

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ یہی گناہ ہے۔ ابن ابی الدنیا میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شرک کے بعد کوئی گناہ زنا سے بڑھ کر نہیں ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں ''لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى'' کے تحت میں مسند احمد کے حوالہ سے یہ حدیث ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

ایک نوجوان نے زنا کاری کی اجازت آپ ﷺ سے چاہی۔ لوگ اس پر جھک پڑے کہ چپ رہ کیا کہہ رہا ہے؟ کیا کہہ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے قریب بلا کر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کام کو اپنی ماں کے لئے پسند کرتا ہے؟ اس نے کہا، خدا کی قسم نہیں۔ یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ ﷺ پر اللہ فدا کرے ہرگز نہیں' فرمایا، پھر سوچ لے کہ کوئی اور کیسے پسند کرے گا آپ ﷺ نے فرمایا، اچھا تو اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند کرتا ہے؟ اس نے اسی طرح تاکید سے انکار کیا۔ آپ ﷺ فرمایا ٹھیک اسی طرح کوئی بھی اپنی بیٹیوں کے لئے یہ پسند

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں کرتا۔ اچھا اپنی بہن کیلئے پسند کرتا ہے؟ اس نے اسی طرح انکار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح اپنی بہن کیلئے دوسرے لوگ بھی اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ بتا کیا تو چاہے گا کہ کوئی تیری پھوپھی سے ایسا کرے؟ اس نے اسی سختی سے انکار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اسی طرح کوئی اور بھی اسے اپنی پھوپھی کیلئے نہ چاہے گا۔ اچھا اپنی خالہ کے لئے؟ اس نے کہا ہرگز نہیں، فرمایا اسی طرح اور سب لوگ بھی۔ پھر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی! اس کے گناہ بخش دے۔ اس کے دل کو پاک کر۔ اسے عصمت والا بنا۔ پھر تو یہ حالت تھی کہ یہ نوجوان کسی کی طرف نظر بھی نہ اٹھاتا تھا۔ ❶

آپ ﷺ کی یہ حکیمانہ نصیحت ہر ایسے شخص کے لئے مفید ہے جو اپنے لئے اپنی ماں و بہن کے لئے اس فعل کو پسند نہیں کرتا تو دوسرے کی ماں بہن کے لئے کیسے پسند کرسکتا ہے۔ لامحالہ بدکاری سے باز آئے گا۔ بدکار لوگوں کی سزا دُنیا میں سنگسار اور سوکوڑے کی مار ہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تنور جیسا کنواں دیکھا جس کے اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا کشادہ تھا اس میں آگ بھڑک رہی ہے اور شوروغل کی آواز آرہی ہے اس میں مرد اور عورتیں ہیں جو آگ کے شعلوں کے ساتھ اوپر کو آجاتے ہیں اور جب شعلہ دب جاتا ہے تو نیچے چلے جاتے ہیں یہ زناکار مرد اور عورتیں ہیں جو اس آگ میں جل رہے ہیں۔ ❷

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ.)) ❸

''جب انسان زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان اس سے نکل جاتا ہے۔''

اگر اسی حالت میں مر گیا تو بے ایمان ہو کر مرا اور زنا و بدکاری سے خدا کی طرف سے بلائیں مسلط ہو جاتی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا ظَهَرَ الزِّنٰى فِي قَرْيَةٍ فَقَدْ حَلُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللهِ.)) ❹

''جس بستی میں زناکاری وسودخواری کھلم کھلا کرنے لگیں تو اس بستی پر خدا کا عذاب آئے گا۔''

غرض زناکاری کی سزا دنیا وآخرت دونوں جگہوں میں ہے جیسا کہ فرمایا:

❶ مسند احمد: ٥/ ٢٥٦، ٢٥٧، طبرانی کبیر ٨/ ١٦٢ (٧٦٧٩)

❷ بخاری کتاب الجنائز (١٣٨٦)

❸ ابوداوٗد، کتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه.

❹ مستدرك حاكم، كتاب البيوع، باب اذا ظهر الزنا و الربافى قرية. ٢/ ٣٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴾ (الفرقان: ٦٨)

(جوکوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔)

قیامت کے دن دوھرا عذاب دیا جائے گا۔ اور ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ البتہ جن لوگوں نے توبہ کرلی۔ اور ایمان لاکر نیک کام کیا۔ تو ایسے لوگوں کے گناہ کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جس نے توبہ کرلی۔ اور نیک کام کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو سچا معبود مان لیا۔

(۷) توبہ کے معنی خفت، ندامت وشرمندگی کے ہیں اور سچی توبہ سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوجاتا ہے اور توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام لاکر نیک بن جائیں پھر اسلام لانے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا (یعنی نیکی کرنے کی توفیق دے گا) یعنی اسلام لانے کے بعد تمام گناہ ملیامیٹ ہوجاتے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سچائی میرے دل میں ڈال دی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داہنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کروں گا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مسلمان ہوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بڑھادیا لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا؟ میں نے کہا! میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ میں اس شرط پر اسلام لاتا ہوں کہ میرے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام ان تمام گناہوں کو ملیامیٹ کردیتا ہے جو اسلام سے پہلے سرزد ہوئے تھے اور ہجرت بھی سب گناہوں کو ساقط کردیتی ہے جو ہجرت سے پہلے سرزد ہوئے تھے۔ اور حج ان خطاؤں کو معاف کرادیتا ہے جو حج سے پہلے ہوئی ہوں۔ ❶

یہ اسلام کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ اسلام لانے سے سارے قصور معاف ہوجاتے ہیں جیسا کہ اس اعرابی کی حدیث میں آیا ہے کہ:

((جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ يُدَعِّمُ عَلٰى عَصَاهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ غَدَرَاتٍ وَّفَجَرَاتٍ فَهَلْ يُغْفَرُلِيْ قَالَ اَلَسْتَ تَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ قَالَ بَلٰى وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ قَدْغُفِرَلَكَ غَدَرَاتُكَ وَفَجَرَاتُكَ.)) ❷

❶ مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یهدم ما قبله و کذا الهجرة و الحج (۳۲۱)

❷ مسند احمد: ٤/ ٣٥٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’ایک بوڑھا لکڑی کا سہارہ لگائے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں کفر کے زمانے میں بے وفائیاں اور بے ہودگیاں کر چکا ہوں تو کیا وہ سب معاف ہو جائیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو ایک اکیلے خدا ہونے کی گواہی نہیں دیتا ہے اس نے عرض کیا کیوں نہیں، اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا۔ تیری ساری خیانتیں اور بے ہودگیاں معاف کر دی گئی ہیں۔‘‘

مذہب بدلنے والا ضرور اس کا خواہش مند ہوتا ہے کہ پہلے مذہب میں رہ کر جو بدعنوانیاں سرزد ہوئی ہیں دوسرے مذہب میں داخل ہونے کے سبب سے معاف ہو جائیں۔ اس چیز کی گارنٹی صرف اسلام میں ہے کہ اس میں داخل ہوتے ہی ماقبل اسلام سب کوتاہیاں بخش دی جاتی ہیں اور اسلام کے سوا دنیا کے کسی مذہب میں یہ خوبی نہیں ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَّفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا.)) ❶

’’جب بندہ اسلام لے آتا ہے اور اس کا اسلام اچھا ہو جاتا ہے تو جتنی برائیاں وہ پہلے کر چکا ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ درگذر فرما دیتے ہیں اس کے بعد یہ صورت ہوتی ہے کہ اگر نیکی کرتا ہے تو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک نیکی کے بدلے میں سات سو نیکیاں ملتی ہیں اور برائی کے بدلے میں صرف ایک برائی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی معاف فرما دے۔‘‘

اسلام کے اچھے ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا ظاہری اور باطنی ہر حیثیت سے اسلام میں داخل ہو جائے۔ جب وہ کوئی کام کرے تو یہ یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے برائیوں سے اجتناب کرتا رہے۔ نیکیوں کے بجالانے کی کوشش کرتا رہے تو ایسی صورت میں اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْاُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا.)) ❷

---

❶ بخاری، کتاب الایمان، باب حسن اسلام المرء (٤١)

❷ بخاری کتاب الجهاد، باب عمل صالح قبل القتال (٢٨٠٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص زرہ پوش سر سے پاؤں تک لوہے سے ڈھکا ہوا آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں جہاد میں شریک ہوں یا پہلے اسلام لاؤں اور پھر جہاد میں شریک ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے تم اسلام لے آؤ۔ بعد میں جہاد میں شریک ہو جانا چنانچہ وہ پہلے اسلام لاتا ہے اور پھر جہاد کرتا ہے۔ خدا کی شان وہ جہاد میں جاتے ہی شہید ہو جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس نے کام تھوڑا کیا اور ثواب بہت لے گیا۔“ •

ایمان لانا بہت معمولی کام ہے لیکن اس سے زندگی بھر کے گناہ معاف ہوئے اور ہمیشہ کا جنتی ہو گیا۔ صحیح اسلام قیامت کے دن نجات کا ذریعہ بنے گا اگر اسلام صحیح ہے تو دیگر اعمال صالحہ کا بھی اعتبار ہوگا اور اگر اسلام درست نہیں تو دوسری نیکیوں کا بھی اعتبار نہ ہوگا۔

یہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ کلمہ شہادتین کو سچے دل سے کہنے کے بعد انسان کے سارے گناہ ملیا میٹ ہو جاتے ہیں اور وہ نوزائیدہ بچے کی طرح معصوم ہو جاتا ہے ایسے پاکیزہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی جانور کے پاخانہ پیشاب کو کھا پی کر کوئی دوسرا دین اختیار کرے تو وہ ہرگز فلاح دارین کا مستحق نہیں ہوسکتا۔

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ﴾

(الفرقان: ۷۰)

(مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لا کر نیک عمل کیا اس کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا یعنی سارے گناہ نیک ہی نیک ہو جائیں گے۔)

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر میں لکھا ہے کہ سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ بتوں کی پرستش کے بدلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی توفیق انہیں ملی۔ مومنوں سے لڑنے کے بجائے کافروں سے جہاد کرنے لگے مشرکہ عورتوں سے نکاح کے بجائے مومنہ عورتوں سے نکاح کئے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گناہ کے بدلے ثواب کے عمل کرنے لگے شرک کے بدلے توحید خالص ملی، بدکاری کے بدلے پاک دامنی حاصل ہوئی، کفر کے بدلے اسلام ملا۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ خلوص کے ساتھ جو ان کی توبہ تھی اس سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ یہ اس لئے کہ توبہ کے بعد جب کبھی انہیں اپنے گذشتہ گناہ یاد آتے ہیں تو انہیں ندامت ہوتی تھی۔ یہ غمگین ہو جاتے تھے، شرمانے لگتے تھے اور استغفار کرتے تھے اس لئے ان کے گناہ اطاعت سے بدل گئے گو وہ ان کے نامہ اعمال میں گناہ کے طور پر لکھے ہوئے تھے لیکن قیامت کے دن سب نیکیاں بن جائیں گے جیسا کہ احادیث و آثار میں ثابت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جوسب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔ یہ وہ شخص ہوگا جسے خدا کے سامنے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا اس کے بڑے بڑے گناہوں کو چھوڑ کر چھوٹے گناہوں کی نسبت اس سے باز پرس کرو چنانچہ اس سے سوال ہوگا کہ فلاں دن تو نے فلاں کام کیا تھا فلاں دن فلاں گناہ کیا تھا یہ کسی ایک کا بھی انکار نہیں کر سکے گا۔ اقرار کرے گا آخر میں کہا جائے گا۔ کہ تجھے ہم نے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی اب تو اس کی باچھیں کھل جائیں گی۔ اور کہے گا۔ اے میرے پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے اعمال کئے تھے جنہیں میں یہاں نہیں پا رہا ہوں؟ یہ فرما کر حضور ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ ﷺ کے مسوڑھے دیکھے جانے لگے۔ ❶

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انسان کو قیامت کے دن نامہ اعمال دیا جائے گا۔ وہ پڑھنا شروع کرے گا تو اوپر اس کی برائیاں درج ہوں گی جنہیں پڑھ کر یہ کچھ ناامید سا ہونے لگے گا اسی وقت اس کی نظر نیچے کی طرف پڑے گی تو اپنی نیکیاں لکھی ہوئی پائے گا۔ جس سے کچھ ڈھارس بندھے گی۔ اب دوبارہ اوپر کی طرف دیکھے گا تو وہاں کی برائیوں کو بھی بھلائیوں سے بدلا ہوا پائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بہت سے لوگ خدا کے سامنے آئیں گے جن کے پاس بہت کچھ گناہ ہوں گے، پوچھا گیا وہ کون سے لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار قسم کے جنتی جنت میں جائیں گے متقین یعنی پرہیزگار پھر شاکرین یعنی شکرگذار، پھر خائفین، یعنی خوف خدا رکھنے والے پھر اصحاب یمین یعنی جن کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملے ہوں گے پوچھا گیا کہ انہیں اصحاب یمین کیوں کہا جاتا ہے؟ جواب ملے گا اس لئے کہ انہوں نے نیکیاں بدیاں سب کی تھیں۔ ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں ملے، اپنی بدیوں کا ایک ایک حرف پڑھ کر یہ کہنے لگے کہ خدایا ہماری نیکیاں کہاں ہیں؟ یہاں تو سب بدیاں لکھی ہوئی ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ ان بدیوں کو مٹا دے گا۔ اور ان کے بدلے نیکیاں لکھ دے گا۔ انہیں پڑھ کے خوش ہو کر اب تو یہ دوسروں سے کہیں گے کہ آؤ ہمارے اعمالنامے دیکھو۔ جنتیوں کے اعمال اکثر اس قسم کے ہوں گے۔

حضرت علی بن حسین زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ برائیوں کو بھلائیوں سے بدلنا آخرت میں ہوگا۔ حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخشے گا اور انہیں نیکیاں کر دے گا۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اگر کسی شخص نے سارے ہی

---

❶ مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها (٤٦٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گناہ کیے ہوں اور جو جی میں آیا وہ کیا ہو تو کیا ایسے شخص کی توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم مسلمان ہو گئے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا، اب نیکیاں کرو برائیوں سے بچو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بھی نیکیاں کر دے گا اس نے کہا میری غداریاں اور بدکاریاں بھی؟ آپ ﷺ فرمایا: ہاں، اب وہ اللہ اکبر کہتا ہوا واپس چلا گیا۔ ❶

﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. ﴾

(النساء: ۱۱۰)

(جو برا عمل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ کو غفور اور رحیم پائے گا۔)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ ﴾ (التوبة: ۱۰۴)

(کیا انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔)

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ﴾ (الزمر: ۵۳)

(میرے ان بندوں سے جو گنہگار ہیں کہہ دیجئے کہ وہ میری رحمت سے ناامید نہ ہوں یعنی توبہ کرنے والا محروم نہیں ہوتا۔)

خلاصہ یہ ہے کہ اس میں اپنی غلطی سے جتنے بھی گناہ کیے ہوئے ہوگا سچی توبہ کر لینے کے بعد اس کے سارے گناہ معاف ہو کر نیکی ہو جائیں گے۔

(۸) ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ﴾ (الفرقان: ۷۲)

(رحمٰن کے نیک بندوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ جھوٹی شہادت نہیں دیتے۔)

یعنی شرک نہیں کرتے، بت پرستی سے بچتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، فسق و فجور نہیں کرتے۔ کفر سے الگ رہتے ہیں لغو اور باطل کاموں سے پرہیز کرتے ہیں گانا نہیں سنتے، مشرکوں کی عیدیں نہیں مناتے، خیانت نہیں کرتے، بری مجلسوں میں نشست نہیں رکھتے' شرابیں نہیں پیتے' شراب خانوں میں نہیں جاتے، اس کی رغبت نہیں کرتے۔

حدیث میں بھی ہے کہ سچے مومن کو چاہئے کہ اس دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر دور شراب چل رہا ہو۔ ❷

❶ طبرانی کبیر ۷/ ۳۱۴ (۷۲۳۵)

❷ ترمذی' کتاب الاستئذان' باب ماجاء فی دخول الحمام ۴/ ۲۰ (۲۸۰۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور یہ بھی مطلب ہے کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ صحیحین میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ بتاؤں؟ تین دفعہ یہی فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ہاں' یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت آپ ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے اب اس سے الگ ہوکر فرمانے لگے۔ اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی بات کہنا۔ اسے بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم اپنے دل میں کہنے لگے کہ کاش رسول اللہ ﷺ اب خاموش ہو جاتے۔ زیادہ ظاہر لفظوں سے تو یہ ہے کہ وہ جھوٹ کے پاس نہیں جاتے اسی لئے آگے بیان ہوا کہ اگر اتفاقاً گذر ہو جائے تو وہ اس سے کوئی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔

زور اور لغو میں سینما، بائیسکوپ اور دیگر لہو ولعب داخل ہیں کیونکہ یہ سب چیزیں مخرب اخلاق ہیں۔

سینما یورپ کی ایک عالم فریب مخرب اخلاق ایجاد ہے۔

یہ ایجاد بھی اپنے اندر بہت سی تباہیوں اور بربادیوں کا سامان رکھتی ہے۔ جہاں یورپ وامریکہ سے بہت سی وبائیں برصغیر میں آئیں' سینما بھی آیا' یورپ وامریکہ کی خوشحالی، فارغ البالی اور دولت مندی کی انتہا نہیں ہے وہاں مال ودولت کی بارش ہوتی ہے' اس کے برعکس برصغیر کے عوام مفلس وقلاش ہیں۔ نوے فیصد آدمیوں کو بھی دونوں وقت پیٹ بھر کر روٹی نہیں ملتی' لیکن سینما کی دلچسپیوں کا یہ حال ہے کہ دن بھر مزدوری کر کے معمولی آمدنی کرنے والا سینما دیکھے بغیر نہیں رہتا خواہ اس کے اہل واعیال رات کو بھوکے سو جایا کرتے ہوں۔

سینما نے جہاں مسلمانوں کو مالی تباہی وبربادی کے گڑھے میں ڈالا ہے وہاں مسلمانوں کی شرافت وتہذیب کا جنازہ بھی نکال دیا ہے' بداخلاقی وبے حیائی عام کردی ہے اور اب اس کی تباہ کاریاں مردوں سے گذر کر عورتوں تک پہنچ چکی ہیں۔ ہزاروں شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں سینما میں جاتی ہیں اور نہایت دیدہ دلیری وڈھٹائی سے اس کے حیا سوز ومخرب اخلاق مناظر دیکھتی ہیں اور صد نفریں ہے ان کے شوہروں پر کہ وہ انہیں روکتے تو کیا بلکہ خود لے جاتے ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

سینما کی ترویج سے پہلے عصمت فروش وآبرو باختہ عورتوں کی مجلس میں کوئی وقعت وحیثیت نہ تھی۔ لیکن سینما کی برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے آبرو باختہ عورتوں کو ایک خاص پوزیشن دیدی ہے اب لوگ اعلانیہ رنڈیوں کی شان میں قصیدے لکھ رہے ہیں اور مدیران اخباران کی تصویریں اپنے پرچوں میں شائع کر رہے ہیں جن گھروں میں ان ذلیل اور فاحشہ عورتوں کا نام لینا بھی گناہ اور موجب شرم سمجھا جاتا تھا۔ اب ان گھروں میں ان کی تصویریں آویزاں ہیں اور جن مجلسوں میں ان کا تذکرہ مکروہ خیال کیا جاتا تھا انہیں مجلسوں میں اب فخریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کے تذکرے کیئے جاتے ہیں۔

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ سینما نے ہمارے ملک کی اخلاقی حالت کو کس طرح تباہ وبرباد کردیا ہے۔ سینما سے ملک کے نوجوان کس طرح برباد ہو رہے ہیں یہ ایک ناقابل برداشت مصیبت ہے۔ وہ سینما میں ایکٹروں کو دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کو انہیں کی زندگی کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے بے تاب و بے قرار ہوجاتے ہیں پھر ان کو اس بات کا خیال مطلق نہیں رہتا کہ ان کا گھر برباد ہوگا تجارت ملیامیٹ ہوگی تعلیم ادھوری رہ جائے گی وہ ان تمام باتوں سے بے پرواہ ہوکر نگارخانوں کا طواف شروع کردیتے ہیں۔

تو آیت کریمہ نے مومن کی شان بتائی کہ مومن کامل کی نشانی یہ بھی ہے کہ ایسی بری جگہوں پر نہیں جاتے۔ کیونکہ یہ سب لعنتی مقام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

((فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى ذٰلِكَ قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ.)) ❶

''میرے ان امتیوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا اور ان کی صورتیں بدل جائیں گی اور ان پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے ایک مسلمان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کب ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گانے والیاں اور باجے بہت ہوجائیں گے اور شراب خوری ہونے لگے۔''

مسلمانو! خواب سے بیدار ہوجاؤ اور آج ہی سے سچی توبہ کرلو، ورنہ بہت ممکن ہے کہ تمہاری صورتیں بھی اس حدیث کی رو سے مسخ کرکے سور و بندر کی صورتیں بنادی جائیں جیسے کہ پہلی امتوں کو ''كُوْنُوْا قِرَدَةً'' کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اور اگر یہاں کسی وجہ سے بچ بھی گئے تو وہاں سے بچنا بہت ہی مشکل ہے ((اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا.))

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا گذر ایسی ناجائز جگہوں سے ہوجاتا ہے۔ تو منہ پھیر لیتے ہیں توجہ نہیں کرتے دیکھتے نہیں سنتے نہیں اور دلچسپی نہیں لیتے۔

تلبیس ابلیس میں ایک حکایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راستہ میں کہیں جارہے تھے جو باجے کی آواز کان میں پڑتی ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیتے ہیں۔ دور نکل کے ایک طرف ہٹ کر دریافت فرماتے ہیں کہ اب تو باجے کی آواز نہیں آرہی ہے؟ جب کہا جاتا ہے نہیں تو اپنی انگلیاں اپنے

❶ ترمذی، کتاب الفتن ۳/ ۲۲۵ (۲۲۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کانوں سے ہٹا لیتے اور فرماتے ہیں سنت طریقہ یہی ہے آنحضرت ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ❶

﴿ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا. ﴾

(جب لغو مقام سے گذرتے ہیں تو نہایت عجز واحترام سے گذر جاتے ہیں۔)

اسی حکم میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے مخصوص بندے جب گلی کوچوں اور بازاروں میں گذرتے ہیں تو اِدھر اُدھر تاک جھانک نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی بے باک و بے حیا عورت بے پردہ جا رہی ہے تو نیچی نگاہ کر کے گذر جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ (نور: ۳۰ تا ۳۱)

(اے نبی! مومن مردوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے یقیناً اللہ ان کے عملوں سے خوب واقف ہے اور اے نبی ﷺ! مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھا کریں اور اپنی زینت وسنگار کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے حصے کے جو خود بخود عموماً کھلا رہتا ہے۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو ناجائز نظر بازی سے منع فرمایا ہے کیونکہ نظر بازی لغو ہے۔

(۹) اور رحمٰن کے محبوب بندوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کی آیتیں سن کر انکے دل دہل جاتے ہیں۔ ان کا ایمان اور توکل بڑھ جاتا ہے بخلاف کفار کے کہ ان پر کلام الٰہی کا اثر نہیں ہوتا۔ وہ اپنی بداعمالیوں سے باز نہیں رہتے، نہ اپنا کفر چھوڑتے، نہ سرکشی، طغیانی، جہالت وضلالت سے باز آتے ہیں ایمان والوں کے ایمان بڑھ جاتے ہیں اور بیمار دل والوں کی گندگی بھر آتی ہے۔ پس کافر ان آیتوں سے بہرے اور اندھے ہو جاتے ہیں ان مومنوں کی حالت اس کے برعکس ہے نہ یہ حق سے بہرے ہیں نہ حق سے اندھے۔ سنتے ہیں سمجھتے ہیں نفع حاصل کرتے ہیں اپنی اصلاح کرتے ہیں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو پڑھتے تو ہیں لیکن اندھا پن نہیں چھوڑتے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں کا ذکر خیر کرنے کے بعد ان کی خاص صفت یہ بتائی ہے۔

﴿ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ﴾

---

❶ ابو داوٗد کتاب الادب، باب کراھیة الغناء و الزمر (٤٩١٦)، مسند احمد: ٢/ ٣٨، ٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر جاتے ہیں۔)

اور مومنین کاملین کی یہ بھی پہچان بتائی گئی ہے:

﴿ وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴾ (مائدہ: ۸۳)

(اور جب وہ سنتے ہیں جو کہ رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے رب ہم مسلمان ہوگئے تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھیئے جو تصدیق کرتے ہیں۔)

دوسری آیت میں فرمایا:

﴿ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا ﴾ (انفال: ۲)

(جب انکے سامنے آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں۔)

حقیقت یہی ہے کہ مومنین کاملین قرآن مجید کی آیتیں سن کر ان کی اطاعت وفرمانبرداری میں لگ جاتے ہیں۔ نافرمان گونگے بہرے کی طرح نہیں ہوتے ہیں۔ اوران کی ایک خاص صفت یہ بھی ہے کہ اپنے اہل وعیال کے لئے نیک دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک ایمان اور نیک عمل کی توفیق دے جس سے ہم خوش ہوں چونکہ ایسے پاکباز مخلص لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ عبادت کی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کو اسی طرح پوشیدہ نعمتیں عطا فرمائے گا۔ جو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَآ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے میں نے اپنے بندوں کے لئے جنت میں وہ نعمتیں تیار کررکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ تو دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی دل کا گمان ہوا ہے۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کررکھی ہے جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔''

---

❶ بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة. (۳۲۴۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ بیان کر کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی تائید میں یہ آیت پڑھ لو:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة: ١٧)

(کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔)

آیت میں جو لفظ ''قُرَّةَ اَعْيُنٍ'' آیا ہوا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ خدایا ہمارے بیوی بچوں اور دیگر خویش واقارب کو ایسے نیک اعمال کی توفیق دے جن کے باعث ہم کو خوشی نصیب ہو۔ مومن آدمی جب اپنے بیوی بچوں کو نماز پڑھتے ہوئے اور دیگر نیک کام کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کے بڑی خوشی ہوتی ہے' اور دنیاوی خوشی سے بہت زیادہ خوشی جنت میں ہوگی جب کہ وہ اپنے اہل وعیال و ازواج کو جنت میں دیکھے گا' تو بہت خوش ہوگا' یہی ''قُرَّةُ اَعْيُنٍ'' ہے۔

اور ایک روایت میں فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنت کی نعمتیں جسے ملیں وہ کبھی بھی بے نعمت نہیں ہوگا ان کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے ان کی جوانی ڈھلے گی نہیں۔ ان کے لئے جنت میں وہ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا وہم وگمان ہوا۔ ❶

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ایک وصف بیان کرتے ہوئے آخر میں یہی فرمایا اور پھر آیت تتجا فی سے یعملون تک تلاوت فرمائی۔ ❷

صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العالمین سے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! ادنیٰ جنتی کا کیا درجہ ہے؟ جواب ملا کہ ادنیٰ جنتی وہ ہے جو اس وقت میں آئے گا جب کہ تمام جنتی اپنے مقام پر پہنچ چکے ہوں گے اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ کہے گا خدایا کہاں جاؤں؟ ہر ایک نے اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اپنی چیزوں کو سنبھال لیا ہیں اس سے کہا جائے گا کیا تو اس پر خوش ہے کہ تیرے لئے اتنا ہو جتنا دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس تھا۔ وہ کہے گا پروردگار میں اس پر خوش ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے اتنا ہے، اتنا ہی اور، اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور اتنا ہی پانچ گنا۔ یہ کہے گا بس اے رب! اب میں راضی ہو گیا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب ہم نے تجھے دیا اور دس گنا اور بھی دیا اور جس چیز کو تیرا دل چاہے اور جس چیز سے تیری آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ یہ کہے گا میرے پروردگار! میری تو باچھیں کھل گئیں جی خوش ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا خدا پھر اعلیٰ درجے کے جنتی کی کیا کیفیت ہے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن

❶ مسلم کتاب الجنة' باب فی دوام نعیم هل الجنة

❷ مسلم کتاب الجنة' باب فی دوام نعیم اهل الجنة (٧١٣٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی کرامت میں نے اپنے ہاتھ سے بوئی اور اس پر اپنی مہر لگا دی۔ ❶
پھر وہ نہ تو کسی کے دیکھنے میں آئی نہ کسی کے سننے میں اور نہ کسی کے خیال میں، اس کا مصداق اللہ تعالیٰ کی کتاب کی آیت ''فَلَا تَعْلَمُ'' سے آخر تک ہے اور جنت کی حوروں سے دل بستگی کرنا بھی قرۃ اعین ہے۔
خلاصہ مطلب یہ ہے کہ یہ عباد الرحمٰن دعا کرتے رہتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا کہ نیکی اور بھلائی میں ہماری اقتدا کریں ہماری اولاد ہماری راہ پر چلے تاکہ ثواب بڑھ جائے اور نیکیوں کا باعث بھی ہم بن جائیں۔
رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ انسان کے مرتے ہی اسکے اعمال ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے یا علم جس سے اس کے بعد نفع اٹھایا جائے یا صدقہ جاریہ۔ ❷
اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی پھر ان لوگوں کے لئے ان کے صبر کے بدلے میں جنت کے بلند بالا خانے دیئے جائیں گے، دعا و سلام پہنچایا جائے گا یعنی وہاں ان کی عزت و تکریم ہوگی، ادب و تعظیم ہوگی اور احترام و توقیر ہوگی ان کے لئے سلامتی ہے ہر ہر دروازۂ جنت سے فرشتے حاضر خدمت ہوتے ہیں اور سلام کر کے کہتے ہیں کہ تمہارا انجام بہتر ہو گیا کیونکہ تم صبر کرنے والے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾

(الزمر: ۷۳ تا ۷۴)

(جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں وہ گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو تم خوش حال رہو۔ تم ہمیشہ کے لئے اس میں چلے جاؤ یہ کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا اور جنت میں جہاں چاہیں قیام کریں پس عمل کرنے والوں کا بہت ہی اچھا بدلہ ہے۔)
ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ بعض لوگ نہایت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی

---

❶ مسلم 'کتاب الایمان' باب ادنی اهل الجنة' منزلة فيها (٤٦٥)
❷ مسلم' کتاب الوصية' باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد و فاته. (٤٢٢٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سواریوں پر سوار ہوکر جنت کی طرف پہنچائے جائیں گے کچھ مقربین کی جماعتیں ہوں گی اور صلحاء وابرار کی جماعتیں ہوں گی۔ ان سے کم درجہ والوں کی جماعت' پھر ان سے کم درجہ والوں کی' غرض حسب مراتب و اعمال ہر جماعت اپنے مناسب لوگوں کے ساتھ ہوگی۔

انبیاء انبیاء کے ہمراہ' علماء عالموں کے ساتھ، غرض ہر جنس اپنے میل کے لوگوں کے ساتھ ہوگی۔ جب یہ جنت کے پاس پہنچیں گے، پُل صراط سے پار ہو چکے ہوں گے تو وہاں ایک پل پر ٹھہرائے جائیں گے اور ان میں آپس میں جو مظالم ہوں گے ان کا قصاص اور بدلہ ہو جائے گا جب پاک وصاف ہو جائیں گے تب جنت میں جانے کی اجازت پائیں گے۔

حدیث میں ہے کہ میں پہلا سفارشی ہوں جنت میں۔ اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا۔ کہ میں پہلا وہ شخص ہوں کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ مسند احمد میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن جنت کا دروازہ کھلوانا چاہوں گا تو وہاں کا داروغہ مجھ سے پوچھے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد ﷺ۔ وہ کہے گا مجھے یہی حکم تھا کہ آپ کے تشریف لانے سے پہلے جنت کا دروازہ کسی کے لئے نہ کھولوں۔ ❶

مسند احمد میں ہے کہ پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے۔ تھوک، رینٹ، پیشاب، پاخانہ وہاں کچھ نہ ہوگا۔ ان کے برتن اور سامان آسائش سونے چاندی کے ہوں گے۔ ان کی انگیٹھیوں میں بہترین اگر خوشبو دے رہا ہوگا' ان کا پسینہ مشک ہوگا' ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہونگی جن کی پنڈلی کا گودا بوجہ حسن ونزاکت، صفائی اور نفاست کے گوشت کے نیچے سے نظر آرہا ہوگا۔ کسی دو میں کوئی اختلاف اور حسد وبغض نہ ہوگا۔ سب مل کر ایسے ہوں گے جیسے ایک شخص کا دل۔ صبح وشام اللہ کی تسبیح میں گزرے گا۔ ❷ پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے ان کی بعد والی جماعت کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے بہترین چمکتا ہوا ستارہ۔ پھر قریب قریب اوپر والی حدیث کے بیان کے مطابق ہے اور یہ بھی ہے کہ ان کے قد ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے جتنا حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا۔ ❸

اور ایک حدیث میں ہے کہ میری امت کی ایک جماعت جو ستر ہزار کی تعداد میں ہوگی پہلے پہل جنت میں داخل ہوگی۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے درخواست کی۔ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان ہی میں

---

❶ مسلم کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنة. (٤٨٣)

❷ بخاری کتاب بدء الخلق' باب ماجاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة (٣٢٤٥)

❸ بخاری کتاب احادیث الانبیاء' باب خلق ادم و ذریته (٣٣٢٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! انہیں بھی ان ہی میں سے کر دے پھر ایک انصاری نے بھی یہی عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا۔ ❶

بخاری ومسلم میں ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار یا سات سو شخص ایک ساتھ جنت میں جائیں گے اور ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے ہوئے ہوں گے سب ایک ساتھ ہی جنت میں قدم رکھیں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے۔ ❷

ابن ابی شیبہ میں ہے کہ۔ مجھ سے میرے رب کا وعدہ ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار شخص جنت میں جائیں گے۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے۔ ان سے نہ تو حساب لیا جائے گا اور نہ انہیں عذاب ہوگا۔ ان کے علاوہ اور تین لپیں بھر کر اللہ اپنے ہاتھوں سے جنت میں لے جائے گا۔ ❸

اس روایت میں ہے کہ پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے۔ اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں۔ جب یہ سعید بخت وبزرگ جنت کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے لئے دروازے کھل جائیں گے، ان کی وہاں عزت وتعظیم ہوگی وہاں کے محافظ فرشتے انہیں بشارت سنائیں گے ان کی تعریفیں کریں گے انہیں سلام کریں گے۔ اس کے جواب کا جواب قرآن میں محذوف رکھا گیا ہے تاکہ عمومیت باقی رہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس وقت یہ پورے خوش وخرم ہو جائیں گے' بے اندازہ راحت وسرور آسائش وآرام انہیں ملے گا۔ ہر طرح کی آس اور بھلائی کی امید بندھ جائے گی' چاروں طرف سے سلامتی سلامتی کی آوازیں سنائی دیں گی جیسا کہ فرمایا:

﴿ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ﴾ (الانعام: ٥٤)

(تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے رب نے رحمت کو اپنے ذمہ لازم ٹھہرالیا ہے۔)

یہ سلامتی ان کے لئے وہاں ہمیشہ رہے گی نہ کسی قسم کا خوف ہوگا' نہ ڈر' نہ بیمار ہوں گے نہ کسی قسم کے فتنہ کا اندیشہ ہوگا اور نہ مرنے کا خوف ہوگا' ہمیشہ جیتے جاگتے' تندرست رہیں گے ان کے رہنے سہنے راحت وآرام کرنے کی جگہ بڑی پاک وصاف اور خوش منظر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو یہ درجہ عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

((فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ.))

---

❶ بخاری' کتاب الرقاق' باب یدخل الجنة سبعون الفا بغیر حساب (٦٥٤٢)

❷ بخاری' کتاب الرقاق' باب صفة الجنة و النار (٦٥٥٤)

❸ ترمذی' کتاب صفة القیمة' باب منه ما جاء فی الشفاعة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیمار پرسی اور احکام میت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاِنَّ خَيۡرَالۡحَدِيۡثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيۡرَ الۡهَدۡىِ هَدۡىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الۡاُمُوۡرِ مُحۡدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ وَّكُلُّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ. اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ. بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ. ﴿فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ وَلَا يُرِيۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَاهَدٰكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ۝﴾ (البقرۃ: ١٨٥)

(تم میں جو شخص اس مہینے میں مقیم ہو اُسے روزہ رکھنا چاہئے۔ ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو۔ اُسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اُس کا شکر کرو۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بیمار اور مسافر کی آسانی کے لئے یہ فرمایا ہے اگر رمضان شریف میں روزہ رکھنے کی ہمت نہ ہو تو دُوسرے مہینوں میں روزے رکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے' سختی نہیں کرنا چاہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بیمار کی خاص رعایت رکھی ہے۔ اور اس کی دلجوئی فرمائی ہے۔ اسی طرح سے کمزوروں کی بھی ہمدردی کی ہے۔ دُنیا میں ہر کمزور انسان بلکہ ہر جاندار جو اپنی خدمت آسانی سے نہیں کرسکتا' وہ ہماری ہمدردیوں کا زیادہ محتاج ہے' بیماروں کی دیکھ بھال ان کی غم خواری' تیمارداری اور خدمت گذاری کو عیادت و بیمار پُرسی کہتے ہیں۔ یہ عیادت بقدر ہمت ہر تندرست انسان پر فرض ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بیماروں کی عیادت کی خاص تاکید فرمائی ہے۔ اس کے آداب اور دُعائیں سکھائی ہیں اور اُس کا ثواب بھی بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۔ ((اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَ فُكُّوا الْعَانِيَ.)) ❶

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ' اور بیمار کی عیادت اور خدمت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔''

اور فرمایا:

۲۔ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَ اتِّبَاعُ الْجَنَآئِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ.)) ❷

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں' سلام کا جواب دینا۔ بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔ جنازے کے پیچھے جانا دعوت قبول کرنا' چھینکنے کا جواب دینا۔''

۳۔ ((مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَه عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ.)) ❸

''جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لئے صبح کو جائے تو شام تک ستّر ہزار فرشتے اُس کے حق میں دُعائے مغفرت مانگتے ہیں۔ اور جب وہ شام کو بیمار پُرسی کے لئے جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتے ہے اور اسے پختہ میووں والا جنت کا ایک باغ ملے گا۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

۴۔ ((وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.)) ❹

''جو شخص کسی بیمار کی خدمت کو جائے' اس کی تیمارداری کرے تو آسمان سے فرشتہ اس کو پکارتا ہے کہ تم نے بہت اچھا کام کیا ہے' تمہارا چلنا پھرنا تمہیں مبارک ہو تم نے اپنا ٹھکانہ جنت میں بنالیا۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا' جب کسی کی عیادت کے لئے جاؤ تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر تسلی دو۔ اور اُس کے شفا پانے کی دُعا کرو۔ ❺

---

❶ بخاری کتاب المرضیٰ' باب وجوب عیادۃ المریض (٥٦٤٩)

❷ بخاری کتاب الجنائز' باب الامر باتباع الجنائز (١٢٤٠)

❸ ابوداؤد کتاب الجنائز' باب فضل العیادۃ ٣/ ١٥٢

❹ ابن ماجہ کتاب الجنائز' باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا (١٤٤٣)

❺ بخاری کتاب المرضیٰ' باب وضع الید علی المریض (٥٦٥٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آنحضرت ﷺ خود بھی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے بلکہ غیر مسلموں، مشرکوں، یہودیوں اور منافقوں کی بیمار پُرسی کے لئے بھی جایا کرتے تھے۔ ❶

حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ جب جنگِ خندق ۵ ھ میں زخمی ہو گئے تھے تو آپ ﷺ نے اُن کا خیمہ مسجد میں نصب فرمایا تھا تاکہ سب نمازی آسانی سے اُن کی عیادت کر سکیں۔ ❷

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا صحابیہ جو ثواب کی خاطر زخمیوں کا علاج اور اُن کی خدمت کیا کرتی تھیں، اُن کا خیمہ بھی اسی مسجد میں رہا کرتا تھا تاکہ لڑائیوں کے زخمی مسلمانوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کریں۔ سیرت ابنِ ہشام میں اُن کا حال بہت تفصیل سے لکھا ہے، چونکہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی تیمارداری عورتیں ہی اچھی طرح کر سکتی ہیں۔ اس لئے غزوات اور لڑائیوں میں بھی بعض ایسی بیبیاں ساتھ رہتی تھیں جو بیماروں کی خدمت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ ❸

بیماری کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَاابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ۔)) ❹

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، اے ابنِ آدم علیہ السلام! میں بیمار پڑا تُو نے عیادت نہیں کی۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار! تُو تو سارے جہان کا پروردگار ہے میں تیری عیادت کیونکر کرتا۔؟ فرمائے گا کیا تجھے خبر نہ ہوئی کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہُوا مگر تُو نے اس کی عیادت نہ کی، اگر کرتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔''

بیمار اور قریب الموت کے پاس جانا

کسی بیمار کے پاس بیٹھنا اس کی تسلی و تشفی کے لئے موجب خیر و برکت ہے اور بیٹھنے والا رحمتِ خداوندی میں داخل ہوتا ہے۔ ❺

---

❶ بخاری کتاب المرضی، باب عیادۃ المشرک (۵۶۵۷)

❷ بخاری کتاب الصلوٰۃ، باب الخیمۃ فی المسجد للمرضی وغیرھم (۴۶۳)

❸ بخاری کتاب الجہاد و السیر، باب مداواۃ النساء الجرحی فی الغزو (۲۸۸۲، ۲۸۸۳)

❹ مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض

❺ مسند احمد: ۳/ ۴۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ.)) ❶

''یعنی تم مریض کے پاس یا قریب الموت کے پاس جاؤ تو وہاں نیک اور اچھی باتیں کہو' کیونکہ تمہاری نیک باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔''

اور یہ بھی فرمایا کہ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کی تلقین کرو۔ ❷

تلقین کا مطلب یہ ہے کہ اسکے سامنے کثرت سے ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھتے رہا کرو' تا کہ سُن کر وہ بھی اس کلمہ کو پڑھنے لگے۔

سکراتِ موت کے وقت دُعاء

نزع کی حالت میں مرنے والے کے سامنے ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھیں' تا کہ مرنے والا بھی سن کر پڑھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھتا ہوا مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ❸

اور جو اپنی زندگی سے مایوس ہو اور نزع کی سی حالت ہوگئی ہو اور اُس کو ابھی ہوش ہو تو اُسے ان دعاؤں کو پڑھتے رہنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے سکرات کے وقت اِن دُعاؤں کو پڑھا ہے:

ا۔ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى.)) ❹

''اے اللہ مجھے معاف کر دے' میری حالت پر رحم فرما۔ اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔''

میت کی آنکھیں بند کرنا

جب جان نکل جائے تو میت کی آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر کے تمام بدن کپڑے سے ڈھک دیا جائے۔ حضرت امِّ سلمہ ؓ فرماتی ہیں' حضرت ابو سلمہ ؓ کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضور ﷺ نے اُن کی نظر کو اوپر چڑھی ہوئی دیکھ کر فرمایا۔ جب رُوح جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو نظر اُس کا پیچھا کرتی ہے۔ پھر حضور ﷺ نے اُن کی آنکھوں کو اپنے دستِ مبارک سے

❶ مسلم' کتاب الجنائز' باب مایقال عند المريض

❷ مسلم' کتاب الجنائز' باب تلقين الموتى لا اله الا الله

❸ مسند احمد: ٥/ ٢٤٧' ابو داوٗد' کتاب الجنائز' باب التلقين ٣/ ١٥٩

❹ بخاری' کتاب المغازی' باب مرض النبی ﷺ و وفاته (٤٤٤٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بند کر دیا۔ ❶

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قریب المرگ آدمی کے پاس تم جاؤ تو اُس کی آنکھیں بند کر دو۔ کیونکہ رُوح کی مفارقت کے وقت نظر اس کے پیچھے جاتی ہے اور نیک باتیں کیا کرو۔ کیونکہ تمہاری گفتگو پر فرشتے آمین کہتے ہے۔ ❷

ازراہِ شفقت ومحبت میت کی پیشانی کا بوسہ لینا بھی جائز ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کو روتے ہوئے بوسہ دیا تھا اور اشک مبارک ان کے چہرے پر جاری تھے۔ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میّت مبارک کو بوسہ دیا تھا۔ ❹

نوحہ (رونا پیٹنا)

مرجانے کے بعد میّت پر زور زور سے رونا پیٹنا' سرنوچنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ❺

اور فرمایا کہ میّت پر رونے سے میّت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ ❻

اور رونے والے بھی سخت مجرم ہیں۔ ہاں بلا آواز کے آنسو بہانا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنسوؤں سے آہستہ رونا خدا کی رحمت ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہُوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکر زبان مبارک سے فرمایا کہ اے ابراہیم! ہم تیری مفارقت سے سخت غمگین ہیں۔ ❼

جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے گھر تشریف لے گئے۔ اتفاق سے اُسی وقت اُن کی رُوح نے جسم سے علیحدگی کی تھی' اُن کی آنکھیں کُھلی ہوئی تھیں اور ہنوز جسم گرم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا کہ جب آدمی کی رُوح نکلتی ہے تو اس کی آنکھیں پیچھے لگی رہتی ہیں۔ پھر گھر والوں

---

❶ مسلم کتاب الجنائز باب فی اغماض المیت و الدعاء له اذا حضر

❷ ابن ماجه کتاب الجنائز' باب ماجاء فی تغمیض المیت (١٤٥٥)

❸ ابن ماجه کتاب الجنائز' باب ماجاء فی تقبیل المیت (١٤٥٦)

❹ بخاری کتاب الجنائز' باب الدخول علی المیت بعد الموت (١٢٤١)

❺ بخاری کتاب الجنائز' باب لیس منا من شق الجیوب' (١٢٩٤)

❻ بخاری کتاب الجنائز' باب البکاء عند المریض (١٣٠٤)

❼ بخاری کتاب الجنائز' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا بك لمحزونون (١٣٠٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے چلا چلا کر رونا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اِن کے لئے نیک دُعاء کرو' کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں"۔ ❶

اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ رونے والے اس بات کا ضرور خیال رکھا کریں کہ بے جا رونا' مرنے کے دوران میں کوئی ناشائستہ کلمہ زبان سے نہ نکلنے پائے۔ ہاں اگر بے اختیار رونے کی آواز نکل جائے تو مضائقہ نہیں۔ اور اگر قصداً چلا کر روئے تو یہ درست نہیں۔

تعزیّت و تسلّی

میّت کے گھر والوں کو تعزیّت اور تسلّی اور صبر کی تلقین دینا باعث اجر و ثواب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُّعَزِّىْ اَخَاهُ بِمُصِيْبَةٍ اِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.)) ❷

"جو شخص کسی مسلمان بھائی کی مصیبت پر اس کی تعزیت کرتا ہے اور تسلّی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کے دن اس کو عزت اور کرامت کا لباس پہنائے گا۔"

بہر حال مصیبت کے وقت میں مصیبت زدہ کو تسلی دینا اسلامی اور انسانی ہمدردی کا ثبوت دینا ہے۔ ہاں رسمی طور پر تعزیتی جلسہ کرنا اور مرثیہ خوانی کرنا جائز نہیں ہے۔

میّت کے گھر کھانا بھیجنا

رشتہ داروں اور ملنے جلنے والوں کو بھی مناسب ہے کہ میّت کے گھر کھانا پکوا کر بھیج دیں۔ کیونکہ مصیبت کے وقت اُن کو کھانے پکانے کا موقع نہیں ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرَ طَعَامًا فَقَدْ اَتٰهُمْ مَايُشْغِلُهُمْ.)) ❸

"حضرت جعفر کی شہادت کی خبر جب آپ کو ملی تو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ جعفر کے گھر والے اُن کی موت کے صدمہ میں گرفتار ہیں' تم اُن کیلئے کھانا تیار کرو۔"

چنانچہ کھانا تیار کر کے اُن کے گھر بھیجا گیا' لہٰذا یہ طریقہ مسنون ہے۔ میت کے گھر جمع ہو کر میّت کے گھر کا

❶ مسلم کتاب الجنائز' باب فی اغماض المیت و الدعاء له اذا حضر

❷ ابن ماجه کتاب الجنائز' باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا (١٦٠١)

❸ ابن ماجه کتاب الجنائز' باب ماجاء فی الطعام یبعث الی اهل المیت (١٦١٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کھانا تیجہ چالیسواں کے طور پر نا جائز ہے۔

میّت کی خدمت:

انتقال ہو جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر کے تمام بدن کو کپڑے سے ڈھانک دیا جائے۔ اور میّت کی تجہیز و تکفین کے لئے جلدی کی جائے۔ بلا وجہ دیر کرنا مناسب نہیں ہے۔

سنّت کے مطابق میّت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی تخت یا چار پائی پر میّت کو لٹا دیں۔ اور ستر کو ننگا کئے بغیر اس کے کپڑے اتار دیں۔ ❶

پھر ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر استنجا کرائیں۔ ❷

پھر کلی اور ناک میں پانی دینے کے علاوہ تمام وضو ایسا ہی کرائیں' جیسا کہ نماز کا وضو ہوتا ہے۔ لیکن وضو کا آغاز داہنی طرف ہو۔ ❸

اور سیدھی کروٹ پر لٹا کر سارا جسم نرمی سے دھوئیں اور جب اس طرف سے فارغ ہوں تو دوسری کروٹ پر لٹا کر اس طرف کا جسم پاک کریں۔ تمام جسم پر ہاتھ پہنچائیں۔

اور ایک ایک جوڑ کو تین یا پانچ پانچ بار دھوئیں اگر ضرورت ہو تو اس سے زیادہ بار بھی دھوئیں۔ لیکن طاق عدد کا خیال رہے۔ پانی گرم کرتے وقت بیری کے پتے ڈال دیں۔ اور سب سے آخر میں وہ پانی بہائیں جس میں کافور کی ملونی ہو۔ عورت کے بالوں کے تین حصے کریں اور چوٹیاں گوندھ کر پیچھے ڈال دیں۔ ❹

جو لوگ معرکۂ جہاد میں شہید ہوں اُنہیں غُسل نہیں دینا چاہئے۔ بلکہ جس حالت میں وہ شہید ہوں اُسی حالت میں اُنہیں کپڑوں کے ساتھ دفن کرنا چاہئے۔ ❺

ان کے علاوہ تمام شہیدوں کو غسل بھی دینا کفن بھی دینا اور نمازِ جنازہ بھی پڑھنی چاہیے۔ اگر کوئی مردہ بغیر غسل دیئے دفن کیا گیا' اور گمان ہے کہ ابھی نعش گلی سڑی نہ ہوگی' تو قبر سے نکال کر اُسے غسل دے کر پھر دفن کریں۔

---

❶ مسند احمد: ۱/ ۱٤٦

❷ مستدرك حاكم كتاب المغازى' باب غسل النبى ﷺ و عليه ثيابه

❸ بخارى كتاب الجنائز' باب يبدا بميامن الميت (١٢٥٥)

❹ بخارى كتاب الجنائز' باب يلقى شعر المراة خلفها

❺ بخارى كتاب الجنائز' باب من لم يرغسل الشهداء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میّت کے نہلانے والے کو غسل کرنا اور جنازہ اٹھانے والوں کو وضو کرنا مستحب ہے' فرض واجب نہیں۔ جو لوگ میّت کو نہلاتے وقت کچھ پڑھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے کچھ ثابت نہیں۔

مرد اپنی عورت کو اور عورت اپنے مرد کو غسل دے سکتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا۔ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا۔ ہم لوگ حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کو تین یا پانچ بار نہلاؤ۔ اور اگر اس سے زیادہ مناسب سمجھو تو زیادہ بھی کر سکتی ہو۔ بیری کے پتوں میں جوش دے کر اس پانی سے نہلانا' اور آخر میں کافور یا خوشبودار چیز مل دینا۔ اور داہنی طرف سے وضو کی جگہوں سے شروع کرو۔ اور نہلانے کے بعد مجھے خبر دو۔ چنانچہ ہم لوگوں نے آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق نہلایا۔ اور فراغت کے بعد آپ ﷺ کو خبر دی۔ تو آپ ﷺ نے اپنی تہہ بند دے کر فرمایا کہ اس تہہ بند کو جسم کے ساتھ لپیٹ دو۔ (تبرک کے طور پر) اس کے اوپر دوسرے کفن کے کپڑے پہناؤ۔ یعنی سب سے نیچے تہہ بند رہے۔ ❶

نہلاتے وقت نہلانے والے کو پردہ پوشی اور عیب پوشی بھی نہایت ضروری ہے اس کے عیبوں کو کسی کے سامنے نہیں ظاہر کرنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ كَبِيْرَةً.)) ❷

''جس نے میّت کو نہلایا اور اس کے عیبوں کو چھپایا تو اس کے بڑے بڑے چالیس گناہوں کو خدا معاف کر دیگا۔''

کفنِ میّت

میّت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ اور کفن کے تین درجے ہیں:

(۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت۔ مرد کیلئے تین کپڑے سنت ہیں' اور عورت کیلئے پانچ ہیں۔ کفن کفایت مرد کیلئے دو کپڑے ہیں۔ لفافہ' ازار۔ اور عورت کے لئے تین ہیں۔ لفافہ' ازار' اوڑھنی یا لفافہ' قمیص۔ اور کفن ضرورت مرد عورت کے لئے یہ کہ جو میسر آجائے۔ اور کم سے کم اتنا ہو کہ تمام بدن پوشیدہ ہو جائے۔ اور لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔ اور ازار یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لئے زیادہ سے زیادہ ہو۔ اور قمیص جس کو کفنی کہتے

❶ بخاری کتاب الجنائز' باب يلقى شعر المرأة خلفها

❷ مستدرك حاكم' كتاب الجنائز' باب فضيلة تغسيل الميت ۱/ ۳۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔ وہ گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور آگے پیچھے دونوں طرف برابر ہو۔

کفن کا کپڑا نہ زیادہ قیمتی ہو اور نہ زیادہ خراب ہو۔ ہاں درمیانی درجہ کا اچھا سفید رنگ کا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ.)) ❶

''جب اپنے بھائی کو کفن دو تو اچھا کفن دو۔''

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے:

((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.)) ❷

''سفید کپڑے پہنو' کیونکہ سب کپڑوں سے سفید کپڑے اچھے ہوتے ہیں۔ اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو دفن کرو۔''

اور حاجی محرم میّت کو احرام ہی کے دو کپڑوں میں کفن دینا چاہیے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:

((وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ.)) ❸

''یعنی اس محرم کو اس کے دونوں کپڑوں (یعنی چادر اور تہہ بند) میں کفن دو۔ نہ سر ڈھانکو اور نہ خوشبو لگاؤ۔''

رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا' جس میں کُرتہ اور پگڑی نہیں تھی۔ ❹

کفنانے کا طریقہ

کفناتے وقت پہلے سر' ڈاڑھی اور کفن میں خوشبو عطر وغیرہ مل دیں۔ اور پیشانی' ناک' دونوں ہتھیلیوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے اگلے حصوں یعنی سجدے کی جگہوں پر کافور ملیں۔ پھر تینوں چادروں کو ایک دوسرے پر بچھائیں' اور میت کو اُن پر چت لٹا کر اوپر کی چادر داہنی طرف سے لپیٹنا شروع کریں۔ تینوں چادروں کو لپیٹ کر سر اور پاؤں کی طرف کفن کو باندھ دیں۔ اگر کرتا' ازار اور لفافہ میں کفنانا ہو تو پہلے کُرتا پہنا کر ازار لپیٹیں۔ پھر اُوپر سے لفافہ لپیٹ دیں۔ اور عورت میّت کے کفن کے لئے پانچ کپڑے ہونے

---

❶ مسلم کتاب الجنائز' باب فی تحسین کفن المیت

❷ ابو داوٗد کتاب اللباس' باب فی البیاض (٤٠٥٤)

❸ بخاری کتاب الجنائز' باب کیف یکفن المحرم (١٢٦٧)

❹ بخاری کتاب الجنائز' باب الثیاب البیض للکفن (١٢٦٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چاہئیں۔ تہہ بند' کُرتا' خمار یعنی اوڑھنی' سر بند اور دو لفافہ۔ مرد کی طرح عورت میّت کو کفنانے سے پہلے عطر اور کافور لگا دیں۔ اور اُس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دیں۔ پھر پہلے تہہ بند میں بغل سے رانوں کے نیچے تک لپیٹ دیں۔ پھر کرتا پہنائیں۔ اور خمار سے سر اور بالوں کو چھپائیں' پھر دونوں لفافوں میں لپیٹ کر سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔ بخاری شریف میں ہے:

((وَقَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ يَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ.)) ❶

''اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ عورت کیلئے ایک پانچواں کپڑا چاہئے قمیض کے تلے رانوں اور کمر کو لپیٹ دیا جائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یمن کے تین سفید سُوتی اور دھوئے ہوئے کپڑوں میں کفنائے گئے۔ نہ اُن میں قمیص تھی نہ عمامہ۔ ❷

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں ایک ازار تھی۔ ایک چادر ایک لفافہ۔ بس سنّت کے یہی تین کپڑے ہیں۔

جنازہ اٹھانے اور لے چلنے کا بیان

جب جنازہ بالکل تیار ہو جائے تو مسلمان اسے کندھوں پر جلد اٹھالیں اور معمولی چال سے ذرا تیز چلیں۔ ❸

اور قبرستان میں لے جا کر دفن کر دیں۔ کیونکہ مرنے والا اگر نیک ہے' تو اپنی مراد پر جلد کامیاب ہوگا۔ اور اگر وہ بد ہے تو تمہاری گردنیں اس کے بوجھ سے جلد ہلکی ہوں گی۔ جنازے کے ساتھ بغیر کسی ضرورت و عذر کے سوار ہو کر نہیں چلنا چاہئے۔ اور اگر عذر سے سوار ہو کر چلے تو جنازے سے پیچھے رہے۔ پیدل آدمی جس طرح چاہیں داہنے بائیں یا آگے پیچھے چلیں مگر جنازے سے قریب رہیں۔ ❹

جنازہ کسی کا بھی ہو اُسے دیکھ کر کھڑا ہو جانا مستحب ہے۔ ❺

جو شخص صِرف نمازِ جنازہ پڑھنے تک میّت کے ساتھ رہے گا' وہ نیکیوں کے دو ڈھیر کمائے گا۔ ❻

---

❶ بخاری کتاب الجنائز' باب کیف الاشعار للمیت

❷ بخاری کتاب الجنائز' باب الثیاب البیض للکفن ١٢٦٤

❸ بخاری کتاب الجنائز' باب السرعة بالجنازة ١٣١٥

❹ ابو داؤد کتاب الجنائز' باب الراکب یسیر خلف الجنازة ٣/ ١٧٩

❺ بخاری کتاب الجنائز' باب من تبع جنازه فلا یقعد حتی توضع

❻ بخاری کتاب الجنائز' باب من انتظر حتی تدفن (١٣٢٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانا درست نہیں ہے۔ ❶ مرے ہوئے کی تعریف کرنا مستحب ہے' اُس کو بُرا کہنا منع ہے۔ ❷

موحد مسلمان جس میّت کے حق میں کہیں گے کہ یہ شخص اچھا تھا تو وہ شخص جنتی ہوگا' انشاء اللہ۔ اور جس شخص کے حق میں موحد مسلمان بُرا گمان کریں گے اُس پر دوزخ واجب ہوگی۔ اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہی ہو گا۔ ❸

کیونکہ حضرت رسول مقبول ﷺ کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس موحد مسلمان کے حق میں چار یا تین یا دو ہی موحد بھلائی کی گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ❹

جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے بیٹھنا منع ہے۔ ❺

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس جنازے کی نماز چالیس موحد مسلمان پڑھیں گا' اللہ تعالیٰ اس میّت کے گناہوں کو بخش دے گا۔ ❻

جنازے کی نماز مُسلمانوں پر واجب ہے۔ ❼

جنہوں نے جنازہ کی نماز نہ پڑھی تھی سو وہ بھی اگر پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں۔ ❽

اگر مردہ دفن ہو چکا ہو تو جنازے کی نماز قبر پر پڑھنا جائز ہے۔ ❾

جنازہ اگر مرد کا ہے تو امام میّت کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔ ❿

اگر عورت کا ہے تو ناف کے سامنے کھڑا ہو۔ ⓫

---

❶ بخاری کتاب الجنائز' باب اتباع النساء الجنازة

❷ بخاری کتاب الجنائز' باب ما ینهی من سب الاموات ۱۳۹۳

❸'❹ بخاری کتاب الجنائز' باب ثناء الناس علی المیت ۱۳٦۷

❺ بخاری کتاب الجنائز' باب من تبع جنازه فلا یقعد حتی توضع

❻ مسلم کتاب الجنائز' باب من صلی علیه اربعون شفعوا له

❼ بخاری کتاب الجنائز' باب الامر باتباع الجنائز

❽'❾ بخاری کتاب الجنائز' باب الاذن بالجنازه (۱۲٤۷)

❿ ابن ماجه' کتاب الجنائز (۱٤۹٤)

⓫ بخاری کتاب الجنائز' باب این یقوم من المرأة و الرجل (۱۳۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آنحضرت ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں پر نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ ❶

پس نمازِ جنازہ چاہیں مسجدوں میں پڑھیں' جنگل میں' جہاں بھی پڑھیں درست ہے۔ عورتیں بھی جنازے کی نماز مسجد میں پڑھیں تو درست ہے۔ دوسری جگہوں سے کسی مسلمان کے مرنے کی خبر پہنچے اور مسلمان اس کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھیں تو جائز ہے۔ جیسے آنحضرت ﷺ نے نجاشی کی نمازِ جنازہ غائبانہ ادا کی تھی۔ ❷ جو شخص خودکشی کر کے مر جائے تو آنحضرت ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔ ❸

نہ آپ قرضدار کے جنازے کی نماز پڑھتے تھے۔ جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جاتا تھا۔ یا اس کے قرض کا کوئی ضامن نہ ہو جاتا تھا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کی رُوح اس کے قرض کے سبب لٹکی رہتی ہے' جب تک اُس کا قرض ادا نہیں کیا جاتا ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے حکم سے ایسے لوگوں کی نماز پڑھتے تھے۔ اور جب بیت المال قائم ہو گیا تو آپ ﷺ نے بیت المال سے قرض ادا کر کے میّت کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے۔ ❹

اور سوائے شہید فی سبیل اللہ کے سب کا جنازہ پڑھنا چاہیے۔ مگر کافر اور منافق اور مرتد اور مشرک اور منکرِ حدیث کی نمازِ جنازہ درست نہیں ہے۔ اور نہ اُن پر جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔ اور اگر کئی میّتیں جمع ہو جائیں تو سب کی نماز ایک جگہ پڑھیں' ایک نماز کافی ہو سکتی ہے۔ ❺

اور سقط یعنی جو بچہ ناقص (جس میں روح نہ پڑی ہو اور ویسے ہی مرا پیدا ہو) اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ضروری نہیں۔ زندگی شرط ہے جنازہ کی نماز میں۔ ❻

جنازے کی نماز

جنازے کی نماز بھی ایک نماز ہے' جس میں رکوع سجدہ نہیں ہے صرف قیام قرأت اور دُعاء ہے۔ اور یہ نماز فرض کفایہ ہے۔ کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب سے فرضیت ساقط ہو جاتی ہے' اس کے لئے بھی طہارت اور استقبال قبلہ ضروری ہے۔ میّت کو سب سے آگے مناسب جگہ پر اس طرح رکھیں کہ اُس کا سرہانا

---

❶ مسلم کتاب الجنائز' باب الصلوٰۃ علی الجنازۃ فی المسجد
❷ بخاری کتاب الجنائز' باب الصفوف علی الجنازہ
❸ مسلم کتاب الجنائز' باب ترک الصلوٰۃ علی القاتل (۲۲۶۲)
❹ بخاری کتاب الکفالۃ' باب الدین (۲۲۹۸)
❺ ابوداؤد کتاب الجنائز' باب اذا حضر جنائز رجال و نساء من یقدم ۳۱۸۷
❻ ابوداؤد کتاب الجنائز' باب المشی امام الجنازہ (۳۱۷٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شمال کی جانب ہو اور جنوب کی جانب پیر ہوں اور قبلہ کی جانب منہ ہو۔ مسلمان باوضو تمام شرائط کا لحاظ رکھ کر قبلے کی طرف تین، پانچ، سات یعنی طاق صفیں باندھ کر کھڑے ہو جائیں۔ امام مرد میّت کے سرہانے اور عورت میّت کے ناف کے مقابل میں کھڑا ہو۔ جنازہ کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔

الغرض سب قبلہ کی طرف مُنہ کر کے صفیں خوب درست کر کے کھڑے ہو جائیں۔ اور اپنے دل میں جنازہ کی نماز کی اس طرح نیّت کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے نماز اس میّت کی بخشش کے لئے ادا کرتا ہوں۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر سینے کے اوپر باندھ لیں۔ پھر وہی دُعاء آہستہ سے پڑھیں جو ہر نماز کی تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھتے ہیں۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر امام سورۂ فاتحہ آواز سے پڑھے۔ اور مقتدی آہستہ پڑھیں۔

سورۂ فاتحہ ختم ہو جانے کے بعد امام قل ھو اللہ وغیرہ آواز سے پڑھے۔ مقتدی الحمد کے سوا دوسری سورت نہ پڑھیں۔ جب اس قرأت سے فارغ ہو جائیں تو امام آواز سے اور مقتدی آہستہ سے وہی دُرود شریف پڑھیں جو اور نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ پھر تیسری تکبیر کہہ کر رفع یدین کر کے ہاتھوں کو سینے پر باندھ لیں۔ امام آواز سے اور مقتدی آہستہ آہستہ ان دُعاؤں کو جو نیچے لکھی ہیں پڑھیں:

ا۔ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَ عَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ.)) ❶

”اے اللہ تو اس کے گناہوں کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور بلاؤں سے سلامتی عطا کر اور معاف فرما، اور جنت میں اسکی اچھی مہمانی کر اور اسکی قبر کشادہ کر۔ اور اس کو پانی، برف اور اولے سے دھو دے۔ اور اُسے گناہوں سے ایسا پاک وصاف کر دے جس طرح تُو نے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا ہے۔ اور اس کو دنیا کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما۔ اور دنیا کے اہل سے بہتر اہل عنایت فرما۔ اور دُنیا کے جوڑے سے اچھا جوڑا عطا فرما۔ اور اسے جنت میں داخل فرما اور قبر و دوزخ کے عذاب سے اسے بچالے۔“

۲۔ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَشَاهِدِ نَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِ نَا وَ كَبِيْرِنَا وَذَكَرِ نَا وَاُنْثَانَا

❶ مسلم كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلوٰة (۲۲۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ.)) ❶

''اے اللہ! تو ہمارے زندوں اور مردوں' اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ الٰہی ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اُسے اسلام پر زندہ رکھیو۔ اور جسے وفات دے تو اس کو ایمان پر ماریو۔ اے اللہ اس کے ثواب سے محروم نہ رکھیو' اور اس کے پیچھے ہم کو فتنہ میں نہ ڈالیو۔''

اگر جنازہ نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی کا ہے تو ان دعاؤں کے ساتھ اس دُعاء کو بھی پڑھے

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّ اَجْرًا.)) ❷

''اے اللہ! اس بچّے کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا اور اس کی جُدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر و ذخیرہ اور شافع و مشفع بنا۔''

اس کے بعد امام آواز سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں۔ پھر امام آواز سے اور مقتدی آہستہ سے داہنی جانب پھر بائیں جانب سلام پھیر دیں۔ اس طرح کرنے سے جنازے کی نماز ہو جائے گی۔

قبر اور دفن کا طریقہ

تجہیز و تکفین اور نماز کے بعد مُردے کو قبر میں دفن کرنا ضروری ہے۔ میّت کے قد و قامت سے کچھ لمبی قبر کھودی جائے۔ اور نصف قد گہری ہو' قبر کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میّت کے لٹانے کے لئے جگہ کھودی جائے' جس کو بغلی کہتے ہیں۔ اور یہی سنت اور افضل ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ لحد میں دفن کئے گئے ہیں۔ ❸

۲۔ صندوق کی طرح جس کا عام طور پر رواج ہے۔

مُردے کو قبر میں اتارنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کی پائنتی کی جانب سے پہلے میّت کا سر داخل کریں۔ پھر سرکا کر قبر کے سرہانے کی طرف لے جائیں۔ ❹

سنّت طریقہ یہی ہے۔ اچھے اور نیک لوگ میّت کو قبر میں اتاریں۔ اور میّت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعاء

---

❶ ابو داؤد کتاب الجنائز' باب الدعا للمیت (۳۱۹۵) ۳/ ۱۸۸

❷ بخاری کتاب الجنائز' باب قراء ۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ تعلیقا

❸ مسلم کتاب الجنائز' باب فی اللحد و نصب اللبن علی المیت (۲۲۴۰)

❹ ابو داؤد' کتاب الجنائز' باب کیف یدخل المیت قبرہ (۳۲۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پڑھیں۔بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ ❶۔

اور میّت کو داہنی کروٹ لٹائیں۔اور منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔اور کفن کے بندھنوں کو کھول دیں۔لحد کو کچی اینٹوں سے بند کر دیں۔ ❷ یا پتھر یا لکڑی کے تختوں سے قبر بند کرنے کے بعد سب لوگ مٹی ڈالیں۔ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین تین بار مٹی ڈالیں۔ ❸ باقی مٹی کدال یا پھاوڑے وغیرہ سے ڈال کر قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنائیں۔اور پھر اوپر سے پانی چھڑک دیں۔اس کے بعد سب مسلمان مل کر میت کے واسطے دعاء مغفرت کریں کہ یا اللہ اس وقت اس کے اوپر آسانی کر۔اور اسے ثابت قدم رکھ۔ اور اس بے چارے کی مدد کر۔اور اس پر رحم فرما تا کہ اس پر منکر نکیر کے سوال کا جواب آسان ہو۔اس طرح سے بہت دیر تک ہمدردی سے اس کے حق میں دعائے خیر کرنا چاہئے' اور بہت دیر تک تسبیح و تہلیل اور تکبیر کہتے رہیں۔ ❹ قبر کو پختہ بنانا درست نہیں ہے۔ ❺

قبروں پر چلنا پھرنا' اور پیشاب کرنا حرام ہے۔ ❻

قبر پر قرآن مجید وغیرہ کا لکھنا ناجائز ہے۔اور اس پر چراغ جلانا' چادر چڑھانا' پھول چڑھانا اور ناچ گانا اور عرس وغیرہ کرنا سب ناجائز ہے۔قبر کی طرف نماز پڑھنا بھی منع ہے۔اور قبر سے مشکل کشائی' حاجت روائی کرنا بھی حرام ہے۔

زیارت قبور

قبر کی زیارت کرنا سنّت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔)) ❼

''میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا' اب اجازت دیتا ہوں۔تم زیارت کیلئے جایا کرو۔''

اس سے موت یاد آتی ہے' اور دُنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے۔قبرستان میں جا کر اس دُعاء کو پڑھنا

---

❶ ترمذی' کتاب الجنائز' باب ما یقول اذا ادخل المیت القبر

❷ مسلم' کتاب الجنائز' باب فی اللحد و نصب اللبن علی المیت

❸ ابن ماجه کتاب الجنائز ماجاء فی حثو التراب فی القبر ١٥٦٥

❹ ابوداؤد کتاب الجنائز' باب الاستغفار عند القبر عند الانصراف

❺ مسلم' کتاب الجنائز' باب النهی تجصیص القبر و البناء علیه (٢٢٤٥)

❻ مسلم' کتاب الجنائز' باب النهی عن الجلوس علی القبر و الصلوۃ علیه (٢٢٥٠)

❼ مسلم کتاب الاضاحی باب بیان ما کان من النهی عن اکل لحوم الاضاحی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سنّت ہے:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاأَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا وَإِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.)) ❶

''سلام ہے تم پر اے ایماندار اور مسلمان گھر والو! انشاءاللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔''

دُور دراز سے قبروں کی زیارت کو جانا درست نہیں ہے۔ اور عورتوں کو میلے اور تماشے کے طور پر قبرستان میں جانا جائز نہیں ہے۔ اور قبر سے حاجت مانگنا اور بوسہ دینا اور طواف کرنا حرام ہے۔ اسی طرح سے مروجہ تیجہ اور چالیسواں کرنا جائز نہیں ہے۔

ایصالِ ثواب

یعنی میّت کو ثواب پہنچانے کی خاطر بغیر ریا نمود کے کارِ خیر کرنا یعنی اس کی طرف سے صدقہ خیرات کرنا' کنواں بنوا دینا' مسافر خانہ تیار کرا دینا جائز ہے۔ لیکن موجودہ زمانے کا جو تیجہ' دسواں' بیسواں' چالیسواں کیا جاتا ہے' اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور قرض لے کر ان رسموں کو کرنا اور یتیموں' رانڈوں کی حق تلفی کرنا سخت گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال موقوف ہو جاتے ہیں۔ مگر تین چیزیں مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچاتی رہتی ہیں: (۱) صدقۂ جاریہ (۲) وہ صالح اولاد جو اس کے حق میں دعاء کرتی رہے (۳) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ یعنی مذہبی کتابیں وغیرہ تصنیف کرنا جن سے اس کے مرنے کے بعد بھی لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہے۔ ❷

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم میں جو زندہ ہیں انہیں صراطِ مستقیم پر گامزن کرے' اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ اور ہم میں جو موت یافتہ ہیں ان کے گناہوں کو معاف فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

((رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ))

---

❶ مسلم' كتاب الجنائز' باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لا هلها (۲۲۵۷)

❷ مسلم' كتاب الوصية' باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته. (۴۲۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

امن وسلامتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾

(البقرة: ۲۰۷ تا ۲۰۹)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے اگر تم باوجود تمہارے پاس دلیلیں آ جانے کے بھی پھسل جاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔)

اسلام سلم سے مشتق ہے جس کے معنی صلح سلامتی اور امن کے ہیں۔ یعنی اسلام قبول کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امن وسلامتی میں داخل ہو جاتا ہے اور اسلام لانے والا دوسروں کو بھی اسی صلح اور امن کی طرف دعوت دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لفظ اسلام ایک ایسا لفظ ہے جس کے اندر ہر قسم کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ گویا ایک سایہ دار اور پھل دار درخت ہے جس کے امن کے سائے تلے تمام دنیا نہایت امن وعافیت کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ یہی اسلام صراط مستقیم ہے انسانی نجات اور فلاح و بہبودی کا اگر کوئی مذہب سچا ضامن ہے تو یہی اسلام ہے اخلاقِ حسنہ اور راستبازی کے لحاظ سے اگر کوئی اکمل ترین مذہب ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔ تہذیب اور سیاست مدنیہ اور تدبیر منزل وغیرہ کی حقیقی برکات اگر کسی مذہب میں ہیں تو وہ صرف اسلام ہی میں ہیں۔ لطافت وطہارت اور پاکیزگی صرف مذہب اسلام ہی میں ہے۔ دوسرے مذاہب اسلامی محاسن کا مقابلہ نہیں کر سکتے کامل توحید اور خداشناسی صرف اسی میں ہے۔

غرض اسلام تمام محاسن کا مجموعہ ہے اس لئے یہ مذہب خالق کائنات کو سب سے زیادہ محبوب اور پیارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ (آل عمران: ۱۹)

(اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا مذہب امن وسلامتی والا اسلام ہی ہے۔)

اور سب سے زیادہ برگزیدہ اور خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت تک پہنچانیوالا صرف اسلام ہی ہے۔

اسی لیے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾

(تم خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔)

یہی مذہب توحید الٰہی اور محاسن انسانی کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اور یہی مذہب خدا کے تمام نبیوں اور رسولوں کا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ تک سارے نبی خدا اور رسول کی اطاعت کی طرف بلاتے رہے۔ اور امن وسلامتی وصلح کی طرف دعوت دیتے رہے۔ توصحیح امن اور کامل سلامتی کا داعی صرف اسلام ہی ہے۔ اسلام کے دائرے میں داخل ہونے کے بعد ہر داخل ہونے والا ہر قسم کے شر وفساد، جنگ اور جدال وغیرہ سے امن میں ہو جاتا ہے۔ اور نڈر ہو کر قوم وملت کی خدمت کرتا ہے۔ اسلام کے ہر ہر رکن اور حکم میں امن وسکون، صلح اور اطمینان مضمر ہے۔

اسلام سے پہلے دنیا میں جنگ وجدال، قتل وغارت گری، شر وفساد اور بدامنی ہر جگہ تھی دنیا کا کوئی خطہ صحیح طور پر امن واطمینان سے نہیں تھا اور عرب کا حصہ تمام دنیا سے خصوصاً مخرب اخلاق کاموں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اور ہر قسم کی سیاسی، اقتصادی، تمدنی برائیاں تھیں۔

ریگستان عرب میں انسانی خون کے جو طوفان برپا ہوئے اور اس میں باہمی جنگ وجدال کی جو تلاطم خیز لہریں اٹھی تھیں۔ انہوں نے اہل عرب کے جذبات واحساسات میں ایک عام ہیجان پیدا کر دیا تھا۔ اور اس کا اثر عموماً رہزنی اور غارت گری کی صورت میں ظاہر ہوتا رہتا تھا۔ جس سے عرب کا امن وسکون غارت ہو کر رہ گیا تھا۔ جان ومال کا تحفظ ختم ہو گیا تھا۔

ان حالات میں کہ تمام اقوام عالم، عرب اور عجم کے ساتھ اسلام ہی نے ہمدردی کی جس نے ان کو قعر مذلت سے نکال کر حسن معاشرت اور امن عامہ کے تخت پر جلوہ افروز کیا۔ سچ ہے۔

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

(تمام دنیاوالوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا تھا۔)

جو اس سایہ رحمت کے تلے آ گیا وہ امن میں آ گیا، اور جو اس سے الگ رہا وہ زحمت ہی زحمت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ظلمت کدہ میں بھٹکتا رہا۔ دراصل اسلام اور امن ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ اسلام کے امن کا دروازہ ہر شخص کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ اس نے بتایا جو اسلام میں داخل ہوا وہ ہر اعتبار سے امن میں آ گیا۔ اور

((مَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ.)) ❶

''جو جنگ وجدال سے الگ ہو کر ہتھیار پھینک دے وہ امن میں ہے۔''

جو ظلم وتعدی نہ کرے اس کے لئے امن ہے جو زنا و بدکاری نہ کرے اس کے لئے امن ہے اس کی صدا صرف یہ ہے کہ

﴿ اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾

(یعنی صلح وامن میں سب کے سب داخل ہو جاؤ۔)

اسلام ہی نے دنیا میں امن قائم کیا ہے۔ اس کی تائید حضرت عدی بن حاتم کی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔

((كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَهُ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَاِنَّهُ لَا يَاْتِي عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَ اِمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا ؟ فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ اللّٰهُ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى شِمَالِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.)) ❷

''میں آنحضرت ﷺ کے پاس تھا' اتنے میں دو آدمی آپ ﷺ کے پاس آئے۔ ایک تو محتاجی کا شکوہ کرتا تھا' دوسرا راستہ کی بے امنی کا شکوہ کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ راستہ کی بے امنی تو تھوڑے ہی دنوں کی ہے جبکہ مکہ تک قافلہ روانہ ہوگا' اور کوئی ضمانت کے طور پر ساتھ نہ ہوگا۔ رہی محتاجی تو قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی کہ تم میں سے کوئی اپنی خیرات لئے ہوئے گھومتا

❶ مسلم' کتاب الجهاد' باب فتح مكة ٢/ ١٠٤

❷ بخاری' کتاب الزکاة' باب الصدقة قبل الرد (١٤١٣)
و کتاب المناقب' باب علامات النبوة فی الاسلام (٣٥٩٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رہے گا اور کوئی ایسا نہ ملے گا جو وہ خیرات قبول کرے پھر قیامت کے دن تم میں کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ اس میں اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی درمیانی ترجمان ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا میں نے دنیا میں تجھ کو مال نہ دیا تھا وہ عرض کرے گا کیوں نہیں بیشک تو نے دیا تھا پھر فرمائے گا کیا میں نے دنیا میں رسول نہیں بھیجے تھے؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں تو نے رسول بھیجے تھے۔ پھر اپنے داہنے طرف دیکھے گا تو آگ اور بائیں طرف دیکھے گا تو آگ تم میں سے ہر شخص کو آگ سے بچنا چاہیے۔ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات میں دے اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہے۔"

اس کے بعد حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَاقَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ.)) ❶

"میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ حیرہ سے ایک پردہ نشیں عورت بلاخوف آتی ہے اور خانہ کعبہ کا طواف کر کے چلی جاتی ہے۔ کسریٰ بن ہرمز کا خزانہ کھولا گیا اور اس کے کھولنے والوں میں بھی شریک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری بشارت یعنی اللہ تعالیٰ اس قدر دولت عطا فرمائے گا کہ صدقہ لینے والے مسکین نہ ملیں گے۔ تو عدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو لوگ زندہ رہیں گے وہ اس بات کو بھی دیکھ لیں گے۔"

چنانچہ اس دور کے بعد جو لوگ آئے انھوں نے اس چیز کو بھی اپنی آنکھوں میں دیکھ لیا یہ بشارت تھی جو اسلام نے اس قوم کو دی تھی جو ریگستان کے صحرائی خیموں میں سوتی، خشک کھجوریں کھاتی اور اونٹوں کو چراتی تھی مگر اس نے یقین کیا اور اس کا پھل پایا۔ پھر آہ موجودہ عہد کے وہ مسلمان جو محلوں میں رہ کر ریشمی بستروں پر سو کر آج اسلام کے وعدہ پر یقین نہیں لاتے اور اس کے لیے اپنے اندر کوئی یقین نہیں رکھتے اور اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے بدامنی اور خوف اس کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حالانکہ دنیا میں امن اسی لئے ہوا کہ اسلام کی نظر میں سب انسان بھائی بھائی ہیں، اور کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے، بجز مکارم اخلاق، حسن اخلاق اور تقویٰ کے۔

---

❶ صحیح بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حسب ونسب کوئی چیز نہیں ہے اور نہ باعث فخر ہے۔ کیونکہ سب کی اصلیت خاک اور مٹی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جولوگ اپنے مرے ہوئے باپ دادوں پر فخر وشیخی کرتے ہیں' انہیں اس سے باز آ جانا چاہئے کیونکہ وہ دوزخ میں جل بھن کر کوئلے ہو گئے ہیں تو اب ان پر فخر کی کونسی بات ہے! اگر یہ فخر اور شیخی سے باز نہیں آئے تو اللہ کے نزدیک اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ٹھہریں گے جو اپنی ناک سے پلیدی کو الٹ پلٹ کرتا ہے یعنی اس گوبر کے کیڑے سے جو اپنے منہ سے گوبر کی گولی بنا کر اپنی ناک سے لڑھکاتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادوں کے ساتھ فخر کرنے کو دور کر دیا ہے۔ آدمی تو دو ہی طرح کے ہیں۔ مومن پرہیزگار یا بدبخت بدکار ورنہ انسانیت کے لحاظ سے سبھی برابر ہیں سب اولاد آدم علیہ السلام ہیں۔ اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ ❶

اور مٹی میں غرور' نخوت اور شیخی نہیں ہے تو تم لوگوں میں بھی غرور' شیخی اور نخوت نہیں ہونا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! خدائے تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم تواضع اور فروتنی اختیار کرو' حتی کہ کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے اور ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی نہ کرے۔ ❷

آپ ﷺ نے صرف زبان ہی سے یہ اعلان نہیں کیا بلکہ ان الفاظ کو اسلام زندگی کا دستور العمل بنا دیا۔ خود بھی اس پر ساری زندگی عمل کیا اور اپنے پیروؤں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید کی آپ ﷺ نے ان کے سامنے اپنے عمل کا ایک ایسا واضح نمونہ قائم کیا کہ انسانیت کی وحدت کا تصور کبھی ان کے دل سے نہ نکل سکا۔ اس طرح آپ ﷺ نے عداوت ودشمنی اور افتراق وانتشار کی سب سے بڑی بنیاد ڈھا دی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کے دلوں میں توحید کا عقیدہ پختہ کرنے کے لئے انتہائی محنت کی' کیونکہ انسانی وحدت کا تصور اس وقت تک پورے طور پر ذہن نشین نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وحدت معبود کا عقیدہ دل نشین نہ ہو جائے۔ جب تک کہ ہر قبیلہ کا خدا الگ اور ہر قوم کا خالق جدا سمجھا جائے گا اس وقت تک ناممکن ہے کہ سب انسان کسی ایک مرکز پر جمع ہو سکیں۔ نفسیات اجتماعی کے علاوہ مشاہدہ فطرت اور مطالعہ کائنات بھی اسی نتیجے تک پہنچاتے ہیں اور خلاق عالم کی یکتائی کا یقین دلاتے ہیں۔ ایک خدا نے تمام انسانوں کو بنایا ہے اور سب آدمی ایک ہی اصل کی شاخیں اور ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں ان ہی بنیادی حقیقتوں پر انسانیت کی تعمیر ہو سکتی ہے۔ اور نزاعوں

---

❶ ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل الشام ٤ / ٣٨٢

❷ مسلم' کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها' باب الصفات التي یعرف بها فی الدنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی جڑ کٹ جاتی ہے۔اس لیے آپ نے ان دو اصولوں پر بہت زور دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو جو تعلیم دی ہے اس کا اصل منشا یہ ہے کہ ہم دنیا میں امن سے رہیں اور لوگوں کو بھی امن سے رہنے دیں اور دنیا ہی میں امن واطمینان سے جنت کی زندگی بسر کر سکیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ.)) ❶

''آپس میں مقاطعہ مت کرو اور نہ ملاقات کے وقت منہ موڑو' نہ کینہ بغض رکھو اور نہ حسد کرو۔اللہ کے بندے بن کر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔''

ان بنیادی باتوں کے بعد تفرقہ کی چند اور باتیں بھی ہیں۔لوگ ذاتوں اور پیشوں کی بناء پر بھی الگ الگ خاندانوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔اسی لئے اسلام نے کسی پیشہ کو نہ خاندانی قرار دیا اور نہ انہیں عزت وذلت اور معیار تسلیم کیا۔ بلکہ ہر شخص کو پوری آزادی دی کہ وہ اپنے حالات ضروریات' مزاجی مناسبت اور طبعی مناسبت کی بناء پر اپنے لئے جو پیشہ مناسب سمجھے اختیار کر لے۔کسی پیشے کی بناء پر کوئی شریف یا رذیل نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اپنے اعمال کی بنیاد پر عزت یا ذلت کا مستحق ہو گا' اگر سلیقہ' دانشمندی اور ایمان داری کے ساتھ کام کرے گا تو عزت کی نظر سے دیکھا جائے گا لیکن بد سلیقگی' فریب اور بد دیانتی سے کام کرنے والا برا سمجھا جائے گا۔خواہ کتنا ہی اہم پیشہ کیوں نہ اختیار کرے۔

اسلام دراصل دنیا میں امن وسلامتی کی اشاعت ہی کے لئے ہے۔جتنی زیادہ سلامتی ہوگی اتنا ہی زیادہ امن ہوگا اور اتنا ہی زیادہ ایمان کامل ہوگا۔یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے سنئے کہ فرمایا۔

((لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَآبُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.)) ❷

''تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور تم اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتے۔جب تک آپس میں محبت نہ کرو اور میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرنے لگو گے تو آپس میں محبت پیدا ہو جائیگی۔وہ یہ ہے کہ تم باہمی سلام اور سلامتی پھیلاؤ اور اس کی اشاعت کرو۔''

---

❶ بخاری' کتاب الادب' باب ما ینھی عن التفاسد و التدابر

❷ مسلم' کتاب الایمان' باب بیان انہٗ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سلام پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر آشنا اور غیر آشنا کو سلام کیا جائے کسی چھوٹے بڑے امیر وغریب کی کوئی تخصیص نہ ہو۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو سب سے پہلے خطبہ دیا وہ اسی افشاء سلام اور سلامتی کے بارے میں تھا' وہ یہ ہے:

((یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.)) ❶

''اے لوگو! تم آپس میں سلام پھیلاؤ اور غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور جب سب لوگ سو رہے ہوں تو اس وقت تم نماز پڑھو جب یہ کام کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

اخروی جنت تو آخرت ہی میں ملے گی لیکن دنیاوی جنت امن وسلامتی سے ملتی ہے۔ موجودہ زمانے میں امن امن کی پکار ہے کہ امن قائم کرو لیکن اصل امن کے صحیح اصولوں پر عمل کرنے کی کوشش نہیں ہے' اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح امن اور سکون عطا فرمائے اور سچے ایمان کی توفیق دے۔ آمین!

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَجَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَعِبَادَ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ﴾

☆☆☆

❶ ترمذی' کتاب صفة القیامة ۳/۳۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اتفاق واتحاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ. ﴾ (آل عمران: ۱۰۲- ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جیسا کہ چاہیے اس سے ڈرنا اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور متفرق نہ ہو جاؤ اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر جب آپس میں تم سب دشمن تھے پھر الفت پیدا کر دی تمہارے دلوں میں پس ہو گئے اس کے فضل سے بھائی بھائی اور تم ایک آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ پھر تم کو اس سے نجات دی اسی طرح بیان کرتا اللہ تعالیٰ تم پر آیتیں تاکہ تم ہدایت پاؤ۔)

یعنی ہر مسلمان کے دل میں یہ عزم ہونا چاہیے کہ وہ حتی المقدور تقویٰ اور پرہیز گاری کی راہ سے نہ ہٹے اور ہمیشہ اللہ سے استقامت کا طالب رہے۔ شیاطین چاہتے ہیں کہ تمہارا قدم اسلام کے راستے سے ڈگمگا دیں تمہیں چاہیے کہ انہیں مایوس کر دو اور مرتے دم تک کوئی حرکت مسلمانی کے خلاف نہ کرو تمہارا مرنا اور جینا اسلام پر ہونا چاہیے یعنی سب مل کر قرآن کو مضبوط تھامے رکھو یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے یہ رسی ٹوٹ تو نہیں سکتی ہاں چھوٹ سکتی ہے اگر سب مل کر اس کو پوری قوت سے پکڑے رہو گے تو کوئی شیطان شرانگیزی میں کامیاب نہ ہو سکے گا اور انفرادی زندگی کی طرح مسلم قوم کی اجتماعی قوت بھی غیر متزلزل ہو جائے گی۔ قرآن کریم کو تھام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لینا ہی وہ چیز ہے جس سے بکھری ہوئی قوتیں جمع ہوتی ہیں اور ایک مردہ قوم حیات تازہ حاصل کرتی ہے' لیکن قرآن کو تھام لینے کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کو اپنی آراء واہواء کا تختہ مشق بنالیا جائے بلکہ اس کا وہی مطلب معتبر ہوگا جو احادیث صحیح اور سلف صالحین کی متفقہ تصریحات کے خلاف نہ ہو۔ یعنی صدیوں کی عداوتیں اور کینے نکال کر خدا نے نبی کریم ﷺ کی برکت سے تم کو بھائی بھائی بنادیا جس سے تمہارے دین و دنیا درست ہوئے اور ایسی شاخ قائم ہوگئی جسے دیکھ کر تمہارے دشمن مرعوب ہوتے ہیں یہ برادرانہ اتحاد خدا کی اتنی بڑی نعمت ہے جو روئے زمین کا خزانہ خرچ کر کے بھی میسر نہ آسکتی تھی۔

اور اختلاف و تنازع عداوت کا ذریعہ ہے جس قوم میں اتفاق اور اتحاد اور اخوت نہیں ہے وہ ہر ایک اعتبار سے ذلیل اور خوار ہے قرآن مجید اور حدیث میں اس اتفاق و اتحاد پر بڑا زور دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

(سورۃ آل عمران: ۱۵۲)

(اور اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر کے دکھایا تم اس کے حکم سے انہیں اپنے ہاتھوں سے کاٹنے لگے یہاں تک کہ تم بزدل ہوگئے اور ہر کام میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کرنے لگے اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھادی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا پھر تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمالے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش سے درگزر فرمادیا۔ ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔)

یعنی جنگ احد میں اتفاق اور اتحاد کی برکت سے شروع شروع میں تم کو فتح عطا فرمائی اور تم دشمن پر غالب آگئے لیکن جب تم میں تنازع اور اختلاف پیدا ہوگیا تو خدا اور رسول کے نافرمان ہوگئے اور دنیا کے طالب بن گئے تمہاری فتح شکست سے بدل دی گئی اور تمہاری ہوا اکھڑ گئی اور تم میں سے بہت سے لوگ مارے گئے۔ یہ شکست' تنازع' اختلاف' شقاق کی نحوست سے ہوئی اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ (سورۃ انفال: ۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اے ایمان والو! جب بھڑو کسی فوج سے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم مراد پاؤ اور حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا اور صبر کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔)

جو سختیاں اور شدائد جہاد کے وقت پیش آئیں' ان کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرو ہمت نہ ہارو۔ مثل ہے' ہمت کا حامی خدا ہے۔

اس آیت میں مسلمانوں کو بتلا دیا گیا کہ کامیابی کی کنجی کیا ہے' معلوم ہوا کہ دولت' لشکر اور اسلحہ وغیرہ سے فتح و نصرت حاصل نہیں ہوتی' ثابت قدمی' صبر و استقلال' قوت اطمانیت قلب' یاد الٰہی' خدا اور رسول کی اطاعت و فرمانبرداری و باہمی اتفاق و اتحاد سے حاصل ہوتی ہے اسی اتحاد باہمی کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴾

(الصف:٤)

(اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا کہ وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔)

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ان لوگوں سے محبت ہے جو اس کی راہ میں اس کے دشمنوں کے مقابلے پر ایک آہنی دیوار کی طرح ڈٹ جاتے ہیں اور میدان جنگ میں اس شان سے صف آرائی کرتے ہیں کہ گویا وہ سب مل کر ایک دیوار ہیں جس میں سیسہ پلا دیا گیا ہے اور جس میں کسی جگہ رخنہ نہیں پڑ سکتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى.)) ❶

''اے مخاطب تو دیکھتا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور ایک دوسرے کو دوست رکھنے اور باہم شفقت کرنے میں تنِ واحد کی طرح ہیں کہ جب ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو جسم کے باقی اعضاء بیداری اور تپ میں موافقت کرتے ہیں۔''

سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا کیا اچھا ترجمہ فرمایا ہے

بنی آدم اعضائے یک دیگر ند　　　که در آفرینش زیک جوہراند

مومن کی شان اور نشانی قرآن مجید میں یہی بتائی گئی ہے۔

---

❶ بخاری' کتاب الادب' باب رحمة الناس (٦٠١١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ﴾ (مائدہ: ٥٤)

(مومنوں کے معاملے میں پرنہایت عاجز ونرم مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت معزز سخت۔)

ہمارے اسلاف کرام کی یہ تعریف کی گئی تھی کہ

﴿ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴾ (سورہ فتح: ٢٨- ٢٩)

(وہی ہے جس نے اپنا رسول سیدھی راہ پر اور سچے دین پر بھیجا تا کہ اوپر رکھے اس کو ہر دین سے اور کافی ہے اللہ حق ثابت کرنے والا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں' جو دیکھے ان کو رکوع اور سجدے میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی۔ نشانی ان کی ان کے منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ شان ہے ان کی تورات میں اور مثال ان کی انجیل میں جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اس کی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا۔ پھر کھڑا ہو گیا اپنی نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو تا کہ جلائے ان سے جی کافروں کا وعدہ کیا اللہ نے ان سے جو یقین لائے اور کیئے ہیں بھلے عمل' معافی کا اور بڑے ثواب کا۔)

ہم نے اپنی ساری خوبیاں گنوا دیں اور دنیا کی تمام برائیاں سیکھ لیں۔ ہم اپنوں کے آگے سرکش ہو گئے اور غیروں کے آگے ذلت سے جھکنے لگے ہم نے اپنے پروردگار کے آگے دست سوال نہیں بڑھایا' لیکن بندوں کے دسترخوان کے گرے ہوئے ٹکڑے چننے لگے۔ ہم نے شہنشاہ ارض وسماء کی خداوندی سے تو نافرمانی کی مگر زمین کے چند جزیروں کے مالکوں کو اپنا خداوند سمجھ لیا ہم پورے دن ایک بار بھی خدا کا نام ہیبت اور خوف کے ساتھ نہیں لیتے۔ پر سینکڑوں مرتبہ اپنے غیر مسلم حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رہتے ہیں۔ آج ہم پر اغیار چاروں طرف سے چھائے ہوئے ہیں اور ہر طرف سے ہم پر ظلم وتشدد کرتے ہیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں ہر سال ناحق قتل کیے جاتے ہیں۔ بہتیرے بچے یتیم اور ان کی مائیں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ نہ جان و مال کی حفاظت اور نہ عزت وآبرو سلامت رہی۔ یہ سب کچھ خدا کی نافرمانی اور آپس کے جنگ وجدال' قتل و قتال اور نفاق وشقاق کی وجہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَّ مِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَّ لٰكِنَّكُمْ غُثَآءٌ كَغُثَآءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.)) ❶

''ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب کہ کفار ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کے لیے اس طرح بلائیں گے جیسے کہ دستر خوان پر ایک دوسرے کو کھانے کے لیے بلاتے ہیں کسی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہماری تعداد اس وقت کم ہوگی فرمایا اس وقت تم بہت ہو گے لیکن ایسے بے بنیاد جیسے پانی کی رو کے سامنے خس وخاشاک (کوڑا کرکٹ) اور تمہارا رعب وداب دشمنوں کے دل سے اٹھ جائے گا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائے گی۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور سستی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت سے خوف کرو گے۔''

موجودہ دور کے مسلمانوں کے تشتت وتفرق اور آپس کے نزاع واختلاف کی وجہ سے اغیار بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مسلمانوں کو کچلنے بلکہ ان کو ختم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں پس مسلمانوں کو اپنی عزت جان ومال کی حفاظت کے لیے متحد اور متفق ہو کر ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ پر عمل پیرا ہونا چاہیے کیونکہ اسلام ہر کام میں اور تمام احکام میں اتحاد واتفاق اخوت و بھائی چارہ کی دعوت لیے ہوئے ہے کلمہ توحید جسے کلمہ وحدت کہا جاتا ہے اس کے قائل ہونے اور اس پر عمل کرنے کی وجہ سے جان و مال اور عزت وآبرو کی حفاظت ہو جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.)) ❷

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کریں اور زکوۃ دیں جب وہ یہ سب کچھ کرنے لگیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے جان ومال کو بچا لیا۔ اسلامی حق کے علاوہ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔''

❶ ابو داوٗد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الامم علی الاسلام ٤/ ١٨٤

❷ بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا و اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکاۃ فخلوا سبیلھم (٢٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نماز تنہا بھی ادا کی جا سکتی ہے لیکن جماعت سے پڑھنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً.)) ❶

''جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔''

یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملے گا اور جماعت سے نماز پڑھنے کے بہت سے فائدے ہیں۔

(۱) پانچوں وقت مسلمان آپس میں ملیں گے (۲) ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوں گے (۳) میل ومحبت پیدا ہوگی (۴) اتفاق واتحاد ہوگا (۵) دوسروں کو دیکھ کر اور شوق پیدا ہوگا (۶) عبادت میں طبیعت لگے گی (۷) بزرگوں کی برکت سے نماز قبول ہوگی (۸) اسلامی شوکت نمایاں ہوگی۔

روزہ: ہر امیر وغریب' شاہ وگدا پر فرض ہے اس میں بھی وحدت امت کا اظہار ہے۔

حج: تو اتفاق واتحاد کا مرکز بلکہ منبع ہے۔ اسلام کا ایک اصول مساوات بھی ہے حج سے یہ مقصد بھی بخوبی حاصل ہو جاتا ہے سب لوگ شاہ ہوں یا گدا ایک ہی لباس میں ایک حالت میں ایک ہی جگہ پر خدائے واحد کی درگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور اس طرح سب امتیازی تفرقے مٹ جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایک جگہ جمع ہو کر امور سیاست وتجارت وغیرہ سب کاموں میں مشورہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور اس طرح باہم تعاون و تناصر کا مقصد حاصل ہوتا ہے اسی وجہ سے غیر مسلم ہوشیار قومیں اجتماع حج سے بہت خوفزدہ رہتی ہیں اور اپنے مقبوضات کے لوگوں کو حج سے روکنے کی مسلسل کوشش کرتی ہیں۔

اسی طرح سے جمعہ وعیدین کی نمازیں بھی اسلامی اتحاد واخوت کی مظہر ہیں۔ غرض آپ نظر غائر سے دیکھیں گے اسلامی اتحاد کا مسئلہ ہر جگہ پائیں گے۔

آپ دور کیوں جائیں ﴿وَ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ اپنی ہستی کے وجود میں غور کرو تین سو ساٹھ اجزا اور اعضاء سے مرکب ہے اگر ایک ایک عضو الگ ہو جائے تو انسانی وجود ختم ہو جائے۔ غرض جتنا بھی زیادہ غور وفکر کرو گے ہر ایک چیز میں اتفاق واتحاد کی جلوہ گری نظر آئے گی۔

﴿اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى عَدُوِّنَا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

---

❶ بخاری' کتاب الاذان' باب فضل صلاة الجماعة (٦٤٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عبادت الٰہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْكِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِىْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا وَ اٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا وَلَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْجِبَالَ طُوْلًا ‎﴿٣٧﴾‏ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ‎﴿٣٨﴾‏ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ‎﴿٣٩﴾‏ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنَاثًا ۭ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝ ﴾

(اسراء:۲۳-۴۰)

(پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور محبت وعاجزی کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے پروردگار! ان پر ویسے ہی رحم کرنا جیسے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تو نیک ہے تو وہ رجوع کرنے والے کو بخشنے والا ہے رشتہ داروں کا، مسکینوں کا، مسافروں کا حق ادا کرو، اسراف وبے جا خرچ سے بچو۔ بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے اور اگر تجھے ان میں سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تب بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا مت رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دیا کر کہ پھر ملامت کیا ہوا اور پچھتایا ہوا بیٹھ جائے گا یقیناً تیرا رب جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے مفلسی کے خوف سے تم اپنی اولاد کو نہ مار ڈالا کرو ان کو اور تم کو ہم ہی روزیاں دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔ اور کسی جان کا 'جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا اور جو قتل کر دیا جائے مظلوم ہونے کی صورت میں' ہم نے ان کے وارثوں کو طاقت دے رکھی ہے پس اسے چاہئے کہ مار ڈالنے میں زیادتی نہ کرے بے شک اس کی مدد کی جائے گی یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ۔ بجز اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائیں اور وعدے پورے کیا کرو کیونکہ قول وقرار کی باز پرس ہونے والی ہے اور جب ناپنے لگو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو یہی بہتر ہے اور انجام میں بھی بہت اچھا ہے جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو کیونکہ کان، آنکھ اور دل ان میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہر ایک کے بارے میں پوچھ گچھ کی جانے والی ہے زمین میں اکڑ کر نہ چلا کر و نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی پہاڑوں تک پہنچ سکتا ہے ان سب کی برائی تیرے رب کے نزدیک سخت ناپسند ہے یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری ہے تو خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا۔ کہ ملامت خوردہ اور راندۂ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا کیا بیٹوں کے لئے تو اللہ نے تمہیں چھانٹا اور خود اپنے لئے فرشتوں کو لڑکیاں بنایا؟ بے شک تم بہت بڑا بول بول رہے ہو۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے عبادت الٰہی اور حقوق انسانی کی تعلیم دی ہے۔ اور یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ۔

(۱) اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا۔

(۲) والدین کی خدمت کرتے رہنا۔

(۳) صلہ رحمی کرتے رہنا۔

(۴) غرباء نوازی کرتے رہنا۔

(۵) فضول خرچی سے ہمیشہ بچتے رہنا۔

(۶) نہ بخل کرو نہ حد سے زیادہ سخاوت کرو۔

(۷) بچوں کو قتل نہ کرو۔

(۸) زنا و بدکاری ہرگز نہ کرو۔

(۹) کسی کو ناحق قتل نہ کرو۔

(۱۰) یتیم کا مال ناجائز طریقہ سے نہ لو۔

(۱۱) عہد اور قول و قرار کو پورا کرو۔

(۱۲) ناپ تول کو صحیح اور پورا تولا کرو۔

(۱۳) بغیر علم کے کوئی بات نہ کہو۔

(۱۴) تکبر اور غرور سے مت چلو۔

(۱۵) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ کرو۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد تسلیم نہ کرو۔

ان سولہ باتوں کی یہ ایک اجمالی فہرست ہے اب ہر ایک کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ یہ سب باتیں مکارم اخلاق میں سے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ا۔اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے۔قرآن مجید میں جگہ جگہ اس کی عبادت پرزور دیا گیا ہے۔

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ ﴾ (الفاتحه: ٤)

(یعنی اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔)

لغت میں عبادت، ذلت اور پستی کو کہتے ہیں طریق معبد اس راستے کو کہتے ہیں جو ذلیل ہو یعنی چلتے چلتے گھس گیا ہو اسی طرح ''بعیر معبد'' اس اونٹ کو کہتے ہیں جو مطیع وفرمانبردار ہو۔شریعت میں عبادت، محبت، خشوع، خضوع اور خوف کے مجموعے کو کہتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ہی کی مخصوص عبادت اور فرمانبرداری کی جائے۔یعنی اے خدا ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی قوانین وضوابط کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور تجھ ہی سے عبادت وغیر عبادت میں مدد چاہتے ہیں۔

بعض سلف کا فرمان ہے کہ۔

سارے قرآن کا راز سورہ فاتحہ ہے اور پوری سورہ فاتحہ کا راز اسی آیت ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ'' میں ہے اس آیت کے پہلے حصے میں شرک سے بیزاری کا اعلان ہے اور توحید کا اقرار ہے یعنی ''لا الـه الا اللّٰـه'' کا مضمون ہے اور دوسرے جملے میں اپنی طاقتوں اور قوتوں کا انکار ہے اور اپنی بے بسی کا اظہار ہے جو۔''لاحول ولا قـوة الا باللّٰه'' کا مطلب ہے۔یعنی اے خدا! بغیر تیری توفیق کے ہم میں کوئی طاقت وقوت نہیں ہے صرف تیری ہی امداد سے اور طاقت وقوت سے دین ودنیا کے کاموں کو انجام دے سکتے ہیں۔ اور اپنے تمام کاموں کو تیرے سپرد کرتے ہیں۔

اس مضمون کی بہت سی آیتیں ہیں۔ہم چند آیتوں کو بیان کرتے ہیں آپ غور وتوجہ سے سنئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَارَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (هود: ١٢٣)

(یعنی تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو تمہارے عملوں سے اللہ غافل نہیں ہے۔)

اور فرمایا:

﴿ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴾ (المزمل: ٩)

(یعنی مشرق ومغرب کا رب اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تم اسی کو اپنا کارساز سمجھو۔)

یہی مضمون اس آیت ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ﴾ (الفاتحه: ٤) میں ہے۔سورہ فاتحہ کی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آیت سے پہلی آیتوں میں خطاب نہیں تھا لیکن اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے خطاب کیا گیا ہے کہ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں جو نہایت لطیف مناسبت رکھتا ہے کیونکہ جب بندے نے اللہ کی تعریف اور ثناء بیان کی تو گویا قرب خداوندی میں حاضر ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچ گیا اب اس مالک کو مخاطب کر کے اپنی ذلت و مسکینی کا اظہار کرنے لگا کہ خدایا ہم تیرے ذلیل غلام ہیں اور اپنے تمام کاموں میں تیرے ہی محتاج ہیں۔

اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے تمام جملوں میں خبر تھی اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین صفات پر اپنی ثناء آپ کی تھی اور بندوں کو اپنی ثناء ان ہی کے الفاظ کے ساتھ بیان کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اسی لئے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس سورت کو نماز میں نہیں پڑھتا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے اس شخص کی نماز جو سورۂ فاتحہ کو نہ پڑھے۔ ❶

اور مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے نماز کو یعنی سورۃ فاتحہ کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا بانٹ لیا ہے۔ اس کا آدھا حصہ میرا ہے اور آدھا حصہ میرے بندوں کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ طلب کرے۔''

جب بندہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد اور تعریف بیان کی ہے جب بندہ ''الرحمن الرحیم'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء کی ہے جب وہ کہتا ہے۔ ''ملك يوم الدين''۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ جب وہ ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو مانگے جب وہ آخر سورت تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ یہ بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو کچھ مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ایاک نعبد کے یہ معنی ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم خاص تیری ہی توحید مانتے ہیں تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تیری ہی ذ ن سے امید رکھتے ہیں تیرے سوا کسی اور کی نہ ہی تو ہم عبادت کریں، نہ ڈریں اور نہ امید رکھیں اور ''ایاك نستعين'' سے یہ مراد ہے کہ ہم تیری تمام اطاعت پر اور اپنے تمام کاموں میں تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ❷

---

❶ بخاری کتاب الاذان' باب وجوب القراءة للامام و الما موم فی الصلوٰۃ کلھا. الحدیث (٧٥٦)

❷ مسلم کتاب الصلوٰۃ' باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة (٨٧٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے کہ تم خالص اسی کی عبادت کرو اور اپنے تمام کاموں میں اسی سے مدد مانگو۔ "اِیَّاكَ نَعْبُدُ" پہلے اس لئے لایا گیا ہے کہ اصل مقصود اللہ کی عبادت ہی ہے اور مدد طلب کرنا یہ عبادت کا وسیلہ اہتمام اور اس پر پختگی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ زیادہ اہمیت والی چیز کو پہلے لایا جاتا ہے اور اس سے کم اہمیت والی چیز کو اس کے بعد لایا جاتا ہے۔

علامہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے واضح البیان میں لکھا ہے۔

عبادت، عبادت کنندہ کے لحاظ سے تو نہایت درجے کی عاجزی ہوتی ہے لیکن اس میں معبود کی نہایت درجے کی تعظیم بھی ہوتی ہے۔ پس ہر امر اور ہر حالت جس سے یہ مفہوم ظاہر ہو کہ اس میں عابد کی نہایت درجے کی ذلت اور معبود کی نہایت درجے کی عزت و تعظیم پائی جائے وہ عبادت ہے اور یہ تین طرح پر ادا ہو سکتی ہے۔

اول: زبان سے، جیسے حمد و ثناء، درود وظیفہ اور دعاء وغیرہ۔

دوم: بدن سے، جیسے سجدہ، نماز، روزہ، حج، طواف وغیرہ۔

سوم: مال سے، جیسے زکوۃ، صدقہ وخیرات، قربانی، نذر و نیاز وغیرہ۔

یہ سب اقسام صرف اللہ تعالیٰ کے لئے یعنی اس کی رضاء اور قربت حاصل کرنے کے لئے ادا کرنی چاہئے ان میں کسی غیر کی شرکت جائز نہیں۔ "اِیَّاكَ نَعْبُدُ" میں حصر کا مفاد یہی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے یہ معنی منقول ہیں "نَعْبُدُكَ وَلَا نَعْبُدُ غَیْرَكَ" یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے۔

تشہد نماز میں جو وظیفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے اس میں یہ سب اقسام خدائے تعالیٰ نے مخصوص کر دیئے ہیں، "اَلتَّحِیَّاتُ" یعنی جملہ تحیات یعنی زبان کی حمد و ثنا اور ورد و وظائف "للہ" خاص خدا کے لئے ہیں "وَالصَّلَوٰتُ" اور تمام بدنی عبادت بھی مثلاً نماز، حج اور سفر زیارت وغیرہ۔ "وَالطَّیِّبَاتُ" اور سب مالی صدقات وخیرات نذر و نیاز قربانی اور چڑھاوے بھی جو پاک مال سے دیئے جائیں اور سب خاص اللہ ہی کے لئے ہیں۔ "وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ اس میں بھی ایاک کو مقدم ذکر کیا کہ عبادت کی طرح استعانت بھی ذات باری سے مختص ثابت ہو اور ایاک کو اس لئے ذکر کیا کہ عبادت واستعانت ہر دو مقصود بالذات ظاہر ہوں نیز اس لئے کہ یہ وقت خدا کے سامنے حاضری اور مناجات و خطاب کا ہے اور مقام حضور و مناجات صیغہ خطاب کو مکرر لانے میں متکلم کو لذت حاصل ہوتی ہے اور شوق و ذوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بڑھتا ہے حاصل یہ کہ نہ خدا کے سوا کسی کی عبادت جائز ہے اور نہ ان امور میں جو اس سے مخصوص ہیں کسی اور سے استعانت واستمداد ہی جائز ہے۔

اور عبادت کے بعد استعانت کے ذکر کی دو وجہیں ہیں اول یہ کہ مقام عبادت وعبودیت میں قائم ہونا اور اسے کما حقہ انجام دینا اللہ تعالیٰ کی مدد وتوفیق کے سوا نہیں ہوسکتا اس لئے نعبد کے بعد اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کے لئے '' نَسْتَعِيْنُ '' کہا۔

دوم۔ یہ کہ طلب مدد اور دعاء بھی عبادت کی ایک قسم ہے اور امر عبادت میں نہایت مہتم بالشان ہے اس لئے اسے خصوصیت سے ذکر کیا چنانچہ حدیث میں وارد ہے۔'' اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ''یعنی دعاء ہی عبادت ہے۔ ❶

اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴾ (مومن: ٦٠)

(تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب نہایت ذلت کی حالت میں جہنم میں پڑیں گے۔)

اس آیت میں دعا کو عبادت کہا گیا ہے۔ دعاء کے عبادت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بندے کا تعلق قلبی خدا کے ساتھ اسی وقت درست ومضبوط ہوتا ہے جب وہ اپنی حاجات ومشکلات میں صرف اسی کی طرف رجوع کرے اور ہر نبی کی دعوت تھی۔

﴿ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ﴾ (هود: ٦١)

(یعنی میرے بھائیو! تم خدا کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی سچا معبود نہیں۔)

نیز تصریحاً فرمایا:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾

(الانبیاء: ٢٥)

(یعنی اے پیغمبر! تجھ سے پیشتر ہم نے جو بھی پیغمبر بھیجا تھا ہم اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے ہیں کہ میرے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو۔)

❶ مسند احمد: ٦/ ٢٧٦' ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء (١٤٧٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾ کا حکم اسی رابطہ کو قائم کرنے کے لئے ہے یعنی اپنے پروردگار کے اسم کا ذکر کرا ور سب سے رشتہ توڑ کر اسی سے جوڑ۔ اور ﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ کی حقیقت یہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو خالص کرتے ہوئے واسطے اس کے دین۔ اسی اختصاص حصر کے لئے کلمۂ توحید میں تمام غیر اللہ کی نفی کر کے الوہیت کو صرف خدا کے لئے ثابت رکھا ہے چنانچہ فرمایا۔

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

(یعنی اے پیغمبر! تو یقین کر کہ خدا کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔)

پس جب تک انسان تمام غیر اللہ سے رشتہ توڑ کر مقام الوہیت کو ذات حق سے مخصوص نہ کر دے اور تمام ان امور میں جو مختص بذات باری ہیں استمداد و استعانت اور استغاثہ و فریاد خاص خدا تعالیٰ سے نہ کرے وہ خدا کی منشاء کے مطابق خاص اس کا پرستار نہیں کہلا سکتا۔ اور آیت ''اياك نعبد و اياك نستعين۔'' کے دعوے میں سچا نہیں اتر سکتا۔

بعض لوگوں نے فرمایا کہ ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ'' میں تواضع اور عاجزی ہے اور اپنی غلامیت کا اظہار ہے اور عبدیت و غلامیت کا بڑا اونچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو عبدیت کے لقب سے یاد فرمایا ہے جیسے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ﴾ (تعریف اس اللہ کی جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی۔ ''وَسُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ'' پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی وغیرہ) اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳)

(تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔)

اور دوسری آیت میں فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○﴾ (البقرة: ۲۱ - ۲۲)

(اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا یہی تمہارا بچاؤ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت، اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی خبردار! باوجود جاننے کے خدا کے شریک مقرر نہ کرو۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اور الوہیت کا بیان فرمایا ہے اور اپنے وجود کو بھی مدلل طریقے سے بندوں کے سمجھانے کے لئے ذکر فرمایا ہے کہ تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو عدم سے عالم وجود تک پہنچایا۔ اور تم سے پہلے بھی سب لوگوں کو پیدا کیا۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔ آسمان سے پانی برسا کر ہر قسم کے پھل فروٹ اور کھانے پینے کی چیزیں عطا فرمائیں لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو صرف اسی کی عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت عقلی و نقلی ہر حیثیت سے نہایت ضروری ہے کیونکہ ہم سب خدا کے غلام ہیں اور غلام پر فرض ہے کہ اپنے آقا کی خوشنودی کے مطابق اس کا کہا مانے۔ خدا کی عبادت اس لئے ضروری ہے کہ انسان مہد سے لحد تک ہر چیز میں محتاج ہے اور خدا کسی وقت کسی کا کسی چیز میں محتاج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور ہر ضرورت کی چیز بھی پیدا کی کھانے پینے کی بھی، پہننے اوڑھنے کی بھی اور مرنے جینے کی بھی چیز پیدا کی۔ جسم بنایا جان ڈالی اور شکم مادر ہی سے پرورش شروع کی، پیٹ میں مناسب غذا دیتا رہا۔ پیدائش کے بعد خالص دودھ سے پرورش کرتا رہا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب توجہ دلائی ہے۔

﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴾ (المومنون: ١٢ تا ١٦)

(یقیناً ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا پھر اسے قطرہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دیدیا۔ پھر ہم نے قطرے کو جما ہوا خون بنا دیا۔ پھر اسے ہم نے گوشت کا ایک لوتھڑا کر دیا پھر اس کو ہم نے ہڈیاں پیدا کردیں پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا پھر ایک دوسری خلقت میں پیدا کر دیا برکتوں والا ہے وہ خدا جو سب سے اچھی پیدائش کرنے والا ہے اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے اسی مضمون کو اس طرح سے ادا فرمایا ہے:

﴿ قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۔ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَضۡبًا وَّ زَیۡتُوۡنًا وَّ نَخۡلًا وَحَدَآئِقَ غُلۡبًا وَّ فَاکِھَۃً وَّ اَبًّا مَّتَاعًا لَّکُمۡ وَلِاَنۡعَامِکُمۡ ﴾

(عبس: ١٧ تا ٣٢)

(خدا کی مار، انسان بھی کیسا ناشکرا ہے اسے خدا نے کس چیز سے پیدا کیا؟ ایک قطرے سے پیدا کیا پھر اس کی تقدیر مقرر کی۔ پھر اس کے لئے راستہ آسان کر دیا۔ پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔ پھر جب چاہے گا اسے زندہ کر دے گا ہرگز نہیں۔ اس نے اب تک خدا کے حکم کی بجا آوری نہیں کی۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھ لے کہ ہم نے بارش برسائی پھر زمین کو پھاڑ دیا پھر اس میں سے اناج اگایا۔ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغات اور میوے اور گھاس چارہ بھی اگایا تمہارے استعمال وفائدے کے لئے اور تمہارے چوپاؤں کے لئے۔)

یعنی انسان بڑا ہی ناشکرا ہے وہ اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا کہ وہ کس چیز سے بنا ہے اور نہ اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھتا ہے کہ کس طرح سے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو مہیا کیا ہے۔ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سے بے شمار چیزیں پیدا کرتا رہتا ہے۔ اور ہر چیز سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔

غذا ہر متنفس کے لئے حیات کا ذریعہ ہے غذا کے حاصل ہونے کے بعد انسان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ غذا کو حلق سے اتارلیں۔ مگر صرف اتنے سے غذا کا مقصد حاصل نہیں ہوتا اس کا ہضم کرنا، اس کا خون بنانا خون کو گوشت پوست ہڈی پٹھے، بال، ناخن وغیرہ میں تبدیل کرنا اور ہر ایک عضو کو قوت پہنچانا۔ ان میں سے کوئی بھی آدمی کے ارادے سے نہیں ہوتا اور ان کاموں کے بغیر جسم کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ ارادہ تو ارادہ۔ آدمی کو تو خبر نہیں ہوتی اور اندرونی قوتیں خدا کے حکم سے اپنی اپنی خدمتوں کی بجا آوری کرتی رہتی ہیں یہ تو ایک غذا کا حال ہے کہ قدرتی خدمتگاروں کے کام ہیں زمین میں بیج ڈالنے سے لے کر پینے تک کتنے آدمی اور کتنے جانور اس کو سرانجام دیتے ہیں تب کہیں جا کر لقمہ آدمی کے حلق تک پہنچتا ہے پھر غذا کے علاوہ اور کتنی ضرورتیں ہیں جو آدمی کے پیچھے لگی ہیں یا اس نے خود تکلف وآرائش کے لئے اپنے پیچھے لگا رکھی ہیں۔ سو فضول اور لایعنی چیزوں کے لئے تو آدمی کو تھوڑے بہت ہاتھ پاؤں ہلانے بھی پڑتے ہیں نہایت ضروری چیزیں خدا نے اپنی قدرت سے مہیا کر دی ہیں۔ مثلاً زندگی کی ضرورتوں میں سب سے ضروری چیز ہوا ہے کہ کوئی جاندار دومنٹ بھی سانس لئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ آدمی گھر میں ہو یا بازار میں، کھلے میدان میں ہو یا پہاڑ پر سانس لینے کے لئے ہوا ہر جگہ موجود ہے۔ دوسرے درجہ میں پانی ہے۔ اس لئے دریا اور نہریں ہیں آسمان سے بھی بارش ہوتی ہے اور کہیں بھی زمین کو کھود و تو پانی نکل آتا ہے۔ کھانے کے لئے جنگل میں خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رو پھل فروٹ کی افراط ہے ہاں پانی کی جگہ شربت کیوڑہ پیو اور پلاؤ زردے کھانا چاہو تو خدا سے یہ توقع نہ رکھو کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بنی اسرائیل پر من وسلویٰ اترا کرتا تھا بنا بنایا شربت اور پکا پکایا پلاؤ آسمان سے برسے گا۔ خدا تعالیٰ نے ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾ سے تمہاری روزی کا ذمہ لے لیا ہے۔ ان تکلفات کا یعنی ضرورت کے لئے نہیں بلکہ تکلف کے لئے کچھ نہ کچھ تکلیف کرنی ہی پڑے گی۔

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے وہ ہے جو تکلف نہیں کرتا

غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو ایک خاص طرح کا حاجت مند مخلوق پیدا کیا ہے تو اس کی ضرورتوں کا سامان بھی مہیا کر دیا ہے بہت کچھ اپنی قدرت سے اور کچھ یوں ہی سا برائے نام آدمی کے ابنائے جنس کے ذریعہ سے اسی لئے تو آدمی اپنی طرح کے آدمیوں میں مل کر رہتا ہے کہ لوگ ضرورتوں کو بہم پہنچانے میں اس کی مدد کریں۔ بڑے شہروں میں ہزاروں لاکھوں آدمی بستے ہیں ان میں سے بہتیرے ایسے ہیں کہ بظاہر ایک کو دوسرے سے کوئی تعلق نہیں مگر حقیقتاً وہ سب ایک دوسرے کا کام کر رہے ہیں۔ وہ بھی خدا ہی ان سے کراتا ہے اور وہی اس کی توفیق دیتا ہے ان کو اس قابل بنایا ہے ان کے دل میں یہ بات ڈالی ہے آدمی ان باتوں کو سوچے سمجھے تو وہ ضرور محسوس کرے گا کہ آدمی کے تعلقات تو بہت ہیں مگر کوئی تعلق اس تعلق کو نہیں پاتا جو آدمی کو خدا کے ساتھ ہے۔

آدمی کے دوسرے تعلقات عارضی اور چندروزہ ہیں مگر اس کا تعلق خدا کے ساتھ ہر وقت کا ہے اور ابدی ہے۔ ہر ایک تعلق کے دو پہلو ہوتے ہیں حق کا اور ذمہ داری کا۔ بندوں کا کوئی دعویٰ اور کوئی حق خدا پر نہیں۔ ہاں اس نے از خود روزی کا ذمہ لیا ہے۔ ﴿وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾ (هود: ٦) اور مہربانی کا ﴿كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ خدا اپنی ذمہ داریوں کو جو اس نے اپنے اوپر لازم کر لی ہیں بے طلب بے تقاضا بحسن وخوبی پورا کر رہا ہے رزق کے اعتبار سے وہ ''خیر الرازقین'' ہے اور مہربانی کے لحاظ سے ''ارحم الراحمین'' ہے۔

رہے اس کے احسان بندوں پر تو بندوں کو تو اس بات کی طاقت ہی نہیں کہ ان کو گن سکیں۔ ﴿وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ﴾ (النحل: ١٨) تو جیسے اس کے احسانات بے شمار ہیں ویسے ہی اس کے بے شمار حقوق بھی ہیں اور اس کی نعمتوں کے حقوق کے مقابلہ میں بندوں کے فرائض ہیں ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جس کی بندگی اور اطاعت اس کی نزدیکی کا سبب ہے اور اس کا شکر ادا کرنے میں نعمت کی زیادتی ہے۔ جو سانس اندر کو جاتا ہے وہ زندگی بڑھانے والا ہوتا ہے اور جب باہر آتا ہے تو خوشی پیدا کرنے والا ہوتا ہے لہٰذا ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور ہر سانس پر ایک شکر ضروری ہے سچ ہے کس ہاتھ اور زبان سے اس کے شکر کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں کیونکہ شکریہ کی توفیق بھی ایک نعمت ہے تو اس نعمت کی بھی شکر گزاری ہے اور یہ انسان کے بس کی بات نہیں لیکن اس کے باوجود اس نے حکم دیا ہے کہ تم شکر کیا کرو میرے شکر گزار بندے بہت کم ہیں۔ وہی بندہ سب سے اچھا ہے جو اپنے قصوروں اور کوتاہیوں کا عذر اللہ کے سامنے پیش کرتا ہے ورنہ کوئی اس لائق نہیں ہے جو اللہ کی کما حقہ شکر گزاری کر سکے اس کی رحمت کی بارش بے حساب ہے جو سب کو پہنچ رہی ہے اور اس کی نعمت کا دستر خوان سب جگہ بچھا ہوا ہے کوئی بندہ اس سے محروم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی عزت کا پردہ بڑے بڑے گناہوں سے نہیں پھاڑتا ہے اور نہ کسی بڑی سے بڑی غلطی پر مقررہ روزی کے وظیفے بند کرتا ہے بخشنے والا کریم و داتا اپنے غیب کے خزانہ سے آگ پوجنے والوں، تین خدا ماننے والوں، عیسائیوں کو بھی روزی دیتا ہے۔ تو جب اپنے دشمنوں کو روزی کھلاتا ہے۔ تو دوستوں کو کب محروم کرے گا۔ غرض دوست دشمن سبھی کو کھلا پلا رہا ہے اور سب چیزوں کو ان کا خادم بنا رکھا ہے۔

ابر و باد و مہ و خور شید و فلک درکارند — تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو گشتہ و فرماں بردار — شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

ہوا، بادل، چاند، سورج، آسمان سب تمہارے کام میں لگے ہوئے تاکہ تم روزی کما سکو۔ اور اس کو غفلت کے ساتھ نہ کھاؤ سب تمہارے فرماں بردار ہیں تم خدا کے فرماں بردار بن جاؤ یہی انصاف ہے۔

اس سلسلہ کی ایک حدیث اس کی تائید میں سن لیجئے جس کو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دو قریب تھا کہ وہ اس میں ڈھیل کریں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں یاد دلایا کہ آپ کو پروردگار عالم کا حکم تھا کہ ان پانچ چیزوں پر خود کاربند ہو اور دوسروں کو بھی حکم دو پس یا تو آپ خود کہہ دیجئے یا میں پہنچا دوں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر آپ سبقت کر گئے تو کہیں مجھے عذاب نہ کیا جائے یا زمین میں دھنسا نہ دیا جائے۔ پس حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی مسجد میں جمع کیا۔ جب مسجد پُر ہوگئی تو اونچی جگہ پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر کے کہا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم کیا ہے کہ خود عمل کر کے تم سے بھی ان پر عمل کراؤں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص خاص اپنے مال سے کسی غلام کو خریدے، غلام کام کاج کرے اور جو کچھ کمائے اسے کسی اور کو دیدے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ ٹھیک اسی طرح تمہارا پیدا کرنے والا، تمہاری روزیاں دینے والا، تمہارا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ ہی ہے پس تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

۲۔ دوسرے یہ کہ نماز کو ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کا منہ بندے کے منہ کی طرف ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں ادھر ادھر التفات نہ کرے جب تم نماز میں ہو تو خبردار ادھر ادھر التفات نہ کرنا۔

۳۔ تیسرا حکم یہ ہے کہ روزے رکھا کرو۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص کے پاس مشک کی تھیلی بھری ہوئی ہو جس سے اس کے تمام ساتھیوں کے دماغ معطر رہیں یاد رکھو روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔

۴۔ چوتھا حکم یہ ہے کہ صدقہ دیتے رہا کرو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی شخص کو دشمنوں نے قید کر لیا اور گردن کے ساتھ اس کے ہاتھ باندھ دیئے اور قتل کرنے کے لئے لے چلے۔ تو وہ کہنے لگا کہ تم مجھ سے فدیہ لے لو اور مجھے چھوڑ دو۔ چنانچہ جو کچھ تھا کم زیادہ دے دلا کر اپنی جان چھڑا لی۔

۵۔ پانچواں حکم اس کا یہ ہے کہ بکثرت اس کے نام کا ورد کرو اس کا ذکر کیا کرو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پیچھے تیزی کے ساتھ دشمن دوڑا آتا ہے اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں گھس جاتا ہے اور وہاں امن و امان پالیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وقت آدمی شیطان سے بچا ہوا ہوتا ہے یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اب میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں جس کا حکم جناب باری نے مجھے دیا ہے مسلمانوں جماعت کو لازم پکڑے رہنا (اللہ اور اس کے رسول اور حاکم وقت کے احکام) سننا اور ماننا ہجرت کرنا اور جہاد کرنا۔

جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی نکل گیا اس نے اسلام کا پٹا گلے سے اتار پھینکا ہاں یہ اور بات ہے کہ رجوع کرلے۔ جو شخص جاہلیت کی پکار پکارے وہ جہنم کا کوڑا کرکٹ ہے لوگوں نے کہا حضور ﷺ اگرچہ وہ روزے دار اور نمازی ہو؟ فرمایا اگرچہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو مسلمانوں کو ان کے ناموں سے پکارو جو خود خدا تعالیٰ نے رکھے ہیں مسلمانو، مومنو، اور اللہ کے بندو یہ تمام نام خدا کو بہت پیارے ہیں۔ ❶

---

❶ ترمذی کتاب الامثال، باب ماجاء مثل الصلوۃ و الصیام و الصدقۃ (۲۸۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حقیقت یہی ہے کہ اللہ کی بندگی سب عبادتوں کا لب لباب اور مغز ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے اور سب سے بڑی عبادت اللہ کی توحید ہے یعنی صرف ایک خدا کی عبادت کرنی چاہیے

مولانا حالی نے کیا خوب فرمایا ہے:

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق　　زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرمان طاعت کے لائق　　اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم　　اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم　　اسی کی طلب میں مرو گر مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی
خرد اور ادراک رنجور ہیں واں　　مہ ومہرادنی سے مزدور ہیں واں
جہاں دار مغلوب ومقہور ہیں واں　　نبی اور صدیق مجبور ہیں واں
نہ پرستش ہے رہبان و احبار کی واں
نہ پرواہے ابرار و احرار کی واں

یہ آیت جامع آیتوں میں سے ہے کہ اس میں عبادت وتوحید کا بیان تو ہے ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیل بھی مذکور ہے زمین آسمان کی مختلف شکل وصورت، مختلف رنگ وروپ، مختلف خاصیت ومزاج اور مختلف نفع ونقصان کی موجودات میں سے ہر ایک کا نفع ونقصان والا ہونا اور خاص حکمت سے پیدا ہونا، اللہ تعالیٰ کے وجود کی بین دلیل اور اس کی عظیم الشان قدرت وحکمت اور زبردست سطوت و سلطنت کا پورا پورا اذکر ہے۔ یوں تو ہر چیز خدا کی ہستی کو ثابت کر رہی ہے عقلمندوں کے لئے مصنوعات سے صانع کے وجود پر استدلال کرنا کافی شافی ہے لیکن گنوار اور جاہل بھی خدا کی ہستی کو سمجھتا ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ کسی دیہاتی آدمی سے یہ دریافت کیا گیا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو کیسے پہچانا؟ اور اس کے وجود کی کیا دلیل ہے تو اس نے فی الفور کہا۔

يَاسُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْبَعْرَ لَيَدُلُّ عَلَى الْبَعِيْرِ وَاِنَّ اَثَرَ الْاَقْدَامِ لَتَدُلُّ عَلَى الْمَسِيْرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَسَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَاَرْضٌ ذَاتِ فِجَاجٍ وَبِحَارٌ ذَاتُ اَمْوَاجٍ اَلَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى وُجُوْدِ اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ.

''یعنی مینگنی سے اونٹ معلوم ہو سکے اور پاؤں کے نشان سے یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی آدمی گیا ہے تو کیا یہ برجوں والا آسمان یہ راستوں والی زمین اور موجیں مارنے والے سمندر اللہ تعالیٰ باریک بیں اور خبردار کے وجود پر دلیل نہیں بن سکتے؟ ضرور بن سکتے ہیں۔''

امام مالک سے ہارون الرشید نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی کیا دلیل ہے؟ آپ نے فرمایا زبانوں کا مختلف ہونا۔ آوازوں کا جداگانہ ہونا اور بات کرنے کے لہجوں کا الگ الگ ہونا ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی سوال ہوتا ہے تو آپ جواب دیتے ہیں کہ.

چھوڑ دیں ابھی میں کسی اور سوچ میں ہوں، لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ایک بہت بڑی کشتی ہے جس میں طرح طرح کی تجارتی چیزیں ہیں نہ اس کا کوئی نگہبان ہے نہ چلانے والا ہے باوجود اس کے وہ برابر آ جا رہی ہے اور بڑی بڑی موجوں کو خودبخود چیرتی پھاڑتی گزر جاتی ہے ٹھہرنے کی جگہ ٹھہر جاتی ہے۔ چلنے کی جگہ چلتی رہتی ہے اور نہ کوئی ملاح ہے نہ منتظم۔ سوال کرنے والے دہریوں نے کہا آپ کس سوچ میں پڑ گئے؟ کوئی عاقل ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ اتنی بڑی کشتی تلاطم والے سمندر میں آئے جائے اور کوئی اس کا چلانے والا نہ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ افسوس تمہاری عقلوں پر ایک کشتی تو بغیر چلانے والے کے نہ چل سکے لیکن یہ ساری دنیا یہ آسمان وزمین کی سب چیزیں ٹھیک اپنے کام پر لگی رہیں اور ان کا مالک حاکم اور خالق کوئی نہ ہو یہ جواب سن کر لوگ ہکے بکے رہ گئے اور حق معلوم کر کے مسلمان ہو گئے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ توت کے پتے ایک ہی ہیں۔ ایک ہی ذائقہ کے ہیں کیڑے، شہد کی مکھی اور گائیں بکریاں ہرن وغیرہ سب اس کو کھاتے اور چرتے چگتے ہیں اسی کو کھا کر کیڑے میں سے ریشم نکلتا ہے مکھی شہد دیتی ہے ہرن میں مشک پیدا ہوتا ہے اور گائے بکریاں مینگنیاں دیتی ہیں کیا یہ اس امر کی صاف دلیل نہیں کہ ایک پتے میں یہ مختلف خواص پیدا کرنے والی کوئی ہستی ہے؟ اور اسی کو ہم اللہ تعالیٰ مانتے ہیں وہی موجد اور صانع ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک مرتبہ وجود باری تعالیٰ پر دلیل طلب کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ سنو! یہاں ایک نہایت مضبوط قلعہ ہے جس میں کوئی دروازہ نہیں نہ کوئی راستہ ہے بلکہ سوراخ تک نہیں باہر سے چاندی کی طرح چمک رہا ہے اور اندر سے سونے کی طرح دمک رہا ہے اور اوپر نیچے دائیں بائیں چاروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طرف سے بالکل بند ہے۔اس میں ہوا تک نہیں جا سکتی۔اچانک اس کی ایک دیوار گرتی ہے اور ایک جاندار آنکھوں کانوں والا بولتا چالتا خوب صورت شکل اور پیاری بولی والا چلتا پھرتا نکل آتا ہے کہو اس بند اور محفوظ مکان میں اسے پیدا کرنے والا کوئی ہے یا نہیں؟ اور روہ ہستی انسانی ہستیوں سے بالاتر اور اس کی قدرت غیر محدود ہے یا نہیں؟ آپ کا مطلب یہ تھا کہ انڈے کو دیکھو جو چاروں طرف سے بند ہے پھر اس سے پروردگار خالق یکتا جاندار بچہ پیدا کر دیتا ہے جو چوزے کی شکل میں نمودار ہوتا ہے یہی دلیل ہے خدا کے وجود پر اور اس کی توحید پر۔ابونواس سے جب یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا۔

آسمان سے بارش کا برسنا اور اس سے درختوں کا پیدا ہونا اور ان ہری بھری شاخوں پر خوش ذائقہ میووں کا لگنا ہی اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت کی کافی دلیل ہے ابن المعتز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے افسوس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی ذات کے جھٹلانے پر لوگ کیسی دلیری کر جاتے ہیں حالانکہ ہر ہر چیز اس پروردگار کی ہستی اور لاشریک ہونے پر گواہ ہے۔اور بزرگوں کا مقولہ ہے آسمان کو دیکھو ان کی بلندی، ان کی وسعت، ان کے چھوٹے بڑے چمکیلے اور روشن ستاروں پر نظر ڈالو ان کے چمکنے دمکنے، ان کے چلنے ٹھہرنے ظاہر ہونے اور چھپ جانے کا مطالعہ کرو پھر سمندروں کو دیکھو جو موجیں مارتے ہوئے زمین کو گھیرے رہتے ہیں پھر مضبوط پہاڑوں کے نشیب وفراز کو دیکھو جو زمین میں گڑے ہوئے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں جو زمین کو ہلنے نہیں دیتے۔جن کے رنگ جن کی صورتیں مختلف ہیں پھر قسم قسم کی اور مخلوقات پر نظر ڈالو پھر ادھر سے ادھر جانے والی کھیتوں، اور باغوں کو شاداب کرنے والی خوشنما نہروں کو دیکھو کھیتیوں اور باغوں کی سبزیوں اور ان کے طرح طرح کے پھل پھول، مزے مزے کے میووں پر غور کرو زمین ایک پانی ایک، لیکن شکلیں صورتیں اور خوشبوئیں رنگت، ذائقہ اور فوائد الگ الگ ہیں۔کیا یہ تمام مصنوعات تمہیں نہیں بتاتیں کہ ان کا صانع کوئی ہے؟ کیا یہ تمام موجودات بآواز بلند نہیں کہہ رہی ہیں کہ ان کا موجد کوئی ہے۔کیا یہ ساری مخلوق اپنے رب کی ہستی، اس کی ذات اس کی توحید پر دلالت نہیں کرتی؟

یہ ہیں روزگار دلائل جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو منوانے کے لئے ہر نگاہ کے سامنے کر رکھے ہیں جو اس کی زبردست قدرتوں، اس کی پرزور حکمتوں اس کی لاثانی رحمتوں، اس کے بے نظیر انعاموں اور اس کے لازوال احسانوں پر دلالت کرنے کے لئے کیا کافی وافی نہیں ہیں۔

ہمارا اقرار ہے کہ اس کے سوا پالنے والا نہ اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا اور حفاظت کرنے والا، نہ اس کے سوا کوئی معبود برحق، نہ اس کے سوا کوئی مسجود لاشک ہے ہاں دنیا کے لوگو! سن رکھو، میرا توکل اور بھروسہ اسی پر ہے میری انابت اور التجا اسی کی طرف ہے میرا جھکنا اور پست ہونا اسی کے سامنے ہے میری تمناؤں کا مرکز،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میری امیدوں آسرا میرا ماویٰ میرا ملجاو ہی ایک ہے اسی کے دستِ رحمت کو تکتا ہوں اور اسی کا نام جپتا ہوں۔

﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴾ (فاتحہ: ٤)

(اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔)

اسی کا قول وقرار، عہد و میثاق روز ازل میں لیا گیا تھا اور اسی کی یاددہانی کے لئے تمام رسولوں اور نبیوں کو دنیا میں بھیجا گیا اور ہر نبی اور ہر رسول نے اپنی امت کو یہی بات بتائی سکھائی اور تاکید کی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا ﴾ (اعراف: ١٧٢)

(اور جب کہ آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسلوں کو نکالا اور ان سے خود ان ہی ذاتوں پر اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے کہا ہاں کیوں نہیں ہم اس کے گواہ ہیں۔)

مسند احمد میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ کی تفسیر میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو قیامت تک پیدا ہونے والی روحیں نکل آئیں تو ان کی الگ الگ جماعتیں مقرر فرمادیں نبیوں کی الگ ولیوں کی الگ، مسلمانوں کی الگ' کافروں کی الگ نیکوں کی الگ اور بدوں کی الگ الگ جماعتیں مقرر کر کے ہر ایک کی ویسی ہی صورتیں بنائیں۔ جیسی کہ دنیا میں بنانی منظور تھیں۔ پھر ہر ایک کو بولنے کی قوت اور طاقت دی تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ﴾

(کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔)

سب نے کہا۔ ہاں آپ ہمارے رب و مالک مختار کل ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ساتوں آسمانوں زمینوں اور تمہارے باپ آدم کو تم پر گواہ بناتا ہوں کہ تم نے میری ربوبیت کا اقرار کرلیا ہے ایسا نہ ہو کہ تم کہنے لگو ہمیں خبر نہیں تھی کہ ہم اس سے ناواقف تھے۔

﴿ اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ غَیْرِیْ ﴾

(یقیناً تم جان لو کہ میرے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور نہ میرے علاوہ کوئی رب ہے۔)

اس قول وقرار کو یاد دلانے کے لئے میں نبیوں رسولوں کو بھیجوں گا اور کتابیں بھی اتاروں گا سب نے اس کا اقرار کیا اور کہا۔ ''لَاۤ اِلٰهَ لَنَا غَیْرُكَ۔'' آپ کے سوا ہماری عبادت کا مستحق کوئی معبود نہیں۔ اسی کلمہ طیبہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یاددہانی کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا۔ ❶

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۔ ﴾

(انبیاء: ۲۵)

(اور آپ (ﷺ) سے پہلے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس کے پاس ''لاالہ الاانا'' کی وحی بھیجتے رہے کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اس لئے میری ہی عبادت کرو۔)

ہرایک نبی اپنے اپنے زمانے میں لوگوں کو خدا کی عبادت کے لئے بلاتا رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجتے وقت فرمایا کہ تم دنیا میں جاؤ اور لوگوں کو میری وحدانیت کی دعوت دو جیسا کہ خود فرماتا ہے:

﴿ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴾

(البقرہ: ۳۸)

(اگر ہماری طرف سے کوئی رسول ہدایت کرنے والا تمہارے پاس پہنچے تو تم اس کی پیروی کرنا جو ہماری راہ پر چلے گا تو ان پر کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غم اٹھائیں گے۔)

حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴾ (اعراف: ۵۹)

(بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے (اور اگر اس کے خلاف کرو گے تو یقیناً میں تم پر ایک بہت بڑی مصیبت والے دن کے آجانے کا خوف کرتا ہوں۔)

حضرت ھود علیہ السلام کی نسبت ارشاد فرمایا:

﴿ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴾

(اعراف: ٦۵)

(قوم عاد کے پاس ان کے بھائی ہود کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی عبادت کرو اور یقین کرلو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (شرک سے) نہ بچو گے)

---

❶ ابن کثیر ۲/ ۲٦۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ﴾

(اعراف: ۷۳)

(اور قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔)

حضرت شعیب علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔

﴿ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ﴾

(اعراف: ۸۵)

(اور اہل مدین میں ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَاِبْرَاھِیْمَ اِذْقَالَ لِقَوْمِہِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾

(اور ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا۔ تب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تم اللہ ہی کی عبادت کرو اسی سے ڈرو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔)

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

﴿ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾

(یوسف: ۳۹ تا ۴۰)

(اے جیل کے ساتھیو کیا جدا جدا معبود اچھے ہیں یا ایک زبردست معبود اچھا ہے اور اسکے علاوہ جن کو پوجتے ہو وہ نرے نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں اللہ نے تو ان کی پوجا کرنے کی کوئی دلیل نہیں اتاری صرف اللہ کا حکم واجب العمل ہے اس نے تو صرف یہی حکم دے رکھا ہے کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَ رَبَّکُمْ ﴾ (مائدۃ: ۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل تم صرف اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے۔)

ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ ﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَىَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ (کهف: ۱۱۰)

(اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجئے میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں (صرف اتنا فرق ہے) کہ میرے اوپر خدا کا حکم اترتا ہے کہ تمہارا ایک ہی معبود ہے۔)

۲۔ ﴿ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴾ (انعام: ۱۹)

(کہہ دیجئے کہ بس وہ اکیلا ہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تمہارے شریکوں سے بیزار ہوں۔)

۳۔ ﴿ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (هود: ۱۲۳)

(زمین وآسمانوں کا علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے ہر قسم کے تمام کام اسی کی جانب لوٹائے جاتے ہیں۔ تو تم اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔ تمہارا رب تمہارے عملوں سے غافل نہیں ہے۔)

سورہ رعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ فرمایا۔

﴿ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْ وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴾ (الرعد: ۳۶)

(تو اعلان کر دے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔)

یہ عبادت مرتے دم تک کرتے رہو۔ ایسا نہیں کہ مہینہ دو مہینہ کی اور پھر چھوڑ دی۔ خدا کی بندگی رات میں، دن میں، سونے میں جاگنے میں کرتے رہنا چاہئے۔ نہ کسی کی ملامت کا خیال رکھو نہ تنگ دل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دلجمعی اور اطمینان خاطر کے لئے تہلیلات، تسبیحات اور عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔

سورہ حجر میں فرمایا۔

﴿ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴾ (الحجر: ۹۷، ۹۹)

(اور ہم یقیناً جانتے ہیں کہ لوگوں کی باتوں سے تم تنگ دل ہو جایا کرتے ہو۔ اسے دور کرنے کے لئے تم اپنے رب کی تسبیح وتحمید بیان کرتے رہو اور سجدے کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتے رہو یہاں تک کہ یقین آ جائے۔)

اس آیت میں یقین سے مراد موت ہے یعنی مرتے دم تک عبادت کرتے رہو۔ اور اس سے نہ غافل ہونہ سستی کرو۔ اور یہ حکم صرف آپ ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ سبھی کے لئے ہے۔

جیسا کہ سورہ حج میں فرمایا۔

﴿ یَا اَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَ افْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَاجَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ (الحج: ۷۷ تا ۷۸)

(اے ایمان والو! رکوع سجدے کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور راہ خدا میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے' اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی تمہارے باپ ابراھیم کا دین' اسی خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔)

اور اسی عبادت کا حکم خصوصیت سے دیا گیا ہے جیسا کہ سورہ نمل کے آخر میں فرمایا:

﴿ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ ھٰذِہِ الْبَلْدَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَھَا وَ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْ اَتْلُوَ الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَایَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ سَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ فَتَعْرِفُوْنَھَا وَمَارَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّاتَعْمَلُوْنَ ﴾ (النمل: ۹۱ تا ۹۳)

(مجھے بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے۔ جس کی ملکیت ہر چیز پر ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں ہو جاوں۔ اور میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں جو راہ راست پر آ جائے وہ اپنے نفع کے لئے راہ راست پر آئے گا اور جو بہک جائے تو آپ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا' جنہیں تم خود پہچان لوگے' جو کچھ تم کرتے ہو اس سے تمہارا رب غافل نہیں ہے۔)

اللہ تعالیٰ اپنے نبی محترم رسول اللہ ﷺ سے فرماتا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ میں اس شہر مکہ کے رب کی عبادت اور اس کی فرمانبرداری کا مامور ہوں۔ جیسے ارشاد ہے کہ اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین میں شک ہے تو ہوا کرے میں تو ان کی عبادت ہرگز نہیں کروں گا جن کی عبادت تم کرتے ہو' میں اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خدا کا عابد ہوں جو تمہاری موت اور زندگی کا مالک ہے۔

یہاں مکہ شریف کی طرف ربوبیت کی اضافت صرف بزرگی اور شرافت کے اظہار کے لئے ہے جیسے فرمایا۔ ﴿ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ. ﴾ (قریش: ۳) انہیں چاہئے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں اوروں کی بھوک کے وقت آسودہ اور دوسروں کے خوف کے وقت بے خوف کر رکھا ہے۔ یہاں فرمایا کہ اس شہر کو حرمت وعزت والا اس نے بنایا ہے جیسے صحیحین میں ہے کہ حضور ﷺ نے فتح مکہ والے دن فرمایا کہ یہ شہر اسی وقت سے باحرمت ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے یہ خدا کی حرمت دینے سے حرمت والا ہی رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں۔ نہ اس کا شکار خوفزدہ کیا جائے نہ اس میں کسی کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے ہاں جو مالک کے پاس پہنچانے کے خیال سے اٹھائے اس کے لئے جائز ہے اور اس کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔ ❶

یہ حدیث بہت سی کتابوں میں بہت سی سندوں سے مروی ہے جیسے کہ احکام کی کتابوں میں تفصیل موجود ہے۔ پھر اس خاص چیز کی ملکیت ثابت کر کے اپنی عام ملکیت کا ذکر فرماتا ہے کہ ہر چیز کا رب اور مالک وہی ہے اس کے سوا نہ کوئی مالک نہ معبود۔ اور مجھے یہ حکم بھی ملا ہے کہ میں موحد، مخلص، مطیع اور فرمانبردار ہو کر رہوں۔ مجھے یہ بھی حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں کو خدا کا کلام پڑھ کر سناؤں جیسے فرمان ہے کہ ہم یہ آیتیں اور یہ حکمت والا ذکر تیرے سامنے تلاوت کرتے ہیں۔ اور آیت میں ہے ہم تجھے موسیٰ اور فرعون کا صحیح واقعہ سناتے ہیں' مطلب یہ ہے کہ میں خدائی مبلغ ہوں میں تمہیں جگا رہا ہوں اور تمہیں ڈرا رہا ہوں اگر میری بات مان کر راہ راست پر آؤ گے تو اپنا ہی بھلا کرو گے اور اگر میری بات نہ مانی تو میں اپنے فرض تبلیغ کو ادا کر کے سبکدوش ہو گیا ہوں۔ اگلے رسولوں نے بس یہی کیا تھا' خدا کا کلام پہنچا کر اپنا دامن پاک کر لیا' جیسے فرمان ہے تجھ پر صرف پہنچا دینا ہے' حساب ہمارے ذمہ ہے اور فرمایا تو صرف ڈرانے والا ہے اور ہر چیز پر وکیل اللہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے جو بندہ کی بے خبری میں انہیں عذاب نہیں دیتا بلکہ پہلے اپنا پیغام پہنچاتا ہے اپنی حجت ختم کرتا ہے بھلا برا سمجھا دیتا ہے ہم تمہیں ایسی آیتیں دکھائیں گے کہ تم خود قائل ہو جاؤ گے جیسے فرمایا:

﴿ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا. ﴾ ہم انہیں خود ان کے نفسوں میں اور ان کے اردگرد ایسی نشانیاں دکھائیں گے کہ جن سے ان پر حق ظاہر ہو جائے۔ اللہ تمہارے کرتوت سے غافل نہیں بلکہ اس کا علم ہر چھوٹی بڑی چیز کا احاطہ

❶ بخاری' کتاب جزاء الصيد' باب لا يحل القتال بمكة (١٨٣٤)
مسلم' كتاب الحج' باب تحريم مكة و تحريم صيدها (٣٣٠٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کئے ہوئے ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اکثر ان دو شعروں کو پڑھتے رہا کرتے تھے جو یا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں یا کسی اور کے۔

إِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ
خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيْبُ
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ يَغْفَلُ سَاعَةً
وَلَوْ اَنَّ مَا يَخْفٰى عَلَيْهِ يَغِيْبُ

یعنی جب تو کسی وقت بھی خلوت اور تنہائی میں ہو تو اپنے تئیں تنہا اور اکیلا نہ سمجھنا بلکہ اپنے خدا کو وہاں بھی حاضر ناظر جاننا۔ وہ ایک ساعت بھی کسی سے غافل نہیں نہ کوئی مخفی اور پوشیدہ چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ عبادت ہی کے لئے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا ہے اور اسی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو اس بات کی تعلیم دی ہے اور نصیحت فرمائی ہے جیسا کہ سورہ ذاریات کے آخری رکوع میں فرمایا:

﴿ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴾

(الذاریات: ۵۵ تا ۵۸)

(یعنی آپ ان کو نصیحت کرتے رہئے کیونکہ آپ کی نصیحت یقیناً ایمان والوں کو فائدہ پہنچائے گی۔ اور میں نے تو جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے وہ میری عبادت کرتے رہیں نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تعالیٰ تو سب ہی کو روزی پہنچانے والا' توانائی اور مضبوط قوت والا ہے۔)

وہ سب مخلوق سے بے نیاز ہے نہ اس کو اپنی عبادت کے لئے حاجت ہے اور نہ اس کا وہ محتاج ہی ہے بلکہ اس نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے تا کہ ان کو نفع پہنچے۔ اور اس کی بندگی نہایت عاجزی اور اخلاص سے کرتے رہیں اس کے کسی کو شریک نہ کریں۔

سورۃ البینہ میں فرمایا:

﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴾ (البینة: ۵)

(اور سب کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کے لئے دین اور اطاعت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خالص رکھیں۔ یکطرفہ ہوکر اور نماز پڑھتے رہیں زکوٰۃ دیتے رہیں یہی درست اور مضبوط دین ہے۔)

سب رسولوں اور نبیوں کو اس بات کی وحی کی گئی تھی کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو جیسا کہ فرمایا۔

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ﴾ (النحل: ٣٦)

(ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور خدا کے سوا دوسروں کی عبادت سے بچو۔ پس ان سے وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور جن پر گمراہی لازم ہوگئی۔)

اور اسی عبادت کی قسموں میں سے ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہمیشہ نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

اللہ تعالیٰ عبادت کا مستحق اسی لئے ہے کہ وہ سب کو پالتا پوستا اور کھلاتا پلاتا ہے اور جس کا کھائے اسی کا گائے۔ اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ پر اسی احسان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ فرمایا۔

﴿ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ﴾ (القریش)

قریشیوں کو الفت دلانے اور انہیں اجتماع کے ساتھ اس باامن شہر میں رہنے کے لئے تھا اور یہ مراد بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ قریش جاڑوں اور گرمیوں میں دور دراز کے سفر امن امان سے طے کر سکتے تھے کیونکہ مکہ جیسے محترم شہر میں رہنے کی وجہ سے ان کی ہر جگہ عزت ہوتی تھی بلکہ ان کے ساتھ جو بھی ہوتا تھا امن وامان سے سفر طے کر لیتا تھا اس طرح سے وطن میں ہر طرح کا امن انہیں حاصل تھا۔

اسی عبادت کا حکم اس آیت کریمہ ''وقضی ربك۔'' میں ہے یہ عبادت وفرمانبرداری خدا کے ہر حکم اور قانون کو شامل ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر ہر حکم اور قانون کو تسلیم کرنے کے مطابق اسی عمل کرنے کا نام عبادت ہے۔ ہر قسم کی عبادت کے لائق صرف اللہ ہی ہے اور وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک وسہیم نہیں۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ ﴾

(اخلاص)

(کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔)

((فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ))

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فضائل ذکرِ الٰہی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاِنَّ خَيۡرَ الۡحَدِيۡثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيۡرَ الۡهَدۡيِ هَدۡيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الۡاُمُوۡرِ مُحۡدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ وَّكُلَّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ. بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ. ﴿اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِيَ اِلَيۡكَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ وَلَذِكۡرُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَاتَصۡنَعُوۡنَ۝﴾ (العنکبوت: ٤٥)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اُس کی تلاوت کرتے رہئے' اور نماز کو پابندی سے ادا کرتے رہئے' یقیناً یہ نماز بے شرمی اور برائی سے روکتی ہے' اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے' اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اُسے جانتا ہے۔)

خدا کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے' کیونکہ ذِکرِ الٰہی کرنے والے کو خدا بھی یاد کرتا ہے' اور اس سے بڑی چیز اور کیا ہوگی۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاذۡكُرُوۡنِيۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ وَ اشۡكُرُوۡا لِيۡ وَ لَا تَكۡفُرُوۡنِ۝﴾ (البقرۃ: ١٥٢)

(تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا' میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔)

قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنے ذکر پر مخلوق کو توجہ دلائی ہے۔ اس معنی کی چند آیتیں بیان کی جارہی ہیں۔ سُنئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱۔ ﴿فَاِذَاۤ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰىكُمۡ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ۝﴾ (البقرۃ: ١٩٨)

(جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس ذکرِ خدا کرو' اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے حالانکہ تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے۔)

۲۔ پھر آگے چل کر اسی سُورت میں اور اسی رکوع میں یہ فرمارہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ﴾
(البقرة: ۲۰۰)

(پھر جب تم ارکانِ حج کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔)

﴿ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾ (آل عمران: ۱۹۱)

(آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں، کھڑے اور بیٹھے اپنی کروٹوں پر لیٹے، اور آسمان و زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے۔ پس ہمیں عذابِ آگ سے بچالے۔)

اس آیتِ کریمہ میں ذکر اور فکر کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں یعنی ذکر کرنے والوں اور فکر کرنے والوں کی بڑی تعریف بیان فرمائی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول لکھا ہے کہ ایک گھڑی غور و فکر کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ غور و فکر اور مراقبہ ایک ایسا آئینہ ہے جو تیرے سامنے تیری بُرائیاں بھلائیاں سب پیش کر دیتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عینیہ فرماتے ہیں۔ غور و فکر ایک نور ہے، جو تیرے دِل پر اپنا پرتو ڈالے گا، اور بسا اوقات یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

اِذَ الْمَرْءُ كَانَتْ لَهٗ فِكْرَةٌ
فَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَّهٗ عِبْرَةٌ

یعنی "جس انسان کو باریک بینی کی اور سوچ سمجھ کی عادت پڑھ گئی، اسے ہر چیز میں ایک عبرت اور آیت نظر آتی ہے"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا بولنا ذکر اللہ اور نصیحت ہو، اور اُس کا چپ رہنا غور و فکر ہو، اور اس کا دیکھنا عبرت اور تنبیہ ہو۔ لقمان حکیم علیہ السلام کا یہ حکمت آموز مقولہ بھی یاد رہے کہ تنہائی کی گوشہ نشینی جس قدر زیادہ ہو اُسی قدر غور و فکر اور انجام بینی زیادہ ہوتی ہے۔ اور جس قدر یہ بڑھ جائے اُسی قدر وہ راستے انسان پر کھل جاتے ہیں جو اُسے جنت میں پہنچا دیں۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جس قدر مراقبہ زیادہ ہوگا اسی قدر سمجھ بوجھ تیز ہوگی۔ اور جتنی سمجھ زیادہ ہوگی اتنا علم نصیب ہوگا' اور جس قدر علم زیادہ ہوگا نیک اعمال بھی بڑھیں گے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اللہ عزّ وجلّ کے ذکر میں زبان کا چلانا بہت اچھا ہے۔ اور خدا کی نعمتوں میں غور وفکر کرنا افضل عبادت ہے۔ حضرت مغیث اسود رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں بیٹھے ہُوئے فرماتے تھے کہ لوگو! قبرستان ہر روز جایا کرو تاکہ تمہیں انجام کا خیال پیدا ہو۔ پھر اپنے دِل میں اس منظر کو حاضر کرو کہ تم خدا کے سامنے کھڑے ہو۔ پھر ایک جماعت کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوتا ہے اور ایک جماعت جنت میں جاتی ہے اپنے دلوں کو اس پر متوجہ کرو اور اپنے بدن کو بھی وہیں حاضر جان لو۔ جہنم کو اپنے سامنے دیکھو' اس کے ہتھوڑوں کو اس کی آگ کے قید خانوں کو اپنے سامنے لاؤ۔ اتنا فرماتے ہی دھاڑیں مار مار کر رونے لگتے یہاں تک کہ بیہوش ہو جاتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کھنڈرات پر جاتے اور کسی ٹوٹے پھوٹے دروازہ پر کھڑے ہو کر نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ آواز دیتے اور فرماتے اے اجڑے ہوئے گھرو! تمہارے رہنے والے کہاں گئے' پھر خود ہی فرماتے: سب زیرِ زمین چلے گئے۔ سب فنا کا جام پی چکے' صرف ذات خدا کو ہمیشگی والی بقاء ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے دو رکعتیں جو دل بستگی کے ساتھ ادا کی جائیں اس تمام نماز سے افضل ہیں جس میں ساری رات گزار دی لیکن دلچسپی نہ تھی۔ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے ابنِ آدم! اپنے پیٹ کے تیسرے حصے میں کھا' تیسرے حصے میں پانی پی۔ تیسرا حصہ ان سانسوں کیلئے چھوڑ جس میں تو آخرت کی باتوں پر' اپنے انجام پر' اور اپنے اعمال پر غور وفکر کر سکے۔ بعض حکیموں کا قول ہے جو شخص دُنیا کی چیزوں پر بغیر عبرت حاصل کیے نظر ڈالتا ہے۔ اس غفلت کے اندازے سے اس کی دلی آنکھ کمزور پڑ جاتی ہے۔

حضرت بشیر بن حارث حالی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ اگر لوگ خدائے تعالیٰ کی عظمت کا خیال کرتے تو ہرگز اُن سے نافرمانیاں نہ ہوتیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اے ابنِ آدم علیہ السلام! اے ضعیف النّاس! جہاں کہیں تو ہو' اللہ سے ڈرتا رہ۔ دُنیا میں عاجزی اور مسکینی کے ساتھ رہ' اپنا گھر مسجدوں کو بنا لے۔ اپنی آنکھوں کو رونا سکھا' اپنے جسم کو صبر کی عادت سکھا۔ اپنے دل کو غور وفکر کرنے والا بنا۔ کل کی روزی کی فکر آج نہ کر' امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مجلس میں بیٹھ کر رونے لگے' لوگوں نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔ دنیا میں اور اُس کی لذّتوں میں' اور اس کی خواہشوں میں غور وفکر کیا اور عبرت حاصل کی۔ جب نتیجہ پر پہنچا تو میری امنگیں ختم ہو گئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص کے لئے اس میں عبرت و نصیحت ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وعظ و پند ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف بیان کی جو مخلوقات اور کائنات سے عبرت حاصل کریں اور نصیحت لیں' اوران لوگوں کی مذمت بیان کی جو قدرت کی نشانیوں پر غور نہ کریں۔ مومنوں کی مدح میں بیان فرمایا ہے کہ یہ لوگ اٹھتے بیٹھتے' لیٹے' خدا کا ذکر کرتے ہیں' زمین و آسمان کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ کہ خدایا تُو نے اس خلق کو عبث اور بیکار نہیں پیدا کیا بلکہ حق کے ساتھ بیدا کیا ہے' تاکہ بروں کو برائی کا بدلہ اور نیکوں کو نیکیوں کا بدلہ عطا فرمائے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴾ (رعد: ۲۸ - ۲۹)

(جو لوگ ایمان لائے اُن کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں' یادرکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے' جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام بھی کیے اُن کے لئے خوشخبری ہے اور بہترین ٹھکانہ ہے۔)

یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر انسان کو فطری طور پر ایک ایسی ٹھنڈی چھاؤں کی تلاش ہوتی ہے' جس کے نیچے اطمینان کی زندگی بسر کر سکے' اس کے حاصل کرنے کے لئے اُسے بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ رہنے سہنے کے لئے مکان تعمیر کرتا ہے' اور اپنے جسم کو آرام پہنچانے کے لئے غلام رکھتا ہے' اور عمدہ سے عمدہ کپڑا بنواتا ہے' اور تفریح گاہوں میں جا کر دل کو سکون پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور تجارت و زراعت بلکہ ملک گیری وغیرہ اسی لئے کرتا ہے کہ آرام کی زندگی حاصل کر سکے۔ اسی آرام کا نام سکُون قلب اور اطمینان قلب ہے۔ لیکن ظاہری ان تمام عیش و عشرت کے سامان ہونے کے باوجود صحیح اطمینان اور سکونِ قلب حاصل نہیں ہوتا اور نہ دل کو خوشی اور راحت ملتی ہے۔ شاہی محلّوں میں رہنے اور عمدہ عمدہ غذاؤں کے کھانے کے باوجود اور بیوی بچوں کے ساتھ رہنے کے باوجود اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ دُنیا کی ہر چیز سے قلق' اضطراب اور بے چینی بڑھتی رہتی ہے۔ صحیح سکُون اور اطمینانِ قلب تو ذکرِ الٰہی سے ہوتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ ﴾

(کہ صرف ذکرِ الٰہی سے دلوں میں اطمینان پیدا ہوتا ہے۔)

کیونکہ ذکرِ الٰہی کرنے والے دراصل زندہ ہیں' اور جو خدا کو نہیں یاد کرتے وہ مردے ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ.)) ❶

''جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے اس کی مثال زندے کی سی ہے' اور جو شخص اپنے رب کو یاد نہیں کرتا ہے اسکی مثال مردے کی سی ہے۔''

آپ ﷺ نے اس شخص کو زندہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتا ہے۔ اس زندہ سے مراد زندہ دل ہے' جسے حقیقی اور دائمی زندگی سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ پس ابدی حیات ذکرِ الٰہی اور یادِ خدا ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ جس شخص کا دل ذکرِ الٰہی سے یکسر خالی ہوگا وہ زندہ تو ہے لیکن اُس کا دل مردہ ہے' اس لئے کہ اس کے اندر اس چیز کا بالکل فقدان ہے جو دلوں کو زندگی بخشتی ہے۔

درحقیقت انسان کی تمام مخلوقات پر افضلیت اور اشرفیت محض اس اعتبار سے ہے کہ اس کے اندر معرفتِ الٰہی کی استعداد اور قابلیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔ یہ امتیاز اُسے اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب وہ اپنی اس استعداد اور صلاحیت کو کام میں لائے' اس کے بغیر اس کی رُوح بہیمیت کی آلائشوں میں پھنس کر بالکل مردہ ہو جائے گی' جس کے نتیجے میں وہ مقامِ بلند سے گر کر جانوروں کی طرح زوال اور انحطاط کی آخری حد کو پہنچنے والوں میں سے ہو جائے گا۔ ذکرِ الٰہی سے دلوں کے اندر زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور اسی سے اطمینانِ خاطر اور سکونِ قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ذکرِ الٰہی کرنے والے مجاہدوں اور دیگر عبادت گذاروں سے افضل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

((اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰهَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰهِ.)) ❷

''کیا میں تمہیں تمہارے ان عملوں کو نہ بتاؤں جو تمہارے سب عملوں سے بہتر ہیں' اور تمہارے مالک خدا کے نزدیک سب سے پاکیزہ تر ہیں' اور تمہارے عملوں کے درجوں میں سب عملوں سے بلند درجے والے ہیں۔ اور سونا چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہیں۔ اور اس سے بھی بہتر ہیں کہ تم اپنے دشمن سے ملو اور تم ان کی گردنوں کو مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ یعنی جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بہتر ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں فرمائیے۔ آپ نے فرمایا یادِ الٰہی یعنی ذکرِ الٰہی سب عملوں سے حتی کہ جہاد سے بھی افضل ہے۔''

---

❶ بخاری' کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل (٦٤٠٧)

❷ مسند احمد:٦/ ٤٤٧' ترمذی' کتاب الدعوات' باب ماجاء فی القوم یجلسون فیذکرون٤/ ٢٢٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غور کیجئے جب انسان چاروں طرف پھیلے ہوئے آثارِ قدرت اور خود اپنے اندر خدا کی رحمت و نعمت اس کی کرم فرمائیوں کرشمہ سازیوں اور نوازشوں کا بنظر غائر مشاہدہ کرتا ہے تو اس وقت اس کا دل جذبات شکر سے لبریز ہو جاتا ہے۔ وجد و کیفیت میں آ کر خدا کی حمد ثناء کا دلفریب ترانہ گانا چاہتا ہے۔ چہچہاتی ہوئی ننھی چڑیوں کے سامنے تقدیس الٰہی کے نغمے میں ڈوب جانا چاہتا ہے۔ خدا ہی کے راگ اور اسی کے نغمے الاپنا چاہتا ہے۔ کائناتِ عالم کے پتے پتے' بوٹے بوٹے اور ذرے ذرے کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تحمید اور تمجید اور تسبیح سے معمور ہونا چاہتا ہے۔ انسان کی اس زبردست فطری خواہش (جس کی تکمیل اُسے دُنیا و آخرت میں مقام بلند سے سرفراز کرتی ہے) کو محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی اپنی زبان میں کلماتِ شکر ادا کرنے اور خدا کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں نغمہ ریز ہونے کے لئے نغمۂ جاں فزا یعنی سورۂ فاتحہ نازل فرمائی' تاکہ انسان اپنی اس فطری تڑپ کو اس نغمہ کے ذریعے پورا کر سکے جو اس کے اندر سے امنڈتی ہے' اور ایک سکون اور اطمینانِ قلب حاصل کرے۔

مذکورہ بالا تمہید سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ ساری کائنات کی بنیاد شکر پر ہے دوسری یہ کہ انسان کو شکر ادا کرنے کے لئے سورۂ فاتحہ مرحمت فرمائی گئی' یہ سورہ ہر نماز کی ہر رکعت کے اندر ایک دفعہ پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے یہ نماز کی اصل اور اس کی رُوح ہوئی۔ اور یہ معلوم ہے کہ سورۂ فاتحہ سراپا شکر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنَ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَ اِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَاسَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے سُورۂ فاتحہ کو آدھا آدھا اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ جب بندہ یہ کہتا ہے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب یہ کہتا ہے ''اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے

❶ مسلم' کتاب الصلوٰۃ' باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ۱/ ۲۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بندے نے میری ثناء اور خوبی بیان کی۔ اور جب ''مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ اور جب ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو مجھ سے مانگے اور طلب کرے۔ اور جب ''اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ'' سے اخیر تک پڑھتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ میرے بندے کیلئے ہے۔ اور میرے بندے کیلئے ہے جو وہ مانگے۔''

فضائل قرآنِ مجید کے خطبہ میں ہم نے فضائل قرآن کو بیان کر دیا ہے' قرآن مجید کی تلاوت سب ذکروں سے بہترین ذکر الٰہی ہے۔ اس کے بعد نماز اور جملہ ارکان واذکار اسکے افضل ذکر ہیں' اس کی پوری تفصیل نماز کے خطبہ میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ. ﴾ (سورة طٰه: ١٤)

(بے شک میں ہی اللہ ہوں لائقِ عبادت' میرے سوا اور کوئی معبود نہیں' تم میری عبادت کرتے رہو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھتے رہو۔)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں۔ یعنی میرا بندہ جیسا میرے ساتھ گمان کرے گا میں ان کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کروں گا' جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد رکھتا ہوں۔ اور اگر اس نے مجھے کسی جماعت میں یاد کیا ہے تو میں اُس کو ایسی جماعت میں یاد رکھتا ہوں جو اُن سے بہتر ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ اگر میرا بندہ میرے ساتھ مغفرت اور بخشش کی امید رکھتا ہے تو اس کے خیال کے مطابق معاملہ کروں گا اور اُسے بخش دُوں گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ حُسنِ ظن رکھنا چاہئے۔ اور یہ حُسنِ ظن حُسنِ عمل کی وجہ سے ہے۔ خدا کی رحمتوں کی امید ہو اور اُس کے عذابوں سے ڈرتے رہنا چاہئے' نہ اس کی رحمتوں سے مایوس ہو' نہ عذابوں سے نڈر رہو' ایمان کے لئے خوف ورجا دونوں ضروری ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے کچھ

---

❶ بخاری' کتاب التوحید' باب قول الله تعالٰی و یحذرکم الله فی نفسه (٧٤٠٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایسے فرشتے ہیں جو رات دِن راستوں اور گلی کوچوں میں پھرتے رہتے ہیں۔ اور ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں' تو جہاں کہیں ذکرِ الٰہی کی مجلس کو پاتے ہیں کہ وہاں کے لوگ اللہ کو یاد کر رہے ہیں تو وہ فرشتے دُوسرے فرشتوں کو آواز دے کر بلاتے ہیں کہ تم اپنے مقصد اور حاجت کی طرف آجاؤ' تمہارا مطلب یہاں حاصل ہو گیا کہ اللہ کو یاد کرنے والے لوگ یہاں موجود ہیں۔ تم بھی ذکرِ الٰہی سُننے کے لئے آجاؤ فرشتے وہاں جمع ہو کر دنیا سے آسمان تک اُن کے گرد منڈلاتے ہیں اور ان کو گھیرے رہتے ہیں (جب یہ فرشتے اللہ کے پاس جاتے ہیں) تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ اُن سے زیادہ جانتا ہے کہ میرے بندے دُنیا میں کیا کر رہے ہیں۔ تو یہ فرشتے عرض کرتے ہیں خدایا وہ تیری تعریف تسبیح' تکبیر' تحمید' تمجید بیان کر رہے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟ تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیری ذات کی قسم! اب تک انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ اُن سے فرماتا ہے کہ اگر وہ بندے مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا۔ تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اُس سے بھی کہیں زیادہ تیری عبادت کرتے' اور بہت زیادہ تیری بڑائی بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن سے دریافت فرماتا ہے' اچھا تم یہ بتاؤ کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ تو فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں کہ جنت کا سوال کرتے ہیں کہ اے خدایا! تو ہمیں جنت دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ان لوگوں نے جنت دیکھی ہے؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں کہ خدایا! تیری قسم' اب تک انہوں نے جنت نہیں دیکھی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ جنت دیکھ لیں تو کیا کہیں گے' تو فرشتے جواب میں کہتے ہیں کہ اگر وہ جنت دیکھ لیتے تب تو اس کو حاصل کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ حرص کرتے اور اسکے طلب کرنے کی کوشش کرتے اور رات دن اسی کی رغبت اور شوق میں مصروف رہتے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ بتاؤ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہے؟ فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں کہ وہ جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ان لوگوں نے جہنم دیکھی ہے؟ تو یہ فرشتے جواب میں کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! نہیں دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے فرماتا ہے اگر وہ جہنّم کو دیکھ لیتے' تو اُن کی کیا کیفیت ہوتی تو یہ فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں کہ اگر یہ لوگ جہنّم کو دیکھ لیتے' تو بہت زیادہ اس سے بھاگتے' اور بہت زیادہ اس سے ڈرتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ سُن کر ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان ذکر کرنے والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ اُن میں سے عرض کرتا ہے' اے پروردگار! ان ذکر کرنے والے بندوں میں سے ایک بندہ کسی کام کے لئے جا رہا تھا کہ وہاں آ کر شامل ہو گیا' لیکن اُن لوگوں میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بھی ان کے پاس بیٹھنے والوں میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔اور قوم کے ساتھ بیٹھنے والا بدنصیب اور محروم نہیں رہتا ہے' میں نے اس کو بھی بخش دیا ہے۔ ❶

اس حدیث سے ذکرِ الٰہی کرنے والوں کی اور مجالسِ ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور ؎

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم!

کا مصداق ہے۔ کہ نیکوں کی برکت سے اور اُن کی صحبت سے گنہگار بھی بخش دیئے جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اُٹھنے بیٹھنے والے تھے' یقیناً وہ سب بخشے گئے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت اٹھانے والے بھی اور دیگر صُلحاء اور اولیاء کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے لوگ اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے بھی بخشے جائیں گے' جو اُن سے محبت رکھے گا اُنہی لوگوں میں شمار ہوگا۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ.)) ❷

''جو لوگ ذکرِ الٰہی کے لئے جہاں کہیں بیٹھ جاتے ہیں تو فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں' اور رحمتِ خداوندی ان پر چھا جاتی ہے' اور سکون اور اطمینان اُن پر نازل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کا ذکر اپنے پاس والے فرشتوں سے کرتا ہے۔''

اور فرمایا جو لوگ مجلس سے بلا ذکرِ الٰہی کئے چلے جاتے ہیں۔ وہ قیامت کے روز ندامت اٹھائیں گے۔ ❸

اور فرمایا جو صبح کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک ذکرِ الٰہی کرتا ہے اس کو بنی اسماعیل کے چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے' اور جو عصر کی نماز پڑھ کر غروبِ آفتاب تک یادِ الٰہی میں مصروف رہے گا اس کو بھی چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ ❹

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ذکرِ الٰہی کرنے والا اپنے کو محفوظ قلعہ میں داخل کر لیتا ہے۔ شیطان اس کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ ❺

---

❶ بخاری' کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالٰی (٦٤٠٨)

❷ مسلم' کتاب الذکر' باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن

❸ مسند احمد ٢/ ٥١٥' ابوداؤد' کتاب الادب' باب کراھیۃ ان یقوم الرجل من مجلسہ ولا یذکر اللہ ٤/ ٤١٤ ❹ ابوداؤد' کتاب العلم باب فی القصص (٣٦٦١)۔

❺ ترمذی' کتاب الامثال باب ماجاء فی مثل الصلوۃ و الصیام و الصدقۃ ٤/ ٣٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! اسلام کے بہت سے احکام مجھ پر غالب ہو گئے ہیں جن کے کرنے سے میں عاجز ہوں۔ آپ کوئی ایسا حکم آسان بتا دیجئے کہ میں اس کو کر سکوں۔ اور میرے لئے کافی ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تم ہمیشہ اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھو۔ یعنی ذکرِ الٰہی کرتے رہو۔ ❶

حضرت عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے سوال کیا:

((فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیرٌ " فَقَالَ طُوبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَ لِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ.)) ❷

"سب سے اچھا کون ہے' آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہوگئی' اور اس کا عمل اچھا رہا تو اس کے لئے خوشخبری اور بہتری ہے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ سب عملوں میں سے کون سا عمل بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تُو دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ تیری زبان ذکرِ الٰہی سے تر ہو۔"

یعنی مرتے دم تک ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو' اور کبھی زبان اس ذکر سے خشک نہ ہونے پائے' تو یہ ذکرِ الٰہی سب سے بہتر عمل ہے۔

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا﴾

(سورة احزاب: ٤١ - ٤٢)

(مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرتے رہو۔ اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَاتَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴾ (اعراف: ٢٠٥)

(اے نبی ﷺ! تم اپنے ربّ کو یاد کرو صبح و شام تضرع و زاری' اور پوشیدہ طور سے' اور غفلت کرنے والوں میں سے مت ہو۔)

صبح و شام کی خصوصیت اس لئے کی گئی ہے کہ اس وقت عموماً زیادہ غفلت ہوتی ہے اسلئے اس وقت یاد کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ ذکر اللہ کے چار درجے ہیں۔

❶' ❷ ترمذی' کتاب الدعوات' باب ماجاء فی فضل الذکر ٤/ ٢٢٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۔ صرف زبان سے ذکر ہو دل سے غافل ہو اس کا بہت ہی کم اثر ہوتا ہے، مگر بیہودہ گوئی سے تو لاکھ درجہ بہتر ہے۔

۲۔ ذکر قلبی ہو مگر یہ ذکر دل میں قرار نہ پکڑے، بہت مشکلوں سے وہ ذکر پر آمادہ ہوتا ہے۔

۳۔ ذکر دل میں جم گیا اور کاموں کی طرف اس کا دل نہیں لگتا۔

۴۔ ذکر کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کی محبت و خیال میں بس گیا۔ اور ذکر قلبی کے ساتھ تمام اعضاء بلکہ اس کے ذکر کی وجہ سے تمام چیزیں ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو جاتی ہیں۔

یہ ذکر کا آخری درجہ ہے، یہاں پہنچ کر مشاہدہ اور مکاشفہ ہوتا ہے۔ دل صاف ہو کر سورج کی طرح چمکنے لگتا ہے۔

﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ﴾ (الشمس: ۹)

(جس نے نفس کو صاف کر لیا وہ مراد کو پہنچ گیا۔)

ذکرِ الٰہی کے دینی و دنیاوی بہت سے فائدے ہیں۔ حافظ ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الوابل الصیب'' میں ان کو نہایت تفصیل سے بیان فرمایا ہے جو قابل علم و عمل ہے۔ مضمون کی طوالت کے خوف سے یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

جو لوگ ذکرِ الٰہی نہیں کرتے وہ خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴾ (سورہ طٰہٰ: ۱۷۴ - ۱۷۶)

(ہاں جو میری یاد سے رُوگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی۔ اور ہم اُسے بروزِ قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا خدایا تُو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا۔ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ جواب ملے گا، اسی طرح سے ہونا چاہئے تھا۔ تُو نے میری آئی ہوئی آیتوں سے غفلت برتی، آج تیری بھی مطلقاً خبر نہ لی جائے گی۔)

جو آدمی اللہ کی یاد سے غافل ہو کر محض دُنیا کی فانی زندگی ہی کو قبلۂ مقصود سمجھ بیٹھا ہے۔ اس کی گذران مکدّر اور تنگ کر دی جاتی ہے۔ گو دیکھنے میں اس کے پاس بہت کچھ مال اور دولت اور سامان عیش و عشرت نظر آتے ہیں۔ مگر اس کا دل قناعت اور توکل سے خالی ہونے کی بناء پر ہر وقت دنیا کی مزید حرص، ترقی کی فکر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کمی کے اندیشہ میں بے آرام رہتا ہے۔ کسی وقت ننانوے کے پھیر سے قدم باہر نہیں نکلتا۔ موت کا یقین اور زوال دولت کے خطرات الگ سوہانِ رُوح رہتے ہیں۔ اکثر دیکھ لیجئے کسی کو رات دن میں دو گھنٹے اور کسی خوش قسمت کو چار پانچ گھنٹے سونا نصیب ہوتا ہے۔ بڑے بڑے کروڑ پتی دُنیا کے مخمصوں میں آ کر موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس قسم کی خودکشی کی بہت سی مثالیں پائی گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دُنیا میں قلبی سکون اور حقیقی اطمینان کسی کو بغیر یادِ الٰہی کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ "اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ".

بعض مفسرین نے "معیشة ضنكا" کا مطلب یہ بیان کیا۔ وہ زندگی جس میں خیر داخل نہ ہو سکے۔ گویا خیر کو اپنے اندر لینے سے تنگ ہوگئی۔ ظاہر ہے کہ ایک کافر جو دُنیا کے نشہ میں بدمست ہے۔ اُس کا سارا مال و دولت اور سامانِ عیش و تنعم آخر کار اسی کے حق میں وبال بننے والا ہے۔ جس خوشحالی کا انجام چند روز کے بعد دائمی تباہی ہو اسے خوشحالی کہنا کہاں زیبا ہے۔ بعض مفسرین نے "معیشة ضنكا" سے قبر کی برزخی زندگی مراد لی ہے یعنی قبر تنگ اور تاریک ہے۔ وہاں اس طرح دبوچا جائے گا کہ دائیں کی پسلیاں بائیں اور بائیں طرف کی دائیں میں گھس جائیں گی۔

اس آیت کے شانِ نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ذکر سے پھرنے والوں کی معیشت تنگ ہے اس سے مراد کافر کے لئے قبر میں اس پر عذاب ہے اس پر اژدھے مقرر کئے جاتے ہیں۔ جو اسے قیامت تک ڈستے رہتے ہیں۔

ایک عمدہ سند سے بھی مروی ہے کہ اس سے مراد عذابِ قبر ہے۔ یہ قیامت کے دِن اندھا بنا کر اٹھایا جائے گا۔ سوائے جہنم کے اُسے کوئی چیز نظر نہ آئے گی۔ نابینا ہوگا اور میدانِ حشر کی طرف چلایا جائے گا' اور جہنم کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا' جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

﴿وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ﴾

(بنی اسرائیل: ۹۷)

(یعنی ہم انہیں قیامت کے دن اوندھے مُنہ اندھے' گونگے' بہرے بنا کر حشر میں لے جائیں گے۔ اُن کا اصلی ٹھکانہ دوزخ ہے۔)

یہ کہے گا کہ میں دُنیا میں آنکھوں والا تھا۔ خوب دیکھتا بھالتا تھا۔ پھر مجھے اندھا کیوں کر دیا گیا؟ جواب ملے گا یہ بدلہ ہے خدا کی آیتوں سے مُنہ موڑ لینے کا۔ تو ایسے ہو گیا تھا گویا خبر ہی نہیں۔ بس آج ہم بھی تیرے ساتھ ایسا ہی معاملہ کریں گے جیسے کہ تُو ہماری یاد سے اتر گیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا﴾ (اعراف: ۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(آج ہم انہیں ٹھیک اسی طرح بھلا دیں گے جیسے کہ انہوں نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا۔)

بس یہ برابر کا عمل کی طرح بدلہ ہے۔ سورۂ زُخرف میں اللہ تعالیٰ نے ذکرِ الٰہی سے غفلت کرنے والوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴾ (زخرف: ٣٦)

(اور جو شخص خدا کی یاد سے غفلت کرے' ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں' وہی اس کا ساتھی رہتا ہے۔)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت اور بے رغبتی کرے اُس پر شیطان قابو پا لیتا ہے' اور اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ حضرت سعید جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' کافر کے اپنی قبر سے اٹھتے ہی شیطان اُس کے ہاتھ سے ہاتھ ملا لیتا ہے' پھر جُدا نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ جہنم میں بھی دونوں کو ساتھ ڈالا جاتا ہے۔ پھر فرماتا ہے' جہنم میں تم سب کا جمع ہونا اور وہاں کے عذابوں میں سب کا شریک ہونا تمہارے لئے نفع دینے والا نہیں۔ ذکرِ الٰہی کرنے والے قیامت کے روز موتیوں کے منبر پر ہوں گے۔ اور ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکرِ الٰہی کی مجلسوں میں شریک ہونے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ ﴾ (الکھف: ٢٨)

(آپ ان لوگوں کے پاس تشریف لے جایا کیجئے۔ اور اُن کے پاس اُٹھتے بیٹھتے رہئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں۔ اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔)

ذکرِ الٰہی کے بہت سے الفاظ اور طریقے ہیں۔ بعض دعاؤں اور کلمات کو ذکر کر کے آپ حضرات کے سامنے بیان کر رہا ہوں' سنئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

١۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب ذکروں سے بہتر ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ ❶

آپ نے فرمایا جو ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہے گا اس پر دوزخ حرام ہو جائے گی۔ ❷

---

❶ ترمذی' کتاب الدعوات' باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة ٤ / ٢٢٧

❷ بخاری' کتاب العلم' باب من خص بالعلم قوما دون قوم کراهية ان لا يفهموا (١٢٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اورفرمایا جو ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ)) کہے گا' اللہ اس کو ضرور جنت میں داخل کرے گا' اور جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ ❶

اور کلمہ کی فضیلت ہم نے کلمۂ طیبہ کے خطبہ میں نہایت تفصیل سے بیان کر دی ہے۔

تسبیحات کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر روز سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہنے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ❷

اور رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت سے عورتوں کے واسطے فرمایا' تم اُنگلیوں پر سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کثرت سے پڑھا کرو' کیونکہ قیامت کے روز یہ کلمات گواہی دیں گے۔ ❸

اور آپ ﷺ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)) کو کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ ❹

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص وضو کر کے یہ دعاء پڑھا کرے اُس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل وہ جائے۔ ❺

دُعاء یہ ہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.))

تسبیحات اور تہلیلات و تکبیرات اور دیگر ذکر الٰہی کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اسلامی وظائف میں نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کتاب میں تقریباً قرآن مجید کی سب دُعائیں اور حدیثوں کی اکثر

---

❶ بخاری' کتاب الانبیاء' باب قوله یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم.... (۳۴۳۵)

❷ بخاری' کتاب الدعوات' باب فضل التسبیح (۶۴۰۵)

❸ ابوداؤد' کتاب الصلوة- باب التسبیح بالحصی ۱/ ۵۵۶

❹ مسلم' کتاب الذکر' باب التسبیح اول النهار و عند النوم.

❺ مسلم' کتاب الطهارة' باب الذکر المستحب عقب الوضوء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دُعائیں لکھی گئی ہیں۔اس کے مطالعہ کی سخت ضرورت ہے۔اگر ان تمام وظائف کو بیان کیا جائے تو خطبہ بہت لمبا ہو جاتا ہے۔مختصر یہی ہے کہ بندہ ہر وقت ذکرِ الٰہی میں لگا رہے۔ پنج وقتہ نمازوں کے بعد بھی جو مخصوص دُعائیں ہیں، جنکے پڑھنے سے بہت ثواب ہے۔اور صبح و شام اور رات و دن کی بھی مخصوص دُعائیں ہیں، جنکے پڑھنے سے بہت نیکیاں ملتی ہیں۔خدا خوش ہو جاتا ہے، اور جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

مختصر دعائیں بیان کی جاتی ہیں ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ)) پڑھنے سے بڑا فائدہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ ﴿قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ﴾ یعنی آپ ﷺ ((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ.)) پڑھا کیجئے۔

فجر کی نماز کے بعد وظیفہ اور ذکرِ الٰہی کے لئے اچھا وقت ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، پھر بیٹھ کر یادِ الٰہی کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، تو اس کو پورے حج وعُمرہ کا ثواب ملے گا۔ ❶

اور فرمایا فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرنا بہتر ہے چار اسماعیلی غلام آزاد کرنے سے۔ ❷

اور فرمایا جس نے سو دفعہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) پڑھ لیا تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ معاف ہوں گے۔اور اس دن شام تک شیطان کے شر و فساد سے بچا لیا جائے گا۔اس سے زیادہ ثواب صرف اس شخص کا ہو گا جس نے اس سے زیادہ پڑھا۔ ❸

دُعاءِ اسمِ اعظم

حدیثوں میں اسمِ اعظم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو اسمِ اعظم کے ساتھ دُعاء کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعاء قبول فرمائے گا۔ ❹

ایک شخص کو ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ'' پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا اس نے اسمِ اعظم کو پڑھا ہے، اسمِ اعظم کے تعین میں اختلاف ہے مگر ان دُعاؤں میں اسمِ اعظم بتایا گیا ہے، اس لئے ان کو پڑھنا چاہئے:

❶ جامع ترمذی: کتاب الصلوٰۃ باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلوۃ الصبح ۱/ ۴۰۵

❷ ابوداؤد کتاب العلم، باب فی القصص ۳۶۶۱

❸ صحیح بخاری

❹ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء، ۱/ ۵۵۴ (۱۴۸۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.)) ❶

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ ❷ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ.)) ❸

((لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.)) ❹

ذکرِ الٰہی کے اس مضمون کو ان دونوں کلموں پر ختم کرتا ہوں جن پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مبارک کتاب صحیح بخاری ختم فرمائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ.)) ❺

"دو ایسے کلمے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند اور پیارے ہیں زبان پر ہلکے پھلکے ہیں۔ قیامت کے روز عمل کے ترازو میں بھاری اور وزنی ہوں گے۔ وہ دو کلمے یہ ہیں"۔ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ.))

سبحان اللہ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی و احسان و کرم ہے کہ معمولی معمولی نیکیوں کا بہت زیادہ ثواب دیتا ہے۔ اسلام لانے سے سب گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ اور کم از کم ہر نیکی کا دس حصہ سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب دیتا ہے' اور بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ بے حساب ثواب دے دیتا ہے۔ کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا وزن بہت بھاری ہے۔ اس کے الفاظ بہت آسان ہیں اور ثواب بے شمار یہی حال ان دونوں [illegible] ہے جو بہت آسان ہیں۔ بلا محنت و مشقت کے زبان سے ادا [illegible] تے ہیں۔ اور ثواب کے لحاظ

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٣٥٠

❷ [illegible] كتاب الصلوٰة باب الدعاء [illegible] ١٤٩٥

❸ [illegible] كتاب الصلوٰة باب [illegible] ١٤٩٦

❹ مسند احمد ١/ ١٧٠ ترمذی كتاب الدعوات ٤/ ٢٦٠

❺ صحيح بخاری كتاب الايمان و النذور- باب اذا قال والله لا اتكلم ٦٦٨٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے نیکیوں کے ترازو کے پلے میں سب سے زیادہ وزنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائے اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وسُبْحَانَ اللّٰهِ)) پر سب کا خاتمہ کرے۔ آمین۔

((رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّارَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَصَلَّى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ))

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دُعا کی اہمیت وفضیلت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاِنَّ خَیۡرَ الۡحَدِیۡثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَیۡرَ الۡهُدٰی هَدۡیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الۡاُمُوۡرِ مُحۡدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ وَّكُلُّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ. اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ. بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. ﴿ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَیَجۡعَلُكُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ۝﴾ (النمل: ٦٢)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (بے کس کی پکار کو جبکہ وہ پکارے' کون قبول کر کے سختی کو دُور کرتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا نائب بناتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہیں؟ تم بہت کم عبرت ونصیحت حاصل کرتے ہو۔)

سختیوں اور مصیبتوں کے وقت پکارے جانے کے قابل اسی کی ذات ہے۔ بے کس بے بس لوگوں کا سہارا وہی ہے۔ گرے پڑے' بھولے بھٹکے' مصیبت زدہ اسی کو پکارتے ہیں۔ اسی کی طرف لو لگاتے ہیں۔ جیسے فرمایا:

﴿ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّآ اِیَّاهُ ﴾ (بنی اسرائیل: ٦٧)

(کہ جب تمہیں سمندر کے طوفان زندگی سے مایوس کر دیتے ہیں تو تم اسی کو پکارتے ہو۔ اسی کی طرف گریہ وزاری کرتے ہو' اور سب کو بھول جاتے ہو۔)

اُسی کی ذات ایسی ہے کہ ہر ایک بیقرار وہاں پناہ پا سکتا ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ حضور ﷺ! آپ ﷺ ہمیں کس چیز کی طرف بُلا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی طرف' جو اکیلا ہے' جس کا کوئی شریک نہیں' جو اُس وقت تیرے کام آتا ہے جب تو کسی پھنساوڑے میں پھنسا ہُوا ہو۔ وہی ہے کہ جب تُو جنگلوں میں راہ بھول کر اُسے پکارے تو وہ تیری رہنمائی کر دے۔ تیرا کچھ کھو گیا ہو اور تو اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

التجا کرے تو وہ اسے تجھ کو ملا دے قحط سالی ہوگئی ہو۔ اور تو اس سے دُعائیں کرے تو وہ موسلا دھار مینہ تجھ پر برسا دے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو برا نہ کہہ۔ نیکی کے کسی کام کو ہلکا اور بے وقعت نہ سمجھ' گو اپنے مسلمان بھائی سے بہ کشادہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔ گو اپنے ڈول سے کسی پیاسے کو ایک گھونٹ پانی کا دینا ہی ہو۔ اور اپنے تہمد کو آدھی پنڈلی تک رکھ نہ مانے تو زیادہ سے زیادہ ٹخنے تک' اُسے نیچے لٹکانے سے بچتا رہ۔ اس لئے کہ یہ فخر و غرور ہے' جسے خدا ناپسند کرتا ہے۔ ❶

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کسی بیمار کی بیمار پُرسی کو گئے۔ بیمار نے کہا میرے لئے خدا سے دُعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا تم خود اپنے لئے دُعا کرو' بے قرار کی بے قراری کے وقت دُعا کو خدا قبول فرماتا ہے۔ حضرت وہب فرماتے ہیں' میں نے اگلی آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھے میری عزت کی قسم جو مجھ پر اعتماد کرے اور مجھے تھام لے تو میں اسے اس کے مخالفین سے بچا لوں گا اور ضرور بچا لوں گا۔ گو آسمان و زمین اور کل مخلوق اسکی مخالفت پر اور ایذا دہی پر تل جائیں۔ اور جو مجھ پر اعتماد نہ کرے' میری پناہ میں نہ آئے تو میں اسے امن و امان سے چلتا پھرتا ہی اگر چاہوں گا تو زمین میں دھنسا دوں گا' اور اس کی کوئی مدد نہ کروں گا۔

اسی طرح کا واقعہ حضرت عبداللہ بن تامر کا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اور بادشاہ نے اُن سے دِین اسلام چھوڑنے کو کہا تو انہوں نے اس سے انکار کیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے سپاہی اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جائیں۔ پھر اس سے اس کے دین چھوڑنے کو کہیں اگر یہ مان لے تو اچھا ہے ورنہ اس پہاڑ سے اسے لڑھکا دیں۔ چنانچہ اس کے سپاہی پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے۔ جب وہاں سے دھکا دینا چاہا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ.))

''خدا جس طرح چاہے مجھے ان سے نجات دے۔''

اس دعا کے ساتھ ہی پہاڑ ہلا' اور وہ سب سپاہی لڑھک کر گر گئے۔ صرف یہی حضرت عبداللہ بن تامر بچے رہے۔ جب وہاں سے اترے تو ہنسی خوشی اس ظالم بادشاہ کے پاس گئے تو بادشاہ نے کہا کیا ہوا میرے سپاہی کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میرے خدا نے مجھے بچا لیا ہے اور ان سب کو گرا دیا۔ اور وہ سب مر گئے۔ پھر اس نے اور سپاہیوں کو بلوایا اور ان سے یہ کہا کہ اسے کشتی میں بٹھا کر لے جاؤ۔ اور بیچوں بیچ سمندر میں ڈبو کر چلے آؤ۔ یہ اسے لے کر چلے' اور بیچوں بیچ سمندر میں پھینکنا چاہا تو انہوں نے وہی دُعا پڑھی:

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٦٤' (٢٠١١٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ.))
”خدایا جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے۔“
وہ سب کے سب سمندر میں ڈوب گئے۔ صرف تنہا یہی زندہ سلامت باقی رہے۔ ❶
سچ ہے اللہ تعالیٰ اپنے مضطر بندوں کی دعا یقیناً قبول فرماتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا:
﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ.﴾
دنیا میں ہر قسم کے لوگوں کو حتی کہ نبیوں اور ولیوں کو بھی تکلیفیں اور مصیبتیں پہنچی ہیں۔ ان نیک بندوں نے دعاؤں سے اپنی مشکل کشائی کرائی ہے۔ حاجت روائی کے لئے دعا سلاح اور ہتھیار ہے۔
خالص دعاؤں میں یہ اثر ہے کہ تقدیر کو بھی پھیر سکتی ہیں۔ فرمایا:
((لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ.)) ❷
”یعنی تقدیر کو دعا ہی پھیر سکتی ہے۔“
اور فرمایا:
﴿ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ﴾ (اعراف: ۵۵)
(لوگو! اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔)
رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:
((اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَةُ.)) ❸
”دعا ہی عبادت ہے۔“
اور فرمایا جو اللہ سے نہیں مانگتا ہے اللہ اس سے ناخوش ہوتا ہے۔ ❹
یعنی دنیا کے لوگ مانگنے سے ناخوش ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔ کیا ہی خوب کہا ہے:

لَا تَسْئَلَنَّ بَنِیْ اٰدَمَ حَاجَتَهٗ ... وَاسْئَلِ الَّذِیْ اَبْوَابُهٗ لَا تُحْجَبُ
اَللّٰهُ یَغْضَبُ اِنْ تَرَکْتَ سُؤَالَهٗ ... وَابْنُ اٰدَمَ حِیْنَ یُسْئَلُ یَغْضَبُ

---

❶ مسلم، کتاب الزھد، باب قصة اصحاب الاخدود و الساحر و الراھب و الغلام ۲/ ۴۱۵
❷ ترمذی کتاب القدر، باب ماجاء لا یرد القدر الا الدعا ۳/ ۱۹۸
❸ مسند احمد ۶/ ۲۷۶، ابوداوٗد کتاب الصلوٰة باب الدعاء ۱/ ۵۵۱
❹ ترمذی باب فضل الدعاء ۴/ ۲۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’یعنی کسی انسان سے اپنی حاجت مت مانگو‘اس سے مانگو جس کے کرم وسخاوت کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہے۔ بند نہیں ہوتے۔ انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان یہی تو فرق ہے‘ اگر اللہ سے مانگنا چھوڑ دو گے تو اللہ ناخوش ہو جائے گا۔‘‘

اور فرمایا تمہارا رب بڑا ہی حیا وکرم والا ہے۔ جب کوئی بندہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتا ہے اور مانگتا ہے تو اس کو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ❶

اور فرماتے ہیں جو اللہ سے سوال کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے۔ (۱) یا تو اس چیز کو عطا فرماتا ہے جس کو وہ مانگتا ہے (۲) مزید اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ کر لیتا ہے۔ (۳) یا اس کے ذریعہ سے کوئی آنے والی مصیبت دور کر دیتا ہے۔ ❷

دُعاء کے آداب وشرائط

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ دُعاء کرنے سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور جو مانگتا ہے اس کو دیتا ہے‘ مگر یہ سب اسی وقت ہوگا جبکہ وہ دعاء کے آداب وشرائط کو مدنظر رکھ کر اس کی پوری پوری پابندی کرے‘ ورنہ قبولیت کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ دعا کرنے والا بیمار کی طرح ہوتا ہے‘ بیمار اگر تندرستی چاہتا ہے تو اُس کے لے دواؤں کے ساتھ پرہیز کرنا اور نقصان دینے والی چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔ اور دوا کرتا رہا اور پرہیز نہ کیا تو صحت یابی مشکل ہو جائے گی۔ اور بقول شخصے:

’’مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی‘‘

کا مصداق ٹھہرے گا اسی طرح دُعاء کرنے والا اگر چاہتا ہے کہ میری دُعاء مقبول ہو تو اس کے لئے دُعاؤں کی شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بیمار مصیبت زدہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس نے بہتیرا علاج کیا اور بہت سی دُعائیں کیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اس کی دنیا وآخرت تباہ ہو رہی ہے۔ کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئے جس سے اس کو شفا کُلی حاصل ہو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفاء نازل فرمائی ہے۔ قرآن مجید وحدیث شریف سے یہ بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ قرآن مجید تمام جسمانی وروحانی بیماریوں کے لئے باعثِ شفاء ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

❶ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء (۱٤۸٤)

❷ مسند احمد: ۳/ ۱۸‘ مستدرك حاكم‘ كتاب الدعاء باب الدعاء ينفع مما نزل ولما لم ينزل ۱/٤۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (بنی اسرائیل: ۸۲)
(قرآنِ مجید کو مومنوں کے لئے رحمت و شفاء بنا کر اتارا ہے۔)

اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے آدمی پر بھی قرآن مجید پڑھ کر دم کرتے تو اسکو شفاء کلی ہو جاتی۔ اس دوا یعنی (دعاء سورۂ فاتحہ) کی شفا دینے میں عجیب و غریب تاثیر ہے۔ اگر بندہ اس سورۂ فاتحہ سے دوا کرے تو اس کی نہایت ہی عجیب تاثیر دیکھے گا۔ میں مکہ معظمہ میں ایک عرصہ مقیم تھا اور بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا' نہ کوئی دوا ہی پاتا تھا نہ کوئی حکیم ہی تھا۔ خود ہی سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اپنا علاج کرنے لگا' تو اس کی عجیب تاثیر دیکھی۔ جو شخص بھی بیماری کی شکایت کرتا اس کو صرف یہی سورۂ فاتحہ بتا دیتا۔ بہت سے لوگ بہت جلد شفایاب ہو گئے۔

بہر کیف قرآن و حدیث کی دعائیں شفاء دینے والی ہیں' لیکن یہ اسی وقت ہوگا جب کہ محلِ قبولیت کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اور فاعل میں اثر قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی قوی مانع اور عدم صلاحیت کی وجہ سے اس کا پورا پورا اثر ظاہر نہیں ہوتا جیسے دواؤں کے استعمال میں عدم احتیاطی یا اور کسی مانع قوی کی وجہ سے اثر اچھی طرح ظاہر نہیں ہوتا۔ اور جب طبیعت کے موافق دوا ہوتی ہے تو وہ فوراً فائدہ پہنچا دیتی ہے۔ اسی طرح دل ہے کہ جب اس کے موافق دعائیں ہوں تو ان دعاؤں کا اثر ضرور پڑے گا۔

لیکن اگر دعاؤں کا اثر بعض اوقات نہیں ظاہر ہوتا تو اس کے لئے دُعاء کرنے والا دُعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پورے طریق پر متوجہ نہیں ہوتا۔ اور حرام چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز نہیں کرتا' گناہ اور ظلم کے کاموں سے کنارہ کشی نہیں کرتا۔ اس لئے اس کی دعاؤں کا اثر نہیں ہوتا۔ اس کی مثال کمان کی طرح ہے۔ اگر نرم و کمزور ہے تو تیر بھی کمزوری ہی سے لگے گا۔ اور اگر کمان مضبوط ہے تو تیر تیزی سے نکل کر پوری طاقت سے جا لگے گا۔ اسی طرح دعاء کرنے والا جیسا ہوگا ویسا ہی اس کی دعا' کا اثر ہوگا' اگر مومن مخلص ہے اور تمام شرائط کی پابندی کرتا ہے تو اس کی دعاء قبول ہوگی۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غافل دل کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اور نہ حرام خور کی دعاً قبول ہوتی ہے۔

مزید تفصیل علامہ ابن القیم کی کتاب ''الجواب الکافی لمن سأل عن دواء الشافی'' سے معلوم ہوسکتی ہے۔ ہمیں صرف یہاں یہ بتانا ہے کہ دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ جب کہ ان تمام شرطوں کی پوری پابندی کی جائے۔ اس جگہ دُعاء کے چند آداب و شرائط کو بیان کیا جاتا ہے۔ دُعاء کرنیوالا پہلے اُن پر ضرور عمل کرے تاکہ اس کی کوششیں کامیاب ہوں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ا۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ایمانِ کامل کے ساتھ ہی ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے۔ یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خیال دل و دماغ اور زبان پر ہو' غیر کا خیال بالکل نہ ہو۔ کیونکہ بلا اخلاص کے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ﴾ (حج: ٣٧)

(یعنی اللہ تعالیٰ کو اس قربانی کا گوشت وخون نہیں پہنچتا لیکن تمھارا تقوی واخلاص اس کو پہنچتا ہے۔)

اور فرمایا:

﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾ (بينة: ٥)

(اطاعت الٰہی میں اخلاص کا حکم دیا گیا ہے۔)

اور فرمایا: ﴿ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾ (اللہ تعالیٰ کو اخلاص سے پکارو اور دُعا کرو)

((وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.)) ❶

''سب کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔''

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا پہننا وغیرہ حلال و پاکیزہ کمائی کا ہو' اگر حرام کی آمیزش ہوئی تو دُعا قبول نہیں ہوگی۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَارَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّ مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَّ مَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَّ غُذِىَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ.)) ❷

''پراگندہ سر اور گرد آلود آدمی لمبا سفر کرتا ہے' دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے رب اے میرے رب کہہ کر دعا کرتا ہے حالانکہ اس کا کھانا پینا پہننا حرام طریقوں سے ہے' اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے' تو اس کی دعا کس طرح قبول نہ ہوگی۔''

یعنی اس کی دُعاء قبول نہیں ہوتی۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو کسب حلال کا حکم دیا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ﴾ (المؤمنون: ٥١)

(اے رسولو! حلال روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔)

اور امتیوں کو بھی یہی حکم دیا:

---

❶ بخاری کتاب الوحی' باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ

❷ مسلم کتاب الزکاۃ' باب بیان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف ١/ ٣٢٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ۔﴾ (البقرة: ١٧٢)

(اے مومنو! ہماری پاکیزہ دی ہوئی روزی میں سے کھاؤ۔)

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ دُعاء کرنے والا جھوٹ بولنے' مکروفریب دینے' قمار بازی شراب نوشی' حسد وتکبر' کینہ غیبت وچغلی وغیرہ گناہ کرنے سے بچے۔ کیونکہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔ قرآن وحدیث میں اُن کی بڑی بُرائی بیان کی گئی ہے۔

آداب دعا

آدابِ دُعا میں سے یہ ہے کہ:

۱۔ تضرّ ع وانکساری' خشوع وخضوع سے دُعاء کرے۔ اللہ تعالیٰ ان آداب کوخود سکھاتا ہے کہ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا۔ اپنے ربّ کو گڑگڑا کر پکارو۔ اور یہ سمجھو کہ میرا رب میری بات کو سنتا اور میری تمام حرکات وسکنات کو دیکھتا ہے۔ وہ میرے سامنے موجود ہے' وہ اپنے بھکاریوں کو ضرور دیتا ہے' محروم نہیں کرتا' اور اپنی حاجت کو رغبت سے طلب کرے' ایسے لوگوں کی اللہ تعریف کرتا ہے۔

﴿ اِنَّھُمْ کَانُوْا یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَھَبًا۔﴾ (الانبیاء: ٩٠)

(وہ لوگ بھلائیوں کی طرف دوڑتے تھے۔ اور ہم کو شوق سے اور ڈر سے پکارتے تھے۔)

۲۔ دُعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اس بات سے توبہ کیجئے کہ آئندہ ہرگز ایسا کام نہیں کریں گے' آگے چل کر دعاؤں میں پڑھو گے:

((ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ.)) ❶

''میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔''

۳۔ اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر سوال کرو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین آدمیوں کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ تین آدمی دورانِ سفر میں بارش کی وجہ سے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ کے لئے گئے۔ ایک چٹان گرنے کی وجہ سے غار کا مُنہ بند ہوگیا۔ ہر ایک نے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی پروردگار نے اُن کو اس مصیبت سے نجات دی۔ ❷

۴۔ دُعاء سے پہلے وضو کرلیں۔

---

❶ مسلم کتاب صلوة المسافرین' باب صلوة النبی ﷺ و دعائه باللیل ١/ ٢٦٣

❷ بخاری کتاب احادیث الانبیاء' باب حدیث الغار ٣٤٦٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور آپ ﷺ نے ابی عامر کے لئے وضو کر کے دُعاء کی تھی۔ ❶

۵۔ دُعاء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کیجئے۔ کیونکہ شریعت نے نماز کا رُخ اسی کو بنایا ہے' اور رسول اللہ ﷺ دُعاء کرتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ کرتے تھے جیسا کہ جنگ بدر اور استسقاء میں کیا تھا۔ ❷

۶۔ دُعاء کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کیجئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر دُرود بھیجئے۔ پھر دُعاء کر کے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی ﷺ پر دُرود بھیج کر ختم کیجئے۔ یعنی دُعاء سے پہلے اور دُعاء کے بعد حمد وصلوٰۃ ہونا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.))

''جب کوئی نماز پڑھے تو دعا کرتے وقت پہلے اللہ کی حمد وثنا کرے پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔''

۷۔ دونوں ہاتھ کشادہ کر کے چہرے اور دونوں کندھوں کے برابر اٹھائے۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح اٹھاتے اور فرماتے تھے:

((اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ.)) ❸

''اللہ تعالیٰ کے سامنے جب کوئی دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اس کو شرم آتی ہے۔''

لہٰذا مسنون طریقہ یہی ہے کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعاء مانگے۔ چاہے فرض کے بعد ہو یا سنت کے بعد۔

۸۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی چہرے کے سامنے کر کے دعاء مانگے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا.)) ❹

''جب اللہ سے سوال کرو تو اپنی باطنی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہتھیلی کی پشت سے مت مانگو۔''

۹۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے الحسنٰی کے ساتھ دُعاء کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔﴾

---

❶ بخاری کتاب الدعوات' باب الدعاء عند الوضوء

❷ بخاری کتاب الدعوات' باب الدعاء مستقبل القبلة (۶۳۴۳)

❸ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء (۱۴۸۴)

❹ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ' باب الدعاء (۱۴۸۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۰۔ دعاء کے الفاظ کو دو دو تین تین بار پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ تین بار دعاء فرماتے تھے:

۱۱۔ دُعاء میں جلدی نہیں کرنی چاہئے، جب تک قبول نہ ہو دُعا کرتے جاؤ۔ اور یہ نہ کہو کہ اتنے دنوں سے دُعاء کر رہا ہوں قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يُعَجِّلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ.)) ❶

''تمہاری دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرو اور جلدی یہ ہے کہ کہے میں دُعا کرتا ہوں قبول نہیں ہوتی۔''

۱۲۔ کسی گناہ اور قطع رحم کے لئے دُعاء نہ کیجئے کیونکہ ایسی دُعاء قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحْمٍ.)) ❷

''بندے کی دُعا قبول کی جاتی ہے، جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے۔''

۱۳۔ دُعاء میں شرط نہ استعمال کی جائے یعنی یہ نہ کہے کہ اللہ اگر تو چاہے تو یہ کام کر دے۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ اس قسم کے کلمات کے استعمال سے منع فرماتے ہیں:

((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ وَارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ لَيَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهٗ.)) ❸

''جب دعا کرو تو یہ نہ کہو اے اللہ تو چاہے تو بخش دے اور اگر تو چاہے تو روزی دے، بلکہ نہایت عزم و پختگی سے سوال کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے کوئی اس کو مجبور نہیں کرسکتا۔''

۱۴۔ اگر امام ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے لئے اور تمام مقتدیوں کیلئے دعا کرے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((لَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَآءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ.)) ❹

''مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے دعا نہ کرے اگر ایسا کرے گا تو خیانت کرے گا۔''

۱۵۔ اور ہر دُعاء کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے لئے دعاء کرے تو مخصوص نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک گنوار کو یہ دُعاء پڑھتے سُنا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا.)) ❺

---

❶ بخاری کتاب الدعوات، باب یستجاب للعبد مالم یعجل (۶۳۴۰)

❷ مسلم کتاب الذکر و الدعاء، باب بیان انه یستجاب للداعی مالم یعجل

❸ بخاری کتاب التوحید، باب فی المشیئة والارادة (۷۴۷۷)

❹ ترمذی کتاب الصلوٰة، باب کراهیة ان یخص الامام نفسه بالدعاء ۱/ ۲۸۵

❺ بخاری کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد (۲۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"یعنی اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے کسی ساتھی پر رحم نہ کر۔"

تو فرمایا: ((لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا.)) (صحیح بخاری)

"یعنی تو نے خدا کی کشادہ رحمت کو محدود کر دیا۔"

١٦۔ تمام حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگئے۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَسْئَلُ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ.)) ❶

"اپنے رب سے ہر چیز مانگو حتی کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگو۔"

١٧۔ امر محال کو نہ مانگئے کیونکہ یہ تعدی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝﴾ (البقرة: ١٩٠)

(یعنی اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔)

اور حدیث شریف میں فرمایا:

((سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ.)) ❷

"میری اُمت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو پاکی اور دعا میں حد سے تجاوز کر جایا کریں گے۔"

١٨۔ دُعاء میں بے جا تکلفات سے بچنا چاہئے اور حاصل شدہ کام کے لئے دُعا کرنا بے سُود ہے ہاں استقامت اور استمرار کے طور پر جائز ہے۔

١٩۔ دُعاء کو "آمین" اور حمد درُود پر ختم کرنا چاہئے۔

دُعاء کی قبولیت کا وقت اور مقامات کا مفصل بیان، اور کن کن لوگوں کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور کس کس کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں ہیں۔ ان سب کی پوری تفصیل قرآن و حدیث کی تقریباً ٦٠٠ دُعاؤں کے ساتھ مدلل طریقے سے ہم نے اپنی کتاب "اسلامی وظائف" میں بیان کر دی ہے۔ ان کے پڑھنے سے آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مصیبتیں دُور فرمائے۔ آمین۔ اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

((بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.))

☆☆☆

---

❶ ترمذی کتاب الدعوات، باب فی فضل النبی ﷺ ٤/ ٢٩٢

❷ ابوداوٗد کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء (١٤٧٦)، ١/ ٥٥١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گناہوں کے نقصانات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ اَوَلَمَّا اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (آل عمران: ١٦٥)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(کیا جب کوئی تکلیف پہنچے حالانکہ تم اس سے دوگنا مصیبت پہنچا چکے ہو تو کہتے ہو کہ یہ کہاں سے آ گئی۔ کہہ دیجئے کہ یہ خود تمہاری طرف سے ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

یہاں پر جس مصیبت کا بیان ہو رہا ہے یہ اُحد کی مصیبت ہے جس میں ستّر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تھے اور اس سے دوگنی مصیبت مسلمانوں نے کافروں کو پہنچائی تھی۔ یعنی بدر والے دن ستّر کافر قتل کیے گئے تھے اور ستّر قید کیے گئے تھے تو مسلمان کہنے لگے کہ یہ مصیبت کیسے آ گئی' خدا فرماتا ہے یہ تمہاری اپنی طرف سے ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بدر کے دن مسلمانوں نے فدیہ لے کر جن کفّار کو چھوڑ دیا تھا۔ اس کی سزا میں اگلے سال ان میں سے ستّر مسلمان شہید ہو گئے تھے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھگدڑ مچ گئی۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانت اگلے ٹوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا وہ بھی ٹوٹا اور چہرۂ مبارک لہولہان ہو گیا۔ اسی کا بیان اس آیۂ مبارکہ میں ہے۔ ❶

آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی' اس کے باعث تمہیں یہ نقصان پہنچا۔ تیر اندازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹیں لیکن وہ ہٹ گئے۔ چنانچہ اسی سورت میں اس آیت کریمہ کی چند آیتوں سے پہلے جنگ احد کی شکست کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

❶ مسند احمد: ١/ ٣٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ. ﴾

(آلِ عمران: ١٥٢)

(اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ تم اس کے حکم سے انہیں اپنے ہاتھوں سے کاٹنے لگے۔ یہاں تک کہ تم بزدل ہو گئے' اور کام میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کرنے لگے۔ اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھا دی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا پھر تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمالے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزشوں سے درگزر فرمائی' ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔)

ان دونوں آیتوں سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہوئی کہ بظاہر مصیبتوں کا سبب معصیّتِ الٰہی اور خدا کی نافرمانی ہے۔ یعنی جب انسان قانون شکنی کرتا ہے اور خدائی حکم کی حکم عدولی کرتا ہے تو سزاؤں کا مستحق ہو جاتا ہے۔ آپ غور کیجئے کہ شیطان نافرمانی سے پہلے خدا کا بہت بڑا مقرب تھا' اور تمام فرشتوں کا قائدِ اعظم تھا لیکن خدائی حکم نہ بجالانے کی وجہ سے مردُودِ بارگاہِ الٰہی ہوا۔ اور جنت کے عیش و آرام سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا۔

اِسی طرح سے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے طوفان آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد مشہور اور بڑے نبیوں میں سے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ آپ کو ایک ہزار برس کے قریب عمر ملی تھی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کے لئے رسول بنایا تھا۔ یہ ساڑھے نو سو برس تک اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے مگر جس قدر وُہ اللہ کی طرف بلاتے اتنے ہی وُہ لوگ دُور بھاگتے' اپنے کانوں میں اُنگلیاں ٹھونس لیتے تاکہ نوح علیہ السلام کی بات بلکہ آواز بھی کان میں نہ پڑے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے طوفان کے ذریعے تمام نافرمان قوم کو غرق کر دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا. ﴾

(نوح: ٢٥)

(یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے ہیں' اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا۔)

یہ غرق آبی محض عصیان اور طغیان کی وجہ سے ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معلوم ہوا کہ اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے مصیبت آتی ہے۔جس سے بچنا ضروری ہے۔قوم ہود یعنی عاد پر بھی عذاب الٰہی بوجہ ان کی نافرمانی کے آیا یہ قوم بڑی طاقت ور اور شہ زور تھی۔ ہود علیہ السلام نے بہتیرا سمجھایا مگر وہ نافرمانی سے باز نہیں آئے' اور یہ کہنے لگے:

﴿ فَائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا ﴾

(جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اُسے لے آؤ۔)

چنانچہ اُن پر خدا کی طرف سے اچانک بجلی کی ایک خوفناک گرج پیدا ہوئی۔اور ہوا نے اس قدر زور کیا کہ پہلے ان کے مکانات ومحلّات کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔اور وہ بستی سب برباد ہوگئی۔اس کے بعد ہوا نے اُن کے پاؤں کے نیچے آکر سر کے بل زمین پر پٹخ دیا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴾ (حٰمٓ السّجدہ: ١٦)

(پھر بھیجی ان پر ہم نے ہوا بڑے زور کی۔کئی دن جو مصیبت کے تھے تاکہ ہم چکھائیں ان کو رسوائی کا عذاب دُنیا کی زندگانی میں اور آخرت کے عذاب میں تو پوری رسوائی ہے اور ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ٥ مَاتَذَرُمِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴾ (الذّٰریات: ٤٢)

(اور قوم عاد کے ہلاک ہونے میں بھی قدرتِ الٰہی کی بہتیری نشانیاں ہیں۔جب ہم نے اُن پر ایک منحوس آندھی چلائی جس چیز سے ہوکر وہ گذرتی اس کو بوسیدہ ہڈی کی طرح (چورا) کیے بغیر نہ چھوڑتی۔)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ٥ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ٥ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ٥ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴾ (القمر: ٢١)

(جھٹلایا عاد نے پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔ہم نے بھیجی اُن پر ہوا تُند ایک نحوست کے دن جو ٹلنے والی نہ تھی اکھاڑ پھینکا لوگوں کو گویا وہ جڑیں ہیں کھجور کی اکھڑی پڑی' پھر کیسا رہا میرا عذاب اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میرا اڑ رانا۔)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴾ (الحاقة: ۸)

(اور وہ عاد جو تھے سو برباد ہوئے ٹھنڈی سناٹے کی ہوا سے کہ جو حد سے زیادہ تند تھی مقرر کر دیا اس کو ان پر سات رات اور آٹھ دن لگا تار۔ پھر تو دیکھے گا کہ وہ لوگ اس میں گرے پڑے ہیں گویا وہ جڑیں ہیں کھجور کی، پھر تُو دیکھتا ہے کہ کیا کوئی ان میں سے بچا؟)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ﴾

(الفجر: ۱۱)

(تو نے دیکھا کیسا کیا تیرے ربّ نے عاد ارم کے ساتھ جو تھے بڑے ستونوں والے کہ ان جیسے سارے شہروں میں نہیں پیدا کیے گئے۔)

ان آیات میں جس عذاب کے بارے میں کہا گیا ہے وہ ترجمے سے واضح ہو گیا ہے۔ زیادہ بیان تفسیر میں ہے۔ حاصل یہ کہ قوم عاد اپنی سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے برباد ہو گئی۔

قوم ثمود جو عاد ثانیہ کہلاتے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے نبی صالح علیہ السلام کی تکذیب اور خدا کی نافرمانی کی، باوجود وعظ و نصیحت اور تہدید کے۔ جو کسی صورت میں حرکات ناشائستہ سے باز نہیں آئے تو اُن پر بھی عذابِ الٰہی آیا۔

بیضاوی وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام نے کافروں سے کہا کہ اب تین روز کی مہلت ہے۔ تین روز تک اپنے گھروں میں رہو، کل تمہارے چہرے زرد پرسوں سُرخ اور چوتھے روز سیاہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد پانچویں روز عذاب آ جائے'' دُوسرے روز علامتِ عذاب ظاہر ہوئی تو لوگوں کو فکر پیدا ہوئی اور حضرت صالح علیہ السلام سے دفعیّہ کی صورت دریافت کرنے لگے۔ اونٹنی کے بچّے کو ڈھونڈا گیا مگر وُہ نہ ملا۔ بیضاوی کا قول ہے کہ علاماتِ عذاب دیکھ کر کچھ لوگوں نے حضرت صالح علیہ السّلام کو شہید کر ڈالنا چاہا۔ مگر آپ ارضِ فلسطین کی طرف چلے گئے تھے۔

ابن کثیر نے بروایت ابنِ جریج بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے دھوکہ سے رات کو اونٹنی کے قتل کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ارادہ کیا تھا اُن پر یومِ عذاب سے پہلے ہی آسمان سے پتھر برسے اور وُہ برباد ہو گئے۔
غرض یہ کہ روزِ مقرّر آنے سے پہلے ہی لوگوں کو عذاب کا یقین ہو چکا تھا۔ جب یومِ موعود کا آفتاب طلوع ہُوا ادھر فوراً زمین میں زلزلہ آیا اور آسمان سے ایک ہیبت ناک چیخ سُنائی دی جس سے سب مَر گئے۔ کفّار میں سے کوئی نہ بچا۔ البتہ ابو رغال نامی ایک جوان جو اس زمانہ میں مکہ کو گیا تھا بچ گیا۔ مگر جب وہ سرزمینِ حرم سے باہر آیا تو اس پر بھی آسمان سے ایک پتھر گرا اور وُہ بھی مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کے بارے میں اِن آیتوں کو نازل فرمایا تا کہ دوسرے لوگ بھی عبرت پکڑیں۔

﴿ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ ﴾ (اعراف: ۷۳ تا ۷۹)

(اور ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ صالح نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے' بے شک تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی دلیل آچکی ہے' یہ خدا داد اونٹنی تمہارے لئے نشانِ قدرت ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی پیتی رہنے دو' کوئی دُکھ نہ پہنچاؤ' ورنہ تم کو دردناک عذاب پکڑے گا۔ اور یاد کرو جب عاد کے بعد اللہ نے تم کو جانشین بنایا اور زمین میں تم کو ٹھکانا دیا کہ نرم زمینوں میں محلّات بناتے رہو۔ اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے رہو۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو' اور ملک میں تباہی نہ پھیلاتے پھرو۔ ہود کی قوم کے اُن لوگوں نے جو بڑے بن گئے تھے ان کمزور لوگوں سے کہا جو ایمان لے آئے تھے' کیا تم کو یقین ہے کہ صالح اپنے رب کے پیغمبر ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو اس حکم کا یقین رکھتے ہیں جو صالح علیہ السلام کو دے کر بھیجا گیا ہے۔ سرکش لوگ کہنے لگے جس پر تم ایمان لائے ہو ہم یقیناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کے منکر ہیں۔ غرض انہوں نے اُونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے' اور اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی اور کہنے لگے اگر تُو واقعی پیغمبر ہے تو جس چیز کا ہم سے وعدہ کرتا ہے وہ ہم پر لے آ۔ بالآخر زلزلہ نے اُن کو آلیا اور وہ اپنے گھروں میں زانوں کے بل اوندھے گرے رہ گئے۔ صالح علیہ السلام نے اُن سے کنارہ کشی کی اور کہا اے قوم میں نے تم کو اپنے ربّ کے پیغام پہنچادیئے اور تمہاری خیر خواہی کی مگر تم خیر خواہوں کو دوست نہیں رکھتے۔)

اسی واقعہ کو سُورۂ ہُود میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اور قرآن مجید کی بعض آیتوں میں کسی جگہ ہلاکت خیز آفریں آواز کو لفظ "صَاعِقَةُ" کڑک دار بجلی اور کسی مقام پر لفظ "رَجْفَةُ" زلزلہ ڈالنے والی آواز' اور کسی جگہ "طَاغِيَةُ" دہشت ناک اور بعض جگہ "صَيْحَةُ" چیخ فرمایا۔ اسلئے کہ یہ تمام تعبیرات ایک ہی حقیقت کی مختلف اوصاف کے اعتبار سے کی گئی ہیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے اس عذاب کی ہولناکیاں کیسی گوناگوں تھیں تم ایک ایسی کوندنے والی بجلی کا تصور کرو جو بار بار اضطراب کے ساتھ چمکتی کڑکتی اور گرجتی ہو اور اس طرح کوندرہی ہو کہ کبھی مشرق میں ہے تو کبھی مغرب میں۔ اور جب ان تمام صفات کے ساتھ چمکتی کوندتی لرزتی گرجتی ہوئی کسی مقام پر ایک ہولناک چیخ کے ساتھ گرے تو اس مقام اور اس کے نواح کا کیا حال ہوگا۔ یہ ایک معمولی اندازہ ہے۔ اس عذاب کا جو ثمود پر نازل ہُوا اور اُن کو اور ان کی بستیوں کو تباہ و برباد کر کے سرکشوں کی سرکشی اور مغروروں کے غرور کا انجام ظاہر کرنے کے لئے آنے والی نسلوں کے سامنے عبرت کے لئے پیش کرے گا۔

اہل مدین پر اس وقت عذاب نازل ہوا جب پُوری قوم خائن اور بد معاملہ اور بے ایمان ہوگئی۔ کم تولنا اور زیادہ لینا کوئی عیب نہ رہا۔ اور قوم کا اخلاقی احساس یہاں تک فنا ہوگیا کہ جب ان کو اس عیب پر ملامت کی جاتی تو شرم سے سر جھکا لینے کے بجائے وُہ اُلٹا اس ملامت کرنے والے کو ملامت کرتے' اور اُن کی سمجھ میں نہ آتا کہ اُن میں کوئی ایسا عیب بھی ہے جو ملامت کے قابل ہُو وُہ اپنی بدکاریوں کو بُرا نہ سمجھتے۔ بلکہ جو ان حرکات کو بُرا کہتا انہیں کو برسرِ غلط اور لائقِ سرزنش خیال کرتے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖ وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ o قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْلَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ o قَدِافْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِکُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰہُ مِنْھَا وَمَا یَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْھَآ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ o وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّکُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ o فَاَخَذَتْھُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَانُوْا ھُمُ الْخٰسِرِیْنَ فَتَوَلّٰی عَنْھُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَکُمْ فَکَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ ﴾ (الاعراف: ۸۵ تا ۹۳)

(اور ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو‘ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے‘ تو تم ناپ تول پوری پوری کیا کرو‘ اور لوگوں کا ان چیزوں میں نقصان نہ کیا کرو۔ اور روئے زمین پر بعد اس کے کہ اس کی درستگی کر دی گئی۔ فساد مت پھلاؤ۔ یہ تمہارے لئے نافع ہے۔ اگر تم تصدیق کرو۔ اور تم سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو‘ اور اللہ کی راہ سے روکو۔ اور اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو۔ اور اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم کم تھے‘ پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو زیادہ کر دیا۔ اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔ اور اگر تم میں سے بعض اس حکم پر جس کو دے کر مجھ کو بھیجا گیا ہے‘ ایمان لے آئے ہیں اور بعض ایمان نہیں لائے ہیں۔ تو ذرا ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہیں۔ ان کی قوم کے متکبّر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں۔ ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں آ جاؤ۔ شعیب نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں۔ گو ہم اس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔ ہم تو اللہ پر بڑی جھوٹی تہمت لگانے والے ہو جائیں گے۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو اس سے نجات دی اور ہم سے ممکن نہیں کہ تمہارے مذہب میں پھر آ جائیں۔ لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک ہے مقدّر کیا ہو‘ ہمارے ربّ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے درمیان فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق۔ اور آپ سب کا اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اور اُن کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ اگر تم شعیب کی راہ پر چلنے لگو گے تو بیشک بڑا نقصان اٹھاؤ گے۔ پس اُن کو زلزلے نے آ پکڑا' سو اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ اس وقت شعیب ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! مَیں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دیئے تھے۔ اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی۔ پھر ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں۔)

اور اسی طرح کا بیان سورۂ حجر اور سورۂ شعراء میں بھی آیا ہے۔ ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ نافرمانی اور سرکشی کی پاداش میں قوم شعیب کو دو قسم کے عذاب نے آ گھیرا۔ ایک زلزلہ کا عذاب' دوسرا آگ کی بارش کا عذاب' یعنی وہ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے تو یک بیک ایک ہولناک زلزلہ آیا۔ اور ابھی یہ ہولنا کی ختم نہ ہوئی تھی کہ اوپر سے آگ برسنے لگی۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ صبح دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کُل کے کُل سرکش اور مغرور آج گھٹنوں کے بل اوندھے جھلسے ہوئے پڑے ہیں۔

﴿ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴾ (العنکبوت: ۳۷)

(پھر آ پکڑا اُن کو زلزلے نے پس صبح کو رہ گئے اپنے اپنے گھروں کے اندر اوندھے پڑے۔)

﴿ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴾ (الشعراء: ۱۸۹)

(پھر انہوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا' پس آ پکڑا اُن کو بادل والے عذاب نے (جس میں آگ تھی) بیشک وہ بڑے ہولناک دن کا عذاب تھا۔)

بہرحال اس قوم پر اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب آیا' جس سے معلوم ہوا کہ معصیت اور گناہ عذاب الٰہی کا سبب ہے۔ اسی طرح سے اصحابُ الرس اور اصحاب القریہ پر بھی رسولوں کی تکذیب اور خدا کی نافرمانی کی وجہ سے مصیبتیں آئیں۔

حضرت یونس علیہ السلام باوجود نبی صادق ہونے کے معمولی لغزش کی وجہ سے سمندر کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کے جیل خانے میں گرفتار ہوئے۔ اگر وہ ﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء: ۸۷) کا ذکر نہ کرتے تو کبھی بھی نجات نہ پاتے۔

فرعون بڑا سرکش تھا۔ باوجود ربوبیّت کے دعویٰ کے بنی اسرائیل کے بچّوں کو ذبح کراتا تھا۔ اور بنی اسرائیل پر حد سے زیادہ ظلم کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے سمجھانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ لیکن اس نے ایمان لانے سے انکار کر دیا اور باقاعدہ اُس نے مقابلہ کیا۔ مناظرہ کرایا۔ اُس نے معجزات طلب کئے۔ اتمامِ حجت کے لئے فرعون اور اس کی قوم کو ید بیضا اور عصا کے علاوہ اور بھی نشانیاں دکھائی گئیں اور وہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نشانیاں تھیں (۱) قحط سالیاں (۲) پیداوار میں کمی (۳) سیلاب (۴) ٹڈی (۵) جوئیں (۶) مینڈک (۷) خون۔

تفسیر معالم التنزیل اور تاریخ ابن الاثیر میں ہے کہ جب قوم فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اطاعت سے انکار کیا اور سارے معجزات کو جادو بتایا' قسم قسم کے ظلم وستم بنی اسرائیل پر کرنے لگے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی قوم کے لئے جناب باری میں دُعا کی حق تعالیٰ نے قومِ فرعون پر پانی کا عذاب نازل کیا۔ کالا ابر آیا اور سات دن تک برابر مینہ برستا رہا۔ قبطیوں کے گھروں میں پانی جمع ہُوا' قومِ فرعون کے گھر پانی کے چشمے بنے۔ ہر مرد عورت کے گلے گلے تک گھروں میں پانی کھڑا ہو گیا۔ جو شخص ذرا جھکا فوراً ڈوب گیا جو سیدھا کھڑا رہا' وہ زندہ رہا' سارے کھیت اور باغ غرق ہو گئے۔ ایک ہفتہ تک برابر یہی عذاب ہوتا رہا۔ قبطیوں کے عذر و معذرت کرنے کے بعد یہ عذاب دفع ہو گیا۔ مگر فرعونی پھر سرکشی کرنے لگے۔

ایک مہینے کے بعد دُوسرا عذاب ٹڈیوں کا نازل ہُوا۔ ٹڈیوں نے قبطیوں کے باغات کھیت ہر قسم کی ہری چیز چاٹ لی۔

سات دن اور رات تک یہ عذاب رہا۔ جب قبطی بہت روئے' اقرار کیا کہ اب ہم ضرور مسلمان ہو جائیں گے۔ اے موسیٰ! دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اس عذاب کو دفع کر دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ وہ ٹڈیاں فوراً غائب ہو گئیں۔

مگر پھر انہوں نے وہی کُفر و سرکشی شروع کر دی۔ اب پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بد دُعا کی تو چیچڑیاں نازل ہوئیں' جو تمام قبطیوں کے خون کو چوس گئیں۔

اس کے بعد مینڈک نازل ہُوئے جو قبطیوں کے گھروں میں گھس گئے۔ ہر طرح کی کھانے پینے کی چیزوں میں گر جاتے اور خراب کر دیتے۔

پھر اس کے بعد قبطیوں میں خون کا عذاب نازل ہُوا۔

آخر تنگ آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دُعا کیجئے اگر یہ عذاب ہٹ گیا تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے وہ عذاب دُور ہو گیا اور خوشحالی پیدا ہو گئی مگر وہ ایمان نہیں لائے اور کفر پر جمے رہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے قحط سالی مسلط کر دی اور پیداوار میں کمی ہو گئی اور غلوں میں گھن لگنے لگے۔

غرض یہ کہ ہر طرح سے اُن کو متنبہ کیا گیا مگر وہ اپنی شرارت سے باز نہیں آئے' اور انہیں مختلف قسم کے عذابوں سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر خدائے قادر پر ایمان لانا نصیب نہ ہُوا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حال بیان فرمایا ہے:

﴿ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ﴾ (سورۃ الاعراف: ۱۳۴- ۱۳۵)

(اور جب اُن پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو یوں کہتے' اے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے ربّ سے اس بات کی دُعا کر دیجئے جس کا اُس نے آپ سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اگر آپ اس عذاب کو ہم سے ہٹا دیں تو ہم ضرور ضرور آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور ہم بنی اسرائیل کو بھی رہا کر دیں گے۔ اور آپ کے ہمراہ بھیج دیں گے۔ پھر جب ان سے اس عذاب کو ایک خاص وقت تک ہٹا دیا گیا تو فورًا ہی عہد شکنی کرنے لگتے۔)

جب معاملہ اس حد تک پہنچ گیا تو خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اب وقت آ گیا ہے تم بنی اسرائیل کو نکال کے فلسطین کی سرزمین کی طرف لے جاؤ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر تشریف لے چلے۔ جب دریا کے کنارے پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنی لاٹھی سے پانی پر مار دو۔ پانی پھٹ کر بیچ میں راستہ نکل آئے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ ادھر فرعون نے مع لشکر کے ان کا تعاقب کیا۔ جب سمندر کے کنارے پہنچا۔ تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام مع بنی اسرائیل کے اس پار نکل چکے تھے۔ فرعون مع لشکر کے دریائی راستے میں بنی اسرائیل کو پکڑنے کے لئے چل پڑا۔ جب پورا لشکر اور فرعون دریا کے درمیان پہنچ گئے۔ کوئی فرعونی باہر نہیں رہا۔ تب اللہ تعالیٰ نے دریا کے پانی کو بدستورِ سابق بہنے کا حکم دیا۔ سارے فرعونی دریا میں ڈوبنے لگے۔ جب فرعون غرق ہونے لگا اور عذاب کے فرشتے سامنے نظر آنے لگے تو کہا میں اُسی ایک وحدہ، لاشریک لہ، ہستی پر ایمان لاتا ہوں' جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں' اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں مگر یہ ایمان چونکہ حقیقی ایمان نہ تھا بلکہ گذشتہ فریب کاریوں کی طرح عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ بھی ایک مضطربانہ بات تھی اسلئے خدا کی طرف سے جواب ملا:

﴿ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾ (یونس: ۹۱)

(اب یہ کہہ رہا ہے حالانکہ اس سے پہلے جو اقرار کا وقت تھا اُس میں انکار اور خلاف ہی کرتا رہا۔ اور در حقیقت تو مفسدوں میں سے تھا۔)

فرعونیوں کی یہ تباہی محض اللہ کی نافرمانی سے ہوئی۔ تو جو بھی قانونِ الٰہی کی خلاف ورزی کرے گا۔ اُس پر دنیاوی مصیبتیں بھی اور اخروی سزائیں بھی ہوں گی۔ فرعون کی طرح قارون بھی خدائی عذاب میں گرفتار ہُوا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اُسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ دُنیا و آخرت دونوں تباہ ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ فَکَذَّبُوْہُ فَاَخَذَتْھُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَکُمْ مِّنْ مَّسٰکِنِھِمْ وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ فَصَدَّھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَکَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَھُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَکْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا کَانُوْا سٰبِقِیْنَ فَکُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْھُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا وَّمِنْھُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ وَمِنْھُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْھُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴾ (عنکبوت: ٣٦ تا ٤٠)

(مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔ پھر بھی انہوں نے انہیں جھٹلایا۔ آخر انہیں زلزلے نے پکڑ لیا۔ اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے مردہ ہو کر رہ گئے۔ ہم نے عادیوں اور ثمودیوں کو بھی غارت کیا۔ جن کے بعض مکانات تمہارے سامنے ظاہر ہیں۔ شیطان نے انہیں اُن کی بداعمالیاں آراستہ کر دکھائی تھیں اور انہیں راہ سے روک دیا تھا۔ باوجودیکہ یہ آنکھوں والے اور ہوشیار تھے۔ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی۔ اُن کے پاس حضرت موسیٰ کھلے کھلے معجزات لے کر آئے تھے۔ پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبّر کیا لیکن ہم سے آگے بڑھنے والے نہ ہو سکے پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا۔ ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا۔ اللہ ایسا نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔)

بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے دشمن سے نجات بخشی۔ اور فرعون وغیرہ دشمنوں کے ملک پر تمکنت اور سلطنت عطا فرمائی' تخت اور تاج کا مالک بنایا۔ دنیا کی زندگی اُن کے لئے جنت کی سی ہو گئی اور ان کو وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ کے لقب سے ملقب فرمایا۔ جب تک خدا کے حکموں پر عمل کرتے اور گناہوں سے بچتے اور بچاتے رہے اور نیکیوں کا حکم کرتے اور کراتے رہے' تب تک اُن کی بڑی عزّت اور وقعت رہی۔ اور سارے جہان سے افضل ترین رہے۔ لیکن جب بنی اسرائیل نے خدائی حکم کو ٹھکرا دیا۔ ظلم اور حرام خوری اور رشوت خوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کو اپنا پیشہ ہی بنا لیا تب اللہ تعالیٰ نے ان کو مسکنت و ذلّت اور لعنت و غضب الٰہی میں مبتلا کر دیا۔ اور بجائے فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ کے كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ کے نام سے یاد کئے گئے۔ جب انہوں نے صحیح اعتقاد اور صحیح عمل سے رُوگردانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی صورت مسخ کر دی۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ہ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴾ (مائدۃ: ٦٢- ٦٣)

(تو اُن میں سے اکثر کو دیکھتا ہے کہ گناہ اور حدودِ الٰہی سے تجاوز اور حرام خوری کی طرف لپکتے ہیں۔ یہ کیسی بُری حرکتیں تھیں جو وہ کرتے تھے۔ کیوں نہ اُن کے مشائخ اور علماء نے اُن کو بُری باتیں کہنے اور حرام کے مال کھانے سے منع کیا یہ بہت بُرا تھا جو وہ کرتے تھے۔)

﴿ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ہ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ﴾ (مائدہ: ٧٨)

(بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اُن پر داوٗد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کرائی گئی اسلئے کہ انہوں نے سرکشی کی اور وہ حد سے گزر جاتے تھے۔ وہ ایک دُوسرے کو بُرے افعال سے نہ روکتے تھے۔)

مچھلی والوں اور اصحاب السبّت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَانِ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ٥ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۔﴾

(سورۃ اعراف: ١٦٣- ١٦٦)

(اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو دریا کے قریب آباد تھے اُس وقت کا حال پوچھیے جب کہ وُہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے جب کہ اُن کے ہفتہ کے روز تو اُن کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر اُن کے سامنے آتی تھیں۔ اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو اُن کے سامنے نہ آتی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہم اُن کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے۔ اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ اور جب کہ اُن میں سے ایک جماعت نے یُوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو نصیحت کیوں کیے جاتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ بالکل ہلاک کرنیوالے ہیں یا اُن کو سخت سزا دینے والے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ تمھارے ربّ کے رُوبرو عذر کرنے کے لئے اور اسلیئے کہ شاید یہ ڈر جائیں سو جب وُہ اس امر کے تارک ہی رہے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بُری بات سے منع کیا کرتے تھے۔ اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کیا کرتے تھے' ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا۔ بوجہ اس کے کہ وُہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ یعنی جب وہ جس کام سے منع کیا گیا تھا۔ اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے اُن کو کہہ دیا کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ۔)

یہ عذاب اللہ کی نافرمانی سے ہُوا' اور جو بھی ایسی حرکت کرے گا' قادرِ مطلق جبّار و قھّار خدا اسی قسم کی سزا دیتا رہے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ﴾ (انفال: ۲۵)

(بچو اس فتنہ سے جو صرف انہیں لوگوں کو مبتلائے مصیبت نہ کرے گا' جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا ہے۔)

بلکہ بعض دفعہ ظالم اور غیر ظالم عاصی اور طاغی مطیع اور فرمانبردار بھی اس عذاب کے لپیٹ میں آجاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے اصحاب السّفینہ کے بارے میں فرمایا تھا:

((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ عَلَى مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَّإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا.)) [1]

''جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں پر قائم رہا۔ اور جو ان میں گھس گیا گناہ میں پڑ گیا۔ دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ بانٹ لی۔ کسی نے اوپر کا درجہ لیا۔ کسی نے نیچے کا۔ اب جو لوگ نیچے کے درجے میں رہے۔ وہ پانی کے لئے اوپر کے درجے والوں پر سے گزرے۔ پھر کہنے لگے اگر ہم نیچے ہی اپنے درجے میں سوراخ کر لیں تو بار بار آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں گے۔ اگر اوپر والے اُن کو چھوڑ دیں ایسا کرنے دیں تو سب ڈوب کر

[1] بخاري' كتاب الشهادات' باب القرعة في المشكلات (٢٦٨٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تباہ ہوں گے۔ اور اگر اُن کو روکیں تو آپ بھی بچیں گے اور دُوسرے بھی بچ جائیں گے۔''

حدیث کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر نافرمانوں کو نافرمانی سے روکا جائے تو سب ڈوبنے سے اور آفتوں سے بچ جائیں گے۔ ورنہ سب پر آفت آئے گی۔ پہلے زمانے میں بہت سے لوگوں کو صرف اس وجہ سے ملعون قرار دیا گیا کہ وہ نہ برائیوں سے روکتے تھے اور نہ بھلائیوں کا حکم دیتے تھے۔ ہم نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے خطبے میں نہایت تفصیل سے اس کو بیان کیا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ معصیت الٰہی متعدی امراض اور وبائی بیماری کی سی ہے کہ شروع شروع میں کمزور افراد پر اس کا حملہ ہوتا ہے۔ اگر احتیاطی تدبیریں بوقت ضرورت اختیار کر لی جائیں تو عوام پر اس کا حملہ نہیں ہوگا نہیں تو سبھی پر حملہ ہو جائے گا اور سب لپیٹ میں آجائیں گے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

((اِنَّ اللّٰہَ لَایُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ خَاصَّۃٍ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَھْرَ انِیْھِمْ وَھُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّنْکِرُوْہُ فَلَا یُنْکِرُوْہُ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَذَّبَ اللّٰہُ الْخَاصَّۃَ وَالْعَامَّۃَ.)) ❶

''اللہ خاص لوگوں کے عمل پر عام لوگوں کو عذاب نہیں دیتا مگر جب وُہ اپنے سامنے بدی کو دیکھیں اور اس کو روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اس کو نہ روکیں تو اللہ خاص اور عام سب کو مبتلائے عذاب کر دیتا ہے۔''

بہرحال معصیت الٰہی میں دین و دُنیا دونوں کا نقصان ہے۔ جو قومیں برسرِ اقتدار ہو جاتی ہیں خدا کی نافرمانی کی وجہ سے بہت جلد کچل دی جاتی ہیں۔ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کے صحیح اعمال اور اعتقاد ہونے کی وجہ سے ہر جگہ غلبہ اور تسلط حاصل کرتے جاتے تھے۔ بڑی بڑی جابر اور ظالم سلطنتیں ان سے لرزہ براندام ہوتی تھیں۔ قیصر و کسریٰ کی سلطنت کے تختے اُلٹ دیئے۔ جہاں جہاں جاتے فتح اور نصرت ان کی قدم بوسی کرتی تھی۔ گویا اصلاح وعمل کا یہ سیلاب کہیں تھمتا نہیں تھا۔ علامہ اقبال مرحوم نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے — آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا!
دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خُدا کا! — ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا
تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جوان ہوئے ہیں — خنجر ہلال کا ہے قومی نشان ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری — تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم — سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

---

❶ مسند احمد: ٤/ ١٩٢، طبرانی کبیر ١٧/ ١٣٨ (٣٤٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لیکن جب سے مسلمانوں نے صحیح عمل اور صحیح اعتقاد اور صحیح جوش اور صحیح اہمیت اور صحیح اسلامی غیرت باقی نہیں رہی، تب سے محکومیّت اور غلامیت ذلّت اور مسکنت کے زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے تقریبًا دنیا کے مسلمانوں کا عمومًا، اور ہندوستانی مسلمانوں کا خصوصًا یہی حال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب شہر قبرص فتح ہُوا اور اسلامی فوج شہر میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوگئی۔ اور اسلامی جھنڈا ان کے قلعوں پر لہرانے لگا۔ اور ہر مسلمان سپاہی فتح اور نصرت کی خبر میں مخمور نظر آرہا تھا تو اس خوشی و مسرّت کی حالت میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ تنہائی میں بیٹھے ہوئے روتا ہوا دیکھ کر کسی نے دریافت کیا کہ اس خوشی کے وقت آپ کیوں ماتم اور آہ و بکا کر رہے ہیں۔ تو ٹھنڈی سانس بھر کر فرمایا کہ آج جس قوم پر ہم فتح یاب ہُوئے ہیں۔ کل ہی یہ قوم برسرِ اقتدار تھی۔ اور دُنیاوی جاہ وحشمت کی مالک تھی۔ لیکن آج اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے کیسی ذلیل وخوار ہوگئی۔ ان کا ملک چھن گیا۔ دولت لُٹ گئی بجائے آقا کے غلام بن گئے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ہم مسلمانوں میں بھی یہی کیفیت پیدا ہوگئی تو آئندہ چل کر ہمارہ بھی حشر ہوسکتا ہے۔ حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُن کے والدِ محترم نے بیان کیا:

((لَمَّا فُتِحَتْ قَبْرَصُ فُرِّقَ بَيْنَ اَهْلِهَا فَبَكٰى بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَرَأَيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ جَالِسًا وَحْدَهٗ يَبْكِىْ فَقُلْتُ يَا اَبَا الدَّرْدَآءِ مَايُبْكِيْكَ فِىْ يَوْمٍ أَعَزَّ اللّٰهُ فِيْهِ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ يَاجُبَيْرُ مَا اَهْوَنُ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَضَاعُوْا اَمْرَهٗ بَيْنَمَا هِىَ اُمَّةٌ قَاهِرَةٌ ظَاهِرَةٌ لَّهُمُ الْمُلْكُ تَرَكُوْا اَمْرَ اللّٰهِ فَصَارُوْا اِلٰى مَا تَرٰى)) (الدّاء والدّواء المعروف عن الجواب الكافى لمن سئال عن دواء الشّافى لابن قيّم.)

"جب قبرص فتح ہوا اور وہاں کے باشندوں میں جدائی کر دی گئی۔ سب لوگ تتر بتر ہو گئے۔ شکست کی وجہ سے رونے دھونے لگے۔ مَیں نے (یعنی جبیر بن نفیر) ابوالدرداء صحابی کو اکیلے بیٹھے روتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا اے ابوالدرداء ایسے خوشی کے دن میں جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کو عزت بخشی ہے۔ آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے کہ تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ہو کہ یہ لوگ اللہ کے حکم کو ضائع کرنے کی وجہ سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل ہو گئے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ یہ قوم برسرِ اقتدار تھی اور زبردست غالب تھی۔ ان کے لئے اُن کا ملک تھا۔ اللہ کے حکم کو چھوڑ دیا۔ ان کی ذلت اور رُسوائی کی جو حالت ہے اس کو تم دیکھ رہے ہو۔"

سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ.﴾ (سورة رعد: ١١)
(واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت میں تغیر نہیں کرتا' جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت کو بدل نہیں دیتے۔)

مولانا حالی مرحوم نے اس آیتِ کریمہ کا کیا ہی اچھا ترجمہ کیا ہے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا!

گناہ ایک ایسی بری بلا ہے جس کی وجہ سے آدمی رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ.)) ❶

''آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے روزی سے محروم ہو جاتا ہے۔''

زکوٰۃ نہ دینے اور ناپ تول میں کمی کرنے کی وجہ سے قحط سالی مسلط کر دی جاتی ہے۔ اور لوگ بھوکے مرنے لگتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((لَمْ يَنْقُصْ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَ الْمِيزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَ شِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطٰنِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْ زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ وَ لَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا.)) ❷

''جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کو قحط سالیوں کی سخت مصیبتوں اور بادشاہوں کے ظلم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوتے تو بارش ہی نہ ہوتی۔''

معلوم ہوا کہ یہ گناہ اور خدا کی نافرمانی باعثِ عذاب ہے۔ اسی طرح سے ضرورت کے وقت میں غلّہ روکے رکھنا اور حاجت مندوں کے ہاتھ نہ فروخت کرنا بھی عذابِ الٰہی کا ذریعہ بنتا ہے۔

آج کل ہر جگہ میں فساد اور جنگ وجدال ہی ہو رہا ہے۔ اس کا سبب بھی معصیت الٰہی ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ:

﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ﴾ (الروم: ٤١)
(لوگوں کے اعمال بد کی وجہ سے خشکی اور تری جنگل وبستی میں بگاڑ ہی بگاڑ ظاہر ہو گیا ہے۔)

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٢٧٧' ٢٨٠' ٢٨٢

❷ ابن ماجه' كتاب الفتن باب العقوبات (٤٠١٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نیکی کرنے میں سدھار ہے اور گناہ کرنے میں بگاڑ ہے۔ اس سے دنیا بھی بگڑتی ہے اور آخرت بھی۔ اس سے ایمانی اور علمی روشنی ختم ہو جاتی ہے۔ گویا گناہ تہ بتہ تاریکی ہے۔ جو اس کے ساتھ متصف ہوا۔ وہ تاریکیوں میں پھنس گیا اور جو اس سے نکل گیا وہ نور اور روشنی میں آ گیا۔ گناہ کی وجہ سے علم کا نور نکل جاتا ہے اور قوت حافظہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو وصیّت ونصیحت کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا:

((اِنِّیْ اَرَی اللّٰہَ قَدْ اَلْقٰی عَلٰی قَلْبِكَ نُوْرًا فَلَا تُطْفِئْهُ بِظُلْمَةِ الْمَعْصِيَةِ))

''میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں روشنی ڈال دی ہے' تم گناہ کی تاریکی سے اُسے بجھا نہ دینا۔''

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ باز آ گیا توبہ کر لی اور رُک گیا تو نقطہ ہٹ جاتا ہے۔ اور اس کا دِل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ گناہ میں بڑھ گیا تو وہ سیاہی بھی پھیلتی جاتی ہے یہاں تک کہ سارے دل پر چھا جاتی ہے۔ اور یہی وُہ ران ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے:

﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾ (المطففین: ١٤)

(یعنی یقیناً ان کے دل پر ران یعنی زنگ ہے ان کی بداعمالی کی وجہ سے۔) ❶

تو معلوم ہُوا کہ گناہوں کی زیادتی دلوں پر غلاف ڈال دیتی ہے اور اس کے بعد مہر خداوندی ہو جاتی ہے جسے ختم اور طبع کہا جاتا ہے۔ اب اس دل میں ایمان کے جانے اور کفر کے نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی۔ اسی مہر کا ذکر اس آیت خَتَمَ اللّٰهُ الخ میں ہے۔ یہ نظیر ہے ہماری آنکھوں دیکھی چیزوں کی کہ کسی چیز کا منہ بند کر کے اس پر مُہر لگا دیں تو جب تک وہ مہر نہ ٹوٹے گی۔ نہ اس میں کچھ جا سکتا ہے نہ اس میں سے کوئی چیز نکل سکتی ہے۔ اسی طرح جن کفار کے دلوں اور کانوں پر مُہر خداوندی لگ چکی ہے ان میں بھی بغیر اس کے ہٹے اور ٹوٹے نہ ہدایت آئے نہ کفر جائے۔ (تفسیر ابن کثیر)

علامہ ابن قیّم الدّاء والدّواء معروف به الجواب الکافی لمن سأل عن دوآء الشافی میں گناہوں کے نقصانات کے سلسلے میں فرماتے ہیں:

وَمِنْهَا ظُلْمَةٌ يَّجِدُهَا فِيْ قَلْبِهٖ حَقِيْقَةً يَّحُسُّ بِهَا كَمَا يَحُسُّ بِظُلْمَةِ اللَّيْلِ الْبَهِيْمِ

❶ ترمذی' کتاب تفسیر القرآن' باب من سورة ویل للمطففین ٤/ ٢١٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَتَصِيرُ ظُلْمَةُ الْمَعْصِيَةِ لِقَلْبِهِ كَالظُّلْمَةِ الْحِسِّيَّةِ لِبَصَرِهِ فَإِنَّ الطَّاعَةَ نُورٌ وَّالْمَعْصِيَةَ ظُلْمَةٌ وَّ كُلَّمَا قَوِيَتِ الظُّلْمَةُ ازْدَادَتْ حَيْرَتُهُ حَتّٰى يَقَعَ فِي الْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ وَالْأُمُورِ الْمُهْلِكَةِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ كَأَعْمٰى خَرَجَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ يَمْشِي وَحْدَهُ وَتَقْوٰى هٰذِهِ الظُّلْمَةُ حَتّٰى تَظْهَرَ فِي الْعَيْنِ ثُمَّ تَقْوٰى حَتّٰى تَعْلُوا الْوَجْهَ وَتَصِيرُ سَوَادًا فِيهِ يَرَاهُ كُلُّ أَحَدٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَإِنَّ لِلْحَسَنَةِ ضِيَاءً فِي الْوَجْهِ وَنُورًا فِي الْقَلْبِ وَسَعَةً فِي الرِّزْقِ وَ قُوَّةً فِي الْبَدَنِ وَمَحَبَّةً فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ وَإِنَّ لِلسَّيِّئَةِ سَوَادًا فِي الْوَجْهِ وَظُلْمَةً فِي الْقَلْبِ وَوَهْنًا فِي الْبَدَنِ وَنَقْصًا فِي الرِّزْقِ وَبُغْضَةً فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ.

''یعنی گناہ کے نقصانات بہت ہیں' ان میں سے ایک نقصان یہ ہے کہ دل میں تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔اس کو اس طرح محسوس کرتا ہے جس طرح اندھیری رات میں تاریکی کو۔تو دل کے لئے گناہ کی تاریکی ایسی ہے کہ جیسے آنکھ کے لئے حسّی اور ظاہری تاریکی' کیونکہ نیکی نور اور روشنی ہے۔اور گناہ ظلمت اور تاریکی ہے۔جتنی زیادہ تاریکی قوی ہوگی اتنی ہی زیادہ حیرت اور پریشانی قوی ہوگی۔ یہانتک کہ بدعتوں میں اور گمراہیوں میں اور مہلک کاموں میں پھنس جائے گا۔اس کی مثال اس اندھے کی طرح ہے جو اندھیری رات میں تنہا چلے۔اور یہ گناہوں کی تاریکی اس قدر زبردست اور طاقتور ہوتی ہے کہ اس کا اثر آنکھوں میں ظاہر ہوتا ہے پھر جب گناہ کی تاریکی پہلے سے زیادہ قوی ہو جاتی ہے تو چہرے پر وہ تاریکی مسلّط ہو جاتی ہے جس سے چہرہ کالا ہو جاتا ہے جس کو ہر دیکھنے والا دیکھتا ہے یعنی گناہ کی وجہ سے دل پر بُری اثر ہوتا ہے اور چہرے پر بھی بے رونقی پیدا ہو جاتی ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نیکی کے اثر سے چہرہ منوّر اور بارونق ہو جاتا ہے اور دل میں نور اور روشنی جگمگا اٹھتی ہے اور روزی میں کشادگی ہوتی ہے اور بدن میں قوت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔اور گناہ کرنے سے چہرہ سیاہ اور بے رونق ہو جاتا ہے اور دل میں تاریکی آ جاتی ہے۔ بدن میں کمزوری اور روزی میں کمی اور لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔''

تو گناہ کا اثر جس طرح باطنی اعضاء پر پڑتا ہے اسی طرح سے ظاہری اعضاء پر بھی ظاہر ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ اٰمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِينَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ.﴾ (بقرة: ۲۵۷)

(اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا' نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف۔ اور جو لوگ کافر ہُوئے اُن کے رفیق ہیں شیطان۔ نکالتے ہیں اُن کو روشنی سے اندھیروں کی طرف۔ یہی لوگ ہیں دوزخ میں رہنے والے۔ وُہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔)

تو اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری نور ہی نور ہے۔ اور گناہ کی جتنی باتیں ہیں وہ سب کے سب شیطانی باتیں ہیں وہ ظلمات اور تاریکی ہی تاریکی ہیں۔ جو فرق تاریکی اور روشنی میں ہے۔ وُہی فرق نیکی اور گناہ میں ہے۔ اب اس سے زیادہ اور کیا نقصان دہ بات ہوسکتی ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی ہمیشہ تاریکیوں میں پھنس کر ٹامک ٹوئیاں کھاتا رہے۔ اور اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا رہے۔ اگر گنہگار نافرمان کوئی اپنے خیال کے مطابق اچھا کام بھی کر لیتا ہے۔ تو صحیح ایمان اور صحیح اعتقاد نہ ہونے کی وجہ سے وہ بھی تاریکیوں میں چھپ جاتا ہے اور دب جاتا ہے جس سے اس کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴾

(سورة النور: ۳۹- ۴۰)

(اور جو لوگ کافر ہیں ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے ایک چٹیل میدان میں چمکتا ہُوا ریت' کہ اس کا پیاسا اس کو پانی خیال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا تو اس کو کچھ بھی نہ پایا۔ اور وہاں قضا الٰہی کو پایا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب اس کو برابر چکا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ دم بھر میں حساب کر دیتا ہے۔ یا وہ ایسے ہیں جیسے بڑے گہرے سمندر کے اندرونی اندھیرے کہ اس کو ایک بڑی لہر نے ڈھانک لیا ہو۔ اس کے اوپر دوسری لہر اس کے اوپر بادل اوپر تلے بہت سے اندھیرے ہیں کہ اگر اپنا ہاتھ نکالے تو دیکھنے کا احتمال بھی نہیں' اور جس کو اللہ ہی نور نہ دے اس کو نُور نہیں۔)

بخاری شریف میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر صبح کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے یہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نے خواب دیکھا ہے اگر کوئی دیکھے ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے کہتا آپ ﷺ اس کی تعبیر فرماتے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے خواب کے بارے میں فرمایا کہ آج میں نے رات کوخواب میں دیکھا کہ دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے۔اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تو بیٹھا ہے اور دُوسرا شخص ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے۔ وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک رخسار میں یہ آنکڑا گھسیڑتا ہے کہ اس کی گدی تک جا پہنچتا ہے۔ پھر دوسرے رخسار میں بھی اسی طرح گھسیڑتا ہے۔اتنے میں پہلا رخسار جڑ جاتا ہے۔پھر دوبارہ اس میں گھسیڑتا ہے۔میں نے اپنے ساتھ والوں سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلئے پھر ہم ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت پڑا ہُوا ہے۔ایک دوسرا شخص اس کے سر پر پتھر لئے کھڑا ہے اور اس سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے۔پتھر مارتے ہی سر توڑ کر پتھر لڑھک جاتا ہے۔ مارنے والا اس کے لینے کو جاتا ہے۔ابھی لے کر واپس نہیں لوٹتا کہ اس کا سر پہلے جیسا صحیح سالم ہو جاتا ہے پھر وہ لوٹ کر مارتا ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ ہے کون؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلئے۔ پھر ہم تنور کی طرح ایک گڑھے پر پہنچے۔اوپر سے اس کا منہ تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا۔اس کے تلے آگ سلگ رہی تھی۔ جب آگ کی لپٹ اوپر تنور کے کنارے تک آتی تو اس کے اندر جو لوگ تھے وُہ بھی اوپر اُٹھ آتے اور نکلنے کے قریب ہو جاتے' پھر جب دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے ان لوگوں میں کئی عورتیں اور ننگے مرد شامل تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلئے۔ پھر ہم ایک خون کی ندی پر پہنچے۔اس ندی میں ایک شخص کھڑا ہے اور ندی کے کنارے ایک عمدہ مُقام پر ایک دُوسرا شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں۔ وہ شخص جو ندی کے اندر تھا بڑھ آیا اور نکلنے لگا۔اس وقت دوسرے شخص نے ایک پتھر اس کے مُنہ پر مارا' اور جہاں پر تھا وہیں پر اس کو لوٹا دیا۔ پھر ایسا ہی کیا جب اس نے نکلنا چاہا اس کے مُنہ پر ایک پتھر مار دیا' وہ لوٹ کر اپنی جگہ جارہا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلئے۔ پھر ہم چلتے چلتے ایک ہرے بھرے باغیچہ پر پہنچے۔ وہاں ایک بڑا درخت تھا اس کی جڑ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا۔اور کئی بچّے' اور اس درخت کے پاس ایک اور شخص تھا جو اپنے سامنے آگ سُلگا رہا تھا۔میرے دونوں ساتھی مجھ کو لے کر اس درخت پر چڑھے اور مجھے ایک ایسے گھر میں لے گئے کہ میں نے اس سے اچھا اور عمدہ مکان دیکھا ہی نہیں تھا اس میں بوڑھے جوان اور عوتیں اور بچے سب طرح کے لوگ تھے پھر وہاں سے نکال کر درخت پر چڑھا لے گئے۔ اور ایک دوسرے گھر میں لے گئے۔ وہ پہلے گھر سے بھی اچھا اور عمدہ گھر تھا۔ وہاں بوڑھے جوان دو طرح کے لوگ تھے۔ مَیں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم نے تو مجھ کو آج رات خوب گھمایا۔اب جو میں نے دیکھا اس کی کیفیت تو بتلاؤ۔انہوں نے کہا اچھا جس کو آپ نے دیکھا کے اس کی باچھیں چیری جارہی تھیں وُہ دنیا کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بڑا جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی بات بیان کرتا ہے۔ اور لوگ اُس سے سُن کر سب طرف مشہور کر دیتے ہیں' قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی' اور جس کا سر آپ ﷺ نے دیکھا پھوڑا جارہا تھا وہ شخص ہے جس کو دُنیا میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا۔ لیکن رات کو تو وہ سوتا رہا اور دن کو اس پر عمل نہیں کیا۔ قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔ اور تنور میں جن لوگوں کو آپ ﷺ نے دیکھا وہ زانی بدکار لوگ ہیں۔ اور نہر میں جن لوگوں کو دیکھا وہ سُود خور ہیں۔ اور درخت کی جڑ میں جو بوڑھا دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہیں۔ اُن کے گرد جو بچّے دیکھے وہ لوگوں کے بچّے ہیں' اور جو شخص آگ سلگا رہا تھا مالک فرشتہ ہے دوزخ کا داروغہ' اور پہلے جس گھر میں آپ ﷺ گئے تھے وہ عام مسلمانوں کے رہنے کا گھر ہے۔ اور یہ دوسرا شہیدوں کے رہنے کا گھر ہے۔ اور میں جبریل ہوں اور یہ میرا ساتھی میکائیل' اب آپ اپنا سر اٹھائیں' میں نے سر اُٹھایا' دیکھا تو ابر کی طرح ایک چیز میرے اُوپر ہے۔ انہوں نے کہا یہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے کہا مجھ کو چھوڑو میں اپنے مقام میں جاؤں۔ انہوں نے کہا ابھی دُنیا میں رہنے کی آپ ﷺ کی کچھ عمر باقی ہے۔ جس کو آپ ﷺ نے طے نہیں کیا۔ اگر طے کر چکے ہوتے تو آپ ﷺ اپنے مقام میں آجاتے۔ ❶

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز کے بعد فرمایا کہ جہنم مجھ سے اتنی قریب ہوگئی کہ مَیں کہنے لگا اے میرے ربّ! میں دوزخ والوں میں کہاں آ گیا۔ اتنے میں ایک عورت کو دیکھا تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ مَاشَأْنُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا. ❷

کہ ایک بلی اس کو نوچ رہی تھی۔ میں نے دریافت کیا یہ کیا ماجرا ہے؟ کہا گیا اس عورت نے اس بلی کو باندھ رکھا تھا نہ کھانا ہی کھلایا نہ پانی ہی پلایا۔ نہ اس کو چھوڑا کہ کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی بلکہ بھوکی پیاسی یہ بلی مرگئی۔ جس کی وجہ سے اس عورت کو اس کی سزا میں عذاب دیا جارہا ہے۔ یہ بلی عذاب الٰہی ہے جو اس شکل میں آپ کو دکھائی جارہی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس قسم کا گناہ آدمی کرے گا اسی قسم کی سزا اس کو دی جائے گی۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ آیا ہے یہ تمہارے کاموں کا بدلہ ہے۔ یہ سزا اور عذاب عالم برزخ کا بتایا گیا ہے' لیکن عالم آخرت میں جب قبروں سے نکل کر خدا کے سامنے حاضر ہوں گے تو وہی گناہوں کا انبار اور بوجھ لادے ہوئے پہنچیں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

❶ بخاری' کتاب التعبیر' باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح (۷۰۴۷)

❷ بخاری کتاب الاذان' باب ۹۰' حدیث ۷۴۵
کتاب المساقاۃ باب فضل سقی الماء (۲۳۶۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ. ﴾

(الانعام: ٣١)

(بیشک خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے ملنے کی تکذیب کی۔ یہاں تک کہ جب وہ معین وقت اُن پر دفعۃً آپہنچے گا تو کہنے لگیں گے ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہوئی اور حالت اُن کی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بوجھ اپنے کمر پر لادے ہوں گے۔ خوب سن لو کہ بُری چیز ہوگی جس کو وہ لادیں گے۔)

یعنی جب اچانک قیامت آپہنچے گی تو اپنے بُرے اعمال پر انہیں بڑی ندامت ہوگی۔ تو پھر افسوس ظاہر کریں گے۔ اور اپنی پیٹھ پر اپنے گناہوں کے بوجھ لادے ہوں گے اور وہ بہت ہی بُرا بوجھ ہوگا۔ ابومرزوق بیان کرتے ہیں کہ جب کافر فاجر قبر سے اٹھیں گے تو نہایت بدشکل مجسمہ اُن کا استقبال کرے گا۔ اس سے سخت بدبو آئے گی۔ وہ کافر نافرمان کہے گا تو کون ہے؟ وہ شکل کہے گی کہ تم مجھے نہیں پہچانتے' میں تمہارے اعمالِ خبیثہ کا مجسمہ ہوں جو تو دنیا میں کیا کرتا تھا۔ دُنیا میں بہت دنوں تک تو مجھ پر سوار تھا' اب مَیں تجھ پر سوار ہوں گا۔ یہی مطلب هُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ کا ہے

اس آیتِ کریمہ سے بھی اعمال سیّۂ کا مجسم ہونا بنص قرآنی ثابت ہو رہا ہے۔ اور غلول والی آیت سے بھی یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴾

(آل عمران: ١٦١)

(جو شخص خیانت کرے گا وُہ خیانت کردہ چیز قیامت کے دن لے کر آئے گا۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ ذرا برابر حق تلفی نہ کی جائے گی۔)

اس آیت کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے ایک وعظ میں غلول وخیانت کا ذکر خصوصیت سے فرمایا اور اس کا گناہ اور اس کی بہت بڑی اہمیت بیان فرمائی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو قیامت کے دن اس حال میں ہرگز پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنی گردن میں اُونٹ لادے ہوئے آرہا ہو اور وہ بلبلاتا ہو' یعنی غنیمت وغیرہ کے مال میں سے اُونٹ کی خیانت کی ہوگی' اور چرالیا ہوگا' تو اس اُونٹ کو میرے سامنے لادے ہوئے سفارش کے لئے آئے گا اور کہے گا یارسول اللہ! میری امداد فرمایئے گا۔ تو اس وقت اس کو صاف جواب دے دوں گا کہ میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں گا نہ تیری امداد کرسکتا ہوں۔ دُنیا میں یہ بات میں نے پہنچادی تھی کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چوری کرے گا وہ اس چیز کو لے کر خدا کے سامنے حاضر ہوگا میں اس کی حمایت نہیں کروں گا۔ اور ہرگز نہ پاؤں تم میں سے کسی کو کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر گھوڑا لادے ہُوئے آرہا ہو اور گھوڑا ہنہنا کر آواز کرتا ہو تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ چوری کا گھوڑا ہے' وہ میرے پاس آ کر کہے گا یارسول اللہ میری امداد کیجئے تو میں اس سے کہوں گا کہ میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں دنیا میں تجھ کو یہ حکم پہنچا چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو ہرگز نہ پاؤں کہ قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے ہوئے آرہا ہو۔ اس بکری کے لئے آواز ہوگی' وہ میرے پاس آئے گا یارسول اللہ ﷺ! آپ میری امداد فرمائیں۔ میں کہوں گا کہ تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں یہ حکم تجھ کو پہنچا چکا تھا۔

پھر فرمایا ہرگز تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن کسی انسان غلام وغیرہ کو لادے ہُوئے ہوگا وہ چیختا ہوا میرے پاس آ کر کہے گا یارسول اللہ ﷺ میری امداد کیجئے۔ میں کہوں گا تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں یہ حکم دنیا میں پہنچا چکا تھا۔ پھر فرمایا کہ ہرگز نہ پاؤں تم کو اس حالت میں کہ قیامت کے دن اپنی گردن پر کپڑا لادے ہوئے آئے گا۔ یعنی دنیا میں اس نے غنیمت کے مال میں سے کپڑے کی خیانت کر لی تھی یا کسی کا کپڑا چرالیا تھا۔ یا بغیر حق کے غیروں کے کپڑے پہنتا ہوگا تو وہ کپڑے ہلتے یا حرکت کرتے ہوں گے۔ وہ کہے گا یارسول اللہ ﷺ میری امداد کیجئے! تو میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں یہ حکم دنیا میں پہنچا چکا تھا۔ پھر فرمایا میں تم کو قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں کہ اپنی گردن پر بے زبان چیزیں مثلاً سونا چاندی وغیرہ لادے ہوئے آئے گا وہ کہے گا یارسول اللہ ﷺ میری مدد کیجئے تو میں کہوں گا کہ تیری کچھ امداد نہیں کر سکتا۔ میں نے یہ حکم تجھ کو پہنچا دیا تھا۔ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب جہاد میں غنیمت کا مال حاصل ہوتا تھا تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے لشکر میں اعلان کر دو کہ جس کے پاس غنیمت کے مال میں کچھ بھی ہے وہ لا کر جمع کر دے۔ چنانچہ سب لا کر جمع کر دیتے۔ آپ پانچواں حصّہ نکال کر باقی کو سب میں تقسیم فرما دیتے۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کے تقسیم کرنے کے بعد ایک صاحب بال کی لگام لئے ہوئے حاضر ہوئے اور کہا کہ یہ غنیمت میں سے لے لیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰی ثَلَاثًا الخ.))

''کیا تم نے بلال رضی اللہ عنہ کی تین دفعہ منادی سنی تھی؟''

---

❶ بخاری کتاب الجهاد و السیر باب الغلول (۳۰۷۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اُس نے عرض کیا یارسول اللہ سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت لانے سے کس نے منع کیا تھا؟ اس نے معذرت بیان کی جو قابل قبول نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُنْ اَنْتَ تَجِيْئُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ اَقْبَلْهُ عَنْكَ.)) ❶

''یعنی تم اس کو اپنے پاس رکھو' قیامت کے دن اس کو لاؤ گے' آج میں اسے قبول نہیں کرتا۔''

کیونکہ سب مال تقسیم ہو چکا' اب یہ کس کس کو دیا جائے گا۔

اسی طرح سے ایک مرتبہ آپ ﷺ کے خادم نے غنیمت سے ایک چادر چُرالی تھی۔ جہاد میں تیر لگنے سے شہید ہو گیا۔ لوگوں نے اس کی شہادت پر مبارکباد دی کہ جنت مبارک ہو یعنی شہید ہو گیا' جنت میں جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَلَّا وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَ هَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا.)) ❷

''ہرگز نہیں خدا کی قسم جس چادر کو خیبر کی جنگ میں اس نے چرایا تھا اور وہ تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ وہ چادر اس غلام پر دوزخ کی آگ بھڑکا رہی ہے۔''

یعنی ایک چادر کی خیانت کی وجہ سے وہ دوزخ میں گیا۔ جب لوگوں نے اس کو سُنا تو ایک صاحب اٹھے' چمڑے کا ایک یا دو تسمے لا کر آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک یا دو آگ کے تسمے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ.)) ❸

''جس نے کسی کی ایک بالشت زمین ناحق دبائی ہے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طورق (گلے کا ہار) ڈالے ہوئے ہوگا۔''

اور فرمایا:

((مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا اِلَى الْحَشْرِ.)) ❹

---

❶ ابو داؤد' کتاب الجهاد' باب فی الغلول (۲۷۰۳)

❷ بخاری' کتاب المغازی باب غزوة خیبر (٤٢٣٤)

❸ بخاری' کتاب بدء الخلق' باب ماجاء فی سبع ارضین (۳۱۹۸)

❹ مسند احمد: ٤/ ١٧٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جس نے ظلماً کسی کی زمین چھین لی ہے تو اُسے اس بات کی تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی کھود کر میدانِ حشر میں لائے۔''

اور فرمایا:

((اَیُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ کَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّحْفِرَهٗ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِیْنَ ثُمَّ یُطَوِّقُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ.)) ❶

''جس نے ظلماً کسی کی ایک بالشت زمین لے لی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس بات کی تکلیف دے گا کہ ساتوں زمینوں تک کھودے۔ پھر اُن کا ہار بنا کر قیامت کے دن اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔''

اسی طرح جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں نکالی ہے تو وہ مال سانپ کی شکل بن کر اس کے گلے کا ہار ہوگا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔﴾ (آل عمران: ١٨٠)

(اور ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات اُن کے لئے کچھ اچھی ہوگی' بلکہ یہ بات اُن کے لئے بہت ہی بُری ہے' وہ لوگ قیامت کے دن طوق پہنا دیئے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔)

اسی طرح اگر کوئی اپنے جانور کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دِن وہ جانور بہت موٹے تازے ہوکر بڑے بڑے تیز سینگوں سے اُسے ماریں گے اور روندتے اور کچلتے رہیں گے۔ پچاس ہزار برس تک یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ ❷

اور فرمایا وہی مال گنجا سانپ بن کر مالک کا پیچھا کرے گا۔ اور یہ مالک اس سے بھاگے گا۔ یہاں تک کہ وہ سانپ اس کو پکڑ کر اس کا ہاتھ چبا جائے گا۔ اور اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ اور اُس کی باچھیں چیرتا ہوا کہے گا' اَنَا کَنْزُكَ میں تیرا مال وخزانہ ہوں جس کو تو جمع کرتا تھا۔ ❸

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

❶ مسند احمد: ٤/ ١٧٣

❷ بخاری' کتاب الزکاۃ' باب اثم مانع الزکاۃ (١٤٠٢)

❸ بخاری' کتاب الزکاۃ' باب اثم مانع الزکاۃ (١٤٠٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴾ (التوبة: ٣٤-٣٥)

(اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں نہیں خرچ کرتے۔ انہیں درد ناک عذاب کی خبر دے دیجیے۔ جس دن اس کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیوں اور پیٹھوں اور پہلوؤں کو داغ دیئے جائیں گے۔ اور اُن سے یہ کہا جائے گا کہ یہ وہی خزانہ ہے جس کو تم نے جمع کیا تھا۔ اب تم اس خزانہ کے عذاب چکھو۔)

مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ كَانَ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.)) ❶

''جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے کے ہتھیار سے مار ڈالا وہ ہتھیار قیامت کے دن اس کے ہاتھ میں ہوگا' اور اسی ہتھیار سے جہنّم کی آگ میں ہمیشہ بھونکتا رہے گا۔ اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ قیامت کے دن جہنم میں وہی زہر پیتا رہے گا۔ اور جس نے پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو مار ڈالا ہے تو قیامت کے دن اسی قسم کے پہاڑ سے آگ میں گرتا رہے گا جلتا رہے گا۔ سچ ہے کَمَا تُدِينُ تُدَانُ جیسا کرو گے ویسا ہی پاؤ گے۔'' ❷

غدر اور عہد شکنی کرنے والوں کے بارے میں فرمایا۔ قیامت کے دن اس کی غدّاری کا جھنڈا دم کی طرح اس کی پیٹھ پر ہوگا جس سے پہچانا جائے گا کہ یہ دُنیا میں غدّار تھا۔ بہر حال ہر گناہ کی صورت نوعیّہ جداگانہ ہے۔ اور اس کا بدلہ بھی اسی کے مناسب ہے۔

﴿ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ﴾

☆☆☆

---

❶ مسلم' كتاب الايمان باب غلظ تحريم قتل الانسان نفسه

❷ بخاری' كتاب الجزية و الموادعة باب اثم الغادر للبر و الفاجر حديث (٣١٨٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایجاد بدعت کا دوسرا نام ''شریعت سازی''

از قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا.﴾ (المائدة: ٣)

(آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔)

ایک دور تھا جب انسان ستر پوشی کے لئے درختوں کے پتوں کا محتاج تھا' مگر اب اس قدر مختلف انواع و اقسام اور گونا گوں رنگوں اور ڈیزائنوں کے کپڑے اور ملبوسات معرض وجود میں آ چکے ہیں' کہ انہیں حیطۂ شمار میں لانا مشکل ہے۔ پہلے انسان ضروریات شکم کے لئے قدرتی پیداوار پر اکتفا کرتا تھا' مگر اب قدرتی پیداوار میں اس قدر دخل انداز ہو چکا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ بہت سی اشیاء اپنی مرضی کے مطابق اگاتا ہے بلکہ ان میں ایسے ایسے فنکارانہ تصرفات بھی کرتا ہے کہ ان کی اصل حقیقت پہچاننی مشکل ہی نہیں بلکہ بعض اوقات ناممکن سی ہو جاتی ہے۔ پہلے وقتوں میں انسان پیدل سفر کیا کرتا تھا' پھر اس نے گدھوں' گھوڑوں' اونٹوں اور دیگر حیوانات کو اس مقصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا اور اب ایسی ایسی سواریاں ایجاد کر چکا ہے کہ جن پر مہینوں کا سفر گھنٹوں میں' ہفتوں کا سفر منٹوں میں اور دنوں کا سفر سیکنڈوں میں طے کر لیا جاتا ہے۔

ایک وقت تھا جب سورج کے غروب ہوتے ہی زمین' ایک ظلمت خانے میں تبدیل ہو جاتی تھی' پھر انسان دیا' لالٹین' شمع وغیرہ بنا کر رات کی تاریکی کا مقابلہ کرتا رہا مگر اب اس نے بجلی' برقی رو کو دریافت کر کے گویا سورج کی شعاعوں کو گرفتار کر لیا ہے اور پھر انہیں ایسے ایسے بلبوں' ٹیوبوں اور دیگر بڑے بڑے طاقتور قسم کے قمقموں میں بند کر رکھا ہے۔ جنہیں رات کے وقت کسی مقام پر نصب کر دیا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دن طلوع ہو گیا ہو۔ کبھی وقت تھا جب انسان کی آواز اسی حد تک دور جا سکتی تھی جس حد تک اس کے گلے اور حلق میں قوت ہوتی تھی مگر آج لاؤڈ اسپیکر' ریڈیو' ٹی۔ وی اور دیگر ایجادات کے ذریعے اس کی آواز ایک شہر سے دوسرے شہر تک یا ایک ملک سے دوسرے ملک تک ہی نہیں بلکہ پورے کرۂ ارض پر گونج رہی ہے۔

یہاں ہماری غرض یہ نہیں ہے کہ سائنسی ایجادات واکتشافات کی طویل فہرست پیش کی جائے' بلکہ ہمارا مقصود صرف یہ بیان کرنا ہے کہ آج خرابۂ زمین میں جو آبادی اور ویرانہ کائنات میں جو شادابی نظر آ رہی ہے یہ سراسر اس چھوٹی سے مشینری کی مرہون منت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے دونوں کندھوں کے درمیان' گردن کے اوپر نصب کر رکھی ہے' اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن فکری' عملی' تخلیقی اور دیگر صلاحیتوں سے نوازا ہے وہ شاید کسی اور مخلوق کو عطا نہیں کی گئیں۔ اور پھر اس بات میں بھی کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی وجود میں جو قوتیں اور صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں وہ اسے اس وقت بھی معلوم تھیں جب آدم کتمان عدم سے ابھی معرض وجود میں نہیں آیا تھا اور اس وقت بھی معلوم تھیں جب آدم کو وجود سے نوازا گیا اور اس وقت بھی معلوم تھیں جب اسے خود شکن اور خودنگر' کائنات شکن اور کائنات ساز بنا کر اس ویرانہ کائنات میں اتارا گیا۔ اور اسے پوری نوع انسانی کا نمائندہ قرار دے کر اس سے فرمایا گیا:

﴿ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴾ (طٰہٰ: ۱۲۳)

(یعنی تمہارے پاس میری طرف سے یقیناً ہدایت آئے گی' سو جس نے میری ہدایت کا اتباع کیا وہ نہ ضلالت وگمراہی کا شکار ہوگا اور نہ شقاوت میں مبتلا ہوگا۔)

انسانی قوتوں اور صلاحیتوں کو اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کو پیش نظر رکھ کر غور کیا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ آدم کو زمین پر بھیجتے ہوئے اور اسے خلافت ارضی عطا کرتے ہوئے فرما رہا ہے کہ تم میری دی ہوئی صلاحیتوں اور قوتوں کو استعمال کر کے علم اور سائنس کے ذریعے نت نئی ایجادات کر سکتے ہو' زمین سے اپنی مرضی کے مطابق پیداوار حاصل کر سکتے ہو' ایک سے ایک بڑھ کر خطرناک ترین ہتھیار تیار کر سکتے ہو' غرض تم بہت کچھ کر سکتے ہو' کائنات شکنی کر سکتے ہو' کائنات سازی کر سکتے ہو...... مگر...... دین سازی اور شریعت سازی...... یہ تمہارے بس کا کام نہیں' تمہارے لئے جائز نہیں بلکہ تمہارے لئے مناسب ہی نہیں۔ اگر تم ایسا کرو گے بھی تو اس میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ نہ تمہاری دنیا اس سے سدھر سکے گی اور نہ آخرت سنور سکے گی۔ نہ دنیا کی مشکلات حل کر پاؤ گے اور نہ آخرت کے مصائب سے نجات حاصل کر سکو گے۔

((كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.)) ❶

---

❶ سنن النسائي- كتاب صلوة العيدين باب كيف الخطبة رقم الحديث ١٥٧٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یعنی ہر دین سازی' گمراہی ہے اور ہر گمراہی (انجام کار) آگ میں (لے جانے والی) ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ دین و ہدایت کی ذمہ داری اللہ نے يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى ۔فرما کر خود اپنے اوپر ڈال لی اور انسانوں میں سلسلہ نبوت اور رسالت جاری فرما کر اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر دیا۔

اور پھر جس طرح اس کائنات کی اکثر و بیشتر اشیاء بچپن' جوانی اور بڑھاپے کے مراحل سے گزرتی ہیں اسی طرح جب انسانیت ان مراحل سے گزرتے ہوئے عقل و شعور کے لحاظ سے بلوغت اور جوانی کی منزل تک پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء و رسل کی آخری کڑی یعنی دانائے سبل' ختم الرسل' خاتم النبیین' رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرما کر سلسلہ نبوت و رسالت کو بھی ختم مکمل کر دیا اور ان پر دین و ہدایت کی بھی تکمیل فرما دی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کتاب و سنت کی شکل میں دین و ہدایت کا جو سرمایہ ہمیں عنایت کر دیا گیا ہے وہ اس قدر جامع' اس قدر کامل اور اس قدر واضح و سہل ہے کہ اب ہمیں نہ کسی نئی نبوت و رسالت کی ضرورت ہے اور نہ کسی نئے دین و ہدایت کی۔

بدعات نوازی عقیدۂ ختم نبوت سے متصادم ہے

اس تفصیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے غور کیجئے کہ اگر ایک مسلمان سلسلہ نبوت و رسالت کے ختم ہو جانے کو بھی مانتا ہے اور دین کے مکمل ہو جانے کو بھی برحق جانتا ہے اور پھر ساتھ ساتھ رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے اس دنیا سے رحلت فرما جانے کے طویل عرصہ بعد ظہور پذیر ہونے والے چند امور کو بہت بڑی دینی حیثیت بھی دیتا ہے بلکہ انہیں ایمان و کفر اور دینداری و بے دینی کا معیار قرار دیتا ہے تو ایسا شخص جہاں لاعلمی میں اللہ و رسول ﷺ کی تکذیب کرتا ہے وہاں غیر شعوری طور پر ان کی توہین و بے ادبی کا مرتکب بھی ہوتا ہے' کیونکہ وہ اپنے عمل سے گویا یہ ثابت کرتا ہے کہ ختم نبوت اور تکمیل دین کی جو خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے وہ درست نہیں اور دین اسلام اپنی تکمیل میں میری دینی اختراعات اور شریعت سازی کی کدو کاوش کا محتاج ہے جب تک میرے تجویز کردہ اضافے اس میں شامل نہیں کئے جائیں گے اس وقت تک دین اسلام اس قابل نہیں ہوگا کہ اسے دین کامل کہا جا سکے۔

دین اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہیں۔ حیات انسانی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے' جس کے متعلق اسلام کوئی نہ کوئی ہدایت اور رہنمائی نہ دیتا ہو۔ چنانچہ جب کوئی شخص اپنی زندگی میں خود ساختہ دین کے بعض احکام داخل کر لیتا ہے تو جس حد تک وہ احکام اس نے اپنی زندگی میں داخل کئے ہوتے ہیں' اسی حد تک اس کی زندگی سے' اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کے احکام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خارج ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ خود ساختہ احکام دینی اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام دینی باہم مختلف اور متضاد ہوتے ہیں اور دو باہم متضاد اشیاء کا بیک وقت ایک مقام پر مجتمع ہونا بلاشک وشبہ خلاف دین ودانش اور خلاف عقل ومنطق ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جب کوئی شخص یا گروہ خود ساختہ دین کے احکام کو یکے بعد دیگرے اپنانا شروع کر دیتا ہے تو وہ دین آہستہ آہستہ اس کی زندگی کی تمام وسعتوں پر چھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ حقیقی واصلی دین اپنی جگہ پر سمٹنا شروع ہو جاتا ہے' حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے جب وہ سمٹتے سمٹتے اپنا بوریا بستر ہی سمیٹ لیتا اور اس کی زندگی سے بالکل ہی رخصت ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آج کئی ایسے فرقے اور گروہ دنیا میں موجود ہیں جو کہلاتے تو اسلامی فرقے ہیں مگر ان کے افکار ونظریات اور اعمال وکردار کو دیکھا اور پرکھا جائے تو وہاں اصل اسلام کا شائبہ تک نظر نہیں آتا۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی تمام تر زندگی خود ساختہ دین کے حوالے کرنے کے بعد حقیقی واصلی دین کو اپنی زندگی سے دیس نکالا دے چکے ہیں۔

دین سازی کا کام کرنے والے حضرات خود تو جانتے ہوتے ہیں کہ انہوں نے کہاں کہاں دین سازی کے ''جوہر'' دکھائے ہیں' کس کس مقام پر اپنی ''تخلیقی'' صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے اور کس کس مسئلے کو دین کا لبادہ پہنا کر اسے دینی اور شرعی حیثیت دے چکے ہیں۔ مگر بعد میں آنے والی نسلیں دین سازی کی تاریخ سے ناواقفیت کی بنا پر ان لوگوں کے ''خود ساختہ دینی مسائل'' ہی کو حقیقی واصلی دین سمجھ لیتی ہیں' انہیں کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کرتی ہیں' انہی کی تعلیم دیتی ہیں اور انہی پر مر مٹنے کے لیے تیار رہتی ہیں۔

مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر شیعہ مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے بعض ان فرقوں اور ان کی شاخوں کو دیکھا جا سکتا ہے جو اپنے مخصوص اور خود ساختہ عقائد ونظریات کی بنا پر کسی درخت کی شاخ بریدہ کی طرح دین حقیقی کے اصول وارکان اور بنیادوں سے اس قدر دور جا چکے ہیں کہ اب ان کا دین حقیقی کے اس اصلی درخت کے ساتھ کوئی تعلق ہی معلوم نہیں ہوتا جس کی وہ شاخیں ہیں۔ زنجیر زنی' سینہ کوبی' گریباں چاک کرنا' سیاہ رنگ کا لباس زیب تن کر لینا' صدیوں پہلے شہادت کے مقام بلند پر فائز ہونے والوں پر یوں ماتم کا مظاہرہ کرنا جیسے یہ ابھی کل ہی کا واقعہ ہو' حج وعمرہ کی بہ نسبت ایران وعراق کے ''مقامات مقدسہ'' کی زیارت کو زیادہ اہمیت دینا' اسلاف امت کے ممنون احسان ہونے کے بجائے ان پر لعن طعن کرنا' ان کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعاؤں کے بجائے انہیں گالیوں کے تحفے ارسال کرنا اور اسی طرح کے مزید چند ایک امور کی پابندی کرنا۔

یہ ہیں وہ چند ''خود ساختہ مسائل'' جنہیں بعض لوگ منزل من اللہ دین سمجھ کر اپنائے ہوئے ہیں اور جنہیں دنیا جہان کے تمام کاموں سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ان کا رب ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

راضی ہو جائے گا۔ظاہر بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات میں ان چیزوں کا نشان تک نہیں ملتا بلکہ ان میں سے اکثر و بیشتر امور کے متعلق صریح ممانعت کے احکام ملتے ہیں۔

اسی طرح اہل سنت کی طرف نسبت رکھنے والے بعض حضرات ہیں جنہوں نے شادی و مرگ کی چند رسوم ہی کو اصلی دین اور حقیقی شریعت سمجھ رکھا ہے۔ان کو ایمان اور اسلام کے اصول وارکان سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ان کی پابندی نہ کرنے والوں کو کافر' گستاخ' بے دین اور نہ جانے کیا کیا کچھ کہہ دیا جاتا ہے۔اور یہ بات بھی اظہر من الشّمس ہے کہ ان رسوم کو معرض وجود میں آئے ابھی چند سال کا عرصہ ہی ہوا ہے۔

اسی طرح تقلید شخصی کا مسئلہ ہے۔یہ مسئلہ بھی اس دنیا سے رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت سے کئی سو سال بعد معرض وجود میں آیا۔صحابہؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ کے دور میں اس کا نشان تک نہیں ملتا۔مگر متاخرین میں سے بعض حضرات نے اس کو اتنی اہمیت دی کہ اسے کفر و اسلام کے درمیان حد فاصل قرار دے دیا' اب ظاہر بات ہے کہ یہ بھی دین سازی اور دین میں اختراع پسندی ہی کی ایک شکل ہے۔

یہاں ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ خود ساختہ دینی مسائل کی کوئی لمبی چوڑی فہرست پیش کی جائے بلکہ ہمارے پیش نظر صرف اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ اگر دین سازی کا دروازہ کھولنے کی اجازت دے دی جائے اور ایسا کام کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کرنے کے بجائے حوصلہ افزائی کی جائے تو دین حقیقی کی عمارت کی تمام اینٹیں ایک ایک کر کے گرتی چلی جائیں گی حتیٰ کہ ایک وقت آ سکتا ہے جب عمارت کا نام و نشان باقی رہ جائے گا۔شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی خطرات کو پیش نظر رکھ کر درج ذیل فرمودات اپنی زبان وحی ترجمان سے ارشاد فرمائے تھے:

((عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ.)) ❶

"جس شخص نے کسی شریعت سازی کرنے والے' دین میں اضافہ کرنے والے کی عزت وتوقیر کی اس نے بلاشک اسلام (کی عمارت) کو ڈھادینے میں (اس کی) اعانت کی۔"

((عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ.)) ❷

---

❶ بیہقی – شعب الایمان باب فی مباعدة الکفار و المفسدین – فصل فی مجانبة الفسقة و المبتدعة – رقم الحدیث ٩٤٦٤ ❷ مسند احمد ٤/١٠٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''کوئی قوم نئی شریعت (بدعت) ایجاد نہیں کرتی مگر اس کے برابر اصلی شریعت (سنت) ان کے اندر سے اٹھالی جاتی ہے۔ تو پرانی اور اصلی شریعت کو مضبوطی سے تھام لینا نئی شریعت ایجاد کرنے سے (بہرحال) بہتر ہے۔

((عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.)) ❶

''حسان نے کہا کوئی قوم اپنے دین میں نئی شریعت (بدعت) ایجاد نہیں کرتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے برابر ان کی اصلی اور پرانی شریعت (سنت) کا حصہ ان سے سلب کر لیتا ہے۔ پھر قیامت تک اسے ان کی طرف واپس نہیں لوٹاتا۔''

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔)) ❷

''رسول کریم ﷺ نے فرمایا! جس شخص نے ہمارے اس امر (یعنی دین اسلام) میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ چیز مردود ہے۔ (قابل قبول نہیں ہے)''

آخری حدیث میں فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا کے الفاظ کو پیش نظر رکھا جائے تو اس مسئلہ کے متعلق پیدا ہونے والے اشکالات اور پیدا کئے جانے والے مغالطے از خود ختم ہو جاتے ہیں۔ فی امرنا ہذا۔ کا مفہوم یہ ہے کہ ''دین'' کے اندر کسی چیز کو ایجاد کرنا قابل مذمت ہے۔ ''دنیا'' کے اندر کسی نئی چیز کا پیدا کرنا قابل مذمت نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا کے اندر نئی نئی چیزیں معرض وجود میں آتی ہی رہتی ہیں اور آتی ہی رہیں گی' سائنس دان نئی نئی چیزیں دریافت اور ایجاد کرتے ہی رہتے ہیں اور کرتے ہی رہیں گے۔ ان پر کوئی قدغن' کوئی پابندی نہیں۔ البتہ دین کے اندر نئی چیزوں کا اضافہ ناپسندیدہ اور قابل مذمت فعل ہے۔

دوسرے لفظوں میں اسے اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ اسلام ہماری زندگی کو دو شعبوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(ا) عبادات

اس شعبے کے متعلق اسلام کا بتایا ہوا اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ عبادات صرف وہی جائز اور درست ہیں

❶ سنن الدارمی – المقدمة باب اتباع السنة ١/٤٥

❷ صحیح بخاری – کتاب الصلح۔ باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود – رقم الحدیث ٢٦٩٧ صحیح مسلم کتاب الاقضیة – باب نقض الاحکام الباطلة و رد محدثات الامور رقم الحدیث ١٧١٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جنہیں قرآن وحدیث میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اپنی طرف سے کوئی عبادت وضع کی جائے گی تو وہ ''شریعت سازی'' (بدعت) شمار ہوگی۔ مختصر یہ کہ قرآن وحدیث میں بیان کردہ عبادات کے علاوہ باقی تمام عبادات ناجائز اور حرام ہیں۔

(۲) معاملات

اس شعبے کے متعلق اسلام کا اصول اور قانون یہ ہے کہ معاملات صرف وہی ناجائز اور حرام ہیں جن کے متعلق قرآن وحدیث میں ممانعت کر دی گئی ہو۔ باقی تمام معاملات درست اور جائز ہیں۔ گویا جس طرح کسی عبادت کے جائز ہونے کے لئے قرآن وحدیث کی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے' منع ہونے کے لئے نہیں' اسی طرح کسی معاملے کے ناجائز ہونے کے لئے قرآن وحدیث کی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جائز ہونے کے لئے نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق
(اقبالؒ)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خُطباتِ جُمعہ

انتخاب اسلامی خطبات

مولانا عبدالسلام بستویؒ

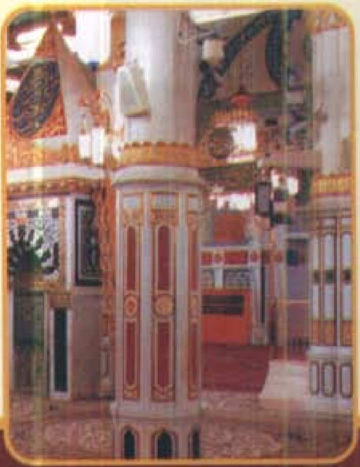

خطبات جمعہ کے بہت سے مجموعے عربی اور اردو زبان میں ملتے ہیں، ان میں سے ایک معروف مجموعہ "اسلامی خطبات" کے نام سے دستیاب ہے، جسے معروف عالم دین اور خطیب مولانا عبدالسلام بستویؒ نے تحریر کیا اور یہ ہمارے علمائے کرام میں بہت پسندیدگی اور قبولیت کے ساتھ مشہور ہے۔

"اسلامی خطبات" کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اس کے متن کو مزید مستند اور معتبر بنانے کے لیے از سر نو ترتیب دیا گیا ہے اور اس سے موضوعاتی تکرار کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں اس کے حوالوں کی تخریج کا مفید کام مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ نے انجام دیا، جب کہ ان کی تصحیح و توضیح کا نازک کام مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ تعالیٰ نے بہت ذمہ داری سے پورا کیا۔ مذکورہ خطبات کے ذخیرے میں دو مفید موضوعات پر مشتمل تحریروں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ دعوت و اصلاح دین کے موضوع پر یہ خطبات قاری نعیم الحق نعیمؒ کی نگارشات سے ماخوذ ہیں۔ خطبات کی یہ تدوین نو اب "خطبات جمعہ" کے نام سے منصۂ شہود پر آرہی ہے۔ اپنے اسلوب اور استناد کے حوالے سے علمائے دین اور خطیب حضرات ان خطبات کو جمعۃ المبارک کے علاوہ بھی دعوت و ارشاد کے موضوع پر مفید پائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

المکتبۃ السلفیۃ
4 شیش محل روڈ، لاہور 54000
Ph.:042-37237184,37230271
Fax: 042-37227981 P.O.BOX 1452
E-mail:alsalafiyyah@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ